تربیت السالک

مجدد ملت حکیم الامت محی السنت
حضرت شاہ محمد اشرف علی تھانویؒ

جز دوم

ناشر
مکتبہ زکریا
پوسٹ بکس نمبر ۲۱۴۷
کراچی ۱۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تربیت السالک

مجدد ملت، حکیم الامت، محی السنت،

حضرت شاہ محمد اشرف علی تھانوی علیہ الرحمہ

جزدوم

ناشر
مکتبۂ زکریا
پوسٹ بکس نمبر ۲۱۳۷
کراچی ۱۸

تعداد ——— ایک ہزار
سالِ اشاعت ——— سنہ ۱۴۰۳ھ مطابق سنہ ۱۹۸۲ء
پریس ——— ماس پرنٹنگ پریس، کراچی

قیمت ——— جزِ اول ———
قیمت ——— جز دوم ———
قیمت ——— جز سوم ———
قیمت ——— ہر سہ جز ———

ملنے کے پتے :

۱۔ ادارۃ المعارف، ڈاک خانہ دارالعلوم، کراچی ۱۴
۲۔ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰۔ انارکلی لاہور (پاکستان)
۳۔ مکتبہ دارالعلوم، کراچی ۱۴
۴۔ کتب خانہ دارالاشاعت، اردو بازار۔ کراچی ۱

پیش لفظ

حضرت حکیم الامت مجدد ملت محی السنت شاہ محمد اشرف علی تھانوی علیہ الرحمہ کا چودھویں صدی ہجری میں بحیثیت ایک عالم ربانی نہایت ممتاز اور ایک منفرد مقام تھا، اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کے انتقال کو چالیس سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود آج بھی ان کا وہی منفرد مقام قائم ہے۔ یوں تو اس مجددِ اعظم کا دائرہ کار تبلیغ و اشاعتِ دینِ اسلام جیسی ہمہ گیر خدمات پر محیط رہا ہے لیکن دین کے اہم شعبے تصوف و سلوک میں اپنی خاص مجددانہ اندازِ تربیت سے شریعت و طریقت میں جو مقام اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا وہ آج بھی اپنے مرتبہ میں بے نظیر و منفرد ہے اور جس کی آج تک کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ یوں تو حضرت والا علیہ الرحمہ کی تقریباً گیارہ سو تصانیف و تالیفات علومِ قرآن، علومِ حدیث اور علومِ فقہ کے حقائق اور معارف سے معمور ہیں لیکن "تربیتُ السالک" علومِ باطنی کا وہ بے مثال اور بیش بہا خزینہ ہے کہ جس میں پہلی بار حضرت کے مجددانہ انداز میں علومِ طریقت نہ صرف ایک فن کی صورت میں مدوّن ہوئے بلکہ یہ تمام علوم "احسانات" کی شکل میں ہمارے سامنے آ گئے۔ اس کی مثال تربیتِ باطن و تزکیۂ نفس کے متعلق آج تک کسی دوسری جگہ نظر نہیں آتی۔

"تربیتُ السالک" کی پہلی جلد نصف صدی قبل بارہ سو صفحات سے زائد پر ایک بڑی ضخیم شکل میں ہندوستان میں شائع ہوئی تھی جس میں حضرت علیہ الرحمہ کے سنہ ۱۳۵۰ھ تک کے جواہر پارے شامل تھے۔ یہ ضخیم جلد اس وقت بالکل نایاب ہے۔ سنہ ۱۳۵۰ھ کے بعد سے حضرت کی وفات تک کے جواہر پارے پاکستان میں "تربیتُ السالک" جلد دوم کی شکل میں چند سال قبل شائع ہوئے۔ یہ دوسری جلد تقریباً چھ سو صفحات پر مشتمل تھی۔ آج یہ دوسری جلد بھی نایاب ہے۔ عرصہ سے مرشدی و سیدی عارف باللہ حضرت قبلہ ڈاکٹر عبدالحی صاحب مدظلہ العالی کی مجالسِ بابرکات میں "تربیتُ السالک" کی نایابی کو شدت سے

محسوس کیا جاتا رہا۔ تشنگانِ سلوک و وارفتگانِ شریعت و طریقت کی یہ خواہش شدت اختیار کر گئی کہ مجددِ ملت حکیم الامت حضرت تھانوی علیہ الرحمہ کا یہ مایۂ ناز دینی و علمی کارنامہ زیورِ طباعت سے آراستہ کیا جائے تاکہ سالکین کی تشنگی دُور ہو سکے۔ اس وقت جہاں حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب کے ذریعے حضرت والا علیہ الرحمہ کی متعدد کتب سالکین کی راہنمائی اور رُشد و ہدایت کے لئے شائع ہو رہی ہیں حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب کی یہ خواہش رہی کہ تربیتُ السالکؒ بھی جلد از جلد طبع ہو کر سالکین کی فیض رسانی کے لئے پہنچ جائے۔

الحمدللہ حضرت قبلہ کی دُعاؤں اور توجّہ خاص سے حضرت کے خدّام نے دین سے محبت رکھنے والے مخیّر حضرات اور چند دینی کتب کے اشاعتی اداروں کے تعاون سے سلوک و طریق کی اس بیش بہا اور مایۂ ناز خزانہ "تربیتُ السالک" کو نہایت دیدہ زیب اور جاذبِ قلب و نظر تین جلدوں میں شائع کرنے کا اہتمام کر لیا اور آج یہ باطنی خوبیوں سے بھرپور ظاہری دلکشی اور باطنی جاذبیت کے ساتھ "تربیتُ السالک" آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے جس کی ان شاء اللہ یہ تجدیدی اشاعت آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے تصوّف و سلوک کی رہنمائی میں ایک مشعلِ راہ اور اصلاحِ نفس کے لئے ایک معتبر و مستند راہنما ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور کرم سے اُن تمام حضرات کے ایثار اور جذبۂ تبلیغِ دین کو قبول فرمائیں کہ جنہوں نے اس بے لوث دینی خدمت میں خندہ پیشانی و اخلاصِ نیت کے ساتھ بھرپور حصّہ لیا اور ان تمام دینی اداروں کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے کہ جنہوں نے اس کارِ خیر کی انجام دہی میں دستِ تعاون دراز فرما کر بمصداق "وَتَعَاوَنُوا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی" حضرتِ والا کے ان خدّام کی اعانت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہماری اِن ناچیز مساعی کو مقبول و مشکور فرمائیں۔ آمین۔ واللہ المستعان وبہ التوفیق۔

ناچیز

ڈاکٹر حافظ محمد الیاس عفی عنہ

۲۴ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ - ۱۱ نومبر ۱۹۸۲ء

اِمتنان و تشکّر

الحمدللہ۔ ثم الحمدللہ۔ کتاب پیشِ نظر کی اشاعت سے میری دِلی تمنّا پوری ہورہی ہے اور تصوّف وسلوک کا بڑا گرانقدر سرمایہ رفاہِ عام کے لئے منصۂ شہود پر آرہا ہے۔ انشاء اللہ ہمارے حضرت قدس سرہٗ العزیز کی رُوحِ مبارک مسرور ہوجائے گی اور عنداللہ اس کی مقبولیت ہم سب کے لئے سرمایۂ سعادتِ دارین ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے تمام معاونین کو اپنی رضائے کاملہ کا مورد بنادیں۔

آمین۔

محمد عبدالحی عفی عنہ

۲۷ — محرم الحرام — ۱۴۰۳ھ
۱۴ — نومبر — ۱۹۸۲ء

قال اللہ تعالیٰ قد افلح من زکّٰها وقال تعالیٰ یتلوا علیکم آیاتنا ویزکیکم الآیۃ

چون آیۂ اولیٰ دال است بر مطلوبیت تزکیۂ نفس خود در شان سیر

وآیۂ ثانیہ بر مطلوبیت تزکیۂ نفس غیر رسالہ

[illegible]

تبویب تربیت السالک

[illegible]

که تربیت السالک مبوّب است اجمع وانفع رسائل بود در ابواب طرق این عمل خیر

بنا علیہ حقیر عبد المجید وقاہ اللہ تعالیٰ کل ضیر

فہرست مضامین تبویب تربیت السالک

	مضامین
۲	تمہید
،،	تبویب تربیت السالک و تنجیۃ الہالک
۵	خطبہ تربیت السالک و تنجیۃ الہالک
۶	حقیقت طریقت
۸	حقوق طریقت
۱۰	شیخ کامل کی پہچان
۱۱	تفسیر شریعت و طریقت و معرفت و حقیقت
،،	شرح الفاظ ثلاثہ علم الیقین عین الیقین حق الیقین
،،	متقدمین اور محققین کے طریق سلوک میں فرق اور محققین کے طریق کو ترجیح
۲۵	شیخ و طالب میں اتحاد مذاق کا شرط ہونا انتفاع کے لئے اور حضرت حکیم الامۃ دامت برکاتہم کا امتیازی مذاق تربیۃ۔
۲۸	باب اول بیعت و صحبت شیخ کے بیان میں۔
،،	بیعت کی غرض اصلاح دین ہے۔
،،	جس پیر کے مرید بے نمازی ہوں وہ قابل بیعت نہیں۔
،،	ولایت کا دینا پیر کے اختیار میں نہیں
۲۹	ارتکاب کبائر سے بیعت فسخ نہیں ہوتی
،،	طالب کو گذشتہ حالت بھی شیخ سے ظاہر کر دینی چاہیے
،،	مشائخ سے منتفع ہونیکا طریق صحبت ہو
،،	مرشد سے بے حجاب ہو کر مستفید ہونا چاہیے
۴۱	غیر متبع پیر سے بیعت جائز نہیں علامت تکمیل۔

نمبر صفحہ	مضامین
۴۱	اجازت بیعت اور بیعت کی شرط
۴۲	نسبت ایک ہی ہے۔
،،	نسبت سلب نہیں ہوتی۔
۴۳	نسبت بدون مجاہدہ بھی حاصل ہوتی ہے
،،	صاحب نسبت کی پہچان کا طریقہ
،،	نہایت سلوک مثل بدایت ہے۔
۴۴	نسبت اور رضا میں فرق۔
،،	توجہ شیخ کا اثر۔
۴۵	ولایت کے معنی۔
،،	اصلاح اعمال واجب ہے مگر یہ بیعت پر موقوف نہیں۔
۴۶	بزرگوں کے حالات کا مطالعہ قائم مقام صحبت شیخ ہے۔
،،	صحبت شیخ کی ضرورت
۴۷	بازخط ولی از کاتب خطا بالارسیا۔
۴۸	پیر کے نوازنے کا مطلب۔
۴۹	ہر شخص کی تربیت اسکی استعداد کے موافق ہوتی ہے۔
۵۰	مجالست صلحاء کا نافع ہونا۔
،،	ذکر کا علاج اور تصور شیخ
۵۱	طالب کا طریق علاج خود تجویز کرنا مذموم ہے
۵۲	سلسلہ امدادیہ کی امتیازی شان
،،	شیخ کی عادات طبعیہ میں اتباع کرنیکا حکم
۵۳	اشتیاق صحبت شیخ و مکاتبت بھی قائم مقام صحبت کے ہے۔

نمبر صفحہ	مضامین
۵۳	حضرات مشائخ کو سورۂ اخلاص میں ایمان کی آن
۵۴	بیعت جلدی کر لینا یا نہ کر لینا شیخ کے قلبی رجحان پر موقوف ہے۔
۵۵	شیخ کو ہر حال کی اطلاع دینا بھی مفید ہے
،،	اپنے شیخ کے متعلق کیا اعتقاد ہونا چاہیے
۵۶	تصور شیخ بقصد مضر ہونا۔
،،	بیعت ہونیکا مناسب طریقہ۔
۵۷	متعلقین پر عتاب کرنا مقتدی کا منصب ہے
۵۸	طالب میں بجائے تجویز خود تفویض ہونی ضروری ہے۔
،،	شیخ کے بیعت نہ لینے کے سبب متکبرانہ ناخوشی کا علاج۔
۶۱	شیخ کا طالب کو امراض باطنہ پر متنبہ کرنا بغرض اصلاح۔
۶۵	سالک کا اپنے علم کو کافی سمجھنا مذموم ہے
،،	شیخ میں قوت برقیہ گمان کرنا بہتر نہیں
۶۶	محبت شیخ کلید کامیابی ہے۔
،،	خودرائی طریق مذموم
۶۸	نفس کا محاسبہ اعمال اور شیخ کو اسکی اطلاع
۶۹	اطلاع حالت کا نافع ہونا۔
،،	محبت شیخ طریق میں بہت نافع ہے۔
،،	شیخ کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا۔
۷۰	شیخ کے ملابس سے حصول برکات۔
،،	آسانی کی درخواست مضر ہے۔
۷۱	شیخ سے حسن ظن کا نافع ہونا۔

	مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ	مضامین
،،	ضرورت اتباع شیخ۔	۹۲	محبت شیخ کا واسطہ آنحضرت صلعم کی محبت ہے	۱۱۳	مرید کرنے کے لئے اہلیت کا شرط ہونا۔
،،	شیخ کی توجہ کا مطلب۔	۹۳	حب خدا و رسول و شیخ کے لئے دعا کرنا۔	۱۱۴	بیعت کی ضرورت
۷۲	اصول طریق جاننے کا مطلب۔	،	رسالہ الیم فی السم و طریق سلوک۔	،	آثار عدم مناسبت با شیخ۔
،،	مقصود سمجھنے سے پہلے بیعت نہ ہونا چاہیئے	۹۴	رسالہ النظم فی النظم و رہبانیت اصلاح	۱۱۵	حب شیخ کا علامت حب اللہ ہونا۔
۷۳	شیخ سے قرب و بعد میں فرق۔	،،	اصلاح اعمال کا بیعت و ذکر و شغل سے	۱۱۶	حب شیخ و حب رسول کا مفتاح سعادت ہونا
،،	اتباع شیخ کے معنے۔		مقدم ہونا۔	،،	حب شیخ۔
۷۴	آثار عبدیت و سرایت سنت۔	،	ضرورت اطلاع حالات و اتباع شیخ۔	۱۲۰	شیخ ملقن کی بددلی کا اثر طالب پر پڑنا۔
۷۵	شیخ سے قرب روحانی کی صورت حال۔	۱۰۰	شیخ و طالب میں اتحاد مذاق کا شرط ہونا	۱۲۱	شیخ سے استفادہ کی شرط۔
۷۶	صحبت شیخ نافع ہے گو کام تھوڑا ہو۔		انتفاع کے لئے۔	،،	بیعت میں عجلت نہ ہونا۔
،	مقابلہ کامیابی۔	۱۰۳	مجاز کا خدمت دین سے پہلو تہی کرنا۔	،،	بیعت کا بعد الموت نہ ہونا۔
۷۸	بعد وفات شیخ اول رجوع بشیخ آخر۔	،،	کسی کا بدون اجازت شیخ تعلیم کرنے میں	۱۲۲	غیر اہل کو بیعت لینے سے ممانعت
۷۹	ان دونوں جوابوں کے بعد دونوں		مجاز ہونا۔	۱۲۳	شیخ پر اعتراض کا باعث محرومی ہونا۔
	شیخ کا یہ جواب آنا۔	۱۰۴	حصول اجازت کے لئے شرائط۔	۱۲۴	منافع صحبت شیخ و تعلیم کتابی
۸۳	ایسی درخواست کرجس میں شیخ کو رائے	،،	صاحب موصوف کا دوسرا خط۔	۱۲۵	خلاف شرع پیر سے بیعت فسخ کرنیکا وجوب
	دینا مترشح نہ ہونا چاہیئے۔	۱۰۵	صحبت شیخ کی ضرورت۔	،،	فسخ بیعت کا طریقہ۔
،،	آثار نسبت کی علامت۔	۱۰۶	طالب کو رائے دینے کا حق نہیں۔	،،	تربیت کے طریق کا مختلف ہونا۔
۸۴	برکات صحبت۔	۱۰۷	شیخ کے سوالات پر دوسرے کو اطلاع	۱۲۶	شیخ کا زجر و توبیخ کرنا۔
،	اجازت بیعت۔		نہ دینا۔	۱۲۷	معالجہ ایک ہی شیخ سے کرانا چاہیئے
۸۶	خط میں لکھے ہوئے سلام کا شیخ سے نہ کہنا	۱۰۸	پیر کو بواسطہ سلام پیام نہ پہنچانا اور ادب	۱۲۸	خدا تک پہنچنا بیعت پر موقوف نہیں۔
	باعث الزام نہیں۔		کا دار عرف پر ہونا۔	۱۲۹	بیعت ہونے کے شرائط۔
،،	طالب کا ثمرات کو خود تجویز کرنا خلاف ادب ہے	،	پیر کی نشستگاہ کی طرف نہ تھوکنا۔	۱۳۰	ضرورت تربیت۔
،	بیعت بدون مناسبت نافع نہیں۔	،،	شیخ کو ہدیہ دینے کے شرائط۔	۱۳۱	اصلاح باطن کے لئے ضرورت شیخ
۸۸	کسی خاص شغل کی درخواست شیخ سے کرنا	۱۰۹	بیعت بعد مناسبت کے کرنا۔	۱۳۲	اصلاح باطن کے لئے ضرورت شیخ کامل
	خلاف ادب ہے۔	۱۱	طالب و شیخ میں مناسبت کی ضرورت	۱۳۳	شیخ سے مناسبت پیدا ہونیکا طریق
،،	حب شیخ۔	۱۱۱	تجدید بیعت۔	۱۳۵	صحبت شیخ کی ضرورت
،،	وجہ ضرورت شیخ اور شیخ کے پاس قیام کی شرط	،،	شیخ سے عدم مناسبت کے اسباب	۱۳۶	شیخ کی صورت مثالیہ کا قلب پر بلا کسب
۹۱	طریق میں تفویض شرط ہے۔	۱۱۲	بیعت لینے میں طالب کے اخلاق کو		مرتسم ہونا نعمت ہے۔
۹۲	القائے نسبت کا طریق۔		دیکھنا نہ تعلیم کرنے میں۔	،	ابقائے نسبت باطنیہ
،	شیطان کا صورت شیخ میں نہ آنا اکثری ہے	۱۱۳	ارتکاب معصیت سے بیعت کا فسخ نہ ہونا	۱۳۷	**باب دوئم**
	نہ دائمی۔	،	شیخ کے پاس آنے کی شرائط۔	،،	اخلاق حمیدہ کے بیان میں

۱۳۶ خلوت و سفر اور توبہ و توکل میں تفصیل
" تحصیل محبت خدا و رسول و ازالہ محبت غیر اللہ کا طریق ہے
" خشوع پیدا ہونے کا طریق۔
۱۳۹ آثار محبت۔
۱۴۰ غلبہ محبت اللہ و محبت شیخ۔
۱۴۱ علامت عبدیت۔
۱۴۲ آثار محبت و عبدیت۔
۱۴۷ توکل۔
۱۵۳ طریق ازدیاد محبت خدا و رسول۔
۱۵۳ توفیق توبہ کامیابی کی علامت ہے
" یاد خدا پیدا ہونے کے ذریعہ میں ترقی کرنا
۱ حصول رضاء حق کا طریق۔
" تعلق رضاء حق کا طریق
" تعلق مع اللہ شرط رضا اصل مقصود ہے
۱۵۵ غلبہ توحید۔
۱۵۶ آثار عبدیت و نزول کامل۔
۱۵۷ خوش اخلاقی سے ملنے کی وجہ۔
۱۵۸ علامت حقیقت شناسی۔
" آثار خشیت۔
۱۵۹ غلبہ تفویض و توکل۔
۱۶۰ تعلق مع اللہ کے سامنے لطائف و انوار کی کچھ قدر نہیں۔
" اصلاح قلبی۔
۱۶۱ غلبہ تواضع و شکر۔
۱۶۲ عقلی خوف کی ضرورت۔
۱۶۳ دوا یا دعا رضا بالقضا کے خلاف نہیں
۱۶۴ قرب بصورت بعد۔
۱۶۵ حب حق تعالیٰ و حب نبوی صلعم میں تلازم ہے۔
۱۶۵ غلبہ تواضع و وسعت رحمت و عظمت حق تع
۱۶۶ اعتقاد ناکامی و فقدان اہلیت مدار نظر کامیابی و اہلیت کا ہے۔
۱۶۹ کمال توبہ کی علامت۔
" وصول الی اللہ کی حقیقت۔
" خوف آخرت مطلوب ہے۔
" اصلاح باطن جو فرض ہے۔
۱۷۰ نسبت کے متعلق تحقیق جو طریق کا مقصود ہے۔
۱۷۵ غلبہ بغض فی اللہ۔
۱۷۶ تواضع کمالات سے ہے۔
" حضور و خلوص کے مراتب مختلف ہیں
" محبت کے الوان مختلف ہیں۔
۱۷۷ نسبت کے مختلف الوان۔
" غلبہ ادب۔
۱۷۸ آثار تواضع۔
۱۷۹ توبہ کی ضرورت۔
" رضا بالقضاء۔
" شکر نعمت۔
" خدا و رسول صلعم کی محبت میں ترتیب
۱۸۰ عادت کا فائدہ
" تکلف و ادب میں فرق۔
۱۸۱ اعتقاد و عدم قبولیت توبہ کا مذموم ہونا
" آثار خشیت۔
" طریق عشق الٰہی کے معنے۔
۱۸۴ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں تلازم ہونا۔
" آثار تواضع۔
۱۸۶ غلبہ حب فی اللہ و بغض فی اللہ
" عبدیت کا مقصود ہونا۔
۱۸۹ اعتدال کی ضرورت۔
" عشق مقید کا عشق اللہ ہونا۔
۱۹۱ آثار غلبہ توحید و فناء و عبدیت و تمکین بعد التلوین و فرق مابین نسبت و ملکہ یادداشت وغیرہ۔
۲۱۰ حصول جمعیت و محبت کا طریق۔
" رضا بالقضاء
۲۱۲ آثار وصول الی اللہ۔
" توجہ الی اللہ کے حصول کا طریق۔
" آثار حیاء
" خشوع کی حقیقت
۲۱۳ آثار بغض فی اللہ۔
۲۱۴ حصول محبت اللہ کے اسباب۔
۲۱۵ خلوص و خشوع کے حصول کا طریق
" شکر کی حقیقت
" تحصیل شکر کا طریقہ۔
۲۱۶ تحصیل زہد کا طریقہ۔
" صدق و اخلاص کی حقیقت اور اس کی تحصیل کا طریقہ۔
۲۱۷ اخلاص اور خشوع و خضوع میں فرق
۲۱۸ رضا بالقضاء کی حقیقت اور اس کے تحصیل کا طریقہ۔
۲۱۹ توکل مستحب کی تحصیل کا طریقہ۔
" صبر کی حقیقت اور اس کی تفصیل۔
۲۲۱ تحقیق فضیلت حب عقلی و عشق۔

باب سوم

" اخلاق رذیلہ کے بیان میں
۲۲۲ معاصی سے بچنے کا علاج ہمت و استغفار
" زبان درازی کا علاج
" غیبت اور بیہودہ کلام سے پرہیز کا طریق

مضامین

۲۴۲ کم ہمتی کا علاج ہمت ہے۔
۲۴۲ نظر بد کا علاج۔
۲۴۳ ترجع کا علاج۔
۲۴۴ بدنامیوں پر حسرت و افسوس عجب نہیں
۲۴۵ عشق کا علاج۔
۲۴۶ کثرت کلام کا علاج۔
〃 تنگ چشمی کا علاج۔
۲۴۷ عشق اجنبیہ کا علاج۔
۲۴۹ سرعت غضب کا علاج۔
〃 غصہ کا علاج۔
۲۵۰ امرد پرستی اور ترک فرائض کا علاج
۲۵۱ خوشامد کا ممنوع ہونا۔
۲۵۲ ناغہ ہونے پر غصہ آنے کا علاج
〃 شہوت کا علاج۔
〃 فضول تعلقات ترک کرنے کی تدبیر
۲۵۳ حب مال کا علاج۔
۲۵۴ نام کے ساتھ بلا ضرورت نسبت لکھنا مذموم ہے۔
〃 غصہ ضبط کرنے میں فضیلت۔
۲۵۵ معصیت کو مضر سمجھنا شیطانی کید ہے
〃 فضول اشغالات دنیویہ کا علاج
۲۵۶ وساوس معصیت کا علاج و محاسبۂ نفس
〃 حب دنیا کا علاج۔
۲۵۷ مشتبہ مال سے پرہیز
〃 فضول کلام اور فضول خیال سے پرہیز
〃 کلام میں خشونت کا علاج۔
۲۵۸ ریا اختیاری ہے۔
۲۵۹ امام مقتدی کی رعایت کرنا ریا نہیں
ریا کی صورتوں کو باہم قیاس کرنا صحیح نہیں
۲۶۰ خوف ریا واجب التحرز نہیں۔

نمبرشمار مضامین

۲۶۰ تکبر کی حقیقت۔
۲۶۲ غصہ کی حالت میں کسی عاصی کو حقیر سمجھنے کا علاج۔
〃 حسن پرستی کا علاج۔
۲۶۳ کسی کی عیب جوئی کا علاج
〃 تذلل مذموم کے غلبہ کا علاج
۲۶۴ باتیں تاویل و تلبیس کرنا طالب کے لئے مضر ہے
۲۶۵ سوال فضول سے احتراز
〃 غلطی تسلیم کرنے کا علاج
۲۶۶ ہر عیب سے تنفر عقلاً مکلف بہ ہے۔
〃 معاصی کی طرف رغبت اور عبادت میں
سستی اور بزرگوں سے بدظنی کا علاج
۲۶۷ محبت غیر اللہ کا علاج
۲۶۸ تفاخر و تکبر و ریا کا علاج
〃 غصۂ غیر مذموم
۲۷۰ ریا کی حقیقت اور اسکے ازالہ کا طریق
۲۷۱ غرور و تکبر کا علاج
〃 عجب و حسد وغیرہ کا علاج
۲۷۳ بری صحبت سے احتراز
۲۷۴ شح نفس کا علاج۔
〃 غیبت لغو کلام کبر حرص کا علاج۔
۲۷۵ حرص طعام و عجب کا علاج۔
۲۷۶ حقیقت عشق مجازی جو قنطرۂ حقیقت ہے
〃 عشق اجنبیہ کا علاج۔
۲۸۰ خود بینی اور بد بینی کا علاج
〃 علمی و عملی عجب کا علاج
۲۸۱ غیبت کا علاج
۲۸۳ عجب کا علاج
۲۸۵ اخلاق رذیلہ کے مغلوب ہونے سے
انکے قلع و قمع کی بھی امید ہوتی ہے
۲۸۷ کبر کا علاج۔

نمبرشمار مضامین

۲۹۳ ریا کا علاج۔
۲۹۴ لڑکوں سے محبت کا مذموم ہونا
۲۹۵ کبر کی علامت۔
〃 کبر و غضب و غیبت کا علاج۔
۲۹۶ حب دنیا کا علاج۔
〃 تقاضائے نفس سے بچنے کا علاج۔
۲۹۷ آثار شوخی نفس۔
〃 شہوت پرستی کا علاج۔
۲۹۸ معاصی اختیاریہ کا علاج
۲۹۹ آثار ریا۔
〃 فضول گوئی کا علاج۔
〃 ریا میں تعدد شرط ہے۔
۳۰۰ مجلس سوء سے پرہیز کرنا۔
〃 عبث سوال سے بچنا۔
〃 امارد سے محبت کا علاج۔
۳۰۶ کبر و حسد وغیرہ امراض باطن کا علاج
۳۰۷ حب جاہ کا علاج۔
۳۱۴ نفسانی نگاہ سے بچوں کو دیکھنا بھی گناہ ہے
〃 غیبت کا علاج۔
۳۱۸ حسد، ریا، عجب کا علاج۔
۳۲۰ زنا و لواطت کا علاج۔
۳۲۱ حرص و طمع کا علاج۔
〃 عجب کا علاج۔
۳۲۴ وسوسہ نظر بد کا علاج۔
۳۲۵ حسن پرستی کا علاج۔
۳۲۷ فضول کلام کرنے کا علاج
۳۲۸ حسد کا علاج۔
۳۲۹ کینہ کا علاج۔
۳۳۰ شدید بخل کا علاج۔
〃 رغبت الی المعصیت کا علاج۔

نمبر شمار — مضامین

۳۳۴ کبر کا علاج
۳۳۸ بدزبانی کا علاج
۳۳۹ بڑھاپے میں بعض وجوہ سے شہوت کا اور زیادہ ہونا
،، خیالِ بدخواہی کا علاج۔
۳۴۰ ضرورتِ ترکِ فعل عبث
،، غصہ کا علاج۔
۳۴۸ ناشائستہ حرکات کرنیکا علاج
۳۴۹ وسوسۂ ریا کا علاج
۳۵۰ طلبِ خواہشِ نفسانی کا علاج۔
۳۵۱ ایک طبیب کے خط کا خلاصہ
۳۵۲ بدگمانی کا علاج
،، اسراف کا علاج
۳۵۳ وسوسۂ بخل کا علاج
،، نعمت کی ناشکری کا علاج۔
۳۵۴ اخلاقِ مذمومہ کے امالہ وازالہ کے متعلق انبیاء علیہم السلام وغیر انبیاء علیہم السلام میں تفاوت
،، خیالی زنا کا علاج۔
۳۵۶ رذائل میں امالہ ہونا چاہیے
،، ہر مرض باطنی کا علاج جدا جدا ہونا چاہیئے
۳۵۷ خود رائی کا علاج۔
،، وسوسۂ ناشکری کا علاج۔
،، حسد وغبطہ کی حقیقت۔
۳۵۸ خیالی زنا کی حرمت۔
،، آثارِ تکبر وحقیقتِ تکبر۔
۳۶۱ انانیت وخودی کا علاج۔
،، ریا کی حقیقت اور اس کا علاج۔
۳۶۴ وسوسۂ کبر کا علاج۔

۳۶۵ باب چہارم
اعمال کے بیان میں

نمبر شمار — مضامین

۳۶۵ عدمِ التفات واحتمالِ قبول وناقبول
،، اقامت مدارس کا افضل الاعمال ہونا۔
،، دوامِ عمل کی حقیقت۔
،، بوجہ نیند تہجد نہ پڑھ سکنا قابلِ ملامت نہیں
۳۶۶ بعد العشاء نوافل بہ تہجد۔
۳۶۸ غیر واجب کا ترک موجبِ شیطان نہیں
،، بیوی کی نااتفاقی کی وجہ سے کلفت اٹھانا بھی مجاہدہ ہے۔
۳۶۹ تعلیم وتبلیغ کا نافع ہونا اور اس میں کلفت کا مصیبت نہ ہونا۔
۳۷۱ قبل نمازِ فجر تلاوتِ قرآن ومناجات مقبول میں مضائقہ نہیں۔
۳۷۲ تمنائے دیدارِ آنحضرت صلعم سے اقدامِ ضرورتِ عمل ہے۔
،، دعا بعد ختم ذکر وتلاوت قرآن
،، بعد سفر ناغہ مضر نہیں۔
۳۷۳ تعلیم طلبہ ونصیحت ترک نہ کرنا چاہیے
۳۷۴ تلاوتِ قرآن کی ترکیب۔
،، طلبِ شہرت کیلئے وعظ مشغلہ منع ہے
۳۷۵ ضرورتِ دوامِ عمل۔
۳۹۶ ضرورتِ اصلاحِ اخلاق
،، احادیثِ افضل الاعمال میں تطبیق
۳۹۷ تہجد میں کاہلی کا علاج
،، نقص در وقتِ سجدۂ نماز۔
،، منعمِ حقیقی سے تعلق باعثِ طمانیتِ قلبی ہے۔
۴۰۰ عدمِ تقلیلِ منام
،، جبلی طور پر ناغہ ہو جانا خلافِ دوام نہیں
۴۰۱ طالب علمی میں تہجد ونوافل پڑھنا۔
،، نماز میں دلجمعی نہ ہونا۔
۴۰۲ اتباعِ سنت سب مصالح پر راجح ہے
،، ثواب رسانی مشائخ سلسلہ۔
۴۰۳ کام کی غرض سے نفس سے وعدہ
،، بجائے تلاوتِ قرآن مجید بعد از تفسیر بیان القرآن پڑھنا۔
،، اکثار درود شریف۔
۴۰۴ اگر ذکر ومناجات سے دلچسپی ہو تو وہ بہتر ہے
،، تلاوت ودین لقار استغفار بھی کافی ہے
،، دعا میں ہاتھ اٹھانے سے انقباض کا علاج۔
۴۰۵ حفظ قرآن تلاوت میں کس کو ترجیح ہے
،، نماز میں آنکھ بند کرنا۔
،، ضرورتِ استقامت۔
۴۰۶ نماز باجماعت میں قلب سے درود کا جاری ہونا۔
،، اتباعِ سنت نعمتِ عظمیٰ ہے۔
۴۰۷ صفائی قلب واصلاحِ اعمال سے ہوتی ہے
،، استقامت علی الاعمال بواسطۂ شیخ فضلِ ربانی ہے۔
۴۰۸ بے تکلف تلاوت مع تدبر معانی میں حرج نہیں۔
،، اشعار پڑھنے میں تقلیل۔
،، طالبِ سہولت ہونا۔ بندگیِ نفس کو بندگیِ حق پر ترجیح دینا ہے۔
۴۰۹ ترکِ مستحبات گندی حالت نہیں
،، جماعت کی پابندی سنت کے موافق حالت ہے۔
،، علامات قابلیت طریق وضرورتِ عمل
۴۱۲ عمل کو کیفیت پر ترجیح
۴۱۳ نوافل واذکار کا اس لئے ترک کرنا

	مضامین
۴۱۳	لوگ اچھا سمجھیں محض شیطانی خیال ہے۔
〃	اصل چیز اتباع شرع کا رسوخ ہے نہ کیفیات۔
۴۱۵	تلاوت بدون جی لگے بھی درست ہے
〃	شب خیز کو سونا بھی چاہیئے۔
۴۱۶	خاص وقت میں مقرر کام اور خانگی میں سے مقدم کسکو کیا جاوے
〃	عبادت نفلی بقدر تحمل ہونی چاہیئے
۴۱۷	نماز میں جمعیت قلبی اور پابندی کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا خطرناک ہونا۔
۴۱۸	تعلیم ترجمہ قرآن مجید بطور جلد یا تصنیفاً کا خیال بعد التفرغ عن المشاغل لطلبہ ہونا چاہیئے۔
۴۱۹	کثرت تلاوت قرآن مجید۔
۴۲۰	کبھی عزم فعل ہی علاج ہوتا ہے۔
〃	حصول نسبت کی دعا مطلوب ہے۔
۴۲۱	نماز فرض سنت نفل کی ادا میں طبعی تفاوت۔
〃	نماز میں سہو کا علاج۔
۴۲۲	خاص خط کے وقت وضو کرنا عادۃ شرعیہ میں تصرف ہے۔
〃	استقامت علی الاعمال حال سے بڑھکر ہے۔
〃	گنہگار سے نفرت اور نہی عن المنکر کسکے لئے مضر ہے۔
۴۲۳	مداومت معمولات سے رسوخ پیدا ہوتا ہے
〃	منتہی کے لئے اخبار بینی مضر ہے
۴۲۴	تمکین مقصود ہے بشرطیکہ مداومت

نمبر شمار	مضامین
	اعمال و ملازمت تقوی ہو۔
۴۲۵	عمل کراہت استخفاف درجہ و قابل تنبیہ سمجھنا چاہیئے
۴۲۶	معنی سوچکر قرار و ترتیل سے پڑھنا عین سنت ہے۔
〃	دل لگے یا نہ لگے کام پورا کرنا چاہیئے
۴۲۷	ہمت کی ضرورت۔
〃	عوام کو خود کتب کا مطالعہ مناسب نہیں
〃	استقامت فوق الکرامت ہے۔
۴۲۸	کتب بینی و تلاوت میں توسط
〃	بر تقدیر عدم ادائگی حق واجب سے معافی لینا ضروری ہے
〃	نابالغ کا حق ادا کرنا ضروری ہے
۴۲۹	اصلی مقصود کام ہے۔
〃	مطالعہ مواعظ کا طریق نافع۔
〃	تہجد و ذکر و شغل میں ناغہ کی تلافی
۴۳۰	تعداد رکعت تہجد۔
۴۳۱	ایک رکعت میں ایک سورت مکرر پڑھنا خلاف اولی ہے۔
〃	دن میں تہجد کے عوض نفل۔
〃	تقلیل طعام۔
۴۳۲	بیوی کا ستانا بھی مجاہدہ ہے۔
〃	بدون تدبر تلاوت میں مضائقہ نہیں
〃	درود شریف ماثور پڑھنا افضل ہے
〃	اسباب ترقی کا مختلف ہونا۔
۴۳۳	تفصیل اختلاط مع الانام۔
۴۳۴	حقوق معاف کرانیکا طریقہ۔
〃	اختلاط بلا ضرورت کا علاج۔
۴۳۵	خدا کی بے ادبی کا علاج۔
۴۳۶	شیخ کی وضع و لباس اختیار کرنا۔
〃	مشائخ سلسلہ کو ایصال ثواب۔

نمبر شمار	مضامین
۴۳۷	عمل پر اعتماد خلاف عبدیت ہے۔
〃	انہماک کے معنی۔
۴۳۸	دفع قرض کے لئے دعا کرنا۔
〃	ضرورت ہمت
〃	عمل میں کوتاہی کا خیال مطلوب ہے
۴۳۹	بدقسمتی کہنا خدا پر الزام ہے۔
〃	نوافل تہجد بعد العشا۔
۴۴۰	ضرورت اعمال اختیاریہ۔
۴۴۱	کوشش کا ضروری ہونا۔
〃	قلب سے غافل نہ ہونا چاہیئے۔
〃	نماز قضا ہو جانے پر جرمانہ۔
〃	نفلی روزے۔
۴۴۲	مطالعہ مواعظ۔
〃	تہجد کا وقت۔
〃	نماز سری میں بھی جہری کی طرح ترتیل
〃	تہجد پڑھنے کی تاکید۔
۴۴۳	اعتکاف میں معمولات۔
〃	دلائل الخیرات کا پڑھنا۔
〃	وطن کا نہ ہونا مضر نہیں۔
۴۴۴	تصور بوقت نماز۔
〃	تصور بوقت تشہد۔
〃	نماز ہول قبر کا بے اصل ہونا۔
۴۴۵	شیخ سے طلب دعا۔
۴۴۶	تصور شیخ۔
〃	صحبت شیخ۔
۴۴۷	نوافل تہجد بعد العشاء۔
۴۵۰	اعمال میں کوتاہی کی وجہ۔
〃	نوافل تہجد میں آنکھ بند کرنا۔
〃	تہجد میں بہ نسبت فرائض و سنن مؤکدہ کے زیادہ دلجمعی کی حکمت۔

نمبر صفحہ	مضامین
۴۵۲	رکعات تہجد۔
//	نماز تہجد کا مخصوص طریقہ ہونا
//	نوم بعد نماز تہجد۔
۴۵۳	زیادتی فرض سے روزہ رکھنا خلاف عبدیت ہے۔
//	غفلت کی حقیقت۔
//	وسوسہ قساوت قلبی کا علاج۔
۴۵۴	ترک دعویٰ علم کا محمود ہونا۔
//	علم کو توجہ و تصرف پر ترجیح۔
//	مطالعہ تربیت السالک کی ترغیب۔
۴۵۵	وطن کی ضرورت۔
//	نماز میں سہو مضر نہیں۔
//	نفلی نماز کی تاکید۔
۴۵۶	دعا میں الحاح کی تفسیر۔
//	مطالعہ کتب اصلاح اخلاق۔
۴۵۷	تقلیل کلام۔
۴۵۸	دعا میں خلوت چاہیئے۔
//	نماز قضا شدہ کا پڑھنا۔
//	دعا کا خلاف رضا نہ ہونا۔
۴۵۹	نماز میں آنکھ بند کرنا۔
//	دعا برائے کشائش مشکل۔
//	فرائض و نوافل کے قضا ہونے میں فرق
۴۶۰	سو لینے سے نماز قضا ہو جانا۔
۴۶۱	تقلیل اختلاط مع الانام اور مبتدی کے لئے طریق وعظ۔
۴۶۷	قرآن یاد کرنے کا طریقہ
//	توسط یا انتہا سلوک میں مجاہدہ ثانیہ کی ضرورت۔
۴۶۹	اکابر کو کشش کی ضرورت۔
۴۷۰	قضا شدہ نمازوں کی قضا میں سستی کرنا مضر بطن ہے۔

نمبر صفحہ	مضامین
۴۷۰	دعا خلاف عبدیت نہیں۔
۴۷۱	عاصی کو استغفار کی ضرورت و تسلی کی تشفا
//	اشراق و چاشت بلا فصل پڑھنا۔
۴۷۲	دوام کا مختلف الانواع ہونا۔
۴۷۳	قرآن شریف ٹھہر ٹھہر کر حفظ نہ پڑھ سکنے کا علاج
۴۷۴	نماز میں بکثرت سہو ہونے کا علاج۔
۴۷۵	تکثیر ذکر و عمل کو مطالعہ کتب پر ترجیح
۴۷۶	ضرورت اہتمام اتباع۔
۴۷۷	ضرورت مطالعہ مواعظ۔
//	فرائض و نوافل میں طبعی تفاوت
۴۷۹	تقلیل طعام نہ کرنا۔
//	نماز سری و جہری میں طبعی تفاوت۔
//	طالب العلمی میں اصلاح اعمال کا ضروری ہونا
۴۸۰	بوقت گرانی طبع عبادت میں جبر مزید ہونا
۴۸۱	عمل قلیل و کثیر کا بقدر وسع اثر میں مساوی ہونا
۴۸۲	شغل علمی۔
۴۸۳	**باب پنجم** احوال کے بیان میں
۴۸۳	عدم مطلوبیت لذت و ذوق و فرق مابین حال و مقام۔
//	لذت مطلوب نہیں۔
//	عدم مطلوبیت لذت و ذوق۔
۴۸۴	امور غیر اختیاریہ پر مواخذہ نہ ہونا۔
۴۸۵	حالات کا مقصود نہ ہونا۔
۴۸۶	احوال میں تبدیلی کا مطلوب ہونا۔
//	نماز میں دل کی گھبراہٹ کا علاج
۴۸۷	عاصی کو مایوس نہ ہونا چاہیئے۔
//	استقامت علی الاعمال حالت رفیعہ ہے
//	تنگدستی و تنگ دلی کا علاج۔

نمبر صفحہ	مضامین
۴۸۷	آثار رجا۔
۵۰۱	حصول تمکین کا علاج
//	کثرت منیہ کا علاج
۵۰۳	قساوت قلبی و تصنع کی حقیقت۔
۵۰۵	آثار غلبہ یبوست و حرارت۔
//	اسباب پر نظر علامت قلت حال ہے نہ اختلال عقائد۔
//	رقت کے آنسو پونچھنا نہ پونچھنا برابر ہیں
//	آثار قبض و بسط
۵۰۶	آثار غیبت و فنا۔
۵۰۷	آمد میں تصنیف وغیرہ مشاغل سے ذہن خالی کرنے کی ضرورت۔
۵۰۸	جوش چھوڑ کر ہوش سے کام لینا ضروری ہے
۵۰۹	مبتدی و منتہی کے حالات میں تفاوت
۵۱۰	یکسوئی نہ ہونے کا علاج
//	کیفیات شوقیہ کا بقا ضروری نہیں
//	احوالات قبض مضر نہیں۔
//	انوار مثالیہ قابل التفات نہیں۔
۵۱۱	شوق کا طبعی رفتار سے بڑھنا مفید ہے نہ اہتمام سے
۵۱۲	کیفیات سے وصول یا ہجران پر استدلال کا غلط ہونا اور رفع ایذا سوء ظنی کا علاج
۵۱۳	آثار ہیں۔
//	سہو بعارضہ محمولہ مذموم نہیں
//	ناغہ ہونے سے شکستہ دلی پیدا ہونے کا علاج۔
۵۱۸	حزن بقید خاص مجاہدہ ہے۔

	مضامین
۵۱۸	یکسوئی کی اقسام۔
"	آثار قبض ۔
۵۱۹	خلوت کا نافع ہونا۔
"	غلبہ ہیبت و انس ۔
۵۲۰	نزول تجلی ۔
"	تحمل اسرار متشابہ ۔
"	رونا ضبط نہ کرنا چاہیئے
۵۲۱	آثار نزول ۔
۵۲۲	نادرستی کا اندیشہ بھی درستی کی علامت ہے
"	شوق و انس میں فرق
۵۲۳	عالم غیب سے جذب کی کیفیت
۵۲۴	اعمال میں بے توجہی اور گھبراہٹ کا علاج ۔
"	موت آنے سے دماغ میں اضطراب پیدا ہونے کا علاج ۔
۵۲۵	نوافل میں بیوی کی طرف میلان میں حرج نہیں ۔
"	آثار حالات باطنیہ ۔
"	شہادت قلبیہ پر عمل کی شرط ۔
۵۲۶	وارد کو روکنا نہ چاہیئے بلکہ اسکا اتباع کرنا چاہیئے ۔
"	آثار خشیت ۔
۵۲۷	احوال کی آمد و تنزل کی آرزو ہے ۔
"	مایوس کن باتیں القائے شیطانی ہیں
۵۲۸	علامت رقت ۔
"	کسل طبعی مضر نہیں ۔
"	قلبی حالت پر افسوس رہنا علامت خیر ہے ۔

نمبر صفحہ	مضامین
۵۲۹	بشارت کے انتظار میں کھانا نہ کھانا حرام ہے
۵۳۰	تحصیل استقلال کی تدبیر ۔
"	تبعض کا علاج
۵۳۲	اتباع دین پر استقامت حالت رفیعہ ہے
۵۳۳	انوار قابل التفات نہیں
"	غلبۂ خیال موت کا علاج ہے
۵۳۴	نقوش میں کسی شئے کے دیکھنے کی حقیقت
"	امور دنیویہ میں عدم اشتغال کا علاج
"	محبوبہ بیوی کی موت سے صدمہ کا علاج
۵۳۵	مقام فنا کی تحقیق ۔
۵۳۷	تمکن و سکون غلبۂ عقل کی دلیل ہے
۵۳۸	انوار والوں کا مکشوف ہونا ۔
۵۳۹	تجلی رحمانی و شیطانی کی پہچان
۵۴۰	حالت بسط میں اعمال کی زیادتی
"	نسبت فنا کا مقام ہو جانا
"	فنا و وہم میں فرق
۵۴۱	فنا کس غلبہ سے پیدا ہو جاتی ہے ۔
"	بقا کی تفسیر
"	احوال کا غلبہ مبتدی و منتہی سب کو ہوتا ہے
"	رقت مقصود نہیں ۔
۵۴۲	استقامت و تمکن تدریجی امور ہیں ۔
"	قبض کے بعض اسباب ۔
"	نماز میں لذت نہ آنا ۔
۵۴۳	رقت قلبی مبارک حالت ہے ۔
"	اپنا حال بے اختیار ظاہر ہو جانے میں حرج نہیں ۔
"	اطمینان قلبی کی تقسیم و تفسیر
۵۴۴	حبط اعمال کا خوف علامت ایمان ہے
"	دنیاوی پریشانیوں کا علاج ۔

نمبر صفحہ	مضامین
۵۴۵	تشویش قلبی کا علاج ۔
"	وہم کا علاج
۵۴۶	گانا و مزامیر وغیرہ حرام شرعی انوار قلبی کا ذریعہ نہیں ہو سکتے ۔
"	کیفیات نہ ہونے سے پریشان نہ ہونا چاہیئے
۵۴۷	ثمرات کی ترتیب حسب استعداد مختلف طور پر ہوتی ہے ۔
"	آثار ہیبت
۵۴۹	جمعیت قلبی کا مفقود ہونا ۔
۵۵۰	سلب قبض
۵۵۲	انوار کو دیکھنا ۔
"	بیوی سے محبت بڑھانا علامت تقوی ہے
۵۵۳	تڑپنے اور بھاگنے کا علاج
"	ضعف قلب کا علاج
۵۵۴	آثار ادب ۔
"	توجہ الی اللہ میں اضطراری کمی مضر نہیں ۔
۵۵۶	آثار ضعف دماغ
۵۵۸	استجابت دعا نعمت ہے ۔
"	تجلی ذاتی ۔
۵۵۹	غلبہ تصرف دماغ ۔
۵۶۰	وارد کے ہونے سے نہ ہونا کبھی زیادہ نافع ہوتا ہے ۔
"	معاصی سے ڈرا کر مایوس کر دینا کید شیطانی ہے ۔
۵۶۱	دعا میں گھبراہٹ کا علاج
"	غیر اللہ کی طرف التفات عقلی مذموم ہے نہ التفات طبعی ۔
۵۶۲	وارد کو غلبہ کے وقت روکنا نہ چاہیئے ۔

	مضامین
۵۶۲	یکسوئی کے حصول کا طریقہ
۵۶۳	نسیان قلب کی خرابی کا باعث نہیں
۵۶۴	تنہائی اور اختلاط میں تفاوت
〃	آثار وجد
〃	حالت گذشتہ کے اعادہ کا اہتمام مضر [illegible] ہے
۵۶۵	شوق افضل ہے خوف سے
	یکسوئی نہ ہونے کا علاج
۵۶۶	یکسوئی نہ ہونا مضر نہیں
〃	احوال کا مطلوب نہ ہونا
〃	طلب مواجید و لذت مرض ہے
۵۶۸	مواجید و احوال کی تمنا لغو ہے
۵۶۹	حالات رفیعہ
〃	غیر اختیاری امور قابل شرمندگی نہیں
〃	تمنا تعجیل سفر آخرت شوقاً الی اللقاء ورسوخ
۵۷۰	نیا حال ہونا بھی ایک حال ہوا اور تصحیح
۵۷۱	سینہ میں حرارت معلوم ہونیکا علاج
〃	ذکر میں شوق زیارت کی اصلاح
〃	ذکر میں لذت مقصود نہیں
۵۷۲	روشنی نظر آنا
〃	علامات کامیابی
۵۷۴	فجر کے وقت آنکھ کھلنے کی ترکیب
۵۷۵	کسی روز آنکھ نہ کھلنا مضر نہیں
〃	کثرت نیند کا علاج۔
۵۷۷	انوار و کشف قابل التفات نہیں
۵۷۹	بعض عنوانوں سے تمنائے موت خلاف عبدیت ہے
〃	آثار رضا و تفویض و عشق
۵۸۱	ہمبستری کا باعث پریشانی

نمبر صفحہ	مضامین
	لالچ ہونیکا علاج
۵۸۲	مخلوق کا خوف خالق سے زیادہ ہونا منجملہ امور طبعیہ ہے۔
۵۸۳	خوف و رجا دونوں کی ضرورت
۵۸۴	افتقار و انکسار کلید کامیابی ہے
〃	حالت شوق و انس۔
۵۸۵	خوش فہمی۔
〃	حق تعالیٰ کا خوف مرض نہیں۔
〃	حالت انکسار
〃	مدح و ذم کا اثر نہ ہونے کی ترکیب
۵۸۶	خوش فہمی کا مفہوم
〃	غلبۂ خوف کا علاج
۵۸۷	افتقار و انکسار کلید کامیابی ہے
〃	ضعف دماغ پریشانی کا باعث نہ ہونا چاہیئے۔
۵۸۸	حقیقت جذبہ۔
〃	کرامت کے متعلق تحقیق انیق۔
۵۹۱	علاج بعضے اقسام قبض
۵۹۲	علاج بعضے اقسام وحشت و حزن تجلی
۵۹۴	مسابقہ [illegible] مضر
۵۹۵	عجیب مضامین وارادہ کا ضبط کرنا
۵۹۶	میت کی حالت کے متعلق غم کا علاج
〃	کیفیت شوق
〃	سالک کو خاص وارد و خاطر کا اتباع کرنا
۵۹۷	آثار فنا۔
۶۰۲	ایک سالکہ کا حال۔
۶۰۴	کیفیت کا دوام نہیں ہونا۔
۶۰۷	کاہلی کا علاج
۶۰۸	وقت کو اضاعت سے بچانا محمود ہے

نمبر صفحہ	مضامین
۶۰۹	حالات رفیعہ
۶۱۱	کیفیات کا مقصود نہ ہونا۔
۶۱۴	بازار میں لوگوں کو دیکھ کر دل کا گھبرانا اور پریشان ہونا۔
〃	امر غیر اختیاری کے عدم حصول پر غم نہ ہونا چاہیئے
〃	عدم حضور قلبی کا علاج
〃	آثار قابلیت
۶۱۵	طبائع میں جداگانہ خصوصیات
〃	افسوس دل کا گریہ ہے۔
〃	بوقت استحضار کمالات باری ہمہ سبحان اللہ پڑھنا۔
〃	اصلاح حال قلب وغیرہ مقاصد کے متعلق تحقیق۔
۶۱۶	سالک کو دیوانہ کہنے سے جازم نہ ہونا چاہیئے
〃	غلبۂ حضوری بہت سے امور مطلوبہ کے لئے مانع ہے۔
〃	تلوینات مقصود نہیں
۶۱۷	حصول فنا کا طریق
〃	انوار مقصود نہیں
〃	فوات امور غیر اختیاریہ باعث حرمان نہیں۔
۶۱۸	قبض کا علاج
۶۲۱	آثار حرارت مزاج
〃	مبتدی کا معاصی کو یاد کرکے رونا
۶۲۲	گریہ کا نہ ہونا۔
〃	امور اختیاریہ میں کوتاہی کا موجب الاصلاح ہونا اور امور غیر اختیاریہ کا غیر قابل التفات ہونا۔

نمبر صفحہ مضامین
۶۲۱ پستان کے نیچے حرکت نظر آنا
۶۲۲ حضور بواسطہ و بلا واسطہ
″ ہیبت و انس
″ غلبہ خوف ۔ خوف کا علاج ۔
۶۲۳ عقلیات شرعیہ کا ذوقیات پر غلبہ محمود ہے
″ تلاوت قرآن شریف سے دلچسپی نہ ہونے کا علاج
″ بندی کا غیر سلسلہ بزرگوں سے ملنا مضر ہے ۔
اپنے اندر ندامت بڑھنا مفید ہے ۔
۶۲۵ وحشت طبعی اور التفات عقلی جمع ہوسکتے ہیں ۔
″ اتہام سرقہ کے خیال سے پریشانی کا علاج ۔
″ نکاح نہ ہوسکنے سے تکلیف کا علاج
۶۲۶ لوگوں سے بے تعلقی رکھنا ۔
۶۲۷ حال اضطراری قصور نہیں ۔
۶۲۸ خالات کا ورود ترقی کی علامت ہے
″ حضور قلب کے حصول کا طریق
۶۲۹ تنہائی میں طبیعت کی گھبراہٹ کا علاج
″ مجاہدہ اضطراریہ یعنی مرض و غم اور فکر وغیرہ کا نافع ہونا ۔
۶۳۷ حالات محمودہ ۔
۶۴۰ دینی اشکالات و وساوس سے بچنے کی تدبیر
۶۴۳ حضور قلبی ۔
۶۴۴ یکسوئی حاصل ہونے کی تدبیر
″ کم ہمتی کا علاج ۔
۶۴۵ برکات فاقہ
۶۴۶ دنیوی امور میں رقت آنا اور دینی میں نہ آنا اس فرق کی وجہ ۔
″ آثار علامت طلب

نمبر صفحہ مضامین
۶۵۰ آثار جذب
۶۵ شیخ کی عدم اتباع کا علاج
″ آثار ہیبت
″ آثار غلبہ ہیبت
″ غفلت کا علاج
″ قساوت کی تفسیر
۶۵۲ آثار قساوت
″ قساوت قلبی کی شناخت
۶۵۴ آثار غلبہ فنا
″ امور مجردہ عقلیہ مع العمل کافی نہیں
″ موت کا فکر ۔
۶۵۵ حزن کا محمود ہونا ۔
″ شدت حزن کا علاج
″ تمنائے موت
۶۵۶ طبعی رنج کا مضائقہ نہیں ۔
″ جو حال بلا قصد اختیاریہ ہو ترقی ہے
″ نظافت پسندی ۔
۶۵۷ اپنی صفت پر نظر نہ ہونی چاہیے ۔
″ حالات کی تفصیل کے درپے نہ ہونا چاہیے
″ دعا میں مجبور ہو جانے کے اسباب
۶۵۸ بی بی سے تعلق رکھنا ۔
۶۵۹ مباشرت اہل کا خلاف نفس کشی نہ ہونا
″ غلبہ حال
۶۶۰ غلبہ نیند کا علاج
″ چیخ کر ذکر کرنے سے گھبراہٹ کا علاج
″ شیخ سے حضور و غیبوبت میں فرق
″ حال و مقام عبدیت
″ نسبت کا سلب نہ کر سکنا اور صاحب تصرف بننا ۔
۶۶۳ حصول نسبت مع اللہ کا طریق ۔
″ غلبہ توحید وجودی و فنا و علاج کبر و ذکر لطائف ۔
۶۶۷ رجاء ۔

نمبر صفحہ مضامین
۶۶۷ رجاء و خوف کے متعلق بعض شبہات کا ازالہ ۔
۶۶۸ مشتمل بر سوال و جواب
۶۷۰ دفع بعض شبہات متعلقہ تحقیق بالا
۶۷۱ حضور کا مختلف اعراب ہونا
۶۷۲ نسبت کی حقیقت اور صاحب نسبت کی علامت
۶۷۳ کم ہمتی کا علاج
۶۷۶ خوش فہمی ۔
۶۷۹ حالات ابتدائیہ
″ ترقی عقلی مطلوب ہو گو بواسطہ ہو نہ طبعی
۶۸۰ مرض جسمانی سے مرض نفسانی کا علاج
۶۸۱ آثار کا غیر مطلوب ہونا ۔
″ یکسوئی پسندیدہ ہونا ۔
۶۸۲ مراقبہ کا اثر باقی رہنا ۔
″ آثار انس
″ منتہی میں کیفیت روحانیہ کا غالب ہونا اور ان کے نفع میں قوت و بقا کا مشروط ہونا ۔
۶۸۳ اولیاء اللہ کے مزارات پر آثار محسوس ہونے کا سبب
″ نوم کے بعد روشنی نظر آنا ۔
۶۸۴ تلاوت قرآن مجید میں یکسوئی نہ ہونے کا علاج
″ نیند غالب ہونے کا علاج
۶۸۵ سینہ میں حرکت کا غیر قابل التفات ہونا ۔
″ نکاح کا سلوک میں مخل ہونا ۔ یا غیر مخل ہونا ۔
″ آثار کا بیان ۔
۶۸۶ ضرورت فہم سلیم ۔
۶۸۹ آثار قبض
۶۹۱ منافع و مصالح قبض

	مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ	مضامین
۶۹۷	منافع و مصالح قبض	۷۲۶	اپنی حالت پر اطمینان نہ ہونا	۷۴۴	آثار رقت قلبی۔
؍؍	مطلوبیت مقامات نہ حالات	؍؍	نماز و ذکر میں دل جمعی۔	۷۴۵	آثار غلبہ وحشت۔
۶۹۹	انقباض۔	؍؍	آثار جذب۔	۷۴۶	تمنائے رویت اللہ مع مانعے سفر
۷۰۰	حالات	۷۲۷	دیوانگی کا مطلب بالذات		آخرت۔
؍؍	خاکسار کے اشعار	؍؍	تلاوت قرآن پاک اور وظیفہ میں دلجمعی	۷۴۷	تلوینات۔
۷۰۲	نماز میں روشنی دیکھنا		کا فرق	؍؍	بیوی سے محبت کا غیر مضر ہونا۔
؍؍	مال اور اولاد و صحت کے فوت میں	؍؍	وظیفہ میں روشنی نظر آنا۔	۷۴۹	امور طبعیہ کا قابل التفات نہ ہونا
	تفاوت اثر	۷۲۸	وحشت کا علاج	۷۵۰	جوش عقلی کا مطلوب ہونا نہ طبعی کا
۷۰۳	مقصودیت اعمال نہ احوال	؍؍	آثار انانیت	۷۵۱	دعا میں جی نہ لگنے کا علاج۔
؍؍	مضمون کلی۔	۷۲۹	آیات بشارت پر رونا۔	؍؍	یاد الٰہی۔
۷۰۵	خط طالب مع جواب	؍؍	وارد کا اتباع کرنا۔	۷۵۲	کیفیت حسی کا محسوس نہ ہونا۔
۷۱۱	غیر صاحب حال کا حجت سے بے پرواہ	۷۳۲	ضرورت حضور قلب	؍؍	اختلاج قلب کا علاج۔
	ہونا مذموم ہے۔	؍؍	حالات باطنہ و علوم ظاہرہ کا خلط نہ ہونا	؍؍	شوق موت۔
؍؍	آثار فنا۔	؍؍	آثار شوق و محبت۔	۷۵۳	گوشہ نشینی۔
۷۱۳	رقت قلبی مقصود ہونا۔	۷۳۳	احوال میں دوام ہونا	؍؍	کسل کا علاج۔
؍؍	ہم سلسلہ حضرات سے اپنی باطنی حالات کے	؍؍	آثار غلبہ توحید وجودی۔	۷۵۴	ضعف قلب کا علاج۔
	تذکرہ کا جواز	؍؍	حضور دائمی کا مقصود ہونا۔	؍؍	آثار محبت و عظمت۔
؍؍	حالات مبارکہ	۷۳۴	تلوین کا مقدمہ تمکین ہے۔	۷۵۵	آثار تجلی تنزیہ۔
۷۱۵	انوار کا قابل التفات نہ ہونا۔	؍؍	غیر امر شرعی پر غصہ اور رحم آنا۔	؍؍	آثار ہیبت۔
۷۱۷	ضرورت خلوت۔	؍؍	اپنے نفس پر غصہ آنا۔	۷۵۶	مبتدی کو کسی کے کلام کا واسطہ ملنا۔
؍؍	انوار ذکر	۷۳۵	جدید وارد کا نہ ہونا۔	۷۵۷	کیفیات کا غیر مقصود ہونا۔
؍؍	پریشانی کا علاج	؍؍	اتباع از اشعار سے احتراز	۷۵۹	کیفیات فنا۔
۷۱۹	خوراک زیادہ کھانے کی اجازت۔	؍؍	دن اور رات کی نمازوں میں یکسوئی	۷۶۱	حالات محمودہ۔
؍؍	آثار غلبہ انکسار و عظمت شیخ		کا تفاوت	۷۶۵	حصول جمعیت کا طریقہ
۷۲۰	تنبیہ اصلاحی در توحید وجودی میں ترقی	۷۳۶	انقباض قلبی کا علاج	۷۶۸	آواز و دل سنکر کیفیت بیخودی طاری ہونا
۷۲۱	مجذوبیت ورد	۷۳۸	حب موت کی علامت ولایت ہونا	؍؍	آثار ضعف قلب۔
؍؍	صفائی قلب کا محسوس ہونا۔	۷۳۹	فراغ قلبی کا اہتمام	۷۶۹	جاذب الی اللہ
؍؍	ترک تداوی سے تداوی کو فضیلت	۷۴۰	اپنے نفس پر بدظنی رکھنا۔	؍؍	کیفیت عشقیہ۔
۷۲۲	بدحالی کا علاج	۷۴۱	اپنی حالت پر اطمینان نہ ہونیکا علاج	۷۷۰	کیفیات غیر اختیاریہ ہونیکا علاج
۷۲۵	معصیت کے بعد موجب محبت الٰہی ندامت ہونا	۷۴۳	نماز میں جوش قلبی کو ضبط کرنا۔	؍؍	نماز میں حضور قلبی نہ ہونیکا علاج

مضامین

۷۷۰ ثنائے کشف ایام حق تعالیٰ
۷۷۱ کدورت قلبی کا علاج
۷۷۲ احوال منتہائے سالک خط کے از اجازت یافتگاں۔
〃 وقت تلاوت غلبہ حال میں لفظ اللہ باواز بلند کہنا۔
〃 تنگی معاش کے فکر کا علاج۔
۷۷۳ مسلمانوں سے ہمدردی
〃 ذوق و خشوع کا مختلف الالوان ہونا
〃 حضور دائمی۔
〃 آثار عبادت
۷۷۴ مایوسی کا علاج
〃 امور عقلیہ و طبعیہ میں فرق
۷۷۵ اتباع سنت
〃 آثار شیطانی۔
〃 مطالعہ کتب دینیہ کے اثر کا محسوس ہونا
۷۷۶ آثار استقامت
〃 مایوسی کا مذموم ہونا۔
۷۷۷ مخلوق کا خالق سے طبعاً اثر زیادہ ہونے کی وجہ
〃 حقوق العباد کا فکر ہونا۔
۷۷۸ آثار تمکین۔
۷۷۹ آثار عروج و نزول
۷۸۰ خلق خدا کی خدمت اصلاح سے سلوک میں ترقی ہونا۔
〃 آثار خشیت و ضعف قلب۔
۷۸۱ آثار قبولیت صلوٰۃ
〃 آثار انس و ہیبت۔
۷۸۲ مقدمہ علاج کا فرض نہ ہونا
〃 سکون قلبی کے لئے تقاضا کا نہ ہونا۔

مضامین — نمبر صفحہ

۷۸۳ فرائض و نوافل میں تفاوت خشوع کی وجہ۔
〃 امور اختیاریہ کا قابل علاج ہونا نہ غیر اختیاریہ کا۔

جزو دوم

باب ششم

ذکر و شغل کے بیان میں

۷۸۵ زبانی تسبیح بھی بقصد موثر ہے۔
〃 سلطان الاذکار کے آثار
۷۹۷ آثار ذکر۔
۸۰۶ ذکر میں گریہ کو نہ روکنا۔ اور تعداد مقررہ سے زیادہ ذکر کرنا محمود ہے
۸۰۷ ذکر میں حضور قلبی نہ ہونے کا علاج
〃 ذکر جتنا باسانی ہو سکے کافی ہے
〃 ذکر خفی۔
۸۰۸ دوام حضور کا طریق
〃 ذکر لسانی۔
۸۱۰ تھوڑا وظیفہ بھی کافی ہے۔
۸۱۱ ذکر خفی و قلبی سلام کا جواب
〃 ذکر و شغل کے آثار تنہا یا کسی رسالہ میں جمع نہ ہونے کی حکمت۔
۸۱۲ تیمم سے ذکر
۸۱۳ جنبی کا ہاتھ منہ دھو کر ذکر کرنا
〃 فانی کا بعد ترقی سابق تسبیح و تہلیل نہ چھوڑنا۔
〃 ذکر اسم ذات کا طریق
〃 تلوین کی حالت میں ذکر و شغل کا طریق
۸۱۴ شغل پر ذکر کو ترجیح
۸۱۵ مجلس اجارہ میں ذکر کرنا زیادہ نافع ہے
〃 تکان سے ذکر کی کمی۔
〃 تصور شیخ

مضامین — نمبر صفحہ

۸۱۶ ذکر و طاعات کے مخفی ہونے میں حکمت
۸۱۷ ذکر و شغل کے ترک پر اہتمام قلبی ہونا چاہیے
〃 مراقبہ موت و ما بعد الموت
۸۱۸ بعذر ذکر میں تخفیف۔
〃 مراقبہ کی تعلیم
〃 ذکر قلبی کے اقسام
۸۱۹ مراقبہ توحید
۸۲۰ مراقبات محض علاج ہیں۔
۸۲۱ ذکر بوقت یاد
〃 قلب کا جاری ہونا
〃 صاحب ذکر قلبی کو زبانی ذکر بھی کرنا چاہیے
〃 سلطان الاذکار اور انہد میں نسبت
۸۲۲ بحالت عذر مختلف اوقات میں ذکر کرنا مضر نہیں۔
〃 مشغول سے جو ہو سکے غنیمت ہے۔
〃 مراقبہ میں آنکھ بند کرنا نہ کرنا
〃 مقدار مقررہ پر ذکر میں زیادتی
۸۲۳ ذکر لسانی سے تھک جائے تو فکر دل سے رکھے۔
۸۲۴ دوام تہلیل پر نفع ہے۔
۸۲۵ معمولات میں کمی و بیشی
〃 ذکر کی قضا نہ کی بجائے استغفار کافی ہے
〃 بلا وضو ذکر کرنا۔
〃 پاخانہ اور جماع کیوقت ذکر لسانی منع ہے
۸۲۶ تہجد کا ذکر بعد فجر کرنا۔
〃 ایک سانس میں کئی بار ذکر نفی و اثبات یا اسم ذات کرنا۔
〃 ذکر میں آنکھ بند کرنا۔
〃 تصور بوقت ذکر
〃 متعین مقدار ذکر پر اضافہ کرنا۔

مضامین

۸۲۶ ذکر سے مناسبت کی علامت
〃 تصور بوقت تلاوت قرآن پاک
۸۲۷ ذکر کے لئے ایک مجلس شرط نہیں۔
〃 تصور شیخ بوقت استحضار نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۸۲۸ سونے میں یا سانس کی آواز سے ذکر جاری رہنا کمال نہیں۔
〃 تعلیم پر ذکر اللہ کی ترجیح میں تفصیل
۸۲۹ ترک معصیت ذکر و شغل سے افضل ہے
〃 وظیفہ اتنا معمول رکھے جس پر دوام ہو سکے
۸۳۰ شیخ کے نزدیک رہکر ذکر کرنے کی شرط
۸۳۱ آثار سرایت ذکر۔
۸۳۲ مختلف اشکال نظر آنا کچھ مقصود نہیں
۸۳۳ ذاکر کا معاش سے تعلق۔
۸۳۴ عورت ذکر بلا جہر و ضرب کرے
〃 وقت معمول میں تبدیلی مراقبہ موت
〃 ذکر میں ضروری بات کرنا جائز ہے۔
〃 ذکر میں مختلف الوان نظر آنا
〃 ذکر جہری وار سناکر ظاہری تعلیم کرنے میں
۸۳۶ مراقبہ کے معنے اور طریق
〃 چلتے پھرتے تسبیح ہمراہ رکھنا۔
〃 نوافل تہجد بعد العشاء۔
۸۳۹ قلب سے اللہ اللہ کی آواز مسموع ہونا
۸۴۰ تعلیم اسم ذات۔
〃 اصلاح عادات سے قبل ذکر و شغل نافع نہیں
〃 شیخ کی اجازت کے بغیر کوئی وظیفہ نہ پڑھنا چاہیئے
۸۴۱ ناغہ مضر نہیں۔
〃 پاس انفاس۔
۸۴۲ تصور بوقت ذکر۔

نمبر صفحہ | مضامین

۸۴۳ ذکر جہر و خفی میں سے کون افضل ہے اور ریا کی حقیقت و تصور شیخ
۸۴۴ ذکر میں تمباکو والا پان مضر نہیں
〃 ذکر میں دانہ تسبیح کی موافقت ضروری نہیں
〃 تمنا رویت انوار ذکر مضر ہے۔
۸۴۵ لفظ اللہ ادا کرنے میں کوئی خصوصیت نہیں
۸۴۶ مراقبہ
〃 سفر میں ذکر با وضو یا تیمم بھی کافی ہے
۸۴۷ مبتدی کے لئے کثرت ذکر بنسبت تلاوت وغیرہ سے زیادہ نافع ہے۔
〃 مرض کی وجہ سے ترک وظائف میں کچھ حرج نہیں اور فکر قائم مقام ذکر ہے
۸۴۸ مخصوص وظیفہ کی تعداد پوری ہونی ضروری ہے خواہ باہمی اجزا میں کمی بیشی ہو جائے
۸۴۹ ذکر و نماز میں تصور کی کیفیت۔
〃 ذکر میں سر کو جھکا دینا اور مخرج پر زور دینا ضروری نہیں۔
۸۵۰ ذکر جہر میں ضرب کا کوئی خاص طریقہ نہیں
۸۵۱ ذکر بلا قید لطائف
〃 کشف اور وغیرہ قابل التفات نہیں
〃 بعذر مرض تعطیل ذکر میں کچھ حرج نہیں
〃 تصور ذات بحت اور مناجات قلبیہ میں سے افضل کون ہے۔
۸۵۲ اوراد کے لئے اجازت اصطلاحیہ کی ضرورت نہیں۔
〃 ذکر کثیر میں شمار کی ضرورت نہیں۔
〃 تصور بوقت تلاوت قرآن مجید۔
〃 ذکر و تدریس جمع ہو سکتے ہیں۔
۸۵۳ تعلیم مراقبہ

نمبر صفحہ | مضامین

۸۵۴ وظیفہ نہ پڑھنے کے دن دنیوی معاملات میں دل نہ لگنے کا راز
۸۵۶ ماتحت ہونے میں فوائد کثیرہ
۸۵۷ غنودگی میں ذکر کرنے کا حکم۔
〃 کثرت تلاوت کو ذکر پر ترجیح۔
۸۵۸ معمول شروع کرنے کی اجازت لینے میں حرج نہیں۔
〃 ذکر جہر سے اگر کسی کو تکلیف ہو تو خفی کیا جائے
۸۵۹ ذکر میں دوسرے ذاکر کی آواز سے آواز ملانا۔
〃 وہبی مراقبہ۔
۸۶۰ ذکر قلبی بوقت خطبہ و وعظ
〃 اوراد جتنے ہو سکیں غنیمت سمجھنے چاہئیں
۸۶۱ ذکر لسانی میں غفلت کا علاج
〃 اثناء ذکر میں اشعار کا پڑھنا۔
〃 تصور شیخ کا خطرناک ہونا۔
〃 وصول الی اللہ کا اوراد و وظائف میں منحصر نہ ہونا۔
۸۶۳ آثار ذکر۔
۸۶۵ عامی کو عالم کا ورد شروع کرانے کے بعد بدون مانع ترک نہ کرانا چاہیئے
۸۶۶ تصور بوقت ذکر
۸۶۹ ذکر میں تصرف متخیلہ۔
〃 انوار ذکر۔
۸۷۰ بوقت ذکر جوش کو منضبط کرنا چاہیئے
〃 ذکر جہر و خفی میں ترجیح۔
۸۷۰ اوراد پورے نہ ہونے کا علاج
〃 ناغہ مضر ہونا۔ حرکت میں برکت ہونا۔
۸۷۱ لطائف کے متعلق تحقیق کو ملتوی
〃 مجردین اور ذکر قلبی و ترویح میں فرق

نمبر صفحہ	مضامین
۸۷۲	نقل سوال جواب از تربیت السالک صفحہ ۵۲
۸۷۴	بوجہ غلبۂ بطالت ناغہ کا خلاف عادت نہ ہونا
"	ذکر کے اثر نہ ہونے کا علاج
۸۷۵	ذکر میں اشعار پڑھنا۔
"	ذکر و قرآن میں ترجیح۔
"	تصور ذات حق سبحانہ
۸۷۶	معنی ذکر جلی و خفی
"	حد ذکر جلی و خفی
"	معنی ربط قلب۔
۸۷۷	ذکر میں بیٹھنے کی کوئی خاص کیفیت نہیں
"	کثرت استغفار
۸۷۸	سلطان الاذکار کا شغل اور ترجمہ کتاب کا مطالعہ
"	ذکر میں روشنی نظر آنا
۸۷۹	حزب البحر پڑھنے پر دوسرے وظائف کو ترجیح۔
"	کمزوری کے سبب ناغہ ہونے میں فوائد
۸۸۰	محبت ذکر۔
"	ذکر میں اعتدال
۸۸۱	ذکر میں اضافہ
"	ذکر قلب کا جاری ہونا
"	ذکر لسانی کو قلب پر ترجیح۔
"	ذکر لسانی۔
۸۸۲	ذکر میں پیاس لگنے کا علاج۔
۸۸۳	ذکر میں تسبیح پاس رکھنا۔
"	ذاکر کو نمازوں کی رعایت کرنا
"	بی بی اور بچوں کے پاس ذکر کرنا۔
"	ذکر میں کوئی خاص کیفیت مقصود نہیں
۸۸۴	تصور شیخ مقتدا ناپسندیدہ ہے
"	پاس انفاس۔
۸۸۵	ذکر کو مراقبہ پر ترجیح
"	تصور بوقت تلاوت قرآن مجید۔
"	عورت کو ذکر بلا ضرب و جہر۔
۸۸۶	ذکر اشمار اور بے شمار میں فرق۔
"	لطائف ستہ کے متعلق عبارت تعلیم الدین پر شبہات کا جواب۔
۸۸۷	ذکر کے وقت بزرگوں کی صورت نظر آنا
"	ضرورت دوام ذکر۔
۸۸۸	ذاکر کو مسجد میں سونے والے کی رعایت رکھنا
"	ذکر میں سانس لینا۔
۸۸۹	ترک تصور کا محبوب ہونا۔
"	تصور شیخ
۸۹۰	ایک کام کے دو جگہ تعلق کا موجب تشویش ہونا۔
"	تصور بوقت نماز۔
۸۹۲	التزام معمول بقدر تحمل ہونا۔
۸۹۳	گھر میں پابندی ذکر کی ترغیب۔
۸۹۵	ذکر کا وقت۔
"	ضرورت ذکر۔
-	معمولات میں اضافہ
"	آثار ذکر و نسبت
۸۹۶	ذکر کے لئے تعین وقت باعتبار ضرورت
"	ذکر کرتے وقت منہ میں مٹھاس معلوم ہونا
"	آثار ذکر۔
۹۰۷	ذکر لا الہ الا اللہ اور اللہ اللہ میں فرق
۹۰۸	شغل انحد میں آواز مسموع کا مخلوق حادث ہونا۔
۹۰۹	ذکر لا الہ الا اللہ میں خیال غیبت کی تصحیح
"	ذکر میں بی بی کا درد فراق پیش آنا۔
۹۱۰	ذکر میں دل لگ جانا قائم مقام شغل ہے۔
"	ذکر میں ریا کا علاج
"	ذکر کے وقت وحشت ہونے کا علاج
۹۱۱	کثرت تلاوت کو کثرت ذکر پر ترجیح۔
۹۱۲	ذکر لسانی۔
۹۱۳	سوتے میں ذکر قلبی۔
۹۱۳	ورد میں ناغہ نہ ہونا چاہئے
۹۱۴	اظہار ذکر۔
"	مراقبہ میں کتا و سانپ نظر آنا
۹۱۵	مراقبہ میں انوار و لطائف نظر آنا
۹۱۶	ذکر بلا تصور
"	شغل میں لذت آنا
"	ذکر میں نیند آنا
"	آثار شغل انحد۔
۹۱۷	نماز عشاء سے پہلے وظیفہ پڑھنا۔
"	کثرت استغفار
۹۱۸	ذکر قلبی۔
"	ذکر لسانی اور نوافل میں زیادہ جی لگنے میں راز۔
۹۱۹	تعلیم مراقبہ
۹۲۰	ذکر شغلی
"	تصور بوقت ذکر۔
۹۲۳	تصور بوقت تلاوت قرآن مجید اور نظر بد کا علاج۔
۹۲۴	ذاکرین بالجہر کے ساتھ شمولیت
۹۲۵	مراقبہ میں قید و خاص کا لحاظ رکھنا
۹۲۶	وظیفہ میں آنکھ بند کرنا۔
۹۲۷	وظیفہ میں ضروری بات کرنا۔
"	لیٹ کر درود شریف پڑھنا۔
"	تصور حق سبحانہ تعالیٰ۔
"	لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کا ختم بلا قید عدد مخصوص۔
۹۲۸	ذکر جہر بلا ضرب —
"	آثار سرایت ذکر —
۹۲۹	ذکر نفی و اثبات میں خاص تصور کا باعث تشتت ہونا۔
"	ناغہ ہو جانے سے نہیں رک سکتیں۔
"	ذکر کے وقت آواز مسموع ہونا
۹۳۰	ذکر کے وقت روشنی نظر آنا۔

مضامین — نمبر صفحہ
ذکر میں غنودگی آنا ۹۲۰
اذان کے وقت ذکر ۔ 〃
کسی نمازی کے پاس ذکر جہر 〃
ذکر کے وقت کلام کرنا 〃
مجلس شیخ میں ذکر ۹۲۱
باوضو ذکر کرنا ۔ 〃
آثار سلطان الاذکار 〃
وقت کی پابندی ۔ ۹۲۲
معمول وقتی کا مقدم ہونا قضا پر 〃
ذکر میں اشعار پڑھنا ۔ 〃
تعلیم سلطان الاذکار 〃
مراقبہ اللہ السمیع الخ مع حبس دم ۔ ۹۲۴
حب ذکر ۔ ۹۲۵
استغراق سے ذکر و فکر کا افضل ہونا ۹۲۶
بزرگوں کے مزار کے پاس مراقبہ 〃
چلتے ہوئے ذکر کرنا ۔ ۹۲۷
تعیین وظائف ، 〃
مراقبہ موت و ما بعد الموت ۹۲۸
ذکر میں اضافہ ۹۲۹
ذکر سے مناسبت میں تفاوت ۔ 〃
وظائف کی اجازت کا مطلب ۔ 〃
مراقبہ میں تصور قبر ۔ ۹۳۰
زمانہ حیض میں تلاوت قلبی کرنا ۔ 〃
سب ورد کا نافع ہونا ۔ 〃
تکثیر ذکر میں رغبت قلبی کا ملحوظ ہونا ۹۳۱
مبتدی کو دل لگنے کے اہتمام کا مفید ہونا 〃
ذکر میں اذان کا جواب دینا ۔ 〃
معمول خیر کا اثر پر چند روزہ ترجیح میں حکمت 〃
آثار دعا ۔ ۹۳۲
زمانہ محدود تک کے لئے معمول میں اضافہ کرنا خلاف دوام نہیں ۹۳۳
تکثیر تلاوت 〃
مراقبہ نیت ۹۳۴

مضامین — نمبر صفحہ
ذکر حق کا قلب میں دائمی ہونا ۹۴۳
باب ہفتم
رویا و کشف کے بیان میں ۹۴۵
ہر خواب قابل التفات نہ ہونا ۔ ۹۸۸
خواب مع جواب ملقب بہ المحفوظ الحکیم الکانظ الصغیر ۔ ۱۰۱۵
الرؤیا من صاحب المحفوظ الکبیر ۱۰۲۸
کشف عالم مثال ۱۰۹۱
کشف الانوار وغیرہ قابل التفات نہیں ۱۰۹۵
کشف قبور 〃
کشف سے بے التفاتی ہونا ۔ 〃
باب ہشتم
وساوس و خیالات کے بیان میں ۱۰۹۷
وساوس کے فوائد اور ان کا علاج
وساوس فلسفیہ کا علاج ۱۱۰۴
یکسوئی کا پسندیدہ ہونا ۱۱۲۲
حالت طالب بالا بعد خواب بالا ۱۱۵۳
رسالۃ التقدیس القدسی عن تدنیس النفسی ۱۱۵۸
تتمہ التقدیس القدسی ۔ ۱۱۶۵
تلاوت قرآن میں یکسوئی نہ ہونے کا علاج ۔ ۱۱۷۳
نماز میں خیالات کا آنا اور اس کا علاج 〃
بوقت ذکر وساوس آنے کا علاج 〃
لق و ذات حق میں وساوس کا علاج 〃
وسوسہ ریا کا علاج ۔ ۱۱۷۵
وسوسہ ریا و عجب کا علاج ۱۱۷۶
وسوسہ ناشکری کا علاج 〃
وسوسہ عجب کا علاج 〃
نماز میں تشتت قلبی کا علاج ۔ ۱۱۷۷
باب نہم
متفرقات کے بیان میں
تنخواہ لینے میں مصلحت ۔ 〃
زیارت مزارات سے نفع کی امید 〃

مضامین — نمبر صفحہ
ضرورت شدیدہ میں پیشاب سے علاج ۱۱۸۸
تعریف مشاہدہ و معاینہ ۔ 〃
انضباط اوقات کی تنظیم ۔ 〃
رسالہ تنظیم دین میں تقریب سے ما لغیرہ ۱۱۸۹
جو قرض ناشائی ادا ہو سکے [illegible] ۱۱۹۰
کمانے کی طرف التفات کرنا چاہیے 〃
ترم ادائے قرض آخرت میں بمنزلہ اوراد کے ہے ۔ 〃
قول اذا تم الفقر فہو اللہ کی تاویل ۱۱۹۱
لفظ اللہ کا ادب 〃
غائب اور مشاہدہ میں فرق ۔ 〃
قرض ادا کرنا چاہیے ۔ ۱۱۹۲
تعویذ گنڈے کا حکم ۔ 〃
حب و تسخیر کا عمل کرنا درست نہیں ۔ ۱۱۹۳
طبائع میں جداگانہ خصوصیات 〃
احیاء العلوم وغیرہ کا مطالعہ بعض کے لئے نافع نہ ہونا ۔ 〃
ایصال ثواب ۔ ۱۱۹۴
مسائل اختلافیہ میں طرز عمل ۔ 〃
سنن مؤکدہ ملحق بالفرائض ہیں ۔ ۱۱۹۵
عدم جواز ضرب صبیان متجاوز از حد 〃
متعلق بیع السمک وغیرہ ۔ 〃
رسمی دعوت برادری میں جانا ۔ ۱۱۹۷
دیوان حافظ و مثنوی کا مطالعہ ۱۱۹۸
مدرسہ سے تنخواہ مانگنا جائز نہیں 〃
پردہ کی تاکید ۔ 〃
قوت قدسیہ کی تعریف ۔ ۱۲۰۱
تطبیق ما بین عبارت حضرت مجدد صاحب و مولانا جامی علیہما الرحمۃ و عبارت ما لا بد منہ ۱۲۰۲
خود رائی کی مخالفت اور آخر شب جاگنے کی تدبیر ۔ 〃
حافظ قرآن کا ادب قرآن مجید ۱۲۰۳

	مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ	مضامین
	کی طرح نہیں۔	۱۲۱۹	محبت کی حقیقت اور اعتقاد و تصرف		ثواب و رفع فاقہ پڑھنا۔
۱۲۰۴	تصرف قوت متخیلہ دماغ۔		اولیاء میں بوئے شرک۔	۱۲۴۲	سالک کو تصنیف وغیرہ میں مشغول ہونیکے شرائط
۱۲۰۵	مقام جمع الجمع اور تحقیق ہمہ اوست	۱۲۲۱	وجدانیات عبارت میں نہیں آسکتے	″	غیر واجب پر دوام کیصورت میں کوتہ ادا کرنا
۱۲۱۰	غیر حق سے تعلق کی تغیر۔	″	اظہار مافی الضمیر میں کمی آجانا	۱۲۴۳	اسوبی اللہ کے نیتی کے متعلق ایک شبہ اور
″	اعتقاد ہمہ اوست وغیرہ بدون غلبہ		عی کا ظہور ہے۔		اس کا جواب۔
	حال کفر ہے۔	″	حدیث الحیاء والعی شعبتان من الایمان	۱۲۴۴	تصرف تخیلہ۔
۱۲۰۸	غیبی سلام کا جواب		لفظ عی کی متعدد تفسیریں۔	۱۲۴۵	بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا غم
″	روایت میں احتیاط کرنیکا مطلب	۱۲۲۲	لفظ عی کی تفسیر پر ایک شبہ کا جواب		ہمکو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا میں بے ادبی
″	سوال از جرسائل سے ممانعت کی وجہ	۱۲۲۵	اشعار سے دلچسپی شرط عدم اکثار	۱۲۴۶	حفاظت مال کا عبادت ہونا۔
۱۲۱۲	متفرق ایام میں خیرات کرنا	″	مذموم نہیں۔	۱۲۴۷	التزام مالا یلزم کا بدعت ہونا۔
″	تشبیہ اصطلاحی۔	″	طریق سے ناواقفی کا علاج	″	مجذوب سے برتاؤ۔
″	روضۂ مبارک آنحضرت صلعم کے	۱۲۲۶	عربی کی طرح اردو الفاظ بھی اللہ	۱۲۵۰	نسبت الی الاسباب میں حکمت
	نقشہ کو بوسہ دینا خلاف سنت ہے		تعالیٰ کی طرف منسوب ہوسکتے ہیں	۱۲۵۱	ایصال ثواب
۱۲۱۳	عشق اور عافیت جمع نہیں ہوسکتے	″	گلزار ابراہیم سننا نافع ہے۔	″	مسئلہ وحدۃ الوجود کے متعلق لوائح جامی کا قول
۱۲۱۴	حفاظت اولیاء و عصمت انبیاء میں فرق	″	خلافت کمیٹی کے متعلق مکاتیب	۱۲۵۲	سلاسل اربعہ میں الاخر کنا بالاحیا
″	تقلید اصطلاحی فقہی اور تقلید معقولی		(ایک اجازت یافتہ کے چند خطوط	۱۲۵۳	ادعیہ قرآنیہ کے بصیغہ جمع اور ادعیہ ماثورہ
	میں فرق۔		کی نقل مع جواب)		کے بصیغہ مفرد وارد ہونے میں حکمت
۱۲۱۹	تکرار سورت نوافل میں بلا التزام	۱۲۳۳	مسمریزم کے اثر سے پاگل ہونیوالے کا	″	صوفیہ کرام کو موحش کلام سے بدگمانی
	جائز ہے۔		علاج۔		پیدا ہونیکا راز۔
″	مناجات مقبول و درود شریف پڑھنے	۱۲۳۵	آثار انہاک وحدۃ الوجود۔	۱۲۵۵	قانون کی پابندی بعہدہ داروں کو فائدہ کا طریق
	کی اجازت لینے کے متعلق تفصیل	″	بینائی قائم رکھنے کا عمل۔	″	دعا ماثورہ اللھم لا تجعل لفاجر عندی
۱۲۱۷	فجر کی سنت و فرض کے درمیان الم	۱۲۳۶	استمداد از اہل قبور۔		نعمۃ اکافیہ بہا الخ میں نعمت کی تفسیر۔
	از سورۂ فاتحہ پڑھنا۔	۱۲۳۷	اموات سے درخواست دعا کا ثبوت نہیں	″	مبتدی کے لئے معیت اختیاری
″	تفسیر وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ	۱۲۳۸	وحدۃ الوجود و وحدۃ الشہود کی تفسیر		و امر غیر اختیاری کا برابر ہونا۔
۱۲۱۸	ضعف دماغ و نگاہ کا علاج۔		بذریعہ کشف۔	″	بغیر اشراف نفس ہدیہ لینا
″	علامات سیر طریق و حسن خاتمہ	۱۲۴۱	جامع دعاؤں کے علاوہ خاص خاص	۱۲۵۷	قول من عرف نفسہ فقد عرف ربہ
″	ورود نصر کا بیہ اختیار دل و زبان		دعاؤں میں حکمت۔		کی شرح۔
	میں تا فیوض باطنی کی بشارت ہے	″	مسجد میں سونا۔	۱۲۵۸	حضرت مجدد الف ثانی کی ایک عبارت
۱۲۱۹	فراق کو وصل پر فضیلت۔	″	نوافل میں سجدۂ واقعہ کو بہ نیت ایصال		مکتوبات پر شبہ کا جواب۔ ختم مضمون کی فہرست ۱۲۶۰ تا ۱۲۷۰ پر

باب ششم ذکر و شغل کے بیان میں

زبانی تسبیح بھی بقصد موثر ہے

حال۔ قبل فجر بارہ تسبیح اور بعد فجر تیرہ ہزار اسم ذات بعدہ حفظ قرآن مجید بعدہ تدریس بعض کتب صرف و نحو اور بعد ظہر بارہ ہزار بار اسم ذات بعدہٗ مطالعہ بخاری شریف اور رات کو نیز کبھی دن کو مطالعہ فتوح الغیب وغیرہ یہ معمولات ہیں مگر ؎

بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر ۔ ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

تحقیق۔ خدا جانے کس کا شعر ہے۔ تجربہ ہے کہ اس میں بھی اثر ہے مگر شرط یہ ہے کہ قصد ہو اثر کا یعنی خشوع کا عاجلاً اور رضا و ثواب کا آجلاً البتہ اگر یہ بھی قصد نہ ہو تو انما الاعمال بالنیات کی بنا پر یہ شعر صحیح ہے۔ مگر آپ تو اس سے محفوظ ہیں۔ تربیۃ حصہ اول ص ۳

سلطان الاذکار کے آثار

حال۔ نماز پڑھنے کے وقت میں خصوصاً نماز مغرب میں زیادہ تر التحیات میں قلب سے ایک قسم کی کشش پیدا ہو کر بدن میں لرزا ہو جاتا ہے اکثر وقت ذکر جاری ہو جاتا ہے قلب سے کبھی زبان سے بھی ذکر جہر جاری ہو جاتا ہے اکثر اس قسم کی کشش سی محسوس ہوتی ہے

تحقیق۔ مبارک ہو یہ آثار غلبہ ذکر کے ہیں جس کو اصطلاح میں سلطان الاذکار کہتے ہیں اور نماز کے متصل ایسا ہونا علامت ہے نماز کے ساتھ مناسبت تامہ ہو جانیکی یہ دوسری کیفیت محمودہ مقبولہ ہے اللہ تعالیٰ برکت و استقامت بخشے۔

حال۔ مراقبہ ترک ہو جاتا ہے وجہ یہ ہے کہ بندہ کو پڑھانے کا مشغلہ زیادہ ہو گیا۔

تحقیق۔ کچھ غم کی بات نہیں پڑھانا بھی عبادت ہے مقصود اسکا اور مراقبہ کا مشترک واحد ہے البتہ اگر کسی وقت وہ بھی ہو جاوے گو قلیل ہی وقت میں سہی تو نافع و اصلح ہے۔

حال۔ حسب اجازت ذکر دو ضربی جہر کے ساتھ کبھی کر لیتا ہوں اس ذکر میں زبان شیریں ہو جاتی ہے اور بہت لذت معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق۔ حلاوت معنویہ کا حسیہ ہو جانا علامت ہے سرایت الذکر فی الذاکر کی جسکی طرف حدیث میں اشارہ ہے فی لحمی نوراً فی شعری نوراً فی عصبی نوراً فی دمی الخ یہ بھی آثار سلطان الذکر سے ہے۔ تربیۃ حصہ اول ص ۴

۷۸۶

حال۔ ذکر اشغال کے وقت ایک مرتبہ روشنی آسمان سے مجھ تک آئی اور مسجد تک کو روشن کر دیا اور ایسا ہی پشت کی جانب سے ہوا۔ رات کو جب سوتا ہوں تمام بدن پر یا نصف بدن پر یا آنکھوں میں روشنی سی اکثر ہو جاتی ہے۔

تحقیق۔ یہ روشنی انوار ذکر سے ہے مبارک ہو کسی سے ذکر نہ کریں اور ذکر کو ناغہ بلا عذر نہ کریں اور اس کو کمال نہ سمجھئے اور اپنے کو بزرگ نہ سمجھئے مگر نعمت سمجھکر شکر کریں اور پھر بھی اطلاع دیں اور شرع کی سخت پابندی رکھیں بدون اس کے روشنی محض غیر مفید ہے۔

حال۔ کیفیت لیل حالات مراقبہ مشابہ خواب ہو کر ایک شب یہ ہوا کہ گویا کسی نے اذان اور ختم اذان پر بہت زور سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا کلمہ اذان سنکر بیدار ہو گیا۔

تحقیق۔ مبارک ہو علامت ہے اتصال و مناسبت کی عالم قدس کے ساتھ۔

حال۔ اس سے پیشتر ایضاً حالات مذکورہ میں بہت زور سے یا حیّ مسموع ہوا اور میں بیدار ہو گیا۔

تحقیق۔ وہی جواب یہاں بھی سمجھئے۔

حال۔ حالات مراقبہ میں بالکل بیداری میں تصور میں آتا ہے کہ اندک ذرہ روشنیاں گویا میرے قلب کی بائیں طرف نزول کرتی ہیں رفتہ رفتہ تمام جسم پتھر کی طرح بھاری ہو جاتا ہے گویا برداشت نہیں ہوتی پھر یہ حالت زائل ہو جاتی ہے۔

تحقیق۔ انوار علم ہیں کہ مستفاد ہیں مشکوٰۃ نبوت سے وثقلہ مستفاد من ثقل الوحی۔

حال۔ کیفیات نہار۔ سلطان الاذکار کے مراقبہ میں اکثر تمام وجود میں دھڑکا مثل نداف کی روئی دھنے کے معلوم ہوتا ہے قریب لطی الزوال ہے۔

تحقیق۔ کیفیات و آثار سلطان ذکر سے ہیں کہ ذکر اپنی شکل مثالی سے بدن میں سرایت کرتا ہے۔

حال۔ رات کو گویا آہستہ روشنی ہونے لگی اور اس روشنی میں تمام جسم دیکھنے میں آیا۔

تحقیق۔ انوار لطائف ہیں۔ تربیۃ حصہ اول صـ ۱۲

حال۔ دن کے سلطان الاذکار کے مراقبہ میں مشابہ خواب ہو کر ایک روز دیکھتا ہوں کہ ایک روشنی اپنے تمام جسم کو لباس سے ملبوس کئی روز تصور میں آتا تھا بعد اس کے عنقریب ایک روز ننگا تصور میں آگیا۔

تحقیق۔ وہ روشنی صورت مثالیہ روح کی ہے اور لباس اس کا تعلق ناسوتیہ اور برہنہ دیکھنا اس کا تجرد اصل ہے دونوں حالتیں اس کی منکشف ہوئیں۔

حال- تمام بدن میں نداف کی آواز کی شکل کبھی مدرک ہوتا تھا۔

تحقیق- یہ حرکت عروق کی ہے جو ذکر کے غلبہ سے اس صورت سے تخیل ہوئی منجملہ آثار سلطان الاذکار کے ہے۔

حال- کلام مجید جیسا پیش نظر ہے اور میں ناظرہ پڑھتا ہوں۔

تحقیق- باطن کے منصبغ بالدین ہونے کی صورت و علامت ہے۔

حال- رات کے مراقبہ میں مشابہ خواب ہو کر دیکھتا ہوں کہ میں ایک مصلے پر نماز ادا کرتا ہوں اور نماز میں سہو ہو گیا اسی کو اعادہ کرتا ہوں اور آپ بھی ایک مصلے پر تسبیح و تلاوت کرتے ہیں اور سپید عمامہ سر پر ہے اور میرے پیچھے بھی بہت لوگ تسبیح ہاتھ میں لیکر تلاوت کرتے ہیں مگر تسبیح جدیدہ میں۔

تحقیق- یہ شکل ہے فائدہ و افادہ باطنہ کی۔ تربیۃ حصہ اول ص ۳۶

سوالات ذیل نیز زبانی یکے ذاکر پیش شدہ بود و جوابش نیز زبانی دادہ شدہ بود ذاکر او از ینجا مجاز ہم شدہ رفتہ اند آن سوال و جواب را در عبارت خود ضبط کردہ اند وہی ہذہ

سوال ۱- از حضرت قبلہ مدظلہ پرسیدہ شد کہ در وقت سلطان الاذکار آوازے شنیدہ میشود ارشاد فرمود کہ این بانگ یا از عالم ملکوت ست یا از عالم ناسوت بہر حال محمود ست و بعض جہلاء صوفیہ میگویند کہ ہر صوت کہ در چنین حالت ذاکر گوش کند صوت اللہ ست اما این قولش درست نیست چرا کہ از محققین ثابت گشتہ کہ قول اللہ را نہ صوت ظاہر شود نہ الفاظ بہر حال این مخلوق است بدین طرف التفات نہ باید کرد مقصود عبادت و رضا ست۔

سوال ۲- از حضور قبلہ پرسیدہ گشت کہ در حالت پاس انفاس نوم غلبہ کرد دیدہ شد کہ جسم خود لاشے محض گشت۔

ارشاد فرمودند کہ این ہم محمود مقصود ست و از آثار فنا ست باز فرمودند کہ فنا بر دو نوع باشد فناء الذات و فناء صفات یعنی غضب و حسد و کینہ و بغض زائل شدن و دیگر فناء ذات یعنی بے التفاتی از ہستی خویش و خود را لاشے دیدن و دیگر چند الفاظ فرمودہ بوجہ سوء حفظ فراموش گشتہ است و در شب چہار شنبہ تاریخ ۱۱ محرم ۱۳۳۲ھ از حضور پر نور تعبیر خواب پرسیدہ شد کہ شجرے در ساحل بحر و خود در و نشستہ دیدہ و بوئے حنا درک میگردد و گاہ در حجرہ گاہ در

مسجد و اندر سلطان الاذکار صورت گنجشک و گاہ دیگر طیور مسموع گردد۔

حضور قبلہ ارشاد فرمود بوئے حنا بوئے روح از عالم برزخ معلوم شدہ ست این ہم بہتر است و صوت گنجشک یا از عالم ملکوت ست یا از عالم ناسوت بہ تصرف دماغ ست ہر دو احتمال ست لیکن چوں صورت یکسوئی ست بہر حال محمود ست و خواب شما مبارک ست و شجرہ طیبہ الخ بیان فرمود شب سہ شنبہ تاریخ ۱۰ محرم ۱۳۳۲ھ از حضرت مخدوم قبلہ مدظلہ پرسیدہ شد کہ در وقت سلطان الاذکار جسم خود خرد معلوم شد و لذت بسیار آمد۔

فرمود این آثار ذکر ست انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ گردد۔

شب بست محرم ۱۳۳۲ھ از حضور قبلہ مدظلہ پرسیدہ شد کہ در سلطان الاذکار عروق جسم متحرک میگردد۔

ارشاد فرمود کہ الحمد للہ از ذکر فائدہ گشت و این دال ست بر یکسوئی قلب و مقصود یکسوئی و جمعیت خاطر ست بیوم شنبہ تاریخ ۲۸ محرم ۱۳۳۲ھ از حضرت قبلہ پرسیدہ شد کہ در صدر حرکت معلوم شد۔

ارشاد فرمود شکر اللہ این اثر سلطان الاذکار ست و نیز در آں تاریخ یک خواب بیان شد کہ جماعت بزرگان را دیدہ و دران مجلس مولانا گنگوہی علیہ الرحمۃ نیز موجود بود شخصے از آن میان بمن فرمود مقصود شما باد ست۔

حضرت قبلہ مرشدنا فرمود کہ این منجانب اللہ الہام شدہ کہ او تعالیٰ مثل باد ست کہ در حس بشر نمی آید بلکہ بعد حصول نیز در حس بشر نمی آید کما قال الرومی رح ؎

ما ہمہ شیران ولے شیر علم ؛؛ حملہ شان از باد باشد دمبدم
حملہ شان پیدا و ناپیدا ست باد ؛؛ آنکہ ناپیدا ست ہرگز کم مباد

انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ گردد۔

در چہار شنبہ تاریخ دویم صفر ۱۳۳۲ھ از حضرت قبلہ پرسیدہ شد کہ اندر سینہ در چند مقام حرکت محسوس میگردد۔

حضرت والا ارشاد فرمود اصل حرکت در لطیفۂ قلب است اما چونکہ دیگر اعضاء باو اتصال دارد لہذا حرکت از نیز معلوم شود این ہم محمود ست و دیگر چند الفاظ ارشاد فرمود لیکن بفہم ناقص نمی آمد۔

سہ شنبہ تاریخ ششم صفر ۱۳۳۲ھ مذکورہ بوقت مغرب از حضرت قبلہ پرسیدہ شد کہ عروق بند بلا حبس دم ہم صدر متحرک معلوم شود، یک خواب دیدہ شد کہ حضور در محراب مسجد ہذا جلوہ کنان بودند بجانب مشرق و بندہ از طرف جنوب قریب حضور نشستہ خواست کہ مقصود

خود بیان کند اما باد در جسم خود بسیار حلول نموده بود بیالش بتماسه نمی آید لهذه خود را معلق از زمین دیده بقدر چار انگشت۔

حضور والا ارشاد فرمود الحمد للّٰه ذکر شما در عروق اثر کرده ست این خوب ست و در خواب روح لطیف بصورت لطیف دیده شد و دیگر چند الفاظ بیان فرمود فراموش نمودم در یوم شنبه تاریخ دوازدهم صفر المظفر ۱۳۳۲ھ از حضور قبله پرسیده شد که اندر سلطان الاذکار عکس حضور دیده شد و یک خواب دیگر دیده شد که قریب مدرسه فلان بنده غدیرے واقع ست از آب لبریز گشته و بنده وزان غدیر غسل کرده شناوری میکند حضور مخدوم ارشاد فرمود عکس شیخ دیدن مفتاح حصول ثمره ست و آب را عبارت از عالم غیب گفته اند این هم مبارک ست ثم تلا قوله تعالی حملناهم فی البر والبحر و فرمود که مراد عند القوم من البر عالم الشهاده ست ومن البحر عالم الغیب ست و این تفسیر نیست بل بزرگان تعبیر فرموده اند و دیگر چند الفاظ دعا فرمود۔

و در تاریخ بست و یکم صفر دوشنبه از حضرت قبله مدظله پرسیده شد که اندر سلطان الاذکار قدرے سیاهی معلوم شود۔

ارشاد فرمود که این نور لطیفه خفی یا اخفی ست۔

در تاریخ بست و هفت صفر یوم شنبه ۱۳۳۲ھ از حضرت قبله پرسیده شد که جسم خود در سلطان الاذکار متحرک میگردد بل کل جسم در شب دیگر اندر سلطان الاذکار مکانے عالیشان و در آن سه نفر یکسالخورده حسین الوجه رخ سوئے مشرق نموده نشسته و چشم خود بست نموده دو نفر بسوئے چپ و راست این بزرگ نشسته اند و یک شخص سیاه جسم چشم کلان بجانب چپ خود ایستاده دیده شد۔

حضور قبله ارشاد فرمود که این حرکت در جسم سبب یکسوئی قلب است و مقصود یکسوئی ست در عبارت او تعالیٰ و صورت بزرگان این ارواح طیبه پیران طریقت ست و شخصے که بجانب چپ دیده شد آن شیطان علیه اللعنه ست الله تعالےٰ محفوظ داشته و دیگر چند الفاظ بیان فرمود فراموش شد در یکم ربیع الاول یوم چهارشنبه از حضور والا پرسیده شد که سلطان الاذکار یک شخص نمودار شد منجانب چپ سرش برهنه و در شب دیگر نیز در سلطان الاذکار قدرے بیضه سفید در نظر افتاده۔

حضور مخدوم جهان ارشاد فرمود آن شخص شیطان ست هرگاه دیده شود لاحول بخوان و تصور شیخ

باید نمود و آن سفیدی نور لطیفۂ روح ست ہمہ محمود ست و در تاریخ چہارم ربیع الاول سنہ ۱۳۴۲ھ روز شنبہ از حضور ہادی خلق اللہ پرسیدہ شد کہ در حالت سلطان الاذکار چون شیطان را دیدہ شد لاحول خواندہ تصور حضور نمودہ شد بعد چند سنٹ بار دیگر شیطان حاضر گشت در آن وقت صوت حضور شنیدہ گشت (جاؤ ان کے پاس مت آؤ انکو چھوڑ دو) و در شب دیگر نیز سلطان الاذکار ناتمام شنیدہ شد و معلوم شد چند اشخاص نشستہ گفتگو می کنند۔

حضور ارشاد فرمود کہ دفع شیطان بسیار خوب شد و آن آواز آواز ما نبود کہ مرا خبرے نیست بلکہ اللہ تعالےٰ ہادی ست بصورت نیک بندہ فرشتہ را فرستادہ ہدایت می کند و از ان ذکر عالم ملکوتی ست و شان نیز ذکر ہستند و ہر چہ گفتگوئے مردمان معلوم شدہ است این تفرق دماغ ست مضر نیست غرض ہمہ محمود ست چیزے مذموم نیست۔

بیوم شنبہ تاریخ یازدہم ربیع الاول سنہ ۱۳۴۲ھ از حضور پر نور پرسیدہ شد کہ در حالت سلطان الاذکار قدرے زردی معلوم شد و قدرے سفیدی در جانب چپ دیدہ شد۔

ارشاد فرمود این زردی نور لطیفۂ نفس ست و آن سفیدی بوجہ خشکی دماغ ست روغن کدو مالش می باید کرد۔

و در روز چہارشنبہ تاریخ پانزدہم ربیع الاول سنہ ۱۳۴۲ھ از حضور والا نور پرسیدہ شد کہ در وقت سلطان الاذکار چراغ دیدہ شد اما بزودی غائب شد ہمچنین روز دوم دیدہ شد۔

ارشاد فرمود این نور لطیفۂ ست و در سریع الزوال شدنش رغبت الی اللہ بزودی میشود پس از کشف او استتارش بہتر ست چراکہ در کشف آن بسویش رغبت زیادہ شود و آن در بعض احوال مضر ست

در دوشنبہ تاریخ بست ربیع الاول سنہ ۱۳۴۲ھ از حضرت والا پرسیدہ شد کہ در سلطان الاذکار جسم خود از حیثیت خود کلان معلوم گردید و مفہوم گشت کہ چند اشخاص قرآن میخوانند اما فہم نمی آید و الفاظ نیز مدرک نہ شد ارشاد فرمود کہ این آثار فنا و بقاست گاہ باشد کہ جسم خود مثل دنیا کلان معلوم شود گاہ جسم خود مثل لاشے معلوم شود این ہم علامت فنا و بقائے ہستی ست و معنی دیگر فنا افعال ذمیمہ فنا شدن و حقیقت بقا افعال محمودہ پیدا شدن و مفہوم شدن ست و آواز قرآن خوانان این ہم از آثار اعمال ست کہ بر قلب واقع شدہ ست و نیز از آثار بقا بالمعنی الثانی ست و بروز دوشنبہ تاریخ چہار ربیع الآخر از حضور پرسیدہ شد کہ ہیچ احوال جدید نیست بجز

حالت گذشتہ۔

ارشاد فرمود کہ مقصود یکسوئی قلب و رضاء او تعالیٰ و عبادت ست اما حالت پس گاہ باشد گاہ نہ۔ و در تاریخ شش ربیع الآخر ۱۳۴۲ھ یوم چہار شنبہ از حضرت قبلہ پرسیدہ شد کہ اندر سلطان الاذکار ذکر لا الہ الا اللہ معلوم شود و در خواب بسطر تر بہتر گشتہ فرمود کہ ذکر مسموع شدن از خارج نیست بلکہ در خود ہم صورت تخیلہ اش موجود ست و خواب سطر اگر واقعی ست فہو خیر و الا موہوم باشد ہم و در تاریخ دوازدہم روز شنبہ ماہ ربیع الآخر از حضرت پرسیدہ شد کہ در سلطان الاذکار معلوم شود کہ جسم بسوئے بالا میرود۔

ارشاد فرمود کہ این اثر سلطان الاذکار ست ہر کرا مناسبت با ملکوت می شود چنیں حالت پیش می آید و آثار سلطان الاذکار بسیار مختلف می باشد و در تاریخ بست و یکم یوم پنجشنبہ از حضرت قبلہ پرسیدہ شد کہ در ذکر بجانب راست سایہ خود دیدہ میشود۔

فرمود کہ این مثال ست از عالم مثال و دیگر چند الفاظ فرمود فراموش نمودہ شد۔ تربیت حصہ دوم ص ۲۷

حال۔ ایک روز ذکر کے وقت یہ معلوم ہونے لگا کہ سارے بدن میں لرزہ پیدا ہوگیا اور ہاتھ اسقدر کانپنے لگا کہ قابو نہ تھا اور دماغ سے قریب تھا احساس ظاہری کی قوت جاتی رہے اور آواز چڑھنے لگی میں گھبرایا کہ اب تمام پڑوس کے لوگ معلوم کرلیں گے پھر اس کے بعد مشکل سے ہوش بجا ہوا مگر ہاتھ میں لرزہ دیر تک تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ سارے مسامات سے پسینہ نکلنا ہی چاہتا ہے مگر پھر بند ہوگیا۔

تحقیق۔ اگر دماغ و قلب ضعیف نہیں تو یہ حالت سلطان الاذکار کے آثار سے ہے اور مبارک ہے۔

تربیت حصہ پنجم ص ۱۲

حال۔ پرسوں ذکر بارہ تسبیح کر رہا تھا کہ میرے سینہ اور دونوں بازوؤں میں کچھ سنسناہٹ سی ہو کر ایک عجیب طرح کی کیفیت پیدا ہوئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ تینوں عضو اور بعدہ گردن اور قدرے سر بھاری ہوگئے۔ اور بھاری پن بھی کچھ عجب طرح کا تھا جس کو بیان کرنے کیواسطے الفاظ نہیں ملتے اس وقت بندہ اثبات مجرد (الا اللہ) کی ضرب لگا رہا تھا اسی حالت میں تھوڑی دیر کے بعد اس ذکر میں ایک ایسا تسلسل ہوا اور سماں بندھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ زبان بغیر ارادہ اور قصد کے خود بخود ذکر کرنے پر مجبور ہے اور معلوم ہوتا تھا کہ دل سینہ میں سے اٹھکر اوپر آجاتا ہے اور وہ بھی اندر حرکت کر رہا ہے اور زبان میں اور دل میں اس وقت

ایک ایسا تعلق محسوس ہوتا تھا کہ گویا دل کی حرکت سے زبان تالو کو جا لگتی ہے اُس وقت ذکر میں بڑی لذت معلوم ہوئی اور آواز بھی میری بہت دیر تک ویسی نہ رہی جو ہمیشہ معلوم ہوتی ہے بلکہ ایک خاص طرح کی لطافت آواز میں معلوم ہوتی تھی اور میں خوب اُس وقت محسوس کرتا تھا کہ میری آواز اس وقت کیسی بدل گئی تھوڑی دیر کے بعد وہ کیفیت زائل ہو گئی اور آواز اپنی اصلی حالت پر لوٹ آئی پھر کل اور آج چاہا کہ ویسا ہی ہو لیکن میسر نہ ہوا۔

تحقیق۔ قصد سے نہیں ہوا کرتا ہے قصد کبھی نہ کیجئے نہ فقدان پر تاسف کیجئے یہ کیفیت بالکل موہوب ہوتی ہے جب ہو تو ہونا نافع ہے اور جب نہ ہو تو نہ ہونا مصلحت ہے ؎

بدرد و صاف ترا حکم نیست دم درکش ٭ کہ آنچہ ساقی ما ریخت عین الطاف ست

اس کیفیت کا نام سلطان الاذکار ہے اس کے الوان مختلف ہیں جن میں بعض الوان یہی ہیں جو آپ پر وارد ہوئے حضرت شیخ جلال تھانیسری کو بکثرت یہ کیفیت پیش آتی تھی جس کی اطلاع وقتاً فوقتاً انہوں نے اپنے شیخ قطب عالم گنگوہی کو دی ہے مبارک ہو۔ تربیۃ حصہ نجم ص۱۰۲

حال۔ سیدی و مولائی وسیلۃ یومی و غدی ادام ظلال برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحمد للہ اب برابر وقت پر سب کام ہوتا ہے اور عرصہ سے کوئی ناغہ بھی نہیں ہوا بعض روز یوں معلوم ہوتا ہے کہ ذکر اسم ذات بدن کے کسی حصہ سے ہو رہا ہے مگر یہ تمیز نہیں ہوتی کہ کہاں سے ہو رہا ہے اور یہ حالت کچھ دیر تک رہتی ہے مگر معلوم نہیں کیا بات ہے؟

تحقیق۔ یہ کیفیت سلطان الاذکار کہلاتی ہے مبارک ہو مگر کمال نہ سمجھا جاوے۔ تربیۃ حصہ نجم ص۱۱۵

حال۔ اس کے بعد بحالت بیداری ہی احقر پر کیفیت نزع کی طاری ہوئی بدن ٹھنڈا اور بے حس ہو گیا نماز ظہر کا وقت قریب تھا ہر چند اُٹھنے کی ہمت کی بدن نہ ہل سکا آخر کلمۂ توحید اور ذکر اسم ذات میں مشغول ہو گیا اور نزول ملائکہ کا انتظار کرنے لگا دو تین منٹ کے بعد یہ حالت رفع ہو گئی قریب ایک ماہ کے ہوا ہے کہ یہ حالت پہلے بھی پیش آئی تھی مگر ان دونوں دفعہ میں اول بار سے کم زمانہ تک یہ حالت رہی جو کہ ۴۲ھ میں پیش آئی تھی وہ قریب دس پندرہ منٹ تک رہی تھی۔

تحقیق۔ اگر یہ تخیر طبی نہ تھی تو سلطان الاذکار تھا مبارک ہو۔ تربیۃ حصہ نجم ص۱۲۱

حال۔ کل ذکر میں عجیب کیفیت ہوئی کہ تمام بدن میں لرزہ پیدا ہو گیا اور آواز بند ہونے لگی اور تسبیح ہاتھ سے چھوٹی جاتی تھی اور تمام بدن پسینہ سے تر ہو گیا اور خوف معلوم ہوتا تھا

کہ کہیں دم نہ نکل جائے یہ خیال کرتا تھا کہ حضور بھی تشریف نہیں رکھتے ہیں کہ جس سے تسلی
ہو بلا مبالغہ عرض کرتا ہوں کہ اگر تھوڑی دیر اور یہی حالت رہتی تو شاید دم نکلجاتا کیونکہ سانس
وغیرہ قریب بند کے ہوگئے تھے حضرت والا پوری طرح تحریر میں لا نہیں سکتا مجبور ہوں۔

تحقیق۔ مبارک ہو یہ کیفیت سلطان الاذکار کہلاتی ہے حضرت شیخ جلال تھانیسری کو
بکثرت ہوتی تھی اگر کبھی ایسا ہو ہرگز پریشان نہ ہوں یہ اثر ہے غلبۂ ذکر و سرایت ذکر کا۔ تربیۃ حصہ ہفتم ۳۴

حال۔ بندہ کو سلطان الاذکار میں تمام اجسام کی حرکت پہلے سے زیادہ معلوم ہوتی ہے
اس حرکت میں کسی قسم کی تکلیف یا پریشانی نہیں بلکہ ایک قسم کی مسرت ہوتی ہے جب حرکت
زائل ہوتی ہے تب بدن کا بڑا ہونا محسوس ہوتا ہے اور ایک دفعہ سلطان الاذکار کے
بعد بدن کا بالکل عدم مدرک معلوم ہوا کہ بڑا ہوگیا ہے دو تین منٹ بعد بدن علیٰ حالہ تصور ہوا
اور دن میں ذکر اسم ذات کے بعد تمام سینہ اور تمام ہاتھ اور سر اور تمام چہرہ میں حرکت معلوم
ہوتی ہے تمام خون میں جوش مدرک ہوتا ہے لیکن چار پانچ منٹ سے زیادہ دیر نہیں رہتا کہ

تحقیق۔ یہ سب آثار ہیں سلطان الاذکار کے اور علامات ہیں اسکے سرایت فی الروح اولاً
و فی البدن ثانیاً کی اور گو یہ مقاصد میں سے نہیں مگر معین فی المقصود و بواسطہ یکسوئی کے ضرور ہیں۔ حصہ ہفتم ۲۴

حال۔ ایک دفعہ سلطان الاذکار میں صورت خود نظر آئی اَمّا علی الفور غایب ہوگئی اور کبھی شہر
کے شہر کبھی جم غفیر نظر آتا ہے اور اب دو دن سے کسی کا رقص کرنا مدرک ہوتا ہے حتیٰ کہ بغیر ذکر
نگاہ کے سامنے ویسا ہی معلوم ہوتا ہے اور شب گذشتہ میں وہ کیفیت کچھ زیادہ بھی۔

تحقیق۔ ایسے احوال ذکر میں پیش آتے ہیں بشرطیکہ دماغ میں یبس کا غلبہ نہو جسکی تشخیص آثار
سے حکیم صاحب کریں گے۔ ان سے تشخیص کرالیں۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۳۱

حال۔ گذارش یہ ہے کہ بندہ کے معمولات بعونہ تعالیٰ جاری ہیں احوال یہ ہے کہ کبھی حرکت
سوراخ ناک میں محسوس ہوتی ہے اور کبھی ناک کے خون میں جاری ہونا مدرک ہوتا ہے
اور سلطان الاذکار میں جیسا آواز چین چین کا سنا جاتا ہے بعینہ وہ صورت رات میں تنہائی
کے وقت (جب شور و شغف معدوم ہوتا ہے) بلا سلطان الاذکار بھی سنا جاتا ہے۔

تحقیق۔ یہ سب اسی سلطان الاذکار کے آثار ہیں مبارک ہو۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۲۲

پرچہ اول

حال۔ ایک رات احقر کا یہ حال ہوا کہ میں سوگیا بیچ میں ایک دفعہ بیدار ہوا دوسری دفعہ

جو نیند آنے لگی تو پورے طور سے نیند نہیں آئی کچھ غنودگی سی ہوئی تو یہ معلوم ہونے لگا کہ میرے ہاتھ پاؤں سب ٹھنڈے اور بے حس ہو گئے کروٹ لینے کی طاقت نہ رہی اس وقت میں یہ خیال کر رہا تھا کہ یا اللہ میرا یہ حال کیوں ہو رہا ہے کوئی موت تو نہیں اور سانس بھی بڑی مشکل سے لیا جاتا تھا اور اس وقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ میں اس عالم میں نہیں ہوں بلکہ دوسرے عالم میں ہوں تھوڑی دیر بعد بیدار ہو گیا تو بعد بیدار ہونے کے بھی دو تین منٹ تک ہل نہ سکا اس کے بعد بالکل اچھا ہو گیا کروٹ وغیرہ سب لیلی مگر بہت دیر تک دل میں یہ تشویش رہی کہ یہ کیا ہوا میرا یہ حال کیوں ہوا دل کو بڑی بے چینی رہی حضرت اب بھی جب وہ بات یاد آتی ہے تو بڑی کاوش ہوتی ہے برائے مہربانی اس کی تحقیق فرما کر تسکین فرمائیں۔

تحقیق۔ اس کی تحقیق موقوف اس پر ہے کہ اوّل طبیب سے اپنے اعتدال مزاج کے متعلق دریافت کیا جاوے جب اس سے یکسوئی ہو جاوے مجھکو اطلاع کر کے اسوقت پوچھا جاوے مع اس پرچہ کے۔

پرچہ ثانی

حال۔ طبیب سے دریافت کیا طبیب نے کہا صحت قریب قریب اچھی ہے کسیقدر ضعف بھی ہے

تحقیق۔ ضعف کا علاج کر کے پھر اس حالت کے متعلق اطلاع دیجاوے۔

پرچہ ثالث

حال۔ جب سے علاج میں مشغول رہا حکیم نے آملہ کا مربہ اور خمیرہ گاؤزبان یا ورق نقرہ بتلایا تھا احقر اسکو استعمال کرتا رہا اور حکیم صاحب کو ہمیشہ حالت سے مطلع کرتا رہا اب حکیم نے کہا ہے کہ تمہاری حالت بالکل اچھی ہے کسی قسم کی شکایت نہیں ہے مگر میں احتیاطاً اب تک دوا استعمال کر رہا ہوں پرسوں منگل کے روز گذشتہ رات کو پھر وہی حالت جو پرچہ اوّل کے شروع میں عرض کی ہے عود کر آئی بعینہ وہی حالت ہوئی جو پہلی دفعہ ہوئی تھی۔ حضرت مجھے بڑا کھٹکا ہو گیا۔ کیا کوئی مرض ہے کہ جس کو حکیم نہیں سمجھتے ہیں یا اور کوئی حالت ہے پھر میں بدھ کے روز صبح کو حکیم کے پاس گیا حالت دریافت کی تو طبیعت اچھی بتلائی زیادہ تر خلجان اس لئے ہو رہا ہے کہ وہ وقت بڑا دشوار معلوم ہوتا ہے۔

تحقیق۔ اتنا اور پوچھ لیجئے کہ کابوس کا تو شبہ نہیں پھر میں تحقیق بتلا دوں گا۔

حال۔ دوسرے عرض یہ ہے کہ آجکل ذکر کرتے وقت کچھ معلوم نہیں ہوتا ہے کہاں ہوں کیا یہ کام خواب میں کر رہا ہوں یا بیداری میں ایک استغراق تامہ کیسی حالت معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق۔ بعد تحقیق مذکور کے بتلاؤں گا۔

حال۔ آجکل سنن و مستحبات پر عمل کرنیکا بڑا شوق ہو گیا اور ادائیگی میں بڑی سہولت معلوم ہوتی ہے اور اگر کبھی اتفاقاً کوئی امر خلاف سنت ہو جاتا ہے تو فوراً متنبہ ہو جاتا ہوں جب سنت کے موافق کام کر لیتا ہوں تو طبیعت میں ایک بشاشت ہوتی ہے اور اگر خلاف سنت کوئی کام ہوتا ہے تو دلپر ایک افسردگی چھا جاتی ہے۔

تحقیق۔ مبارک ہو عین مقصود حالت ہے۔

حال۔ آجکل ذکر کے وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام جسم سے ذکر جاری ہو گیا ہے تمام جسم ذکر سے متاثر ہوتا ہے اور ذکر کے وقت ایک روشنی سامنے پھیلی ہوئی ہوتی ہے اور وہ روشنی بہت لطیف ہوتی ہے۔

تحقیق۔ بعد تحقیق مذکور کے بتلاؤں گا۔

حال۔ یہ سب حضرت کے طفیل اور توجہ خاص کی برکت ہے ورنہ میں کہاں اور یہ دولت کہاں واللہ میں تو کسی کام کا نہیں ہوں۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس نے ایسے ایک ناچیز اور گندہ کو بھی اپنے نیک بندوں کی خدمت میں رہنے کا موقع عنایت کیا ہے شعر

احب الصالحین ولست منھم ؛ لعل اللہ یرزقنی صلاحا

تحقیق۔ ان ایسا ہی سمجھنا چاہئے۔

پرچہ رابع

حال۔ پرچہ ثالث کے شروع میں جو کچھ حالت کے بارے میں فدوی نے عرض کیا تھا اس پر حضرت کا ارشاد تھا کہ طبیب سے اتنا اور پوچھ لیا جائے کہ کابوس کا تو شبہ نہیں لہذا فدوی حکیم کے پاس گیا تھا حکیم نے کہا بالکل شبہ نہیں۔ دیگر عرض یہ ہے کہ پرچہ ثالث کے دوسرے صفحہ میں بھی چند حالات پر حضرت نے یہ تحریر فرمایا کہ تحقیق مرض کرنیکے بعد بتلائیں گے لہذا عرض ہے کہ جمیع حالات کی تحقیق فرما کر ممنون فرماویں۔

تحقیق۔ مبارک ہو سب حالات آثار ہیں سلطان الاذکار کے جو ایک حالت رفیعہ ہے جس کا حاصل رگ و پے میں ذکر کا سرایت کر جانا ہے۔

حال۔ دیگر عرض یہ ہے کہ آجکل ذکر میں جو جو لذت اور جو جو کیفیات حاصل ہو رہی ہیں میں اس کو بیان نہیں کر سکتا ہوں ہاں اتنا تو کہہ سکتا ہوں کہ اسوقت میں جو مزہ اور کیفیت حاصل ہوتی ہے اگر میں بادشاہ زمانہ ہوتا اور تخت پر بیٹھا ہوتا تو بھی بخدا وہ کیفیت اور وہ مزا ہرگز حاصل نہ ہوتا یہ سب حضرت کا طفیل اور عنایت ہے ورنہ میں تو ہرگز ان نعمتوں کی قابل نہیں ہوں۔ ع آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند۔ حضرت کی طرف سے اس بندۂ ناچیز پر جن جن نعمتوں کا ورود ہو رہا ہے میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں حضرت میں سچ عرض کرتا ہوں اگر اس کے حقوق کے بدلہ میں اپنے بدن کا چمڑہ اتار کر آپ کا جوتا بنا دوں۔ تب بھی اس کا عشر عشیر حصہ ادا نہیں ہو سکتا ہے حضرت اگر فرمائیں کہ اسکے حقوق کے بدلے تو قربان ہو جاؤ تو قسم بخدا دریغ نہ ہوگا ستجدنی انشاء اللہ من الشاکرین حضرت اتنو جی چاہ رہا ہے کہ آپ کو گود میں لئے لئے پھروں اور ہر وقت آپ کا چہرہ مبارک دیکھتا رہوں۔ فقط آپ ہوں اور میں ہوں اور راز دل کو ہر وقت کہتا رہوں ع مزا جب تھا وہ سنتے خود زباں سے داستاں میری۔ افسوس ہے میرے حال پر کہ مجھے شاعری بھی تو نہیں آتی اگر کچھ شاعری آتی تو آپ کی ثنا خوانی میں کچھ شعر اشعار کہتا میں تو کسی کام کا نہیں ہوں میرے سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ حضرت کی طرف سے اس بندۂ ناچیز پر جو کچھ عنایت و مہربانی ہو رہی ہے بالکل بے بدل ہے نہ بندہ سے کبھی کچھ خدمت ادا ہوئی نہ ہونیکی توقع ہے یہ سب آپکا فضل و کرم ہے حضرت یہ بندہ جان سے مال سے ہر طرح حاضر ہے زیادہ کیا عرض کروں آپ کا غلام ہے امید ہے کہ معاف فرما دیں۔ خدا جانے اپنی مدہوشی میں کیا کیا بکا۔

تحقیق۔ واقعی مجھکو بھی آپ سے خاص محبت ہے اور آپ سے ہر پہلو سے خوش ہوں خدا تعالیٰ اس حب فی اللہ کو زیادہ کرے اور اس کے برکات نصیب فرماوے۔ النور ص۸۳

حال۔ بندہ بعد صلوۃ تہجد بارہ تسبیح پندرہ منٹ سلطان الاذکار اور دن میں چھ ہزار اسم ذات (جاری رکھتا ہے) اور باقی اوقات مختلفہ میں پاس انفاس جاری رکھتا ہے۔

تحقیق۔ چھ ہزار کم ہے مضاعف کر لو اور بعد چند روز کے اس مضاعف کا مضاعف کر لو اور بجائے پاس انفاس کے لسانی ذکر کرو۔

حال۔ سلطان الاذکار میں کبھی غایت لذت معلوم ہوتی ہے کبھی صورت حضور کبھی فنا

کبھی ماہتاب کبھی سفیدی کبھی چراغ نظر آتا ہے کبھی اپنے آپ کو بڑا کبھی چھوٹا کبھی اوپر کو جاتا معلوم ہوتا ہے۔

تحقیق۔ یہ سب کیفیات محمود ہیں گو غیر مقصود ہیں۔

حال۔ اور حرکت سینہ میں پورے چار سال سے موجود ہے کبھی کم کبھی زیادہ معلوم ہوتی ہے لیکن زائل نہیں ہوئی ہے۔

تحقیق۔ اس سے کچھ پریشانی یا گرمی یا خشکی یا خیالات کی کثرت تو نہیں۔

حال۔ اور سلطان الاذکار میں ہمیشہ جھنجھنی آواز معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق۔ یہ صورت اپنے ہی اندر کی ہے مگر چونکہ ذریعہ ہے یکسوئی کا اس لئے نافع ہے۔

تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۳

آثار ذکر

حال۔ اس وقت حالت احقر کی یہ ہے کہ بوقت ذکر کبھی بیہوشی سی معلوم ہوتی ہے اور زمین ہلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور ایسی روشنی نظر آتی ہے جیسے اندھیرے گھر میں چراغ جلنے سے ہوتی ہے اور لفظ اللہ کے تصور میں چاند کی روشنی سے آفتاب کی شکل روشنی نظر آتی ہے یہ تین چار دن دیکھا پھر بہت دیر تک رہتی نہیں اور کبھی دو ایک چتی سی نظر آتی ہے داہنی طرف سے شاذ نادر بائیں طرف سے بھی اس میں بھی بیہوشی کچھ معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق۔ یہ سب آثار ذکر کے ہیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے مگر روغن و شیر کا استعمال خوب رکھیں۔

تربیۃ حصہ اول ص ۱۵

حال۔ جو کچھ ارشاد فرمایا تھا اس کی پابندی بحمد اللہ کرتا ہوں گاہے گاہے جسم میں ایک عجیب حالت محسوس ہوتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد پھر کچھ نہیں معلوم ہوتا۔

تحقیق۔ مبارک ہو ذکر کا اثر ہے اور ایسے آثار کو بقا نہیں ہوتا خود وجود ہی نعمت ہے

تربیۃ حصہ اول ص ۲۹

حال۔ بعد سلام مسنون کے عرض یہ ہے کہ کل نو ہزار اسم ذات میرا وظیفہ ہے بفضل الٰہی ہر روز درد ہے اور اندرونی خفیف حرکت ہے اور بعض اوقات حرکت زیادہ بھی ہوتا ہے اور سر میں گرمی ہے اور میں علاج کیا ہوں حکیم کہتے ہیں کچھ بیمار نہیں ہے۔ اور اذکار میں لذت معلوم ہوتا ہے۔ اور بعض وقت خود ایک قسم کا بوجھ معلوم ہوتا ہے۔

تحقیق ۔ اس خط پر یہ لکھ کر بھیجو کہ قلب میں وحشت اور سر میں درد تو نہیں اور یہ لکھو کہ کچھ گھی اور دودھ کا استعمال کر سکتے ہو یا نہیں ۔ خرچ میں گنجائش ہے ؟

حال ۔ قلب میں وحشت اور نیند اور درد سر بفضل الٰہی نہیں ہے اور گھی دودھ انشاء اللہ تعالیٰ استعمال کر سکتا ہوں حضرت اور مجھے ذکر اللہ بتلا کر مشرف کریں ۔

تحقیق ۔ اگر یہ حالت ہے تو احوال مذکورہ خط سابق منجملہ آثار ذکر ہیں مبارک ہو اللہ تعالیٰ ترقی بخشے ۔ گھی دودھ کا استعمال بقدر گنجائش رکھیں ۔ ذکر اللہ زیادہ بتلانے کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ اب جو معمول ہے اس سے اطلاع دیں اور یہ کہ اور کس قدر فرصت ہے اس خط کو بھی پھر بھیجنا ۔ تربیۃ حصہ اول ص ۴۳

حال ۔ دن کے حالات ذکر میں مشابہ خواب ہو کر ایک روز ایک ستارہ چمک پڑا کیفیت دوسری مشابہ خواب ہو کر مثل ایک ٹین کے گھر کے اوس پر نہایت پرشعاع مثل آفتاب مغرب کی طرف سے آنکھ پر بہت زور سے چمک پڑا کہ تاب چشم ظاہر سے نہیں ہو سکتا بعدہ زائل ہو گیا ۔

تحقیق ۔ یہ سب آثار مرتب ہیں یکسوئی پر جو مشغولی ذکر سے حاصل ہوئی ہے ۔ تربیۃ حصہ دوم ص ۸

حال ۔ اور بندہ جب شغل میں بیٹھتا ہے پہلے جھینگر کی آواز تمام بدن میں معلوم ہوتی ہے اب بیٹھنے کے ساتھ ہی پہلے جھینگر کی آواز معلوم ہوتی ہے لیکن تھوڑی دیر کے بعد ذکر اسم ذات تمام بدن سے جاری ہوتا ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے کوئی عضو مخصوص نہیں ہے ۔

تحقیق ۔ مبارک ہو آثار ذکر سے ہے ۔

حال ۔ اور تمام بدن میں پسینہ جاری ہو جاتا ہے یہاں تک کہ کپڑا وغیرہ تر ہو جاتا ہے اس مریض کا حال یہ ہے حضور اپنے غلام کو موافق طبیعت علاج تحریر فرما دیں ۔

تحقیق ۔ وہ شغل کیا ہے لکھئے اور یہ خط بھی ساتھ بھیجئے تو مشورہ دوں ۔ تربیۃ حصہ دوم ص ۱۳

حال ۔ آج تین دن سے میرا دل چاہتا ہے کہ ہر وقت ذکر شغل میں مشغول رہوں اور لوگوں سے تنہائی اختیار کروں دوسرے بعض اوقات قلب میں ایک ہیبت ہوتی ہے اس وقت چیخ مارنے کی نوبت تک پہنچتی ہے تیسرے آج رات کو نیند میں بہت دیر تک ذکر کیا اور سینہ کوٹا یہاں تک کہ سینہ میں درد محسوس ہوتا ہے ۔

تحقیق ۔ یہ سب ذکر کے آثار ہیں دو تین دن ذکر خفی بلا ضرب کریں جب سکون معلوم ہو تب ذکر جلی کریں ۔

حال۔ تہجد کے بعد ذکر کرکے جب سو گیا اور نیند آئی تو مجھے نیند میں تمام بدن پر لرزہ ہونے لگا حتیٰ کہ ڈر سے میں رونے لگا اور ایک آسمان سفید رنگ اور تمام آسمان میں عربی لکھی ہوئی نظر آئی۔

تحقیق۔ بعض آثار ہیں ذکر کے اور بعض علامات ہیں قبولیت کے۔ تربیت حصہ دوم ص۲۶

سوال ۲۔ بموجب حکم حضور کے ذکر شریف روزمرہ کیا جاتا ہے بفضلہ قلب جاری ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ بعض اوقات ذکر سے پہلے یا بعد قلب پر ایک کیفیت سی طاری ہوتی ہے اور رقت جاری ہو جاتی ہے دیگر ذکر کے بعد مراقبہ میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک چاند بے داغ جس کی روشنی بے انتہا ہے اور اس کے گرد ستارے نہایت روشنی والے ہیں اس سے آگاہی بخشی جاوے یہ کیا معاملہ ہے اور بعض اوقات قلب کی زیادہ حرکت سے طبیعت گھبرانے لگتی ہے اور جسم میں تمام عضا حرکت کرتے ہیں جو کچھ حالت ہے عرض خدمت مبارک کی گئی امیدوار ہوں کہ جواب باصواب سے کمترین کو اعزاز بخشی فرمائیے۔

جواب۔ حالات سب محمودہ ہیں مبارک ہوں کیفیت و رقت اثر ہے ذکر کا اور مراقبہ میں جو مکشوف ہوتا ہے یہ اثر ہے یکسوئی کا جو کہ مقصود تو نہیں مگر معین ہے مقصود کا لیکن فی نفسہ اس مکشوف کو کوئی کمال علامت ولایت وغیرہ نہ سمجھا جاوے اکثر تو یہ تصرفات دماغ سے ہوتا ہے اور گاہے کشف ملکوت بھی ہوا کرتا ہے اس کے ساتھ اگر دماغ میں یبس نیند میں کمی ہو تو طبیب سے رجوع کریں اور جسم کی حرکت یہ بھی اثر غلبہ ذکر کا ہے مگر ان امور کی طرف التفات نہ کریں اپنے کام میں لگے رہیں اور حالات سے اطلاع دیتے رہیں دعائے خیر کرتا ہوں۔ تربیت حصہ دوم ص۴۵

حال۔ حسب ارشاد عالی ہنوز اسی شغل میں مشغول ہے قلب کی یہ حالت ہے کہ جلوت سے خلوت بہتر معلوم ہوتی ہے روحی فدا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم سامی جب سنتا ہوں یا دیکھتا ہوں تو یک بیک از خود نالہ و بکا شروع ہو جاتا ہے و نیز آیات ترہیب و ترغیب کے سننے یا پڑھنے سے دل میں رعشہ پیدا ہوتا ہے اور سوزش یہی حالت بروقت دعا ہوتی ہے ذکر کے وقت اثنائے وظیفہ میں کچھ غنودگی معلوم ہو کر اس میں اقسام کی شکلیں نظر آتی ہیں۔ اور محزون دل رہتا ہے۔

تحقیق۔ ماشاء اللہ تعالیٰ حالات محمودہ شروع ہو گئے ہیں لیکن اگر یہ رعشہ و سوزش

دوسرے اوقات میں بھی غالب ہو تو تقویت دماغ و قلب کی تدبیر ضروری ہے اور غنودگی اثر ذکر کا ہے اور اس میں اشکال کا نظر آنا اکثر متخیلہ کا تصرف ہوتا ہے اس کی طرف التفات نہ کریں لیکن اس میں کچھ مصلحتیں باطنی بھی ہوتی ہیں اس حیثیت سے وہ نعمت بھی ہے تو شکر بھی کیجئے لیکن مقصود نہ سمجھئے اور پھر اطلاع دیجئے۔

تربیت حصہ سوم ص۶

حال - اب ذکر کے بعد دیر تک دل پر اثر رہتا ہے۔

تحقیق - الحمد للہ۔

سوال - ایک شب کو بعد دوازدہ تسبیح کے دعا مانگتا تھا کہ یا اللہ اس تسبیح کی برکت بہ برکت بزرگان طریقہ مجھے بھی نصیب کر اور سردی کی وجہ سے منہ کو چادر میں چھپائے ہوئے تھا کہ ایک چمک ایسی زور سے ہوئی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ڈرا تو نہیں مگر حضوری دل میں خلل آگیا یہ کیا تھا۔

جواب - اکثر تو یہ انوار ناسوتی یعنی صورت متخیلہ ہی کے تمثلات ہوتے ہیں مگر کبھی ملکوتی یعنی دوسرے عالم کے لطائف ہوتے ہیں اور ہر حال میں یہ یکسوئی میں معین اور اسکی علامت بھی ہوتی ہے اس لئے محمود ہے مگر مقصود نہ سمجھا جاوے پس جب پیش آوے شکر کیجئے مگر کمال نہ سمجھئے نہ قصداً ادھر التفات کیا جاوے اور اگر بکثرت ایسا ہو تو مجھکو پھر اطلاع دیں۔

تربیت حصہ سوم ص۹

حال - حسب الارشاد والا تیرہ تسبیح ذکر کی بعد نماز تہجد کے پڑھا کرتا ہوں اور بعد اس کے جب بموجب حکم آنکھ وغیرہ بند کر کے دیکھتا ہوں تو مجھکو سبز رنگ آسمان کا سا معلوم ہوتا ہے اور اس میں نیلے رنگ کے ستارے بھی نظر آتے ہیں میں نے اولاً جب تحریر کیا تھا تو حضور نے حکم دیا کہ تو پڑھتا رہ چنانچہ بہ تعمیل ارشاد برابر پڑھا کرتا ہوں۔

تحقیق - ماشاء اللہ تعالیٰ حالات محمودہ ہیں یہ الوان و انوار جو نظر آتے ہیں بوجہ تضمن بعض مصلحتوں کے محمود ہیں لیکن مقصود نہیں اس لئے ان کی طرف نہ قصداً التفات کیا جاوے اور نہ ان کو کمال سمجھا جاوے اصل مقصود ذکر حق ہے اس میں استقامت کے ساتھ مشغول رہیئے۔

تربیت حصہ چہارم ص۱۷

حال - توجہات گرامی سے جو چوبیس ہزار اسم ذات کا شب و روز میں معمول ہے وہ بدستور

جاری ہے الحمد للہ یہ محض ان کا انعام اور احسان ہے حالت جدیدہ کا اظہار حضور میں ضروری ہے جو حرکت قلبی ہمیشہ سے خفیف خفیف بلا مفہوم معلوم ہوتی تھی اب وہ ہر وقت سوتے جاگتے چلتے پھرتے بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے بلکہ نماز میں نہایت زور شور سے ہوتی ہے اور اسم ذات مفہوم ہوتا ہے اور اس کے مقابل داہنی طرف اور اور بھی چند جگہ بلکہ بعض وقت تمام جسم سے یہ حرکت اسم ذات معلوم ہوتی ہے اب ذکر زبانی گران اور ناگوار معلوم ہوتا ہے جی یہ چاہتا ہے کہ یہ تن گوش بن جاوے اور شب و روز اسی دہیان میں لگا رہوں اور ایک لحظہ کو غفلت نہ ہو ہر بن مو سے ذکر جاری ہو جاوے حضور کی دعا ردلی کی حاجت ہے اس کے متعلق اگر کچھ ارشاد کی ضرورت ہے مقرر فرما دیا جاوے دوسری بات یہ ہے کہ پہلے سے معمول ہے کہ بعد نماز مغرب تھوڑی دیر بیٹھے ہی بیٹھ جایا کرتا ہوں اور دنیا سے رخصت اور آخرت کی آمد کے وقت کو سوچا کرتا ہوں اور پھر یہ خیال کرتا ہوں کہ بہ طفیل رسول کریم صلعم فیوض الہٰی حضور کے قلب مبارک سے میرے قلب میں آتے ہیں بعنایت الٰہی دل لگتا ہے اور داہنی طرف سے انوار مثل مشعلوں کے بادلوں کی طرح آتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں پھر دعا کرتا ہوں کہ حق تعالےٰ حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضور اقدس مدظلہ العالی کے جملہ مقاصد دلی دینی و دنیوی پورے فرما کر نزول برکات رحمانی فرماویں بعنایت الٰہی و برکات توجہات اسی وقت اس ناکارہ پر بھی نزول انوار کا چار طرف سے ایسا ہوتا ہے کہ تمام جسم کو احاطہ کر لیتا ہے حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو ہمیشہ اس حالت میں دیکھتا ہوں کہ کرسی پر سیدھے پاؤں لٹکائے ہوئے بیٹھے ہیں اور ایسے مستغرق اور محو مشاہدہ ذات باری کے ہیں کہ مطلق دوسری طرف توجہ نہیں ہے اور حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو اس صورت میں دیکھتا ہوں کہ مولانا ممدوح کے برابر کرسی پر چار زانو بیٹھے ہیں اور حسب عادت شریفہ مسکرا رہے ہیں اور حضرت مولانا گنگوہی کے برابر پیچھے کی طرف کو فرش پر مولانا احمد حسن صاحب امروہی کھڑے ہوئے ہیں ان سب حضرات کو روزانہ ایک ہی حالت میں دیکھتا ہوں مگر کبھی کچھ بات چیت نہیں ہوتی دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان حضرات کا دیکھنا خواب میں دیکھنا تو ہے نہیں بیداری کا دیکھنا ہے مگر کیسا دیکھنا ہے اور یہ امر دریافت طلب ہے

کہ نماز میں حرکت قلبی کا زور شور جس سے ذکر اسم ذات مفہوم ہوتا ہے اور اس طرف کا دھیان کچھ نماز میں خلل انداز تو نہیں ہے جی یہ چاہتا ہے کہ ساری نماز ایسی حرکت سے ادا کی جاوے زبان سے کچھ نہ پڑھوں۔

تحقیق۔ مکرمی السلام علیکم معمول ماشاء اللہ کافی ہے یہ حرکت اعضاء و عروق جسم میں محمود ہے کہ معین مقصود ہے بشرطیکہ کوئی عارض طبی نہ ہو جس کی تحقیق کسی حاذق طبیب کے مشورہ سے ہو سکتی ہے مگر کسی حال میں مقصود نہیں اس طرف التفات نہ کیا جاوے نہ ذکر میں کمی یا سستی کی جاوے ذکر چھوڑ دینے سے پھر یہ حالت نہ رہے گی۔ اور اس سے اطمینان رکھا جاوے کہ نماز میں یہ بالکل مخل نہیں یہ مکرر لکھتا ہوں کہ اس طرف قصداً التفات نہ کیا جاوے قرارت و اذکار کے زبانی ادا میں ذرہ برابر فتور یا قصور واقع نہ ہونے پاوے باقی حالات انکشاف انوار وغیرہ کے یا واقعات مشابہ منام کے یہ سب بشارات و علامات تاثیر ذکر ہیں اور مثل معروض سابق محمود ہیں بشرط مذکور نہ کہ مقصود۔ مقصود کی طرف متوجہ رہ کر کام میں لگے رہیے اور اتباع شریعت کو مدار کار سمجھیے کہ اس میں کمی ہوتے ہوئے سب حالات ظلمانی ہیں اگرچہ دیکھنے میں نورانی ہوں اور اس کے ہوتے ہوئے سب حالات نورانی ہیں اگرچہ دیکھنے میں ظلمانی ہوں میں بھی دعائے خیر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ افکار سے بھی نجات دے باقی خیریت ہے والسلام۔ تربیۃ حصہ پنجم ص۱۰۱

حال۔ کئی مرتبہ عرصہ ہوا اور حال میں بھی شاذ و نادر بعض مرتبہ برنگ کواکب چمک معلوم ہوتی ہے جو شاید ایک سکنڈ ہی کے بعد معدوم ہو جاتی ہے۔

تحقیق۔ اکثر یہ اخلاط کے انوار ہوتے ہیں اور شاذ و نادر ملکوت کے مگر دونوں غیر مقصود ہیں مگر مصلحت دونوں میں ہوتی ہے اور وہ مصلحت یکسوئی ہے لیکن اگر مزاج میں یبس اور حرارت بڑھ جاوے تو پھر مضر ہے اس لئے کسی طبیب حاذق سے اس کی ضرور تشخیص کرا لیجئے۔

تربیۃ حصہ پنجم ص۱۰۹

حال۔ بعض اوقات حالت ذکر میں ایک طرح کی روشنی جو مشابہ بجلی کے ہوتی ہے دکھائی دیتی ہے اور دو سہ دن سے بھی اس روشنی کو خادم کے خواب کی حالت میں دیکھا ہے

تحقیق۔ ظاہراً یہ انوار ذکر کے ہیں جو اس صورت سے متمثل ہوتے ہیں محمود ہیں مگر مقصود اور کمال نہیں۔

حال - بوقت ذکر شب میں یہ خیال ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ ذکر اہلیہ کے خواب میں مخل ہو اور وہ او با نہ کہتی ہوں اس کے متعلق جیسا ارشاد ہو عمل میں لاوے۔

تحقیق - بے تکلفی کا رشتہ ہے پوچھ لیا جاوے۔

حال - خادم میں قدیمی عیب یہ ہے کہ بہت جلد مغلوب الغیظ ہو جاتا ہے مگر آج کل اس عیب میں ترقی پاتا ہے۔

تحقیق - یہ ترقی عارضی ہے غلبہ آثار ذکر سے آزادی بڑھ جاتی ہے آزادی سے غصہ بڑھ جاتا ہے مگر آثار ذکر کے رسوخ سے تمکینی حاصل ہو جاوے گی۔ تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۲۹

حال - جب بعد مغرب ذکر کیا تو اثنائے ذکر میں ایک دریا نظر پڑا اس پر پتھر کا پل تھا دو شخص ایک بڑی جالی[عہ] کو پکڑے ہوئے لئے جا رہے ہیں اور اس جالی میں ایک بدشکل آدمی بیٹھا تھا اور اسی میں اینٹیں پتھر بھرے ہوئے تھے ان دونوں آدمیوں نے اس جالی میں بیٹھے ہوئے آدمی کو اور سب اینٹ پتھروں کو دریا میں ڈال دیا۔

تحقیق - وساوس و خطرات کا ذخیرہ تھا یہ اوس کی صورت مثالیہ تھی مع صورت موسوس کے۔ تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۸۶

حال - کل سے یہ حالت ہے کہ اگر کوئی جوتہ بھونڈی شکل کا بنا ہوا ہو تو اس کو دیکھکر دل لوٹتا ہے اسی طرح اگر کھانا صفائی کے ساتھ پکا ہوا نہ ہو تو اوسے کھانا تو درکنار اسکو دیکھکر طبیعت مالش کرنے لگتی ہے۔ چنانچہ کل ایک صاحب نے میرے قریب بیٹھکر کھانا کھایا جس سے دیر تک طبیعت مالش کرتی رہی کیونکہ اس میں صفائی نہ تھی بلکہ بہت گڑبڑ تھی۔

تحقیق - یہ نظافت و لطافت ہے جو سرایت ذکر سے پیدا ہو جاتی ہے مگر اس میں اعتدال کا لحاظ رہے یعنی اس کی تحصیل میں نہ وقت ضائع ہو نہ کسی کی تحقیر ظاہری یا باطنی ہو نہ کسی کو ایذا رہو۔

حال - ہر وقت باوضو رہنے کو دل چاہتا ہے

تحقیق - یہ طہارت ہے جو کہ مطلوب اثر ہے ذکر کا۔

حال - چنانچہ اس پر دو دن سے عملدرآمد بھی آسانی سے ہو رہا ہے جو پہلے وقت ہوتی

عہ - جالی سے وہ چیز مراد ہے جس میں بیلوں کا بھوسہ باندھا جاتا ہے ۱۲

تھی وہ اب نہیں ہے دعا استقامت کا طالب ہوں۔

تحقیق - بدل و جان۔

حال - یہ خیال ہوتا ہے کہ جب ظاہری اشیاء سے قلب پر ایسا برا اثر پڑتا ہے تو اگر خدانخواستہ مال مشتبہ جب قلب میں پہونچیگا تو اسکا کس قدر سخت برا اثر ہوگا۔

تحقیق - یہ ہدایت ہے۔ تربیۃ حصہ پنجم صـ ۱۸۷

حال - ویسے تو اکثر ایسا اتفاق پیش آیا ہے کہ کبھی کبھی قلب سے یکایک اسم ذات جاری ہوگیا اور کبھی دو دن اور دو رات متواتر قلب جاری رہا اور کبھی دو دن اور ایک رات کبھی ایک دن ایک رات کبھی صرف ایک ہی دن اور سلسلہ ایسا ہوتا تھا کہ اوٹھتے بیٹھتے خواہ کسی کام میں مصروفیت ہو تب بھی اور فراغت ہو تب بھی برابر جاری رہتا تھا بس گویا یہ کیفیت ہوتی تھی کہ ایک مشین ہے جس کو کسی نے کوک دیا ہے اور وہ برابر اپنا کام کر رہی ہو اور روکے سے نہیں رکتی ہو یہاں تک کہ طبیعت پریشان ہو جاتی تھی اور تھک کر نڈھال ہو جاتی تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ دل اب نکلا چاہتا ہے لیکن بہت دنوں سے یہ حالت جاتی رہی تھی افسوس ہے کہ شومئ قسمت سے ان میں سے کسی حالت سے بھی میں حضور کو مطلع نکر سکا۔

تحقیق - اسکا سبب یادہی ہے جو اوپر لکھا اور گاہے آثار ذکر اس صورت سے ظاہر ہوتے ہیں

حال - جب سے ادہر پہلا عریضہ میں نے خدمت والا میں ارسال کیا ہے یعنی ۲۲ مئی ۱۹۱۷ء سے طبیعت میں ایک قسم کا نشاط رہتا ہے اور کچھہ عجب طرح کی حالت رہتی ہے جس کے لئے مجھے افسوس ہے کہ میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ اسکا خاکہ حضور کے سامنے پیش کرسکوں۔

تحقیق - اسی عنوان سے پیش کردیا کیجئے وہ نافع ہوتا ہے۔

حال - کسی کی ذراسی بھی دل آزاری بری معلوم ہوتی ہے اور بس کچھہ ایسی حالت ہے کہ جس کو میں خود بھی کچھہ نہیں سمجھہ سکتا حالانکہ ذکر میں وہ ذوق اور شوق نہیں ہے جو کہ حضور کے نیاز حاصل ہونے سے پہلے جب میں کبھی ذکر کرتا تھا ہوتا تھا۔

تحقیق - ایسی کیفیات کو تو بقا ہوتا ہی نہیں۔

حال - جہانتک مجھ سے ہوسکا اور مجھے الفاظ ملے میں نے اپنی حالت تحریر کردی لیکن

افسوس اسکا معلوم ہوتا ہے کہ جب اوروں کی حالت کو اپنے سے مقابلہ کرتا ہوں تو اپنی حالت کو بالکل ردی پاتا ہوں اور اس محرومی پر بعض وقت خوب رونیکو جی چاہتا ہے ٥

تحقیق ۔ بس اس میں تو اللہ تعالیٰ نے آپکا نمبر اوروں سے بڑھا دیا شکر کیجئے ۔

حال ۔ حسب الارشاد حضور والا ذکر اسم ذات ایکہزار مرتبہ صبح کی نماز کے بعد اور ذکر نفی اثبات چھ سو مرتبہ عشاء کی نماز کے تہجد کے بعد پابندی سے کرتا ہوں ۔

تحقیق ۔ کیا طبیعت کچھ اضافہ کی متحمل ہے ۔

حال ۔ تلاوت بھی نصف پارہ کی کرتا رہتا ہوں لیکن کچھ فائدہ نہیں محسوس ہوتا ہے ۔

تحقیق ۔ فائدہ کی تفسیر کیا ہے ۔

حال ۔ نفس و شیطان کا بہت غلبہ رہتا ہے لیکن خدا کے فضل سے اپنے کو حتی الامکان ان کے حملہ سے بچاتا رہتا ہوں ۔

تحقیق ۔ تو یہ محفوظی کیا تھوڑا فائدہ ہے ۔

حال ۔ اور جو ایسے امور خلاف شریعت ہیں کہ جنکا مجھے علم ہے خدا کے فضل و کرم سے اور حضور کی دعا کی برکت سے اونکا مرتکب نہیں ہوتا ہوں ۔

تحقیق ۔ ماشاء اللہ اس کو آپ فائدہ کیوں نہیں سمجھتے ۔

حال ۔ لیکن پھر بھی ؎

یک الف بیش نہیں صیقل آئینہ ہنوز ؏ چاک کرتا ہوں میں جبسے کہ گریباں سمجھا

تحقیق ۔ یہ یک الف ہی اگر مستحکم ہو گیا تو الف سے بڑھکر ہے ۔ تربیۃ حصہ پنجم ص ۲۱

حال ۔ جناب کے حکم کے موافق اپنی حالت لکھتا ہوں اکثر تنہائی پسند ہے لوگوں سے بولنے کو طبیعت اس وجہ سے نہیں چاہتی کہ شاید میری بات لوگوں کو تکلیف پہنچائے اگر کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو باوجودیکہ توبہ وغیرہ بہت کرتا ہوں لیکن تسلی نہیں ہوتی ۔ اور اگر کوئی بے ادبی شرعی خواہ عرفی ہو جاتی ہے تو اکثر رات کو خواب دیکھتا ہوں کہ جناب مجھ پر خفا ہو رہے ہیں اور کبھی مارتے بھی ہیں یہ واقعات اکثر بین النوم والیقظہ پیش آتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ذکر کے وقت کے علاوہ یعنی ذکر میں نہیں ہوتا کہ نیند کا غلبہ معلوم ہوا لیکن پوری نیند نہیں آئی لوگوں کی آواز بھی سنائی دیتی ہے اسوقت ایک جھن جھن سی آواز سنائی دیتی ہے پھر معلوم ہوتا ہے کہ تمام جسم میں لرزہ ہو گیا

اس کے بعد تمام جسم بے حس و حرکت ہوگیا۔ پھر دیکھتا ہوں کہ ایک مقام ہے وہاں کبھی آپ کو دیکھتا ہوں کہ مجھے نصیحت فرماتے ہیں۔ کبھی بجائے آپ کے دوسرا شخص یہی نصیحت کرتا ہے اس وقت یعنی آواز سننے کے وقت جو لرزہ آتا ہے اٹھکر بھاگنا چاہتا ہوں لیکن قدرت باقی نہیں رہتی۔

تحقیق - یہ کیفیات مرکب ہیں اثر ذکر و اثر ضعف سے اس لئے ضعف کا علاج طبی ضروری ہے باقی سب حالات ماشاء اللہ نہایت اچھے ہیں۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۳

حال - آج رات بعد تہجد حسب معمول وظیفہ پڑھ رہا تھا اور بیداری تھا اچانک یہہ معلوم ہوا کہ آسمان سیاہ پھٹ گیا ہے اور اس کے چھلکے ہو ہو کر گر رہے ہیں اسی وقت ایک قسم کی گھبراہٹ ایسی ہوئی کہ وظیفہ کا تمام کرنا بھی مشکل ہوگیا اور لرزہ بدن پر محسوس ہونے لگا جی چاہتا تھا کہ وظیفہ چھوڑ کر جنگل کو بھاگ جاؤں مگر بحمد اللہ وظیفہ کو پورا کر کے لیٹ گیا مگر لیٹنے سے بھی بےچینی رفع نہ ہوئی حتیٰ کہ آٹھ بجے صبح تک تو نہایت ہی پریشان رہا پہلے جو دل کی طرف نظر کرتا تھا تو سیاہ معلوم ہوتا تھا آج صبح کو جو دیکھا تو نیچے سے کچھ حصہ سرخ معلوم ہوا اور بعد آٹھ بجے کے پھر جو وظیفہ کرنے بیٹھا تو ویسی تو پریشانی نہیں رہی مگر قدرے بےچینی باقی ہے دعا فرما دیجئے کہ اللہ پاک ایمان پر خاتمہ فرماویں۔

تحقیق - یہ صورت مثالیہ منکشف ہوئی - فناء ہستی کی اور اس فنا کی ابتداء اصول اخلاق سے شروع ہوتی ہے جو مشابہ ہیں سموات کے تبوع ہونے میں مبارک ہو اب بفضلہ تعالیٰ ذکر نے سرایت کرنا شروع کیا ہے اور اسی کا اثر منکشف ہوا تغیر قلب میں۔ مبارک ہو۔ اور یہ سب انکشافات مثالیہ ہیں۔

تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۱۳۱

ذکر میں گریہ کو نہ روکنا اور تعداد مقررہ سے زائد ذکر کرنا محمود ہے

حال - ان دنوں ذکر کرتے کرتے بعض مرتبہ بڑے زور سے گریہ آتا ہے یہانتک کہ بعض مرتبہ آواز بلند ہونے لگتی ہے۔

حال - بعض مرتبہ دل چاہتا ہے کہ اگرچہ حسب ارشاد مدفیوضہ تعداد پوری ہوگئی مگر

تھوڑا اور بھی ذکر کروں۔

تحقیق۔ ضرور کیجئے بہت محمود ہے۔

تربیت حصہ اول صـ۱۷

ذکر میں حضورِ قلبی نہ ہونے کا علاج

حال۔ قریب دو ماہ سے ذکر جہر بند ہے ذکر پاس انفاس آپ سے آپ دل سے باہر ہوا جو کہ حضرت علی شاہ گنگوہیؒ نے تلقین فرمایا تھا اس ذکر پاس انفاس کو مراقبہ اور غیر مراقبہ میں کیا کرتا ہوں لیکن دل جمتا نہیں حضوری بالکل نہیں ہوتی ذکر جہر میں اکثر حضور قلب بھی ہوتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عرش کے قریب میں ہوں اور زیارت خداوندی سے مسرور ہوں اور ذکر کے وقت اپنا خیال نہیں رہتا تھا اور اس کے ساتھ اور اور بعض تسبیح اور بعض وظائف بند ہو گئے۔ سخت افسوس ہے دعا فرماویں اور اس مریض کا علاج فرمادیں۔

تحقیق۔ دعا کرتا ہوں ذکر کے قیود کو بالکل چھوڑ کر صرف ذکر لسانی جس قدر ہو سکے ایک معین مقدار سے بالالتزام کیجئے خواہ حضور ہو یا نہ ہو اور پھر دو ہفتہ کے بعد مجھکو اطلاع دیں۔

تربیت حصہ اوّل صـ۱۷

ذکر جتنا بآسانی ہو سکے کافی ہے

حال۔ کمترین حضور کے حکم کے مطابق ایک ہزار مرتبہ اسم ذات پڑھتا ہے اور استغفار بھی لیکن ہر وقت پڑھنے کا موقع بوجہ پڑھنے میں مشغول رہنے کے نہیں ملتا۔

تحقیق۔ کچھ حرج نہیں جتنا آسانی سے ہو جائے کافی ہے۔

تربیت حصہ اوّل صفحہ (۱۹)

ذکر خفی

(حال) الحمد للہ ذکر اسم ذات جو آنجناب نے تعلیم فرمایا تھا ٹوٹی پھوٹی حالت میں کئے جاتا ہوں مگر کہیں جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو ناغہ بوجہ تنہائی نہ ملنے کے اور ہم خیال لوگ نہ ہونے کے ذکر سے طبیعت رکتی ہے اور شرماتی ہے چار پانچ روز یا کم زیادہ چھوٹ جاتا ہے ایسی صورت میں کچھ تجویز فرما دیجئے۔

تحقیق۔ ذکر خفی کیجئے۔

تربیت حصہ اوّل صـ۲۰

سوال۔ ذکر بجہر خفیف کرنے میں بھی گھر میں بچے کے جاگنے اور رونے سے کام میں خلل پڑتا ہے اگر ایسی حالت میں کبھی کبھی خفی یعنی بالکل منہ میں پڑھوں تو کیسا۔

جواب۔ ایسے وقت یہی ضروری۔ تربیۃ حصہ اول ص۴۴

حال۔ حضور نے جو ذکر و شغل ارشاد فرمایا تھا رات میں بارہ تسبیح اور دن میں چھ ہزار بار اسم ذات شغل پاس انفاس اس میں مشغول ہوں لیکن ضعف دماغ کیوجہ سے ذکر جہر نہیں کرسکتا ہوں۔

تحقیق۔ خفی کرنا چاہئے بلا ضرب اور اگر اس سے بھی کچھ کلفت ہو تو چندے موقوف کرکے بجائے اس کے درود شریف یا تلاوت قرآن کافی ہے۔ تربیۃ حصہ دوم ص۴۵

سوال۔ فدوی حسب ارشاد و تلقین آنحضرت اوقات ثلثہ میں اسم ذات کا شغل کر رہا ہے ذکر بالجہر سے دیگر لوگوں کو کچھ تکلیف ہونے کا اندیشہ ہے اور سر میں کسیقدر گرمی آتی ہے آیا سراً کیا جاوے یا جہراً۔

جواب۔ ایسی حالت میں سراً ہی واجب ہے۔ تربیۃ حصہ دوم ص۴۵

دوام حضور کا طریق

حال۔ بتوجہات حضور گاہ گاہ یوں بھی اور نماز میں بھی دولت حضوری میسر ہوتی ہے مگر جس وقت غلبہ ہوتا ہے ہیبت سے زبان بند ہوجاتی ہے اور نماز میں حرج واقع ہوتا ہے تھوڑی دیر یہ کیفیت رہتی ہے جی یوں چاہتا ہے کہ حضور دوام حاصل ہو اور بجز ہستی محض اور وجود مطلق کے کچھ مدرک نہو معیۃ اور نوریۃ کا کوئی طریقہ مناسب حال غلام ارشاد فرمایا جاوے۔

تحقیق۔ دوام ذکر مع توجہ القلب بقدر امکان سے یہ سب مقاصد جو آپ نے تحریر فرمائے ہیں حاصل ہوجاتے ہیں اس کو ناغہ نہ کیجئے اور وقتاً فوقتاً اطلاع حالات اور گاہ گاہ ملاقات اور بشرط امکان احیاناً ہفتہ عشرہ کا قیام اسمیں بہت معین ہے۔

تربیۃ حصہ اول ص۲۰

ذکر لسانی

حال۔ ذکر پاس انفاس پر بھی مداومت میسر نہیں ہوتی خیال آگیا آگیا ورنہ نہیں۔

تحقیق۔ مشاغل مختلفہ میں اتنا ہی کافی ہے مناسب ہے کہ ذکر لسانی بجائے پاس انفاس

کے اختیار کیجئے۔ تربیۃ حصہ اوّل صـ۲۱

حال - غلام حق سبحانہ وتعالیٰ کے فضل وکرم سے کام میں لگا ہے ذکر اور اسم ذات کا پاس انفاس حسب الاجازت حضور عالی اور اسی اسم مبارک کا بالکل معمولی طریقہ ہے حبس دم صدری کرتا ہے درود شریف اور ختم مناجات مقبول استغفار تلاوت قرآن شریف اور اذکار جس کی اطلاع غلام دے چکا ہے پڑھتا ہے۔ ٥

تحقیق - سب معمولات مناسب ہیں لیکن حبس دم چھوڑ دیا جائے معلوم نہیں یہ کس کے کہنے سے شروع کیا اور پاس انفاس اگر سانس سے کرتے ہوں اس کا طریقہ بھی بدل دیں یعنی بلا قید سانس کے صرف زبان سے ذکر جاری رکھیں

تربیۃ حصہ پنجم صـ۱۰۹

حال - نماز اشراق چار رکعت نماز چاشت چار رکعت کبھی کبھی قبل عصر چار رکعت بعد نماز مغرب صلوٰۃ الاوابین چھ رکعت قرآن مجید ایک منزل مناجات مقبول ایک منزل اسمائے مبارک حضرات صحابہ بدریین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین روزانہ حضرت بلال رضؓ کے نام تک اور ہفتہ میں ایک مرتبہ کل بیداری کے بعض حصہ میں ذکر پاس انفاس بھی جاری رکھتا ہے۔

تحقیق - ذکر لسانی زیادہ نافع ہوگا بہ نسبت پاس انفاس کے۔

حال - کسی وقت اس قدر زیادہ مشغولی کسی کام میں ہو تو اللہ تعالیٰ کا خیال ذہن میں نہیں رہتا ورنہ اکثر وقت یادداشت بلا تکلف قائم رہتی ہے۔

تحقیق - ابھی یہ خیال ہے جو معتبر ہے ؎

صوفی نشود صافی تا در نکشد جامے ؎ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

حال - اس کے علاوہ جو وظیفہ مناسب حال ہو ارشاد فرما دیں ایک ہفتہ سے شجرہ طیبہ کا یہ شعر بہت دفعہ پڑھ چکا ہوں اور پھر بھی پڑھنے کو دل چاہتا ہے کہ مسلط علیہ العشق الخ

؎ دل مرا ہر دم کی توحید سے سرشار رکھ ؎ بے خود عالم بنا اپنے سے بس ہشیار رکھ

حضرت اشرف علی اولیا کے واسطے۔

تحقیق - دوسرے شعر کی اطلاع کی کچھ ضرورت نہ تھی شبہ ریا کا ہوتا ہے۔

حال - جب سے احقر نے ایک منزل روزانہ قرآن مجید کی پڑھنا شروع کی بعض ترتیب

کے اعزہ کو ثواب پہونچانا معمول کر لیا کہ ہر جمعہ کو اپنے سلسلہ کے اجداد کو مسلسل ثواب پہونچا دیا جاوے چنانچہ گذشتہ جمعہ کو جو قرآن شریف ختم ہوا ہے اس کا ثواب حضرت صابر رحمۃ اللہ علیہ کو پہونچایا ہے۔

تحقیق - کیا اس ثواب رسانی میں کسی باطنی نفع کی بھی توقع ہے۔

سوال - تھانہ بھون میں حاضر آستانہ دو ماہ رہنے کا قصد مصمم ہے حاضری خدمت کے علاوہ جو وقت بچے گا اس کے لئے جو خدمت احقر کے لئے حضرت والا تجویز کریں اس کی تعمیل میں امکانی کوشش کروں گا۔ بیکار رہنے کی مجھے عادت بھی نہیں ہے۔ خالی دل بھی گھبرا دے گا دن بھر قرآن مجید پڑھنا ممکن نہیں۔

جواب - میرے تمام وعظ دیکھ ڈالئے۔

سوال - دعا کا طالب ہوں کہ اللہ تعالیٰ زندگی میں اپنی مرضیات میں رکھیں اور خاتمہ بالخیر فرمادیں۔

جواب - آمین۔ تربیۃ حصہ ہشتم ربع اول ص۱۵

تھوڑا وظیفہ بھی کافی ہے

حال - رات کو دس بجے سو کر پچھلی رات کو تین ساڑھے تین بجے سے پہلے آنکھ نہیں کھلتی اور اس میں بھی جب تک تہجد اور تلاوت سے فارغ ہو کر قبل نماز صبح پندرہ بیس منٹ کے لئے پھر نہ سو جاؤں تو سخت کسل مندی لاحق ہوتی ہے اسی لئے بارہ تسبیح نفلوں کے بعد نہیں پڑھ سکتا صرف نفلوں ہی پر اکتفا کرتا ہوں نہ کچھ دیر غور و فکر و محاسبہ کو ملتی ہے۔ بعد عشاء کے جب سے یہاں کی ملازمت کا معاملہ مذبذب ہوا ہے ایک شخص کے بتلانے پر ساڑھے چار ہزار دفعہ مع اول و آخر درود شریف کے اسم ذات اللہ اللہ کا ورد ہے جس کے باعث بعد عشاء بھی بارہ تسبیح نہیں پڑھ سکتا علی ہذا دیگر نمازوں کے وقت بھی یٰسین شریف الرحمٰن شریف منزل شریف آیۃ الکرسی چہار قل وغیرہ کا معمول کئی سال سے ہے اس لئے ان وقتوں میں بھی وقت نہیں ملتا۔ لہٰذا عرض ہے کہ اگر ارشاد ہو تو بعد عشاء کا موجودہ ورد ترک کر دوں۔

تحقیق - نہیں جو ہو رہا ہے وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

تربیۃ حصہ اول صفحہ (۴۴)

ذکرِ خفی و غیبی سلام کا جواب

(حال) حسب ارشاد والا ذکر بارہ تسبیح کا ورد کرتا ہوں الحمد للہ اس کی برکت سے منہیات سے نفرت مندوبات پر رغبت بالطبع ہو رہی ہے اگرچہ اس کے پہلے بھی یہ حالت تھی مگر اب اور زیادہ ہو گئی ہے شوق زیادہ فرصت کم ہے۔ شروع ذکر سے اب تک سر میں درد رہا کرتا ہے میں اس کو تحریک نزلہ و غلبہ برودت تصور کرتا ہوں چونکہ بعد شروع ذکر سے یہ واقعہ وقوع میں آیا ہے لہذا خدمت شریف میں عرض ہے بایں وجہ مذکور بعض روز ذکر خفی کرتا ہوں اس کی نسبت برائے والا کا طالب ہوں باوجود قلت ایام قلیل فائدہ کثیر معلوم ہوتا ہے یہ آں مخدوم کی کرم و عنایت کا ثمرہ ہے و بوقت بند چشم و گوش لفظ اللہ بصورت جہر بسماع میرسد رؤیا صالحہ نصیب الحمد للہ علی احسانہ۔ میرے نابینا بھائی اسد علی صاحب سلام مسنون عرض کرتے ہیں اور ذکر بدستور سابق کر رہے ہیں ترقی کے شائق ہیں ذکر بارہ تسبیح کا شوق مگر اجازت کے طالب و امیدوار ہیں اور حال حسبی صحیح و درست ہے اور اثنائے ذکر میں جناب بھائی صاحب کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سلام مسنون کرتا ہے مگر متکلم نظر نہیں آتا ہے ایسی صورت میں جواب سلام کا دیں یا نہیں اب تک جواب نہیں دیتے ہیں۔

تحقیق۔ آپ کی حالت قابل مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے ایسی حالت میں خفی ہی مناسب ہے اسد علی صاحب کو بارہ تسبیح کا اگر شوق ہو اجازت ہے مگر حالت سے ضرور اطلاع دیتے رہیں اور گھی دودھ کی کثرت رکھیں اور چھ گھنٹے سے کم نہ سوویں سلام کا جواب ایک بار دیدیا کریں ولبس۔ تربیۃ حصہ اول ص۴۴

ذکر و شغل کے آثار تماماً کسی رسالہ میں جمع نہ ہونے کی حکمت

سوال۔ بہت دن ہوئے آنحضور نے فرمایا تھا کہ بعض کتابوں میں تصوف کے آثار ذکر اور شغل کو لکھا ہے لہذا عرض ہے کہ کوئی رسالہ ایسا تحریر فرمائیے جس میں ذکر اور شغل کے آثار تماماً معلوم ہو جاویں اور اس سے طالبین کو رغبت زیادہ پیدا ہوگی کوئی رسالہ مستقل اور مفید ایسا معلوم نہیں ہوتا اگر آنحضور اس امر میں کوئی خرابی تصور نہ فرماتے ہوں تو بوقت فرصت تحریر فرما دیویں خادم کو بہت شوق ہے ورنہ جو

ارشاد آنحضور ہو خادم کو وہی منظور ہے۔

جواب۔ ہر شخص کو جدا حالات پیش آتے ہیں لکھنے سے اولٹا ضرر ہوگا کہ ایک دوسرے شخص کے حالات کا منتظر رہیگا اور نہونے سے مایوسی و پریشانی ہوگی ہر شخص کی خصوصیات سے وہ حالات مختلف بھی اسقدر ہیں کہ انضباط قریب بہ محال ہے۔

تربیتہ حصہ اول ص۴۶

تیمم سے ذکر

(حال) اوائل ماہ صفر گذشتہ میں فدوی نے قطعہ عریضہ خدمت والا میں ارسال کیا تھا اور اس میں اپنے شغل و تعلیم کے متعلق حضور سے سوال کیا تھا چنانچہ جواب سے اس طرح پر سرفرازی ہوئی کہ۔ آپ چونکہ صاحب فہم ہیں اسی لئے عالم مشغول کا دستور العمل مناسب سمجھتا ہوں یہ حضور نے اس خاکسار کی ہمت افزائی فرمائی ہے ورنہ میں عامی شخص سمجھ بوجھ کیا جانوں مگر ہاں امید ہے۔ نسبت عظیم نصیب ہوئی ہے اللہ تعالےٰ حضور کی زبان مبارک فرمادیں حال اپنا یہ ہے کہ جب سے حکم والا صادر ہوا بعد نماز صبح تلاوت قرآن شریف تقریباً نصف پارہ اور مناجات مقبول کی اصل عربی ایک منزل روزانہ پڑھا کرتا ہوں اور نماز تہجد کے وقت اسم ذات کا ذکر خفیف جہر و ضرب کے ساتھ کرتا ہوں لیکن ابھی صرف تین ہزار تک پڑھتا ہوں اس سے زیادہ پڑھنے سے جی گھبراتا ہے۔

تحقیق۔ اگر وضو نرہنے سے جی گھبراتا ہے جیسا مابعد کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے تو اس کے متعلق میں نے جو لکھدیا ہے اس پر عمل کیجئے اور اگر اور کوئی بات ہے تو صاف لکھیئے۔

حال۔ اور بڑی تکلیف وضو کے نہ ٹھہرنے سے ہوتی ہے بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ اثنار ذکر میں وضو شکست ہوجاتا ہے اگر دوبارہ وضو کرلیا پھر وہی کیفیت ہوتی ہے سردی کے باعث یا یوں بھی بار بار وضو کے لئے اوٹھنا ناگوار معلوم ہوتا ہے اور بال بچوں کی نیند میں خلل پڑنے کا احتمال رہتا ہے اگرچہ ممکن ہے کہ بیٹھے ہی بیٹھے تیمم کرکے شغل کو جاری رکھوں مگر بلا اجازت مرشد اسپر مبادرت نہیں ہوتی کیونکہ دستور العمل میں با وضو ذکر کرنے کو لکھا ہے اسکی بابت جو مناسب ہو تحریر فرمائیے۔

تحقیق۔ وضو رکھنا ضروری نہیں تیمم کر لیا کیجئے مگر اس تیمم سے نماز و مس مصحف جائز نہیں۔ تربیۃ حصہ اوّل ص۴۶

جنبی کا ہاتھ منہ دھو کر ذکر و شغل کرنا

حال۔ جب سے یہ مشغلہ شروع کیا ہے بدخوابی کئی بار ہوئی حالانکہ قبل اس کے نہیں ہوتی تھی جس روز ایسا واقعہ ہو جاتا ہے سخت افسوس ہوتا ہے۔

تحقیق۔ افسوس کی کیا بات ہے۔

سوال۔ جاگتا رہتا ہوں مگر بوجہ ناپاکی جسم صبح صادق تک کچھ نہیں کر سکتا۔ آیا اس حالت میں بھی ہاتھ منہ دھو کر کچھ دل سے یا زبان سے خفی یا جہر ذکر چارپائی پر بیٹھے ہی بیٹھے کر لیا کروں۔

جواب۔ ہاں ہاں۔ تربیۃ حصہ اوّل ص۴۷

عامی کا بعد الترقی سابق تسبیح و تہلیل نہ چھوڑنا

سوال۔ چونکہ ذکر کی پوری تعداد ۱۲ ہزار سے ۲۴ ہزار ہے اور میں صرف تین چار ہزار تک پڑھتا ہوں اس وجہ سے ندامت رہتی ہے اور اس خیال سے کہ شاید یہ کمی پوری ہو جائے تسبیح و تہلیل و تکبیر سو سو بار پنج وقتہ نمازوں کے بعد بدستور سابق پڑھا کرتا ہوں گذارش ہے کہ وظیفہ سابق کا چھوڑ دوں یا پڑھا کروں یا بجائے ان کے کچھ اور مناسب ہے۔

جواب۔ پہلے معمولات کو نہ چھوڑیئے البتہ اگر ہمت ہو اسم ذات بارہ ہزار تک بڑھا دیجئے اور اطلاع حالات سے دیتے رہئے۔ تربیۃ حصہ اول ص۴۷

ذکر اسم ذات کا طریق

سوال۔ ذکر اسم ذات میں ہ کو جزم سے ادا کروں یا پیش کے ساتھ اور ضرب کا کیا قاعدہ ہے۔

جواب۔ جزم کے ساتھ پڑھئے اور ضرب کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے جو طبیعت سے پیدا ہو وہی کافی ہے۔ تربیۃ حصہ اوّل ص۴۸

تلوین کی حالت میں ذکر و شغل کا طریق

حال۔ کسی کسی روز عالم غیب میں جی لگ جانے سے عجب سما اور بہار ہوتی ہے اور کبھی کبھی نفس ایسی سرکشی کرتا ہے کہ دق ہو جاتا

ہوں ذکر جہر کے باعث دماغ میں خشکی بہت ہوگئی ہے بلکہ آج تو برداشت نہ کر کے ناغہ کر دیا ہے اور اپنی آواز اپنے کان میں ہر طرح ٹھوکر دیتی ہے اگرچہ آہستہ ہو اگر ارشاد ہو تو مخفی ذکر کیا کروں یا اور جو کچھ مناسب حال ہو اگرچہ ترطیب و تقویت دماغ میں کوشاں رہتا ہوں مگر بہت کمزوری ہوگئی ہے۔

تحقیق۔ یہ تلوین ہے اس میں تغیر و تبدل لازم ہے پریشان نہ ہوجیئے انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح ایک روز تمکین میسر آجاوے گی۔ ؎

اندرین رہ میتراش و می خراش ٭ تادم آخر دمے فارغ مباش
تادم آخر دمے آخر بود ٭ کہ عنایت باتو صاحب سر بود

جہر اور ضرب بالکل موقوف کر دیجئے خفی بلا ضرب کافی ہے بلکہ اگر عدد میں تقلیل کی ضرورت ہو اس کی بھی اجازت ہے پھر ترطیب و تقویت کی تدابیر نافع ہوں گی۔

حال۔ عید اضحیٰ کے بعد سے وظیفہ بھی بند ہے مجھکو بخار اور نزلہ کی شدت نے تنگ کر دیا بفضلہ تعالیٰ نصف مرض جاتا رہا ہے حضور کے اخلاق اور غرباء کی دلجوئی کرنے سے یہ غلام بھی دعاء کا خواستگار ہے۔ یہ خدا کا شکر ہے کہ کسی وقت کی نماز فرض قضا نہیں ہوئی۔

تحقیق۔ جب تک کامل طور پر صحت و قوت نہ ہو جاوے معمولات شروع نہ کریں البتہ بلا کسی قید کے زبان سے یا قلب سے جو ذکر سہل معلوم ہو اس کا خیال رکھیں انشاء اللہ کافی ہوگا۔

تربیۃ حصہ اوّل صنہ

شغل پر ذکر کو ترجیح

سوال۔ عرض یہ ہے کہ اول حضور نے ۲۴ ہزار ذکر کے واسطے ارشاد فرمایا تھا مگر بعد ایک عرصہ کے حکم ہوا کہ ۱۲ ہزار مرتبہ رکھا جاوے حسب الحکم اس روز سے صرف بارہ ہزار کی قید تھی۔ اس مرتبہ تابعدار نے نسبت شغل انحد کے عرض کیا تھا بجواب اس کے حکم ہوا کہ اسکو چھوڑ دو اب ضرورت نہیں ہے اس روز سے شغل مذکور کو چھوڑ دیا لیکن جو ایک گھنٹہ شغل مذکور میں صرف ہوتا تھا اس کو بیکار رکھنا شاق ہوا لہذا امیدوار معافی ہوں کہ بلا اجازت حضور بجائے ۱۲ ہزار کے جو بیس ہزار مرتبہ ذکر کو اسی روز سے بڑھا دیا ہے جو وقت شغل انحد میں صرف ہوتا تھا اس کو ذکر میں صرف کیا مگر اپنی اس خودرائی

سے مخوف ہو کر عرض گذار ہوں کہ اگر حکم ہو تو جس طرح پر کاربند ہوں مطابق اسکے عمل کروں یا بجائے اس کے جو ارشاد ہو موافق اس کے تعمیل کروں۔

الجواب۔ مخدومی سلمہ اللہ تعالےٰ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ بجائے شغل کے ذکر مقرر فرما لینا عین میرے طریق کے موافق ہے اللہ تعالےٰ برکت فرماویں۔

تربیۃ حصہ دوم صفحہ (۲)

مجلس واحدہ میں ذکر کرنا زیادہ نافع ہے

سوال۔ حضور نے تین ہزار بار اسم ذات پڑھنے کو فرمایا تھا جو پڑھتا ہوں لیکن بوجہ درد دش کے ناغہ ہو رہا ہے پھر شروع کرنے والا ہوں یہ تعداد ذکر کی ہے یا محض تسبیح پڑھی جاوے۔

الجواب۔ یہ دونوں ایک ہی بات ہوئیں۔

سوال۔ کسی ایک خاص ہی وقت پڑھا جاوے۔

الجواب۔ ہاں زیادہ فائدہ اسی میں ہے۔

سوال۔ یا شبانہ روز میں پورا کر لیا جاوے۔

الجواب۔ اس میں بھی نفع ہے مگر اول صورت میں زیادہ ہے۔ تربیۃ حصہ دوم ص۴

تکان میں ذکر کی کمی

حال۔ دعا کا طالب اپنا معمول کئے جاتا ہوں۔ تہجد کے وقت بارہ تسبیح اور فجر کے بعد چھ ہزار مرتبہ اسم ذات اور ظہر کے بعد تین ہزار مرتبہ یا باسط یا باسط اور ذکر کرنے کے بعد تکان معلوم ہوتی ہے اور بعض مرتبہ ذکر میں تکان معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق۔ تکان اگر معلوم ہو ذکر کم کر دیں اور تقویت مزاج کی بمشورہ کسی طبیب کے تدبیر کریں۔

تربیۃ حصہ دوم ص۴

تصور شیخ

حال۔ رات دن ہمہ وقت بکثرت آپکا تصور رہتا ہے اتنا اللہ میاں کا نہیں رہتا مجھکو اس حالت کے مذموم ہونے کا اندیشہ ہے ایسی ترکیب ہو کہ اللہ میاں کا تصور بڑھ جاوے۔

تحقیق۔ اس حالت کا کچھ مضائقہ نہیں جس کا تصور اللہ کے واسطے ہو وہ مثل تصور اللہ ہی کے ہے حدیث من احبہم فبحبی احبہم اس کی دلیل ہے۔

سوال۔ عرصہ سے خواہ ادنی بات ہو خواہ باریک حال ہو یا سوال یہ جی چاہتا ہے کہ آپ سے ہی پوچھوں دیگر علماء سے نفرت ان کے وعظ سے ضرر خواہ وہ اہل حق ہوں کیا یہ حالت قابل اصلاح ہے۔

الجواب۔ وہ نفرت نہیں ہے بلکہ بے رغبتی ہے اور جب تسلی نہیں ہوگی انقباض ہوتا ہوگا یہ ایک حالت غیر اختیاری ہے اس میں کوئی ملامت نہیں البتہ ان کی مذمت اور بدخواہی نہ ہونا چاہیئے۔ تربیۃ حصہ دوم ص۳۷

ذکر وطاعات کے محصور ہونے میں حکمت

سوال۔ میرے ایک دوست نے ایک عجیب بات کہی بعد میں معلوم ہوا کہ وہ اوروں سے بھی کہتے تھے خیر مجھکو تو کوئی ضرر نہوگا اسوجہ سے کہ تسبیح کا سنت ہونا میں آپکی کتاب اوراد رحمانی میں دیکھ چکا ہوں ہاں شائد بعض دوسرا کو ان کی تقریر سے شبہ پڑ جائے وہ کہتے تھے کہ جسقدر تسبیح پڑھی جاتی ہے یہ سب رب العالمین کی نعمتوں کا شکریہ ہوتا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ رب العالمین توان تعدوا نعمۃ اللہ لاتحصوہا بے گنتی نعمتیں دے اور ہم گن گن کر شکر کریں بعض لوگوں کے دل میں یہ بات جچ جاتی ہے آپکو اس وجہ سے اس بات کی اطلاع دی ہے کہ کوئی معقول علمی جواب ارشاد فرمادیں تاکہ انکی بھی تسلی ہو اور ہم دوسرے بھی اس شبہ سے صاف رہیں۔

الجواب۔ یوں تو تمام عبادتیں شکر ہی ہیں بس تو نماز کی رکعات بھی محدود نہوں روزے بھی محدود نہوں خود حدیثوں میں تسبیح وتہلیل کا عدد آیا ہے نعوذ باللہ وہ بھی قابل اعتراض ہوگا اول تو محدود ہونے میں ارشارہ لطیف ہے اپنے عجز کی طرف کہ اے اللہ نعمتیں آپکی غیر متناہی ہیں مگر ہم شکر غیر متناہی ادا نہیں کر سکتے گویا بزبان حال یوں کہہ رہا ہے ؎

شکر نعمت ہائے تو چنداں کہ نعمتہائے تو ؛ عذر تقصیرات ما چنداں کہ تقصیرات ما

پھر یہ کہ گو تسبیح کے دانہ محصور ہیں مگر یہ تو ممکن ہے کہ تسبیح بہ کرات غیر محصورہ پڑھیں تو وہ دعوٰی بھی نہ رہا اور ظاہر ہے کہ غیر متناہی دانوں تسبیح ممکن نہیں اسکا مقتضا یہ ہوگا کہ تسبیح متروک ہو جاوے گی اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بدون تسبیح کے ذکر کرنا یاد نہیں رہتا تو ذکر بھی متروک ہو جاوے گا دوسرے اس کو شکر کہنے کی کونسی قطعی دلیل ہے ذکر خود بھی طاعت مستقلہ

ذکروشغل کیلئے اہتمام اجتماع نہ ہونا چاہیئے

سوال یکے از مجازین۔ امسال متوسلین نے جدائی اور دوری کی شکایت کی بعضوں کا یہ خیال ہوا کہ بندہ جس زمانہ میں اس جگہ حاضر ہو متوسلین ذاکر شاغل لوگ ہفتہ میں ایکروز مثلاً شب جمعہ فرصت کرکے سب ایک جگہ جمع ہوکر ذکروشغل وفکر میں مشغول رہیں تاکہ غفلت طویل دور ہو اور تلافی مافات کا بھی سبب بنے چنانچہ اس کو بندہ نے بہتر سمجھکر اس عرصہ میں دو تین ہفتہ اسی طرح قصداً جمع کرکے کچھ نصیحتیں سنائیں اور اکثر رات ذکروشغل میں گذاری اگرچہ دائرہ وحلقہ نہ ہوا تاہم اس صورت اجتماعی میں ذوق وشوق ومحبت کا اثر دیکھا گیا اس لئے اس طرح ہمیشہ حاضر ہوکر ہفتہ وار ذکروشغل کرنے کو اور ایک مسجد میں رات بھر رہنے کو تاکید کرآیا۔ اگرچہ اس میں کوئی بدعت دیکھی نہیں جاتی لیکن تاہم چونکہ اس قسم کا ارشاد سامی صادر نہیں ہوا ہے اس لئے دل میں کھٹکا گذرتا ہے کہیں سنت سیئہ تو نہ ہوجاوے۔

الجواب۔ آئندہ اندیشہ اسکا ضرور ہے بطور خود جو چاہیں ذکروشغل کریں یہ بھی تو ممکن ہے اہتمام اجتماع کا بند کرنا چاہیئے۔ تربیۃ حصہ دوم ص ۶

مراقبہ موت ومابعد الموت

حال۔ حضور نے جب سے اس عاجز کی دستگیری فرمائی ہے اور یہ تعلیم فرمایا ہے اسم ذات اللہ جہر سے اور ہو خفی اور تعداد میں تین ہزار ہے بندہ برابر ادا کرتا ہے اور جب تک ادا نہیں کرتا ہوں تو طبیعت پر رنج سا رہتا ہے اور کبھی سوتا ہوں تو سوتے میں ذکر جاری ہوجاتا ہے یہاں تک کہ پاس جو آدمی ہوتے ہیں وہ بیدار ہوجاتے ہیں ایکر تبہ بندہ سوتا تھا تو سوتے میں ذکر جاری ہوا اور اس قدر آواز بلند ہوئی کہ بندہ خود اپنی آواز سے بیدار ہوگیا بروقت بیدار ہونے کے بھی قریب تین چار منٹ تک وہ آواز اللہ جہر سے ہو خفی جاری تھا اب دل چاہتا ہے کہ کچھ تعداد بڑھا دی جاوے اور مراقبہ کو بھی طبیعت بہت چاہتی ہے آپ جو ارشاد عالی ہو عمل میں لایا جاوے۔

تحقیق۔ اگر فرصت اور قوت ہو تو ایک ہزار اور بڑھا دیں اور مراقبہ موت ومابعد الموت کا شروع کرکے اطلاع دیجاوے باقی جو حالات لکھے ہیں مبارک ہیں مگر دماغ کی ترطیب

کا ہمیشہ خیال رکھیں جیسے روغن کدو کی مالش اور جیسے مغز بادام اور مغز تخم کدو کا شیرہ مصری سے شیریں کر کے پینا۔

تربیۃ حصہ دوم ص۲

بعذرِ ذکر میں تخفیف

حال۔ دنیاوی تردد و بدنصیبی کی وجہ سے دن کو اسم ذات چوبیس ہزار وظیفہ نہیں ہوتا۔

تحقیق۔ اس سے نصف یا ربع کر لیا جاوے۔

حال۔ اس لئے دل ہر وقت مغموم رہتا ہے لیکن مجبوری کی حالت میں بعد نماز تہجد بارہ تسبیح کسی صورت سے اللہ پاک انجام دیتا ہے۔

تحقیق۔ الحمد للہ۔

سوال۔ بعد نماز صبح قرآن شریف کبھی آدھا پارہ کبھی ایک پارہ اور مناجات مقبول ایک منزل الحمد للہ انجام کرتا ہے۔

الجواب۔ بہتر ہے۔

تربیۃ حصہ دوم ص۱۳

مراقبہ کی تعلیم

حال۔ مراقبہ بارش کی پھوار کا کر قلب پر پڑتی ہے کئے جاتا ہوں اگر اس میں غنودگی ہو گئی تو وقت کٹ جاتا ہے اور ایسا کم ہوتا ہے ورنہ مراقبہ ۱۵-۲۰ منٹ کا اس حال میں مشکل سے کٹتا ہے اس میں مصروفیت کی بات ابتک پیدا نہیں ہوئی یہ ضرور ہے کہ وہ نافع ہوگا۔ اطلاعاً عرض ہے۔

تحقیق۔ اب اس کو روزانہ نہ کیجئے دو دن کیجئے دو دن نہ کیجئے اور پھر اطلاع دیجئے۔

حال۔ مراقبہ حسب ہدایت کیا گیا مثل پہلے کے ہونے لگا یعنی بیہوشی ہو جاتی ہے جی اب نہیں گھبراتا۔

تحقیق۔ الحمد للہ۔

تربیۃ حصہ دوم ص۱۷

ذکرِ قلبی کے اقسام

سوال۔ ۲۸ ماہ ذی قعدہ صوفیوں کے یہاں ذکر قلبی کس سے عبارت ہے کیونکہ انکی اصطلاح میں ذکر کے اقسام معلوم ہوتے ہیں ایک نوع اسکی ذکر جہر بتوسط لسان اور قلب کی ہوشیاری اور بیداری کیساتھ ہے جس کو ذاکر خود سنتا ہے اور دوسرے بھی سنتے ہیں اور دوسری نوع اس کی ذکر خفی بتوسط لسان اور ہوشیاری قلب کیساتھ جس کو ذاکر سنتا ہے اور دوسرا نہیں اور تیسری نوع اس کی بلا توسط لسان محض بیداری قلب کیساتھ ہے جس کو صوفیہ استحضار اور

شہود محض سے تعبیر کرتے ہیں۔

جواب۔ فرمایا کہ یہ صحیح ہے ذکر قلبی شہود قلب بلا توسط زبان سے عبارت ہے۔

سوال۔ ذکر قلبی سے ذکر سری اور سری سے باقی لطائف میں پہونچنے کی کیا صورت ہے۔

جواب۔ فرمایا کہ جب ذکر قلبی میں لطافت زیادہ بڑھ جاتی ہے تو اسکو ذکر سری سے تعبیر کرتے ہیں اور جب ذکر سری میں کچھ اور لطافت پیدا ہوئی تو ذکر خفی سے تعبیر کرتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس اخفیٰ کو بھی سمجھ لو اور یہ بھی فرمایا کہ ذکر سری مشابہ استغراق کے ہے لیکن استغراق میں غیبت ہوتی ہے اور اس میں غیبت نہیں ہوتی حضور رہتا ہے۔ تربیۃ حصہ دوم ص۳۳

حال۔ حال یہ ہے کہ میری چند روز سے یہ حالت ہے کہ دل سے آواز آتی ہے اور نہایت لذت اور مزہ میں طبیعت رہتی ہے اور اکثر رات کے وقت یہ آواز صاف اللہ اللہ کی معلوم ہوتی ہے یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ کوئی دوسرا شخص اللہ اللہ کر رہا ہے اور کبھی کبھی دن کو بھی یکسوئی اور تنہائی کے وقت یہی آواز اللہ اللہ کی آتی ہے اور قلب کے مقام پر حرکت اور کھٹکا تو ہر وقت معلوم ہوتا ہے اور اکثر یہی چاہتا ہے کہ تنہائی میں خاموش بیٹھکر اسی آواز کو یعنی اللہ اللہ کی آواز جو دل سے نکلتی معلوم ہوتی ہے سنا کروں اور میرے وظائف وہی ہیں جن کو حضور کا ارشاد ہوا تھا اگرچہ یہ وظیفہ پہلے سے ہی پڑھتا ہوں مگر حضور نے بھی بیعت کرنے بعد انہی کو بلا ترمیم و تنسیخ قائم رکھا اور وہ یہ ہیں درود شریف ایک ہزار بار بعد نماز تہجد بارہ تسبیح بعد مغرب دو تسبیح یا حی یا قیوم قدرے قرآن مجید روزمرہ بلا ناغہ اب امیدوار ہوں کہ حضور ارشاد فرماویں کہ یہ میری حالت کیسی ہے اور جو کچھ میں پڑھتا ہوں وہی پڑھے جاؤں یا کچھ اور ترمیم و تنسیخ ہونی چاہیے۔

تحقیق۔ ماشاء اللہ تعالیٰ بہت اچھی حالت ہے یہ اثر ہے متخیلہ میں ذکر کے رچ جانیکا جوکہ باوجود مقصود نہونے کے زینہ مقصود ہے حق تعالیٰ مبارک فرماوے۔ اور مقصود حقیقی تک پہونچاوے شکر کیجئے اور اس کو کمال نہ سمجھئے معمولات بدلنے کی حاجت نہیں وقتاً فوقتاً حالات ضرور اس سے مطلع کرتے رہئے۔ تربیۃ حصہ سوم ص۹

مراقبہ توحید

سوال۔ تاریخ ایضاً۔ مراقبہ توحید جو ضیاء القلوب میں حضرت قطب العارفین قدس اللہ سرہ العزیز نے درج فرمایا ہے عمل میں

لانیکے اجازت فرمائی جاوے ۔

جواب ۔ ارشاد فرمایا بہت اچھا عمل ہیں لاؤ لیکن یہ بھی فرمایا کہ اس قسم کے تصورات اور تمثیلات کے مراقبات مبتدی کے لئے ہیں جس کو براہ راست استحضار نہو اور جس کو براہ راست استحضار ہو جاوے اس پر تو حق تعالےٰ کی بہت بڑی عنایت ہے اس کو ان تصورات میں مشغول ہونا کیا ضرور اور یہ شعر مثنوی کا پڑھا ؎

دست بوسی چو رسید از دست شاہ ٭ پائے بوسی اندراں دم شد گناہ

اور نیز یہ فرمایا کہ طبائع اور مذاق مختلف ہیں بعض کو تو اس قسم کے تصورات سے جسمیں حق اور خلق کو ایک جگہ جمع کرنا پڑے انقباض ہوتا ہے پھر جس کو انقباض ہوا اسکو بجائے نفع ضرر ہوگا اور جس کو انقباض نہوا اس کو نفع اور ذریعہ استحضار حق ہوگا اور یہ بھی فرمایا کہ مجھکو تو بمقابلہ خالق اور تنزیح کرکے مخلوق کو جمع کرنے سے انقباض ہوتا ہے اور تمہاری بھی حالت غالباً ایسی ہی معلوم ہوتی ہے کہ بمقابلہ خالق خلق کی طرف التفات کرنے سے انقباض ہوتا ہے پھر اس احقر نے عرض کیا کہ مراقبات تشبیہی کن لوگوں کے لئے کرنا مناسب ہے ارشاد فرمایا کہ جو مجرد کا تصور نکر سکے جیسا کہ ایک بدوی اعرابی کہتا تھا کہ کیا حق تعالےٰ کے ہاتھ پیر نہیں اور وہ شخص جس کو اس قسم کے تصورات سے انقباض ہو یا کہ جس کو عقل کم ہو کہ اسکو اسکا عین سمجھنے لگے وہ بھی اس کو عمل میں نلاوے ۔

تربیۃ حصہ دوم ص ۳۹

مراقبات محض علاج ہیں

سوال ۔ تاریخ ۲۹ محرم ۳۲ھ یہ جو انواع و اقسام کے مراقبات توحید و تصورات و تمثیلات تشبیہی عارفین نے معین فرمائے ہیں اس سے محض استحضار اور توجہ الی اللہ مقصود ہے یا اور کچھ اس احقر کا گمان ہے کہ غرض ان مراقبات توحید اور ہمہ اوست وغیرہ سے اپنی ہستی کی فنا اور اضمحلال اور حق تعالیٰ کا اثبات اور استحضار ہے ۔

جواب ۔ فرمایا یہ صحیح ہے یہ سب حیل اور علاج ہیں مقصود صرف توجہ الی اللہ سب اشغال سے ہے اور جب توجہ الی اللہ میسر ہو جاوے تو ان تصورات کی حاجت بھی نہیں چونکہ مجرد کا تصور ہر شخص سے ہو نہیں سکتا اس لئے یہ سب طرق معین فرمائے گئے ۔

تربیۃ حصہ دوم ص ۳۹

ذکر بوقت یاد

حال۔ کوشش کرتا ہوں کہ ہر وقت زبان سے اسم ذات جاری رہے۔ مگر شروع کرنے پر جلد بھول جاتا ہوں۔

تحقیق۔ پھر جب یاد آوے کرنے لگے واذکر ربک اذا نسیت۔ حصہ ششم ربع اول صـ۱۱۰

قلب کا جاری ہونا

حال۔ زبان اگر دوسری بات میں مشغول رہے تو بفضلہ تعالیٰ قلب سے برابر ادا ہوتا ہے اور ادائیت خوب محسوس بھی ہوتی ہے۔

تحقیق۔ اس دہوکہ میں نہ رہنا اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ابتداء میں ذکر قلبی ہوتا ہے پھر ذہول ہو جاتا ہے اور یہ شخص سمجھتا ہے کہ وہ ذکر ممتد ہے۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول صـ۱۱۰

صاحب ذکر قلبی کو زبانی ذکر بھی کرنا چاہیئے

حال۔ کسی وقت آنکھ بند کرلیتا ہوں تو قلب میں اللہ اللہ کی حرکت ہوتی ہے۔

تحقیق۔ مگر زبان سے بھی کہنا چاہیئے۔

حال۔ اور بعض وقت بلا ارادہ آواز آتی ہے مگر روک دیتا ہوں کہ کسی دوسرے پر ظاہر نہو۔

تحقیق۔ روکنے کی ضرورت نہیں۔

حال۔ اور جب یہ حالت ہوتی ہے تو تنہائی میں رہنے کو دل چاہتا ہے۔

تحقیق۔ ہاں یہ بہتر ہے اگر کسی ضروری کام کا حرج نہ ہو۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول صـ۱۲۲

سلطان الاذکار اور انحد میں نسبت

حال۔ حسب الحکم کمترین سلطان الاذکار کرتا ہے جسم اعلیٰ میں گونجتی ہوئی آواز معلوم ہوتی ہے لیکن اکثر خلوت میسر نہیں ہوتی آواز لوگوں کے کان میں پہنچنے سے قلب متوجہ نہیں ہوسکتا اس لئے اس شغل میں خلل بہت واقع ہوتا ہے اور یہ بھی شبہ ہے کہ یہ صورت انحد کی ہے یا سلطان الاذکار کی۔

تحقیق۔ ان میں عموم و خصوص مطلق ہے سلطان الاذکار اس صوت کو بھی عام ہے

حال۔ ان دنوں حالت بھی بہت قوی اور نہایت الذ و اعلیٰ پیدا ہوئی تھی لیکن پھر چند روز کے بعد خود ہی جاتی رہی اب آجکل قبض شدید ہے لیکن نورانیت زائد معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق۔ کچھ فکر نہ کیجئے مقصود کے محفوظ رہتے ہوئے یہ تغیرات لا یعبأ بہا اور لازم ہیں۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۱۲۲

بحالت عذر مختلف اوقات میں ذکر کرنا مضر نہیں

حال۔ بندہ کا کام تعلیم کا ہے اسواسطے ایک وقت وظیفہ کے لئے متعین نہیں ہو سکتا ہے کبھی بعد ظہر اور کبھی بعد مغرب اور کبھی صبح کو کر لیا کرتا ہوں مگر تشویش رہتی ہے کہ شاید ٹھیک ہو یا نہ ہو۔

تحقیق۔ اختلاف اوقات بحالت عذر مضر نہیں۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۱۲۳

مشغول سے جو ہو سکے غنیمت ہے

سوال۔ نماز اشراق کیلئے فرض پڑھنے کے بعد اسی جگہ بیٹھا رہنا ضروری ہے یا دوسری جگہ کو سرک کر بیٹھنا یا اور جگہ اٹھکر جا بیٹھنا اور کلام مجید یا تسبیح وغیرہ اٹھانے کے لئے اٹھ جاوے یا نہیں افضل اور اولیٰ کیا ہے۔

جواب مشغول آدمی افضل کو کہاں ڈھونڈے جو ہو جاوے غنیمت ہے۔ حصہ ششم ص ۱۲۴

مراقبہ میں آنکھ بند کرنا نہ کرنا

حال۔ اہل طریق نے اکثر ذکر و شغل مراقبہ میں آنکھیں بند کرنے کو لکھا ہے یہ محض یکسوئی کے لئے ہے۔

تحقیق۔ ہاں۔

حال۔ مراقبہ وغیرہ بغیر بند کئے ہوئے آنکھوں کے ہو سکتا ہے۔

تحقیق۔ ہو سکتا ہے۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۱۲۰

مقدار مقررہ پر ذکر میں زیادتی

حال۔ ایک دن میرے خیال میں آیا کہ اخیر درجہ پر حضور ۲۴۰۰۰ مرتبہ اللہ اللہ کا ذکر کرنے کو فرماتے ہیں بس جب مجھے بھی کسی وقت یہ کرنا ہی پڑے گا تو ابھی سے کیوں نہ عادت ڈالی جاوے چنانچہ حضور کے حکم کی بموجب علاوہ سولہ سو مرتبہ ذکر اسم ذات صبح کے شب و روز میں ۱۲۰۰۰ مرتبہ میں ذکر اسم ذات اور کرتا ہوں اور اس التزام سے کہ دن اور رات میں زیادہ تر خدا کا نام زبان سے جاری رہے۔ لیکن یہ بارہ ہزار مرتبہ ذکر خفی کرتا ہوں ایک جلسہ میں نہیں کرتا ہوں بلکہ مختلف اوقات میں جب یاد آ جاوے کرنے

لگتا ہوں ۔۔۔ ۱۲۰۰ ہزار سے کم نہیں ہونے پاتا ہاں کبھی ۔۔۔ ۲۲ تک نوبت پہونچ جاتی ہے روزانہ کا معمول برابر جاری ہے یعنی نصف پارے کی تلاوت ذکر اسم ذات سولہ سو مرتبہ اور ذکر نفی اثبات نو سو مرتبہ تہجد بعد عشاء۔

تحقیق ۔ اللہ تعالیٰ برکت فرماویں مگر اس زیادت کی جو بنا ہے یعنی یہ خیال ہے کہ کسی وقت زیادہ تبلاؤں گا یہ محض بلا دلیل ہے میں سکو برابر نہیں تبلاتا بلکہ اسکی حالت کی مناسب

سوال ۔ آجکل میری بڑی لڑکی جسکا نام ...... ہے بعارضہ بخار سخت علیل ہے اور وہ میرے پاس بھی نہیں ہے یعنی مجھ سے اور اپنی ماں بہنوں سے علیحدہ ہے اور ننہال میں ہے جو یہاں سے بہت فاصلہ پر ہے ۵ سال کی اسکی عمر ہے اسکی علالت کیوجہ سے اس کی ماں بہت پریشان رہتی ہے اور میں بھی متردد رہتا ہوں اس لئے التماس ہے کہ حضور اس کی صحت کے لئے خاص طور سے دعا فرمائیں گے ۔

جواب ۔ بدل و جان اس کی شفا کی دعا کرتا ہوں ۔

سوال ۔ اور میرے لئے بھی خاص طور سے دعا فرمائیں گے اور جو کچھ مناسب سمجھینگے میرے لئے تجویز فرمائیں گے ۔

جواب ۔ کئے جایئے بس ۔

سوال ۔ جناب مفتی صاحب نے جو کچھ وقت فرمادیا ہے میں اسپر دل سے راضی ہوں مفتی صاحب کو کامل اختیار ہے جو ان کے مزاج میں آوے کر سکتے ہیں مجھے دل سے منظور ہے میری اجازت کی کوئی ضرورت نہیں وہ مختار ہیں جو چاہیں کریں ۔

جواب ۔ جزاکم اللہ تعالیٰ ۔

حال ۔ میرے حال کے موافق یقینی امید ہے کہ جسوقت یہ عریضہ ڈاک میں ڈالدیا جاویگا ضرور یہ فاسد خیال میرے دل سے رفع ہوجاویں گے اور تسکین ہوجاویگی ۔

تحقیق ۔ خدا ہمچنیں کند ۔

سوال ۔ لیکن حضور ضرور میرے واسطے خاص طور سے دعا فرماویں ۔

جواب ۔ بدل و جان ۔

تربیت حصہ ششم ربیع اول ۵۴ھ

ذکر لسانی سے تھک جائے تو فکر دل سے رکھے

حال ۔ حسب الارشاد حضور والا بہت دلوں

سے معمول ہے کہ کچھ نہ کچھ ذکر تمام دن زبان سے جاری رکھا کرتا تھا اور انتہائے دن میں دل بہت خوش ہوتا تھا اور دعا کیا کرتا تھا کہ اے اللہ پاک تیرا بڑا احسان ہے کہ تو نے تمام دن ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائی اب چند روز سے کیا بات ہے عصر کے وقت یا مغرب کے وقت اکثر زبان بہت تھک جاتی ہے اور نہیں چلتی ہے اس سے دل کو بڑا رنج اور پریشانی ہوتی ہے کہ تمام دن ذکر زبان سے نہیں ہوا اب حضور والا سے معروض ہے کہ جب زبان تھک جاتی ہے اسوقت بجائے اس کے کیا مناسب ہے۔

تحقیق۔ فکر دل سے اور اگر اس سے بھی ملال ہو تو راحت لینا۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۱۲۲

دوام قلیل پر بھی نافع ہے

حال۔ اب علاوہ علالت کے گھر کا تمام بار اسی نحیف پر ہے بھائی صاحب..... خود کچھ کام نہیں کر سکتے اب حالت موجودہ میں جو حضور حکم دیں وہ کروں اور جس طریقہ سے ممکن ہو تعلیم باطنی کا سلسلہ حضور جاری فرماویں اور کمترین کا شوق پورا ہو۔

تحقیق۔ اگر صحت و فرصت میں کمی ہے تو تھوڑا ہی کام شروع کیا جاوے دوام کے ساتھ قلیل بھی موجب برکت ہوتا ہے قصد السبیل سے دستور العمل مناسب بقدر تحمل شروع کر کے حالات سے اطلاع دیجاوے اور میرے مواعظ و رسالہ قصد السبیل و تربیت السالک ۴ حصے بالاستیعاب مطالعہ کر لئے جاویں۔

تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۹۹

حال۔ کمترین کو تبخیر کے باعث سخت تکلیف ہے۔ چونکہ یہ مرض مجھکو دائمی ہے۔ خصوص تغیر و تبدل موسم میں بہت زیادہ تکلیف ہو جاتی ہے۔ اس وقت دماغ کی تکلیف ناقابل برداشت ہے اس لئے دن کے معمولات تقریباً بالکل بند ہو گئے ہیں البتہ بعد نماز تہجد کہ اسوقت بوجہ راحت پانے دماغ کے معمولات کو پورا کر لیتا ہوں۔ اسلئے اطلاعاً گذارش ہے اور دعا کا طالب ہوں۔

تحقیق۔ ؎ بس ہے اپنا ایک بھی نالہ اگر پہنچا وہاں ؛ گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ و فریاد ہم
قلیل بھی انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہے بڑی چیز دھن اور دھیان ہے یہ رہنا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی۔ دعا بھی کرتا ہوں۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص[illegible]

حال۔ دوسری حالت یہ ہے کہ خادم کے دل میں ایک حسرت ہے جسکو اس وقت عرض کرنے میں پس وپیش ہے لیکن قلب کا تقاضا ہے کہ اپنے پیر و مرشد سے کسی راز کو چھپانہ رکھے وہ یہ کہ خادم نے بار ہا زیر آستانہ مبارک عرصہ عرصہ تک قیام بھی کیا لیکن کبھی ذکر و شغل کی توفیق نہ ہوئی جیسا کہ دوسرے اخوان طریقت بغرض وصول الی اللہ ذکر و شغل کرتے ہیں اور اپنی اپنی احوال باطنی بغرض اصلاح حضور میں پیش کرتے ہیں اب ان بھائیوں کا حال دیکھکر اور سن کر حسرت ہوتی ہے اور اپنی پست ہمتی اور کاہلی پر ندامت اب کیا کروں ع عبث حسرت ہے اسے ناداں گیا موقع نہیں ملتا ؎ قویٰ کمزور ہوگئے عمر پچاس سے اوپر ہے قوت مجاہدہ بھی نہیں رہی۔

تحقیق ؎ آب جیحوں را اگر نتواں کشید ؎ ہم ز قدر تشنگی نتواں برید ؎ جس شخص کی قوت ہضم کمزور ہو جاتی ہے کیا وہ بالکل کھانا چھوڑ دیتا ہے یا تھوڑا تھوڑا کھانے لگتا ہے اور اگر کوئی تجویز کرے کہ بالکل نہ کھاؤ تو کبھی اس تجویز کو قبول نہیں کرتا تو پھر دین کے کام میں اس قاعدہ پر کیوں نہیں عمل ہوتا۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۵۶

معمولات میں کمی بیشی

حال۔ گاہ گاہ بجہت بیماری در معمولات اندکے کم و بیش مے شود۔

تحقیق۔ لاباس بہ۔

حال۔ گاہ گاہ بفرط شوق آمدہ دل می خواہد کہ ذکر اسم ذات زائد از معمول خود کنم انچہ در حق بندہ مصلحت باشد ارشاد فرمایند۔

تحقیق۔ بشرط تحمل مستحسن ست۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۳

ذکر کی قضاء کی بجائے استغفار کافی ہے

سوال۔ میرا ذکر دو یوم کا قضا ہوگیا اسکی قضا ادا کرلوں

جواب۔ استغفار کافی ہے۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۴

بلا وضوء ذکر کرنا

سوال۔ بلا وضو ہر وقت اسم ذات کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ کچھ حرج نہیں لیکن تیمم افضل ہے۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۵

پائخانہ اور جماع کیوقت ذکر لسانی منع ہے

سوال یعنی جن صاحب سے بیعت تھا

وہ فرماتے تھے کہ اسم ذات پاخانہ میں اور جماع کے وقت بھی کرنا چاہئے ۔ اگر نہ کیا جاویگا تو جتنا وقت ضائع اسمیں ہوگا اسکا حساب لیا جاوے گا یہ فرمانا ان کا ٹھیک ہے یا نہیں ۔ میں نے بسبب بے ادبی کیا نہیں ہے ۔

جواب ۔ انہوں نے غلط کہا آپ کا فعل ٹھیک ہے البتہ دل سے دھیان رکھیں ۔

تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۵

تہجد کا ذکر بعد نماز فجر کرنا

سوال ۔ اگر اجازت ہو تو تنبیہات وصیت کی پشت پر جو مختصر اوراد کے عنوان سے اوراد اسکے نیچے لکھے ہوئے ہیں کرلیا کروں ۔

جواب ۔ بہتر ہے ۔

سوال ۔ بعض دن تہجد کے وقت آنکھ نہیں کھلتی تو اسوقت جو نفی اثبات اور اسم ذات دوضربی پڑھنے کا معمول ہے صبح کی نماز کے بعد اسم ذات کی تسبیحات شروع کرنے سے پیشتر پڑھ لیتا ہوں کچھ حرج تو نہیں ہے ۔

جواب ۔ کچھ حرج نہیں لیکن بہتر ہے کہ جو صبح کا معمول ہے وہ پہلے کرلیا جاوے ۔

تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۵

ایک سانس میں کئی بار ذکر نفی واثبات یا اسم ذات کرنا

سوال ۔ مثل اسم ذات کے اگر نفی اثبات اور اسم ذات دوضربی کئی مرتبہ ایک سانس میں کرلیا جاوے تو کچھ حرج تو واقع نہیں ہوتا ۔

جواب ۔ کچھ حرج نہیں ۔

تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۵

ذکر میں آنکھ بند کرنا

سوال ۔ آنکھ بند کرکے اوراد یا اذکار کرلئے جاویں یا نہیں ۔

جواب ۔ جس طرح زیادہ دل لگے ۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۵

تصور بوقت ذکر

سوال ۔ اوراد یا اذکار کرنے میں ان کے معنوں کا خیال رکھوں یا یہ کہ خداوند کریم دیکھ رہے ہیں ۔

جواب ۔ دوسرا خیال زیادہ مفید ہے ۔

تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۵

متعین مقدار ذکر پر اضافہ کرنا

سوال ۔ چھ ہزار اسم ذات دوضربی کرتا ہوں

اگر مناسب خیال فرماویں تو تعین سے کچھ زیادہ کر لوں یا فقط دلچسپی پر چھوڑا جاوے
جواب۔ تعین زیادت کی مصلحت ہے ایسی مقدار تک جس پر دوام کی امید غالب ہو۔
تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ٦

ذکر سے مناسبت کی علامت

حال۔ ذکر چھوڑ کر دیگر کسی چیز کو دل نہیں چاہتا کہ کروں۔
تحقیق۔ علامت ہے مناسبت بالذکر کی۔ مبارک ہو۔
حال۔ سینہ میں اکثر ذکر اور غیر ذکر کی حالت میں معلوم ہوتا ہے کہ شیر و قند بھرا ہوا ہے۔
تحقیق۔ زیادہ مناسبت کی علامت ہے۔ زیادہ مبارک ہو۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ٦

تصور بوقت تلاوت قرآن پاک

حال۔ حق تعالےٰ کے دیکھنے کا تصور کرنا دیگر اذکار میں تو سہل ہے۔ مگر قرآن شریف پڑھتے وقت یہ خیال رکھنا کہ مجھکو اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں اس میں طبیعت پراگندہ ہوتی ہے۔
تحقیق۔ اس وقت یہ تصور نہ کریں بلکہ یہ خیال رکھیں کہ حق تعالےٰ میرے پڑھنے کو سن رہے ہیں۔
تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ١١

ذکر کیلئے ایک مجلس شرط نہیں

سوال۔ بندہ اٹھارہ ہزار مرتبہ ذکر اللہ اللہ کا ایک مجلس میں کر سکتا ہے اور اگر ایک مجلس ذکر معین کے لئے شرط نہیں تو چوبیس ہزار مرتبہ بھی ذکر بالایوم دلیل میں کر سکتا ہے مگر متفرق اوقات میں کہ اسقدر فلاں وقت اور اسقدر فلاں وقت۔
جواب۔ ایک جلسہ کی قید نہیں دو تین کر لیں اور دو سے زیادہ مناسب نہیں بحالت موجودہ۔
سوال۔ وقت معین میں اگر نصف گھنٹہ کی تقدیم تاخیر ہو جاوے تو کیا تعین ٹوٹ جائیگی۔
جواب۔ نہیں ٹوٹیگی۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ١١

تصور شیخ بوقت استحضار نام مبارک آنحضرت صلعم

حال۔ اکثر اوقات حضور کی صورت مبارکہ کا خیال جما رہتا ہے حتیٰ کہ جب درود شریف پڑھتا ہوں تو لفظ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر حضور کا خیال آجاتا ہے اسمیں دل گھبرا جاتا ہے اور متوہم ہو جاتا ہوں جب دعا

اللھم انی اسالک حبک وحب حبیبک مانگتا ہوں تو حبیب حضوری کا خیال آتا ہے۔

تحقیق۔ صورت کا خیال آجانے کو جو لکھا ہے یہ نہایت مبارک حالت ہے گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے حقیقت اسکی آپ کے مقتدا کا غایت درجہ کا تابع سنت ہونا ہی تاکہ اس کے انکشاف سے پورا اطمینان اور تسلی ہو جو شرط اعظم ہے نفع فی الطریق کی۔

تربیت حصہ ششم ربع اول ص۱۲

سوتے میں یا سانس کی آواز سے ذکر کا جاری رہنا کمال نہیں

حال۔ اس درمیان میں عرصہ پندرہ یوم کا ہوا کہ طبیعت میری خراب ہوگئی تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ بارہ تسبیح اور چھ ہزار اسم ذات کا ورد برابر جاری رہا اس سے قبل بجائے بارہ تسبیح کے اٹھارہ تسبیح پڑھتا تھا اب تک اسم ذات بعد نماز عصر مغرب کے وقت تک میں پڑھتا تھا اب طبیعت چاہتی ہے کہ اسی چھ ہزار اسم ذات کو نماز پنجگانہ کے وقتوں میں تقسیم کر کے پڑھا کروں اگر کچھ نقصان نہ ہو تو حالت میری یہ ہے کہ بعض روز سوتا رہتا ہوں اور ذکر لا الہ الا اللہ زبان سے جاری رہتا ہے۔ جب اٹھتا ہوں۔ جو لوگ جاگتے رہتے ہیں بیان کرتے ہیں اور بعض روز جب تہجد کے وقت اٹھتا ہوں تو زبان سے آہستہ آہستہ لا الہ الا اللہ اور ناک سے جو سانس آتی ہے اس میں اللہ اللہ قلب سے الا اللہ کی آواز جاری پاتا ہوں۔

تحقیق۔ چھ ہزار کو پانچ وقت پر تقسیم کرنے سے ہر جلسہ میں بہت کم رہ جائیگا کیا اسکی کوئی خاص ضرورت پیش آئی اور سوتے ہوئے ذکر کا جاری رہنا کوئی کمال کی حالت نہیں ہے گو علامت اچھی ہے اسی طرح سے سانس کی آواز سے ذکر کا محسوس ہونا بھی سمجھا جاوے۔

تربیت حصہ ششم ربع اول ص۲۵

تعلیم پر ذکر اللہ کی ترجیح میں تفصیل

سوال۔ اگر کوئی شخص بوجہ اسکے کہ اسکو ذکر اللہ سے دلچسپی ہے اور اپنے نفس پر اطمینان نہیں ہے وہ مدرسی کرنا اور لڑکوں کو پڑھانا پسند نہیں کرتا اور ذکر اللہ ہی میں اپنا دن رات کٹانا یا جو کوئی اس کے پاس آجائے انہیں دین کی باتوں کی ترغیب دینا اور نصیحت کرنا پسند کرتا ہے تو ایسے شخص سے عدم تعلیم پر عند اللہ

قیامت میں مواخذہ ہوگا یا نہیں یا باوجود قدرے اطمینان کے پھر بھی وہ ذکر اللہ ہی کو پسند کرتا ہے کیا یہ شخص قابل ملامت علی عدم التعلیم ہے۔

جواب ۔ وہاں کی ضرورت تعلیم کے پورا کرنے کے لئے کوئی دوسرا شخص ہے یا نہیں اور وہ ضرورت پوری کر رہا ہے یا نہیں۔

سوال ۔ اور اس شعر ذیل کا کیا مطلب ہے ؎

صد کتاب و صد ورق در نار کن ۔ ؎ سینہ را از یاد حق گلزار کن

جواب ۔ جو کتب و اوراق حاجب ہیں وہ مراد ہیں۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۴۸

ترک معصیت ذکر و شغل سے افضل ہے

حال ۔ وصول والا نامہ بابرکت دعار حضرت والا خادم کی حالت بہ نسبت سابق بہتر ہے اس حیثیت سے بحمد اللہ معاصی میں تقلیل اور طاعت و ذکر میں تکثیر کا ظہور ہوا اکثر اوقات ذکر کی توفیق ہو جاتی ہے ایک معصیت کہ جس میں ابتلاء سب سے زیادہ تھا وہ بحمد اللہ متروک ہوگئی جس کو میں ہزاروں اذکار و اشغال سے بڑھکر سمجھتا ہوں اب اس میں استقلال اور بقیہ کے متعلق ہمت ترک و توفیق کی دعا کا خواستگار ہوں حضور کے مواعظ اور کیمیاء سعادت کو مطالعہ میں رکھتا ہوں اور باقی حال بدستور ہے۔

تحقیق ۔ آپ کے حالات سے خصوص ایک پرانی معصیت کے چھوٹ جانے سے بیحد مسرت ہوئی یہ بالکل ٹھیک ہے کہ ہزاروں ذکر و شغل سے بھی افضل ہے اللہ تعالےٰ مبارک کرے دعائے استقامت و ثبات کرتا ہوں آگے بھی ہمت شرط ہے۔

تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۵۴

وظیفہ اتنا معمول رکھے جس پر دوام ہو سکے

حال ۔ (۲) ذکر اسم ذات بالجہر بفضل باری تعالےٰ گذشتہ شب کو پانچہزار مرتبہ ادا کیا اسطرح کہ روزانہ ۵۰۰ مرتبہ بڑھایا اب بھی یہ دل چاہتا ہے کہ اور اضافہ کروں۔

تحقیق ۔ اتنا ہی معمول رکھا جاوے جس پر دوام ہو سکے۔

حال ۔ (۳) حسب الارشاد ہر وقت میں ذکر لسانی کرتا ہوں مگر غفلت ہوتی ہے۔

تحقیق۔ تھوڑے کا کچھ مضائقہ نہیں۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۶۱

حال۔ خدا کے فضل سے اس وقت بندہ کو بالکل آرام ہے اور یہ بھی آنجناب کو معلوم ہے کہ میرا ذکر و شغل قریب قریب دو ماہ سے نہیں ہوا ہے بوجہ بیماری کے اب آرام ہے اور بندہ پندرہ روز مکان پر رہیگا دن رات تمام خالی ہے آنجناب فرما دیں کہ بندہ کن کن وقتوں میں ذکر و شغل کو شروع کرے بالفعل تو بعد نماز مغرب چار ہزار مرتبہ اور طلوع شمس کے بعد چار ہزار مرتبہ لا الٰہ الا اللہ بغیر آواز بغیر ضرب کے کرتا ہے عرض یہ ہے کہ ان ایام میں ذکر کی اتنی مقدار ہو کہ پہلی کسر نکل جاوے اگر آنجناب تغیر تبدل فرماویں تو تحریر فرما دیجئے اور یہ بھی فرما دیجئے کہ ذکر کو سب وقتوں میں بغیر آواز بغیر ضرب کے کوئی یا کسی وقت میں مع ضرب بھی کر لیا کروں جس طرح آنجناب فرما دیں اسی پر عمل درآمد کیا جاوے۔

تحقیق۔ اس کا تو قصد کرو نہیں کہ گذشتہ ناغہ کی کسر نکل جاوے اور نہ اس کی کوشش کرو کہ پہلے کی برابر ہی ہو اس وقت طبیعت کا تحمل دیکھکر جس قدر بہت سہولت سے ہو جائے اُتنا رکھو۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۶۵

شیخ کے نزدیک رہکر ذکر کرنیکی شرط

حال۔ دگاہ گاہے در دلم می آید کہ ابتدا ء شغل ذکر غائبانہ از شیخ شروع نمودہ ام لہذا فائدہ معتد بہا پیدا نخواہد شد اندریں باب ارشاد عالی گردد۔

تحقیق۔ آیا گنجائش نزدیک ماندن میدارند۔

حال۔ میری ہمشیرہ صاحبہ ایک عرصہ ہوا کہ جناب کے زمرہ مریدوں میں داخل ہوئی ہیں اور ہمیشہ وہ جناب کی کتابوں کا مطالعہ کرتی رہتی ہیں اسمیں کوئی شک نہیں کہ انکی حالت بہت کچھ درست ہو چلی ہے اب انکا ارادہ ہے کہ حضور والا کی خدمت میں حاضر ہوکر کچھ عرصہ قیام فرماویں تاکہ حضوری سے جو فائدہ پہنچنے والا ہو اس سے فائدہ اٹھائیں لہذا بصد ادب التماس کرتی ہیں کہ کیا حضور والا مجھکو اجازت دیتے ہیں کہ میں حاضر خدمت ہوں اگر جناب کے خیال میں پردہ نشین عورت کا پیر کی خدمت میں بغرض حصول فوائد دینی حاضر ہونا شرعی حیثیت سے جائز ہو تو ضرور حضور اُنکی اجازت دیں تاکہ وہ حاضر خدمت ہوکر فائدہ حاصل کریں۔

جواب - امور ذیل قابل استفسار ہیں جواب ان پر موقوف ہے بشرطیکہ یہ خط پھر بھی آوے - (۱) میں نے خود آپ ہی کو نہیں پہچانا (۲) وہ آنے میں کیا فائدہ سمجھتی ہیں جو بدون آنے کے حاصل نہیں ہو سکتا (۳) اگر وہ شوہر والی ہیں تو کیا شوہر کی اجازت حاصل کرینگی (۴) خرچ وغیرہ کے لئے قرض تو نہ کرنا پڑیگا (۵) سفر میں اور یہاں کے قیام میں ان کا کون محرم ہمراہ ہوگا (۶) کتنا قیام ہوگا (۷) مجھ سے فوائد حاصل کرنے کی انہوں نے کیا صورت سوچی - تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۴۷

آثار سرایت ذکر

حال - احقر حسب الحکم حضور والا کے روزانہ بلا ناغہ تین ہزار بار اسم ذات بالجہر بعد نماز عشاء پڑھ لیا کرتا ہے بعد نماز عشاء پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ پچھلی رات میں آنکھ نہیں کھلتی جدید حالت یہ ہے کہ گاہے بگاہے عین ذکر میں ایسا ہو جاتا ہے کہ سر میں جنبش معلوم ہوتی ہے اور جنبش بڑھتے بڑھتے ایسا ہو جاتا ہے کہ بدن بھی ہلنے لگتا ہے اور آواز ذکر کی کچھ بھرائی سی معلوم ہوتی ہے اور ذکر ویسے ہی جاری رہتا ہے ذکر میں کوئی نقص نہیں ہوتا البتہ اسوقت ذکر کے لئے زبان بہت تیزی کے ساتھ کام دیتی ہے کہ تسبیح کے دانے اتنی عجلت کے ساتھ ہٹانا مشکل معلوم ہوتا ہے اور ایسی حالت میں ذکر میں کچھ نشاط بھی معلوم ہوتا ہے اور اختتام ذکر پر جبکہ فارغ ہو کر مسجد سے نکلتا ہوں تو قدم برابر نہیں پڑتے جیسے معلوم ہوتا ہے کہ نشہ میں چور ہوں اور آہستہ آہستہ عصا ٹیک کر گھر پہنچتا ہوں اور جس روز ذکر میں حالت نہیں ہوتی اس روز یہ حالت بھی نہیں ہوتی - امیدوار ہوں کہ حضور بہت جلد جواب سے شاد فرما کر یہ تحریر فرماویں گے کہ حالت میری کیسی ہے

تحقیق - بہت اچھی ہے اور منجملہ آثار سرایت ذکر کے ہے مبارک ہو - تربیۃ حصہ ششم ربع اول

حال - قبل ازیں بندہ عریضہ بحضرت والا فرستادہ بود بدیں مضمون کہ حرکتے کہ بوقت ضرب معلوم میشود ہمیشہ محسوس میشود بوقت نماز زیادہ تر در پاسخ آں عریضہ ارشاد فرمودہ بودند کہ از حکیمے تشخیص باید کرد امتثال آں امر نمودہ نزد ڈاکٹرے مسلمان رفتہ بودم او بعد معائینہ از آلہ ڈاکٹری گفت کہ ہیچ بیماری بفضلہ تعالیٰ نیست خفیف محسوس میشود کہ اعتبارے مرا نشاید -

تحقیق - پس سرایت ذکر مبارک باد -

حال- بکرمہ تعالیٰ معمولات جاری است مگر بوقت دوازدہ تسبیح از چند روز خواب غالب میشود ہرچند کوشش میکنم مگر دفع نمیشود ودر ذکر ونماز چند روز تکاسل راہ یافتہ واز آں دل پریشان میشود- حضور دعا فرمایند کہ خدائے تعالیٰ محبت ومعرفت خود عطا فرماید وشوق وذوق زیادہ گرداند-

تحقیق- دعا میکنم-

حال- از من ہیچ نیاید صرف بفضل جناب امید بستم وبر رحمت باری تعالیٰ توکل نمودم ؎

نیاوردم از خانہ چیزی نخست ٭ تو دادی ہمہ چیز من چیز تست

بفضلہ تعالیٰ خیریت دارم وخیریت حضرت والا عند اللہ مطلوب-

تحقیق- من ہم بخیرام- تربیۃ حصہ ششم ربیع اول ص۹۳

حال- جس وقت اللہ زبان سے کہتا ہوں تو حلق کے نیچے سے چٹ چٹ آواز آتی ہے اور صبح کو جو کلمہ کا ذکر کرتا ہوں اس میں اور طرح کی آواز چھن چھن سی قلب سے نکلتی معلوم ہوتی ہے یہاں بہت زیادہ ذکر کے بعد قلب کبھی کبھی متحرک ہوجاتا ہے اور تھانہ بھون میں دیکھتا تھا کہ تھوڑا سا ذکر کرنے سے قلب متحرک ہوجاتا تھا-

تحقیق- یہ سب آثار ہیں سرایت ذکر کے مبارک ہو- تربیۃ حصہ ششم ربیع اول ص۹۵

مختلف اشکال نظر آنا کچھ مقصود نہیں

حال- حضور پرنور کے تشریف شریف سفر میں لیجانے کے بعد دو یوم جسم کے اندر سے ایک سایہ معلوم ہوتا ہے حرکت کنندہ کبھی وہ سایہ کے سامنے معلوم ہوتا ہے کبھی جانب راست معلوم ہوتا ہے- لیکن ہمیشہ حرکت کنندہ معلوم ہوتا ہے مثل حرکت ناچنے کے ذکر عدم ذکر کی کوئی قید نہیں آنکھ بند کرنے سے وہ حالت نظر آتی ہے دن اور رات برابر نظر آتا ہے غالباً ۱۵ یوم گذر گئے ہوں گے کہ حالت سلطان الاذکار میں کسی قدر سفیدی نظر آئی اس سفیدی کے اندر سیاہی نظر آئی سیاہی کے اندر ایک آدمی نظر آیا لیکن معلوم نہیں ہوا وہ کون تھا کس کی صورت تھا دور میں نظر آیا اس آدمی کی شکل صاف نظر آئی اس دن سے اندرونی حرکت کا اس قدر غلبہ ہوا کہ تمام جسم میں جس عضو کی طرف نظر کیجاتی ہے اسی میں وہ حرکت موجود ہے حتیٰ کہ جس چیز میں نظر کیجاتی ہے اسی میں حرکت نظر آتی ہے چھ روز ہوئے بعد نماز مغرب حجرہ کے اندر بندہ جب داخل ہوا تمام حجرہ میں سفیدی نظر آئی بند ہونے

تعجب کیا کہ کیا سبب ہے کوئی چراغ نہیں لالٹین نہیں یہ روشنی کہاں سے آئی کچھ دیر بعد معلوم ہوا کہ بندہ کی آنکھ سے نکلتی تھی اور تمام حجرہ بھی اس روشنی میں سفید تھا یہ حالت دو روز بخوبی رہی پھر کم ہوئی لیکن اب بھی ہے کمی کی حالت میں آنکھ سے سفیدی کا اخراج ہوتا ہے اور ایک دفعہ بعد سلطان الاذکار کے کچھ تکان غالب ہوا اس حالت میں صورت بندہ کی نظر آئی سامنے بہت ہی خوبصورت چہرہ نوجوان ۲ منٹ بعد غائب ہو گیا

تحقیق۔ کبھی یہ متخیلہ کا تصرف ہوتا ہے اور کبھی روح اشکال مثالیہ سے منکشف ہوتی ہے اور ہر حال میں غیر مقصود ہے مگر مضر نہیں بشرطیکہ اسکی طرف التفات نہ کیا جائے بلکہ بعض اوقات مصلحت ہے جبکہ ذریعہ یکسوئی اور تسلی کا ہو۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص ۹۲

ذاکر کا معاش سے تعلق

حال۔ آجکل اسم ذات (۴۰۰۰) کرتا ہوں اور سب وظائف سابق دستور میں عین ذکر کے وقت انوار معلوم ہوتے ہیں دنیاوی ضرورت وغیرہ خارج اور مانع ہیں ورنہ بعض وقت ذکر کی مشغولی کو جی چاہتا ہے کہ زیادہ وقت اس میں صرف کروں جس قدر زیادہ ذکر کی توفیق پاتا ہوں زیادہ طمانیت بھی پاتا ہوں یہانتک کہ ترک ذکر سے بعض وقت انقباض ہوتا ہے کہ جی یوں چاہتا ہے کہ ملازمت وغیرہ کا سلسلہ توڑ کر ایک حجرہ میں بیٹھکر یاد الٰہی میں مشغول ہو جاؤں اور رزق کے باب میں یہی شعر بار بار یاد آتا ہے۔

ؔ جنون منکؔ ان تسعی لرزق ؛ ویرزق فی غشاوۃ جنین

اس وقت مئو میں معہ اہل وعیال کے آگیا ہوں اب جی نہیں چاہتا کہ یہاں سے کہیں جاؤں خیرآباد جو یہاں سے قریب بستی ہے وہاں کے لوگ چاہتے ہیں کہ ایک مدرس کی جگہ خالی ہے اگر ضرورت مجبور کرے گی تو شاید خیرآباد چلا جاؤں سیوان جانے کو جی نہیں چاہتا بلکہ خیرآباد یا کہیں جانا مرغوب خاطر نہیں زبردستی کا جانا اور کمانا ہے میرے باب میں جو مصلحت ہو مطلع کیا جاؤں۔

تحقیق۔ حالات ماشاء اللہ سب اچھے ہیں اللہ تعالیٰ مبارک فرماویں معاش کی اگر کوئی سبیل اطمینان کی نہ ہو تو حیلہ وتسلی نفس کیلئے خفیف سا تعلق مناسب ہے۔ تربیۃ حصہ ششم ص ۱۱

ذکر میں گرمی کا سبب

حال۔ میں حضور کی ہدایت کے موافق برابر کام کر رہا ہوں کبھی کبھی ذکر کی حالت میں بہت گرمی محسوس

ہوتی ہے حتیٰ کہ ایسے جاڑوں کے زمانہ میں پسینہ آجاتا ہے۔
تحقیق۔ کبھی وارد کی قوت کبھی بدن کا ضعف کبھی کچھ کچھ دونوں اسکا سبب ہے اگر بدن میں ضعف ہے تو رجوع الی الاطبا ضروری ہے اگر وارد کا اثر ہے مبارک ہے۔ تربیۃ حصہ ششم ص۱۰۲

عورت ذکر بلا جہر و بلا ضرب کرے

سوال۔ اور بعد تہجد کے وہ بھی ذکر بارہ تسبیح جہر یا خفی کرتی رہے یا نہ۔
جواب۔ اور وہ بارہ تسبیح کرنا اگر چاہیں بلا جہر و بلا ضرب کریں۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۱۰۸

وقت معمول میں تبدیلی اور مراقبہ موت

حال۔ ظہر کے بعد جو معمولات کا وقت تھا بوجہ عدیم الفرصتی عصر کے بعد پڑھنے کی معمول کی اجازت چاہتا ہوں۔
تحقیق۔ کچھ حرج نہیں۔
حال۔ مراقبہ موت کا بھی اجازت کا خواہاں ہوں۔
تحقیق۔ اجازت ہے۔
سوال۔ اگر میرے لئے کچھ اور مناسب ہو تو بتلایا جاوے۔
جواب۔ اگر فرصت اور قوت ہو اس میں اضافہ کر دیا جاوے آگے بار آنا ہوگا یاد دلانے پر اور کچھ بتلایا جاوے گا۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۱۰۹

ذکر تہلیل

حال۔ میں کچھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں لیکن پچھلی رات کو مجھ سے اٹھا نہیں جاتا بعد عشاء کے کچھ نفلیں پڑھ لیتا ہوں اور عشاء ہی کے بعد طالب ذکر ہوں آپ سے اور میں کمزور آدمی ہوں دعا کیجئے۔
تحقیق۔ لا الہ الا اللہ بلا ضرب و بلا جہر چھ تسبیح آہستہ آہستہ پڑھا کریں اور گاہ گاہ اُسکے ساتھ محمد رسول اللہ ملا لیا کریں اور بہشتی زیور مطالعہ اور عمل میں رکھیں اور کبھی کبھی حالات سے اطلاع دیا کریں تاکہ سلسلہ تعلیم کا جاری رہے۔ تربیۃ حصہ دوم ص۴

ذکر میں ضروری بات کرنا جائز ہے

سوال۔ اگر درمیان ذکر کوئی شخص بات چیت کرنے آوے تو اس سے کلام کرنا چاہیے یا نہیں۔
جواب۔ اگر ضروری بات ہو یا یہ کہ جواب نہ دینے سے دوسرا آدمی زیادہ پریشان کریگا

ایسی حالت میں جواب دیکر قلب کو یکسو کر لینا بہتر ہے اور بعد فراغ سمجھا وے کہ غیر ضروری بات ایسے وقت میں نہ کرنا چاہیئے۔ تربیۃ حصہ دوم ص۴۷

ذکر میں مختلف الوان نظر آنا

سوال۔ بعد تہجد کے دوازدہ تسبیح مع مراقبہ موافق ارشاد اعلیٰ حضرت کے کرتا ہوں اور بعد سنت فجر کے تھوڑی دیر مراقبہ رویت کا کرتا ہوں ایک روز ذکر میں مجھے یہ معلوم ہوا کہ میرا دل مجھے دکھائی دیا سرخ تھا اور اس پر اللہ اللہ لکھا معلوم ہوا اور ذکر کرنے میں سپیدی کئی روز سے سینہ سے لیکر سر تک معلوم ہوتی ہے اور کبھی کبھی سر سے بھی اوپر معلوم ہوتی ہے اور کبھی کبھی زرد رنگ معلوم ہوتا ہے یہ محض خیال خام ہے یا اور کچھ ہے۔

جواب۔ یہ ہے تو خیال مگر خیال اختراعی وغیر واقعی نہیں معانی حقیقیہ ان اشکال برزخیہ میں متمثل ہوتے ہیں اور حکمت اس میں ذاکر کا دل بڑھانا ہے اور یہی معانی ہیں قول حضرت جنید رحؒ کے تلک خیالات تربی بہا اطفال الطریقۃ پس یہ نعمت ہے۔ جس پر شکر کرنا چاہئے لیکن کمال اور مقصود نہیں مقصود ذکر و اطاعت اور اس کا ثمرہ کہ مقصود المقصود ہے رضائے حق ہے۔

حال۔ رات ذکر میں مراقبہ کرتا تھا کہ عرش معلی سے میرے سینہ میں نور آرہا ہے اسی حال میں یہ آواز میرے کان میں آئی کہ تمہارے سینہ میں نور آیا میں نے خیال کیا تو کوئی کہنے والا نہ معلوم ہوا اور دل میں یہ خیال آیا کہ یہ آواز اعلیحضرت حاجی صاحب قدس اللہ سرہ کی ہے اور میں حضرات پیران چشت کو اکثر کچھ پڑھکر ایصال ثواب کیا کرتا ہوں اسکے لئے جیسا ارشاد ہو

تحقیق۔ گو بطور کرامت کے ایسا فیض ارواح طیبہ سے بھی ہو سکتا ہے لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے یہاں بھی غالب اوقات و احوال میں وہی صورت ہے جو اوپر لکھی گئی اور ایسی صورت اکثر کسی لطیفہ غیبیہ سے صادر ہوتی ہے۔ تربیۃ حصہ سوم ص۵

ذکر میں آواز سننا کہ ظاہری تعلیم کرتے ہیں

حال۔ جناب من ذکر کلمہ شریف میں سنا کہ کوئی کہتا ہے ظاہری تعلیم کرتے ہیں۔

تحقیق۔ اگر اس کو سنکر فرحت و سرور ہوا تو یہ اشارہ ہے حسن تعلیم کی طرف کہ ظاہر کی بھی رعایت کی جاتی ہے نہ کہ ملاحدہ کی طرح کہ ظاہر کا بالکل انکار ہی ہے اور اگر اس کو

سنکر توحش ہوا ہو تو یہ غلط اندازی ابلیس کی ہے کہ تعلیم سے بدگمان کرتا ہے کہ یہ صرف ظاہر کی تعلیم ہے یہاں باطن کی تعلیم نہیں ہوتی اول صورت میں شکر کرنا چاہیئے اور دوسری صورت میں لاحول پڑھکر دفع کرنا چاہیئے۔ تربیۃ سوم ص۱۸

مراقبہ کے معنی اور طریق

سوال۔ مراقبہ کرنیکا کیا طریقہ ہے اور کس طرح کیا جاوے اور کس بات کے کرنے سے اس میں فائدہ ہوگا اور کتنی دیر کیا جاوے اور کس وقت کو اسکی مشق کے واسطے بہتر سمجھا جاوے مراقبہ کا خیال کرکے اکثر بیٹھتا ہوں مگر کوئی فائدہ نہیں محسوس ہوتا حقیقۃ و طریقۂ مراقبہ مطلوب ہے۔

جواب۔ کسی مضمون کا تصور باندھنا مراقبہ ہے مضامین مختلف ہیں حسب اختلاف استعداد ہر ایک کیلئے جدا مراقبہ نافع ہوتا ہے آپ کیلئے یہ نافع ہے الم یعلم بان اللہ یری۔ کی تلاوت تین چار بار کرکے اس کے مضمون کو اس طرح سوچا جاوے کہ یہ خیال کیا جاوے کہ اللہ تعالےٰ ہمکو اور ہمارے افعال ظاہرہ و باطنہ کو دیکھ رہے ہیں بیس منٹ سے تیس منٹ تک اختیار ہے شدہ شدہ اسکا اثر دوسرے اوقات میں بھی رہنے لگے گا اور بیحد نافع ہوگا۔ تربیۃ حصہ سوم ص۱۹

چلتے پھرتے تسبیح ہمراہ رکھنا

سوال۔ اکثر چلتے پھرتے فقط تذکر کے طور پر تسبیح رکھ لیجاوے تو اسمیں کوئی نقصان تو نہیں۔

جواب۔ اولیٰ ہے۔

سوال۔ راستہ میں اس امر کا خیال تو رہتا ہے کہ جہاں عفونت وغیرہ ہوتی ہے وہاں زبان کو روک لیتا ہوں مگر تاہم کبھی غفلت بھی ہو جاتی ہے۔

جواب۔ کوئی مضائقہ نہیں۔ تربیۃ حصہ سوم ص۲۰

نوافل تہجد بعد العشاء

سوال۔ میں موسم جاڑہ میں اکثر ایام کے اندر تہجد کو اٹھتا رہا اب عرصہ ڈیڑھ ماہ سے عجیب کیفیت ہے کہ ہر روز پختہ قصد کرکے سوتا ہوں مگر تہجد کے وقت سخت کاہلی آتی ہے کہ نہیں اٹھتا اور وتر بھی قضا ہو جاتی ہیں پھر نہایت پشیمان ہوتا ہوں اور اللہ میاں کے روبرو توبہ و زاری کرتا ہوں اور یہ خیال پختہ طور سے ہو جاتا ہے کہ آج سے ضرور اٹھوں گا مگر پھر نہیں اٹھتا اس حالت کو عرصہ ہوگیا اور جو بعد عشا تہجد پڑھنے کا قصد کرتا ہوں تو طبیعت میں یہ آتای

کہ اگر پڑھنا ہے تو اخیر شب میں پڑھنا بیگار ٹالنے سے کیا فائدہ۔ لہذا عشاء کے بعد بھی پڑھنے سے رہ جاتا ہوں اگر کبھی پڑھ بھی لیتا ہوں تو طبیعت کو سیری نہیں ہوتی اور یہہ خیال جم جاتا ہے کہ اس وقت کا پڑھنا کیا ہے پڑھنا تو اخیر رات کا ہے پھر قصد مصمم پچھلی رات کا کر لیتا ہوں مگر پھر نہیں اٹھنا کوئی تدبیر پچھلے کو اٹھنے کی بتا دیجئے یا جیسا ارشاد ہو ویسا کروں اور میں ناغہ ہونے پر تضرع ضرور کر لیتا ہوں اور دل پر صدمہ بھی بہت ہوتا ہے

جواب۔ یہ شیطان کی رہزنی ہے کہ عزیمت کی ہمت نہیں رخصت کو دل گوارا نہیں کرتا نتیجہ حرمان ہوتا ہے رخصت پر عمل کیجئے خواہ سیری ہو یا نہو مطلوب نہیں۔ غیر مطلوب کو مطلوب سمجھنا یہ بھی طریق کے زلات سے ہے۔ تربیت حصہ سوم ص۲۱

حال۔ جب سے بندہ آنجناب سے دیوبند جاتے وقت ملا تھا اس وقت سے ذکر بالجہر بعد نماز مغرب تین ہزار بار کرتا ہے حال یہ ہے کہ چند ہی یوم کے بعد سے اپنے ناقص خیال کے بموجب بالخصوص ذکر اور نماز کی حالت میں وساوس بہ نسبت پہلے کے کم آتے ہیں اور اس کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے رونا بہت آتا ہے اور گاہ گاہ نماز کے اندر (صرف اس خیال سے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک مجرم ہو کر کھڑا ہوں اور اس کے حکم کی صرف اس وقت تعمیل کر رہا ہوں) رونا آجاتا ہے گو یہ حالت پہلے اختیاری تھی لیکن اب اضطراری ہوگئی ہے اور نماز کے اندر توجہ رہتی ہے اور جتنی دیر بھی نماز کے اندر زیادہ صرف ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ جی لگتا ہے۔ الا گاہ گاہ جس کو میں توجہ سمجھا کرتا ہوں وہی وسوسہ کی صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ چند یوم تہجد کے لئے اٹھنا نصیب ہوا مگر شامت اعمال سے پھر نیند آنے لگی اور غلبہ نیند سے (اگر اسوقت اٹھنا نصیب ہو جاوے) تو پھر سستی سی رہتی ہے دعا فرما دیں۔ نیز بندہ کا ارادہ ہے کہ تعطیل سے پہلے دو تین یوم کے لئے جناب والا کی خدمت میں حاضر ہو جاوے اگر آنجناب کی اجازت ہو تو بندہ حاضر خدمت ہو جاوے ورنہ جیسی رائے جناب کی ہو بندہ کو بعض بعض اوقات کسی ایک گناہ کے یاد کرنے سے جو رونا زیادہ آتا ہے تو اسی حالت میں بندہ ظاہر بدن پر کچھ ضرب ہاتھ یا لکڑی کی لگاتا ہے یہ صرف بوجہ گناہ کرنے کی سزا کے طور سے آناً فاناً صادر ہو جاتا ہے اب بجائے اس کے چند یوم سے بطور جرمانہ کے خوراک وغیرہ میں کمی کی جاتی ہے اور اگر کوئی جدید گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو بہت ہی شدید ندامت کے زبان سے بیجا الفاظ

نفس کے بارہ میں نکل جاتے ہیں واللہ اعلم یہ حالت مضر ہے یا مفید مگر ہوتی ضرور ہے چھوٹا گناہ ایک امر عظیم معلوم ہوتا ہے مناسب ہدایات سے اطلاع بخشیں ۔

تحقیق ۔ سب حالات نہایت محمود ہیں اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے اور ترقی بخشے معمولات میں ترمیم کی ضرورت نہیں البتہ اگر اخیر شب میں ہمت کم ہو تو بعد عشا سب معمولات پورے کر لیا کریں پھر جب رات بڑھے گی دیکھا جائیگا اور خوراک کی کمی آپ کے مناسب حال نہیں جبر باتہ میں نوافل اتنی تعداد سے کہ نفس پر شاق ہو مقرر کر لیجئے اور سب حالت قابل الغاء ہے ۔ تربیۃ حصہ سوم صـ ۲۸

حال ۔ خاکسار کی حالت اندنوں بہت خراب ہے پہلے پہلے تو یہ حالت رہی کہ تنگ وقت پر بوقت تہجد آنکھ کھلنے لگی مگر صبح کی نماز سے پہلے پہلے دوازدہ تسبیح ادا کرتا رہا مگر بعد ازاں دن بدن صبح کے وقت آنکھ دیر سے کھلنے لگی اور دوازدہ تسبیح کی نصف تسبیح صبح کی نماز تک بہ مشکل پڑھ سکتا تھا بعد اسکے حالت ایسی خراب ہوئی کہ کثرت سے ناغہ ہونے لگی اور نہایت فضول اور بیہودہ خیال دل میں سما گیا کہ کوئی اچھی حالت ہوگی تب حضور کو اطلاع دونگا ایسی بری حالت کو کیا لکھوں اسی خیال میں کچھ عرصہ گذر گیا ایک دن تربیۃ السالک کے مطالعہ میں مشغول تھا اس سے معلوم ہوا کہ جیسی حالت ہو اچھی یا بری شیخ کو ضرور اطلاع کرے اور بعد ازاں خود ہی دل میں یہ خیال آیا کہ اگر بری حالت نہ لکھی تو اصلاح کاہے کی ہوگی لہذا نہایت ندامت سے عرض حضور کی خدمت میں عرض کرتا ہوں علاج اور دعاء خیر سے مشرف فرمادیں آج کل بھی برابر دوازدہ تسبیح قضا ہو رہی ہے مگر پہلے جب قضا ہوتی تھی تو پھر کسی وقت ادا نہیں ہو سکتی تھی لیکن آج طبیعت پر نہایت جبر کرکے بعد نماز صبح ادا کی تب تسلی ہوئی اپنی طرف سے تو میں حتی الوسع اس امر کی کوشش میں ہوں کہ معمولات قضا نہوں ۔ اگر کبھی ہو جاویں تو جلدی ادا کر دوں اور مجھے اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ اگر حضور توجہ فرماویں تو وہ مالک کریم ضرور مجھے کامیابی عطا فرماویں اول وقت بھی سویرے آنکھ لگ جاتی ہے اب میں نہایت حیران و پریشان ہوں اور اپنی حالت پر سخت نادم ہوں اور بجائے ترقی کے الٹا تنزل ہونے کا حال لکھتے ہوئے اور بھی حیا آتی ہے

تحقیق ۔ ایسے عوارض بڑوں بڑوں کو ان کے مرتبہ کے لائق پیش آتے ہیں پریشان

اور مایوس نہ ہوں۔ اگر آخر شب میں دشواری ہے اول وقت میں بعد عشا تہجد اور سب معمولات کر لئے جاویں اگر اس میں بھی دشواری ہو تو تہجد بعد عشا اور دیگر معمولات بعد مغرب کر لئے جاویں ایسے تغیرات کو تنزل نہیں کہتے غیر اختیاری امر سے کبھی ضرر نہیں ہوتا۔

تربیۃ سوم وچہارم ص ۳۰ و ۴۱

قلب سے اللہ اللہ کی آواز مسموع ہونا

حال: میں حضور کی عنایت وتوجہ سے حضور کے تلقین کردہ ذکر و شغل نہایت شوق ولذت سے ادا کرتا رہتا ہوں اور الحمد للہ آئندہ بھی امید قوی ہے کہ باقی زندگی بھی اللہ کی یاد میں صرف ہو جاوے حضور کی دعا سے میں اپنے کام میں خوب مزدوری کر لیتا ہوں مگر ان دنیوی امور کے ہجوم سے اور کاروبار معاش کے جھگڑوں سے ذکر کے ورد وظائف میں کچھ خلل اور تغیر اور بے ذوقی پیدا نہیں ہوتی اگرچہ بعض اوقات کام میں تھک بھی جاتا ہوں مگر یہ تھکن کچھ ایسی نہیں کہ مجھکو پریشان یا بے شوق کر دے بلکہ کام دھندا کرتے ہوئے بھی اکثر اوقات اللہ اللہ کی حرکت قلب میں محسوس ہوتی رہتی ہے اور رات کے وقت اسی حرکت قلبی سے اللہ اللہ کی آواز آتی ہے اور اس آواز کے سوا اور کئی قسم کی عمدہ عمدہ آوازیں آتی ہیں جن سے نہایت لذت اور ذوق ہوتا ہے۔ اور یہ آوازیں بھی اکثر رات کے وقت میں زیادہ آتی ہیں بعض مرتبہ تو ایسی سریلی اور بے نظیر آوازیں آتی ہیں کہ ہمہ تن اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہیں غرضیکہ ان دونوں میں مجھکو خوب مزہ اور لذت آتی ہے ایک وہی اسم مبارک اللہ اللہ کی آواز جو دل سے نکلتی ہے اور ایک یہی مختلف قسم کی آوازیں جو خود بخود آنے لگتی ہیں اپنے مزہ میں مجھکو مست کر دیتی ہیں نیز گذارش ہے کہ میرا دل اب ذکر جہر سے کسی قدر گھبراتا ہے اور اسی آواز اسم ذات کو کہ جو قلب سے نکلتی معلوم ہوتی ہے سننے کو جی چاہتا ہے کہ تنہائی میں بیٹھا ہوا خصوصاً بعد تہجد سنا کروں۔ اب حضور جیسے ارشاد فرماویں اور جو میرے حق میں مفید ہو انشاء اللہ اس پر بدل وجان عمل کرونگا اور یہ آواز کیسی ہے جو نہایت سریلی ہے اور اپنی طرف کھینچتی ہے یہ کچھ مجھکو مضر تو نہیں۔

تحقیق: نہایت محمود حالت ہے مبارک ہو اس آواز کی حقیقت کبھی ملاقات کیوقت موافق تمہارے فہم کے بتلاؤں گا بدون ملاقات کے فہم کا اندازہ نہیں ہو سکتا اسوقت

اتنا سمجھ لیں کہ اس کو نعمت سمجھکر شکر کریں اور کمال سمجھکر اترائیں نہیں اور جہر چاہے موقوف کریں مگر ایسا نہ کریں کہ ذکر موقوف کرکے اس آواز کے سننے میں لگ جاویں بلکہ اس طرف قصداً توجہ بھی نہ کریں گو وہ خود بخود کان میں آتی رہے اس کی طرف توجہ کرنا مضر ہوگا اور خود آواز کا پیدا ہونا اور محسوس ہونا مضر نہیں اور پھر بھی بلکہ ہمیشہ حالات سے اطلاع دیتے رہیں۔ تربیتہ حصہ سوم ص۲۷

تعلیم اسم ذات

سوال۔ بموجب ارشاد آنجناب تمام شب بیدار رہنا جب سے ترک کیا ہے تمام کاموں میں گڑبڑ ہوگئی یہاں تک کہ تہجد بھی نہیں ہوتی تھی لیکن اب ۴ یوم سے خدا کا شکر ہے کہ بعد نماز تہجد بارہ تسبیح پڑھ لیتا ہوں اب اجازت چاہتا ہوں کہ اسم ذات جسقدر حضرت ارشاد فرمائیں پڑھا کروں۔

جواب۔ چھ ہزار بار اور اگر قوت و فرصت ہو تو بارہ ہزار۔ تربیتہ حصہ چہارم ص۳۵

اصلاح عادات سے قبل ذکر و شغل نافع نہیں

حال۔ میرا معمول آج کل ہر وقت سانس کے ساتھ اللہ ھو۔ اور آخر شب میں کم از کم آدھ گھنٹہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ اللہ اللہ ہے۔ حبس دم کی ایسی عادت پڑگئی ہے کہ وہ کسی طرح چھوٹتی نہیں۔ تہجد کے بعد اسم ذات کی تعداد معین نہیں ہے جو میرے مناسب حال ہو حضرت والا ترمیم و تنسیخ فرماویں

تحقیق۔ بدون اصلاح عادات کے میں ذکر و شغل کے متعلق کوئی حالت سننا نہیں چاہتا ایسے شغل کو سلام ہے۔ تربیتہ حصہ چہارم ص۴۱

شیخ کی اجازت کے بغیر کوئی وظیفہ نہ پڑھنا چاہیئے

سوال میں نے بہشتی زیور میں پڑھا ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی کچھ وظیفہ وغیرہ پڑھنے کو بتلائے تو اس کو چاہیئے کہ پڑھنے سے پہلے اپنے پیر سے اس کی اجازت لیلے۔ مجھکو ایک شخص نے پاس انفاس کا وظیفہ اللہ پڑھنے کو بتایا ہے اور یہ بتایا ہے کہ ہر وقت پڑھنا چاہیئے اور پیر کے سامنے ہونیکا خیال اسوقت جی میں رکھنا چاہیئے۔ جسوقت علیحدہ پڑھیں اور ایک درود شریف پڑھنے کو بتایا ہے اور اس میں بھی پیر کے خیال کی ہدایت کی ہے یہ درود سوتے وقت پڑھنا چاہیئے۔ میں آپ سے دونوں وظائف کی اجازت چاہتی ہوں۔

الجواب - ہرگز نہ پڑھیں اور نہ ایسا تصور وخیال رکھیں جو کچھ پڑھنے کا شوق ہو ہے کیوں نہیں پوچھتی ہو۔

تربیۃ حصہ چہارم ص۵۳

ناغہ مضر نہیں

حال - میری حالت بدستور ہے اب کچھ عرصہ سے طبیعت کی حالت یہ ہے کہ اکثر گھبراہٹ ہوتی ہے اور یہ خیال ہوتا ہے کہ سب کام چھوڑ دوں اور حضور کی خدمت میں جا پڑوں مگر پھر اہل وعیال کی طرف خیال کرتا ہوں تو یہ خیال رفع ہو جاتا ہے مگر گھبراہٹ کسی قدر زیادہ ہے اور ہر وقت یہ خیال رہتا ہے کہ نماز اور تلاوت میری ٹھیک نہیں ہے بوجہ جہالت کے مگر کسی کام کی نہیں ہے اپنا معمول برابر کرتا رہتا ہوں نماز میں کبھی کبھی زیادہ رقت ہوتی ہے اور پھر موقوف ہو جاتی ہے۔

تحقیق - موقوف ہو جانیکا کچھ حرج نہیں گاہ گاہ ہو جانا بھی نعمت ہے میری کتابیں دیکھتے رہنے سے ناواقفیت زائل ہو جاوے گی اپنی ضروری معاش میں مشغول ہونا بھی عبادت ہے۔ گھبراہٹ خیالات کے بڑھانے سے ہو جاتی ہے اس خط کے مضمون کے سوچ لینے سے گھبراہٹ جاتی رہا کرے گی۔

سوال - مراقبہ کے واسطے زیادہ کوشش کرتا ہوں مگر خیال نہیں جمتا۔ حضور سے یہ عرض ہے کہ مراقبہ کی کوئی تدبیر تجویز فرما دیجئے گا کہ کس طریقہ سے کروں۔

جواب - ابھی اس کو موقوف رکھئے کبھی پھر موقع ہوگا بتلادوں گا۔ تربیۃ حصہ چہارم ص۵۴

پاس انفاس

حال - حسب الارشاد حضور والا شغل پاس انفاس جاری ہے مگر جسوقت چلتا پھرتا ہوں پاس انفاس جاری ہو جاتا ہے مگر جائے قرار دوکان ومکان وغیرہ پر اجرا بند ہو جاتا ہے۔ مگر یادداشت اور دھیان حق تعالیٰ کا ضرور رہتا ہے لہذا عرض ہے کہ جائے قرار پر بھی شغل پاس انفاس جاری ہونیکا طریقہ ارشاد فرما دیجئے۔

تحقیق - واقع میں قرار مانع نہیں۔ اصل مانع مشغولی کاروبار کی ہے سو اس مشغولی کے ساتھ یہ شغل جاری نہیں رہ سکتا اسکی کوشش بے سود ہے اس لئے ایسے وقت میں ذکر لسانی جاری رکھئے۔

تربیۃ حصہ چہارم ص۶۲

حال - مراقبۂ پاس انفاس کے وقت کچھ ایسی محو کی حالت طاری ہو جاتی ہے کہ مجھے

سانس کی آمد و رفت کی طرف مطلق خیال نہیں رہتا دل میں ایک روشنی سفید معلوم ہوتی ہے اور حق تعالیٰ کے سوا کسی پر خیال نہیں رہتا یہاں تک کہ بعض دفعہ اپنی بھی خبر نہیں رہتی بعض دفعہ بیٹھتا ہوں آدھ گھنٹہ کیلئے اور بےخبری میں گھنٹہ بھر ہو جاتا ہے اس مراقبہ کو اگر ارشاد ہو تو زیادہ کر دوں۔

تحقیق۔ بالالتزام زیادہ نہ کیا جاوے کسی روز جب خوب جوش ہو زیادہ کر لیا ورنہ نہیں۔

حال۔ ذکر جہر سے زیادہ حق تعالیٰ کی طرف اس مراقبہ میں خیال بندھ جاتا ہے۔

تحقیق۔ مگر اس خیال بندھنے کو ثبات و استمرار کم ہے اور ذکر کے آثار کو بقاء بلکہ ترقی و تزاید ہوتا رہتا ہے اس لئے اس کیلئے ذکر کی تقلیل نہ کیجاوے۔ تربیۃ حصہ چہارم ص

تصور بوقت ذکر

حال۔ ذکر جہر میں حسب ارشاد مرشدی دام مجدہم قلب سے ایک نور نکلتا ہوا تصور کرتا ہوں کہ وہ ذاکر کے تمام جسم کو اور بڑھتے بڑھتے تمام عالم کو محیط ہے اس تصور میں بحمد اللہ کامیابی ہو جاتی ہے۔

تحقیق۔ الحمد للہ۔

حال۔ یہ حالت جو عرض کی صرف ذکر کے وقت باقی رہتی ہے بعد ذکر کے جب مشاغل علمیہ میں منہمک ہوتا ہوں تو کچھ باقی نہیں رہتی۔

تحقیق۔ کچھ حرج نہیں وہ حالت ہیئت خاصہ سے معلول ہے یکسوئی کی اس لئے یکسوئی نہ رہنے سے وہ بھی نہیں رہتی مگر نفس اثر باقی رہے گا۔

حال۔ ذکر لسانی البتہ اکثر کرتا رہتا ہوں۔

تحقیق۔ اس میں بعض اعتبارات سے اس سے بھی زیادہ مصالح ہیں۔

تربیۃ حصہ چہارم ص

حال۔ میں[1] نے کچھ عرصہ سے تہجد کی نماز کے بعد سلسلۂ ذکر و فکر شروع کر دیا ہے ابھی حال میں چند شکوک وارد ہوئے ہیں جن کے دفعیہ کی تدابیر کیں[2] مگر کارگر نہ ہوئیں لہذا آپ کو تکلیف دی جاتی ہے اگر آپ مناسب خیال فرمادیں تو مولانا سے بھی اس معاملہ کو رجوع

---

[1] صاحب حال نے ایک دوسرے صاحب کی معرفت جو حضرت کی خدمت میں مقیم تھے اپنا حال حضرت کی خدمت میں پیش کرایا ہے۔

[2] یہاں وہی صاحب مراد ہیں جن کی وساطت سے حضرت کے ملاحظہ میں حال پہنچایا گیا تھا۔

کیجیئے گا۔ ذکر کے وقت لا الہ کہتے وقت یہ خیال کرتا ہوں کہ قلب اور جسم سے برائی اور کثافتیں دور کی جاویں الا اللہ کے ساتھ کیفیات نورانی بجائے برائیوں کے اس میں داخل ہوں کچھ عرصہ تک یہی سلسلہ جاری رہا اب یہ صورت پیدا ہوئی ہے اور دل میں یہ خیال مضبوط ہوگیا ہے کہ انسان کے جسم میں پاک روح اور ناپاک جسم کی گوشت پوست اور استخواں کا لداؤ ہے لہذا نفی یعنی لا الہ کہتے وقت جسم میں سے ناپاکی دور کرنیکے خیال کے ساتھ تمام جسم کی (علاوہ روح کے) ناپاکی کا خیال آتا ہے کیونکہ جسم مادہ اور ناپاک سڑنے گلنے والی چیزیں ہیں اس لئے یہ دل چاہتا ہے کہ الا اللہ میں یہ جسم خاکی شامل نہو تو اچھا ہے لیکن چونکہ روح کے ساتھ یہ جسم خاکی بھی شامل ہے اسلئے طبیعت بے لطف ہو جاتی ہے اور مادی کثافت اور جسمانی لداؤ بدستور قایم رہتا ہے سوال یہ ہے کہ نفی کیوقت محض جسم کی ناپاکیوں کا خیال کرنا چاہیئے یا ان ناپاکیوں میں مادی جسم کو بھی شامل کر دینا چاہیئے دوسرے اثبات میں اپنا وجود یا اپنی ہستی محض روحانی سمجھہ لینی چاہیئے یا کیا۔ تیسرے ذکر بآواز بلند کرنا بہتر ہوگا یا آہستہ معلوم نہیں میں اپنا مفہوم پورے طور پر لفظوں میں آپ کو سمجھا سکا ہوں۔ بہر حال مولانا نے تو ایسے مریضوں کے بہت علاج کئے ہوں گے مریض کے تھوڑے سے کہنے سے بھی طبیب مرض کی حقیقت معلوم کر لیتے ہیں۔

تحقیق۔ یہ سب تشویش پیدا ہوئی ہے اس قاعدہ سے جو کہ مشہور اور کتب میں مذکور ہے کہ لا الہ کے وقت نفی کا تصور کرے اور الا اللہ کے وقت اثبات کا پھر اس سے اس قسم کے سوالات پیدا ہوں گے سو خود یہ قاعدہ ہی ضروری العمل نہیں ہے بلکہ اس وقت اکثر طبائع کے لئے مضر ہے کیونکہ طبائع ضعیف ہیں تصورات متعددہ سے ان میں تشتت ہو جاتا ہے اور یہ تصورات متعددہ ہیں اس لئے ان کو چھوڑ دیجئے صرف حق جل علا شانہ کا یا صرف ان الفاظ کا تصور رکھئے جو آسان ہو اور کتب میں جو قاعدہ لکہا ہے وہ اس وقت بھی ضروری نہ تھا درجہ استحسان میں تھا اور اصل مقصود اس پر موقوف نہ تھا۔

تربیۃ حصہ ششم ربع اول صـ ۸۲

ذکر جہر وخفی میں سے کون افضل ہے اور ریا کی حقیقت وتصور شیخ

حال۔ بندہ حسب الارشا اشتغال ذکر ی کرتا رہتا ہے بحمد اللہ اللہ کے فضل اور کرم

سے اور حضرت مرشد کی برکت سے بہت اصلاح ہوگئی ہے بہ نسبت پہلی حالت کے خدا تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے اور حضرت سے پوشیدہ نہیں ہے اور خیالات فاسدہ جناب کی دعا سے سب گم ہوگئے ہیں مناسب کہ احقر کو دعا احسن الاوقات سے حضرت فراموش نہ فرماویں۔

سوال۔ ذکر جہریہ افضل ہے یا خفیہ اور زیادہ مفید کونسا ہے اور ذکر جہریہ میں اگر کسی نے قصد ریار کا نہ کیا ہو بلکہ اپنی عادت مقررہ بہ کرتا ہے تو یہ ریار ہو سکتا ہے یا نہیں دوسرے اگر مرشد کا تصور مرید کرتا ہے تو یہ مفید ہے یا نہیں اور اگر نماز میں بلا اختیار آتا ہے تو کیسا ہے۔

تحقیق۔ حالات سے دل خوش ہوا اللہ تعالیٰ استقامت و ترقی بخشے فی نفسہ ذکر خفی افضل ہے مگر بعارض اکثر جہر انفع ہے باقی جس میں زیادہ جمعیت ہو وہ اختیار کریں جو ریار قصداً نہ ہو وہ ریار نہیں ہے شیخ کا تصور قصداً سنت کے خلاف ہے اور بلا قصد آثار محبت سے ہے اور محبت موافق سنت ہے۔ تربیۃ حصہ چہارم ص۴۷

ذکر میں تمباکو والا پان مضر نہیں

حال۔ بوجہ غنودگی پان میں تمباکو ڈال کر داب لیتا ہوں اسوجہ سے نیند کا غلبہ نہیں ہوتا ہے اگر اس کی وجہ سے کچھ حرج ہو تو ترک کر دوں۔

تحقیق۔ کچھ حرج نہیں۔ تربیۃ حصہ چہارم ص۴۸

ذکر میں دانہ تسبیح کی موافقت ضروری نہیں

حال۔ علاوہ اس کے جب ۲۴ ہزار روزانہ کا معمول تھا اسوقت حرکت زبان اور دانہ تسبیح کی موافقت کا خیال رہتا تھا مگر سوالاکھ کے ورد میں حرکت زبان اور دانہ تسبیح کی موافقت کا خیال نہیں ہوتا ہے اور خیال سے بھی برابر اسم ذات کا خیال رہتا ہے اس بارہ میں جو اصلاح فرمائی جاوے اطلاع بخشی جاوے۔

تحقیق۔ کسی اصلاح کی حاجت نہیں۔ تربیۃ حصہ چہارم ص۴۸

تمنائے رؤیتِ انوار ذکر مضر ہے

حال۔ حسب ارشاد حضور سہ ہزار بار اسم ذات معمول است بعد چندیں مدت بحمد اللہ ازیں ذکر

انسے پیدا شدہ کہ ہرگاہ تنہا مے مانم از زبان اللہ اللہ جاری میدارم بالاختیار۔

تحقیق۔ الحمد للہ۔

حال۔ این از برکت حضور ست و سہ ہزار بار خواہ نوم غالب شود بانفاس جاری میدارم وبصورت ادا نہ شدن بشب بروز کدامی وقت تلافی میکنم بعد چندیں عرصہ بعید این امر حاصل شدہ الحمد للہ علی ذلک۔

تحقیق۔ انشاء اللہ تعالیٰ برکت روز افزوں روی نماید۔

حال۔ اگرچہ ازیں قدر کم مقدار از ذکر تمنی رویت انوار کردن یا امیدوار آں بودن خلاف است

تحقیق۔ از زیادہ مقدار ہم این تمنی مضر ست و نیز لازم نیست و نیز غیر مقصود۔

حال۔ و نیز حسب تحریر اقدس مقصود نیز نیست لیکن آن انوار چگونہ است کہ دیگراں را مشاہدہ میشود و این احقر را نمی شود موجب چیست۔

تحقیق۔ اختلاف استعداد و دیگر غزارت قوۃ عقلیہ ہم مانع ست زیرا کہ اکثر مدارش یکسوئی ست و چنداں کہ عقل بیشتر باشد یکسوئی کم میسر باشد و آں انوار مختلف مے باشد در الوان ہم و در مکث و زوال ہم و در اغلب احوال اینہا از اشتعال اخلاط مے باشد و در نادر الاحوال از کشف ملکوت نیز و منفعتش محض قطع وساوس و حصول جمعیت کہ سبب سہولت طاعت مے باشد و بعضے را مضر مے افتد کہ بران ملتفت شدہ ہلاک میشود پس نقد حال طالب این مے باید شد ع کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند۔

حال۔ اگرچہ کوتاہی بسیار ست لیکن اگر موجب آں معلوم مے شود شاید برائے دفع آں کوشش نمایم۔

تحقیق۔ بعد تحقیق مذکور انشاء اللہ تعالیٰ خود دفع میشود۔

حال۔ یا ہرچہ حکم شود غالباً توجہ یک منزل قرآن مجید و سہ ورق درس بخاری شریف حسب حکم ازیں سہ ہزار زائد شدن قدرے مشکل ست۔

تحقیق۔ انشاء اللہ تعالیٰ کافی ست۔

تربیۃ حصہ پنجم صـ۸۷

لفظ اللہ ادا کرنے میں کوئی خصوصیت ضروری نہیں

(حال) ایک یہ عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرنے کے وقت تجوید کے قاعدہ سے ؟ اللہ لیک الخ مدسے

لام کو پر کر کے پڑھنا چاہیے یا جس طرح سے عام آدمی بلا مد اور بلا پُر کئے اللہ اللہ پڑھتے ہیں اس طرح پڑھنا چاہیے جس طرح سے اَولیٰ ہو رقم فرماویں اور ہا کو ساکن کر کے پڑھے یا پیش کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

تحقیق۔ لفظ اللہ میں تفخیم اور مد واجبات سے نہیں جس کے ترک سے معصیت ہو ایک امر مستحب ہے اور ذکر میں اس مستحب کے اہتمام و مشغولی سے جو شرط اعظم ہے نافعیت ذکر کی یعنی توجہ و یکسوئی وہ فوت ہوتی ہے پس جو امر غیر ضروری سبب ہو جاوے امر ضروری میں خلل پڑنے کا اس کا ترک کرنا ضروری ہے ہرگز ان قصوں میں نہ پڑیں جس طرح آسان ہو کرتے رہیے اس کاوش سے ضرر ہوگا۔ تربیت حصہ پنجم ص ۹۲

مراقبہ

حال۔ مراقبہ کو بہت دل چاہتا ہے مگر اس کے طریقے سے لاعلمی ہے۔

تحقیق۔ جب مناسب ہوگا خود بتلادونگا حالات سے اطلاع دیتے رہیے۔ تربیت حصہ پنجم ص ۹۶

سوال۔ اب بجائے حرارت کے بردًا و سلامًا کا مضمون ہے کیا اب بھی بجائے ذکر کے درود شریف کی کثرت قائم رکھی جائے مراقبہ طلوع قمر بحالہ رہے۔

جواب۔ اختتام رمضان تک وہی معمول رہے عید کے بعد بجائے درود شریف کے ذکر کی کثرت کر دیجئے اور وہ مراقبہ بھی موقوف کیجئے بجائے اس کے سریان ذکر فی جمیع الاعضاء والاجزاء کا مراقبہ کیجئے۔ تربیت حصہ پنجم ص ۲۳۷

سفر میں ذکر بلا وضو یا تیمم بھی کافی ہے

حال۔ آخر شب میں سفر میں بھی کوشش کی کہ اٹھوں اور نوافل پڑھکر ذکر کروں لیکن سفر میں اکثر لوگوں کے ملنے جلنے سے رات بہت گذر جاتی تھی اس لئے بعض دن تو آنکھ نہ کھلی اور اگر کھلی تو برف کی طرح سرد پانی کو دیکھکر وضو کی ہمت نہ ہوئی مسجد ذرا فاصلہ پر تھی اس لئے پڑا رہا۔

تحقیق۔ ایسے موقع پر اگر نماز تہجد وغیرہ نہ ہو سکے جس کے لئے طہارت شرط ہے تو خالی ذکر ہی بلا وضو کر لیا جاوے کہ اس کے لئے طہارت شرط نہیں لیکن اگر تیمم کر کے ذکر کیا جاوے تو زیادہ موجب برکت ہے اور ایسی طاعت کے لئے طہارت کے لئے بلا عذر بھی تیمم جائز ہے۔ تربیت حصہ پنجم ص ۹۷

مبتدی کیلئے کثرت ذکر نسبتاً تلاوت وغیرہ سے زیادہ نافع ہے

حال۔ ایک خیال کی تصدیق یا تغلیط فرمائی جاوے وہ یہ کہ میرا خیال ہے کہ مبتدی کیلئے شروع میں جتنا کثرت ذکر نافع ہے تلاوت یا درود شریف یا استغفار نہیں جس وقت کثرت ذکر سے ایک گونہ نسبت حاصل ہوجاوے اسوقت تلاوت وغیرہ سے نسبت میں بہت کچھ قوت حاصل ہوسکتی ہے ان چیزوں کا اثر لطیف ہے مجھے یاد پڑتا ہے کہ حضور نے بھی ایک بار کچھ ایسا ہی ارشاد فرمایا تھا کہ مبتدی کو کثرت ذکر بہ نسبت کثرت تلاوت کے زیادہ نافع ہے احقر نے حافظ صاحب سے یہی عرض کیا تھا کہ کچھ ذکر کی تعداد بڑھا دیں کیونکہ وہ ذکر بہت کم کرتے ہیں زیادہ وقت تلاوت میں صرف کرتے ہیں تلاوت اگر بدستور بھی رکھی جاوے تب بھی ذکر میں اضافہ کے لئے کچھ وقت انہیں مل سکتا ہے یہ میرا خیال کہیں خدانخواستہ تلاوت وغیرہ کی کسی درجہ میں تنقیص تو نہیں میرے خیال میں یہ چیزیں تکمیل کے بعد بجد نافع ہیں بہت ہی خاص طبائع ممکن ہے اس اصول سے مستثنیٰ ہوں۔

تحقیق۔ بالکل صحیح خیال ہے اور یہ تنقیص تلاوت کی نہیں بلکہ ذکر اسی نیت سے کیا جاوے کہ میں تلاوت کی لائق ہوجاؤں کیا نماز پر وضو کی تقدیم سے نماز کی تنقیص ہے۔

تربیۃ حصہ پنجم ص۱۱۳

مرض کیوجہ سے ترک وظائف میں کچھ حرج نہیں اور فکر قائم مقام ذکر ہے

حال۔ مخدومی المکرم حضرت مولوی صاحب زاد شرفہ بعد از السلام علیکم مسنون از طرف عاجز گنہگار عرض ہے کہ یہ بندہ سخت گنہگار بدکار روسیاہ اور بھاگا ہوا غلام درگاہ ایزدی ہے اور بظاہر سر تا پا مریض نہ بیٹھنے کی طاقت نہ نماز روزہ میں جفاکشی کی طاقت بلکہ معمولی نماز بھی تکلیف سے ادا ہوتی ہے بیماریوں کی وجہ سے کئی عذرات ایسے ہیں کہ کچھ نہیں ہوسکتا دوسری طرف دل کی یہ حالت کہ نماز سے ذوق نہ ذکر کا شوق اگر ایک دن تسبیح کو اٹھایا تو بیس دن پھر خیال بھی نہیں ہوتا اور اگر زبان سے کچھ ذکر کرتا ہوں تو ہزاروں تصورات بد و خیالات پریشان دامنگیر تیسرے ابتلائے عظیم

میں مبتلا اور ادنیٰ سی تکلیف کی بھی برداشت نہیں بلکہ طبیعت میں اعتراض اور مقابلہ جاری ہو جاتا ہے ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بدبخت کی تقدیر میں نحوست لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے اب پہلے آپکی جناب میں یہ عرض ہے کہ از برائے خدا تعالیٰ میرے حق میں دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ جل شانہ ان امراض ظاہری و باطنی و ابتلا سے مجھے نجات نصیب فرمادے۔ دوم عرض یہ کہ ایسا بدبخت آدمی جس کو ذرا بھی شوق و ذوق اور استقلال نہیں اور طبیعت کا یہ حال کہ آدھا گھنٹہ بیٹھنے کی طاقت نہیں اور دماغ دل اس سے بدتر۔ کچھ حاصل ہو سکتا ہے یا نہیں اور کیا ترکیب ہے ایسے مردود کے راہ راست پر آنے کی۔ کسی قسم کی پابندی یا کارگذاری توجہ سے ہو نہیں سکتی طبیعت سخت پریشان ہے کیا کروں از برائے خدا دستگیری کنید۔ میں تو نا امید ہو چکا ہوں جہنم کے کنارے پہنچ گیا ہوں اب از راہ ہمدردی اخوت اسلامی کوئی علاج بتائیے کہ ان امراض سے چھوٹوں اور جمعیت نصیب ہو اور ذکر سے الفت ہو قلبی ذکر اگر کروں بھی تو ہوتا نہیں لسانی ذکر سے کچھ ہوتا نہیں۔ اور نہ دل لگتا ہے مہربانی فرماکر بواپسی تفصیل کے ساتھ جواب عنایت فرماویں خدا تعالیٰ آپ کے خدمات میں برکت عنایت فرمادے۔ میں اپنی بدبختی کی داستان کہانتک آپ کو سناؤں البتہ اتنی بات اس روسیاہ میں ہے کہ بدعت سے متنفر ہے اور سنت سے محبت لیکن عمل کچھ نہیں

تحقیق۔ السلام علیکم یہ بدبختی نہیں بیماری ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ولا علی المریض حرج پھر اپنے کو حرج میں ڈالنا اور اسیر قدرت نہ ہونے کو بدبختی سمجھنا خدا تعالیٰ کے کلام میں شبہ کی صورت ہے آپ بالکل بیفکری سے فرائض و واجبات و سنن مؤکدہ کو جس طرح بن پڑے ادا کرتے رہیں اور اپنے کو ناکارہ اور گنہگار سمجھکر زبان سے یا دل سے نادم رہیں اور اگر ذکر نہو سکے تو صرف فکر کافی ہے البتہ یہ عزم رکھیں کہ اگر اللہ تعالیٰ صحت کافی عطا فرمائیگا تو کسی محقق کی تعلیم سے طاعات میں زیادہ مشغولی اختیار کرونگا۔ والسلام

تربیت حصہ پنجم ص ۱۰۳

مجموعہ وظیفہ کی تعداد پوری ہونی ضروری ہے خواہ باہمی اجزاء میں کمی و بیشی ہو جائے

حال۔ یہ بھی قابل گذارش ہے کہ بندہ کو اثبات مجرد میں ہمیشہ لذت زیادہ معلوم ہوتی ہے

اور اسی لئے اکثر تعداد سے کہیں زیادہ کرتا رہتا ہوں غالباً دس تسبیح تک نوبت پہنچ جاتی ہوگی بلکہ اسوجہ سے کبھی کبھی اسم ذات دوضربی کی تعداد میں کمی ہوجاتی ہے۔
تحقیق۔ کچھ حرج نہیں مجموعہ سب اجزاء کا بارہ بلکہ تیرہ تسبیح سے کم نہو اگر ایک میں کمی رہ جاوے دوسری کی بیشی تلک تلک کا مصداق ہے۔ تربیۃ حصہ پنجم ص۱۰۵

ذکرونماز میں تصور کی کیفیت

سوال۔ ۱ نماز میں تصور و خیال کس کا کروں جس سے دلچسپی ہو اور وسوسہ شیطانی کم ہو۔

جواب۔ ۱ اوّل اللہ تعالےٰ کا اگر یہ نہ جمے تو جو الفاظ زبان سے ادا ہوتے ہیں ان کا اگر پھر بھی وساوس آویں تو کچھ پرواہ نہ کریں اس تدبیر سے از خود دفع ہو جاویں گے۔

سوال۔ ۲ بندہ جس وقت امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اور امام نماز قرأت سے نہیں پڑھتا ہے یعنی اس نماز میں اور رکعت میں جس میں اخفا کے ساتھ پڑھنا چاہئے پڑھتا ہے تو اس حالت میں یہ احقر اگر قلب سے اللہ اللہ کرے اور زبان سے نہ کرے منہ بند رکھے صرف دل سے اللہ اللہ کیا کرے۔ تو یہ احسن ہے یا نہیں۔

جواب۔ ۲ ہاں احسن ہے۔

سوال۔ ۳ وقت ذکر کرنے لا الہ الا اللہ کے جہر کے ساتھ تو احقر تصور اور خیال کس کا کرے جس سے دلچسپی ہو۔

جواب۔ ۳ مثل ۱۔

سوال ۴ ذکر اسم ذات۔ اللہ اللہ جہر کیساتھ کرنیکے وقت تصور اور خیال کس کا کروں۔

جواب۔ ۴ مثل ۱

سوال۔ ۵ وقت تلاوت قرآن پاک کے بھی تصور کس طرح سے کیا کروں اور کس کا جس سے سہولت حاصل ہو اس کا طریقہ بھی زیب تحریر فرمایا جاوے۔

جواب۔ ۵ مثل ۱۔
تربیۃ حصہ پنجم ص۱۰۶

ذکر میں سر کو جھٹکا دینا اور مخرج پر زور دینا ضروری نہیں

حال۔ ذکر خفیف ضرب

وجہر سے کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی ذکر کے ذرا سر کو جھٹکا بھی دیا جاتا ہے اس میں دریافت طلب یہ امر ہے کہ اگر سر کو جھٹکا نہ دیا جاوے اور صرف مخرج ہی پر زور دیا جاوے تو کچھ حرج ہے۔

تحقیق - نہ جھٹکے کی ضرورت نہ مخرج پر زیادہ زور دینے کی ضرورت ہاں اگر طبیعت کے جوش سے کوئی بات ہو جائے تو اس کے روکنے کی بھی ضرورت نہیں بشرطیکہ اعتدال سے متجاوز نہ ہو۔

حال - اور بحمد اللہ تعالے اس ہفتہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ قلب میں توحش یا اضطراب یا بے رونقی ہوئی ہو اکثر خصوص تلاوت قرآن شریف یا بوقت ذکر عجب مزا معلوم ہوتا ہے والحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الخ۔

تحقیق - مبارک ہو۔

حال - تطویل کلام کے لحاظ سے سوء ادب کا خوف ہے امید ہے کہ حضور اپنے مکارم اخلاق اور غلام کی جہالت کی وجہ سے براہ خدا عفو فرما دیں گے۔

تحقیق - سب معاف ہے۔ تربیۃ حصہ پنجم صـ۱۱

ذکر جہر میں ضرب کا کوئی خاص طریقہ نہیں

حال - اب تک احقر کو ذکر جہر بارہ تسبیح نہیں کرنا آیا بہت کوشش کرتا ہوں کہ اس طرح ضرب لگاؤں مگر اس طرح نہیں بنتا بلکہ معمولی طریقہ سے کسی طرح ہو جاتا ہے۔

تحقیق - کوئی خاص طریقہ نہیں۔

حال - دل کو تسکین نہیں ہوتی اور ایک طرح کا رنج رہتا ہے کہ کیوں نہیں ہوتا۔

تحقیق - یہ عدم تسکین اس وہم سے ہے کہ طریقہ سے نہیں ہوتا جس طور پر سہولت نشاط ہو وہی طریقہ ہے کوئی خاص قید وغیرہ نہیں ہے اس کا احتمال بھی نہ فرمائیے باطمینان کئے جائیے اور پھر اس قاعدے کے استحضار کے بعد کیفیت تحریر فرمائیے - والسلام -

تربیۃ حصہ پنجم صـ۱۱۵

ذکر بلا قید لطائف

حال - بحمد اللہ لطائف خمسہ کی اس قدر مشق ہو گئی ہے کہ ہمیشہ پاس انفاس کی ہیئت قائم رہتی ہے ان کسی مشاغل میں ہوتا ہوں تو یہ بات نہیں رہتی ہے مگر معاً تنبہ ہو جاتا ہے۔

تحقیق - بلا قید لطائف ذکر جاری رکھئے یعنی لطائف کی طرف نظر نہ رکھئے۔

تربیۃ حصہ پنجم صـ ۱۱۶

کشف انوار وغیرہ قابل التفات نہیں

حال - اور کئی دن تک اثنائے ذکر میں کچھ سفیدی مدور نظر آیا کرتی تھی مگر اب نہیں معلوم ہوتی اور جب آنکھ بند کرتا ہوں تو آسمان کی ایسی شکل اور اوس میں چھوٹے چھوٹے بہت ستارے نظر آتے معلوم ہوتے ہیں یہ کیا بات ہے؟

تحقیق - یہ اکثر متخیلہ کا تصرف ہے کبھی انوار ذکر کے اور کشف کونی بھی ہوتا ہے اور ہر حال میں ناقابل التفات ہے۔

تربیۃ حصہ پنجم صـ ۱۱۶

بعذر مرض تقلیل ذکر میں کچھ حرج نہیں

حال - بتوفیقہ تعالیٰ اذکار بدستور جاری ہیں البتہ بعض اوقات بباعث ناسازی طبع تعداد میں قلت ہو گئی تھی۔

تحقیق - لا بأس بہ۔

تربیۃ حصہ پنجم صـ ۱۲۹

تصور ذات بحت اور مناجات قلبیہ میں سے افضل کون ہے

حال - تصور ذات بحت افضل ہے یا مناجاۃ قلبیہ (یعنی بعض دفعہ دل خود بخود حق تعالےٰ سے باتیں کرتا ہے جس میں خشوع وخضوع کے ساتھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بندہ اپنے مالک کے دربار میں حاضر ہو کر عرض معروض کر رہا ہے) نیز نماز میں ان دونوں میں سے کونسی صورت افضل ہوگی۔

تحقیق - اگر مناجات کا بیساختہ تقاضا ہو تو وہ افضل ہے ورنہ تصور ذات مگر مقروناً بالذکر اور نماز و خارج نماز دونوں کا ایک حکم ہے۔ مگر نماز میں مناجات ہر رکن میں نہیں ہوگی۔

تربیۃ حصہ پنجم صـ ۱۳۲

اوراد کے لئے اجازت اصطلاحیہ کی ضرورت نہیں

سوال قرآن شریف ودلائل الخیرات پڑھنے کی اجازت بندہ کو عنایت فرماویں۔

جواب۔ اوراد کیلئے اجازت اصطلاحیہ کی ضرورت نہیں۔ تربیۃ حصہ پنجم صـــ ۱۳۷

ذکر کثیر میں شمار کی ضرورت نہیں

حال۔ بعض وقت ذکر میں جب جی لگ جاتا ہے تو عدد وشمار کا خیال نہیں رہتا کئی گھنٹے گذر جاتے ہیں کہ تسبیح تہلیل اسم ذات وغیرہ میں مشغولی ہو جاتی ہے اور جی چھوڑنے کو نہیں چاہتا مگر بمجبوری ضرورت دنیاوی و درس وتدریس کے خیال سے ترک کرنا پڑتا ہے اور نوکری کی صورت میں اور مجبوری واقع ہوتی ہے۔

تحقیق۔ شمار کی کچھ ضرورت نہیں بے شمار کے ذکرا کثیرا کا زیادہ تحقق ہے۔

تربیۃ حصہ پنجم صـــ ۱۷۳

تصور بوقت تلاوت قرآن مجید

سوال۔ رسالہ التذکیر حصہ دوم میں تراویح کے بیان میں حضرت کا ارشاد ہے کہ میں لوگوں کو تلاوت قرآن کا یہ طریقہ بتلایا کرتا ہوں کہ وقت تلاوت کے یوں تصور کرو کہ اللہ جل جلالہ فرمارہے ہیں اور ہماری زبان سے مثل باجہ کے آواز نکل رہی ہے سو اس کی نسبت حضرت سے یہ دریافت طلب ہے کہ اسکی اجازت اس نابکار کو بھی ہے یا یہ اس قابل نہیں ہے۔

جواب۔ ہاں ہے لیکن اس کے بعد کی کیفیت سے اطلاع دینے تک یہ اجازت عارضی ہے۔

سوال۔ اور اگر اجازت ہے تو نماز میں بھی بوقت قرأت ایسا تصور کرلیا جاوے یا صرف تلاوت میں:

جواب۔ ابھی صرف تلاوت میں۔ تربیۃ حصہ پنجم صـــ ۱۷۵

ذکر و تدریس جمع ہو سکتے ہیں

حال۔ جو ذکر و فکر حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا تھا اس کو خادم الخدام نے

بارہا شروع کیا اور کچھ مدت تک کرتا رہا وہ بھی بلا التزام اور پھر یہ قلیل البضاعت بل عدیمہ اوس پر مداومت بوجہ ملازمت مدارس نکر سکا اور اوس کے ترک سے مخلص نملا اسی طرح بارہا شروع کرتا رہا اور اسی طرح التوا پیش آتا رہا بالجملہ خادم کو تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مدارس کی ملازمت کی صورت میں تدریس کے ساتھ مشاغل اذکار و افکار جمع ہونا نہایت ہی دشوار ہے البتہ اگر حق تدریس کما حقہ نہ ادا کیا جائے تو سہل بھی ہے کما یفعلون الناس سوا اس صورت میں ایک تو خیانت مدارس کا کامل اندیشہ دوسرے قلب کا متاثر ہونا ذکر سے دشوار محض ذکر لسانی کیا مفید ہوگا مقصود ذکر تک رسائی مشکل حاصل یہ کہ دونوں طریق بینہما برزخ لا یبغیان ہیں با ایں ہمہ چونکہ بارگاہ رب العزت سے توسل اپنے مرشد کے امید کامل رکھتا ہے کہ نخل مراد کو ضرور مثمر فرما کر تقاضائے جنوں کو پورا فرمائیے گا لہذا عادت قدیم کے مطابق اب پھر اشتغال فکر و ذکر شروع کرنا چاہتا ہے حق تعالے توفیق مداومت عنایت فرما دیں گے اس راہ میں تو گرنا پڑنا تھک کر پھر چل لینا لنگ کرنا ہی اچھا معلوم ہوتا ہے مستریح ہونے سے تو اس خادم کی اس صورت کذائیہ میں جو کچھ ارشاد عالی ہو اوسپر عمل اور کار بند ہو پھر حضرت کی دعا کی بھی اشد ضرورت ہے اور اس دور افتادہ از راہیان این راہ کے حق میں روز اول اور سبق اول تصور فرمایا جائے کیونکہ فطرت کے علاوہ کچھ توشۂ راہ نہیں بلکہ اوس کو بھی عجب نہیں کہ کاسد کر بیٹھا ہو البتہ قدرے محبت حق تعالے جل و علی و سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم و انبیا و اصحاب آں سرور و اولیا و اتقیا و آنحضرت جو کہ قلب میں جاگزیں ہے اوس کی وجہ سے امید واثق ہے کہ دائماً وقت نزع تک قلب و زبان کو شہادتیں و لوازمہا سے مشرف فرمائیے گا ہمیشہ سے اس خادم کی جبلی حالت ہے کہ دشت و صحرا و ویرانہ کی طرف رغبت اور آبادی اور کثرت ازدحام اور اکثر لوگوں سے نفرت رہتی ہے جو تجویز فرمایا جائے اللہ تعالے اوس پر عمل کی توفیق عنایت فرمائے۔

تحقیق۔ آپ کے تجربے بالکل صحیح ہیں لیکن یہ باعتبار اکثر کے ہے ورنہ اگر اوقات درس محدود رکھے جائیں جس قدر مدرسہ سے مفوض ہیں اور ذکر و شغل میں بھی اعتدال مقدار سے کام لیا جائے بلکہ تعذر اعتدال کے وقت تقلیل کا بھی مضائقہ نہیں تو پھر

دونوں کا جمع آسان ہے گو بلا اجتماع خاطر ہی سہی اور گو بدون انضباط ہی سہی اس کے متعلق آپ کا یہ قول مجھکو پسند آیا کہ اس راہ میں گرنا پڑنا الخ مولانا رومی نے اس مضمون کی تصریح فرمادی ہے ؎

دوست دارد دوست این آشفتگی ٭ کوشش بیہودہ بہ از خفتگی

پس اپنا دستور العمل یہی رکھئے میں دل وجان سے دعا کرتا ہوں باقی خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ آپ کی مجموعی حالت بہت اچھی ہے آخر خط میں جو عادت لکھی ہے نہایت محمود و نافع ہے انس مع الحق کے لئے یہ لازم ہے مولانا کا بھی ارشاد ہے ؎

قعر چہ بگزید ہر کو عاقل ست ٭ زانکہ در خلوت صفاہای دل ست

تربیۃ حصہ پنجم ص۱۹۴

تعلیم مراقبہ

حال۔ میں بموجب ارشاد استغفار پڑھتا ہوں مگر اکثر اوقات بھول جاتا ہوں اگرچہ بعد یاد آنے کے ندامت ہوتی ہے لہذا دعا فرمائیے۔ اور نماز کے اندر بھی یکسوئی نہیں ہوتی اگرچہ خیال بار بار کرتا ہوں مراقبہ کے واسطے فرمائیے میرا دل بہت چاہتا ہے کہ کسی وقت کیا جاوے اگر میرے حق میں مفید ہو۔ اگر کسی وقت تھوڑی دیر بیٹھتا ہوں تو سر میں درد ہو جاتا ہے حضور سے دعا کا خواستگار ہوں جس سے یہ امراض میرے جاتے رہیں۔

تحقیق۔ یاد آجانے پر پھر شروع کر دینا یہ بھی بجائے ذکر دائم کے ہے اور رضائے حق کے موافق ہے انہوں نے صاف فرمایا ہے وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ اور نماز میں یکسوئی ہونے کی ضرورت نہیں یکسوئی کرنے کی ضرورت ہے یعنی اپنے قصد سے فضول خیالات ذہن میں حاضر نہ کئے جاویں نہ حاضر رکھے جاویں اور اگر اس پر بھی وہ خود حاضر رہیں تو کچھ ضرر نہیں اور موجودہ حالت میں جبکہ سر میں درد ہوتا ہے۔ مراقب ہو کر نہ بیٹھئے صرف دل سے سوچ لینا خواہ کسی حالت میں ہو کافی ہے خواہ موت کو سوچ لیا جاوے یا حساب کتاب کو فی الحال یہی کافی ہے۔ تربیۃ حصہ پنجم ص۲۰

وظیفہ نہ پڑھنے کے دن دنیوی معاملات میں دل نہ لگنے میں راز

حال۔ بعد فجر کے اسم ذات تین ہزار بار۔ اور بعد ظہر کے اسم ذات تین ہزار بار۔ اور

بعد عشاء کے تہجد پڑھکر لا الہ الا اللہ دو سو بار۔ اور الا اللہ چار سو بار اور اللہ اللہ چھ سو بار پڑھا کرتا ہوں ذکر میں بفضلہ تعالیٰ لذت زیادہ معلوم ہوتی ہے اب اپنا کچھ جدید حال عرض کرتا ہوں معلوم ہوتا ہے کہ موت نہایت ہی قریب ہے یہانتک کہ چلنے پھرنے میں قوت نہیں آتی یہ حال اوس وقت ہوتا ہے کہ جب وظیفہ بدستور پڑھوں اور اگر اتفاق سے وظیفہ کا پڑھنا قضا ہو جائے تو بدن میں خوب زور معلوم ہوتا ہے اور دنیوی معاملات کرنے میں بھی نہایت دل لگتا ہے یہ معاملات میرے ماموں جان سے ابتدا ہوئے تھے وہ دنیا سے گذر چکے ہیں معاملات اب بھی خواب میں بتاتے ہیں کہ ایسا کرو ویسا کرو مگر جب وظیفہ روزمرہ پڑھوں تو ایسا خواب کم نظر آتا ہے اس وقت دل میں غایت شوق ہوا کہ حضور پر نور کی خدمت شریف میں جا کر رہا کروں اور معاملات یک قلم چھوڑ دوں اگر اجازت ہو تو پہنچ جاؤں معاملات وکار و بار جو ماموں جان سے جاری ہے اور شرعاً جائز بھی ہے اوس کا چلانے والا میری عدم موجودگی میں دوسرا موجود ہے فقط بات یہ ہے کہ مالکان کاروبار نابالغ ہیں اس لئے خدمت میں حاضر ہونے کے واسطے اجازت کا منتظر ہوں۔

گذری رات کو ایک خواب نظر آیا دیکھتا ہوں کہ زمین میں ایک روشنی ایسی ظاہر ہوئی گویا کہ سقف خانہ سے ضوء آفتاب مٹی پر پڑا اس کے دیکھنے سے پہلے حضور کے جمال جہاں آرا کے دیدار سے مشرف ہوا تھا اب اپنے حال کے انکشاف اور خواب کی تعبیر کیلئے دست بستہ درخواست ہے ولیں۔

تحقیق۔ معمولات کافی ہیں موت کے قرب پر جن آثار سے استدلال کیا ہے یہ توہم محض ہے معلوم ہوتا ہے بدن میں ضعف ہے وظیفہ پڑھنے سے وہ بڑھ جاتا ہے اور وظیفہ نہ پڑھنے کے دن وہ نہیں بڑھتا اس لئے بدن میں قوت معلوم ہوتی ہے اس کو قرب موت سے کیا تعلق اور معاملات دنیا میں اس روز دل لگنا اس وجہ سے ہے کہ وظیفہ کی انوار و برکات سے دل خالی ہوتا ہے تو دنیا کی طرف منجذب ہوتا ہے اور اس وقت ایک دوسرا احتمال بھی میرے قلب میں پیدا ہوا غالباً یہ تصرف شیطان کا ہے وہ اوراد چھڑانا چاہتا ہے اور خواب میں دنیوی معاملات کا فیصلہ نظر آنا ظاہر قرینہ اسی کا ہے جس روز وظیفہ ہو جاتا ہے اوسکا تسلط کم ہوتا ہے

اس وجہ سے میرے خیال میں ضرور اس کی ضرورت ہے کہ چند روز ان مشاغل کو چھوڑ دیا جاوے خصوص جبکہ دوسرا شخص کار بار کرنے والا موجود بھی ہے بشرطیکہ وہ متدین ہو کیونکہ کاروبار نابالغوں کا ہے ورنہ پھر مکرر مشورہ کرنا چاہئے اور اگر ان مشاغل کو چھوڑنے کی رائے قرار پاوے تو یہاں آنے کے لئے رمضان المبارک گزرنے دیا جاوے بعد رمضان ارادہ کیا جاوے خواب نہایت مبارک ہے اس خواب کے قبل جو خواب نظر آیا تھا اوس کی ظاہری صورت کی یہ دوسرا خواب حقیقت ہے یہ بھی اشارہ اسی طرف معلوم ہوتا ہے جو میں نے رائے دی والسلام مکرر آنکہ کیا یہاں نہ آنے کی صورت میں بھی وہاں رہ کر ان مشاغل کو چھوڑنا آسانی سے ہوسکتا ہے کہ نہیں اور یہ سوال انقضائے رمضان تک کے ساتھ متعلق ہے والسلام

تربیۃ حصہ پنجم ص ۲۰۶

ناغہ ہونے میں فوائد کثیرہ

حال - الحمد للہ اس وقت بھی معمولات کا پابند ہوں درمیان میں دو روز بہت عرصہ کے بعد ناغہ ہوگیا جس کا رنج و صدمہ اب تک باقی ہے استقامت کے واسطے دعاء فرمائی جاوے -

تحقیق - احیاناً ناغہ ہوجانا لوازم عادیہ طریق سے ہے ایک تجربہ کار کا قول ہے ؎

در بزم عیش یک دو قدح درکش و برو ؎ یعنی طمع مدار وصال دوام را

علاوہ لوازم میں سے ہونے کے اوس میں مصالح بھی ہیں ایک مصلحت مشاہدہ ہے اپنے عجز اور حق تعالیٰ کی قدرت کا ایک مصلحت جو اسی کی فرع ہے علاج ہے عجب کا ایک مصلحت بڑھ جانا ہے اشتیاق کا ایک مصلحت حزن ہے مافات پر جو ایک مجاہدہ عظیمہ ہے ایک مصلحت جو بہت زیادہ ادق اور الطف ہے خوگر بنانا ہے تسلیم و تفویض وغیرہ ذلک مما لا یحصی - اس لئے میں آپ کو اس ناغہ پر جو ناگہ ہوگیا ہے ان فوائد کے ترتب پر نظر کرکے مبارک باد دیتا ہوں ولنعم ما قال العارف الرومی رح ؎ -

روزہا گر رفت گو رو باک نیست ؎ تو بماں اے آنکہ جز تو پاک نیست

وقال ؎

گر مرادت را مذاق شکرست ؛ بے مرادی نے مراد دلبرست

قال ؎

پس زبون وسوسہ باشی دلا ؛ گر طرب را باز دانی از بلا ؛

وقال العارف الشیرازی ایضاً

میل من سوئے وصال ومیل او سوئے فراق ؛ ترک کام خود گرفتم تا برآید کام دوست

والسلام۔

تربیۃ حصہ پنجم صـ ۲۱۴

غنودگی میں ذکر کرنیکا حکم

سوال۔ پچھلی شب ذکر و شغل میں کچھ غنودگی سی رہتی ہے اور اوسی حالت میں ذکر کرتا ہوں کچھ حرج تو نہیں ہے۔

جواب۔ اگر غنودگی مانع تصحیح الفاظ نہیں تو کچھ حرج نہیں ورنہ یا غنودگی کی تدبیر کی جاوے یا وقت بدلا جاوے۔

تربیۃ حصہ پنجم صـ ۲۱۶

کثرت تلاوت کو ذکر پر ترجیح

سوال۔ حضور کے فرمان کے مطابق ذکر اللہ کرتا ہوں مگر بوجہ ضعف دماغ کے ذکر جہر نہیں ہوتا ہاں خفی کرتا ہوں مگر بہ نسبت ذکر کے قرآن شریف کے پڑھنے میں ایک لذت و فرحت حاصل ہوتی ہے اگر حضور فرماویں کلام مجید زیادہ پڑھا کروں بہ نسبت ذکر کے۔

جواب۔ بحالت کذائیہ تلاوت ہی کی کثرت کیجئے۔

سوال۔ دیگر عرض یہ ہے کہ سخت معذور ہوں کیونکہ نماز پڑھانے میں قطرہ کا خوف ہوتا ہے اور بچوں کے پڑھانے میں بھی معذور ہاں بالغ لڑکے جو عربی پڑھتے ہوں کیونکہ یہاں پر چند کتابیں پڑھاتا رہا مگر اب وہ بھی نہیں لہذا بندہ متفکر و پریشان ہے مگر چند کتابیں طب کی بھی پڑھی تھیں اگر حضرت فرماویں تو ایک سال اس میں صرف کروں خداتعالےٰ کچھ کردے۔

جواب۔ معاش کے باب میں جو لکھا ہے اس کا مشورہ زبانی ہی ٹھیک ہو سکتا ہے بعد رمضان ملکر مشورہ کیجئے۔

تربیۃ حصہ پنجم صـ ۲۲۲

معمول شروع کرنے کے اجازت لینے میں حرج نہیں

حال کل پرچہ جات کو موافق مضمون ترتیب دیکر الرفیق فی سوار الطریق سے شروع کیا اس کے بعد تربیۃ السالک کو شروع کیا۔ ان پرچوں کے پڑھنے سے شرمندگی بوجہ عدم پابندی نماز کے طبیعت کو ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نماز کو پھر شروع کرنے اور پابندی سے ادا کرنے کی ہمت دی اور ساتھ اس کے شوق پڑھنے اسم ذات کا بھی پیدا ہوا چنانچہ چار ہزار تک اسم ذات صبح و ظہر و مغرب و عشاء کی نمازوں میں پورا کر لیتا تھا اور پانچسو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ بھی بعد عشاء پڑھ لیتا تھا لیکن تربیۃ السالک کو دیکھتے دیکھتے جس وقت نمبر ۵۳ پر پہونچا تو دیکھا کہ بلا اجازت کچھ نہ پڑھنا چاہئے طبیعت میں ایک طرح کا خوف پیدا ہوا اور معمول ۱۴ شعبان کی شب سے پھر ترک ہوگیا۔

تحقیق - چھوڑنا مناسب نہ تھا پڑھتے رہتے اور اطلاع دے کر اجازت لے لیتے سو اب اجازت دیتا ہوں۔

تربیۃ حصہ پنجم ص ۲۲۵

ذکر جہر سے اگر کسی کو تکلیف ہو تو خفی کیا جاوے

حال میں نے حضور کے فیض اور برکت سے جب سے شروع کیا ہے چھ سو مرتبہ ذکر نفی اثبات اور اسی قدر اسم ذات اور ایک سو مرتبہ اسم یا مغنی معہ اول آخر درود شریف ایک ایک بار کے بعد نماز عشاء اور کبھی بعد نماز مغرب اور اسی قدر بعد نماز تہجد اور کبھی بعد نماز فجر پڑھتا ہوں۔ شروع میں بہت زیادہ جہر سے اور ضرب سے پڑھتا تھا مگر اسمیں بعض صاحبان کو بے چینی کی شکایت ہوئی تو حضور سے اجازت حاصل کر کے بعد عشاء کا ذکر خفی اور بعد تہجد خفیف جہر سے کرتا تھا مگر اس میں بھی شکایت ہوئی تو اب بالکل خفی کرتا ہوں مگر مجھکو خفی میں قبض اور جہر میں انشراح ہوتا ہے اور خفی میں ضرب بھی بہت خفی ہوتی ہے اس کو اچھا نہیں جانتا۔

تحقیق - آپ عشاء کے بعد اور تہجد کے وقت خفی کیجئے یا کیجئے باغ (یہ ایک باغ

بمقام ڈیگ ریاست بھرت پور متصل حویلی ڈپٹی کلکٹر کے ہے جن کے پاس کاتب خط رہتے ہیں) میں جاکر جہر سے کرلیا کیجئے اور دوسرے اوقات میں جہر رکھئے جیسے بعد مغرب یا بعد فجر۔
تربیۃ حصہ پنجم صـ ۲۲۶

ذکر میں دوسرے ذاکر کی آواز سے آواز ملانا

حال۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ذکر کرتے وقت دوسرے ذاکر کی آواز سے آواز ملجاتی ہے تو اچھا معلوم ہوتا ہے پھر ایسا قصداً کرے اچھا معلوم ہونے کی وجہ سے تو کیسا۔

تحقیق۔ کچھ حرج نہیں لیکن اس شخص کو اوس کی اطلاع نہ ہونا چاہئے بعض اوقات یہ دوسرے پر گراں ہوتا ہے۔
تربیۃ حصہ پنجم صـ ۲۲۷

وھبی مراقبہ

حال۔ مختصر یہ ہے کہ اکثر شب کی تراویح اس طرح ہوتی ہیں کہ شروع سے آخر تک یہ تصور رہتا ہے مثل مشاہدہ کے قوۃ میں کہ بہت ہی پرسکون اور نورانی ایک مجلس منعقد ہے جس میں ہر قسم کے سامان آرائش و آسائش موجود ہیں اور ملائکۃ اللہ سب کے سب اس مجلس کے ترتیب و انتظام میں مشغول ہیں ہر ایک اپنے اپنے کام پر مامور ہے اور گلاب پاش وغیرہ سامان فرحت و ابتہاج ان کے ہاتھوں میں ہیں اور بیچ میں اس مجلس منور کے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا گروہ۔ اور ان سب کے وسط میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہیں اور انبیاء علیہم السلام کے پیچھے تمام مومنین اپنے اپنے طبقات پر موجود ہیں اس حالت میں یوں خیال گذرتا ہے کہ جسطرح کسی پہاڑ پر سے نہایت سفید اور شیریں پانی کی بڑی بھاری آبشار گر رہی ہو اسی طرح ایک خالص نور کی آبشار نہایت وسیع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سروں کے اوپر سے آتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اوپر کا حال کچھ خیال میں نہیں آتا کہ کس طرح کا ہے اور اس آبشار نوری کا منبع کہاں ہے اوس وقت خیال یہ جمارہتا ہے کہ آبشار نوری حق تعالیٰ شانہ کا کلام بسیط ہے اور جس طرح دریا کا یا آبشار کا پانی جھرنوں اور مختلف جداول و انہار میں کو منقسم ہوکر تکثر و تعدد اختیار کرلیتا ہے اسی طرح حق تعالےٰ کا کلام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اصوات

اور کام و ذہن میں کو ہو کر حتیٰ کہ تمام مخلوق کی آوازوں اور حروف اور زبانوں میں جلوہ گر ہو کر تقطیع و تقسیم اختیار کر رہا ہے غرض حروف و اصوات سے اور ایک خاص صورت کلام اللہ کی متخیل ہوئی ہے اوس وقت جب وہ کلام نازل ہو رہا ہے تو تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور بالخصوص ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت عجیب از خود رفتگی اور ولہ اور شوق اور محویت اور استغراق کی معلوم ہوتی ہے آپ اس قدر اوس کے سننے میں محو اور مستغرق ہیں کہ آپ کو کچھ خبر آس پاس کی کسی چیز کی نہیں ۔ اور لکھتے ہوئے ڈر معلوم ہوتا ہے ورنہ اوس وقت تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ کی اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حالت اُس کلام کے نزول سے ایک مغشی علیہ کی سی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے اور تمام مومنین اور حضار مجلس پر ایک عجیب کیفیت اور سرور طاری ہے اور سکوت و سکون کا یہ عالم ہے کہ گویا یہاں کوئی متنفس نہیں ۔

تحقیق ۔ وہی مراقبہ ہے فی الحدیث راقب اللہ تجدہ تجاہک ۔ تربیۃ حصہ پنجم صـ ۲۲۸

ذکر قلبی بوقت خطبہ و وعظ

سوال ۔ بوقت استماع خطبہ جمعہ و وعظ ذکر قلبی جاری باید داشت یا نہ ۔

جواب ۔ مقصود اجتماع خاطر بذکر ست پس اگر باستماع خطبہ و وعظ ایں اجتماع حاصل شود ذکر اصطلاحی قطع باید کرد ورنہ جاری باید داشت ۔

تربیۃ حصہ پنجم صفحہ (۲۳۶)

اوراد جتنے ہو سکیں نعمت سمجھنے چاہئیں

حال ۔ اوراد و اذکار بدستور سابق چلے جاتے ہیں اللہ کا شکر ہے ۔ ہاں رمضان شریف میں البتہ کچھ کسل ہو جاتا ہے سحری کے بعد تہجد میں ایک پارہ سے کم ہی ہوتا ہے اور قبل سحری وقت تنگ اور نیند کا غلبہ رہتا ہے دعا کا طالب ہوں ۔

تحقیق ۔ جتنا ہو جائے نعمت ہے اوسی کو کئے جائیے اوس کی بے قدری کر کے اس سے بھی محروم نہ ہو جانا چاہئے ۔

تربیۃ حصہ پنجم صـ ۲۳۶

ذکر لسانی میں غفلت کا علاج

حال - ایک عجیب عیب پیدا ہو گیا ہے وہ یہ کہ میں اکثر اوقات کچھ نہ کچھ پڑھا کرتا تھا زبان سے ذکر کے الفاظ جاری رہتے تھے اب چند روز سے وہ بات نہیں بلکہ اکثر اوقات زبان ساکت رہا کرتی ہے جس سے اندیشہ اور تردد معلوم ہوتا ہے۔

تحقیق - اس عیب کا علاج یہ ہے کہ ہاتھ میں تسبیح رکھا کیجئے انشاء اللہ تعالے پھر ذکر آسان ہوگا۔

تربیۃ حصہ پنجم صـ۲۴۷

اثناء ذکر میں اشعار کا پڑھنا

حال - اثنائے ذکر میں بعض دفعہ موقعہ سے بعض بعض شعر خیال آجاتے ہیں اور اس وقت اون کے مضامین سے خاص لطف حاصل ہوتا ہے اگر ان شعروں کے پڑھنے کی ممانعت نہ ہو تو پڑھ لیا کروں تاکہ روح کو تازہ کردیں مثلاً توحید کا خیال ہوتا ہے تو سعدی علیہ الرحمۃ کے اشعار - اے برتر از خیال الخ - یاد آتے ہیں کبھی عدم استطاعت رویت ذات باری تعالیٰ کا تصور ہوا تو یا بم اوریا نیابم الخ خیال ہوتا ہے اور اسی طرح موقع پر بہت سے اشعار یاد آجاتے ہیں۔

تحقیق - کچھ مضائقہ نہیں بشرط عدم الافراط فیہ۔

تربیۃ حصہ پنجم صـ۲۵۵

تصور شیخ کا خطرناک ہونا

حال - ذکر کی حالت میں حضور کا تصور اگر شرک سے خالی ہو یعنی اس طرح تصور کرنا کہ حضور میرے ذکر کو اصطلاحی توجہ سے ملاحظہ فرما رہے ہیں میرے واسطے مفید ہے یا نہیں۔

تحقیق - قصداً تصور کرنے کا انجام اچھا نہیں۔

تربیۃ حصہ پنجم صـ۲۶

فکر قائم مقام اظہار ہے

حال - بعض وقت یہ خیال آتا ہے کہ میں نے کبھی اپنا کوئی عیب تو حضرت والا سے عرض ہی نہیں کیا پھر میری اصلاح کس طرح ہوگی۔

تحقیق - فکر بھی بجائے اظہار کے ہے۔

تربیۃ حصہ پنجم صـ۲۶۵

وصول الی اللہ کا اوراد و وظائف میں منحصر نہ ہونا

سوال حضور مولانا و مرشدنا مولوی

محمد اشرف علی صاحب قبلہ دام برکاتہم۔ السلام علیکم۔ بحمد اللہ بخیریت ہوں اور صحت وری ذات والا مدام درگاہ خدا سے مستدعی۔ حضور والا در حیرتم کہ سر انجام ما چہ خواہد بود۔ اس مرتبہ بعد علالت کیفیت یہ ہوگئی ہے کہ جب دو تین روز جمکر نماز تہجد دوازدہ تسبیح کا شغل شروع کرتا ہوں طبیعت خراب ہوجاتی ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر شغل مذکور چھوٹ جاتا ہے رمضان شریف میں ہر چند چاہا کہ حسب معمول ورد وظائف کو شروع کروں لیکن وہی حالت پیش آئی جو عرض کرچکا ہوں اخیرہ عشرہ رمضان میں نہایت مستعدی سے چاہا کہ ۲۱ ماہ مذکور سے اعتکاف کروں اور تلافی مافات کروں لیکن ۲۰ ماہ مذکور سے طبیعت خراب ہوئی اور ۸ شوال تک اس علالت کا سلسلہ رہا ۹ شوال سے پھر نماز تہجد کو اٹھا۔ تین روز تک صحت کی تھی کہ کل ۱۱ شوال کو پھر حرارت پیدا ہوگئی معلوم نہیں کہ کیا منظور خدا ہے تعلقات دنیوی سے قطع کرکے چاہا تھا کہ اللہ اللہ کروں لیکن میری بدقسمتی یہ بھی کرنے نہیں دیتی ان واقعات سے طبیعت ایسی متوحش اور پریشان ہے کہ کیا عرض کروں وہی مثل ہوئی کہ نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے۔ آج طبیعت کو بحد قلق اور افسوس ہوا لہذا خدمت بابرکت میں عرض کیا گیا اگرچہ شکایت تنفس تابعدار کو عرصہ سے ہے لیکن باوصف اس شکایت کے ورود وظائف کو انجام دیتا تھا دوسرے آواز اسقدر پست ہوگئی ہے کہ ذکر جہر نہیں کرسکتا البتہ ایسی آواز سے کہ خود سن سکوں جب افاقہ ہوتا ہے کرتا ہوں اور بحالت نادرستی طبیعت کے کچھ نہیں ہوسکتا باقی خیریت ہے اور حالت بدستور ہے۔

جواب۔ مخدومی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بزرگان دین کا ارشاد ہے۔ طرق الوصول الی اللہ بعدد انفاس الخلائق یعنی جس قدر مخلوقات کے سانس ہیں خدا تعالے تک پہونچنے کے اتنے رستے ہیں اور اصل مقصود وصول الی اللہ ہے بمعنی ضعف نسبت مع الخالق خواہ کسی طریق سے ہو پس جس طرح اوراد و نوافل کی کثرت اس کا ایک رستہ ہے اسی طرح مرض اور حزن اور انقباض اور ضیق قلب و تاسف و ندامت و خجلت و انکسار بھی ایک رستہ بلکہ اقرب رستہ ہے پس حالت مرقومہ خط سامی میں گو نفسانی اور جسمانی کلفت و صعوبت ہے لیکن روحانی ترقی و نفع ہے بالکل مطمئن

رہئے اور جس قدر ہوسکے اور جس طرح ہوسکے کر لیا کیجئے اور نہ ہو سکے نہ کیا کیجئے ؎

در طریقت ہر چہ پیش سالک آید خیر اوست   بر صراط مستقیم اے دل کسی گمراہ نیست

البتہ نفس یوں چاہتا ہے کہ مجھکو ذکر و شغل کا ثمرہ عاجل دنیا میں ملجاوے سو یہ خطائے عظیم ہے اصل موقع مشاہدہ ثمرہ کا آخرت ہے جس نے یہ نکتہ پختہ کر لیا اسکو رضا و تفویض کی حلاوت نصیب ہوئی اور جو اس نکتہ سے غافل ہے عمر بھر مشوش رہیگا۔ مخدوما جو کچھ میں نے لکھا ہے گو مختصر ہے مگر نہایت جامع اور تجربہ کی بات ہے آپ شک نہ لائے۔ والسلام۔ التکشف ص ۲۵

آثار ذکر

سوال۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اگرچہ ہم ذکر برابر کئے جا رہے ہیں لیکن یہ معلوم نہیں ہے کہ حضور نے ذکر جہر ارشاد فرمایا ہے یا کیا اور ہم ابھی تک برابر ذکر جہر کئے جا رہے ہیں اور وہی حالت ہے لیکن نور نیلگون بہت کثرت سے ظاہر ہوتا ہے اور حضور نے جو بارہ ہزار ارشاد فرمایا تھا وہی برابر کرتا ہوں اور پیر جو مرید کو توجہ دیتے ہیں اگر مرید دور ہے تب بھی توجہ پیر کی ہوتی ہے یا نہیں یوں تو توجہ ہونا پیر کا ضرور ہے نہیں بلکہ وہ توجہ جیسا کہ مرید کے حاضر رہنے میں ویسی ہی جس سے مرید کے قلب پر حرارت پیدا ہوتی ہے اس قسم کا توجہ دور کے مرید کو بھی دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب۔ عزیزم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ذکر دونوں طرح مفید ہے لیکن جہر اچھا معلوم ہوتا ہے آپ بھی جہر کریں مگر اسقدر جہر نہ ہو کہ لوگوں کو تکلیف پہونچے یہ نور نیلگون وغیرہ اہل طریقت کے نزدیک انوار لطائف کے ہیں جو ذکر سے منور ہو جاتے ہیں گو یہ مقصود نہیں مگر علامت محمود ہے انشاء اللہ تعالےٰ روز بروز ثمرات نیک مرتب ہوتے رہیں گے حتیٰ کہ مقصود حقیقی تک وصول میسر ہو جاوے گا اپنے کام میں لگے رہیں ان حالات میں غور و فکر نہ کریں کہ یہ کیا چیز ہے کیا بات ہے سب سے قطع نظر کر کے ذکر کو مقصود سمجھنا چاہئے اگر فرصت ہو تو چھ ہزار اسم ذات اور بڑھا دیں اور توجہ کی حقیقت اور اس کے اقسام اور حاضر و غائب سے اس کا اثر ہونا یہ بات زبانی بیان کرنے کی قابل ہے تحریر سے سمجھ میں نہ آوے گی۔

از التکشف صفحہ (۱۹)

حال۔ حسب الارشاد والا بعد تہجد بارہ تسبیح اور بعد نماز فجر ایک پارہ قرآن شریف اور ایک منزل مناجات مقبول و چوبیس ہزار بار اسم ذات ایک ضربی و چلتے پھرتے استغفار پڑھتا ہے اور حسب ارشاد پورا تکشف دیکھ لیا ہے حالت یہ ہے کہ جھینگر و مچھر و مکھی و جانور و پرندگان کی آواز سے اور ہر چیز کی آواز سے مجھے لفظ اللہ اللہ معلوم ہوتا ہے۔

تحقیق۔ یہ کیفیت غلبۂ اثر ذکر کی علامت ہے اگر دماغ میں یبس نہو۔ حصہ ششم ربع دوم ص۲

حال۔ عین ذکر کے وقت گاہے گاہے استغراق کی صورت قائم ہو جاتی ہے قلب پر انوار کا نزول ہو کر آنکھ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے فانظر بذلک النور نوراً آخر فیہ یکون الرائی والمرئی هو النور سامعاً کلاماً بلا صوت فاجد فیہ ما اجد من وجد و شوق ولا ادری ما هو فی الحقیقۃ۔

تحقیق۔ لا حاجۃ الی درایۃ فالعمل کاف۔ تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص۲۰

حال۔ حالات یہ ہیں کہ اثنائے ذکر میں بائیں جانب یہ معلوم ہوا کہ بندوق کی آواز ہوئی جس سے بدن میں رعشہ ہو گیا۔ مگر بحمد اللہ توجہ میں خلل نہیں ہوا اور جب صرف ۲۰ باقی رہ گئے تھے اس وقت معلوم ہوا کہ میرے اندر شکم آنتوں کے اوپر ایک گول سا طاق ہے اس میں (اللہ) لکھا ہوا ہے اور وہاں الائش گندگی وغیرہ وغیرہ کی نہیں ہے۔ خوب رقت رہی اور اکثر رقت ہوا کرتی ہے بحمد اللہ ۹۰۰۰ اسم ذات ۲۰۰ درود شریف ۳۰۰ استغفار پورے کیا کرتا ہوں دعا کا طالب ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائے۔

تحقیق۔ سب حالات اچھے ہیں۔ لیکن اگر ایسے حالات بکثرت پیش آویں پھر اطلاع کیجئے۔ تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص۴۹

حال۔ بندہ اوراد کا برابر پابند ہے اور کلام مجید بھی بعد نماز تہجد اور ذکر کے ایک دو پارہ پڑھ لیتا ہوں۔ تکان وغیرہ کچھ نہیں ہوتا بعض دفعہ بدن میں سرور سا معلوم ہوتا ہے اور رواں کھڑا ہو جاتا ہے ان دو مہینے میں دو مرتبہ حضور کو خواب میں بھی دیکھا اور ایک دن ذکر کلمہ شریف میں چاند نظر آیا اور غائب ہو گیا میں ذکر کو توشۂ آخرت سمجھتا ہوں اور ان چیزوں کو کچھ نہیں سمجھتا اور ذکر کے وقت میری یہ حالت ہوتی ہے جیسے

بجرم بادشاہ کے سامنے شرمندہ ہوتا ہے حضرت والا دعا فرماویں۔

تحقیق۔ بہت دل خوش ہوا خوش ہوکر دعا کی۔ یہ دولت کس کو نصیب ہوتی ہے۔

تربیۃ حصہ ہفتم ص۴۵

حال۔ حالت ذکر میں بے قصد بعض جگہ گوشت متحرک ہوتا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔

تحقیق۔ ذکر سے حرارت ہوتی ہے اور حرارت سے حرکت اسکی طرف التفات نہ کیا جائے۔

حال۔ اور خواب کثیرہ نظر آتی ہیں حضور اقدس کو دوبارہ دیکھ چکا ہوں۔

تحقیق۔ قابل التفات نہیں۔

حال۔ اور حالت ذکر میں آس پاس مختلف الوان نظر آتی ہیں۔

تحقیق۔ یہ اکثر اختلاط کے سبب ہوتا ہے جو قابل التفات نہیں۔

حال۔ کبھی سر اور سینہ میں درد ہو جاتا ہے جب ذکر کو کچھ تیز کرتا ہوں۔

تحقیق۔ کچھ تعب کے سبب کچھ ضعف کے سبب۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۴۶

عامی کو عالم کا ورد شروع کرانیکے بعد بدون مانع ترک نہ کرانا چاہیئے

سوال۔ احقر سے دریافت کرکے بعض عامی مشغول کچھ ذکر کرتے ہیں بندہ کو قصد السبیل کے دستور العمل کی طرف خیال نہ تھا۔ تخمیناً چار مہینے سے ایک شخص تہجد کے بعد بارہ تسبیح اور بعد نماز مغرب ایک ہزار اسم ذات خفیف جہر اور ضرب سے کرتے ہیں انکے حالات نہایت اچھے ہیں نہایت خوش عقیدہ اور دیندار شخص ہیں وہی شخص جناب سے بذریعہ خط مرید بھی ہوئے ہیں۔ نیز ایک شخص بارہ تسبیح روز پڑھتے ہیں۔ نیز کسی شخص کو ابتداً احقر نے چند تسبیح نفی اثبات بتلادی تھیں جو آسانی سے ادا کرلیتے تھے ان میں کچھ زیادتی کی خواہش کی تو زیادہ بھی کرادیا۔ قصد السبیل دیکھنے کے بعد سخت تشویش ہے کہ غلطی ہوئی اب ان لوگوں کے متعلق کیا ارشاد ہے آیا قصد السبیل کے موافق کردیا جاوے۔

جواب۔ اوپر معیار لکھدیا ہے اور اگر ان میں یہ معیار بھی نہ ہو تو تب بھی شروع کرا کر بدون مانع قوی ترک نہ کرائیے البتہ اگر کوئی مفسدہ محتمل ہو اس کی روک تھام رکھئے۔

تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص۱

تصور بوقت ذکر

حال۔ بارہ تسبیح میں اور اسم ذات میں علاوہ الفاظ کے معانی کا تصور کرنے کو دل چاہتا ہے سو تہلیل میں تو لا الٰہ میں لامعبود یا لا محبوب یا لا مقصود کا تصور کرتا ہوں اور نیز یہ کہ غیر اللہ کے تعلق و محبت کو قلب سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی محبت کو قلب میں داخل کیا اور الا اللہ میں یہ تصور کہ صرف اللہ کی محبت کو قلب میں داخل کیا مگر اس میں اکثر ترکیب نحوی کی طرف خیال جاتا ہے کہ مستثنیٰ منہ کو بھی تصور کروں مثل تہلیل کے یا نہ اسی طرح دو ضربی اللہ اللہ اور ایک ضربی اللہ کے ذکر کے وقت بھی علاوہ الفاظ کے معنی و مطلب کا تصور کرنے کو جی چاہتا ہے کہ مثل تہلیل کے اس میں بھی کچھ تصور ہونا چاہئے مثلاً کبھی یہ تصور آجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مستجمع صفات کمالیہ ہیں اور دو ضربی میں ہیش کو کچھ کھینچ کر پڑھا جاوے جیسے ہو یا نہیں۔ اس کے متعلق جو ارشاد ہو مطلع فرماویں۔

تحقیق۔ یہ سب زوائد ہیں ان میں تبکلف مشغولی مضر مقصود ہے تصور خواہ غالب ہو جاوے مضائقہ نہیں ورنہ ذات کا تصور سب سے اولیٰ ہے۔

تربیت حصہ ششم ربع دوم ص۲

حال۔ بحالت ذکر توجہ الی الذکر رہنا افضل ہے یا الی المذکور یا ہر دو جانب اور اس ذکر سے مراد قرآن اور درود وغیرہ ہیں۔

تحقیق۔ الی المذکور افضل ہے لیکن اگر وارد کسی وقت مقتضی توجہ الی الذکر کو ہو تو اس وقت وہ انفع ہے۔

حال۔ ذکر اسم ذات و نفی اثبات وغیرہ میں توجہ الی المذکور یعنی تصور اسم ذات اور دیگر ذکر دل میں مثلاً قرآن مجید درود شریف وغیرہ میں توجہ الی الذکر بآسانی حاصل ہے۔

تحقیق۔ بس اس کو قصداً نہ بدلے۔

حال۔ بحالت مشغولی ذکر و مذکور دونوں طرف توجہ کرنے سے قلب الجھنے لگتا ہے اور یہ الجھن قرآن شریف وغیرہ ہی کی مشغولی میں ہوتی ہے۔ نفی اثبات وغیرہ میں نہیں ہاں اس ذکر یعنی مشغولی قرآن وغیرہ میں بھی گاہ گاہ تصور اسم ذات ہوتا رہتا ہے۔

تحقیق - جس سے الجھن ہو اس کا اہتمام نہ کیجئے۔

حال - حالت تفکر میں ذکر مذکور کسی کا بھی پتہ نہیں رہتا یہ ساعت کسی نوع کی غفلت میں تو نہیں گذرتی۔

تحقیق - یہ تو امر وجدانی ہے یہ دیکھا جاوے کہ آیا اجمالی حالت میں بھی توجہ ہے یا نہیں۔

حال - مسلم قلب کو منور تصور کروں کہ محض اسم ذات ہی کا تصور اس پر رہے۔

تحقیق - تصور قلب قصداً نہ کیجئے۔

تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص۵

سوال - بوقت ذکر یا دیگر عبادت باری تعالےٰ کا تصور کس کیفیت سے کیا جاوے اگر محض لفظ اللہ یا اس کی صفت بے کیف وکذا کا تصور کرے تو اس کے نقوش بھی ذہن میں منتقش ہو جاتے ہیں پھر ذات واجب الوجود کا دہیان کس طرح سے جمایا جاوے بہرصورت محض نقوش والفاظ ہی میں خیال لگتا ہے جو زیادہ سے دال ہیں پس مدلول حقیقی کا تو پتہ بھی نہیں ملتا۔

جواب - جس طرح آسان ہو اور گونہ جمعیت ہو جائے اسی طرح تصور کیا جاوے اور دال ومدلول کی فکر میں نہ پڑیں دال سے مدلول کی طرف ترقی ہو جاتی ہے۔

تربیۃ حصہ ہفتم ص۷

سوال - چند کتب مشہورہ تصوف میں نظر سے گذرا اور اگر غلطی نہیں کرتا تو شاید جناب کی کسی تحریر میں بھی پڑھا ہے کہ انسان ذکر اسم ذات کے وقت قلب پر توجہ رکھے اور قلب پر انوار ذات خداوندی مانند بارش کے نزول کا تصور کرے لیکن کمترین میں یہ کوتاہی پائی جاتی ہے کہ اوس وقت قلب پر توجہ کا خیال نہیں رہ سکتا بلکہ ذات خداوندی کو اوس وقت حاضر وناظر پاتا ہے۔

جواب - اصل یہی ہے اور جو اس پر قادر نہ ہو پہلا تصور اوس کے واسطے ہے۔

تربیۃ حصہ ہفتم ص۱۲

حال - لیکن طبیعت نہیں بھرتی اللہ صاحب کا نام چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ گریہ طاری ہونے کے وقت اثنائے ذکر میں قلب میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جواب دے رہے ہیں کہ اے میرے بندہ میں نے تیری درخواست سن لی اور تیری مغفرت

کردی تو اتنا پریشان نہو۔ لیکن اس وسواس سے کچھ بھی تسلی نہیں ہوتی بلکہ اس پر اور رونا آتا ہے اور گناہوں کا نقشہ سامنے موجود ہو جاتا ہے تو سخت پریشانی ہوتی ہے اور یہی جی چاہتا ہے کہ اللہ صاحب اپنے پاس ہی بلالیویں ورنہ آیندہ نہ معلوم کس کس معصیت کا سامنا ہو لیکن پھر ہر چہ کنی رضائے تو۔ سے تسلی ہو جاتی ہے کہ جو کچھ کریں عین مصلحت ہے۔ اور بعد فراغت ذکر کے صرف اسی پر اکتفا نہیں کرتا کہ بس مقدار پوری ہوگئی اب راحت ملی۔ بلکہ بعد فراغت کبھی عرصہ تک بلا تکلف ذکر زبان سے جاری رہتا ہے اور کبھی بہ تکلف ذکر کو پھیلاتا ہوں جس سے قلب میں نہایت طمانیت اور نورانیت رہتی ہے اور ایک بات دریافت طلب ہے وہ یہ کہ بوقت ذکر گناہ سامنے موجود ہو جاتا ہے۔ تو اللہ کہنے کے وقت یہ معنی دل میں پیدا ہوتا ہے کہ اے اللہ میں تجھکو پکارتا ہوں تو میری فریاد سن لے اور اس عاصی کے گناہ کو معاف کرکے تو اپنی غلامی میں لے لے اور اس کے مصنوعات پر خیال ہو کر اس کی عظمت اور جلالت معلوم ہوتی ہے مگر اس کی ذات کا کچھ تصور نہیں جمتا۔ اگر بہ تکلف خیال جماتا ہوں تو معاذ اللہ شکل و صورت کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ لہذا کیا کروں۔ بوقت ذکر کیا تصور کروں۔

تحقیق۔ زیادہ جمانے کا اہتمام نہ کیا جاوے بس سرسری طور پر بے تکلف جتنا ذہن میں آجاوے کافی ہے۔

تربیۃ حصہ ہفتم ص ۲۷

حال۔ قابل گذارش امر یہ ہے کہ احقر ذکر کے وقت ذات باری کا تصور کیا کرتا تھا اور بالقصد دل سے یہ کہتا تھا کہ تیری شان جل جلالہ، تو اپنا جلوہ دکھا تو مالک ہے۔ انت مطلوبی وغایتی وغیر ذلک اس سے ذوق بیحد ہوتا تھا لیکن الامداد کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اصل یہ ہے کہ قلب پر نگاہ رکھکر خیال کرے کہ عرش سے دل پر فیضان نور کا ہو رہا ہے اس کو دیکھکر احقر نے بھی ایسا ہی کیا اس سے فیضان کا ہونا ضرور متخیل ہوتا ہے لیکن وہ ذوق نہیں اور طبیعت بھی نہیں لگتی اور نہ وہ اثر ہے جو ذات باری کے تصور میں تھا

تحقیق۔ وہی کیجئے جو پہلے کرتے تھے اور الامداد میں جو لکھا ہے یہ سب کیلئے نہیں۔

تربیۃ حصہ ہفتم ص ۲۸

سوال۔ اور دریافت طلب یہ بات ہے کہ اللہ اللہ کرتے وقت کیا تصور کیا جاوے

التصوف تصحیح الخیال جو بزرگوں کا قول ہے اس کا کیا مطلب ہے۔

جواب۔ تصور افضل تو ذات پاک کا ہے اگر نہ جمے تو پھر خود ذکر کا یعنی جو الفاظ زبان سے نکلتے ہیں ان کی طرف نظر رکھی جاوے اور اگر اس میں بھی دلچسپی نہ ہو تو یہ تصور کیا جاوے کہ ہمارا قلب بھی یہی ذکر کر رہا ہے یہ قول التصوف تصحیح الخیال اول تو کسی مستند بزرگ سے ثابت نہیں اور جسکا بھی قول ہو مراد تصوف کا ایک شعبہ ہے نہ کہ مجموعہ تصوف اور تصحیح خیال کا شعبہ تصوف ہونا ظاہر ہے اور مراد اس سے ذکر اور فکر ہے۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۲۷

سوال۔ اسم ذات کا ذکر کرتے وقت کس طرف توجہ کو مبذول کروں۔

جواب۔ افضل تو یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف اگر نہ جمے تو خود ذکر کی طرف اگر یہ بھی نہ جمے تو قلب کی طرف اس طرح سے کہ وہ بھی ذکر کر رہا ہے۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۲۷

ذکر میں تصرف متخیلہ

حال۔ آج صبح کو ذکر اسم ذات شریف کر رہا تھا حالت ذکر میں یہ معلوم ہوا کہ چند لوگ موجود ہیں خوب صاف لقیہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور ایک شخص انہیں میں سے چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور کل آدمی چاروں طرف چارپائی کے متصل بیٹھے ہوئے ہیں میں بہت اپنے کو روکتا تھا لیکن طبیعت رکی نہیں فوراً زبان سے السلام علیکم نکل گیا اس لفظ کے نکلتے ہی میں نے اپنے کو بہت ملامت کی اور افسوس کیا کہ کیوں سلام کیا بعد سلام کے سب لوگ غائب ہو گئے۔ گذارش یہ ہے ایسے وقت مجھ کو کیا کرنا چاہیئے۔ اور یہ میری کیسی حالت ہے۔

تحقیق۔ کبھی متخیلہ کا تصرف ہوتا ہے کبھی ارواح کا کشف ہوتا ہے التفات نہ کرنا چاہیئے ذکر میں مشغول رہنا چاہیئے۔ تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص۸

انوار ذکر

حال۔ پھر آج جب میں دن کے ۵ بجے کے بعد ذکر کرنے بیٹھا تو اثنائے ذکر میں بیداری کی حالت میں کیا دیکھتا ہوں کہ اوپر سے دو روشنیاں بہت سفید اور ایک دوسرے سے تیزی میں زیادہ ہے میرے قریب آکر غائب ہو گئیں یہ حضور والا کیا اسرار تھا۔

تحقیق۔ انوار ذکر۔ تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص۹

بوقت ذکر جوش کو ضبط کرنا چاہیئے

حال - اور ایک رات بعد تہجد تسبیح بلکہ زبان و دل میں لفظ اسم ذات تھا اور خیال و دھیان میں بھی اس میں اچانک بدن میں جوش آیا اور لرزاں ہوا وہی اسم زبان سے جاری تھا یا کیا جانے خدا معلوم مجھے ہوش نہ تھا۔ کچھ دیر بعد جب ہوش آیا مارے خوف کے سو گیا دیر بعد اثر جاتا رہا کئی روز ایسا ہی جوش لرزہ شور آنے چاہتا ہے لیکن ضبط کیا کرتا ہوں - لیکن بعض وقت جی میں آتا ہی زور خروش کے ساتھ اللہ میاں کا نام لوں بوجہ خوف ریار و نام کے ضبط کیا کرتا ہوں لیکن آجکل وہ خیال و دھیان چھوڑ دیا خوف سے اس کے خیر و شر سے مطلع فرمانا۔

تحقیق - ضبط کی ضرورت نہیں - تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص۱

ذکر جہر و خفی میں ترجیح

حال - بالجہر ذکر میں بظاہر ریار معلوم ہوتی ہے اگرچہ خفی سے جہر میں یکسوئی خیال کی رہتی ہی لہذا ذکر جہر کردں یا خفی

تحقیق - جس میں دل لگے مگر ریار کا وہم بالکل بے معنے ہے خود ریار کا قصد نہ کریں -

تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص۴۹

اوراد پورے نہ ہونیکا علاج

حال - چند روز سے دیگر اوراد پورے نہیں ہو سکتے۔

تحقیق - اگر کچھ عذر ہے تو مضائقہ نہیں اور اگر عذر نہیں تو ہمت سے تدارک کیجئے

تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص۵۰

ناغہ مضر نہ ہونا حرکت میں برکت ہونا

حال - ان دو ہفتوں میں احقر بوجہ سخت بیماری متعلقین نہایت پریشان اور عدیم الفرصت رہا مگر الحمدللہ کہ آں حضور کی برکت سے قلبی تعلق و خیال حق تعالیٰ شانہٗ کے ساتھ برابر لگا رہا گو معمولات میں بہت ہی گڑ بڑ رہی اکثر اخیر شب میں نفلیں نہیں نصیب ہوئیں قبل وتر پڑھ لی گئیں چھ تسبیح تہلیل اور چھ تسبیح اسم ذات کبھی بعد عصر اور کبھی بعد مغرب کچھ بعد فجر کبھی بالکل ناغہ غرض یوں ہی حال رہا اب الحمدللہ قدرے اطمینان ہوا گھر میں اچھی ہیں - دعا و توجہ کا حاجتمند ہوں -

تحقیق - انشاء اللہ اسیطرح رسائی ہو جاویگی چلتے اور ٹھیرے میں بڑا فرق ہے - تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص۵۱

حال - قرآن شریف کی تلاوت مع مناجات مقبول کے کرتا ہوں کبھی ناغہ بھی ہو جاتا ہے اس کے علاوہ درود شریف استغفار وغیرہ جب ہو سکا پڑھ لیتا ہوں -

تحقیق - مضائقہ نہیں ہے - تربیۃ حصہ ہفتم ص۵۵

لطائف کے متعلق تحقیق کہ مخلوق مجرد ہیں اور ذکر قلبی و سر و روح میں فرق

حال - ایک بات قابل عرض یہ ہے کہ یہ جو لطائف عالم امر صوفیہ کے یہاں مجرد عن المادہ معلوم مکشوف ثابت ہیں اور ہر ایک کا تعلق و مقام خاص خاص اعضاء انسانی سے ہے اور اس کے انوار و برکات مشغولی شغل ذکر مراقبہ وغیرہ سے طالبین پر مترتب ہوتے ہیں اور نیز الوان انوار ہر ایک لطائف کے جدا جدا معلوم مکشوف صاحبان اہل کشف پر ہیں اور نیز اختلاف بھی باعتبار الوان انوار اور مقام کے صوفیہ کا بہت ہے جیسا کہ مطالعہ کتب فن سے معلوم ہوتا ہے بہرکیف یہ سب لطائف از قبیل نور روحانی کے مخلوق مجردہ ہیں یا اور کوئی شئے ہے -

تحقیق - ان مخلوق ہیں اور مجرد یعنی غیر مادی -

حال - اور باعتبار اس قول صوفیہ کے ان فی جسد آدم مضغۃ وفی المضغۃ قلب وفی القلب سر الخ - سب کی حقیقت واحد ہے یا جدا جدا -

تحقیق - اس میں بھی دو قول ہیں -

حال - ایک مرتبہ اس کے دریافت کرنے پر کہ ایک لطیفہ سے دوسرے لطائف میں پہنچنے کی کیا صورت ہے ارشاد فرمایا گیا تھا کہ اسی لطیفہ قلب میں جب لطافت بڑھ جاتی ہے تو اس کو صوفیہ سر سے تعبیر کرتے ہیں اور جب سر میں اور کچھ ترقی ہوتی ہے اور لطافت بڑھ جاتی ہے تو روح سے تعبیر کرتے ہیں

تحقیق - شاید غیر مرتب یاد رہ گیا -

حال - اسی طور سے مابقی لطائف کو سمجھ لینا چاہئے اس قول صوفیہ ان فی جسد آدم مضغۃ الخ اور جناب کے ارشاد سے سب لطائف کی ایک حقیقت واحدہ قلب معلوم ہوتی ہے -

تحقیق - قول مذکور پر تو واحد ہونا لازم نہیں آتا -

حال۔ اور امداد السلوک صفحہ ۳۹ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ نفس سر روح قلب اخفیٰ سب ایک چیز ہے مگر یہ قول قابل التفات کے نہیں ہے اس واسطے کہ حق تعالےٰ نے ہر ایک میں خاصیت جداگانہ رکھی ہے اور اس قول سے سب کی تعطیل لازم آتی ہے۔ پس ضرور ہے کہ تخصیص میں ہر ایک کے فائدہ ہوگا اور جو لفظ قلب سے کبھی معنے نفس کے لئے ہیں اور کبھی معنے عقل کے مراد لیتے ہیں۔ یہ مجاز ہے باعتبار اس کے کہ نفس بھی جزو بدن ہے جیسا کہ بولتے ہیں کہ نفس قلب بدن ہے بہر صورت صحیح قول کون ہے۔

تحقیق۔ دونوں میں احتمال صحت کا ہے اور یہ صاحب کلیہ کی رائے اور ذوق ہے باقی دلیل جو بیان کی ہے کافی نہیں۔

حال۔ گو اس کے دریافت کی حاجت نہیں تھی لیکن پوچھ لینا ہر حال میں ہر امر کو خالی از نفع نہ ہوگا۔ اس لئے متکلف خدمت ہوا۔

تحقیق۔ آپ جیسے شخص کو نفع ہوتا ہے ورنہ مبتدی کو ایسے امور میں مشغول نہ ہونا چاہیے

اس کے بعد پھر یہ دوسرا خط آیا

سوال۔ چونکہ یہ سوال جواب حصہ دوم تربیت السالک صفحہ ۵۴ (میں بعد تصحیح جناب عالی طبع ہو چکا ہے۔ اس لئے تسکین نہ ہوئی۔ مکرر عرض ہے سہولت کے خیال سے سوال جواب بجنسہ تربیۃ السالک حصہ دوم صفحہ ۵۴ سے نقل کر دیتا ہوں ملاحظہ فرمایا جاوے شاید اگر غیر مرتب ہو تو تصحیح فرمائی جاوے اور احقر کو بھی تسلی فرمائی جاوے اور نیز اس سوال کے جواب سے تشفی فرمائی جاوے کہ ذکر قلبی سے ذکر سری اور سری سے مابقی لطائف میں پہنچنے اور اس کی تکمیل کی کیا صورت ہے۔

جواب۔ اس کے لئے اہتمام کی حاجت نہیں جس طرح ایک آئینہ سے دوسرے آئینہ میں جبکہ وہ مقابل پہلے آئینہ کے ہو صورت منعکس ہونے کے لئے خاص اہتمام کی حاجت نہیں۔

نقل سوال و جواب از تربیۃ السالک صفحہ ۵۴

سوال۔ یہ تھا ذکر قلبی سے ذکر سری اور سری سے مابقی لطائف میں پہنچنے کی کیا صورت ہے۔

جواب ۔ فرمایا کہ ذکرِ قلبی میں لطافت زیادہ بڑھ جاتی ہے ۔ تو اس کو ذکر سری سے تعبیر کرتے ہیں اور جب ذکر سری میں کچھ اور لطافت پیدا ہوئی تو ذکر خفی سے تعبیر کرتے ہیں علیٰ ہذا القیاس اخفا کو بھی سمجھ لو اور یہ بھی فرمایا کہ ذکر سری مشابہ استغراق کے ہے لیکن استغراق میں غفلت ہوتی ہے اور اس میں غیبت نہیں ہوتی حضور رہتا ہے

یہاں تک مضمون سوال جواب کے متعلق تھا ۔ تربیت السالک سے لکھا گیا ۔

جواب ۔ دیکھ لیا گیا اس میں مرکے بعد روح کہاں ہے اور آپ کے سوال سابق میں روح بھی ہے جو ترتیب میں ان سے پہلے ہے اس لئے میرا غیر مرتب کہنا صحیح ہوا

حال ۔ حالت یہ ہے کہ ذکر کرتے وقت قلب جاری ہو جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تمام جسم سے ذکر ادا ہو رہا ہے اور اس میں غرق ہو جاتا ہوں اور ذکر کرنے میں کبھی رونے لگتا ہوں اور کبھی ہنسنے لگتا ہوں اور اصلاح کی دعائیں کرنے لگتا ہوں اور ایک سایہ سر کے اوپر تمام سر گھیرے ہوئے معلوم ہوتا ہے اور جیسے کسی آدمی سے گفتگو کرتا ہوں ویسے ہی اللہ تعالیٰ سے رو کر کہتا ہوں کہ آپ میرے مالک ہیں جملہ بھلائیوں کی توفیق اور جملہ برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیے اور میری اصلاح کامل اور اپنی محبت کو بسا دیجئے ہر وقت اسی دھن میں جاگتے سوتے رہتا ہوں ۔ اور کبھی جنگل جاتا ہوں اکثر ہاتھ پھینک کر ذکر کرنے لگتا ہوں اور بل کھا جاتا ہوں اکثر قریب ایک ہفتہ سے دل میں بڑی صفائی معلوم ہوتی ہے اور نماز میں رونا بھی آ جاتا ہے تکبیر تسبیح ادا کرتے وقت دل منہ کو آنے لگتا ہے اور چہرہ طرح طرح سے بنتا ہے اور آجکل یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجھ سا گنہگار کوئی نہیں ۔

تحقیق ۔ ان حالات میں بعضے کیفیات باطنیہ ہیں جو محمود ہیں اور بعض تغیرات طبعیہ ہیں جن کا تعلق طب سے ہے کسی طبیب سے مشورہ کر کے مرطبات و مقویات کا استعمال ضروری ہے ۔

حال ۔ اور کیا لکھوں حالات کثرت سے ہیں دوسرے سے لکھاتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے ۔ یہ سب حالتیں حضرت سے گفتگو کرنے سے شاید ادا ہو جاوے اور بہت بے انتہا طبیعت چاہتی ہے کہ حضرت سے کل حالات عرض کروں ۔ مگر تنہائی میں ۔

تحقیق ۔ مجھکو کب انکار ہے طریقہ اسکا اگر معلوم نہ ہو مجھ سے زبانی پوچھ لینا میں بتلا دونگا ۔ تربیت حصہ ۵ ربع دوم

بوجہ عذر علالت ناغہ کا خلاف مداومت نہ ہونا

حال۔ ابتو خسران ہی خسران نظر آتا ہے ایک مدت سے معمولات میں جو ناغہ شروع ہوا تو ابتک اس کا سلسلہ قائم ہے چنانچہ اس کی کلفت سے بھاگ کر حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہوا مگر میری بدبختی بھی میرے ساتھ ساتھ ہے مداومت نصیب نہیں اب حضرت دستگیری فرماویں میں سخت گمراہی اور تاریکی میں مبتلا ہوں۔

تحقیق۔ اللہ تعالےٰ کی ہر نعمت کی قدر کرنا چاہئے ظاہر ہے کہ بالکل نہ ہونے سے گاہ گاہ ہونا غنیمت اور نعمت ہے اگر اس کا شکر کیا جاوے مزید یعنی دوام نصیب ہوگا اور ناشکری سے اس کے سلب یعنی عود الی الترک سابق کا خوف ہے اس لئے جس طرح ہوسکے جائیے انشاء اللہ تعالیٰ۔ سے

یوسف گم گشتہ باز آید بکنعاں غم مخور ؎ کلبۂ احزاں شود روزی گلستاں غم مخور

خصوص جب عدم مداومت کا سبب طبیعت کی علالت ہو تو خود علالت کا نفع یعنی اجر و تقویت استعداد باطنی اس ناغہ کا نعم البدل ہوجاتا ہے تو حقیقۃً وعدم مداومت ہی نہیں۔

تربیت حصہ ششم ربع دوم ص ۹۲

حال۔ جب حضور بمبئی تشریف لے گئے۔ کچھ وحشت ہوئی۔ اور انقباض رہا مگر بعد تشریف آوری مٹ گیا۔ کنٹھ مالا کی وجہ سے ہر ماہ میں ہفتہ عشرہ بخار آجاتا ہے اس سے ضعف بڑھ جاتا ہے جناب حکیم یوسف صاحب کے علاج سے کمی ہوجاتی ہے مقویات کا استعمال جب سے حاضر ہوا ہوں برابر جاری ہے تین ماہ سے بادام کا حریرہ پی رہا ہوں۔ چند دنوں سے خمیرہ گاؤزبان کا بھی استعمال ہے بر آں مزید کشتہ مرجان کشتہ صدف کشتہ ہرتال تربھلا اور شہد کے ہمراہ پھر بھی ضعف طبیعت روز افزوں ایک ہفتہ سے اخیر شب میں اس قدر ضعف بڑھ گیا کہ ذکر سے معذور۔

تحقیق۔ تو ذکر کا تعب برداشت نہ کیجئے جب تک قوت نہ آجاوے۔

تربیت حصہ ہفتم صفحہ (۱۰۳)

ذکر کا اثر نہ ہونیکا علاج

حال۔ پہلے حضرت نے ذکر اسم ذات کو فرمایا تھا اس پر کاربند ہوں خیالات دنیوی کا ہجوم ہوتا ہے

مگر اسی حالت میں کرتا ہوں کوئی اثر نہیں دیکھا۔

تحقیق۔ اگر وہ اثر مقصود ہے تب تو اس کے مقصود ہونے کی دلیل درکار ہے اور اگر غیر مقصود ہے تو اس کے عدم سے غم ہی کیا اس جواب کی حقیقت تربیت السالک کے دیکھنے سے واضح ہوگی۔

حال۔ حالت بدستور ہے اب بندہ خدمت عالی میں ۲۵۔ شعبان تک حاضر رہیگا اور جو حکم حضور ہو اس پر عمل کروں۔

تحقیق۔ اسم ذات کس قدر معمول ہے۔ تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص۸۱

ذکر میں اشعار پڑھنا

حال۔ کبھی اشتیاق میں اثنائے ذکر ہی میں اشعار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن اس کو وسوسہ شیطانی سمجھ کر نہیں کیا جاتا۔

تحقیق۔ قلیل کا مضائقہ نہیں لیکن کثرت نہ ہو۔ تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص۸۲

حال۔ اور اخیر شب میں درمیان اذکار کے یہ طبیعت چاہتی ہے کہ بعض اشعار مناجات مقبول اور بعض مثنوی تحفۃ العشاق کے پڑھوں اگر حضور اجازت مرحمت فرماویں تو پڑھ لیا کروں۔

تحقیق۔ کیا حرج ہے۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۳۰

ذکر و قرآن میں ترجیح

حال۔ ایک امر یہ دریافت طلب ہے کہ راستہ چلنے میں کسی وقت ذکر کرتا رہتا ہوں تو وہم ہوتا ہے کہ قرآن شریف پڑھو اور کبھی قرآن شریف پڑھتا رہتا ہوں تو ذکر کا کبھی اس پر عمل بھی کر لیا جاتا ہے آیا اس کا کچھ خیال کیا جاوے یا نہیں۔

تحقیق۔ بالکل نہیں جس کی پیاس ہو سب شربت ہیں۔ تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص۸۴

تصور ذات حق سبحانہ

حال۔ ذکر کے وقت تصور ذات کا برابر لحاظ رہتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تنزیہ عن جمیع الجہات والاماکن وغیر ذلک کا لحاظ بھی برابر رہتا ہے مگر معلوم نہیں کیا وجہ تصور جانب قدام و فوق ہی ہوتا ہے یہ تنزیہ کے منافی تو نہیں۔

تحقیق۔ فطری امر ہے منافی تنزیہ نہیں۔ تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص۵

سوال۔ تصور حق تعالیٰ کی جو چار قسمیں کی ہیں یعنی تصور بالوجہ۔ تصور لوجہہ۔ بالکنہ۔ بکنہہ ان میں سے کاملین کو کونسی حاصل ہو جاتی ہے۔

جواب۔ سب کو بالوجہ ہی ہوتا ہے مگر خود اس وجہ میں تفاوت ہے کسی کو اس وجہ کی کنہ منکشف ہوتی ہے کسی کو اس وجہ کی بھی وجہ ہی مدرک ہوتی ہے۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۱۷

حال۔ کمترین نے حضور میں یہ تحریر کیا تھا کہ حضرت مولانا و مرشدنا الہ آبادی رح کی صورت مثالی شکل قوس قزح کے سامنے رہتی ہے حضور نے تحریر فرمایا کہ یہ حجاب ہے اس فرمان سے وہ حالت تو جاتی رہی مگر اب اس پریشانی میں مبتلا ہوں کہ کسی قسم کا کوئی تعین اس ذات لا تعد و لا تحصیٰ کیلئے نہیں پیدا ہوتا جس کے طرف اپنا خیال قایم ہو۔

تحقیق۔ واقع میں تو اس وجود حقیقی کو تعین ہے مگر اس تعین کی نظیر کوئی دوسرا تعین نہیں جو مدرک ہو سکے اور خیال اس عنوان سے بھی قایم ہو سکتا ہے کہ اور تعینات سے منزہ ہے۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۶۲

معنی ذکر جلی و خفی

سوال۔ ذکر جلی اور خفی کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب۔ بعض کی اصطلاح میں قلبی کو خفی اور لسانی کو جلی کہتے ہیں اور بعض کی اصطلاح میں لسانی کے جہر کو جلی اور غیر جہر کو خفی کہتے ہیں اور طریقے دونوں کے کتب سلوک میں مذکور ہیں مگر بدون تعیین شیخ کے خود کسی طریق کا اختیار کرنا نافع نہیں ہے حصول نسبت میں۔ التکشف ص۲

حد ذکر جلی

سوال۔ ذکر جلی کی حد کیا ہے؟

الجواب۔ ادنیٰ کی حد تو معین ہے اصطلاح اول پر تو تحریک لسان اور اصطلاح ثانی پر اسماع نفس خود کما صرح بہ الفقہاء لیکن اکثر کی کوئی حد نہیں اپنی نشاط پر موقوف ہے مگر اس کے جواز کی یہ شرط ہے کہ کسی مصلی یا نائم کو تشویش و ایذاء نہ ہو کما صرح الفقہاء بہ فقط واللہ اعلم۔ التکشف ص۲

معنی ربط قلب

سوال۔ ربط القلب بالشیخ کے کیا معنی ہیں؟

الجواب۔ حقیقت اس کی شیخ سے ازدیاد محبت ہے اور صورت اس کی شیخ کا تصور ہے جو اکثر سبب محبت کا ہوتا ہے اور فائدہ اس کی حقیقت

کا اضافہ برکات و انوار ہے اور فائدہ اس کی صورت کا دفع خطرات ہے مگر حقیقت وصورت دونوں میں شرط یہ ہے کہ حدود شرعیہ سے علما وعملا متجاوز نہ ہو ورنہ معصیت وبدعت سے نسبت باطنی ظلمانی ہوجاوے گی فقط واللہ اعلم۔ الکشف ص۱

ذکر میں بیٹھنے کی کوئی خاص کیفیت نہیں

حال۔ حضور کے فیض اور برکت سے میرا شغل بدستور جاری ہے اور حضور کے حکم کے مطابق اضافہ بھی کرلیا ہے یعنی اب میں بعد نماز مغرب چھ ہزار بار ذکر اسم ذات بجہر کرتا ہوں اور پچھلی رات کو تہجد بارہ رکعت پڑھتا ہوں

تحقیق۔ اللہ تعالیٰ برکت فرماوے۔

حال۔ بعد تہجد بارہ تسبیح کا شغل کرتا ہوں مگر چار زانو بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے کیونکہ میں اس طرح بیٹھنے کا بالکل عادی نہیں اسی سبب سے رگ کیماس بھی نہیں دبتی اور اگر بجبر دابتا بھی ہوں تو چھٹ جاتی ہے۔

تحقیق۔ نہ چار زانو بیٹھنا ضروری ہے نہ رگ کیماس دبانا ضروری ہے جس طرح سے راحت ہو اسی طرح بیٹھئے۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۳

کثرت استغفار

حال۔ اور بیٹھتے اٹھتے استغفار یعنی استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ مگر اس کے پڑھنے کی یاد بہت کم رہتی ہے دعا کیجئے کہ یاد رہنے لگے۔

تحقیق۔ جتنا یاد رہے غنیمت ہے۔

حال۔ حضرت کے رسائل قریب قریب روزانہ دیکھتا ہوں آج کل تعلیم الدین دیکھ رہا ہوں میں نے اختلاط میں بہت کمی کردی ہے حتی الوسع کلام میں بھی کمی کرنیکی کوشش کرتا ہوں ایک حد تک کامیاب بھی ہوں۔

تحقیق۔ الحمدللہ۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۴

حال۔ الحمدللہ تمام معمولات بدستور بلاناغہ جاری ہیں کوئی امر جدید نہیں۔ اسم ذات بالجہر ایک جلسہ میں چھ ہزار بار پڑھتا ہوں بلا تعداد اکثر اوقات معمول ہے۔ جس وقت کسی کام کی وجہ سے تھوڑی دیر بھی موقوف ہوجاتا ہے تو بعد فراغ از خود استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ زبان پر جاری ہوجاتا ہے اور پھر ذکر اللہ میں مصروف

ہو جاتا ہوں مگر جو وقت ذکر اللہ سے خالی جاتا ہے اس پر نہایت حسرت اور افسوس ہوتا ہے دل یہ چاہتا ہے کہ کوئی سانس بھی خالی نہ جائے مگر نہیں ہو سکتا بڑا غافل ہوں۔

تحقیق۔ ماشاء اللہ بہت اچھی حالت ہے، اللھم زد فزد۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۵۹

حال۔ ہر وقت استغفار کا حکم ہوا تھا چنانچہ الحمد للہ کہ ہر وقت زبان پر جاری رہتا ہے مگر اکثر اوقات خیال کام کی جانب رہتا ہے اور محض الفاظ زبان پر جاری رہتے ہیں۔

تحقیق۔ کافی ہے۔

حال۔ جب خیال آگیا تو اس کے مفہوم پر بھی نظر ہو جاتی ہے۔

تحقیق۔ کام کے وقت اس کی ضرورت نہیں۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۶۱

سلطان الاذکار کا شغل اور تربیۃ السالک کا مطالعہ

حال ایک حالت برقرار نہیں کبھی تو توجہ الی اللہ و یک خیال رہتا ہے اور کبھی کچھ بھی نہیں ہوتا اور طبیعت میں اضطراری و بیقراری بہت رہتی ہے اور انتظار رہتا ہے اور کسی وقت جسم تحرک میں آجاتا ہے فقط حضور کی دعا پر بھروسہ کر کے کام میں لگا رہتا ہوں کہ کبھی تو حضور کی دعا رسی نسبت کاملہ عطا ہوگی مگر اپنے اعمال کو دیکھتا ہوں طبیعت میں پستی آجاتی ہے مگر کام نہیں چھوڑتا اگر ارشاد ہو تو بعد بارہ تسبیح کے سلطان الاذکار جو حضرت شاہ امداد اللہ صاحب قدس سرہٗ نے بیان فرمایا ہے کہ دفع خطرات کے لئے مفید ہے کرتا رہوں اور مطالعہ رسالہ تربیت السالک آپ نے بیشتر جواب میں ارشاد فرمایا تھا اس کو منگوایا ہے جس دن آگیا سب کا مطالعہ کرونگا۔

تحقیق۔ ایسے تغیرات عادۃً لازم طریق ہیں ان سے مایوس نہ ہونا چاہئے۔ فکر وسعی میں حتی الوسع لگے رہیئے انشاء اللہ تعالٰی ایک روز فضل ہو ہی جائے گا سلطان الاذکار کا شغل کیجئے اللہ تعالٰی نفع بخشے تربیۃ السالک کو ذرا بغور دیکھئے عجیب نافع کتاب ہے۔

تربیۃ حصہ ہفتم ص۸۰

ذکر میں روشنی نظر آنا

سوال۔ آج شب کو جو میں ۳ بجے اٹھا تو میرے حجرہ میں ایک دم روشنی معلوم ہوئی جیسے بجلی کوندا کرتی ہے۔

جواب۔ کبھی دماغ کے اثر سے ہوتا ہے کبھی نور ذکر سے اور ہر حال میں محمود ہے مگر قابل التفات نہیں۔ البتہ اگر کثرت سے ایسا ہو تو مجھ کو پھر اطلاع ہونا چاہیئے۔

تربیۃ حصہ ہفتم صفحہ (۹)

حزب البحر پڑھنے پر دوسرے وظائف کو ترجیح

سوال۔ حضرت کو معلوم ہو کہ احقر نے حزب البحر پڑھنے کے لئے حضرت کے پاس پرچہ لکھا تھا۔ حضرت نے فرمایا تھا کہ کس غرض سے پڑھو گے تو حضرت کو معلوم ہو کہ اللہ تعالے کی رضا مندی اور خوشنودی کی غرض سے پڑھنا چاہتا ہوں۔

جواب۔ رضا مندی اور خوشنودی کے ذرائع تو دوسرے اس سے بھی اکمل ہیں فقط

تربیۃ حصہ ہفتم صـ ۹

حال۔ احقر نے کل کے پرچہ میں دلائل الخیرات پڑھنے کی اجازت چاہی تھی اس کے متعلق کچھ ارشاد نہیں فرمایا گیا۔

تحقیق۔ چونکہ اس کے بعض صیغوں کے منقول ہونے میں شبہ ہے اور غیر منقول سے منقول افضل ہے اس لئے میرے نزدیک بجائے دلائل الخیرات پڑھنے کے یہ بہتر ہے کہ جتنا وقت اس کی بڑی سے بڑی منزل میں صرف ہو جس کا اندازہ گھڑی رکھکر پڑھنے سے ہو سکتا ہے اتنے وقت تک درود شریف کا کوئی منقول صیغہ پڑھکر دیکھا جاوے کہ کس عدد تک ہوا اتنے ہی عدد سے روزانہ درود شریف کا ورد معمول کرلیا جاوے۔

تربیۃ حصہ ہفتم صـ ۳۶

کمزوری کے سبب ناغہ ہونے میں فوائد

حال۔ مجھکو اپنی اہلیہ کے انتقال سے صدمہ تو بہت تھا خوف تھا کہ پھر بیمار نہ ہو جاؤں۔ دفعتہً والد ماجد اس قدر بیمار ہوئے کہ مایوسی کے آثار شروع ہو گئے مگر خداوند تعالے نے فضل فرمایا امید صحت شروع ہو گئی۔ والد ماجد کی علالت سے میں صدمہ اولیٰ کو بالکل بھول گیا خداوند تعالے نے اس طرح تلافی فرمائی اور فاثابکم غما بغم الخ کا مسئلہ آج حالاً حل ہوا۔ اس دوران میں مثنوی کے مطالعہ سے بھی تسکین ہوتی رہی اور اس رنج والم کے بعد انابت بھی زیادہ ہے طاعات عبادات میں

زیادہ دلچسپی ہے اگرچہ بوجہ کمزوری ہو کچھ نہیں سکتا۔

تحقیق۔ الحمدللہ آپ کو بھی افاقہ ہوا جناب کے والد ماجد کو بھی صحت کی صورت ہوئی سب سے بڑی خوشی یہ کہ لطف صنع حق تعالےٰ کے اسرار آپ کی سمجھ میں آگئے فہنیأ لکم العمل والعلم کمزوری سے کچھ نہ ہو سکنا یہ بھی ایک رحمت ہے۔ عزم کے سبب اجر بھی ہے اور نہ کر سکنے کے سبب عجب سے بھی حفاظت رہے۔ جب تک یہ ضعف ہے یہی حکمت ظاہر رہے گی۔ دعا ئے استقامت و برکت کرتا ہوں فقط۔

تربیۃ حصہ ہفتم صفحہ (۱۵)

محبت ذکر

حال۔ دل یہ چاہتا ہے کہ تمام ذکر اللہ کیا کریں۔ چنانچہ جب کبھی دوست احباب کوئی وظیفہ وغیرہ دریافت کرتے ہیں تو بندہ اون کو بھی یہی مشورہ دیتا ہے کہ ذکر اللہ سے بہتر کوئی وظیفہ نہیں۔ حضرت مولانا و مرشدنا سے اجازت لے کر ذکر کیا کرو۔ حضور والا کا نام بھی اس غرض سے بتلاتا ہوں کہ حضور والا کی ذات بابرکات سے فائدہ جلد پہنچتا ہے۔ مگر یہ اس وقت مشورہ دیتا ہوں جبکہ سائل کو بھی حضور انور سے محبت ہو۔

تحقیق۔ ہر ایک کو تو اس کی اجازت نہیں۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۱۷

ذکر میں اعتدال

حال۔ احقر نے کام شروع کر دیا ہے۔ نماز تہجد مع دوازدہ تسبیح و بعد نماز فجر ایک پارہ کلام مجید مع مناجات مقبول اور بعد نماز مغرب چھ ہزار بار اسم ذات شریف (اور کسی روز دن میں بھی بحسب فرصت) کا معمول ہے۔ زمانہ تعطل عن الذکر میں طبیعت کو پریشانی تھی اور وساوس پیدا ہوتے تھے اور ثمرات پر یہ خیال جاتا تھا کہ کیا کرایا سب خبط ہو گیا اور اب تک کوئی حالت کیفیت طاری نہیں ہوئی اور خشوع خضوع کا غلبہ نہیں رہتا۔ مگر حضرت والا کا وعظ شریف ملقب بہ شرف[لہ] المکالمہ مطالعہ کیا جس سے سارے شبہات کافور ہو گئے اور بوقت مطالعہ نیز اب تک قلب پر رقت طاری ہے اور اب دل کے اندر نہایت ذوق و شوق ہے اور بوقت ذکر آواز اضطراراً بلند ہو جاتی ہے اور آنسو بھی جاری ہو جاتے ہیں اور یہی جی چاہتا ہے

[لہ] یہ دعوات عبدیت حصہ ششم کا ساتواں وعظ ہے اور دیکھنے والے کہتے ہیں کہ اس حصہ کے سارے وعظ خصوصیت کے ساتھ سالکین کے مطالعہ کے قابل ہیں۔

کہ کہیں تنہا خلوت میں بیٹھکر خوب زور زور ذکر کروں اور روؤں ۔ ذکر میں نہایت لذت معلوم ہوتی ہے ۔ میری عادت کبھی کبھی شعر پڑھ لینے کی ہے لیکن کبھی کبھی ذکر میں ایسا محو استغراق ہوتا ہے کہ شعر اشعار سے بھی تنفر ہو جاتا ہے اور گلا پڑ جاتا ہے زبان تھک جاتی ہے سر میں درد پیدا ہو جاتا ہے ۔

تحقیق ۔ اگر اس وقت مغلوبیت نہ ہو تو ذرا اعتدال سے کام لیا جاوے ورنہ پھر تقویت دماغ کی مناسب تدبیر کیجاوے ۔ تربیۃ ہفتم ص ۲۷

ذکر میں اضافہ

حال ۔ ذکر ہونے کے بعد میں چونکہ کچھ وقت بچتا ہے اس میں یہ طبیعت چاہتی ہے کہ اور بھی ذکر کروں ۔ اگر حضور کی اجازت ہو تو کر لیا کروں ۔

تحقیق ۔ اگر تحمل ہو ۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص ۲۹

ذکر قلب کا جاری ہونا

حال ۔ اور مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میرا قلب ذکر سے جاری ہونے لگا ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہوا کہ دن میں بھی ہوتا ہے یا نہیں ۔

تحقیق ۔ جاری ہونے کا کیا مطلب ۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص ۳۰

ذکر لسانی کو قلبی پر ترجیح

حال ۔ جلسہ میں جب خاموشی رہتی ہے اس وقت میں بعد ظہر کے وظائف یا درود شریف یا ذکر قلبی یا بالکل خاموش ہو کر مراقب بقلب ہو کر تصور کرے کہ حضرت والا کے قلب مبارک سے فیضان انوار الٰہیہ میرے قلب میں آتے ہیں ۔ بہر حال کونسی صورت نفع کی ہے وہی اختیار کیجاوے

تحقیق ۔ اخیر کی صورت خاموشی کے وقت مگر چند روز پھر بعد رسوخ نسبت ذکر بہتر ہے جو بھی ہو بجز ذکر قلبی محض کے کہ یہ اکثر باقی نہیں رہتا محض اس کا توہم رہ جاتا ہے ۔ اس لئے ذکر لسانی مع حضور القلب کرنا چاہیئے ۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص ۳۲

ذکر لسانی

حال ۔ ذکر کے وقت اکثر وضو ٹوٹ جاتا ہے ۔

تحقیق ۔ تیمم کر لیجئے ۔

حال ۔ ذکر کے وقت خیال بہت آتے ہیں یعنی زبان سے تو ذکر کرتا ہوں دل اور خیالات میں محو ہو جاتا ہے ۔

تحقیق ۔ کچھ ضرر نہیں۔

حال ۔ سفر میں اکثر ریل میں ذکر کرنے کا اتفاق ہوتا ہے اس وقت یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ذکر بالجہر کرنا شاید لوگوں کو بار خاطر ہو۔

تحقیق ۔ آہستہ کیجئے۔ فقط۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۳۲

حال ۔ قلب کی حالت یہ ہے کہ اس عرصہ میں گو ذکر لسانی کی قلت رہی مگر دلکو غفلت نہیں ہوئی۔ معیت کا غلبہ ہوتا جاتا ہے۔

تحقیق ۔ یہ تو اضطراری حالت ہے جو کمال نہیں دوسرے یہ اثر پہلے ہی ذکر و طاعت کا ہے اگر اس کا تدارک نہ کیا جاوے تو اس کو بقار نہ رہے گا اور اگر رہا وہ محض توہم ہوگا کیونکہ اس پر آثار معیت کے مرتب نہ ہوں گے اور عجب نہیں کہ اب بھی کم ہوں۔

حال ۔ کسی سے افضلیت کا اب وہم بھی نہیں ہوتا بلکہ اکثر اپنے عیوب پیش نظر رہتے ہیں۔

تحقیق ۔ یہ حال بھی تقلیل ذکر سے مضمحل ہو جاتا ہے۔

حال ۔ اس عرصہ میں ذکر لسانی کم ہوا مگر مراقبات میں بہت جی لگتا رہا اکثر مراقبہ معیت کرتا تھا اور انوار سے قلب معمور پاتا تھا ذرا سی کوتاہی سے پھر دل میں تغیر کا احساس ہوتا ہے۔

تحقیق ۔ یہ کیفیات بعض اوقات از قبیل خیالات ہوتی ہیں اور اعتبار حقائق کا ہے۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۳۰

ذکر میں پیاس لگنے کا علاج

حال ۔ ذکر کے وقت اکثر پیاس لگتی ہے۔

تحقیق ۔ پانی پی لیا کیجئے۔ فقط تربیۃ حصہ ہفتم ص۳۳

تصور نماز میں

حال ۔ نماز میں احقر لفظ کی طرف توجہ کیا کرتا تھا اور اب ذات باری کا خیال کرتا ہے۔ لیکن اس وقت کلام اللہ کے مضمون پر خیال نہونے سے جی اداس معلوم ہوتا ہے اور وہ اثر اور خشیت جو اس پر خیال کرنے سے ہوتا تھا نہیں اس وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ طبیعت ہلکی ہے اور جی چاہتا ہے کہ ذات باری کا بھی خیال ہو اور مضمون کلام اللہ کا بھی۔

تحقیق۔ یہ نہیں ہوسکتا جس میں زیادہ جمعیت ہو وہ کیجئے۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۳۹

ذکر میں تسبیح پاس رکھنا

حال۔ احقر جس وقت بلا تسبیح کے ذکر کرتا ہے اس وقت نہایت لطف اور مزہ معلوم ہوتا ہے بال بال میں جان اور لذت معلوم ہوتی ہے کچھ عجیب کیفیت معلوم ہوتی ہے جو بیان میں نہیں آسکتی اور تسبیح کی حالت میں اس کیفیت میں کمی ہوتی اور بلا تسبیح غفلت ہوجانا یقینی ہے جیسا ارشاد ہو۔

تحقیق۔ تسبیح ہاتھ میں رکھئے مگر اس پر شمار نہ کیجئے اور پھر اطلاع دیجئے ذوق شاہد ہے کہ دونوں مصلحتیں محفوظ رہیں گی۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۴۰

ذاکر کو نمازی کی رعایت کرنا

حال۔ ذاکر کو مصلے سنت کی رعایت کرنی چاہیے دریں صورت کہ ذکر جہر سے کر رہا ہو یا نہیں۔

تحقیق۔ اگر مصلے مسجد میں فرض یا سنن مؤکدہ پڑھ رہا ہے تو ذاکر کو اس کی رعایت ضروری ہے اور اگر نوافل پڑھ رہا ہے تو رعایت ضروری نہیں۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۴۵

بی بی اور بچوں کے پاس ذکر کرنا

حال۔ ایک التماس اور یہ ہے کہ جس کمرہ میں رہتا ہوں وہاں میرے بچے اور بی بی بھی رہتے ہیں اکثر ذکر کرتے وقت لڑکے حسب معمول پاخانہ پیشاب وغیرہ کے لئے اٹھتے یا روتے ہیں تو خیال بٹ جاتا ہے اور بہت برا معلوم ہوتا ہے دوسرا کوئی کمرہ خالی نہیں جس میں تنہائی کے ساتھ پڑا ہوں خیال ہوتا ہے کہ لڑکوں کا مخل ہونا کوئی خرابی تو نہیں ہے باہر کا کمرہ میرا بالکل تنہائی کا ہے مگر گھر میں لڑکے اکیلے رہیں گے اس خیال سے باہر نہیں جاتا اس کے بارہ میں جیسا ارشاد عالی ہو تعمیل بدل وجان کروں۔

تحقیق۔ بچوں اور بی بی کے پاس رہیے گو طبیعت کو ناگوار ہو مگر ان کے حقوق کی رعایت سے زیادہ نفع ہوگا۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۵۱

ذکر میں کوئی خاص کیفیت مقصود نہیں

حال۔ کچھ دنوں سے وہ کیفیت عشقیہ اور وجدیہ

کم ہو گئی ہے اس ہفتہ میں احقر کو زکام اور پیچش سے بہت تکلیف رہی مگر اب بفضلہ اچھا ہوں۔ دو دن اخیر شب میں آنکھ لگ گئی ایک دن بعد نماز فجر معمول ۲ تسبیح تہلیل ۲ تسبیح اسم ذات دو ضربی کو ادا کیا گیا آج الحمد للہ اپنے سب اوقات ٹھیک ہیں حضور والا بوقت فرصت اسم ذات یک ضربی برابر ورد ہے۔ قابل دریافت یہ امر ہے کہ جہر کے ساتھ کرنے میں اور تنہائی میں بھی اکثر حق تعالیٰ شانہ کے کمالات اور جمال بلامثال کی طرف خیال رہتا ہے تو لام موٹا اور کبھی کبھی ہا ادا نہیں ہوتی اور ذکر خفی میں یہ نقصان نہیں ہوتا مگر اس خیال اور کشش میں بہت ہی کمی ہوتی ہے اب جو جانب حضور فرماویں یا کبھی اس کو اور کبھی اس کو جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔

تحقیق۔ مخارج و صفات و کیفیات کی طرف التفات نہ کیجئے جس طریق میں جمعیت و نشاط ہو وہی کیجئے کسی کیفیت کا کوئی خاص رنگ مقصود نہیں جس کا تبدل قابل اہتمام ہو یہ سب محبت کے الوان ہیں خواہ چناں باشد یا چنیں باشد۔ باقی دعائے خیر کرتا ہوں۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۵۲

تصور شیخ قصداً ناپسندیدہ ہے

حال۔ حضور کا تصور خیال کرنے سے قصداً کسی طرح نہیں ہوتا بلکہ ایک پردہ حائل ہو جاتا ہے اور بلا قصد اکثر تصور سے زیادہ صورت صاف نظر آتی ہے اور بہت عرصہ تک قائم رہتی ہے لیکن جہاں قصد ہوا اور غائب یہ کیا معمہ ہے۔ شاید حضور نے اجازت نہیں بخشی۔

تحقیق۔ ہمارے یہاں قصداً شیخ کا تصور کرنا ناپسندیدہ ہے۔ تربیۃ حصہ ششم ربیع دوم ص۷

پاس انفاس

حال۔ بر بنائے قول صوفیہ بقولہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ۔ السلم فی التصوف ھو موت النفس عن الصفات الذمیمۃ وعن الدنیا والآخرۃ مع انہ حی قائم لایحرک ولا یسکن الا للہ۔ وبحدیث تبویہ الخلیل الرجل خیر محض او کما ھو۔ بندہ کو عزم مصمم ہوا کہ جتنا اقوال و افعال اختیاریہ صادر ہوں محض للہ ہی ہوں کیونکہ احقر کی فہم میں یہ آتا ہے کہ ہر امر مباح برائے خیر مع نیت خیر للہ سے خارج نہیں یہاں تک کہ بول و براز تک حضرت اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ دوام و استقامت بخشے۔ آمین۔

(۲) باقی حالات بحال سابق ہیں یعنی وجد و گریہ و خشیت واقعیہ و تلاوت بعض آیۃ شریفہ وغیرہا سے ہوتی ہے وعلاوہ فراغت شغل معہود و صلوٰۃ اکثر اوقات درود شریف وبعض اذکار زبان پر جاری رہتا ہے لیکن زیادہ مقتضی طبیعت کا یہ ہے کہ اسم ذات بلا تلفظ (پاس انفاس) سانس جاتے آتے جاری رہے۔

تحقیق۔ لفظ رہے سے ظاہر یہ ہے کہ مقتضا طبیعت سے مراد طبیعت کی خواہش ہے تو اس کا طالب کو کیا حق ہے دوسرے مدا کے خود خلاف ہے اور اگر مقتضی سے مراد طبعی و غیر اختیاری ہے تو رہے کے کیا معنے؟

حال۔ یہ ذکر بحالت ناپاکی و بول براز روکنا چاہیئے یا نہیں۔

تحقیق۔ یہ ذکر سے مراد مع قید بلا تلفظ ہے یا کیا؟ تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص۶۱

ذکر کو مراقبہ پر ترجیح

حال۔ نیز مواعظ سے چند مراقبات کے کرنے کی طرف رغبت پیدا ہوئی مگر اب تک کوئی شروع نہیں کیا حضور کی تجویز کی ضرورت ہے مراقبات یہ ہیں مراقبہ موت مراقبہ محبت خداوندی وغیرہ ان دونوں میں یا اور جو حضور کی رائے ہو تجویز فرما دیں۔

تحقیق۔ اگر ذکر ہی سے ان مراقبات کی غایت حاصل ہو جاوے تو مستقلاً حاجت نہیں۔ تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص۹۲

تصور بوقت تلاوت قرآن مجید

حال۔ کلام مجید پڑھتے وقت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ سن رہے ہیں اور کوئی کلمہ غلط پڑھا جاتا ہے اور دوبارہ صحیح ہو جاتا ہے تو یہ خیال کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کی جانب سے یہ کلمہ صحیح ہوا اور غلطی صحیح ہوئی ہے مناسب ہے کوئی حرج تو نہیں ہے کیونکہ سننے والا غلطی کو ضرور بتلاتا ہے اگر اس کو یاد ہے۔

تحقیق۔ کچھ حرج نہیں بشرطیکہ اس شخص کی طبیعت میں کسی وقت یہ بات پیدا نہ ہو کہ غلطی بھی ادھر ہی سے ہوئی اگر ایسا احتمال ہو تو صحت کو اپنی سمجھ کی طرف منسوب کرنا بہتر ہے۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۵۶

عورت کو ذکر بلا ضرب و بلا جہر

حال۔ حضور والا ہمشیرہ بھی اس کی درخواست کرتی ہیں کہ حضرت مولانا

مرشدنا اجازت فرمادیں تو ہم یہی ذکر جس قدر ہوسکے کرلیا کریں۔

تحقیق۔ بلا ضرب و بلا جہر۔ تربیۃ حصہ ہفتم صـ۶۱

ذکر باشمار اور بے شمار میں فرق

حال۔ میں مواعظ اور تربیۃ السالک روزمرہ دیکھتا ہوں اور خود بخود بہت پڑھ گیا مگر شمار یاد نہیں رہتا ڈیڑھ دو بجے شب کو اٹھتا ہوں نماز تہجد کے بعد ذکر میں مشغول ہوجاتا ہوں بعد نماز فجر و تلاوت قرآن مجید کے پھر فوراً ذکر شروع کردیتا ہوں گیارہ بارہ بجے دن تک کرتا ہوں، شمار یاد نہ رہنے سے کچھ حرج تو نہیں ہے جو مقصود ہے رضائے حق وہ تو بہر حال حاصل ہوگی خواہ شمار سے ہو یا بلا شمار البتہ دل میں کچھ فرق معلوم ہوتا ہے جتنی دیر بلا شمار پڑھتا ہوں اگر بے شمار پڑھتا تو اس میں کچھ اور ہی بات ہوتی چنانچہ زمانہ گذشتہ میں میں پڑھا کرتا تھا تو اس وقت اور ہی اثر معلوم ہوتا تھا یہ کیوں بات تو ایک ہی ہے چاہے شمار سے پڑھی اور چاہے بلا شمار۔

تحقیق۔ شمار یاد نہ رہنے میں کوئی حرج نہیں۔ اور شمار میں زیادہ اثر ہونا یہ خاصہ ہے بعض طبائع کا کہ اس سے تسلی ہوتی ہے کہ ہم نے اتنا کام کرلیا اور پریشانی نہیں ہوتی کہ خدا جانے کچھ معتد بہ مقدار تک ہوگیا یا نہیں اور پریشانی نہ ہونے سے خاص آثار پیدا ہوتے ہیں اور بعض کو شمار نہ کرنے سے محویت ہوتی ہے اور شمار کرنے سے خیال ادھر مشغول رہتا ہے غرض یہ طبائع کا اختلاف ہے جس کا کچھ حرج نہیں۔

تربیۃ حصہ ہفتم صفحہ (۶۱)

لطائف ستہ کے متعلق عبادت تعلیم الدین پر شبہات کا جواب

حال۔ معروض بخدمت خدام اینکہ سابق در نیاز نامہ عرض نمودہ بودم کہ در خیال ناقص می آید کہ در نفس الامر مشق لطائف ستہ ضروری نیست آیا این خیال صحیح است یا نہ۔ ارشاد فرمودہ بودند خیال تو صحیح است و در تعلیم الدین مذکور ست (پس طالب کو چاہئے کہ ان چھوٹوں لطیفوں کے ذکر اور شغل میں اس قدر مشغول ہو اور مشق کرے کہ اثر ذکر کا ظاہر ہو) صـ۲ مطبع انتظامی واقع کانپور بظاہر خلاف خیال ناقص معلوم می شود از مطلبش تسکین فرمایند۔

تحقیق۔ مراد خاص طالبے ست کہ شیخ بہر او ایں شغل تجویز فرمایند پس خاص برائے ایں کس ضروری می شود۔

حال۔ و نیز دریں کتاب در ص ۵۵ (اور بعض اوقات محض جذبہ فیبی سے یا کسی بزرگ کی توجہ سے اول نسبت حاصل ہو جاتی ہے اس کے بعد مقامات کی تصحیح ہوتی ہے اور یہ اقرب طرق ہے اور اکثر اس زمانہ میں معمول مشائخ یہی ہے) در فہم و خیال ناقص ایں ناقص اینست کہ اکثر معمول مشائخ فی زماننا طریق اول است کہ در شروع مذکور مسطور است۔

تحقیق۔ اولاً صحیح نیست ثانیاً اشکال چہ شد اگر یک واقعہ غلط شد غلطی واقعہ غلطی مسئلہ نیست۔

تربیۃ حصہ ہفتم ص ۶۵

ذکر کے وقت بزرگوں کی صورت نظر آنا

حال۔ بارہ تسبیح کے وقت علاوہ احوال سابقہ کے یہ ہے کہ وقت ذکر ایک شخص ضعیف قد طویل لباس مولویانہ آگے دکھائی دیتا ہے لیکن اس سے کچھ وحشت نہیں بلکہ ایک گونہ انس ہوتا ہے اور اب اکثر جناب والا کی صورت اور حضرت مولانا دیوبندی کی ذکر کے وقت پیش نظر رہتی ہے دفع بھی کرتا ہوں۔ لیکن دفع نہیں ہوتیں اور اب دفع کرنا بھی چھوڑ دیا اور اس وقت بھی نظر میں دونوں صورتیں گھوم رہی ہیں۔

تحقیق۔ نہ جلب کیجئے نہ سلب کیجئے بلا التفات کام میں لگے رہیے۔

تربیۃ حصہ ہفتم صفحہ (۷۵)

ضرورت دوام ذکر

حال۔ ضعف دماغ کی وجہ سے دوازدہ تسبیح پوری نہیں ہو سکتی صرف نصف ہوتی ہے اسی پر اکتفا کروں یا نصف بعد مغرب اور نصف اخیر شب میں۔

تحقیق۔ جو طبیعت پر سہل ہو اور خواہ پوری ہو یا نصف ہو ہر حال میں صرف اسی پر اکتفا نہ کیا جاوے ہر وقت یہی ذکر جاری رکھا جاوے جس سے دلچسپی ہو اور اسم ذات زیادہ سہل و نافع ہے۔

تربیۃ حصہ ہفتم ص ۷۸

ذاکر کو مسجد میں سونے والے کی رعایت رکھنا

حال۔ ذاکر بالجہر فی المسجد کو نوم نائم فی المسجد کی رعایت ضروری ہے یا نہیں۔

تحقیق۔ اس نائم کو اگر نوم فی المسجد جائز ہے تو اس کی رعایت ضروری ہے والا فلا۔

تربیۃ حصہ ہفتم ص ۸۲

ذکر میں سانس لینا

حال۔ آج کل ذکر کے وقت جب الفاظ کی طرف دہیان ہوتا ہے تو سانس لینا ناگوار معلوم ہوتا ہے دل چاہتا ہے ایک ہی دم میں وظیفہ ختم ہو جاوے۔ بعض وقت قصد کرتا ہوں کہ چند ضرب کے بعد سانس توڑوں مگر دل میں بڑا خلجان ہوتا ہے اور سانس بے اختیار آخر میں بند ہو جاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے۔

تحقیق۔ کیا اسی طریق خاص و قیود خاصہ سے یہ حالت ہوتی ہے اگر یہ ہے تو ان قیود کو چھوڑ دو جس طرح سہولت و دلچسپی ہو کرو اور مجھکو اطلاع دو یا مطلق ذکر سے بھی یہ حالت ہوتی ہے۔

تربیۃ حصہ ہفتم ص ۸۹

حال۔ پہلے جو لکھا تھا کہ آج کل اثنار ذکر میں سانس توڑنے کو دل گوارا نہیں کرتا ہے دل چاہتا ہے ایک ہی سلسلہ سے وظیفہ ختم ہو جاوے اور درمیان میں سانس نہ توڑا جاوے کیفیت ہر ذکر کے وقت ہوتی ہے جب اسکی طرف خیال و دہیان رکھوں اگر بے خیال ذکر کروں تو یہ بات نہیں ہوتی ہے اور جب ذکر خیال و دھیان کے ساتھ کرتا ہوں ایک قسم کی خفیف سی لذت معلوم ہوتی ہے جسکی وجہ سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اگر خیال نہ رکھوں تو یہ کیفیت و لذت جاتی رہتی ہے اور بہت وساوس آتے ہیں اور بلا اختیار دیر کے بعد سانس بند ہونے پر اور اس وقت سانس اختیار سے نہ لینے پر کچھ تکلیف ہوتی ہے لیکن بعد اس کے کوئی اثر دل پر معلوم نہیں ہوتا ہے بلکہ دل شاداں و فرحاں رہتا ہے اور اول سے آجکل سانس کی مقدار کچھ بڑھ گئی پہلے کبھی ایکدم سے ذکر اسم ذات کا رفتاری سے . . اتک کر لیتا آجکل ڈیڑھ سو اور دو سو تک کر لیتا ہوں تکلیف نہیں ہوتی۔

تحقیق۔ پہلے یہ پوری بات نہ لکھی تھی اب جواب دیتا ہوں کہ اس سے کچھ ضرر نہیں اور سبب اس کا میری رائے میں پھیپھڑے کا ضعف ہے کسی طبیب سے مشورہ لو۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص ۸۹

ترک تصور کا محبوب ہونا

حال - تصور جناب والا پورا نہیں اترتا ہے یعنی چہرۂ مبارک جیسا ہے تصور میں ویسا دیکھا نہیں جاتا کچھ جھلک سی رہتی ہے جیسی اور صورتیں۔ یار احباب کی خیال کرنے سے پوری ظاہر ہو جاتی ہیں - اس طرح آپ کی صورت تصور کرنے سے پوری نہیں نمودار ہوتی ہے۔ نہیں معلوم کیا بات ہے۔

تحقیق - تو اس میں حرج ہی کیا ہے اور اس تصور کی ضرورت ہی کیا ہے ممکن ہے کہ اسی لئے پورا تصور نہ جمتا ہو کہ اس کا ترک محبوب ہو۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۱۰۸

تصور شیخ

حال - حضور کا تصور دل میں بہت رہتا ہے۔

تحقیق - قصداً یا اضطراراً۔ النور ص۳۸

حال - ایک حال یہ ہوا کہ ذکر کے وقت احیاناً حضور کا خیال دل میں آجاتا ہے باوجودیکہ میں اپنا خیال و دھیان اللہ تعالےٰ کی طرف مائل کرنا چاہتا ہوں مگر حضور کا دھیان جب آتا ہے اوس وقت ایک لذت معلوم ہوتی ہے اور جب اوس دھیان کو بزور ہٹانا چاہتا ہوں تب کچھ کشاکش معلوم ہوتی ہے یہ ہٹانا اور اوس کے لئے کوشش کرنا سو یہ اسواسطے ہے کہ ذکر فقط خدا ہی کے واسطے کرتا ہوں اس وقت غیر کا خیال آنا اگرچہ مرشد ہی کا ہو مذموم جانتا ہوں۔ اب عرض یہ ہے کہ میں جو کچھ کرتا ہوں یہ اچھا کرتا ہوں یا برا کرتا ہوں ارشاد فرمانا وبس۔

تحقیق - مرشد کا خیال آنا مذموم نہیں خود لانا البتہ ناپسندیدہ ہے پس اگر بلا قصد آوے اور آنے کے بعد بھی قصداً اوس کی طرف توجہ نہ کی جاوے بلکہ ذکر ہی کی طرف توجہ رہے تو اس کا باقی رہنا مضر نہیں بلکہ نافع ہے دفع کے اہتمام کی ضرورت نہیں

از النور صفحہ (۱۲۰)

حال - اس وقت ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ تصور باللہ کو مد نظر رکھوں مگر حضور کی جانب دل زیادہ منتقل ہو جاتا ہے۔

تحقیق - بلا اختیار اگر میرا تصور آجاوے تو اس کو دفع نہ کریں وہ تصور بھی چونکہ بعلاقہ حق ہے اس لئے گویا تصور حق ہی ہے - اسی کو رکھا جاوے۔

از النور صفحہ (۲۱۱)

سوال ۔ حضور اقدس کا خیال میرے دل کے اندر ہر وقت رہتا ہے ۔ یہ خیال نماز کے اندر مضر تو نہیں ہے ۔

جواب ۔ ہرگز نہیں ۔ مگر قصداً خیال نہ کیا جاوے ۔ النور ص ۲۱۹

ایک کام کے دوجگہ تعلق کا موجب تشویش ہونا

حال ۔ اور مشورۃً عرض یہ ہے کہ اگر میرے لئے فقط اصلاح کفایت ہو تو شغل جیسا ہے ویسا ہو اور تعلیم ذکر میں میرے لئے بہت فائدہ ہو تو تعلیم چاہتا ہوں اگر فرما دیں گے وہ مشغلہ سابقہ چھوڑ دوں گا ۔ وگرنہ نہیں ۔

تحقیق ۔ ایک کام کا تعلق دو جگہ موجب تشویش ہے ذکر وہاں رکھئے اور اصلاح یہاں ۔

حال ۔ اور اصلاح الرسوم پر تو اولاً اس عاجز نے اپنے وطن میں عمل کیا ہے کہ اپنی شادی ہی میں کوئی رسم نہیں کرنے دی اور یہ طریقہ رفتہ رفتہ پھیلتا جاتا ہے کہ دو شادی سوائے رسوم کی ہوئی ہیں اور بہشتی زیور وغیرہ مثل آداب القرآن اور جمال القرآن کا وعظ اور پڑھایا کرتا ہوں اگرچہ لائق وعظ کرنے کے نہیں ہوں لیکن بمقولہ درسرائے چوں کس نباشد موش باشد کہ خدائے اسی پر عمل کر کے واعظ ہوں انشاء اللہ آیندہ بھی مطالعہ میں رکھوں گا اور جزاک اللہ خیرا کہ مجھے افعال ذمیمہ پر مطلع فرمایا کل ایک عریضہ مشتمل اپنے حالات و مشغلہ پر و عدم فرصت پر و تعلیم ذکر کہ ایک شیخ اعظم سے سیکھا ہے عرض کر چکا ہوں ۔

تحقیق ۔ اس کا جواب بھی حاضر ہے اول اس کو پڑھئے پھر اس کو ۔ النور ص ۲

تصور بوقت نماز

حال ۔ نماز پڑھنے میں بھی ایسا ہوتا ہے اگر نماز پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے تئیں کھڑا ہونا تصور کیا تو جب تک یہ خیال رہا اس وقت تک سوائے رکوع اور سجود کے جو کچھ پڑھا اس کا کچھ خیال نہیں رہتا اور اگر پڑھنے کی طرف خیال کیا تو پہلا خیال نہیں رہتا ۔

تحقیق ۔ پہلا ہی خیال مناسب ہے اگر اس میں دل نہ لگے تو پھر دوسرا خیال ۔

حال ۔ غالباً دو قسم کے خیالات ایک وقت میں جمع نہیں ہوتے ۔

تحقیق۔ ٹھیک ہے۔

حال۔ الحمدللہ والمنۃ کہ حضور اقدس کی توجہات سے بندہ معمولات کا پابند ہے۔

تحقیق۔ الحمدللہ۔

سوال۔ عرصہ سے ارادہ ہے کہ کچھ حالات گذارش خدمت کروں مگر اس خیال سے کہ طوالت تحریر ناگوار طبع اقدس نہ ہو جرأت نہوئی۔

جواب۔ خدا نہ کرے۔

سوال۔ نماز کی نسبت حضور کا ارشاد ہے کہ سرسری توجہ حروف کی جانب رکھکر ادا کی جاوے۔ نیز اذکار معمولہ کے بارہ میں حضور نے فرمایا تھا کہ جو حروف زبان سے ادا ہوں وہ ہی دل سے پڑھا کرو چنانچہ اسی کی پابندی کو ضروری سمجھکر خیال رکھتا ہوں اور جب دوسرا خیال آجاتا ہے تو اوس کو ہٹا کر پھر اسی طرف خیال متوجہ کرلیتا ہوں الحمدللہ کہ اوس کی برکت سے جو خیالات ناقصہ بحالت نماز و ذکر دل میں گذرا کرتے تھے محو ہوگئے کبھی کوئی ایسا خیال آتا ہے تو خود بخود دفع ہوجاتا ہے یعنی آنے سے قبل رک جاتا ہے البتہ بعض نہایت عمدہ خیالات نماز و ذکر میں دفعۃً بلا ارادہ خطور کرکے ذوق شوق بڑھاتے ہیں اور دیر دیر تک قایم رہتے ہیں پھر خود ہی دوسرا خیال آنے کی وجہ سے یا دل کو حروف کی طرف متوجہ کرلینے کی وجہ سے جاتی رہتی ہیں ان خیالات کے بارہ میں بوجہ اس کے کہ بندہ ایک مبتدی کی حیثیت بھی نہیں رکھتا ہے متردد ہے کہ آیا ان کو نماز و ذکر میں بالارادہ بھی خیال میں جما سکتا ہے یا نہیں مثلاً بعض مرتبہ نماز میں معلوم ہوتا ہے کہ خیال حروف کی طرف سے خود بخود منتقل ہوکر بجانب حضرت رب العزت جلت عظمتہ متوجہ ہوگیا یا آیۃ فانہ یراک خیال میں آگیا یا آیۃ والی ربک فارغب یا آیۃ وتبتل الیہ تبتیلا یا آیۃ واللہ احق ان تخشاہ یا آیات احاطہ و قرب و معیت و وسعت علم و رحمت یا آیات ذکر ربوبیت یا آیات کبریا و عظمت یا انعامات حضرت باری تعالےٰ مثل جزاء کثیر بر عمل قلیل یا آیات تذکر موت و قبر و حشر و نشر و حساب و کتاب و عدالت و ثواب و لقاے حضرت احکم الحاکمین خیال میں گذر کر باعث حضور قلب ہوئیں پس اس میں جو ارشاد ہو اس پر عمل کروں۔

جواب - یہ سب خیالات محمود ہیں ان کے ازالہ کی ضرورت نہیں لیکن اگر خود زائل ہو جاوے تو تجدید و اعادہ کی بھی ضرورت نہیں مقصود یہ ہے کہ خیال غیر محمود قصداً نہ لاوے اور نہ اس کو باقی رکھے۔ باقی خیالات محمود میں سے جو بھی آجاوے یا لایا جاوے یا باقی رکھا جاوے یا ایک کی جگہ دوسرا آجاوے وہ سب مطلوب ہیں۔ النور صـ۱۵۶

سوال - میاں نماز در معانی قرارت و تسابیح و التحیات غور نمودن محمود ست یا مذموم یا بینہما۔

جواب - اصل مقصود حضور قلب ست اگر باستحضار معانی دست دہد آنرا اختیار کنند والا بہر صورت کہ ایں مقصود میسر شود ہماں مناسب ست۔ النور صـ۵۶

التزام معمول بقدر تحمل ہونا

حال - حضرت واقع میں اس نالائق کے دل میں خلوص بالکل نہیں ہے اسوقت بندہ اسم ذات چھ ہزار پڑھتا ہے اس سے زیادہ پڑھنے کو دل بیحد چاہتا ہے فرصت بھی ہے دماغ کی حالت بھی آگے سے اچھی ہے اگر حضرت مناسب سمجھیں تو اضافہ فرماویں

تحقیق - التزام تو اتنا ہی رکھیں اگر کسی روز نشاط ہوا تو بقدر تحمل اضافہ کر لیا ورنہ اسی پر اکتفا کر لیا۔ النور صـ۲

سوال - اگر بعد نماز فجر مصلے پر بیٹھا ہوا کلام مجید پڑھوں اور تاوقتیکہ چاشت کی نماز نہ پڑھ لوں ہرگز نہ اٹھوں - اس میں جو تنبیہات ہوں - اس سے آگاہ کیا جاؤں - مگر کوئی مریض درمیان میں آجاوے تو کیا کیا جاوے۔

جواب - بقدر تحمل کام کرنا چاہیئے اپنے کو زیادہ مقید کرنا بلا ضرورت نہ چاہیئے کہ انجام پریشانی ہے۔ النور صـ۲۳۵

حال - اور لا الہ الا اللہ کی مخفی ضرب جو لگاتا ہوں اس میں یہ طبیعت چاہتی ہے کہ پڑھے جاؤ اور چھوڑو مت - مگر بے گنتی پڑھتا ہوں - غالباً ایک ہزار سے زیادہ مرتبہ پڑھتا ہوں گا غالباً کا لفظ اسواسطے لکھا ہے کہ مجھے خیال ہی نہیں رہتا یہ کیا بات ہے

تحقیق - اچھی بات ہے کچھ گنتی کی قید نہیں جس دن زیادہ نشاط ہو زیادہ کر لیا کیجئے بقدر تحمل طبیعت کے۔ النور صـ۲۳۶

سوال - اللہ اللہ اسم ذات شریف پانچسو مرتبہ پڑھتا ہوں اگر اور پڑھ جاؤں

تو کس قدر بڑھا دوں۔

جواب۔ جس قدر شوق اور نشاط اور تحمل طبیعت کا مقتضا ہو۔ لیکن اس کے ساتھ توقع مواظبت کا بھی لحاظ رہے۔

النور صـ۲۳۷

گھر میں پابندی ذکر کی ترغیب

ایک عالم صالح مدرس کا خط

حال۔ عرض آنکہ جو کچھ اس ناچیز کو لکھنا ہے نہ اس میں کچھ ترتیب سمجھ میں آتی ہے اور نہ یہ ہی سمجھ میں آتا ہے کہ کونسی بات لکھنے کی ہے اور کونسی نہیں بہت دیر تک سوچا کیا مگر مجبور ہو کر بے ترتیب ہی لکھتا ہوں۔ میرے اندر ایک بات یہ ہے کہ ذکر پہ پابندی مجھ سے بس اس زمانہ میں تو ہوتی ہے جب کہ میں مدرسہ ہی میں رہتا ہوں اور جب میں گھر میں سے یہاں لے آتا ہوں اور گھر میں رہنے لگتا ہوں تو دو چار روز کے بعد ذکر پہ پابندی نہیں رہتی گھر رہ کر قاعدہ کے موافق ذکر نہیں ہوتا۔

تحقیق۔ یہ تو ٹھیک نہیں آخر ایسے اتفاقات بھی ہوتے ہیں اور کبھی اس سے مفر نہیں ہوتا تو یہ تو ہمیشہ کا روگ ٹھیرا اس کوتاہی کی مقاومت کرنا چاہیئے۔ اسطرح کہ ایسے وقت میں بھی ذکر کی پابندی کی جاوے آخر ذکر فعل اختیاری ہے پھر کیا وجہ کہ اختیار سے کام نہ لیا جاوے اگر یہی کم ہمتی ہے تو کل کو نفس کہیگا کہ فلاں شہر میں جو مسجد ہے اس میں نماز پڑھنے سے تو نماز کی پابندی ہوتی ہے اور جہاں اب سکونت ہے یہاں کی مسجد میں مجھ سے پابندی نہیں ہوتی تو ہر وقت وہ مسجد کہاں سے آوے گی تو کیا اس مسجد میں پہنچنے تک نماز نہ پڑھی جاوے گی بلکہ بالقصد ایسا اہتمام کرنا چاہیئے کہ اگر گھر کے علاوہ دوسری جگہ میسر ہو تب بھی گھر ہی میں ذکر کرنا چاہیئے۔ رائضین کا معمول ہے کہ گھوڑا جس چیز سے چمکتا ہو اس سے دور کرنے کا اہتمام نہیں کرتے کہ ہمیشہ کی مصیبت ہے بلکہ اسی چیز کے سامنے آنے اور دیکھنے کا خوگر کرتے ہیں یہاں تک کہ چمک نکل جاتی ہے البتہ جس جگہ امر مانع ایسا ہو کہ اس سے کبھی ملابست کی ضرورت نہ ہوگی وہاں اسلم یہی ہے کہ اس مانع سے مباعدت اختیار کی جائے خوب سمجھ لو۔

حال۔ قیام خانقاہ کے زمانہ میں حق تعالےٰ کی طرف سے ایسی توفیق ہوتی ہے کہ

کہ اپنے تمام کام اچھی طرح ہو جاتے ہیں اور جہاں خانقاہ سے باہر رہا بس بالکل قلب پاہیت ہو جاتی ہے اس وجہ سے نہایت حیران ہوں۔

تحقیق۔ حیرت کا سبب حقائق امور کے نہ جاننے سے ہے میں نے اوپر حقیقت واضح کر دی ہے اس کو سرسری نہ سمجھیں۔

حال۔ اور اس پر ایک بڑی دقت یہ ہے کہ ہمت بھی کمزور ہے اور جسم بھی کمزور ہے۔

تحقیق۔ کیا ضعفاء کو دربار آلٰہی میں رسائی کا کوئی طریق نہیں۔

حال ؎ دریا و کوہ در رہ و من خستہ و ضعیف ٭ اے خضر پے خجستہ مدد کن بہمتم

تحقیق۔ بڑی مدد یہی ہے کہ حقیقت پر مطلع کر کے صحیح تدبیر بتلا دے۔ وقد فعلت والحمد للہ۔

حال۔ اب گھر کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ والدہ صاحبہ اور چھوٹے بھائی بہن یہیں آجائیں گے میرا یہ خیال ہے کہ اگر یہ آگئے تو میں خانقاہ ہی میں رہا کروں گا اگر نہ آئے تو پھر دوبارہ حضرت سے دریافت کروں گا۔

تحقیق۔ خواہ آئیں یا نہ آئیں میں تو قبل دریافت ہی میرے نزدیک جو امر صواب تھا بتلا چکا یہ بھی تسویل نسوانی ہے کہ ان کے آنے کا بہانہ نکالا ہے کام کرنے کا یہ طریق نہیں کام شروع کر دینا چاہئے کسی امر کا انتظار نہ کرنا چاہئے یہ نفس کی بندگی و اسیری ہوئی اگر یہی مذاق رہا تو وہ حالت ہو جاوے گی ؎

ہر شبے گویم کہ فردا ترک ایں سودا کنم ٭ باز چوں فردا شود امروز را فردا کنم

میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ بیش ہرچہ نیست کہ بعض حالات میں انتظام سے کام نہ ہوگا بلا سے بے انتظامی پھر بیکاری سے اچھی ہے ؎

دوست دارد دوست ایں آشفتگی ٭ کوشش بیہودہ بہ از خفتگی

یہ تو وہی مثل ہو گئی کھاؤں گا گھی سے نہیں جاؤں گا جی سے۔ تو کیا یہ کوئی عقل کی بات ہے واللہ الہادی۔

حال۔ دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ خانقاہ سے باہر رہنے کے زمانہ میں ذکر پر پابندی نہیں ہوتی اس وجہ سے حضرت کو حالت کی اطلاع کرنے کی ہمت نہیں ہوتی یہ خیال کرتا ہوں کہ اب پابندی کر لوں تو اطلاع کروں بس اسی میں رہ جاتا ہوں

ایسے وقت کیا مناسب ہے۔

تحقیق۔ مناسب کیا واجب یہی ہے کہ اطلاع کی جاوے دیکھو اس وقت اطلاع کی تھی جو تمہارے اصول پر فعل عبث تھا مگر اس کی بدولت کتنے علوم حقہ ظاہر ہوئے جن کو اگر رہنما بناؤ عمر بھر کا علاج ہے۔ النور ص۱۶

ذکر کا وقت

حال۔ اور قصد السبیل میں مرقوم ہے کہ اسم ذات بعد تلاوت قرآن اور ایک منزل مناجات مقبول پڑھے اگر جی چاہے اور کوئی وقت پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

تحقیق۔ ہاں۔ النور ص۲۶

ضرورت ذکر

حال۔ مجھ کو دو باتوں سے نہایت پریشانی ہے اول یہہ کہ پہلے میں نے بارہا آزمایا کہ جب میری حالت خراب ہوئی بس جہاں حضرت کے پاس دو چار روز بیٹھا اور حالت سنبھل گئی نہ ذکر کرنے کی ضرورت ہوتی تھی نہ کسی اور بات کی۔

تحقیق۔ ذکر سے استغنا کا خیال غلطی ہے جو کیفیت صحبت سے ہوتی ہے اس کا بقاء و استحکام ذکر ہی پر موقوف ہے۔ النور ص۳۴

معمولات میں اضافہ

حال۔ معمولات میں اس قدر اضافہ ہوا ہے کہ اخیر شب میں دس بارہ رکعت تہجد بعدہ دوازدہ تسبیح جہرًا اسم ذات کم از کم تین ہزار بار و زائد از زائد چھ ہزار مرتبہ جہرًا۔ بعد نماز فجر بجائے یک پارہ کے ڈھائی تین پارہ کلام مجید۔ اور مطالعہ میں دعوات عبدیت حصہ۔ تربیت السالک حصہ ۲۔ الدر المنضود حصہ اول۔ اب جو مناسب ہو تجویز فرماویں۔

تحقیق۔ سب ٹھیک ہے۔ النور ص۳۵

آثار ذکر و یبس

حال۔ اور قلب میں اکثر اوقات حرکت رہتی ہے جو اس سے قبل نہیں تھی بعض اوقات کان میں آواز بھی آتی ہے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ آواز آواز ذکر ہے یا کیا اور جھینگر جیسی آواز بھی مسموع ہوتی ہے۔

تحقیق۔ مرکب ہے اثر ذکر اور یبوست سے جس کا علاج مناسب ہے۔ النور ص۳۵

شوق ذکر

حال۔ آج بندہ جب ذکر کرنے لگا تو طبیعت میں ذوق و شوق پیدا ہو کر جوش آگیا حتیٰ کہ آواز بلند ہو گئی بعد اختتام ذکر خواہش یہی رہی کہ اور کیا جاوے۔

تحقیق۔ مبارک ہو گو یہ مقصود نہیں مگر محمود ہے اور محمود بھی بوجہ معین مقصود ہونے کے قابل مبارک باد اور موجب شکر ہے۔

حال: مگر چونکہ ارشاد عالی اس قسم کا ابھی نہیں ہوا اس لئے بارہ ہزار ہی پر اکتفا کیا۔

تحقیق۔ اگر پھر ایسا اتفاق ہو ذکر بڑھا دیا کیجئے۔

حال: اور اللہ کا نام سنکر طبیعت متلذذ ہوتی ہے۔

تحقیق۔ مبارک ہو ابلے آخرنا مر آنفاً۔ النور ص۳۸

ذکر کے لئے تعین وقت یا عدد کی ضرورت

حال۔ ذکر کی تعداد متعین نہیں کی جب طبیعت نہیں لگتی ہے بس کرتا ہوں اور شمار سے طبیعت پر گرانی ہوتی ہے کیونکہ تا ختم یہ خیال رہتا ہے کہ ابھی اتنا باقی ہے۔

تحقیق۔ یہ سخت غلطی ہے یا تو عدد مقرر کریں یا وقت محض طبیعت پر چھوڑنا بطالت کا دروازہ کھولنا ہے۔ النور ص۳۸

حال۔ صرف ذکر لسانی جس قدر ہو سکتا ہے اوس میں شب و روز مشغول رہتا ہوں

تحقیق۔ کافی ہے مگر عدد کا تعین بھی بہتر ہے۔ النور ص۷۹

ذکر کرتے وقت منہ میں مٹھاس معلوم ہونا

حال۔ ذکر کرنے کے وقت زبان میں ایک قسم کا مٹھاس معلوم ہوتا ہے ہر دفعہ تو نہیں کبھی کبھی یہ بھی کوئی ذکر کے متعلق بات ہے یا یوں ہی نفسانی خیال ہے۔

تحقیق۔ ذکر سے کوئی تعلق نہیں۔ النور ص۴۵

آثار ذکر

حال۔ حضرت ذکر کا کوئی اثر ایسا بھی ہے کہ اس کا حصول عاجلاً بھی مطلوب ہو

تحقیق۔ ہے جو اس آیت میں مذکور ہے فاذکرونی اذکرکم اور اس کا تخلف بھی نہیں ہوتا۔ النور ص۴۸

حال ۔ جانب چپ پستان سے دو تین انگل نیچے سے اوپر تک قریب یک ماہ سے خروش سی معلوم ہوتی ہے بعض وقت پورے دست چپ میں بھی خروش پیدا ہوجاتی ہے خصوصاً نماز میں خواہ جس وقت قلب کے جانب خیال ہوتا ہے اس وقت بہت زیادتی ہوجاتی ہے ۔

تحقیق ۔ اثر ذکر کا ہے مبارک ہو مگر مفرحات و مرطبات و مقویات قلب کا استعمال ضروری ہے تاکہ اختلاج نہ ہوجاوے اور اگر ذکر میں ضرب یا حبس معمول ہو چند روز کے لئے ترک کردیں ۔ النور ص ۱۶۹

حال ۔ اکثر اوقات دل ذاکر معلوم ہوتا ہے اور دھیان تو حق تعالےٰ کی طرف قریب قریب ہر وقت رہتا ہے ہر وقت قلب کی ایسی حالت رہتی ہے جیسے کوئی کسی کا سخت منتظر ہوتا ہے ۔

تحقیق ۔ آثار محمودہ ہیں اللھم زد فزد ۔ النور ص ۱۹۸

حال ۔ ایک دن ذکر کرتے ہوئے دفعتہً قلب مثل آئینہ کے مکشوف ہوا جس پر رقیق اور لطیف نیلگوں حجاب معلوم ہوا ۔ اس وقت قلب میں ایک ٹھنڈک بھی محسوس ہورہی تھی ۔ کچھ دیر تک قلب مثل آئینہ معلوم ہوتا رہا ۔ پہلے یہ خیال ہوا کہ شاید تخیل محض ہو ۔ مگر اس حالت کے زوال کے بعد غایت تصور سے بھی یہ بات نہ پیدا ہوئی ۔ اور نہ وہ برودت محسوس ہوئی ۔

تحقیق ۔ لاریب وہ نور تھا جو مرکب تھا تین نوروں سے ۔ خود نور قلب جس پر نور روح مستولی ہوکر ساتر ہوگیا نور قلب کا کہ احمر ہے ، دوسرا نور روح کہ ابیض ہے اس پر خفیف استیلا نور خفی کا کہ نیلگوں ہے اور اس مجموعہ کا مقام قلب پر نظر آنا یہ موافق ہے مذاق حضرت حاجی صاحب رح کے کہ صرف لطیفہ قلب کو قابل توجہ اور سب لطائف کا متبوع فرماتے تھے اور نیز اوفق للحدیث ہے الا ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ الحدیث ۔ اور یہ سب محمود ہے اور تسلی و فرحت بخش سالک اور اس معنے کر یہ لطف و رحمت ہے کہ تسلی کا رحمت ہونا ظاہر ہے ۔ لیکن مقصود نہیں ، جیسا نعم حسیہ جو موجب ہیں طمانینت خاطر کی

کہ وہ بھی نعمت قابل شکر ہیں، اور ہر درجہ توجہ الی النعم کا غیر مرضی وحجاب نہیں بلکہ جب کہ وہ مرآۃ نہ بنے توجہ الی المنعم کا باقی جو سرسری توجہ بے قصدے ہو اور توجہ الی المنعم پر غالب نہ ہو قابل دفع نہیں

حال۔ پھر اس تصور کو لاطائل سمجھ کر چھوڑ دیا۔ اور استغفار کیا کہ خوامخواہ ایک کیفیت کے لئے میں نے اتنی دیر تصور صرف کیا،

تحقیق۔ قصداً تو واقعی ادھر توجہ نہ کرنا چاہئے۔ لیکن اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اس کے دفع کا اہتمام شدید کیا جاوے۔ غرض نہ استحضار اس کا کیا جاوے۔ نہ استنکار کیا جاوے کہ دونوں میں التفات الی غیر المقصود ہے۔ ایک میں اثباتاً ایک میں نفیاً اور یہی التفات الی الغیر حجاب ہے وہذا امر دقیق۔ بالتفہیم حقیق۔ وللہ الحمد

رجب سنہ ۴۴ھ ۔ النور ص ۲۳

حال۔ ایک روز بعد ذکر تین ہزار جاکر حجرے میں لیٹ گیا تو ذکر جاری ہوا تو بہت سرور ہوا اور قلب پر مثل ایک ہری ٹہنی کھجور کے اس شکل پر 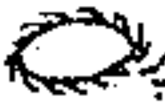 اوپر کھنچ رہی ہے اس میں ایک عجیب آواز ہے تھوڑی دیر کے بعد وہ ٹہنی درمیان سے 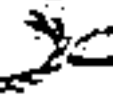 پھٹ گئی۔ اور اس کی شاخوں سے مثل بارش کے قطرے بہت قلب پر پڑے اور آواز پشت کی جانب جاکر قریب گردن کے ختم ہوا۔ اور بیداری ہوگئی۔ ارشاد فرمادیجئے گا۔

تنقیح۔ اگر یہ بین النوم والیقظہ ہے تب تو تصریحاً لکھئے جواب دیا جائیگا۔ اور اگر خواب محض ہے تو چنداں قابل اہتمام نہیں۔ آخر کی عبارت "بیداری ہوگئی" دونوں پر منطبق ہوسکتی ہے۔

جواب تنقیح۔ حضرتا تصریحاً لکھتا ہوں کہ بین النوم والیقظہ تھا۔ مگر یہ فرق بندہ کی نظر میں قابل اہتمام نہیں تھا لہذا تصریح نہیں کی گئی۔

تحقیق حال۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ضرب اللہ مثلاً کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین باذن ربها۔ یہ ٹہنی ان ہی فروع میں سے تھی جن سے مراد اعمال صالحہ خصوص ذکر ہے۔ شکل مثالی اس کی کھجور کی سی اسی لئے نظر آئی کہ شجرہ طیبہ کی تفسیر نخلہ ہی سے کی گئی ہے۔ اور قلب پر اس کا نظر آنا اس

لئے ہے کہ اصل اس شاخ عمل کی قلب ہی میں ہے اوپر کھنچنا فی السماء کا تحقق ہے آواز اشارہ ہے ان اعمال کے حیوۃ و بقار کی طرف کہ عمل مقبول مثل زندہ کے اور غیر مقبول بوجہ خلو عن روحہ الذی ھو القبول۔ مثل مردہ کے ہے اور اسکا انشقاق شکل مثالی ہے اس کے انشعاب لاعطار الثمرات کی طرف اور اس سے قطرات و رشحات جو نکلے وہ صورت مثالیہ ہے ثمرات اعمال کی جس کو تؤتی اکلھا میں فرمایا ہے۔ اور بشکل قطرات کے دیکھنا اشارہ ان ثمرات کے مبعی روح ہونے کی طرف چنانچہ ظاہر ہے کہ ان اعمال سے جو ثمرات پیدا ہوتے ہیں یعنی احوال و واردات ان سے قلب میں حیوۃ حقیقیۃ حاصل ہوتی ہے۔ گردن کے قریب ختم ہونا اشارہ ہے اس کے کامل و متناہی ہونے کی طرف اس طرح سے کہ تمام روح میں سرایت کرتی ہے چونکہ گردن موقعہ ہے حبل الورید کا جس سے روح کا خاص تعلق ہے۔ غرض بہت اچھی حالت اور بشارت ہے اور محمود ہے مگر مقصود نہیں۔ نعمت سمجھکر شکر کرنا چاہئے۔ مگر مقصود سمجھکر کمال نہ سمجھنا چاہئے۔ رمضان ۴۴ھ النور ص ۲۴

حال۔ اب بعض اوقات ذکر کرتے وقت ایسا سرور اور رونگٹے بدن پر کھڑے ہوتے ہیں یعنی ایسا سرور ہوتا ہے کہ اقشعرار ہوتا ہے کہ شاید اگر زیادہ ہو تو غشی ہو جائے۔

تحقیق۔ مبارک ہو۔ النور ص ۲۷

حال۔ کانپور میں حضور کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ جس وقت ذکر اسم ذات شریف شروع کرتا ہوں تو میرے قلب میں جھنجھناہٹ اور کھلی سی جیسے خفتہ عضو میں پیدا ہو جاتی ہے ہوا کرتی ہے یہاں تک کہ اوپر جلد ظاہری پر بھی کھاج پیدا ہو جاتی ہے اور زیر پستان ہاتھ پھیر کر ملنے سے وہ کیفیت نہیں رہتی تھی۔ حالانکہ حضور سے پورے طور سے اس وقت عرض کرنے کی تاب نہیں ہوئی مگر ٹیکاپور دعوت میں حضور نے تشریف لے جاتے وقت یہ فرمایا تھا کہ شاید تیرا قلب کمزور ہو۔ بلا ضرب ذکر کرنا۔ اور پھر لکھنا۔ اور حضور ٹمٹم میں سوار ہو گئے۔ آگے کچھ عرض نہیں کر سکا اور اس کیفیت کا حال ان الفاظ سے جھنجھناہٹ و کھلی تھی۔ و خفتہ عضو جیسے لفظ سے عرض کرنا یہ بھی تعبیر میرے نزدیک ٹھیک نہیں معلوم ہوتی کچھ عجیب سی کیفیت

ہوتی تھی۔ کہ جس سے مشغولی ہوتی اور تمام خیالات منتشرہ سے نجات ہو کر اس طرف توجہ ہو جاتی تھی۔ چنداں تکلیف بھی ایسی نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا کہ جس وقت کمر سیدھی کر کے جانب چپ سے جانب راست سر مونڈھے تک لے جاتا ہوں۔ کہ قلب کھنچتا ہے اور کھلتا ہے۔ یعنی جیسے دبی ہوئی یا بھچی ہوئی چیز کھلتی ہے۔ اور پھولتی ہے اور ساتھ ہی یہ معلوم ہوتا کہ خارش اور جھنجھناہٹ بھی ہے۔ غرض میرے سے کسی لفظوں میں اس کی پوری تعبیر نہیں ہو سکتی۔ اس سے میں قاصر ہوں۔ اور تجربہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس قدر ذکر زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ سکون اور وہ کیفیت زائل ہوتی جاتی ہے۔ یعنی ہزار پندرہ سو تک تو یہ کیفیت رہتی اور پھر سکون سا ہو جاتا اور جس قدر ضرب کے ساتھ کروں قلب جلد سکون پذیر ہوتا۔ اب دو تین روز سے وہ کیفیت محسوس نہیں ہوتی۔

تحقیق۔ یہ کیفیت مرکب تھی اثر ذکر و ضعف قلب سے بعد تھوڑی دیر کی قلب عادت کے سبب اس کا متحمل ہو جاتا تھا۔ اب اگر وہ کیفیت نہیں تو کچھ حرج نہیں وہ وجوداً یا عدماً مقصود نہیں۔ لیکن احتیاطاً کسی طبیب سے تقویت قلب کی تدبیر مناسب ہے اور اگر وہ کیفیت پھر عود کرے اور کلفت وہ نہ ہو تو کچھ فکر نہیں ورنہ پھر اطلاع دیجاوے مع اس خط کے۔

حال۔ اور میرے اوقات معمولات یہ ہیں۔ بعد تہجد دوازدہ تسبیح اور بعد مغرب تین ہزار تسبیح اسم ذات شریف خوب جہر و ضرب قوت کے ساتھ کرتا ہوں بفضلہ تعالیٰ آپ کی توجہ و دعا سے کوئی تکلیف کمزوری محسوس نہیں ہوتی اور بعد نماز فجر تلاوت قرآن شریف اور ایک منزل مناجات مقبول حضور کی دعاء و توجہ کی ضرورت ہے۔ سوائے حضور کے ہمارا کوئی ذریعہ نجات و رہنمائی نہیں ہے۔

تحقیق۔ دعاء کرتا ہوں اللہ مزید برکت فرماوے۔ النور ص ۳۵

حال۔ اور ایک روز یہ بیان کیا کہ ایک روز ذکر کے اخیر میں بس ہچکی سی بندھ گئی یعنی جو لفظ زبان سے کہتا تھا وہی لفظ دل سے دھکے کے ساتھ نکلتا تھا۔ اور یہ حالت ختم دعا

تک رہی یہ بھی تحقیق فرماکر مطلع فرمایا جاؤں۔

تحقیق۔ تخیلہ کے انفعال سے جارحہ پر یہ اثر پہونچا محمود ہے کمال نہیں۔
از النور صـ۳۷۶

حال۔ آج ایک ہفتہ گذر گیا بعد تہجد حالت ذکر میں احقر کے پاس ایک شخص حاضر ہوا تھا احقر نے اس کے پاؤں دبانے شروع کئے پھر ناگاہ غائب ہوگیا۔ غائب کے وقت یہ آواز دی کہ میں خواجہ معین الدین ہوں یہ کیا دیکھا معلوم نہیں اطلاع فرماویں۔

تحقیق۔ اثنار ذکر میں جو واقعہ پیش آیا احتمال ہے کہ صحیح ہو ایسا ممکن ہے مگر اس کو کمال نہ سمجھیں ایسے امور بمصلحت تنشیط فی العمل واقع ہوجاتے ہیں۔ النور صـ۳۵۱

حال۔ پرسوں کا عجیب واقعہ ہے کہ حسب معمول دو بجے رات کو اٹھکر بعد تہجد ذکر کر رہا تھا تیرہ تسبیح پوری کرنے کی بعد بھی جی نہ چاہا کہ بند کردوں ایسی لذت و یکسوئی تھی کہ یکبارگی اِلَّا اللّٰہ کا ذکر پھر شروع ہوگیا بلا شمار گھنٹوں ایسی حالت رہی کہ آنسو آنکھوں سے جاری تھے اور آواز اس قدر بلند ہوگئی کہ کبھی ایسی نہ ہوئی تھی۔ اسی حالت میں معلوم ہوا کہ زمین سے آسمان تک دو رویہ فرشتوں کی قطار کھڑی ہے اور میں ہر ایک فرشتہ کے سامنے جا جاکر اِلَّا اللّٰہ کہتا ہوں اور یہ بھی کہتا ہوں کہ آپ اس کے گواہ رہیے گا اسی طریقہ سے بالکل قریب آسمان کے چلا گیا یہاں تک کہ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوکر اِلَّا اللّٰہ کا نعرہ ایسا مار رہا ہوں جیسا کوئی شخص سخت مصیبت میں گرفتار ہوکر اپنے مالک کا نام لے کر دھائی دیتا ہے بہت دیر تک دہائی دیتا رہا یکبارگی حکم ہوا کہ اس کو نکال دو کیوں چلّا رہا ہے اور کہدو کہ جب تک پورے طور سے شریعت کی پابندی نہ کرے گا ہمارے یہاں کچھ شنوائی نہ ہوگی، یہ سنکر وہاں سے روتا چلا تا اِلَّا اللّٰہ کہتا ہوا واپس آرہا تھا کہ ایک مقام میں دیکھا کہ فرشتوں کا اور زیادہ ہجوم ہے اور تخت شاہی بلند مقام پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم روحی فداہ رونق افروز ہیں اور ان کے سامنے نیچے آپ گردن جھکائے ہوئے کچھ لکھ رہے ہیں یا کوئی کتاب دیکھ رہے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی بیتاب ہوگیا اور بڑے زوروں کے ساتھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنا شروع کیا

اور زار زار رو رہا تھا تھوڑی دیر کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھا کر ارشاد فرمایا کہ تم کیوں شریعت کی پابندی پورے طور پر نہیں کرتے۔ میں یہ سنکر اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگا تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا بارگاہ رب العزت میں توبہ کرو میں سنتے ہی فوراً سجدہ میں گیا اور رو رو کر توبہ کرنے لگا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا بھائی سب لوگ دعا کرتے جاؤ۔ بس خود سرکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ نے اور کل فرشتوں نے میرے لئے دعا کی دیر تک دعا فرماتے رہے پھر وقت صبح کی اذان کا ہو گیا اور مسجد میں اذان ہونے لگی میرے کان میں آواز گئی اور اچھی طرح سے خیال کیا تو دیکھا کہ میرے بھی ہاتھ دعا کے لئے اٹھے ہوئے تھے اور وہ...... سارا مجمع مبارک آنکھوں سے ہٹ گیا۔ اس مجلس عالی کے جدائی کا بڑا قلق ہوا مگر اپنے لئے دعا فرمانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کل فرشتوں کا اور آپ کا یاد کر کے تمام دن ایسا سرور رہا کہ جس کا بیان نہیں کر سکتا صبح کو اٹھکر اپنے کھانے کا سردست یہ انتظام کیا کہ قرض روپیہ لے کر اسی کی سب جنس منگائے یہ خیال کیا کہ تنخواہ سے اس قرض کو ادا کر دونگا۔

تحقیق۔ سبحان اللہ ماشاء اللہ مجھ کو وجد کی کیفیت ہو گئی خدا تعالےٰ مبارک کرے اور آپ کے لئے مفتاح برکات فرما دے آپ نے جس طریق سے اس پر عمل شروع کیا ہے خدا تعالےٰ اس میں ترقی دے کر اس کو مکمل فرما دے۔ النور ص۲۱ ۴۹

حال۔ آج صبح کا وقت حالت ذکر میں غیب سے یہ آواز ہوا کہ تم پر خدا تعالیٰ راضی ہوا یہ کیا حالت ہے معلوم نہیں۔

تحقیق۔ یہ واقعہ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ط کا ایک مصداق ہے۔ مبارک ہو۔ حکمت تبشیر میں یہ ہے کہ دل بڑھے اور زیادہ کام میں لگیں۔

النور ص۳ ۴۹

حال۔ گذارش احوال یہ ہے کہ آج صبح نماز فجر سے پہلے ذکر میں مشغول تھا کہ خود بخود ایک حالت غنودگی کی ۵۔۷ منٹ کے لئے طاری ہو گئی اس وقت جناب والا کو دیکھا کہ آپ نے دو ستون نور کے میرے دل کے اندر قائم فرمائے اور یہ فرمایا کہ یہ ایک ستون مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کا ہے اور یہ ایک ستون مولانا

محمد قاسم صاحب کا ہے وہ دو ستون بہت باریک اور نور سے چمکتے ہوئے تھے۔ جب میرے قلب میں وہ قائم کئے گئے عجیب حالت ہوئی جس کا اب تک بہت اثر ہے۔

تحقیق۔ اول نسبت نبوت ہے ثانی نسبت ولایت۔ مولانا گنگوہی پر اول غالب تھی مولانا نانوتوی پر ثانی کا غلبہ تھا۔ مبارک ہو۔ النور ص ۴۴

حال۔ ایک روز بعد تہجد کے میں ذکر کر رہا تھا یہ معلوم ہوا کہ میرا جسم ایک دم سے مثل پھول کے ہلکا ہو گیا اور کچھ وزن نہیں رہا اور چند منٹ یہ حالت رہی اس طور کا معاملہ آج تک کبھی پیش نہیں آیا اور چند دفعہ بحالت ذکر بیداری میں آنکھیں بند تھیں تو یہ معلوم ہوا کہ قرآن شریف کھلا ہوا سامنے رکھا ہے اور تلاوت کرتا ہوں کبھی ایک آیت یا دو آیت تک یہ بات باقی رہی۔

تحقیق۔ پہلی کیفیت غالباً اثر ذکر کا ہے جس سے روح میں لطافت پیدا ہو جاتی ہے اور روحانیت کے غلبہ سے اوس لطافت کا اثر جسم پر ہوتا ہے محمود حالت ہے مگر مقصود نہیں اور دوسری کیفیت علامت ہے ذکر کے سرایت کرنے کی یہ بھی محمود ہے۔ النور ص ۴۵

حال۔ اب بہ تعمیل ارشاد گذارش ہے بعض اوقات قلب میں رقت ہوتی ہے نماز پڑھنے میں۔

تحقیق۔ یہ اثر ذکر کا ہے۔ النور ص ۴۸

حال۔ ایک بات جو بحالت ذکر پیش آتی ہے وہ تحریر خدمت ہے وہ یہ کہ ایک روز بحالت ذکر کسی شخص کی آواز سنائی دی میں نے نہ تو اس آواز دینے والے کو پہچانا اور نہ اپنا نام سنا اتنی تدبیر کے بعد پھر ذکر میں مشغول ہو گیا دو بارہ پھر ایک آواز معلوم ہوئی پھر غور کیا تو کوئی معلوم نہیں ہوا پھر اپنے کام میں مشغول رہا علی ہذا سہ بارہ پھر ایسا ہی ہوا اس کے بعد میں اپنے کام میں برابر مشغول رہا اور ذکر کرتا رہا اوس کے بعد کوئی آواز وغیرہ معلوم نہیں ہوئی۔

تحقیق۔ جتنا التفات اوس طرف کیا آئندہ اتنا التفات بھی نہ چاہئے یہ سب

النور صـ ۴۸۵

حجابات ہیں۔

حال۔ احقر نے اس کے پہلے خط میں انوار کے بارہ میں سوال کیا تھا ارشاد ہوا تھا کہ انوار لطائف و تصرف دماغ دونوں احتمال ہیں التفات نہ چاہئے (ملخص) حضور اس کا امتیاز کس طرح کیا جاتا ہے۔

تحقیق۔ اسکی بھی ضرورت نہیں اس کی تحقیق عبث ہے اور رہزن طریق۔

حال۔ اس ہفتہ میں ایک روز دیکھا کہ ایک نور بجلی کے مثل میرے سینہ سے نکل کر پھر اندر چلا گیا۔ اور بندہ متحیر رہ گیا اور اثناء ذکر میں خاص کر کے سحری کے وقت اکثر اوقات ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے سر کے اوپر آسمان ہے اور اس میں ستارے ہیں اور سارا جہاں منور ہو جاتا ہے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ میں کہاں ہوں حالانکہ میں مسجد یا حجرہ میں ہوتا ہوں نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں زمین پر ہوں سارا جہان بالکل انوار ہی انوار معلوم ہوتا ہے اور سر کے اوپر آسمان اور ستارے نہ شجر ہوتا ہے نہ انسان نہ اور کچھ گاہ بہ گاہ آسمان پر چاند بھی نظر آتا ہے۔

تحقیق۔ اس کا وہی جواب ہے جو پہلے پرچہ میں مذکور ہوا بقولی دونوں احتمال ہیں الخ۔

حال۔ پہلے سب کچھ اشیاء وغیرہ کی طرف التفات حجاب معلوم ہوتا تھا اور طبیعت میں اس لئے نفرت تھی اس وقت طبیعت کو رجوع الی المعرفت پاتا ہوں اس لئے اتنا نفرت نہیں رہا پہلے جو تھا نہ معلوم میری کیا حالت ہو رہی ہے تشفی بخشیں۔

تحقیق۔ یہ حالت پہلے سے ارفع ہے اگر اشیاء کی طرف التفات بالذات نہ ہو مگر اس دوسری حالت میں دھوکہ بہت ہوتا ہے اس لئے من حیث المعرفت بھی اون کی طرف التفات قصداً نہ چاہئے۔

النور صـ ۴۹۶

حال۔ گذارش ہے کہ بندہ بفضلہ تعالےٰ استقامت سے اپنے وظائف پر پابند ہے گو بعضے بعضے دن نفس گھبراتا بھی ہے مگر پھر جلدی سیدھا ہو جاتا ہے ایک دن اسم ذات پڑھتے پڑھتے ایک صورت دل میں نظر آتی تھی جو برابر میرے ہی موافق سر ہلا کر اللہ اللہ کر رہی تھی اور دل یہ کہتا تھا کہ یہ اللہ تعالےٰ کی صورت مثالی ہے۔

تحقیق۔ یہ خیال خطرناک ہے بلکہ یہ خیال کرنا چاہئے کہ یہ اپنی روح کی صورت

مثالیہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے تسلی دینے کو منکشف کردیا ہے کہ روح تک ذکر کا اثر پہونچ گیا ہے جو علامت ہے قبول کی۔

حال۔ جس کا عکس تمہارے اوپر پڑ رہا ہے اگر ادہر سے یہ معاملہ نہ ہو تو تم ہرگز خدا کو یاد نہ کرسکو جیسا کسی برقعہ میں اپنا محبوب ہو اس طرح اپنے آپ میں اور دیگر اشیاء میں اللہ تعالےٰ کی ہستی اور ان کی نیستی ذوقاً معلوم ہوتی ہے اور ہر شے اوسی کا مظہر معلوم ہوتی ہے جس طرح سورج کے آگے شیشہ۔

تحقیق۔ مگر یہ نہ سمجھا جاوے کہ مظہر ہونے کی بعینہ ایسی ہی حالت ہے یہ عبارت سمجھانے کے لئے ہے نہ کہ اعتقاد رکھنے کے لئے۔

حال۔ اپنی طرف کوئی چیز منسوب کرتے ہوئے غیرت معلوم ہوتی ہے کہ میں کیا چیز ہوں اگر اپنے نیک کام پر نظر پڑتی ہے تو اوس کے عنایت کا عکس معلوم ہوتا ہے اس وقت بڑا مزہ اور لذت آتی ہے یہ باتیں ظاہر کرتے ہوئے دعویٰ معلوم ہوتا ہے اس لئے گھبرا گھبرا کر عرض کر رہا ہوں۔

تحقیق۔ یہ محمود و مبارک ہے۔

النور ص ۵۰۵

حال۔ (۲) کبھی کبھی ذکر کے وقت اپنا چہرہ بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔

تحقیق۔ نور ذکر کا طبعی اثر ہے۔

حال۔ (۳) تہجد تو کبھی کبھی قضا ہو جاتی ہے اور کوئی ایسا خواب وغیرہ نظر نہیں آتا جس سے جاگ اٹھوں مگر فجر کی نماز کو اگر تاخیر ہوتی ہے تو اس قسم کے خواب دیکھتا ہوں کہ جماعت تیار ہے اور میں وضو وغیرہ میں مشغول ہوں بس گھبرا کر جاگ اوٹھتا ہوں مگر کئی مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ سوتے میں کسی نے پکارا (مولویصاحب) بس جاگ اٹھا ایک مرتبہ کسی نے ان الفاظ سے پکارا (مولوی رفیع الدینصاحب) بس جاگ اٹھا تو اللہ تعالےٰ سے کمترین نے دعا کی کہ یا اللہ تعالےٰ میرا نفس تو ابھی اس قابل نہیں ہوا کہ اس طرح بیدار کیا جاؤں اور نفس کی حالت درست رہے پھر جب سے کوئی آواز نہیں آئی کمترین یہ دریافت کرنا چاہتا ہے کہ یہ آواز ناسوتی تھی یا اور کوئی۔

تحقیق ۔ غالباً ملکوتی ہے لطائف غیبیہ سے تربیت و ہدایت کی جاتی ہے اور گو یہ محمود ہے مگر مقصود نہیں نہ اس کا وجدان کمال ہے نہ فقدان مضر ہے ۔

النور ص۱۱ ھ

حال ۔ پیر کی رات کو جس وقت تہجد پڑھ کے ذکر کرنے کو بیٹھا ہوں کسیقدر کے بعد مجکو موت و ما بعد الموت کا واقعہ یاد آیا تو حضرت اس قدر رونا آیا مجھے اور ذکر کرنے کو ہمت نہیں پڑی جبھی ذکر شروع کرتا ہوں تو رونا آوے میں نے اسی حالت میں کسی صورت سے ذکر کو ختم کیا ۔ حضرت بدھ کی رات کو جب ذکر شروع کیا تو جس وقت اللہ اللہ کی تین تسبیحیں ختم ہو گئیں تو میں بے خبر ہو گیا دنیا میں ہوں یا نہیں یہ خبر مجھے نہ تھی تو دیکھتا ہوں کہ میں ایک بہت بڑے میدان میں پہونچ گیا اور دیکھتا ہوں کہ ایک طرف بہت بڑا مکان ہے ایسا خوبصورت مکان کبھی نہیں دیکھا اور اس مکان کے سامنے باغ بھی لگا ہوا ہے دل میں خواہش ہوئی کہ اندر جا کر دیکھوں پھر اندر جانے کی فرصت نہیں ملی ہوش آگیا تو دیکھتا ہوں نہ مکان ہے نہ کچھ وہی اللہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے آپ کو پایا ۔

تحقیق ۔ ان امور کی طرف التفات نہ کریں ۔

النور ص۲۲ ھ

حال ۔ حضرت منگل کی رات کو جس وقت نفلیں پڑھکر بارہ تسبیح شروع کر دیا کسی قدر دیر کے بعد دیکھتا ہوں کہ ساری مسجد روشن ہو گئی آنکھ کھولکر جو دیکھا تب بھی روشن معلوم ہوئی ۔

تحقیق ۔ ایسے حالات اس مصلحت کے لئے بھی پیش آجاتے ہیں کہ سالک کو نشاط ہو اور طریق میں مشغولی سہل ہو ۔

النور ص۲۳ ھ

حال ۔ بحضور اقدس سیدی و مرشدی و آقائی مدظلہم العالی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذارش آنکہ آج ایک نئی بات پیش آئی وہ یہ کہ ذکر کرتے کرتے بہت کچھ لطف آیا روز سے زیادہ اور اس لطف میں تمام جسم موٹا معلوم ہونے لگا اور تمام جسم پر ایک بار سا معلوم ہوا ۔ اور بہت دیر تک یہ حالت رہی انگلیوں کا ہاتھوں کا موٹا معلوم ہونا یہ تو کبھی کبھی ہوتا ہی تھا مگر یہ بوجھ کبھی پہلے نہیں معلوم ہوا تھا آج ہی یہ معلوم ہوا ہے ۔ اور صبح کو تلاوت میں بھی آج معمول سے زیادہ حظ آیا فقط ۔

تحقیق۔ السلام علیکم۔ وارد کا اثر اول قلب پر ہوتا ہے اور کبھی قلب سے جوارح پر آجاتا ہے اور وہ اثر گو قلبی ہوتا ہے مگر جوارح پر بشکل کیفیات بدنیہ اس کا ظہور ہوتا ہے جیسا وحی کا اثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن شریف پر بشکل وزن ہوتا تھا یہ قاعدہ ہے کہ فرحت اور خوشی میں بدن پھول جاتا ہے اسی طرح باطنی لطف کا اثر بدن پر کبھی اس طرح بھی ہوتا ہے کہ بدن پھولا ہوا اور موٹا متخیل ہوتا ہے اور واقع میں نہ پھولتا ہے نہ موٹا ہوتا ہے۔

النور ص۵۹

ذکر لا الہ الا اللہ اور اللہ اللہ میں فرق

حال۔ لا الہ الا اللہ کے وقت اس کے معنے پر نظر ہو جاتی ہے اور یہ وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ میں کس کو مخاطب کر کے کہتا ہوں اس خیال سے کبھی تو اللہ تعالے کو مخاطب کرتا ہوں کہ آپ کا یہ وصف میں کرتا ہوں اور کبھی شیطان اور نفس کو مخاطب کرتا ہوں کہ دیکھو میرا معبود یہ ہے جس کی یہ صفت ہے اور کبھی یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ الفاظ تو اللہ سے بعد پیدا کرتے ہیں صرف اللہ اللہ ہونا چاہئے کئی روز سے یہ وسوسہ پیدا ہو جاتا ہے اور (الا اللہ) کے ذکر کے وقت بھی یہی خیال رہتا ہے جب اللہ اللہ کے ذکر کی نوبت آتی ہے تب یہ خیال ہٹتا ہے اور اللہ اللہ کے ذکر کے وقت انبساط ہوتا ہے اور اچھا معلوم ہوتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب میں اپنے اللہ سے کہتا ہوں اور وہ سنتے ہیں اور اس وقت دل سے اپنے مقصود کو بھی کہتا جاتا ہوں کہ رحم کر فضل کر بخشدے وغیرہ وغیرہ خلاصہ یہ کہ اللہ اللہ کے ذکر کے وقت قرب زیادہ پاتا ہوں اور لا الہ الا اللہ و الا اللہ کے وقت بعد۔

تحقیق۔ یہ قرب و بعد خیالی ہے ورنہ زیادہ قرب لا الہ الا اللہ میں ہے کہ یہ ماثور ہے اور دوسرے اذکار یعنی الا اللہ یا اللہ اللہ مصلحت یکسوئی کے لئے تجویز ہوئے ہیں۔

النور ص۴۷

ناغہ کا مضر نہیں

حال۔ تین ماہ سے دوازدہ تسبیح چھوٹ گئی بہت افسوس کرتا ہوں سر آبھی نہیں ہو سکتی ظاہر میں تو خوب موٹا تازہ ہوں مگر دماغ نہایت کمزور ہے۔

تحقیق۔ کوئی مقصود فوت نہیں ہوا۔

النور ص۹۷

شغل انحد میں آواز مسموع کا مخلوق حادث ہونا

سوال۔ دیوان شاہ نیاز احمد صاحب میں ہے جو پرانے زمانہ کے بزرگ ہیں ؎

بشنوی یک کلام نامنقطوع ٭ از حدوث و فنا بود مرفوع
اول و آخرش چو بیحد شد ٭ زاں سبب نام او بانحد شد

الجواب۔ لا حجۃ فی قولہ ولا ہو وجہ فی تسمیتہ بہذا وانما ہو فی الاصل اناد کی لغۃ ہندیۃ بمعنی القدیم وہذا اعتقاد الجوگیۃ یزعمون ہذا الصوت انہ قدیم ثم سری ہذا الاعتقاد فی بعض صوفیۃ المسلمین ولا اصل لہ سمعاً ولا عقلاً۔

سوال۔ ضیاء القلوب میں ہے صفحہ ۲ شور عالم اورا مزاحمت نرساند بلکہ آواز سرمدی بہمہ آواز غالب باشد۔

الجواب۔ لا امتناع فی ہذا الحکم لان السرمدی بمعنی غیر المنقطع ویکفی الابدیۃ فی الحادث لا الازلیۃ لکنہ حکم ظنی لا یجوز الجزم باعتقادہ وایضاً لا یلزم من عدم انقطاعہ کونہ من صفات الحق تعالیٰ۔

تتمہ سوال بالا۔ الی قولہ ہمیں آواز بود کہ موسیٰ علیہ السلام از شجر بتمامی بدن شنیدہ بودند

الجواب۔ لا امتناع فیہ ایضاً ولا یلزم منہ کونہ الٰہیاً بل یحتمل کونہ ملکوتیاً۔

سوال۔ تذکرۃ العارفین میں ہے کہ یہ آواز قبل آفرینش موجودات بھی موجود تھی اور اب بھی ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ حضرت غوث پاک فرماتے ہیں کہ ۱۲ برس غار حرا میں اس شغل میں مشغول رہا تو کشائش عظیم حاصل ہوئی۔

الجواب۔ لا حجۃ فی نقل انوار العارفین بلا دلیل۔

(تتمہ سوال بالا) ان سب عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آواز قدیم اور منجانب خداوند تعالیٰ ہے لیکن قصد السبیل میں اس کے خلاف لکھا ہے وہو ہذا۔ اس شغل میں مشغول ہونا ذکر نہیں کیونکہ یہ صوت نعوذ باللہ حق تعالیٰ کی صفت تو ہے نہیں جیسا کہ بعض کو دھوکا ہو گیا ہے بلکہ عالم غیب میں کسی مخلوق کی بھی آواز نہیں۔

الجواب۔ یعنی ہمیشہ ایسا نہیں بلکہ اکثر بھی نہیں۔

(تتمہ عبارت قصد السبیل) صرف اس کے دماغ میں ہوا بند ہو کر متموج ہونے

لگتی ہے اھ پس سوال یہ ہے کہ ضیاء القلوب وغیرہ کی تحریر کے مطابق اگر کوئی عقیدہ رکھے تو کیسا ہے اور یہ تعارض کلام میں کیوں نظر آرہا ہے۔ شدید ضرورت کی وجہ سے یہ سوال کیا گیا ہے۔

الجواب۔ اوپر سب تفصیل لکھدی ہے۔ النور ص ۹۲

ذکر لا الہ الا اللہ میں خیال غیبت کی تصحیح

حال۔ بارہ تسبیح کے وقت اکثر یہ خیال آتا ہے کہ اللہ پاک تو پاس موجود ہیں جیسا کہ ثابت ہے کہ انا جلیس من ذکرنی تو کلمہ لا الہ الا اللہ و الا اللہ حاضر کے موافق نہیں ہیں یعنی ایسے الفاظ ہونا چاہئے جیسا کہ حاضر اور موجود سے کرتے ہیں یہ خیال اکثر آتا ہے اور پھر کچھ اس طرف سے دل ہی دل میں ملا کر ان الفاظ کو حاضر کے موافق بناتا ہوں یعنی یہ کہ اے اللہ آپ کی یہ صفات ہیں اور میں اس طرح آپ کو یاد کرتا ہوں آپ کی یہ صفات ہیں۔

تحقیق۔ یہ خیال صحیح نہیں ورنہ سب سے زیادہ قرب وحضور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے آپ تغیر عنوان کے زیادہ مستحق تھے اور درحقیقت اکابر کا ذکر حضور کی حالت میں غیبت کے عنوان سے معتاد ہے مثلاً بڑے حکام کے روبرو اس طرح کہا جایا کرتا ہے کہ سرکار کے سوا میری کوئی پناہ نہیں علاوہ اس کے وہ قرب کی حالت میں بھی وراء الوراء ثم وراء الوراء ہیں پس من وجہ قریب اور من وجہ بعید ہیں اس لئے گاہے لا الہ الا اللہ کہا جاتا ہے اور گاہے لا الہ الا انت۔ النور ص ۸۷

ذکر میں بی بی کے درد فراق پیش آنا

سوال۔ عرض یہ ہے کہ بندہ کو معمولات ادا کرتے وقت پیش ازیں رقت و گریہ کبھی کبھی جاری ہوتا تھا اور وہ بھی بتکلف مگر میرے گھر میں کے انتقال کے بعد سے بلا تکلف بلا اختیار ایسے وقت میں گریہ بہت طاری ہو جاتا ہے۔ خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بی بی کے درد فراق کی بھی آمیزش ہے کیا کروں ایسی آمیزش کو کس طرح دفع کروں تنہائی میں بیٹھنے ہی سے بی بی کی باتیں یاد ہوتی ہیں اور دل گھبرا جاتا ہے اب عرض یہ ہے کہ حضور والا دعا یا کچھ تدبیر ازرہ بندہ نوازی ارشاد فرمادیں کہ ذکر محمود کے ساتھ یہ ذکر دنیا کی آمیزش نہ ہو۔

جواب۔ السلام علیکم یہ آمیزش غیر اختیاری ہے اس لئے مضر نہیں بس اسکے اہتمام کی بھی ضرورت نہیں۔ بلکہ اپنے اثر کے اعتبار سے کہ شکستگی ہے معین فی المقصود ہے اس لئے نافع ہے کچھ فکر نہ کیجئے۔

النور ص ۸۹

ذکر میں دل لگ جانا قائم مقام شغل ہے

حال۔ بعض روز فرصت کے وقت ذکر اسم ذات میں جی لگتا ہے اوس روز شغل ناغہ ہو جاتا ہے ایسا کرنا چاہیئے یا چند منٹ شغل کرکے پھر ذکر میں مشغول رہنا چاہیئے جو میرے لئے مناسب ہو ارشاد فرماویں۔

تحقیق۔ اگر ذکر میں دل لگ جاوے تو شغل کی غرض اوس سے حاصل ہوگی۔

النور ص ۱۲۷

ذکر میں ریاء کا علاج

حال۔ چند روز سے بندہ کے دل میں ایک تردد ہے وہ یہ ہے اگر کسی شب کو اٹھنے میں دیر ہو جاتی ہے اس وقت اگر تہجد ۱۲ رکعت ادا کیا جاوے تو دوازدہ تسبیح فوت ہو جاوے گا تو اس وقت تہجد ۴ یا ۸ رکعت ادا کرکے دوازدہ تسبیح ادا کرنا یا تسبیح فوت کر دینا دوازدہ تسبیح فوت کرنے کو دل بھی نہیں چاہتا اس خیال سے لوگ کہیں گے یہ آخر شب کو اٹھا نہیں اس وقت تو یہ خیال کرکے ریاء سے بچ جاتا ہوں کہ لوگ تیرے نفع اور نقصان کے تو مالک نہیں لیکن اس وقت پورا ۱۲ رکعت ادا کرنا یا فوت کرنا جیسے حضرت والا رائے دیویں گے ویسا ہی تعمیل کروں گا۔

تحقیق۔ اگر دوازدہ تسبیح اپنی خصوصیات جہر وغیرہ کے ساتھ خود فی نفسہ مقصودیت میں اصل ہوتی تو اوس کی تقدیم میں ریاء کی پرواہ نہ کی جاتی خود ریاء کا علاج کیا جاتا لیکن اوس میں بمقابلہ تہجد کے مقصودیت نہیں ہے اس لئے تہجد کو مقدم کیا جاوے گا گو دوازدہ تسبیح فوت ہو جاوے جس کو دن میں کسی وقت پورا کر لینا مناسب ہے۔

النور ص ۱۴۵

ذکر کے وقت وحشت ہونیکا علاج

حال۔ میری حالت آجکل بہت خراب ہے۔ اللہ تعالٰے

رحم فرمائے ۔ معمولات تو پورے ہو رہے ہیں اور عرصہ سے ناغہ نہیں ہوئے ۔ ایک ہفتہ قبل تک یکسوئی سے ذکر یا مذکور کی جانب پوری توجہ رہا کرتی تھی اور تھوڑے دنوں سے یہ بھی ہو گیا تھا کہ ذکر کے وقت یہ خیال آتے ہی (کہ عبد ذلیل اپنے معبود کے سامنے حاضر ہے یہ محض اوس کا فضل و کرم ہے ورنہ میں اس کا مستحق نہ تھا) گریہ طاری ہو جاتا تھا یہ حالت اکثر ہوا کرتی تھی کبھی ابتداء سے ختم تک کبھی تھوڑی ہی دیر مگر مجھے اس حالت سے کوئی بحث نہ تھی ہو جانے پر شکر ادا کرتا تھا اور نہ ہونے پر محزون نہ ہوتا تھا کیونکہ اصل مقصود ذکر اور رضاء الٰہی کو سمجھتا ہوں مگر اب کئی دن سے ذکر کے وقت نہایت وحشت ہوتی ہے کسی طرح دل متوجہ نہیں ہوتا ہے اور اس درجہ گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے کہ بار بار یہ ارادہ پیدا ہوتا ہے کہ اس وقت ملتوی کر دوں مگر اب تک ایسا کیا نہیں ہے البتہ آج شب کو یہ خطا ہوئی ہے کہ معینہ تعداد نصف ہو لے پائی تھی کہ چھوڑ دیا ۔ مگر چھوڑ دینے پر اور زیادہ قلق ہوا اور جی بہت چاہا کہ جب یوں بھی چین نہیں تو پھر پورا ہی کر لوں مگر بد بختی سے نہ ہو سکا ایک ہفتہ سے نہایت پریشان ہوں جب یکسوئی سے ذکر اللہ تعالیٰ نہ ہو سکا تو مقصود ہی فوت ہے ۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ۔ اطلاعاً عرض ہے حضور والا دعا فرمائیں اور مناسب ہدایات سے مدد فرمائیں ۔

تحقیق ۔ کچھ پریشانی کی بات نہیں بعض اسباب طبعیہ سے ایسا ہو جاتا ہے ذکر بدل دیا جاوے یعنی جتنا وقت اس ذکر میں صرف ہوتا تھا اوس وقت میں تلاوت قرآن مجید یا نوافل یا درود شریف یا جس طرف طبیعت کو میلان ہو اوس کا شغل کیا جاوے اور ایک ہفتہ کے بعد مع اس پرچہ کے پھر حالت سے اطلاع دیجاوے ۔

النور ص ۱۳۶

کثرتِ تلاوت کو کثرتِ ذکر پر ترجیح

حال یکے از مجازین

حال ۔ السلام علیکم بعونہ تعالیٰ اذکار ماثورہ پر مداومت ہے اور باقی اوقات میں کثرت تلاوت کلام مجید رہتی ہے کوئی نئی حالت نہیں ہے جو خدمت والا میں عرض کرے البتہ ایک نئی بات یہ محسوس کرتا ہے کہ تلاوت سے جس قدر شغف ہے اوتنا اذکار سے نہیں ہے

حالانکہ ابتداءً حالت بالعکس تھی اگر کسی روز بعذر تلاوت نہیں ہوسکتی ہے یا کم ہوتی ہے تو قلب پر ایک حزن کی سی کیفیت طاری رہتی ہے اس حالت کے مذموم ہونے کا وسوسہ ہوا کرتا ہے۔

تحقیق۔ اصل مقصود یہی حالت ہے کہ ذکر سے زیادہ شغف تلاوت سے ہو اور ابتداء میں اس کا عکس وہ عارض کے سبب خلاف اصل تھا۔ النور ص ۱۴۹

ذکر لسانی

سوال۔ پہلے اوٹھتے بیٹھتے اگر ذکر کیا کرتا تھا اب بہت بھول جایا کرتا ہوں کچھ علاج بیان فرمادیں۔

الجواب۔ جب یاد آجاوے شروع کردیں۔ واذکر ربک اذا نسیت۔ النور ص ۱۵۳

حال۔ اور مختلف قسم کی کیفیتیں پیدا ہوئیں۔ اب پھر بالکل کورا ہوں۔ سب حالتیں ہٹ گئیں دن بھر بیٹھا سلطان الذکر کیا کرتا ہوں کچھ نفع نہیں طبیعت بہت گھبراتی ہے۔

تحقیق۔ سلطان الاذکار روزانہ نہ کیجئے۔ ایک روز یہ، اور ایک روز صرف ذکر لسانی سے اسم ذات، النور ص ۲۴۶

سوال۔ اگر ذکر لسانی بلا اسماع نفس ہو تو ذکر سمجھا جائے گا یا نہیں بعض وقت اس طرح بھی کرتا ہوں فقہ میں تو ادنے مخافت کا اسماع نفس لکھا ہے اس صورت میں تو یہ نہ سری ہے نہ جہری اور یہ صورت اکثر نوم کے وقت پیش آتی ہے کہ اگر کسی قدر صوت کے ساتھ کرتا ہوں تو نوم میں دقت ہوتی ہے اور بالکل زبان کو روکنے کو بھی دل نہیں چاہتا لہذا یہ صورت اختیار کرتا ہوں۔

جواب۔ فقہاء نے جو اعتبار نہیں کیا اون کے معنی یہ ہیں کہ احکام دنیویہ بدون اسکے معتبر نہیں نہ یہ کہ ثواب بھی نہیں ہوتا آپ بے تکلف ایسا کرتے رہیں۔ النور ص ۴۵۹

حال۔ ذکر لسانی پہلے سے کم اور قلبی پہلے سے بہت زیادہ ہونا رہا ہے ذکر قلبی اکثر اوقات بآسانی جاری رہتا ہے مشغولی کام کے ساتھ بھی جاری رہتا ہے لیکن اکثر دماغی مصروفیت کے وقت بند ہوجاتا ہے کوشش کرتا ہوں کہ ایسے وقت بھی بے تکلف جاری رہ سکے

تحقیق۔ نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ ایک آن میں دو طرف توجہ نہیں ہوتی لیکن اس جاری نہ رہنے سے کچھ ضرر نہیں باقی ذکر قلبی سو اگر اس وقت ذکر لسانی دشوار ہو تو اسپر اکتفاء کا مضایقہ نہیں ورنہ محض قلبی پر اکتفاء نہ کیا جاوے۔ ذکر لسانی بھی اسکے ساتھ

ضروری ہے خواہ قلبی میں اس سے کچھ کمی ہی ہو جاوے۔

حال۔ بعض دفعہ معمولات اوراد وغیرہ خارج و مزاحم معلوم ہونے لگتے ہیں اور دل چاہتا ہے کہ ہر وقت ذکر و شغل ہی جاری رہے۔

تحقیق۔ یہ دل چاہنا اسی لئے ہے کہ ہر وقت ذکر شغل نہیں۔ النور ص۲۴ ۵

سوتے میں ذکر قلبی

حال۔ جو کہ حضور نے تعلیم فرمایا ہے یعنی اسم اللہ جہر سے اور جو خفی وہ برابر جاری ہے تعداد تین ہزار مرتبہ ہے جس کو ادا کرتے ہوئے ڈیڑھ سال کے قریب ہو گیا ہے جس کی اطلاع بھی حضور کو دیتا رہا ہے اور جواب شافی سے حضور بھی کمترین پر کرم فرماتے رہے ہیں چند روز سے یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ بندہ جب عشاء کی نماز کے بعد ہوتا ہے تو سونیکی حالت میں یہ ذکر جاری ہو جاتا ہے اور بندہ کو کچھ نہیں معلوم ہوتا البتہ پاس کے سونے والے بیدار ہو جاتے ہیں اور جب مجھکو اٹھاتے ہیں تو قلب میں آگ اور بیقراری معلوم ہوتی ہے ایک مرتبہ سوتے میں جب ذکر جاری ہوا تو اپنی آواز سے خود بیدار ہو گیا اوس کے بعد بھی قلب اور زبان سے ذکر برابر جاری تھا نہ معلوم یہ ضعف قلب ہے یا خداوندی عطیہ ہے امید کہ حضور اصلاح فرما دیں گے۔

تحقیق۔ اگر دوسرے آثار بھی ضعف قلب کے ہوں مثلاً جلدی غصہ آجانا تنہائی میں خوف معلوم ہونا خیالات بدگمانی کے زیادہ آنا کبھی کبھی اختلاج ہونا تب تو ضعف قلب کی بھی اس میں آمیزش ہے اس صورت میں طبیب سے علاج کرانا ضروری ہے اور اگر یہ آثار نہیں ہیں تو مبارک ہو اور پہلی صورت میں بھی نعمت سے خالی نہیں۔ النور ص۱۴ ۵۱

ورد میں ناغہ نہ ہونا چاہیے

حال۔ دلائل الخیرات اور مناجات مقبول ایک منزل روزانہ پڑھ لیتا ہے مگر شامت اعمال سے کبھی ناغہ بھی ہو جاتا ہے جس روز ان میں سے کچھ ناغہ ہو جاتا ہے تو دل میں تو کچھ افسوس اور شرمندگی محسوس ہوتی ہے اور جب ادا کر لیتا ہے تو اوس وقت طبیعت میں اطمینان اور ایک خوشی معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق۔ مناجات مقبول کی منزل تو بہت مختصر ہے ناغہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

البتہ دلائل الخیرات میں ایسا ہو سکتا ہے مگر ایک منزل تین چار دن میں پڑھ لیا کریں یعنی پوری دلائل الخیرات ایک ماہ میں پوری کر لیا کریں۔ النور ص ۱۵۶

انوار ذکر

حال۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ عرض یہ ہے کہ رات کو حالت ذکر میں مشابہ خواب ہو کر اچانک ایک چاند روشن پر سے میرے سینہ کی طرف روشنی پڑی جیسا کہ میں بالکل بیدار ہی ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد زائل ہو گیا۔

تحقیق۔ قرائن سے یہ انوار ذکر معلوم ہوتے ہیں مبارک ہو۔ النور ص ۱۶۳

حال۔ انوار ذکر و مراقبہ اکثر تصادم اخلاط سے اور احیاناً تجلی بھی ہوتی ہے اگر ان دونوں میں مابہ الامتیاز فرق بھی ارشاد ہو تو سالکین کی معلومات میں انشاء اللہ جدید اضافہ ہوگا اس لئے متمنی ہوں کہ تفصیلاً تحریر فرمایا جاوے۔

تحقیق۔ امتیاز بھی ظنی ہی ہوگا اور اگر بالفرض قطعی بھی ہو جاوے جیسا بعض اوقات علم ضروری غیر استدلالی کے طور پر ہوتا ہے تب بھی معتد بہ نفع ہی کیا جبکہ دونوں ناقابل التفات ہیں اور جس درجہ کا نفع ہے کہ ذریعہ یکسوئی کا ہو جاتا ہے وہ دونوں میں مشترک ہے۔ النور ص ۵۷۴

مراقبہ میں کتا و سانپ نظر آنا

حال۔ کبھی رات کے حالات مراقبہ میں مشابہ خواب ہو کر کتا یا سانپ کی صورت در پیش دیکھتا ہوں۔

تحقیق۔ کتا نفس کے ساتھ زیادہ اور سانپ شیطان کے ساتھ زیادہ مشابہ ہے اللہ تعالیٰ نفس و شیطان کی صورت اوصافیہ ظاہر فرماتے ہیں تاکہ متنفر ہو کر ان سے بچنے کا اہتمام خاص رکھا جاوے۔

حال۔ اور دن کو اکثر دنیاوی دشمنوں کا دشمنی مجھ پر ظاہر پاتا ہوں حتیٰ کہ برادر خورد بھی مجھ سے اور والدین سے جدا ہونے پر اور مکان سے مجھکو نکال دینے پر بالکل مستعد ہو گیا ہے

تحقیق۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اپنے ماسوا کے تعلقات کو اس طرح دل سے نکال لیتے ہیں۔

س۔ مولانا میرے حق میں دعا کیجئے یا اللہ تو بہ میری قبول کر خدا جانے کیا قصور سہواً یا

عمداً ظاہر ہوا مجھے ۔

ج ۔ ہاں ہاں دعا کرتا ہوں مگر پریشان نہ ہوں ۔

س ۔ میرا عنقریب روسا کی تائید کی ایک وجہ سے مدرسہ فی الحال قائم ہو کر تدریس شروع کیا ہوں دعا کیجئے اللہ علم شریعت کی ترقی کر دے ۔

ج ۔ آمین ۔

النور صـ ۱۶۵

مراقبہ میں انوار لطائف نظر آنا

حال ۔ رات کے مراقبہ میں اکثر دو تین شب سے یہ ہے کہ تصور مثل رویۃ باصرہ کے ہوتا ہے کہ تمام جسم کو ایک روشنی نے احاطہ کر لیا ہے کبھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ بالکل تمام روشنی ہے گو کہ جسم نہیں ہے اور بعض شب کو یہ معلوم ہوا ہے کہ صرف ایک روشنی سفید نے کل وجود کو احاطہ کر لیا ہے کہ تمام جسم تصور میں آتا ہے اور کبھی چاروں طرف روشنی درمیان میں کچھ سیاہی نظر آتی ہے ۔

تحقیق ۔ یہ انوار لطائف کے ہیں جو کہ محمود ہیں گو مقصود نہیں ۔

حال ۔ دوسری کیفیت یہ ہے کہ شب کو گویا تھوڑے سے پردہ کی آڑ میں بہت سی آگ سرخ مجتمع معلوم ہوتی ہے لیکن سریع الزوال ہے ۔

تحقیق ۔ اس میں دو احتمال ہیں اگر مزاج میں حرارت و یبوست غالب ہے تب تو اشتعال اخلاط کا ہے ورنہ شکل مثالی محبت و عشق کی ہے جو خاصیت احراق ماسوی میں مشابہ نار کے ہے اس لئے بعض نے ایسی صورتوں کو نسبت چشتیہ سے تعبیر کیا ہے کہ اوس پر عشق غالب ہوتا ہے ۔

حال ۔ دن کے حالات ذکر میں مشابہ خواب ہو کر مثل اذان کے بہت زور سے اللہ اکبر ایک مرتبہ سنا گیا جب دوسرے مرتبہ کے واسطے ذہن متوجہ ہوا مشابہ خواب چھوٹ گیا ۔

تحقیق ۔ کبھی متخیلہ کا تصرف ہوتا ہے اور کبھی انکشاف ملکوتی ہے کہ عالم قدس سے دعوت اللہ کی جاتی ہے والراجح من حالکم ہو الثانی ان شاء اللہ ۔

حال ۔ اکثر رات کے مراقبہ میں لالٹین چراغ روشن متصور ہوتا ہے بعدہ سریع الزوال ہے

تحقیق ۔ غالب یہ ہے کہ صورت مثالیہ مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح المصباح فی زجاجۃ کی

حال ۔ کبھی خواب میں سرخ رنگ گھوڑے پر سوار ہوتا ہوں اور اس کو زور سے چلاتا ہوں
تحقیق ۔ یہ صورت نفس بہیمیہ کی ہے کہ مشابہ ہے دابہ کے اسپ رکوب کی تعبیر اوس پر غلبہ ہے ۔
النور صـ ۱۶۷

ذکر بلا تصور

س ۔ علاوہ کتب تصنیفات حضور کے ارشاد مرشد ضیاء القلوب وغیرہ خادم کے پاس موجود ہیں مگر ہنوز اس کا مطلب سمجھ میں بوجہ کم استعداد ہونے کے نہیں آیا کہ مبتدی کلمہ لا الٰہ میں لا معبود اور متوسط لا مقصود یا لا مطلوب اور منتہی لا موجود ملاحظہ کرے ۔
ج ۔ اس کے سمجھنے کی ضرورت نہیں آپ بدون اس تصور کے ذکر کرتے رہیں ۔
النور صـ ۱۶۹

شغل میں لذت آنا

حال ۔ شغل میں اب اس قدر لذت معلوم ہوتی ہے کہ تحریر نہیں کر سکتا ۔
تحقیق ۔ مبارک ہو ۔
حال ۔ بلکہ دن بھر دل یہی چاہتا ہے کہ شغل ہو تو اچھا ہے غذا بالکل کم ہو گئی ہے ۔
تحقیق ۔ ایسا نہ کرنا ۔
حال ۔ البتہ بعد اسم ذات کے درد اور کچھ بخار کی حالت ہو جاتی ہے حالانکہ کبھی آج تک مجھکو مرض بخار وغیرہ کا نہیں ہوا واللہ اعلم کیا بات ہے ۔
تحقیق ۔ جہر کم کریں ۔
النور صـ ۱۷۱

ذکر میں نیند آنا

حال ۔ کئی روز سے (۲ یوم سے) آخر ذکر شریف میں نیند محسوس ہوتی ہے اس کا علاج یا دفعیہ چاہتا ہوں ۔
تحقیق ۔ نیند اگر بہت غالب ہو اوس کو دفع نہ کیا جاوے وظیفہ چھوڑ کر سو رہنا چاہئے پھر دوسرے وقت پورا کر لیا جاوے اور اگر زیادہ غالب نہ ہو تو ہمت کر کے جاگنا چاہئے ۔
النور صـ ۱۷۴

آثار شغل انحد

حال ۔ پچھلی شب کو بعد دوازدہ تسبیح جب متوجہ ہو کر بیٹھتا ہوں تو کان میں شغل انحد کی سی آواز محسوس ہونے لگتی ہے حالانکہ میں اوس کی طرف التفات نہیں کرتا ابتدا میں مع جس کے شغل انحد حسب

ارشاد کچھ روز کیا تھا۔

تحقیق۔ آواز کا محسوس ہونا یا تو سبب ہے یکسوئی سے اصل اثر تو اوس شغل سے پہلے ہو چکا ہے اب یکسوئی سے اوس کا ظہور ہو سکتا ہے۔ اور یا اثر یبس مزاج کا۔ اگر طبیب یبس تجویز کرے تو معالجہ مناسب ہے۔ ورنہ مبارک حالت ہے گو مقصود نہیں مگر محمود ہے۔ ربیع الآخر سنہ ۳۳ھ۔ النور صـ۱۷۷

نماز عشاء سے پہلے وظیفہ پڑھنا

حال۔ میں جب عشاء کی نماز پڑھتی ہوں تو وتر دل ہی سے مجھے نیند آنا شروع ہو جاتی ہے اور نماز کے بعد جو درود وغیرہ کی تسبیحیں پڑھتی ہوں وہ نہیں پڑھی جا سکتیں میں نے مختلف تدبیریں کیں یہ بھی کیا کہ دوپہر کو سو لی۔ اور یہ بھی کہ عشاء اول وقت پڑھی۔ آنکھیں بھی ملتی ہوں۔ غرض کسی طرح نیند نہیں دفع ہوتی اور نیند نماز اور وظیفہ ہی میں آتی ہے۔ اگر باتیں کئے جاؤں تو نیند نہیں آتی ایسی حالت میں مجھے کیا کرنا چاہئے۔

تحقیق۔ تم عشاء کی نماز سویرے پڑھ لیا کرو یعنی آفتاب غروب ہونے سے ڈیڑھ گھنٹہ بعد اور کھانا بعد نماز کے کھایا کرو اور وظیفہ نماز عشاء سے پہلے پڑھ لیا کرو۔ النور صـ۱۸۳

کثرت استغفار

حال۔ استغفار جس میں کچھ بھی وقت۵ صرف نہیں ہوتا اور نہایت آسان ہے بہت بھولتا ہوں کبھی دن میں صبح و شام کبھی وہ بھی نہیں غرضکہ اپنے نسیان اور دنیاوی جھگڑوں میں انہماک کی وجہ سے استغفار بہت ناغہ ہوتا ہے مطالعہ مواعظ بھی اکثر ناغہ انہی وجوہ سے ہو جاتا ہے مگر انشاء اللہ اب اس کے لئے ایک خاص وقت مقرر کر لوں گا جو کچھ ہو سکیگا اس وقت مطالعہ کر لوں گا استغفار کے متعلق میں نے مکرمی خواجہ صاحب سے بھی شکایت کی تھی کہ بہت بھولتا ہوں دل میں باوجود کوشش کے یاد نہیں رہتا اور خواجہ صاحب نے بھی اکثر ملاقات میں یاد دلایا اور دلاتے ہیں لیکن کامیابی نہیں ہوئی حضور دعاء فرمائیں کہ جس مرض سے یہ فراموشی ہو وہ دور ہو جاوے۔

تحقیق۔ اس حالت میں استغفار بعد خاص کسی وقت مقرر فرما لیجئے تاکہ اگر

---

۵ یہ بتلایا گیا تھا کہ ہر وقت چلتے پھرتے استغفار کا معمول رکھئے ۱۲

ہر وقت یاد نہ رہ سکے تو قلق نہ ہو۔ النور ص۱۹۴

ذکر قلبی

حال۔ سنتا ہوں کہ کثرت ذکر سے دل بولنے لگتا ہے تو کیا ایسا بولتا ہے کہ کوئی دوسرا آدمی سن لے اور سمجھ لے کہ اس کا دل بولتا ہے۔

تحقیق۔ بالکل بے اصل ہے۔

حال۔ صرف دل سے ذکر کرنا بھی کچھ کارآمد ہوتا ہے یا نہیں۔

تحقیق۔ نافع ہے جب بقصد ہو مگر قلب اور زبان کو جمع کرنا یہ زیادہ نافع ہے۔

حال۔ کثرت ذکر سے خاموشی کی حالت میں جو دل اوسی ذکر کی حرکت کیا کرتا ہے تو کیا یہ حرکت دل کی کچھ کارآمد ہوتی ہے۔

تحقیق۔ بلا قصد نفع مقصود حاصل نہیں ہوتا۔ النور ص۱۹۵

سوال۔ این دو حالت۔ کہ در ذیل مرقوم ست شی واحد ست و فرق اعتباری یا حقیقۃً فرق ست۔

(۱) گاہے یادداشت بایں طور معلوم میشود کہ فقط یاد الٰہی در دل محسوس میگردد و خود را ذاکر نمی یابم خصوصاً بعد دوازدہ تسبیح و اسم ذات جہری۔

(۲) اگر خیال نمودہ بذکر قلبی مشغول شوم بیں خود را ذاکر می یابم بر تقدیر ثانی ہر دو حالت برابر ست یا چہ و خود را بر کدامی حالت باید داشت۔

جواب۔ بر حالت ثانیہ کہ ذکر ہما نست و حالت اولی ذکر نیست اثر ذکر ست۔ ولا اعتداد بمحض ہذا الاثر ولا مقصودیۃ فیہ۔

حال۔ حضرت من بفضلہ تعالیٰ و بیمن اعتبر حضرت ملکہ یادداشت روز بروز برترقیست لیکن در شغل سلطان الاذکار فائدہ محسوس نمی یابم بجز آنکہ حرارت در بدنم می یابم،

تحقیق۔ ترک نمایند۔ الآن حاجت بدو نماندہ۔ مقصود ہماں ملکۂ یادداشت ست،

النور ص۲۱۶

ذکر لسانی اور نوافل میں زیادہ جی لگنے میں راز

حال۔ ذکر نفی واثبات ۲۰۰۰ اور اسم ذات شریف ایک ہزار۔ نفی واثبات میں دل بہت لگتا ہے۔ اتنا دوسرے میں نہیں حضرت کی دعائے پاک و توجہ خاص کا محتاج ہر وقت ہوں ایک امر

ہوکر بہت دنوں سے پیش آرہا ہے یہ ہے کہ بہ نسبت نماز فرض کے نوافل میں زیادہ جی لگتا ہے خصوصاً تہجد کے لئے جو نوافل پڑھے جاتے ہیں یہ کیسی حالت ہے۔ اور دعا فرماویں۔

تحقیق۔ واقعی تجربہ سے یہ ذکر اوفق بالطبائع ہے اور اس لئے انفع بھی ہے اللہ تعالےٰ روز افزوں برکات عطا فرماوے احباب کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں۔ جی لگنا احوال طبعیہ سے ہے نہ کہ احوال اعتقادیہ سے اس لئے نوافل میں فرائض کی نسبت زیادہ جی لگنا مضر نہیں۔ بلکہ لعارض نافع ہے کیونکہ فرض کو تو بوجہ اعتقاد فرضیت ادا کر ہی لیا جاوے گا نوافل میں اگر دل زیادہ نہ لگے تو کوتاہی کا احتمال تھا باقی راز اس کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ نفس کو یہ سرور ہوتا ہے کہ باوجود میرے ذمہ نہونے کے میں نے یہ کام کیا اللہ تعالےٰ نے بڑی توفیق دی زیادت کمال کے وقت حال تابع اعتقاد کے ہوجاویگا مگر اس وقت یہی اصلح ہے۔ النور ص۱۹۵

تعلیم مراقبہ

حال۔ اور مراقبہ کے برائے چندے جو ترک کرنیکا حکم ہوا ہے اوس کا حال یہ ہے۔
قبل ازیں بالکل اطمینان قلب نہ تھا اب فی الجملہ اطمینان ہے اس وقت تو ترک کردیا ہے آئندہ جیسا حکم ہو۔

تحقیق۔ جب ذرا اطمینان زاید ہوجاوے مراقبہ پھر شروع فرمادیا جاوے بشرطیکہ قلب میں سخت تقاضا و اشتیاق خود پیدا ہو ورنہ صرف ذکر بھی کافی ہے۔ النور ص۱۹۶

حال۔ مراقبہ جو کرتا ہوں وہ بعد نماز مغرب ہوتا ہے۔ مگر کسی دن ایسی حالت ہوتی ہے کہ قلب اندر سے امنڈ کر بہت زیادہ رونا آتا ہے اور بعض دن کم رقت طاری ہوتی ہے،

تحقیق۔ دونوں حالتیں پر از مصلحت ہیں۔ النور ص۲۳

حال۔ ایک دفعہ ذکر کے بعد مراقب تھا کہ یہ دیکھا گویا خانقاہ تھانہ بھون میں خواجہ صاحب اور چند احباب حضرت اقدس سے کسی کتاب کا سبق پڑھ رہے ہیں (ایسا معلوم ہوا کہ وہ حدیثیں پڑھ رہے ہیں جو کلید مثنوی میں جابجا وارد ہوئی ہیں۔ حدیث کے سوا جو اور مضامین اس میں ہیں ان کا درس نہیں ہو رہا) احقر بھی گویا سفر سے

حاضر ہوا اور درس میں شریک ہوگیا خواجہ صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ تم ابتدا سے شریک نہ ہوسکے میں نے جواب دیا پھر کیا حرج ہے " وسط و انتہا میں تو شریک ہوں " اس جواب پر حضرت بھی مسرور ہوئے اور خواجہ صاحب بھی کہ ہاں ہاں وسط و انتہا میں تو شریک ہو۔

تحقیق۔ یہ واقعہ ایک مثال ہے ماضی و مستقبل پر وہ خداست کی۔ کہ حصہ فائتہ کے تلق میں نہ پڑنا چاہیئے۔ النور ص ۶۲۴

ذکر خفی

حال۔ بیماری کے بعد سے میں ذکر ادنیٰ جہر کی ساتھ کرتا ہوں۔

تحقیق۔ کافی ہے بلکہ اگر تعب ہو تو بالکل خفی کر دیں اور خواہ مقدار کم کر دیں حفظ صحت و قوت ضروری ہے۔

حالٰ۔ الحمد للہ ذکر میں دل نہ لگنے کی مجھے کبھی شکایت پیش نہیں آئی۔

تحقیق۔ الحمد للہ۔ النور ص ۱۹۸

سوال۔ اکثر تکان کام کی وجہ سے ذکر جہر نہیں کرسکتا۔ اگر ہمت کرکے اسکی کوشش کرتا ہوں نیند کا غلبہ ہوتا ہے تو مجبور ہو کر بالکل آہستہ بلا جہر کام کو ختم کر لیتا ہوں اس طرح یکسوئی سے اور جی لگ کر کام ہوجاتا ہے۔ اور پہلی حالت میں بالکل نہیں بنتا۔

جواب۔ تو آہستہ ہی کر لیا کیجئے مقصود کام ہے نہ کہ یہ خاص قیود۔ النور ص ۲۱۷

تصور بوقت ذکر

حال۔ ذکر کے وقت قلب سے خروج نور پھر اوس کے احاطہ کا تصور کرتا ہوں۔

تحقیق۔ اگر زیادہ اہتمام نہ کرنا پڑے نافع ہے۔ النور ص ۱۹۸

حال۔ مطابق ارشاد ذکر دوازدہ تسبیح میں بعد ختم ہر تسبیح اسکا تصور کرتا ہوں کہ عرش سے انوار کا نزول ہو رہا ہے۔ جو مجھے محیط کئے ہوئے ہیں۔ مگر آج تک کبھی تصور نہیں بندھا بلکہ اگر دماغ پر زیادہ زور دیتا ہوں تو نیند سی آجاتی ہے۔ یا اگر وہ نیند نہیں ہے تو سخت غفلت ہے جو طاری ہوجاتی ہے ذرا سی دیر کے بعد جب نیند یا غفلت رفع ہوجاتی ہے تب دوسری تسبیح شروع کرتا ہوں میں خود صحیح عرض نہیں کرسکتا کہ وہ نیند ہے یا غفلت۔ کبھی نیند معلوم ہوتی ہے اور کبھی غفلت؟

تحقیق۔ وہ تصور ضروری نہیں جب طبیعت کے موافق نہیں تو چھوڑ دیجئے۔ النور ص ۲۱۷

سوال۔ دوازدہ تسبیح کے وقت دل میں کیا خیال رکھے۔

جواب۔ اولیٰ تو تصور مذکور کا ہے۔ یعنی حق تعالیٰ کا۔ لیکن اگر یہ خیال نہ جمے تو پھر ذکر کا اس طرح سے کہ یہ قلب سے ادا ہو رہا ہے۔ النور ص ۳۴

سوال۔ اسم ذات کا وظیفہ کرتے وقت خدا کا تصور کس طرح کیا کروں تاکہ ادہر ادھر خیالات منتشر نہ ہوا کریں۔ اعنی وظیفہ کے وقت کیا خیال کیا کروں۔

جواب۔ تصور کی حاجت نہیں۔ خود الفاظ ذکر کی طرف توجہ کافی ہے ابتدا میں۔ ازالنور ص ۳۵

حال۔ حضرت جی بوقت شب جو ذکر کرتا ہوں اور جس وقت یہ کہتا ہوں لاالٰہ تو اکثر خیال نفس کی طرف رہتا ہے کہ اے نفس تیری نفی بھی اس ہی میں ہے، حضرت جی بوقت ذکر ایسا خیال مضر تو نہیں۔

تحقیق۔ اگر تکلف نہ کرنا پڑے تو کچھ حرج نہیں بلکہ مطلوب ہے۔ النور ص ۳۵۹

ایک اجازت یافتہ کا خط مع جواب

حال نمبر ۱۔ ایک ذاکر نے یہ بیان کیا کہ مشغولی ذکر شغل تلاوت قرآن وغیرہ میں میرا خیال و تصور حق تعالیٰ کی جانب بلا تکلف آسمان کی جانب ہوتا ہے میں نے اُن سے کہدیا کہ بالقصد مت ایسا کیجئے۔ صرف ذکر کی طرف توجہ رکھئے۔ یوں پھر بھی ہو جاوے تو کچھ حرج نہیں اب آپ جو تجویز فرماویں عرض کر دیا جاوے۔ اپنی تجویز پر تشفی نہیں ہے۔

نمبر ۲۔ اور ایک صاحب نے یہ بیان کیا کہ جب میں ذکر کرنے بیٹھتا ہوں تو میرے قلب کا منہ کشادہ ہو جاتا ہے یعنی کھل جاتا ہے اور گدگدی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن میں بہت ضبط کرتا ہوں۔ احقر نے اس کے جواب میں یہ کہا کہ یہ حالت بسط معلوم ہوتی ہے اگر ضبط نہ ہو سکے تو ضبط کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خوب دل کھول کر ہنس لو۔ اب آپ جو تجویز فرماویں۔

نمبر ۳۔ احقر کو بلا تکلف اگر کسی نے کبھی اتفاق سے کوئی مضمون دلچسپ مناجات

یا شجرہ وغیرہ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ یا اور کسی صاحب حال کا کلام یا قرات سے کلام مجید وغیرہ سنا دیا تو بلا تکلف ہوحق کی آواز بآواز بلند نکل جاتی ہے۔ ہر چند یہ چاہتا ہوں کہ ضبط سے کام لوں۔ مگر معذور ہو جاتا ہوں۔ میرے خیال میں یہ ضعف قلب سے ایسا ہوتا ہے بعد کو مجھکو پشیمانی بھی ہوتی ہے کہ لوگ کیا کہیں گے جو بات تجویز فرماویں عمل کروں۔

تحقیق نمبر ۱۔ آپ نے ٹھیک جواب دیا اتنا اور کہدیا جاوے کہ اگر ایسا تصور بندہے تو اس کا دفع کرنے کا قصد بالکل نہ کریں یہ تصور فطری ہے دفع نہیں ہو سکتا اور کوئی اس سے خالی نہیں۔

نمبر ۲۔ یہ بھی ٹھیک جواب دیا اتنا اور کہدیا جاوے کہ نماز میں ضبط رکھیں۔ اگر ایسا نماز میں ہو جاوے۔

نمبر ۳۔ یہی معمول رکھئے کہ قصداً ضبط کیا جاوے۔ نہ ضبط ہو معذوری ہے۔

از النور صفحہ (۳۸۵)

حال۔ مجھے ذکر میں پہلے تصور معیت رہتا تھا اب تصور وحدت خود بخود ہونے لگا ہے لا الہ کہتے ہوئے خود بخود تمام عالم نیست معلوم ہوتا ہے اور ذکر اسم ذات میں صرف ایک وجود کا وجود معلوم ہوتا ہے یہ حالت حضرت کے سفر رنگون کے وقت سے شروع ہوئی اور اب اس روز کی تقریر سے اس میں بحمد اللہ ترقی ہے اور حاجی صاحبؒ نے اور خود حضرت نے مراقبہ وحدت الوجود سے منع فرمایا ہے اس کے بارہ میں کیا ارشاد ہے۔ مکرر آنکہ یہ حالت ذکر میں ہوتی ہے ذکر کے بعد اضمحلال اشیاء نہیں معلوم ہوتا البتہ یقین قلب سے ہر چیز کالمعدوم معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق۔ ممانعت ان کو ہے جن کے فہم یا محبت میں کمی ہو تم کو اگر نفع معلوم ہو کرو۔

از النور ص ۴۴۷

حال۔ گاہ بگاہ در حالت ذکر دو صورت واقع میشود یکے عدم لحاظ الفاظ دیگر عدم لحاظ شمار عدد دران صورت چہ کردہ شود ارشاد نمایند۔

تحقیق۔ ہر دو لحاظ ترک کردہ بر ذکر محض اکتفا نمایند تا آنکہ لحاظ مذکور عود کند۔

از النور صفحہ (۴۵۴)

حال۔ میں اکثر ذکر کرتے ہوئے جب بیچ میں سانس لیتا ہوں تو اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی کہا کرتا ہوں مگر اب بوجہ غلبہ وحدت کے ان الفاظ کو طبیعت گراں سمجھتی ہے کیونکہ فی الجملہ اپنا حضور اپنی معیت بھی متصور ہوتی ہے کوئی اور الفاظ جو حضرت کے نزدیک مناسب ہوں ارشاد فرمادیں تو کہہ لیا کروں یا اگر یہی مناسب ہوں یہی کہتا رہوں۔

تحقیق۔ نہ اس کی ضرورت نہ اور کی۔ النور صـ ۵۵۴

تصور بوقت تلاوت قرآن مجید اور نظر بد کا علاج

حال۔ بندہ پرتقصیر حضور کے ارشاد عالی کے مطابق کلام اللہ کی تلاوت کیا کرتا ہے مگر کلام اللہ جس قسم سے پڑھنے کا طریقہ ہے اس قسم سے نہ ہونے سے طبیعت میں رنج و ملال رہتا ہے لہذا بندہ حضور کی خدمت عالی میں باادب التجا کرتا ہے کہ تلاوت قرآن کیلئے کوئی خاص طریقہ ارشاد فرمادیں اور بندہ ہمیشہ اپنی اصلاح نفس کے خیال و فکر میں رہتا ہے لیکن کثرت گناہ کے سبب سے ناکامیابی رہا کرتی ہے اور سب سے گناہ شدید و قابل اصلاح برے خیال و نظر بد ہے چند ہی روز سے اپنے کو اس میں ایسا زیادہ مبتلا پاتا ہے کہ ذکر سے خارج و باہر ہے یہاں تک کہ کوئی نماز بھی خیالات بد سے خالی نہیں اور اون کے دفعیہ کے لئے قسم قسم کی تراکیب کرکے بھی ناکامیاب رہا رات دن اسی فکر میں دل پریشان ہے اب حضور کی دعا و توجہ خاص کی بہت ضرورت ہے لہذا بندہ سراپا قصور کے لئے کوئی علاج ارشاد فرماویں بندہ جہاں تک ہوسکیگا خدا تعالے کے فضل سے کوشش پر مستعد ہے۔

تحقیق۔ قرآن مجید پڑھنے سے قبل یہ تصور کرلیا جاوے کہ گویا حق تعالے نے مجھ سے فرمائش کی ہے کہ ہم کو قرآن سناؤ اس فرمائش کے سبب میں نے شروع کیا ہے پھر جب اثنار تلاوت میں اس خیال میں ضعف ہوجاوے تلاوت بند کرکے پھر اس خیال کی تجدید کرلی جاوے اور نظر بد کا جس وقت وسوسہ ہو تو تصور کیا جاوے کہ اگر اس وقت استاد یا پیر دیکھتا ہوتا تو میں یہ حرکت کبھی نکرتا اب جو اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں تو میں ایسا کام کیونکر کر رہا ہوں۔ النور صـ ۲۰۵

حال۔ ایک بات تلاوت قرآن کے متعلق یہ قابل عرض ہے کہ مجھے تلاوت کیوقت زیادہ تاثر الفاظ قرآن سے ہوتا ہے اس کی بلاغت و فصاحت بعض دفعہ دل کو ایسا بے قابو کر دیتی ہے کہ گویا دل پھٹ جائے گا اس وقت معانی سے تاثر محسوس نہیں ہوتا اس کے بارہ میں کیا ارشاد ہے؟ وجہ تردد وہ مسئلہ ہے جو امام صاحب سے منقول ہے کہ قرارت بالعجمیہ کے جوانکی ایک وجہ یہ فرمائی کہ نظم قرآن بوجہ بلاغت و فصاحت کے التفات الی المعانی و الی المتکلم سے مانع ہو جاتی ہے مگر میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی مجھے محسوس ہوتا ہے کہ جتنا وقت بلاغت قرآن سے دل بے قابو ہوتا ہے تو اللہ تعالے شانہ کے ساتھ قلب کو خاص تعلق ہوتا ہے اور محبت میں ترقی معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق۔ امام صاحب سے تو یہ وجہ منقول نہیں بعض مصنفین نے امام صاحب کے قول کی ایک توجیہ اپنی رائے سے کر دی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ سالک کے حالات مختلف ہوتے ہیں کسی وقت کلام لفظی کی تجلی کا غلبہ ہوتا ہے کسی وقت کلام نفسی کی تجلی کا۔ سب محمود و وسائط تربیت ہیں۔ النور ص ۶۲۴

ذاکرین بالجہر کے ساتھ شمولیت

سوال۔ ابھی دوبارہ دو صاحبان حضرات مشائخان سلسلہ قادریہ والوں سے اتفاقاً ملاقات ہوئی ان صاحبوں کا یہ طریقہ قایم ہے کہ بعد نماز عشار حلقہ باندھ کر مسجد میں بیٹھکر بالکل بلند آواز سے ذکر جہر کرتے ہیں موقعہ ملاقات کے وقت بعد نماز عشار ان صاحبوں نے حسب معمول اپنا ذکر شروع کرا دیا اس وقت مجھکو یہ خیال آیا کہ ابھی ذکر اللہ تعالے سے جدا نہ ہونا چاہئے میں بھی بیٹھ گیا اور ان کے ساتھ ذکر میں مشغول ہو گیا۔ لیکن میں نے ذکر بجہر قلیل کیا یہ کام اچھا کیا یا نہ۔

جواب۔ اگر ان کا یہ ذکر بطور رسم نہ ہو تو آپ کی شرکت بھی ادب کی بات تھی جمادی الآخر سنہ ۴۴ھ النور ص ۲۰۵

حال۔ جناب حافظ۔۔۔۔۔ حضور سے بیعت ہیں اور ان کے یہاں رسالہ الامداد بھی آتا ہے وہ عرصہ سے اصرار کر رہے ہیں کہ میرے پاس آ کر باہم ملکر ذکر کیا

جاوے اور تہجد پڑھا جاوے تو اچھا ہے میرا اور ان کا مکان بالکل قریب ہے اور ایک مسجد میں نماز پڑھتے ہیں اور چونکہ وہ حافظ ہیں اور پیش امام مسجد کے ہیں میں بھی نماز پڑھتا ہوں پنجگانہ نماز ان کے عقب میں ادا کی جاتی ہے ایسی حالت میں اگر ذکر باہم ملکر اور ایک جگہ مسجد میں بیٹھکر کر لیا جاوے تو کچھ حرج تو نہیں ہے۔

تحقیق۔ ان کے ساتھ ملکر ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر تیسرا شخص نہ شریک ہونے پاوے ورنہ یہ بھی ایک رسم ہوجاوے گی۔ النور ص ۳۲۵

حال۔ اوراد بموجب مناجات مقبول کے بدستور چلے جاتے ہیں نماز میں اچھی طرح سے جی لگتا ہے موت ہر وقت یاد رہتی ہے کسی سے بولنے کو جی نہیں چاہتا ہے شاید گناہ ہوجاوے کسی کی جانب سے کوئی حرص وغیرہ نہیں ہے اپنی زندگی کو ناپائدار تصور کرتا ہوں بارہ تسبیح بوقت تہجد کے برابر کرتا ہوں یہ ضعیف محتاج دعائے حضور کا ہے امید ہے کہ حضور کی دعا سے میری بہتری کا راستہ نکل آئیگا۔ ورنہ یہ جی چاہتا ہے کہ خوب شور اور فغاں مچاؤں زندوں کو رلاؤں بار بار حالت بیقراری کی رہتی ہے کبھی سکون ہوجاتا ہے زیادہ تر اپنے گناہوں پر نظر ہے کسی کے رنج و گوش گذار ہونے سے از حد تکلیف قلب میں ہوتی ہے اور کسی کے خوشی حاصل ہونے سے ذرہ برابر بھی مجھے خوشی نہیں ہوتی البتہ رنج سے اس قدر بے چینی سرزد ہوتی ہے کہ بمشکل تمام دفعیہ ہوتا ہے۔ بزرگوں کی دعا تیر بہدف کام دیتی ہے اور مجھے تجربہ ہوا ہے کہ دعا میں بہت اثر ہے صرف دعا اور اس کے بعد اصلاح کی احقر الناس کو ضرورت ہے اگر حضور اجازت دلویں تو تابعدار اور حافظ ...... جو حضور سے بیعت ہیں باہم ذکر و شغل کر لیا کریں یا نہ۔ جو رائے عالی ہووے (وہ) کیا جاوے۔

تحقیق۔ مبارک ہو بہت اچھے حالات ہیں اجتماع کے ساتھ ذکر کرنا اگر بلا التزام و بلا اعلان ہو۔ مضائقہ نہیں اور بجز حافظ صاحب کے اور کوئی تیسرا بھی نہو۔ از النور ص ۳۳۳

مراقبہ میں قیود خاص کا لحاظ رکھنا

سوال۔ مراقبہ کے وقت ضیاء القلوب و ارشاد مرشد میں

آنکھیں بند کرنا اور خاص ہیئت سے بیٹھنا مذکور ہے۔ آنکھیں بند کر لینے سے میرا دل بہت گھبراتا ہے۔ اور آنکھیں کھلی رہنے سے۔ اور اپنی عادی مجلس سے بیٹھنے سے یکسوئی ہوتی ہے، اور سر جھکانے سے بھی دل گھبراتا ہے۔ بظاہر تو یہ قیود رفع خطرات ہی کے لئے ہیں۔ اور جب وہ دوسری صورت سے بھی حاصل ہو سکیں تو ضروری نہیں ہیں۔ لیکن اس میں یہ تردد ہوتا ہے کہ میرا حال تو بہت ضعیف ہے مجھکو تو اور بھی زیادہ قیود کی ضرورت ہے۔ پھر ان قیود سے جی گھبرانا کس بنا پر ہے۔

جواب۔ طبائع فطرۃً ان امور میں متفاوت ہوتی ہیں۔ اکثر صفراوی یا سوداوی قیود سے متوحش ہوتے ہیں۔ خصوص جب اس کے ساتھ ضعف بھی منضم ہو جاوے اور ضعف مقتضی تکثیر قیود کو نہیں۔ بلکہ مقتضی تقلیل قیود کو ہے۔ قیود سے جو اصل مقصود ہے تاثر خود ضعف وہی کام دیتا ہے۔

سوال۔ اکثر مرتبہ قصداً توجہ اور شغل سے وہ بات پیدا نہیں ہوتی جو بلا قصد اور کام میں لگے رہنے کے وقت کیفیت خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ چاہئے تو یہ کہ خلوت کے وقت قصدی توجہ میں زیادہ مشغولی ہوتی۔ اگرچہ وجہ معلوم ہونا ضرورت کے درجہ میں نہیں۔ لیکن معلوم ہو جانے سے اطمینان بڑھتا ہے۔

جواب۔ اس کا سبب وہی توحش عن القیود۔ جب طبیعت پہ توجہ اور شغل سے بار پڑتا ہے تو پریشان ہونے سے جو کیفیت موقوف ہے یکسوئی پر وہ پیدا نہیں ہوتی۔ اس لئے آپ سرسری توجہ پر کفایت کریں۔

سوال۔ میرے لئے زیادہ وقت شغل میں صرف کرنا بہتر ہے۔ یا نوافل و تلاوت قرآن مجید میں۔

جواب۔ لا ہذا ولا ذاک بل الاوفق بحکم کثرۃ الذکر ولو مع عدم الشغل۔ النور ص ۲۱۵

وظیفہ میں آنکھ بند کرنا

حال۔ وظائف خواہ کوئی ہوں جب تک میں آنکھ بند کر کے یکسوئی سے نہیں پڑھتا اچھا نہیں معلوم ہوتا اور آنکھ بند کر کے پڑھنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اور آنکھ کھولنے میں کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ اس لئے اگر آنکھ کھل گئی تو فوراً بند کر لیتا ہوں۔ اس میں جو نقصان ہو اس سے حضور مطلع فرمائیں۔

تحقیق ۔ کچھ نقصان نہیں اگر اس میں جمعیت زیادہ ہے ایسا ہی کیجئے ۔ النور ص ۲۳۵

وظیفہ میں ضروری بات کرنا

سوال ۔ درود شریف پڑھتے پڑھتے اور توبہ استغفار پڑھتے پڑھتے درمیان میں بات چیت کرتا جاتا ہوں اس میں جو حرج ہو اس سے حضور مطلع کریں ۔

جواب ۔ ضرورت میں کچھ مضائقہ نہیں ۔ النور ص ۲۳۷

لیٹ کر درود شریف پڑھنا

سوال ۔ درود شریف دن میں مجھے نہیں ہوتا ہے البتہ میں عشاء کے بعد سوتے وقت لیٹ کر سو مرتبہ درود شریف بالالتزام پڑھ لیتا ہوں تاکہ دن کی تلافی ہو جاوے ۔ اس میں جو نقصان ہو اصلاح فرمائیے لیٹ کر پڑھنے میں درود شریف کے کوئی حرج تو نہیں ہے ۔

جواب ۔ کچھ حرج نہیں بہت بہتر معمول ہے ۔ النور ص ۲۳۶

تصور حق سبحانہ

سوال ۔ تصور اور جو کچھ میرے واسطے تجویز کریں اس سے شرف بخشا جاوے ۔

جواب ۔ کسی خاص تصور کی ضرورت نہیں ۔ بس مقصود حقیقی یعنی حضرت حق کا جس قدر آسانی سے تصور رہے کافی ہے ۔ النور ص ۲۳۷

حال ۔ یہ بات دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب تصور کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ مجھے دیکھ رہا ہے تو خیال سامنے اور اوپر کی طرف سے ہوتا ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ تو سامنے اور پیچھے سب طرف دیکھتا ہے یہ کہیں ضعف اعتقاد کی علامت تو نہیں ۔

تحقیق ۔ بلکہ سلامت فطرت کی علامت ہے فطری امر یہی ہے جس کا راز یہ ہے کہ علوشان بصورت علو مکان متمثل ہوتا ہے ۔ النور ص ۵۲۵

لا الٰہ الا اللہ کے بعد محمد رسول کا ضم بلا قید عدد مخصوص

سوال لا الٰہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کتنی بار اول مذکورہ لفظ کے بعد پڑھنا چاہیئے ۔

جواب ۔ کسی عدد کی قید نہیں اور نہ چاہیئے گاہ گاہ بلا قید کہہ لیا جاوے ۔

از النور ص ۲۳۸

حال۔ گذشتہ پرچہ میں احقر نے یہ لکھا تھا کہ ذکر نفی اثبات میں گاہے گاہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم ملاتا تھا مگر آج کل جی نہیں چاہتا ہے اور غیر اللہ کا ذرہ خیال بھی دل میں بطور خطرہ کے آجائے بہت تکلیف ہوتی ہے اس پر حضرت والا نے یہ سوال کیا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال غیر اللہ کا خیال ہے الخ حضرت والا میرا تو یہ خیال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال غیر اللہ کا خیال نہیں کیونکہ آپ کا جو خیال ہوتا ہے تو اس حیثیت سے ہوتا ہے کہ آپ رہبر وہادی ہیں اور خدا تک پہونچنے کے لئے آپ ذریعہ ہیں آپ کا خیال تو کسی طرح توجہ الی اللہ میں حاجب ومانع نہیں اور خیال غیر اللہ تو مانع ہے غرض میرا یہ خیال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال وتصور غیر اللہ کا خیال وتصور نہیں اور میں شیخ کامل کے خیال کو بھی باعتبار ہادی ورہبر ہونے کے توجہ الی اللہ میں حاجب ومانع نہیں سمجھتا ہوں مہربانی فرماکر میرے خیال کی اصلاح فرمادیں کیا میرا یہ خیال ٹھیک ہے یا غلط اور اصلی بات کیا ہے اب مجھے یہ پوچھنا ہے کہ باوجود میرے اس خیال کے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے وقت انقباض کیوں ہوتا ہے اور یہ حالت محض ذکر کے وقت ہوتی ہے اور ہمیشہ نہیں بلکہ بعض وقت اور اس وقت بجز خدا کے اور کسی قسم کا خیال دل میں نہیں ہوتا ہے۔

تحقیق۔ خیال خدا ہی کا رکھئے مگر حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ادا کیجئے شہادت رسالت درود شریف کہ وہ بھی حق اللہ کا جزو ہے گو اس وقت استحضار ذات نبویہ کا نہو۔

النور ص ۲۴۸

ذکر جہر بلا ضرب

حال۔ ضرب میں منہ خشک ہوجاتا ہے اور کانٹے زبان اور حلق میں پڑنے لگتے ہیں۔

تحقیق۔ ضرب یکلخت موقوف کر دیجئے۔ قوت آنے تک۔

از النور صفحہ ۲۳۸

آثار سرایت ذکر

حال۔ اب تھوڑے عرصے سے جس وقت ذکر کرتا ہوں اس میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آواز کے ساتھ ایک اور آواز شامل ہے اور اکثر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آواز کے ساتھ

ایسی دوسری آواز نکلتی ہے جیسے مین سے دوسری آواز نکل رہی ہے۔

تحقیق۔ ماشاء اللہ یہ علامت ہے ذکر کے رگ و پے مین سما جانے کی۔

حال۔ اور اکثر ذکر میں باوجود احتیاط کے اس قدر زور سے نکل جاتی ہے کہ میں کچھ عرض نہیں کرسکتا۔

تحقیق۔ اس وقت ذکر بند کرکے ذرا دم لے لیا۔

حال۔ اور اکثر یہ حالت ہوتی ہے کہ سر کو زمین پر دے ماروں عجیب حالت ہوتی ہے کہ اپنے دل کو اس وقت کیا کروں۔

تحقیق۔ ذرا ٹھہر جایا کریں۔ النور ص ۲۳۹

ذکر نفی و اثبات میں خاص تصور کا باعث تشتت ہونا

سوال کتب

قوم میں بوقت ذکر نفی و اثبات ملاحظہ مفہوم لا معبود الا اللہ۔ یا۔ لا محبوب الا اللہ۔ یا۔ لا موجود الا اللہ تحریر ہے۔ حضور نے چونکہ بوقت تلقین اسکے متعلق کچھ تذکرہ نہیں فرمایا۔ اس لئے طبیعت میں تردد رہا کرتا ہے جیسا ارشاد ہو عمل کیا جاوے۔

جواب۔ میں اسی لئے نہیں بتلایا کرتا کہ اس سے اکثر تشتت ہوتا ہے۔ اور جو اس میں مصلحت سمجھی گئی تھی وہ اس تشتت کے مقابلہ میں ضعیف ہے۔ النور ص ۲۴۶

ناغہ ہوجانے میں حکمتیں

حال۔ تمنا یہ ہے کہ کبھی ناغہ نہو۔ لیکن بعض افتاد ایسی پڑجاتی ہے کہ ناغہ ہو ہی جاتا ہے۔

تحقیق۔ کچھ مضائقہ نہیں اس میں بھی حکمتیں ہیں اس میں اظہار ہے بیچارگی کا۔ اس میں قطع ہے دعوی کا۔ اس میں علاج ہے عجب کا۔ البتہ حتی الامکان تساہل خود نہ ہو۔ اور ناغہ کا عوض بھی کردیا جاوے۔ اگر تام نہ ہو غیر تام سہی۔ ذیقعدہ ۳۲ھ النور ص ۲۴۷

ذکر کے وقت آواز مسموع ہونا

حال۔ ذکر کے وقت نشاط کی حالت میں میں یہ شعر پڑھ رہا تھا ؎

بدے را نظر کن کہ بہتر کس ست ٭ گدا را ز شہ التفاتے بس ست

اس کے جواب میں معلوم ہوا کہ کہا جا رہا ہے۔ کردم کردم۔ اس کے بعد ایسا سرور پیدا ہوا کہ جو احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ حضرت یہ آواز واقعی بطریق بشارت تھی یا یونہی خیال پیدا ہو گیا۔

تحقیق۔ دونوں احتمال ہیں اور دونوں محمود ہیں۔ اما الاول فظاھر واما الثانی فلتضمنہ الرجاء۔

حال۔ یا وسوسہ تھا۔

تحقیق۔ اس کا احتمال نہیں۔ لکون ھذا الوارد موافقاً للشرع۔

حال۔ اور حضور ایسی حالت میں شیطان بھی اپنی طرف سے کچھ غلط سلط کر سکتا ہے۔

تحقیق۔ ہاں جبکہ وہ مخالف شرع ہو۔

حال۔ اگر قلب کے اطمینان پر ہے تو مجھکو اپنی قلبی حالت پر اطمینان نہیں ہے تاوقتیکہ حضور نہ فرماویں کیونکہ میری عقل بہت خراب ہے کبھی کبھی یہ خیال ہوتا ہے کہ اگر یہ جواب اللہ تعالٰے کی طرف سے ہے تو اس کا ہزار ہزار شکر ہے مگر آیندہ کے لئے نہ معلوم کیا کیا گناہ سرزد ہوں اور نہ معلوم کس میں گرفتار ہو جائیں۔ کیونکہ مجھکو یہ یاد آتا ہے کہ وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ۔

تحقیق۔ یہ خوف عین ایمان ہے۔ النور ص ۳۲۷

ذکر کے وقت روشنی نظر آنا

حال۔ ذکر کے وقت ایک روشنی سفید اور خوشگوار نظر آئی مگر بجلی کی طرح بہت جلد غائب ہو گئی۔ اور بائیں طرف چمکی لیکن بجلی اور اس کی روشنی میں بہت فرق تھا وہ کیا چیز تھی۔

تحقیق۔ نور ناسوتی و ملکوتی دونوں محتمل ہیں۔ والکل محمود۔

حال۔ اسی اثنار میں لمبے لمبے موتی کی طرح مختلف رنگ کی روشنیاں ایک جگہ نظر آئیں جو معلوم ہوا کہ کسی انگوٹھی کے نگینے ہیں مگر انگوٹھی نظر نہیں آئی اور ایک ایک میں مختلف رنگ سرخ سبز سفید تھے کیا یہ دماغ کے کرشمے تھے یا کچھ اور بات تھی۔

تحقیق۔ قدمر۔ النور ص۳۲۷

ذکر میں غنودگی آنا

حال۔ آج کی روز سے کمترین صبح کو جس وقت اسم ذات کے ورد کو بیٹھتا ہے تو غنودگی سی معلوم ہوتی ہے یہاں تک کہ تسبیح ہاتھ سے گر جاتی ہے آیا یہ غلبہ نیند ہے یا ضعف دماغ اطلاع سے مطمئن فرماویں۔ لیکن ضعف دماغ کچھ محسوس نہیں ہوتا ہے آج صبح کو بھی غنودگی آئی تو معلوم ہوا کہ حضور نے بندہ کے منہ میں کوئی چیز مثل سفوف کے عنایت فرما کر ارشاد فرمایا کہ لو جی یہ سفوفی چیز تم کو دی اتنے میں غنودگی چھوٹ گئی پھر اسم ذات شروع کیا اختتام تک بفضلہ تعالےٰ بعنایت حضور پھر غنودگی نہیں آئی۔

تحقیق۔ غنودگی اور ذکر کے اثر سے ربودگی دونوں محتمل ہیں اور بعد اس واقعہ مشابہ رؤیا کے نیند نہ آنا ایک درجہ میں مرجح احتمال اول کا ہے واللہ اعلم۔

از النور صفحہ (۳۳۵)

اذان کے وقت ذکر

سوال۔ اذان ہوتے ہوئے ذکر سے رک جاوے یا نہیں۔

جواب۔ رک جانا اولیٰ ہے۔ النور ص۳۳۹

کسی نمازی کے پاس ذکر جہر

سوال۔ کسی نماز پڑھتے کے پاس ذکر جہر کئے جاوے یا خفیہ۔

جواب۔ اتنا جہر نہ کرے کہ مصلی کو تشویش ہو یا دوسری جگہ دور چلا جاوے۔

النور صفحہ ۳۳۹

ذکر کے وقت کلام کرنا

سوال۔ ذکر کرتے کو اگر کوئی شخص بلاوے تو اس کے ساتھ کلام کرے یا نہیں۔

جواب۔ جائز ہے۔

سوال۔ اگر کوئی مہمان آجاوے تو ذکر کو بند کر کے اس کی مہمان نوازی کرے یا نہیں۔

جواب۔ جس طرح مناسب سمجھے۔ النور ص۳۳۹

مجلس شیخ میں ذکر

سوال۔ بعد ظہر حضور کے پاس بیٹھنا اچھا ہے یا اسم ذات کی تلاوت۔

جواب۔ کیا یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتے کہ پاس بیٹھے بیٹھے اسم ذات میں مشغول رہو۔ البتہ جس وقت میں کوئی بات کروں اس وقت ساکت ہو کر اس کو سنو۔ کما قال تعالےٰ اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہٗ وانصتوا۔ قال وبی حکمہ کل مواعظۃ۔ النور صـ ۳۴۵

با وضوء ذکر کرنا

حال۔ اور ایک آدھ مرتبہ بے وضوء ذکر کیا تو دم گھٹنے لگا۔ اور بالکل خلاف و خلاف عظمت معلوم ہوا اور ذکر ناقص معلوم ہوا بے وضو جی نہیں لگتا چنانچہ اب باوضوء ذکر کرتا ہوں جس سے انشراح و انفراح قلب ہوتا ہے

تحقیق۔ ادب کا طبعی ہو جانا حالت مطلوبہ ہے۔ النور صـ ۳۴۵

تکثیر ذکر

حال۔ حضرت اب تو یہ حالت ہے کہ ذکر کے بعد نشاط معلوم ہوتا ہے۔

تحقیق۔ مبارک ہو۔

حال۔ اور جی یہ چاہتا ہے کہ دن بھر ذکر ہی کیا کروں پڑھنا چھوڑ دوں۔ لیکن اس سے اتنی محبت ہے کہ انشاء اللہ چھوڑوں گا نہیں۔ ہاں البتہ یہ شبہ ہوتا ہے کہ پڑھانے کی اتنی محبت ہے کہیں یہ بھی نفس کی شرارت تو نہیں۔

تحقیق۔ شبہ غیر ناشی عن دلیل کا اعتبار نہیں ولو فرضنا ایسا بھی ہو تو خود اس عمل کے حسن ذاتی کی برکت سے شر عارضی دفع ہو جائے گا البتہ بقدر ممکن نیت خالص رکھئے اور نفع دینی کا قصد رکھئے۔ النور صـ ۳۵۳

آثار سلطان الاذکار

حال۔ آج رات کو تہجد کے وقت کئی مرتبہ قلب میں سنسناہٹ معلوم ہوتی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سارے جسم میں پھیل جاتی ہے۔ اس کے تھوڑی دیر کے بعد بے اختیار رونا آنے لگا۔ میں بہت ضبط کرنا چاہتا تھا مگر نہیں رک سکتا تھا حتیٰ کہ روتے روتے ہچکی بندھ جاتی تھی۔ اور ذکر بند ہو جاتا تھا۔ اور دو تین منٹ تک بے حد رونا آتا تھا۔ جب ذرا کم ہو جاتا تھا تو پھر ذکر شروع کر دیتا تھا۔ تو پھر وہی کیفیت ہو جاتی تھی۔ غرض

دو تین مرتبہ ایسے ہی ہوا۔ اور بوقت رونے کے اس شعر کا تصور ہو جاتا تھا۔ اور اس میں ترقی ہو جاتی تھی ؎

تا بدامن نہ نشیند ز نسیمت گردے ؎ سیل اشک از نظرم برگذرے نیست کہ نیست

تحقیق۔ مبارک ہو یہ سلطان الاذکار کے آثار میں سے ہے۔ جو کہ ایک حالت رفیعہ ہے۔ النور صـ ۳۵۴

وقت کی پابندی

حال۔ حضرت جی بوقت شب کی جو تعلیم ہے اگر شب ہی کو ادا کی جاوے تو قلب میں ایک حظ پیدا ہوتا ہے اور ایک نور سا معلوم ہوتا ہے اور اگر قضا ہو جاتا ہے اور پھر دن میں پورا کیا جاوے تو یہ بات نہیں معلوم ہوتی۔

تحقیق۔ وہ برکت وقت کی ہے جو خاص ہے وقت کی ساتھ باقی ذکر کی برکت وہ دونوں وقت میں مشترک ہے۔ النور صـ ۳۵۹

معمول وقتی کا مقدم ہونا قضاء پر

سوال۔ حضرت جی بوقت شب کی تعلیم اگر قضا ہو جاوے اور بوقت بعد نماز فجر اس کو پورا کیا جاوے۔ تو پیشتر شب کی تعلیم پوری کیجاوے یا صبح کی۔ جیسے ارشاد ہو تعمیل کی جاوے۔

جواب۔ اول صبح کی پھر شب کی۔ النور صـ ۳۵۹

ذکر میں اشعار پڑھنا

حال۔ درمیان وظیفہ کے کبھی بعد وظیفہ کے یہ دو شعر زبان پر جاری ہو جاتے ہیں ؎

الٰہی دیدے وہ دل غیر کا اثر نہ رہے ؎ سوائے تیرے کسی غیر پر نظر نہ رہے
پلادے کہ محبت میں تیری اے ساقی ؎ ہوں مست ایسا کہ مجکو مری خبر نہ رہے

کیا اس کو پڑھ لیا کروں۔

تحقیق۔ احیاناً۔ النور صـ ۳۶۰

تعلیم سلطان الاذکار

حال۔ اور اپنی حالت کیا لکھوں اپنے ضعف دماغی سے زیادہ ذکر و شغل ہوتا نہیں گو شوق بڑھتا ہے اور لوگوں کو دیکھکر رشک و غبطہ ہوتا ہے صرف مختلف اجلاسین میں اٹھارہ۔

بیزار ہو جاتا ہے اسی کو حضور کی صحبت کی برکت سمجھتا ہوں اب وساوس کی طرف بالکل ملتفت نہیں ہوتا اور نہ حالات و واردات کی تمنا ہے محض رضائے حق تعالےٰ مقصود ہے بلکہ اگر مناسب سمجھا جاوے تو کوئی شغل تبلا دیا جاوے جس سے یکسوئی اور ازدیاد محبت باری تعالےٰ ہو۔

تحقیق ۔ گو اس کی مستقل تو حاجت نہیں ۔ لیکن اگر دل چاہے سلطان الاذکار کر لیا کریں کسی وقت درخواست کرنے پہ زبانی تبلا دوں گا۔ النور صـ۳۷۲

مراقبہ اللہ السمیع الخ مع حبس دم

حال ۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے کمترین کو (اللہ السمیع الخ) کا مراقبہ مع حبس دم کے تعلیم فرمایا ۔ اس سے بہت نفع ہوا ۔ اور زبان تالو میں لگا کر اسم ذات کا تصور قلب میں اس سے بھی بہت نفع ہوا۔

تحقیق ۔ نفع مسلم مگر بڑی بات یہ ہے کہ وہ نفع خاص مقصود بالذات ہے یا بالغیر تمام حالات کا فیصلہ اسی تحقیق سے ہے ۔

حال ۔ بعد ازاں یہ تعلیم فرمایا کہ زبان تالو میں لگا کر ذرا جسم کو حرکت دیکر یہ تصور کرکہ تمام جسم اور تمام چیزیں ذاکر ہیں اس تصور سے ایک ذوقی حالت تو یہ پیدا ہوئی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ حضرت حق کے حضور میں حلقہ باندھے ہوئے تمام عالم حمد و ثنا کر رہا ہے ۔ مگر دوسری جو پیدا ہوئی وہ نہایت خطرناک اپنی استعداد سے غالباً باہر وہ یہ کہ ایسا خیال جم گیا کہ ہر شے شجر حجر نباتات میں انہیں کا ظہور اور ہر فعل فعل حق اور یہ معلوم ہوا ۔ کہ ہر شے دیکھ رہی ہے ۔ پھر اس پر مواجید پیدا ہوتے تھے بہت ڈرا کہ کہیں کمترین ملحد نہ ہو جائے اور بے ادب نہ ہو جاوے یہاں تک جوش تھا کہ حج میں (رمی) کرنے میں یہ معلوم ہوا کہ آواز آرہی ہے کہ جہاں طواف کیا اور بوسہ دیا وہ بھی ہماری ہی شان تھی ۔ اور یہ بھی ہماری شان ہے (کجا غیر کو غیر کو نقش غیر) اگر ہمارے طالب ہو تو دونوں شانیں اختیار کرو (رمی) کرتا جاتا تھا اور زار زار روتا جاتا تھا اور ہڈیاں چور چور ہوئی جاتی تھیں ۔ رمی کے بعد بھی تقریباً ایک گھنٹہ کے یہی حالت رہتی تھی ۔ تین روز تک برابر حتیٰ کہ قرآن شریف کی تلاوت میں خود ہی متکلم خود ہی مخاطب نعوذ باللہ جہاں شیطان سے مکالمت ہے اور مردود بیت وہاں بھی ۔ مگر چند روز میں مٹ گئی ۔ مگر تھوڑے عرصہ

کے بعد وہ جوش کم ہوگیا اور اس پر مواجید بھی جاتے رہے مگر خیالی حالت وہی ہے۔

تحقیق۔ ان سب میں وہی فیصلہ جاری ہوگا۔

حال۔ اور یہ تعلیم فرمایا کہ حواس اربعہ بند کرکے آواز کا تصور کرو بہت تھوڑی دیر۔ مگر بوجہ کمزوری دماغ کے نہیں ہو سکا۔ جب اول مرتبہ حضور کی قدمبوسی سے مشرف ہوا تو یہ بھی عرض کیا حضور نے فرمایا کہ اب اس کی ضرورت نہیں ہے اگر جی چاہتا ہو تو صرف کان بند کر لیا کرو اس کو چند روز کمترین نے کیا اس سے بھی آنکھ پر بہت زور پڑتا تھا اور آنکھ بہت ہی کمزور ہے جب سے خراب ہوگئی ہے لہٰذا اس کو بھی چھوڑ دیا۔

تحقیق۔ احسنتم۔

حال۔ مگر چند ہی دنوں میں ایک آواز خفیف سی آنے لگی تھی۔ اب یہاں ایک ہفتہ سے شب کو بغیر کان بند کئے ہوئے اور بغیر تصور کے اور خیال کے وہی آواز مسموع ہونے لگی۔ اور تین روز سے تو بہت زور کی آواز آتی ہے، اور رات بھر رہتی ہے۔ اور دن کو بھی کسی وقت محسوس ہوتی ہے مگر ابھی تک کمترین اس کی طرف مخاطب نہیں ہوا اپنے کام میں لگا رہتا ہے۔

تحقیق۔ گو یہ آواز گاہے ملکوتی ہوتی ہے مگر بہت کم۔ اکثر ناسوتی ہوتی ہے جس کا سبب یبس دماغ اور قوت متخیلہ ہے۔

حال۔ حضرت مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اولاً آواز آوے گی۔ پھر اس میں معانی پیدا ہوں گے۔

تحقیق۔ کلیہ نہیں کبھی ایسا ہوتا ہے مگر بہت کم اور آپ اس کا انتظار نہ کریں۔

حال۔ اور یہی آواز جب بند ہو جاتی ہے تو مجھ کو اختلاج ہونے لگتا ہے۔

تحقیق۔ سببہ توہم کو نہ مقصود اولو بالغیر وھذا التوہم باطل۔ النور ص ۲۷۷

حب ذکر

حال۔ ذکر سے قلب بیحد مانوس ہے۔ خواب وغیرہ حالات ثمرات کی طرف مطلق توجہ نہیں۔ محض ذکر ہی مقصود ہے۔ مگر مذکور ہنوز حاصل نہیں۔

تحقیق۔ مذکور حاصل ہونے کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ کام کرنے پر بھی اپنے کو غیر واصل سمجھتا ہے۔ النور ص ۴+۳

حال ۔ عرض یہ ہے کہ بعد وقت دل میں آتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ تندرستی عطا فرما دیا تو دن رات اللہ اللہ کیا کروں گا اور کسی سے بات نہ کروں گا اور احکام شرعی پر پورا پورا عمل کرنے کی کوشش کروں گا تو یہ خیالات خادم کے واسطے نفع ہے یا نقصان شیطانی وسوسہ ہے یا اللہ کی طرف سے ہے۔

تحقیق ۔ عین نفع اور من اللہ۔ النور ص ۴۷۹

استغراق سے ذکر و فکر کا افضل ہونا

سوال ۔ ذکر فکر استغراق ان میں کونسی حالت ارفع و افضل ہے۔

تحقیق ۔ ذکر و فکر میں تو تقابل ہی نہیں اور استغراق سے وہ دونوں افضل ہیں کہ استغراق میں ترقی نہیں اور ان میں ترقی ہے۔ النور ص ۴۱۳

بزرگوں کے مزار کے پاس مراقبہ

حال ۔ گنگوہ میں حضرت مولانا قدس سرہ کے مزار پر ایک بات معلوم ہوئی تھی اول تو میں نے اس کو خیال سمجھ کر ٹالا مگر چند وجوہ سے ذکر کرنا چاہتا ہوں ایک تو یہ کہ میرے قلب پر بار بار تقاضا ہوتا ہے کہ حضرت سے عرض کرنا چاہئے

تحقیق ۔ یہ داعی معتد بہ ہے۔

حال ۔ دوسرے جب میں حضرت کے مزار پر مراقب تھا اس وقت وہاں مولوی ...... صاحب بھی تھے جب میں فارغ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اس وقت حضرت کی تمامتر توجہ تیرے اوپر تھی۔

تحقیق ۔ یہ داعی ضعیف ہے ۔ میں دونوں کو مشورہ دیتا ہوں (ان سے بھی کہدیا جاوے) کہ ان امور کو لاشی سمجھیں حالاً موجب مسرت اور مآلاً موجب مضرت ہیں اکثر تو خیال کی آمیزش ہو جاتی ہے پھر ان کی طرف التفات کرنے سے ان پر اعتماد ہونے لگتا ہے جب حالات ہی کوئی چیز نہیں تو خیالات تو کسی شمار میں نہیں اگر کوئی ایسا امر محسوس ہوا کرے تو اس کا اظہار جلدی نہ کیا جاوے جب تک تین روز تک نہ ہو ۔ دونوں کو یہی وصیت ہے اس عمل سے یہ قطع یا کم ہو جاوے گا وہو اسلم ۔

حال ۔ اس بات سے اس امر کی تائید ہوئی جو میں نے وہاں معلوم کیا تھا میں حضرت کے مزار پر فاتحہ پڑھکر ذکر کرتا ہوا مراقب ہوا اور وہی تصور کیا جو حضرت کی زبانی سنا تھا کہ حق تعالےٰ کو فاعل سمجھے اور قلب شیخ کو مخزن کچھہ دیر میں غیبت کی حالت طاری ہوئی حضرت شیخ کو عمدہ لباس وصورت میں مراقب اور متوجہ اپنی طرف دیکھا (یہ بات بھی قابل عرض ہے کہ میں جب مزار پر گیا تو یہ دعا دل میں کر رہا تھا کہ حق تعالےٰ مولانا کی نسبت مجھے عطا فرمائیں اس سے پہلے غنودگی کی حالت میں یہ دیکھا کہ جناب والا نے میرے دل میں دو نورانی ستون قائم فرمائے اور فرمایا کہ ایک ستون مولانا گنگوہی کا ہے اور ایک ستون مولانا محمد قاسم صاحب کا ہے اس دن سے یہ اشتیاق ہوا کہ مولانا کی نسبت کامل حاصل ہو) غرض حضرت کو متوجہ پایا پھر حضرت نے سر اوٹھا کر فرمایا کہ خلیل میرے ہیں اور اشرف میرے ہیں دونوں سے تم کو برابر فیض ہوگا نسبت تم کو حاصل ہے راسخ کرنے کی ضرورت ہے کثرت ذکر اور اجتناب معصیت سے چونکہ ان باتوں کا طرز میرے خیال کے خلاف ہے اس لئے میں اس کو خیال نہیں کہہ سکتا واقعہ سمجھتا ہوں آیندہ جو ارشاد والا ہو۔

تحقیق ۔ ہاں ایسے واقعات ہوتے ہیں ہونا ممکن ہے اللہ تعالیٰ ان کو راست لادیں۔

النور صـ۴۵۴

ٹہلتے ہوئے ذکر کرنا

حال ۔ اگر ایسی حالت میں (یعنی غلبۂ نوم میں) ٹہلکر تعداد پوری کر لیا کروں تو کوئی حرج تو نہیں ہے۔

تحقیق ۔ کچھہ حرج نہیں لیکن جب نوم دفع ہو جاوے پھر بیٹھ جانا چاہئے۔

النور صـ۴۵۷

تعیین وظائف

حال ۔ سب نمازوں سے زیادہ صبح کی نماز میں دل لگتا ہے اور یہ جی چاہتا ہے کہ خوب رات سے اوٹھوں وظیفہ وظائف پڑھوں چنانچہ یہی کرتا بھی ہوں مگر وظیفہ کوئی مستقل نہیں اپنے تجاویز بے معنی سے کبھی کچھہ پڑھتا ہوں۔

تحقیق ۔ قصد السبیل سے معین کر لیجئے۔

النور صـ۴۹۳

مراقبہ موت وما بعد الموت

حال۔ حضرت نے جو مراقبہ موت و ما بعد الموت کا ارشاد فرمایا ہے یوں تو بسا اوقات موت کا دھیان رہتا ہے مگر جب کبھی تھوڑا بہت بیمار ہوتا ہوں تو ہر وقت ہی اپنی موت کا دھیان رہتا ہے اور یہ خیال کر کے بہت پریشان ہوتا ہوں کہ اگر اس مرتبہ تیرا وقت آگیا تو کیا ہوگا اے شخص تو نے تو کوئی بھی بھلا کام دنیا میں نہیں کیا اور ہمیشہ نافرمانی کی اور طاعت سے منہ موڑا۔ اور تمام عمر مفت ضائع کی تو دوزخ سے کس طرح رہائی پا سکتا ہے یا حضرت یہ خیال ہر وقت قلب میں منجمد رہتا ہے اور ایک خفقان اور بدحواسی اور اختلاج قلب سا ہو جاتا ہے اور دنیا کی کسی طرح کی نعمت دیکھنے کھانے پینے کو جی نہیں چاہتا اور اسی حال میں سرگرداں رہتا ہوں کہ ہائے تو نے کچھ نہیں کیا اور اب تیرا وقت آگیا اب کیا کر سکتا ہے عذاب آخرت سے کس طرح نجات پائے گا یہ ایک خیال ہی نہیں ہوتا بلکہ قطعی طور پر جازم یہ یقین ہوتا ہے کہ واقعی تو نے کچھ نہیں کیا اور تیرا وقت آگیا اور اس وقت اپنی عبادت وغیرہ کا وہم بھی نہیں گذرتا صرف اس کی رحمت کے بھروسہ پر جی جاتا ہوں یہ حالت بری تو نہیں ہے۔

تحقیق۔ عین مطلوب ہے لیکن اگر اس کے قصداً استحضار سے کوئی مرض جسمی ہونیکا خوف ہو تو روزانہ نکریں گاہ گاہ جب غفلت محسوس ہو کر لیں۔ النور ص ۴۹۵

حال۔ جب مراقبہ موت وما بعد الموت میں بیٹھتا ہوں اور ہر ہر واقعہ کی طرف خیال کرتا ہوں تو ہر ایک واقعہ کی ایک ایک صورت ذہن میں آتی ہے مثلاً بہشت کی عمارت رنگیں باغ و نہر، وغیرہ اور ایسا ہی دوزخ پل صراط میزان۔ حساب شفاعت نامہ اعمال۔ حشر و نشور اور سوالات منکر نکیر کی بھی ایک ایک صورت ذہن میں آتی ہے لیکن ان کو مقصود نہیں سمجھتا ہوں۔ مقصود تو صرف رضائے مولا ہے۔

تحقیق۔ یہ سب مقصود ہے کیونکہ عمل ہے حال نہیں ہے۔ پھر اس مقصود سے مقصود رضائے حق ہے۔ النور ص ۵۲۳

حال۔ مراقبہ موت میں اب تک دل نہیں لگتا جب مراقبہ میں بیٹھتا ہوں اور آنکھ بند کرتے ہی سامنے مختلف قسم کی رنگ سا معلوم ہوتا ہے لہذا طبیعت منتشر ہو جاتی ہے

تحقیق - ایک دن مراقبہ کرو ایک دن ناغہ کرو۔
النور ص۵۵

ذکر میں اضافہ

حال - اسم ذات کا معمول بعد نماز فجر بجائے دو ہزار کے تین ہزار کر دیا ہے اور ایسے ہی بعد عصر اور اگر کسی روز زیادہ پڑھنے کو دس بارہ ہزار تک جی چاہے تو کیا حکم ہے۔
تحقیق - پڑھئے اور اس زائد کو اپنے ذمہ لازم نہ سمجھئے اور جب بعد چندے امید دوام ہو جاوے التزام کر لیجئے۔
النور ص۴۹۶

ذکر سے مناسبت میں تفاوت

حال - دوسرے یہ کہ کبھی کبھی جب آنکھ معمول سے قبل کھل جاتی ہے تو بعد تہجد دوازدہ تسبیح بھی پڑھتا ہوں ورنہ معمولاً اسم ذات چار ہزار بار پڑھا کرتا ہوں جب دوازدہ تسبیح پڑھتا ہوں تب طبیعت میں ایک گونہ سرور محسوس ہوتا ہے جو اسم ذات پڑھنے کے وقت نہیں ہوتا کیا اس کی وجہ یہی ہے کہ دوازدہ تسبیح کبھی کبھی پڑھی جاتی ہیں اور اسم ذات روزانہ یا کوئی دوسری وجہ ہے۔
تحقیق - ہر شخص کو جدا ذکر سے مناسبت ہے یہ خاصیت طبائع کا اختلاف ہے
النور ص۵۰۰

وظائف کی اجازت کا مطلب

سوال - منشار اجازت بزرگان در باب اوراد وظائف چیست۔
الجواب - اوراد دو قسم ست یکے آنکہ متعلق بہ سلوک باشد منشار اجازت در چنیں اوراد تشخیص مناسب بودن آنہا ست حال سالک را لیکن دریں قسم عنوان اجازت مناسب نیست زیراکہ موہم ست کہ طالب خود تجویز کردہ اجازت میخواہد بلکہ بایں عنوان پرسیدہ شود کہ آیا مناسب حال من ہست یا نہ دیگر آنکہ متعلق بہ سلوک نباشد بلکہ محض برائے اجر آخرت خواندہ باشند در چنیں اوراد اجازت معنی ندارد بجز اینکہ مقصود تصحیح اوراد باشد بہ پیش کردن در خدمت مجیز و اجازت بہانہ پیش کردن باشد۔
النور ص۵۳۳

ذکر سے آرام لینا

سوال - کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کثرت ذکر و تلاوت سے دماغ اور زبان دونوں میں کلال پیدا ہو جاتا ہے - ایسی

صورت میں کیا شغل رکھا جاوے جیسا ارشاد ہو عمل میں لاوے۔

جواب۔ آرام کیونکہ دوسرا مستقل شغل مثلاً فکر بھی اسی کلال کا موجب ہوگا اور یہ آرام گو صورۃً غفلت ہے مگر چونکہ مقصود اس سے تہیؤ للذکر ہے اس لئے بحکم ذکر ہی نوم عالم کو عبادت اسی جگہ سے کہا گیا ہے۔

النور صـ۵۳

مراقبہ میں تصور قبر

حال۔ کل حالت مراقبہ میں جبکہ قبر کا تصور کر رہا تھا تو حالت تصور میں کیا معلوم ہوتا ہے کہ قبر کے اندر چھوٹے چھوٹے درخت بہت سے نظر آتے ہیں اور ہر ایک میں سفید پھول لگے ہیں یہ کیا معاملہ تھا۔

تحقیق۔ ممکن ہے کہ تصرف خیال ہو اور ممکن ہے کہ صورت مثالیہ اعمال ہو۔

از النور صـ۵۳۵

زمانہ حیض میں تلاوت قلبی کرنا

سوال۔ گھر میں سے حضور والا سے بیعت ہیں بفضلہ تعالیٰ حضور والا کی توجہ سے نماز روزہ کی پابند ہیں تلاوت قرآن شریف بھی کرتی ہیں نصف پارہ روزمرہ پڑھتی ہیں۔ تسبیح سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بھی پڑھتی ہیں بہشتی زیور بھی پڑھا کرتی ہیں۔ کچھ صورتیں حفظ کر لی ہیں۔ جس زمانہ میں نماز معاف ہے اس وقت مجھ سے دریافت کیا کہ ہم کو جو حفظ ہے اسے پڑھ لیا کریں۔ میں نے منع کر دیا تو اس زمانہ میں وہ سورتیں بھول جاتی ہیں از سر نو بہت محنت سے یاد کرتی ہیں۔ مجھ سے کہا کہ حضرت کی خدمت میں ہماری طرف سے لکھدو جیسا ارشاد ہوگا تعمیل کی جاوے گی۔

جواب۔ ان سے کہئے کہ بدون حرکت لسان دل دل میں ان سورتوں کو دہرا لیا کریں۔

النور صـ۵۳۶

سب اوراد کا نافع ہونا

سوال۔ درخواست ہے کہ دعا فرمائی جاوے اگر اور کچھ اجازت ہو تو اور کچھ پڑھوں یا وہی پڑھوں۔

جواب۔ اگر اور کچھ پڑھنے کو بتلایا جاوے گا وہ بھی ایسا ہی ہوگا یہ غذائیں تو ہیں

نہیں کہ ہر دوا کی جدا خاصیت ہو ایک سے نفع نہ ہوا دوسری بدل دی۔ النور ص۱۵۴

تکثیر ذکر میں رغبت قلبی کا ملحوظ ہونا

حال۔ علاوہ دوازدہ تسبیح کے کبھی تو ذکر اسم ذات کرنے کو دل چاہتا ہے اور کبھی درود شریف و استغفار کی طرف زیادہ رغبت ہوتی ہے اس کے متعلق ارشاد فرما دیں کہ کیا پڑھنا چاہیئے۔

تحقیق۔ شروع میں دیکھ لیا کس کی رغبت زیادہ ہے بس اسی جلسہ میں اسی میں وقت پورا کر دیا۔ النور ص۱۵۵

مبتدی کو دل لگنے کے اہتمام کا مفید ہونا

سوال۔ مشہور ہے اور بعض کتب میں بھی ہے کہ نماز فجر جس جگہ پر پڑھی جاوے اسی جگہ پر تا طلوع آفتاب بیٹھا رہنا اور ذکر وغیرہ کرنا افضل اور زیادہ باعث ثواب ہے لہذا اس پر پابندی کی جائے یا مسجد سے مکان پر آکر تخلیہ میں بہتر ہے۔

جواب۔ مبتدی کو زیادہ دل لگنے کا اہتمام بہ نسبت فضائل مستحبہ کے زیادہ ضروری ہے۔ النور ص۱۵۵

ذکر میں اذان کا جواب دینا

حال۔ اور بعض مرتبہ ذکر میں فجر کی اذان ہو جاتی ہے تو طبیعت ذکر موقوف کرنے کو نہیں چاہتی لیکن یہ بھی خیال آتا ہے کہ جواب اذان کی بہت فضیلت ہے پس ایسے وقت کیا کرنا چاہیئے۔

تحقیق۔ جواب ہی دیا جاوے اور اس کو مخل ذکر نہ سمجھا جاوے سنن کی برکت سے ذکر کا معدن منور ہوتا ہے تو اس سے ذکر میں زیادہ اعانت ہوتی ہے۔ النور ص۱۵۵

معمول غیر ماثور کو ماثور پر چند روزہ ترجیح میں حکمت

حال۔ ایک تسبیح درود شریف (حضرت مرشدی مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ بھائی حضرات چشتیہ کا معمول یہ درود تو یہ ہے" اللھم صلّے علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کل معلوم لک" اب تجھے اختیار ہے کہ یہ پڑھے یا درود ماثور۔ احقر کا

معمول درود چشتیہ رہا ہے باوجود اس اعتقاد کے کہ افضل ماثور ہے مگر محض اسوجہ سے عملاً اسے اختیار کیا کہ وہ حضرت مرحوم نے بطور تلقین ارشاد فرمایا تھا اور حضرات سلف چشتیہ کا معمول فرمایا تھا اتباع اسی میں دیکھا کہ اسے اختیار کروں۔ اور ادہر سے تغیر بھی تھی اب جو ارشاد ہوگا تعمیل کروں گا۔

تحقیق۔ معمول کو نہ بدلا جاوے گو فی نفسہ ماثور افضل ہے لیکن کسی عارض سے کبھی دوسری شق کو تجویز کر لیا جاتا ہے وہ عارض ایک مستمر ہے یعنی اس کو حدوث میں بھی دخل ہے اور بقا میں بھی اور ایک عارض مدت کے بعد پیدا ہوگیا ہے عارض اول یہ ہے کہ ہم میں اہلیت اصل کی نہیں وہ اہلیت پیدا کرنے کے لئے دوسرے طریق غیر اکمل کو اختیار کیا اور یہ ایک دقیق تواضع ہے جس تک اہل ظاہر کی رسائی نہیں پھر شیخ بعد مشاہدہ رسوخ تواضع و تحقیق اہلیت کے افضل کو تجویز کر دیتا ہے یا اذن تجویز کا دیدیتا ہے اور عارض ثانی یہ ہے کہ مدت کے بعد معمول میں دوام کی برکت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے تبدیل میں تعجیل نہ کی جاوے۔ النور ص۵۷۱

آثار دعاء

حال۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ کئی روز سے گھر میں روپیہ پیسے کی بے حد تنگی تھی اور غایت درجہ تکلیف تھی میں نے اپنا حال بجز رب العزت کے کسی سے ظاہر نہیں کیا حتیٰ کہ حضرت مولانا مدظلہ العالی سے بھی عرض نہیں کیا پرسوں ترسوں کا ذکر ہے کہ میں رات کو نوافل تہجد ادا کرنے کے لئے اٹھا وضو کر کے نوافل سے فارغ ہو کر ذکر دوازدہ تسبیح کو ادا کیا زاں بعد نماز فجر سے فارغ ہو کر تلاوت قرآن شریف و مناجات مقبول پڑھی اس وقت بجز میرے کوئی آدمی نہیں تھا میں نے اس وقت تنگی رزق کے متعلق ہاتھ اٹھا کر اللہ پاک سے عرض کیا دعا مانگ چکا تو اپنی چادر کے اوپر دو کاغذ کے ٹکڑے پڑے ہوئے پائے۔ اس چادر کو اوڑھ کر بیٹھا ہوا تھا جب کاغذوں کو دیکھا تو معلوم کہ پانچ پانچ روپیہ کے دو نوٹ ہیں صبح تنہائی میں حضرت مولانا سلمہ اللہ سے تمام واقعہ عرض کیا انہوں نے فرمایا کہ یہ تمام واقعہ حضرت مولانا کی خدمت میں تحریر کر کے روانہ کر دو۔ جب تک جواب نہ آوے ان کو اپنے مصارف میں صرف نہ کرنا اب عرض یہ ہے کہ یہ کیا معاملہ ہے نیز ان روپیوں کو اپنے مصارف میں خرچ کر لوں یا نہیں ان نوٹوں

کا کیا کروں جس طرح حکم ہو عمل کروں گا۔

تحقیق۔ واقعہ کی حقیقت کے درپے مت ہو کہ بے ضرورت ہے بلکہ مضر ہے احکام شرعیہ پر عمل کرو۔ وہ حکم یہ ہے کہ جس مال کا مالک معلوم نہ ہو غریب آدمی کو اس کا صرف کر لینا جائز ہے تم صرف کرو اور کسی سے ذکر مت کرو اور چونکہ لقطہ بھی خدا تعالےٰ کی نعمت ہے اس لئے اس کا شکر کرو اور دعا ہمیشہ مانگتے رہو۔ النور ص ۵۹۲

زمانہ محدود تک کیلئے معمول میں اضافہ کرنا خلاف دوام نہیں

حال۔ رمضان شریف میں بوجہ تعطیلات فرصت ہوگی اس لئے خیال ہے کہ اسم ذات کی تسبیح زیادہ کر لیا کروں۔

تحقیق۔ نہایت مستحسن ہے۔

حال۔ لیکن بعد میں دوام کی امید نہیں حضور جیسا مناسب ہو ارشاد فرماویں۔

تحقیق۔ کچھ حرج نہیں یہ خلاف دوام نہیں کیونکہ اول ہی سے دوام کا قصد نہیں جیسا حدیث میں وارد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال رمضان میں زیادہ ہو جاتے تھے۔ النور ص ۵۹۴

تکثیر تلاوت

حال۔ آجکل احقر کا حسب ذیل معمول ہے نماز تہجد بعد تہجد دوازدہ تسبیح بعد فجر ورد اسم ذات تین ہزار مرتبہ تلاوت قرآن شریف ایک پارہ مع منزل قربات عند اللہ و دعا حزب البحر و شجرہ طیبہ بعد مغرب ورد اسم ذات تین ہزار مرتبہ و مراقبہ موت بالبعد الموت بعد نماز عشا سو مرتبہ استغفر اللہ الخ اور سو مرتبہ درود شریف اور بعد ہر نماز پنجگانہ تسبیح حضرت فاطمہؓ یہ ہی معمول گھر پر بھی ہے مگر یہاں (یعنی خانقاہ میں) صرف تلاوت کلام اللہ شریف تین چار پارہ تک کر دی ہے اور زیادہ کی ہمت نہیں ہے۔ ذیل میں چند امور قابل اصلاح لکھتا ہوں خدا جانے کیا بات ہے کہ مجھے ذکر سے بہت ہی کم مناسبت ہے اور تلاوت کلام اللہ سے بہت رغبت ہے اور بہت انس بڑھتا ہے اور جی یوں چاہتا ہے کہ اور اذکار کو کم کر کے تلاوت کلام اللہ شریف جس قدر ہو سکے کیا کروں چونکہ ضعیف الجثہ ہوں اس لئے یہ خیال ہے کہ ایک منزل روزانہ ہو جایا کرے تو غنیمت ہے

اگر اجازت ہو تو یہ کر کے دیکھوں شاید حضرت والا کی دعا کی برکت سے مداومت ہو جائے ورنہ اپنی کمزوری کو دیکھتے ہوئے تو امید نہیں۔

تحقیق۔ بہت مناسب ہے اصل مقصود توجہ الی الحق ہے خواہ ذکر سے ہو یا تلاوت سے۔

النور ص ۵۹۶

مراقبہ نیت

حال۔ مراقبہ نیت کے تصور سے بھی مطلع فرمایا جاوے۔

تحقیق۔ یعنی اس کی دیکھ بھال کہ میری نیت غیر طاعت کی تو نہیں۔

النور ص ۶۱۴

ذکر حق کا قلب میں دائمی نہ ہونا

حال۔ حضرت والا۔ ایک چیز کی عرصہ سے طلب ہے مگر وہ ہاتھ نہیں آتی۔ وہ یہ کہ ذکر حق قلب میں ایسا پیوستہ ہو کہ بھولنے کی کوشش بھی کروں تو بھول نہ سکوں اور غیر کا خطور قلب میں ناممکن ہو جائے۔ غالباً اس کے لئے چلہ کشی اور خلوت تامہ کی ضرورت ہوگی مگر یہ تو قاعدہ اور قانون کی بات ہے اور مجھے حضرت والا کے فیوض و برکات سے یہ امید ہے کہ راستہ میرے لئے آسان فرماویں گے۔ ع

بر کریماں کارہا دشوار نیست

تحقیق۔ یہ تو مجھ کو بھی نصیب نہیں نہ جی چاہتا ہے کیونکہ اس صورت میں مختار نہ رہوں گا مضطر ہو جاؤں گا۔

النور ص ۶۲۲

باب ہفتم رویاء و کشف کے بیان میں

حال۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ ایک تالاب میں وضو کر رہے ہیں اور میں ایک مسجد میں بیٹھکر آپ کا انتظار کر رہا ہوں ذرا دیر کے بعد میں نے بھی اس تالاب میں جاکر وضو کیا

تحقیق۔ اعمال صالحہ میں اتباع میسر ہوگا۔

حال۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھکو لوگ منع کر رہے ہیں کہ اس راستہ سے مت جاؤ اس میں شیر بیٹھا ہے اتنے میں مجھے خوف معلوم ہوا جلدی کر کے ایک درخت پر چڑھ گیا۔

تحقیق نفس و شیطان سے حفاظت رہیگی۔ (تربیۃ حصہ اول صـ۳۳)

حال۔ جمعہ کی رات کو منام میں دیکھا ہے کہ کچھ صلحاء خلفاء رسول کریمؐ کی بزرگی کا تذکرہ فرما رہے ہیں ناگاہ حضورؐ تشریف فرما ہوئے پس ایک سفید پوش صحابی نے (ولا اعرفہ) حضورؐ سے سوال کیا من خلفائك اوکما قال فاجاب رسول اللہ خلفائے بعد عمرؓ عثمان و علی خوب اچھی طرح یہ عبارت محفوظ ہے۔ ہاں اس میں شبہ ہے کہ پہلے عثمان فرمایا پہلے علی فرمایا اور پھر عثمان فرمایا۔ ان دو اخیر کے اسماء مبارکہ کی تقدیم و تاخیر میں شبہ ہے۔ باقی عبارت او حاصل مضمون جو مذکور ہوا خوب یاد ہے اور اس کلام اور منام کی صحت میں کچھ خلل تو نہیں ہے اور کچھ میرے لئے کسی نوع کی خیر و تنبیہ ہو تو ارشاد فرمائیے۔

تحقیق شاید آپ کو اس سے شبہ ہوا ہوگا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ کا نام مبارک نہیں لیا گیا۔ سو اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت صدیقؓ غایت فنا فی المحبوب کے سبب معیت غالب ہے بہ نسبت بعدیہ کے کما یفہم من قولہ تعالیٰ ان اللہ معنا و ھو السر فی قولہ علیہ السلام لو کان بعدی نبی لکان عمر حیث لم یقل ابوبکر ھکذا سمعتہ من مولانا و استاذنا الشیخ محمد یعقوب قدس سرہ (تربیۃ حصہ اول صفحہ ۴۴)

حال حضور اس ناکارہ کیلئے دعا فرمائیے کہ عاقبت بخیر۔ اور عافیت دارین حاصل ہو۔ میں بالکل کورا ہوں نہ کچھ حاصل ہے نہ کوئی لیاقت رکھتا ہوں۔ البتہ جب سے حضور کی غلامی نصیب ہوئی ایک گونہ دل کو خوشی رہتی ہے۔ خصوصاً جس شب کو حضور کی حضوری ملتی ہے

طبیعت کو بڑی فرحت ہوتی ہے چنانچہ پرسوں کی شب دیکھا کہ حضور اس ہیچ الخدمت سے کچھ ارشاد فرما رہے ہیں ایک شخص کے ظاہری اخلاق کے متعلق گفتگو تھی کہ یہ ان کا ظاہر ہے۔ باطن میں ادب نہیں ہے رات کا وقت ہے چراغ جل رہا تھا لیکن مدھم ہو رہا تھا حضور نے یا کسی دوسرے صاحب نے فرمایا۔ کہ چراغ روشن کرو میں نے اٹھا کر دیکھا تو تیل کم تھا بتی نہیں تھی۔ چراغ کے نیچے ہی ایک کپڑا بتی بنانے کے لائق مجھے مل گیا میں نے بتی بنائی یہ بخوبی یاد نہیں کہ چراغ میں بتی ڈالی یا نہیں اس کی تعبیر کیا ہے اس کے علاوہ دوبار پہلے بھی خواب ہوا ہے۔

تحقیق۔ یہ سب علامات محمودہ ہیں مگر ان کو کمال نہ سمجھئے۔ ہاں یہ بھی نعمت ہے شکر کیجئے

تربیۃ حصہ اول ص۹۱

سوال۔ دن کے حالات ذکر میں مشابہ خواب ہو کر دیکھتا ہوں کہ میں اور میرے ساتھ ایک اور شخص دونوں گاڑی میں سوار ہو کر ایک اسٹیشن پر اترے۔ میرے ساتھی کا بالکل ٹکٹ نہیں تھا اس کو ٹکٹ بابو نے گرفتار کیا اور میرا ٹکٹ جہاں تک تھا اس سے ایک اسٹیشن زیادہ چلا آیا ہوں جب اس ٹکٹ کو دیا تو پہلے ہی اس سے سارا ماجرا بیان کر کے ٹکٹ دیا۔ اس نے خوش ہو کر ٹکٹ لیا اور کہا یہ بھی پورے ٹکٹ والے سے بھی اچھی ہے۔ اس کی کیا تعبیر ہے ارشاد فرمائیے۔

جواب۔ کوئی امر خلاف شرع کسی حال کے غلبہ میں صادر ہو گیا ہے جس میں آپ معذور قرار دئے گئے اور حسن نیت کے سبب استحسان کیا گیا تسلی کیواسطے مگر فی نفسہ یہ کمال نہیں آئندہ احتیاط واجب ہے۔

تربیۃ حصہ دوم ص۲۲

سوال۔ چار دن ہوئے کہ میرے خواب میں رات کے گیارہ بجے ایک سفید ریش سفید لباس بزرگ مع ایک ہمراہی کے جو کالا صافہ سر پر رکھتے تھے اور ملبوس سفید اور سن ادھیڑ تھا تشریف لائے سلام کیا اور تہجد پڑھی اور بزرگ سفید ریش نے اپنے ہمراہی سے دریافت کیا کہ تم نے اب تہجد کی کتنی رکعتیں پڑھیں اور اس میں قل ہو اللہ کتنی بار پڑھا انہوں نے عرض کیا کہ بارہ رکعت پانچ قل ہو اللہ سے ہمراہی نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کتنی رکعتیں کس قدر قل ہو اللہ سے فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ مثل تمہاری۔ پھر بزرگ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تو عرض کیا کہ آٹھ رکعت تین قل ہو اللہ سے پڑھا کرتا ہوں۔ فرمایا تم بھی بارہ

رکعت پانچ قل ہو اللہ سے پڑھو اور تہجد کو نہ چھوڑنا کہ بڑی برکت کی نماز ہے اس کے دوسرے دن سے ہی بارہ رکعت پانچ قل ہو اللہ سے پڑھو اور تہجد کو نہ چھوڑنا کہ بڑی برکت کی نماز ہے اسکے دوسرے دن سے ہی بارہ رکعت پانچ قل ہو اللہ سے پڑھ رہا ہوں اب عرض یہ ہے کہ اس خواب کی نسبت اور تہجد اس طریق سے پڑھنے کے متعلق جیسا ارشاد ہو آگاہ ہو کر عمل کر دوں

جواب ۔ خواب کے موافق عمل کیجئے کہ اس میں اجر زیادہ ہے یعنی حساب سے بیس قرآن مجید روز آنہ کا ثواب ملتا ہے لیکن خواب کو نہ کمال سمجھئے اور نہ ہر خواب پر بدون پوچھے عمل کیجئے ۔

تربیت حصہ دوم ص ۱۲۸

حال ایک شب میرے پاؤں میں دردنقرس اور وجع الورک کا شدت سے دورہ تھا۔ تہجد کی نماز میں سستی ہوئی بوجہ درد کے اور خیال ہوا کہ صبح کو قضا ہی پڑھ لونگا ۔ نیند آگئی ۔ خواب دیکھا کہ ایک زنجیر میں بندھا ہوا پتنگ اڑ رہا ہے اس کو میں نے پکڑ لیا ہے ۔ نیچے کھینچکر لانے سے معلوم ہوا کہ یہ آدمی ہے ۔ اس شخص سے میں نے خائف ہو کر ارادہ بھاگنے کا کیا اس نے مجھے پکڑ لیا اور کہا کہ جیسے میں اڑتا تھا ایسے ہی تم اڑو گے بشرطیکہ کوئی گناہ کرو گے ۔ میرے دل میں خیال آیا کہ ایک گناہ تو ابھی ابھی کیا ہے یعنی تہجد نہیں پڑھی ۔ فوراً آنکھ کھلی اور وقت کم رہ گیا تھا چار رکعت ادا کی ۔

تحقیق ۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت ہوئی ۔ وہ شیطان تھا ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اغوا کو ایک کوتاہی یاد آجانے کا سبب بنا دیا ۔ گویا اس نے عداوت سے ضرر پہونچانا چاہا تھا ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو نافع بنا دیا جس سے وہ خاسر ہوا ۔ کقولہ تعالیٰ قلنا یا نار کونی برداً وسلاماً علی ابراھیم وارادوا بہ کیداً فجعلناھم الاخسرین

تربیت حصہ سوم ص

حال ۔ عالم رویا میں ایک سالک کو دیکھا (اور میں ان کو پہچانتا ہوں) اور اس کے دیکھنے سے میرے قلب میں سوزش پیدا ہوتی ہے ۔ ناگہاں ذکر قلب میں جاری ہو گیا ۔ جریان سے لذت بھی آتی تھی اور انقباض و قبض بھی ایسا ہونے لگا ۔ کہ دل چاہتا تھا کہ اگر بند ہو جائے تو بالکل خواب ہو پھر جب دن ہوا تو ماجرا بالکل نسیان ہو گیا ۔ پھر جب دوپہر کو سونے کے ارادہ سے بستر پر لیٹا تو ایک طالب علم دوسرے کو میرے سامنے کہنے لگا کہ میاں دین محمد کا بہت ذکر جاری ہے

اور مجھ کو اس کے کہنے پر ہنسی آئی اور اس کہنے پر کچھ خیال نہ کیا اور اس کی خورد سالی کی کم عقلی پر محمول کیا آخر اس سے دریافت کیا گیا کہ تجھکو کس طرح معلوم ہوتا ہے اس نے کہا کہ اندر میں ایک تحریک ہوتا ہے جس سے مجھکو یقین ہے کہ یہ ذکر ہے معمولی اور عادی تحریک نہیں اسوقت پھر بندہ کو رات کا ماجرا یاد آیا اور اس کو بیان کرکے سنا دیا اور جس وقت اس نے مجھ سے کہا کہ اب تیرا ذکر جاری ہے حالانکہ مجھکو کچھ بھی احساس نہیں ہوا جیسا کہ آگے تھا ویسا ہی ہے اس وقت پھر منگل کی رات میں اس طالب علم نے میرے سینہ پر کان رکھکر کہا کہ اب تیرا ذکر جاری ہے پھر مجھکو تعجب ہوا کہ مجھکو کس وجہ سے معلوم نہیں ہوتا۔ اب اس کے بعد جو کچھ مجھکو عالم رویا میں معلوم ہوا عرض کرتا ہوں۔ کیا وہ محمود ہے یا مذموم اور یہ خواب شیطانی ہے یا رحمانی اور بندہ نے اتبک کسی سے بیعت بھی نہیں کی۔ مگر اس کا دائما شوق رہا ہے صلحاء سے خاصکر آنحضرت سے محبت نہایت رہتی ہے اور کیا قلبی ذکر کے جریان کے وقت ذاکر کو تکلیف بھی پہونچتی ہے یا نہیں اور بعض اوقات میں ذاکر کو اپنے قلب کے ذکر کے جریان کی بے خبری بھی ہوتی ہے یا نہیں اور بغیر مرشد کے جاری بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ اور اس خواب کے بعد اس روز خاص رقت قلبی بھی لاحق تھی اور جب کسی صالح کا نام آتا تھا اس کو بلا تصنع و تکلف نہایت لذت و شوق اوادب کے ساتھ پہلے سے بہتر زبان پر لاتا تھا۔ مجھ نادان کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ یہ کیا ہے یا کس نسبت سے پیدا ہوگیا ہے۔

تحقیق۔ خواب انشاء اللہ محمود ہے حالت بھی محمود ہے۔ ذکر بدون مرشد کے جاری ہو سکتا ہے لیکن اس کی حقیقت وہ نہیں ہے جو اس طالب علم نے سمجھی کہ وہ تو محض ایک حرکت ہے جو حرارت طبعی وغیرہ کی وجہ سے بھی ہو جاتی ہے اس کی حقیقت ملکہ یاد داشت ہے جو مدتوں کے بعد راسخ ہوتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حالت موجودہ اسی کا مقدمہ ہے   تربیۃ حصہ سوم ص ۲۵

سوال۔ احقر شب کو سو رہا تھا خواب میں یہ آیت شریف بینہما برزخ لا یبغیان زبان پر جاری کی گئی اس کی تفصیل اور تعبیر کا محتاج ہوں۔

الجواب۔ اشارہ ہے اس طرف کہ حق تعالیٰ دولت جمع بین الظاہر والباطن عطا فرمائیں گے۔
تربیۃ حصہ مذکور ص ۲۳

سوال۔ پرسوں دوپہر کو احقر لیٹ گیا تھا سویا نہیں تھا صرف غنودگی ہو گئی تھی اسی حالت

میں رکوع اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ تا ختم زبان پر جاری ہوگیا اور پڑھتے ہوئے بیدار ہوگیا۔ سو اس کے متعلق عرض ہے کہ اس میں کیا ارشاد ہے

جواب۔ بشارت ہے ایمان کامل عطا ہونیکی اور اتباع سنت نصیب ہونیکی۔ حصہ ذکر صلا

حال۔ رات بندہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک میدان ہے اور وہاں ایک قبر ہے اور مجھسے کہا جاتا ہے کہ یہ تیری قبر ہے۔ تو اس میں جا۔ میں بہت رویا اور کہا حکم خدا علی الراس والعین۔ مگر میرے ذمہ حقوق ہیں یعنی قرض ہے اس کو حق تعالیٰ ادا کردیں تو بڑا اچھا ہو تو کہا گیا۔ اچھا تین دن کی مہلت ہے تو میں دنیا و مافیہا سے قطع نظر کرکے ایک پرچہ پر وہ حساب لکھ رہا ہوں اور کہتا ہوں کہ کیا اچھا ہو کہ ان تین دن میں ایک لمحہ بھی مجھے سوائے امور شرعی کے کوئی کام دنیا کا پیش نہ آوے۔ اور بالکل متوجہ الی اللہ رہوں۔ اور کتاب مجالس الحکمت بھی تھوڑی سی باقی ہے اسکو جلدی پورا کر رہا ہوں اور غایت خضوع ہے۔ دعا مانگ رہا ہوں کہ یا اللہ اس بقیہ وقت میں میرا رخ کسی طرف نہ پھرے۔ اور ایسا استغراق تھا کہ آنکھ کھلنے کے بعد پھر آنکھ بند کی تو وہی حالت نظر آئی حتی کہ صبح ہوگئی اور صبح سے اب تک کسی کام میں دل نہیں لگتا حتی کہ کھانا کھانے میں بھی یہ معلوم نہ ہوا کہ میں کیا کھاتا ہوں اور کسی سے بولنے کو بھی دل نہیں چاہتا۔ نہ معلوم کیا بات ہے حضور والا دعا فرمائیں۔

تحقیق۔ مبارک ہو حق تعالیٰ نے مقام فنا کا باب مفتوح فرمادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تکمیل فرمادیں۔ اور اس کے بعد مقام بقا عطا فرمادیں۔ فنا میں مشغولی بخلق سے کم ہوجاویگی۔ اور بقا میں وہ پھر عود کریگی۔ مگر دوسرے رنگ سے یعنی مشغولی بخلق للحق حالاً وذوقاً اگرچہ علماً قصداً پہلے سے بھی ہے۔ امیدوار رحمت حق کے رہئیے۔ والسلام تربیۃ حصہ ذکر صلا

سوال۔ اس احقر کی دعوت ایک قصاب نے کی تھی۔ میں اس کے ہاں جمعہ کو بوقت صبح کھانا کھانے گیا میرے شامل ایک طباق میں ایک غیر مقلد صاحب نے کھانا کھایا۔ کھانا کھاکر مکان پر چلا آیا۔ رات کو تین بجے خواب میں دیکھا کہ اجابت کی ضرورت ہوئی۔ خواب ہی میں اجابت (رفع حاجت) کو چلا گیا۔ میدان میں بیٹھا ہوں۔ تھوڑی سی اجابت تو جائے مخصوص سے ہوئی اور بہت زیادہ اجابت خواب میں منہ سے ہوئی۔ اس بات سے فوراً آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو محض خواب تھا بفضلہ تعالیٰ پنجگانہ نماز بھی پڑھتا ہوں اور قرآن شریف کی تلاوت بھی روزمرہ ہو رہی ہے۔ اس خواب کی تعبیر مطلوب ہے۔

الجواب - ظاہراً وہ شخص سلف پر لعن وطعن کرتا ہوگا۔ اگر ایسا ہے تو حق تعالیٰ نے گستاخی وزبان درازی کا اثر دکھلا دیا کہ تلبس سے یہ اثر ہے چہ جائے مباشرۃ۔ تربیۃ حصہ چہارم ص۴۴

حال - غلام نے خواب دیکھا کہ ایک دریا ہے اور بہت طغیانی پر چل رہا ہے میں نے اسکے عبور کا ارادہ کیا تو وہ خشک ہوگیا۔ آتنا خشک ہوا میں اسکو چھلانگ مار پار ہوگیا۔ پھر اس دریا میں پانی اچھی طرح ہوگیا پھر میں نے اس کے عبور کا ارادہ کیا اس کو عبور کرکے پھر واپس آگیا خداوند کریم اس کو میرے لئے باعث خیر کرے۔

تحقیق - خواب بہت اچھا ہے۔ دریا کو پار کرنا عروج وفنا پر پہونچنا ہے۔ اور پھر عبور کرکے واپس آنا نزول وبقا سے مشرف ہونا ہے اور اس کا قریب خشک کے ہوجانا اشارہ ان مقامات کے آسان ہونیسے ہے۔ نہایت مبارک خواب ہے

تربیۃ حصہ چہارم ص۵۶

حال - ایک بہت بڑا دریا ہے اور اس دریا کے بیچ میں ایک پتلی دیوار بنی ہوئی ہے سب لوگ جو اس دریا سے پار ہوتے ہیں وہ تو اور کسی راستہ ہوتے ہیں لیکن کسی شخص کی ہمت اس دیوار کے راستہ سے نہیں ہوتی ہے۔ جو اس دریا کے پار ہونیکا سیدھا راستہ ہے کیونکہ ایک تو دیوار پتلی ہے۔ دوسرے دریا کا خوف ہے لیکن ہم دونوں غلام میں اور بھائی ...... آپ کے ہمراہ ایسی تیزی میں بیٹھے جو دیوار پر پٹی چلی گئی۔ اور اس کے پار ہوگئے خشکی پر پہونچکر آپکو سردی معلوم ہوئی تو میں نے اپنی رضائی آپ کے اوپر ڈالدی۔ تب بھی آپ کو سردی معلوم ہوئی تو میں نے بھائی ...... کا لحاف ڈالدیا۔

تحقیق - خواب نہایت پاکیزہ ہے وہ دریا طریقت ہے اور دیوار صراط مستقیم شریعت کی انشاءاللہ تعالیٰ آپ دونوں طریقت کو بدولت اتباع شریعت کے طے کریں گے۔ سردی اشارہ ہے راحت روح واطمینان وثلج صدر کی طرف جو توجہ الی الحق سے حاصل ہوتا ہے۔ اور لحاف ڈالدینا اشارہ ہے جذب طالبین حق کی طرف جس سے کچھ توجہ الی الحق کرنا پڑتی ہے جس سے وہ غلبہ استغراق کچھ کم ہوجاتا ہے۔ غرض سب کے لئے مبارک ہے۔ صفر ۱۳۳۲ھ

تربیۃ جلد مذکور ص۵۶

حال - ایک دو خواب ہیں جن کی نسبت طبیعت کو ذرا تردد ہے عرض کرتا ہوں۔ ایک تو یہ دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے مجھے کھانا دے رہے ہیں۔ اور فرماتے ہیں

کہ ہمارے یہاں آٹھ آدمیوں کی گنجائش ہے۔ اگر تمہاری مرضی ہو لیلو۔ آٹھ کی تحدید کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔

تحقیق - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کام کرنے والوں میں آٹھ شخص کی تکمیل ہوگی جعلکم اللہ منھم۔

حال - دوسرے یہ کہ میں نے دیکھا کہ آپ اور میں اسی اپنی مسجد میں ہیں اور آپ نے عمامہ مجھے دیا پھر نہ معلوم کس نے صلاح دی کہ عمامہ کی چادر بنالو۔ پھر ذہن میں آپ کے سامنے عمامہ کو دوہرا کرکے اور دونوں پاٹ کھول کر ملائے تو اچھی خاصی چادر بن سکتی تھی۔ چادر کی نسبت یہ بات میرے دل میں گذری ہے کہ چادر بہ نسبت عمامہ کے اشمل واستر ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

تحقیق - عمامہ علامت مقتدائیت اور چادر علامت اشتمالِ شفقت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں شفقت سے اقتباعطا فرماویگا۔ صفر ۱۳۳۲ھ تربیت حصہ چہارم ص ۶۲۵

حال - چونکہ غریب الوطن کو تین سال ہوگئے ہیں کہ وطن سے آیا ہے اور بندہ کا یہ خیال تھا کہ کہیں پیر کامل کی قدمبوسی کروں اور بندہ چونکہ زبان وغیرہ سے ناواقف تھا اسلئے بہت تردد میں تھا اور ایسی کوئی جگہ بھی معلوم نہ تھی۔ مدت ہوگئی بندہ اسی پریشانی میں تھا کہ بندہ نے خواب دیکھا وہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ سعید ابن المسیبؒ تھے اور ان کے ساتھ ایک صندوق تھا سو آپنے امر کیا کہ اس کو رکھو اور اس صندوق کے ہر جانب اسما مکتوب تھے۔ اور فوق جانب راقم محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہ لفظ بعینہٖ تھا اور شرق جانب میں جناب کا نام تھا۔ اس طریق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے نام کی طرف اشارہ کیا اور مجھے فرمایا کہ اس نام کو یاد رکھو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صندوق سے شمال کی جانب تھے۔ اور سعید ابن المسیب جنوب کی جانب تھے۔ یہ بعد میں اٹھے اور بندہ ابھی طالب علموں کا خدمتگار ہے اور نہایت غریب ہے۔ مال کی حیثیت اور سبب وغیرہ سے اگر بندہ خدمت شریف میں حاضر ہو جاوے تو آنجناب بندہ کو کچھ نظر رحمت فرمائیگا اور تفصیل میں نے نہیں لکھا۔

تحقیق - خواب بہت مبارک ہے اور ظاہرا اس کے معنی یہ ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو اس احقر سے کچھ دینی نفع ہوگا۔ گو میں اس قابل نہیں لیکن بمقتضاء انا عند ظن عبدی بی آپ کے

گمان کی برکت سے ایسا ہوگا۔ آپ اپنا مفصل حال لکھئے تو مشورہ دوں کہ آپ کیا پڑھتے ہیں اور کیا کیا کب تک پڑھنے کا ارادہ ہے۔ بدون میرے مشورہ کے کسی امر میں تعجیل نہ فرمائیے والسلام۔ ربیع الاول سنہ ۳۳ھ حصہ دوم ص۲۴

حال (۱)۔ اب کچھ خواب عرض کرتا ہوں تعبیر سے سرفراز فرمائیں۔ (۱) قیلولہ کے وقت بعد ذکر اسم ذات سویا دیکھتا ہوں کہ میں اپنی سسرال جا رہا ہوں ایک جگہ پہنچا تو دیکھا کہ ایک بیل ایک بیل کو دوڑائے ہوئے مارنے کے لئے جا رہا ہے اور یوں معلوم ہوا کہ میری سسرال کے بیل ہیں۔ آخر دونوں تالاب میں گر گئے اور جو آگے بھاگا جاتا تھا وہ گرتے ہی لاپتہ ہوگیا۔ اور جو مارنے کے لئے جاتا تھا وہ ڈوبنے لگا دو شخص اس کے نکالنے کے لئے کود پڑے۔ مگر مردہ ہوکر نکلا۔ ڈرانے والا بیل کچھ کالا اور کچھ سفید تھا۔ اور بھاگنے والا بالکل سفید تھا۔

تحقیق۔ یہ خواب سمجھ میں نہیں آیا۔

حال (۲)۔ ایک شب کو دیکھا کہ میں چند لوگوں میں بیٹھا ہوا ہوں۔ حضرت میرے پیچھے سے تشریف لائے اور ایک عمامہ میرے سر پر اپنے ہاتھوں سے باندھا۔ میں بھی اور حاضرین بھی اور حضرت خود بھی بہت خوش ہو رہے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ دیکھو باوجودیکہ بندش پیچ بوجہ غیر کے باندھنے کے ٹھیک نہیں معلوم ہوئی مگر سبحان اللہ کیا اچھا معلوم ہو رہا ہے

تحقیق۔ اشارہ ہے متبوعیت کی طرف کا۔

حال (۳)۔ ایک دفعہ دیکھا کہ بہت بڑا مجمع ہے اور میں خطبہ سنا رہا ہوں۔

تحقیق۔ مثل سابق

حال (۴)۔ گذشتہ شب کو دیکھا کہ مجمع ہے۔ اور اس میں حضرت بھی شریک ہیں۔ میں وعظ کہہ رہا ہوں اور بہت سی آیتیں پڑھیں مگر دو آیتیں یاد رہیں اور سب بھول گیں (۱) قُلْ یٰاَهْلَ الْکِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرٰۃَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِنْ رَّبِّکُمْ (۲) لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ۔ خواب میں یہ بیان کیا تھا کہ محض قرأۃ قرآن نہ چاہیے بلکہ اس کے احکام پر عمل بھی کرنا چاہیے۔ اس مضمون پر آیت اول سے استشہاد کیا تھا۔ اور یہ بیان کیا تھا کہ محض ایمان باللہ پر کفایت نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ اور اعمال شرعیہ بجالانا

چاہیئے۔ اور اس پر آیت ثانیہ سے استشہاد کیا تھا۔ اس خواب کے مطلب سے حضرت مطلع فرمادیں۔

تحقیق۔ مثل سابق کہ خلق کو دینی نفع ہوگا۔

حال ۳ دیکھا کہ حضرت نے سب کو جمع کیا۔ اور ایک تقریر بیان فرمائی جس کا مضمون یہ تھا کہ خواجہ صاحب ضرور آنے سے تھے۔ میں نے تفاول کیا تھا تو ان کا آنا بہتر تھا۔ اور آج ان کا جانا بھی بہتر معلوم ہوتا ہے۔

تحقیق۔ چونکہ کامیاب ہوکر گئے اس لئے جانا گراں نہیں معلوم ہوتا۔

حال "۴" اور میں روتا تھا کہ خدا جانے میرا آنا جانا کیسا ہے۔

تحقیق۔ بین الخوف والرجاء ہونا حالت محمودہ ہے   حصہ مذکور صـ ۸۳

حال۔ اس عرصہ میں فدوی نے تین خواب دیکھے جو بہ تفصیل گذارش کرتا ہوں چونکہ خواب عجیب اور نیز ایک شغل کا جس کے بھول جانے سے دل نہایت مضطرب ہے

خواب اول۔ بتاریخ ۱۸ر ذی الحجہ مبارک بروز منگل بوقت ۲ بجے شب کے عالم رویا میں حضور نے کتاب بہشتی زیور نیازمند کو عطا فرمائی۔ اور زبان مبارک سے فرمایا کہ اس میں سے کوئی عبارت پڑھ۔ فدوی نے کتاب لیکر ایک عبارت جسکا مضمون یاد نہیں خوب رواں بلا لکنت پڑھ دی۔ زاں بعد حضور نے فدوی سے وہ کتاب لیکر اسی مضمون کے لکھنے کا حکم دیا۔ اور خود زبان مبارک سے لفظاً بلفظ فرماتے رہے۔ اور فدوی لکھتا رہا جب پانچ یا سات سطر لکھ چکا تو حضور نے فدوی سے لیکر ملاحظہ فرماکر حکم دیا کہ آج کے دن سے ہمارے یہاں جو کام چاہے لکھنے پڑھنے کا کیا کر ہم تجھ سے خوش ہیں۔ فدوی اس خوشی میں پھولا نہ سماتا تھا۔ اور بہت جلدی جلدی اپنا کام انجام دے رہا تھا اور نہایت شاداں اور فرحاں تھا۔

تحقیق۔ فیض دینی پہنچنے کی بشارت ہے مبارک ہو

حال۔ **خواب دوئم**۔ بتاریخ ۱۹ر ذی الحجہ مبارک بروز بدھ ۲ بجے شب کے عالم رویا میں دیکھتا ہوں کہ حضور کے ہمراہ بہت سے مرید ہیں جو بائیں جانب حضور کے برابر چلے جارہے ہیں۔ اور فدوی داہنی جانب دائیں ہاتھ کے قریب پشت مبارک سے نہایت متصل (اتنا قریب ہوں کہ حضور کے داہنے کھوے کے اوپر سے روبرو کی

تمام اشیاء مجھکو دکھلائی دیتی ہیں۔ جا رہا ہوں یہاں تک کہ ایک میدان میں یا احاطہ میں جسکے نقشہ کی طرف توجہ نہیں کی بہر صورت وہاں آسمان دکھلائی دیتا تھا۔ پہونچ گئے حضور وہاں کھڑے ہو گئے۔ تمام ہمراہی جس ہیئت سے جا رہے تھے۔ کھڑے ہو گئے۔ فدوی بھی جس طرح جا رہا تھا۔ اسی طرح کھڑا ہو گیا۔ اس وقت حضور نے فرمایا کہ حضور سرور عالم کا دربار ہے۔ خوب غور سے دیکھو فدوی خوب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا تھا تو حضور سرور عالم اور اصحاب کبار ایک بڑے تخت پر رونق افروز ہیں۔ اور وہاں ایک مجمع کثیر حلقہ باندھے کھڑا ہے۔ لیکن فدوی کو یہ تمام مجمع اور تخت مبارک اور حضور سرور عالم اور اصحاب کبار دھندلی نظر سے معلوم ہوتے ہیں جیسے کہ چاندنی میں کوئی شے دکھلائی دیا کرتی ہے۔ فدوی نے جناب اقدس سے نہایت گریہ وزاری سے عرض کیا کہ مجھے حضور سرور عالم کا چہرہ صاف اچھی طرح نہیں دکھلائی دیتا۔ جناب اقدس نے فرمایا کہ ذکر کی کثرت کیا کرو ان شاء اللہ صاف دکھائی دینگے فدوی کی اسی رقت و زاری میں آنکھ کھل گئی۔

تحقیق۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب روحانی کی بشارت ہے کمال اتباع سنت پر موقوف ہے اس کا خاص اہتمام ہونا چاہیئے۔

حال۔ خواب سوم۔ بتاریخ ۲۴ ذی الحجہ مبارک بروز پیر دوپہر کو قیلولہ کے لیے لیٹ گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ متبرک صورت سفید ریش دراز فدوی سے فرماتے ہیں کہ تو کس سے رابطہ رکھتا ہے۔ فدوی نے حضور کا نام مبارک بتلایا۔ ان بزرگ نے بجائے کسی جواب کے ایک شعر عربی مکرر سکرر پڑھا جس کو فدوی نے یاد کر لیا۔ ان بزرگ کے تشریف لے جانے کے بعد نیازمند اس شعر کو نہایت بلند آواز سے پڑھتا رہا۔ اسی کے پڑھتے پڑھتے حالت وجد طاری ہو گئی۔ جب آنکھ کھلی تو مصرعہ اولیٰ بالکل فراموش ہو گیا۔ مصرعہ ثانیہ کے لکھنے کا ارادہ کیا۔ وہ بھی ذہن سے نکل گیا۔ لیکن مضمون شعر بخوبی یاد ہے۔ مصرعہ اولیٰ۔ وہ مسافر یا وہ راہرو کب گمراہ ہو سکتا ہے۔ مصرعہ ثانی۔ جس کی ہر منزل کے نصف پر مشعل روشن ہو۔ عربی میں کوئی لفظ ایسا تھا جسکے معنی میں مسافر یا راہرو ہم معنی ہوں گے۔

تحقیق۔ عالم قدس سے آپ کو تسلی دی گئی ہے۔ کہ آپ کا راہبر نور حق پر ہے۔ اندیشہ ضلالت نہیں مبارک ہو

تربیۃ حصہ پنجم صـ ۸۵ تا ۸۶

حال ۔ کل شب جمعہ کو بعد نماز تہجد مراقب لیٹا ہوا تھا۔ کہ کچھ غنودگی طاری ہوئی اسی حالت بین النوم والیقظ میں مولانا...... صاحب کی زیارت نصیب ہوئی مولانا سفید لباس پہنے ہوئے خوش و خرم معلوم ہوتے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ حضرت کس طرح گذری اور آپ کس حال میں ہیں (اس وقت میں خوب سمجھتا تھا کہ مولانا کا وصال ہو چکا ہے اور یہ جسم دوسرا ہے) فرمایا کہ...... ...... تو خوب جانتا ہے۔ کہ محبوب کا ذرا سا عتاب بھی بہت ہوتا ہے اور میرے اوپر تو ذرا سی بات کا بھی بہت اثر ہوتا ہے۔ اور تو سب طرح خیریت ہے مگر لڑکوں کی بات سوال ہو رہا ہے (اس کے بعد مجھے ایک باعظمت صورت سے یہ الفاظ مسموع ہوئے) لڑکوں سے محبت کیوں کی تھی (میں غنودگی میں اس کو کلام الٰہی سمجھ رہا تھا اور عجیب کیفیت تھی۔ پھر یہ الفاظ سنے) خیر اس کا بدلہ ہم دنیا ہی میں دے چکے تھے کہ آنکھیں جاتی رہی تھیں اس کے بعد میں نے مولانا سے عرض کیا کہ اب تو راحت ہو گئی فرمایا ہاں اب راحت ہو گئی اور کھانے پینے کی چیزیں تو یہاں عجیب عجیب آتی ہیں۔ یہاں بہت راحت ہے۔ پھر بطور نصیحت کے مجھ سے یہ الفاظ فرمائے کہ صوفی ہی بن کر نہ بیٹھ جانا۔ کتابوں کی تقریر کیا کرو۔ درس تدریس خالی ذکر سے حق تعالیٰ کے یہاں افضل ہے جو اذکار احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ ان کا ورد رکھو اور قلب کا خیال رکھو۔ کہ غفلت نہ ہو۔ انتہی۔ مولانا مرحوم نے جو اذکار احادیث کے ورد کو فرمایا ہے تو مولانا حصن حصین کے بہت پابند تھے۔ شاید یہ اسی طرف اشارہ ہو۔ اگر اجازت ہو تو میں بھی اس کا ورد کروں

تحقیق ۔ رویا سراپا ہدایت ہے غض بصر کی تاکید ظاہر ہے اور اشاعت شرائع کا اہتمام بالشان ہونا بھی مگر بشرط عدم غفلت حصن حصین کا شغل بہت بہتر ہے۔ اگر التزام ہو سکے دریغ نہ کریں

حصہ مذکور ص ۸۰ تا ۸۵

حال آج شب اتوار کو ایک طویل خواب دیکھا جو عرض خدمت کرنا چاہتا ہوں میں نے دیکھا کہ حضرت والا نماز پڑھا رہے ہیں اور جماعت میں یہ احقر بھی شریک ہے اور بھائی صاحب مرحوم بھی شریک ہیں جماعت میں احقر نے ایک ذاکر کو دیکھا کہ کانپتے ہوئے بہت پیچھے ہٹ گئے بعد نماز کے احقر نے جناب بھائی صاحب مرحوم سے عرض کیا کہ حق تعالیٰ جہالت کا برا کرے بعض ذاکر نماز میں بہت مقدار بلکہ بھی نماز کو درست سمجھتے ہیں، فرمایا کہ یہی لوگ ایک وقت میں ہدایت پھیلائیں گے اور دنیا کو نور سے بھر دیں گے میں نے عرض کیا تو شاید یہ کوئی حالت و کیفیت ہو گی فرمایا شاید۔

تحقیق۔ اس میں اشارہ ہے ترک تعجیل فی الانکار کی طرف لاحتمال العذر۔

حال۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت کی خدمت میں ہم لوگ مثنوی پڑھ رہے ہیں برادرم مولوی شبیر علی صاحب کلید مثنوی سامنے رکھے ہوئے بیٹھے ہیں ایک شعر کے مطلب کی تقریر مولوی شبیر علی صاحب نے کی مگر حضرت نے قبول نہ فرمائی دوسرے لوگوں نے بھی شاید تقریر کی حضرت نے پسند نہ فرمائی حضرت والا نے مجھ سے ارشاد فرمایا تو میں نے اس شعر کی یہ تقریر کی کہ اے سالک تو جو سلوک کا لطف اس وقت حاصل کر رہا ہے یہ بھی اسی حالت جذب و دیوانگی کی برکت ہے اگر وہ حالت پریشانی کی نہ ہو چکی تو یہ سکون کا لطف کیونکر حاصل ہوتا شعر یاد نہیں رہا حضرت والا نے اس تقریر پر تبسم فرمایا کہ ہاں تم سمجھ گئے ہو۔

تحقیق۔ بشارت ہے حصول علم لدنیہ کی۔

حال۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ حضرت والا مسجد میں تشریف لائے اور خدام سے فرمایا کہ آؤ بیعت ہو جاؤ سب خدام مجتمع ہو گئے میں بھی ان میں تھا اور ہم سب نے اپنے ہاتھ اکٹھے حضرت والا کے دست مبارک میں دیدیئے مولانا محمد عبداللہ صاحب بھی اس وقت تشریف لے آئے۔ اور انھوں نے بھی اپنا ہاتھ اور سب کے ہاتھوں کے ساتھ شامل کر دیا۔

تحقیق۔ اشارہ ہے اتحاد سلاسل کی طرف۔

حال۔ اور حضرت سیدی مولائی مولانا . . . . . . صاحب دام مجدہم کی علالت طبع کی خبر سنائی اور یہ معلوم کر کے کہ بندہ سہارنپور جانیوالا ہے کوئی دوا مجھے شیشی میں دی جب میں نے چلنے کا ارادہ کیا تو حضرت والا نے فرمایا کہ میرا ارادہ بھی سہارنپور چلنے کا ہے اور حضرت کچھ تیاری کیلئے مکان تک تشریف لیجلے چلتے وقت ایسا معلوم ہوا کہ حضرت کو روئی کی ضرورت ہے کیونکہ کان میں درد ہے اور میرے بھی کان میں درد تھا اور میں نے روئی رکھ رکھی تھی تو مولوی شبیر علی صاحب نے فرمایا کہ کچھ روئی حضرت کو دیدو تو اسمیں سے یا اور اپنے پاس سے کچھ روئی میں نے حضرت کے سامنے پیش کی تو حضرت نے فرمایا کہ یہ روئی علیگڈہ کی میں نہ لونگا کیونکہ مجھے منشی شرافت اللہ صاحب سے معلوم ہوا ہے کہ اس مرتبہ روئی کے بارہ میں کاشتکاروں پر علیگڈھ میں ظلم ہوا ہے میں نے عرض کیا حضرت یہ مشتبہ نہیں ہیں خود خرید کر لایا تھا انتہی۔ تعبیر سے مطلع فرما کر مشرف فرمادیں۔

تحقیق۔ غالباً اشارہ ہے علیگڈھ کے اس تعلق کے خیر ہونے کی طرف کیونکہ کسب کا غیر مشتبہ ہونا موقوف ہے اس عمل کی عدم قبح پر۔ تربیہ حصہ پنجم ص ۸۹

حال۔ احوال یہ کہ بتاریخ دس کو مجھے خواب نظر آیا کہ بہت بڑھیا باغ ہے کہ ایسا میں نے کبھی نہیں دیکھا اور اس میں ایک مکان ہے اور اسمیں ایسا کوئی ہے جس کو میں نے خوب نہیں پہچانا اور اسمیں کئی آدمی ایسے ہیں کہ بہت ہی خوبصورت اور اس میں ایک پلنگ ہے کہ میں نے اس کو دریافت کیا تو یوں کہا کہ یہ پلنگ مولانا اشرف علی کا ہے میں بہت خوش ہوا اور میری بہت طبیعت خوش ہوگئی۔

تحقیق۔ بہت مبارک خواب ہے میرے لئے بھی کہ بشارت ہے اور آپ کے لئے بھی کہ اس نعمت کا اظہار ہے کہ ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں جس سے امید ہوتی ہے ثبات علی الصراط کی

حصہ مذکور ص ۹۱

حال۔ چند روز ہوئے خواب میں کسی نے میرے سامنے ایک کاغذ پیش کیا کہ اس کو دیکھو اسمیں حضرت والا کے خلفاء کی فہرست تھی اس میں دو درجہ مقرر کئے گئے تھے اوپر ایک درجہ تھا جس پر لکھا ہوا تھا خلفاء ذلت نیچے کے درجہ میں لکھا ہوا تھا "خلفاء دیوانگی" احقر کا نام خلفاء ذلت میں تھا تعبیر سمجھ میں نہیں آئی۔

تحقیق۔ ماشاء اللہ مبارک ہو واللہ بڑی مسرت ہوئی ذلت ٹھیک ترجمہ ہے عبدیت کا یقال طریق معبد ای مذلل والتعبد التذلل والعبادۃ غایۃ التذلل وھو معروف اور ظاہر ہے کہ عبدیت خاص مذاق ہے نبوت کا وہ طریق شورش سے کہ مراد ہے دیوانگی سے افضل ہے۔ ع فطوبیٰ لھم ثم طوبیٰ لکم

حصہ مذکور ص ۲۹

حال۔ اسی ہفتہ شب دوشنبہ کو غلام نے ایک خواب دیکھا ہے کہ گویا غلام حق سبحانہ وتعالیٰ کو دیکھا حالت خواب ہی میں دل میں عجیب سوز و گداز معلوم ہوتا تھا جو بیداری کے بعد بھی چند منٹ باقی رہا۔ اس کے بعد فوراً پھر آنکھ لگ گئی اور معلوم ہوا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف ہوا اور حضور صلعم کے ہمراہ دو ایک صاحب شاید اور بھی ہیں اور اسی حالت میں غلام نے درود شریف یا تکبیر یا قرآن شریف شاید سورہ حشر کی اخیر آیات اچھی طرح یاد نہیں ہیں بلند آواز سے پڑھیں اور غلام عرض نہیں کر سکتا کہ شدت سوز و گداز یا اور کسی سبب سے جلد آنکھ کھل گئی آنسو عالم خواب ہی میں جاری تھے آنکھ کھلنے کے بعد صرف آنسو موجود تھے۔ اس کے متعلق غلام کو اور کچھ نہیں یاد ہاں اتنا عرض کر سکتا ہوں کہ اس وقت جس کو غلام ذات باری تعالیٰ عز اسمہ سمجھے ہوئے تھا وہ مجسم اور شاید بصورت انسان تھے خواب دل کے متعلق غلام اس امر کی تشریح بھی چاہتا ہے

کہ ایسا خواب صحیح ہے جیسا کہ بعض کتابوں میں اس قسم کا مشاہدہ ممکن لکھا ہے واللہ اعلم اس کے دو تین دن بعد ایک شب میں معلوم ہوا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے غلام مشرف ہوا لیکن نہ قلب میں کوئی کسی قسم کا سوز و گداز تھا اور نہ کچھ اور کوئی واقعہ بھی یاد نہیں۔

تحقیق۔ سب خواب مبارک ہیں اللہ تعالیٰ کو کسی صورت میں دیکھنا یہ خواب باطل نہیں ہوتا وہ تجلی مثالی ہوتی ہے جس کی حقیقت کبھی موقع ہوا تو زبانی سمجھا دی جاوے گی غرض وہ ذات نہیں ہوتی باقی سوز و گداز کا نہ ہونا کوئی فکر کی بات نہیں کیونکہ غیر اختیاری ہے۔ حصہ مذکورہ ص۱۰۶

حال۔ آج شب کو خواب میں مولانا شبیر احمد صاحب دیوبندی کو دیکھا کہ حضرت والا کے سامنے پیالہ ہاتھ میں لئے (جیسا کہ طلبہ کھانا لانے کے واسطے جایا کرتے ہیں) حاضر ہونے میں اسوقت ان کے قلب کی طرف نگاہ کرنے لگا اور قلب کی اچھی حالت معلوم ہوئی مولوی صاحب موصوف کہنے لگے کہ میں سمجھ گیا جو کچھ تیرے دل میں ہے میں نے ہنس کر عرض کیا کہ ماشاء اللہ اب تو آپ صاحب کشف ہو گئے اس کے بعد ہم دونوں میں مقامات انبیاء علیہم السلام کی بابت گفتگو ہونے لگی وہ فرماتے تھے کہ مقامات انبیاء علیہم السلام کی کسی کو ہوا بھی نہیں لگی میں نے عرض کیا کہ مقامات انبیاء علیہم السلام میں رسوخ تو غیر نبی کو نہیں ہو سکتا لیکن محض ان مقامات کی سیر کرنا اور ان کو جان لینا ممکن ہے اور بحمد اللہ میں نے مقامات انبیاء علیہم السلام کی سیر کی ہے صعود تو بہت سہل تھا مگر نزول کے وقت دشواری معلوم ہوتی تھی اس گفتگو کے بعد میں نے اپنے آپکو ایک عالیشان عمارت پر چڑھتے دیکھا اور دل میں یہ بات آرہی تھی کہ میں مقامات انبیاء علیہم السلام کی سیر کر رہا ہوں مقام بہت ہی بلند تھا اور واقعی صعود تو بہت ہی سہل تھا نزول کے وقت دقت معلوم ہوتی تھی تعبیر سے مشرف فرمایا جاوے۔

تحقیق۔ مولوی شبیر احمد کی کامیابی کی یہی بشارت ہے خدا تعالیٰ نصیب کرے اور مقامات انبیاء علیہم السلام کے متعلق عجیب تحقیق معلوم کرائی گئی جو مجموعہ قولین سے ثابت ہوئی یعنی حصول قدمی تو ان مقامات کا غیر نبی کو نہیں ہو سکتا مگر سیر نظری ہو سکتی ہے۔ فاجمعا۔ حصہ مذکورہ ص۱۲۱

حال۔ حضور کئی روز ہوتے ہیں کہ ایک شب کو نماز و اوراد کے ادا کرنے میں دیر ہو گئی تھی اور دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اب سونے کے بعد صبح کو سویرے آنکھ کھلے گی یا نہیں کہ جس کی وجہ سے قبل نماز صبح وظیفہ سے فراغت ہو جاوے اسی خیال میں جب سو گیا تو ایک دفعہ تھوڑی ہی دیر کے بعد آنکھ کھل گئی اٹھ کر صحن میں جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ سوئے ہوئے دیر نہیں ہوئی پھر

تو ایک ایسے خواب میں مبتلا ہوا کہ جس کا ابتدائی حصہ صرف اتنا یاد ہے کہ کچھ ذکر خیر ہو رہا تھا مگر اخیر کا حصہ عجب پریشان کن تھا کہ بالکل سمجھ میں نہیں آتا وہ یہ کہ خواب ہی میں میں نے یہ دیکھا کہ کوئی شخص آکر میرے بائیں مونڈھے کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ہلاتا ہے اور میں اس سے کہہ رہا ہوں کہ اتقوا اللہ۔ مگر وہ نہیں باز آیا یہانتک کہ زور سے چلا کر جب میں نے کہا تو فوراً بیدار ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اپنی آواز سنی اور یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص ابھی یہاں سے ہٹ گیا ہے مگر جب اِدھر اُدھر نظر ڈالی تو کوئی نہ تھا اس پریشانی میں یہ خیال ہوا کہ شاید اب سونے کے بعد صبح کے پہلے وظیفہ پڑھنے کے وقت آنکھ کھلے یا نہ کھلے اسی وقت پڑھ کے اطمینان سے سونا چاہئے چنانچہ اسی وقت پڑھنا شروع کیا اور فراغت پاکر اطمینان سے سویا تو صبح کے وقت نماز کے وقت آنکھ کھلی اطمینان سے وہ بھی ہو گئی مگر رات کے واقعہ سے حیرت تھی اور اب بھی ہے۔

تحقیق- قرائن سے شیطان معلوم ہوتا ہے ایسے امور اکثر پیش آجاتے ہیں کوئی پریشانی کی بات نہیں انہ لیس لہٗ سلطان علی الذین اٰمنوا وعلٰی ربہم یتوکلون۔

حال- ایک بار اور بھی ایسا ہی واقعہ ہوا اس مرتبہ یہ معلوم ہوا کہ کسی نے آکر سر پکڑ کر کہا کہ اٹھو تو میں اٹھ بیٹھا اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کوئی نظر نہیں آیا تو پھر سو گیا مگر بعد کو کچھ پریشانی نہیں ہوئی۔

تحقیق- قرائن سے یہ کوئی روح طاہر معلوم ہوتی ہے باذن حق ایسی صورتیں اعانت کی ظاہر ہوتی ہیں۔

حال- اس روز یہ خیال ہوا کہ حضور والا میں تحریر کروں لیکن محض ایک خیال کا شبہ ہوا، اس وجہ سے رُک گیا میں نے کئی بار یہ دیکھا کہ جب کوئی نئی بات ہوتی ہے اور اس کی نسبت میرا یہ خیال ہوتا ہے کہ اس کا لکھنا حضور والا میں فضول ہے تو کچھ دنوں بعد پھر وہی یا اسی کے مثل واقعہ ہو کر مجھکو گویا مجبور کرتا ہے کہ حضور سے دریافت کروں اور جہاں حضور کے یہاں تحریر ہو چکی بس اطمینان ہو جاتا ہے۔

تحقیق- یہ تقاضائے فعلی رحمت ہے رب زدنی علما پر عمل کرایا جاتا ہے۔

حال- مجھکو شرم معلوم ہوتی ہے کہ میری وجہ سے حضور کو بہت تکلیف ہوتی ہوگی کیونکہ حضور کو ابتک ضعف کی شکایت باقی ہے اور جب خط جائیگا تو حضور کو جواب لکھوانے میں ضرور تکلیف محسوس ہوتی ہوگی۔

تحقیق- کچھ تکلیف نہیں ایسا وسوسہ نہ لاویں۔

حصہ مذکور صفحہ ۱۲۴

حال۔ ایک بار بین النوم والیقظہ دیکھا کہ حضرت والا کانپور کی جامع مسجد میں نماز فجر پڑھا رہے ہیں احقر بھی نماز میں شریک ہے سورہ مدثر کی تلاوت فرمائی اور درمیان نماز ہی میں طلوع آفتاب ہو گیا

تحقیق۔ اگر یہ محض متصرفہ کا تصرف نہیں ہے تو قم فانذر کے ظہور کی صورت ہے یعنی آفتاب ارشاد طلوع ہوا۔

حال۔ ایسے ہی حالت غنودگی میں دیکھا کہ خواجہ صاحب اور حکیم مصطفٰے صاحب حضرت والا کے قدیمی مکان کے بیرونی کمرہ میں بیٹھے ہوئے دسترخوان پر بیٹھے چاول کھا رہے ہیں احقر بھی حاضر ہوا اور میں نے ان صاحبان سے عرض کیا کہ مجھے نہ خبر تھی کہ آپ یہ مزے لے رہے ہیں ورنہ میں پہلے سے آتا یہ کہکر میں بھی ایک رکابی پر بیٹھ گیا جس میں سے حضرت والا نے کچھ تناول فرما کر کچھ حصہ بچا دیا تھا خواجہ صاحب ہنسکر بولے اور کیا چاہتے ہو تم نے تو حضرت شیخ کے ساتھ کا کھانا کھایا۔

تحقیق۔ وراثت کی طرف اشارہ ہے۔

حال۔ ایک روز خواب میں دیکھا کہ حضرت والا نے ایک مکتوب احقر کے حوالہ فرمایا جس کو میں یہ سمجھا کہ یہ میرے احوال کے جوابات ہیں اور کسی حال میں احقر نے مولوی ۔۔۔۔ صاحب کا تذکرہ کیا تھا تو اس کا جواب حضرت والا نے یہ تحریر فرمایا جو بلفظ قریب قریب یاد رہ گیا مولوی ۔۔۔۔ صاحب میرے قوت بازو ہیں میرے عزیز ہیں میں چاہتا ہوں کہ وہ دولت باطنی سے کامیاب ہو جائیں تم ان کے لئے دعا اور توجہ اور ہمت باطنی کرو،، انتہی آمین حق تعالیٰ شانہ برادر موصوف کو حسب تمنائے سامی اپنی دولت خاص سے ممتاز فرمائیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جب حضرت والا کی توجہ اس قدر ہے تو امید قوی ہے کہ وہ محروم نہ رہیں گے۔

تحقیق۔ خدا ہمچنیں کند۔

حال۔ ایک بات اگرچہ میرے دریافت کے قابل نہیں مگر صرف اس اطمینان کیلئے کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ برادر موصوف قطع طریق میں مشغول ہیں یا نہیں استفسار کرتا ہوں کہ برادر موصوف ذکر و شغل تو زیادہ نہیں کرتے۔ (اور نہ ان میں قوت دماغی زیادہ ذکر کی متحمل ہے) تو کیا حضرت والا نے شرح مثنوی کا کام ان کے سپرد اسی لئے فرمایا ہے کہ ذکر کے بجائے اس طریق سے محبت و ذکر کی متحمل ہے) تو کیا حضرت والا نے شرح مثنوی کا کام ان کے سپرد اسی لئے فرمایا ہے کہ ذکر کے بجائے اس طریق سے محبت و ذکر راسخ ہو جائے

تحقیق ۔ یہ قصد تو نہیں تھا مگر اس عمل سے اس کی بھی امید ہے۔ باقی کسی قدر جواب اس سوال کے بعض اجزاء کا اسٹیشن کے راستہ میں زبانی بھی دے چکا ہوں۔

حال ۔ آج شب شنبہ کو بعد نماز تہجد لیٹ گیا تھا، بین بین حالت تھی نہ نیند غالب تھی نہ بالکل بیدا تھا دیکھا کہ مہتمم صاحب مدرسہ ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت والا کی شکایت کر رہے ہیں کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کی سرپرستی سے حضرت نے استعفا دیدیا اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کی ممبری قبول فرما رکھی ہے۔ حالانکہ کام دونوں برابر ہی درجہ میں تھے۔

تحقیق ۔ میرے خیال میں تو رائی کے حدیث النفس کی بصورت مثالیہ ہے کیونکہ بالمعاینہ دونوں کاموں میں تفاوت ہے۔

حال ۔ پھر دیکھا کہ حضرت والا مجھے گھوڑا خرید لینے پر سخت تنبیہ فرما رہے ہیں کہ خواہ مخواہ خرچ بڑھانے سے کیا نفع اور کام ہی کیا ہے اور اگر تم کو اس حدیث سے شبہ ہوا جس میں وارد ہے کہ ایک زمانہ آئیگا اس میں ہر مسلمان کو گھوڑا باندھنا چاہئے تو وہ زمانہ ہے تو یہی مگر حدیث میں اہل وسعت مراد ہیں۔

تحقیق ۔ یہ بالکل صحیح دیکھا رائے تو واقعی یہی ہے مگر اباحۃ شرعیہ کے سبب تعرض نہیں کیا۔

حال ۔ پھر دیکھا کہ حضرت والا کے کسی خادم نے ضیافت کی ہے اور حضرت نے قبول فرما لی ہے اور یہ ارشاد فرمایا کہ یہ اخیر دعوت ہے اور اب جو کوئی ایک دن یا آدھے دن یہاں قیام کرے اسکو یہاں ہی دعوت کرنے کی اجازت ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مہمان سب ہمارے یہاں کھانا کھایا کریں اسوقت اکثر خدام کے چہرہ پر آثار غم کے تھے خواجہ صاحب کے آنسو جاری تھے لا تزال تمطر علی رأس الامۃ المحمدیۃ عونا للطالبین وغیاثا للمسترشدین وتبارك الفیوض والبرکات مفیضین امین و یرحم اللہ عبدا قال امینا۔

تحقیق ۔ ایقاظ ہے اہل غفلت کا کہ وقت کو غنیمت سمجھیں آخر ایک روز اس کو انقضا ہونا ہے۔ باقی قلیل کی کوئی حد نہیں تمام عمر دنیا کو قلیل کہا گیا ہے۔

حال ۔ بعض دفعہ ذکر کے وقت نئی نئی عمارتیں اور نئے نئے آدمی نظر آتے ہیں، بعض دفعہ اپنے مشائخ موجودین بعض دفعہ بعض متعلقین خود بخود بلا توجہ نظر آتے ہیں اسکی بابت کیا ارشاد ہے۔

تحقیق ۔ ایک قسم کا انکشاف ہے توجہ نہ کی جائے۔

حال ۔ مولوی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صاحب کو دیکھا کہ مغلوب الحال دیوانہ کی طرح آئے اور مجھ سے کہا کہ مصافحہ کرو، میں نے ہاتھ بڑھائے تو دو انگلیاں پہلے ایک پھر دوسری میرے ہاتھ میں دیں اور کہا کہ

مصافحہ مقصود نہیں یہ لو اور رکھ کر چلدئے مجھے خواب میں ان کی اس حالت پر بڑی حیرت رہی۔

تحقیق۔ اس سے ان کی کامیابی کی امید بڑھتی ہے اور غالباً اس کامیابی میں زیادہ معین ایصال نفع الی الخلق ہو۔

حال۔ پھر دیکھا کہ جمعہ کی نماز حضرت والا نے پڑھائی اور نماز سے پہلے چند خدام سے جنمیں …… …… اور خواجہ صاحب کا نام یاد ہے اور احقر سے بھی حضرت والا نے یہ فرمایا تھا کہ نوافل بعد جمعہ کے ایک اور جگہ جاکر پڑھیں گے چنانچہ بعد نماز جمعہ ارشاد فرمایا کہ آؤ نوافل کو اچھی طرح پڑھیں چنانچہ خواجہ صاحب اور احقر ساتھ میں تیار ہوئے اور چند لوگ اور بھی تھے اس وقت خواجہ صاحب اور احقر کی زبان پر ذکر جاری تھا۔

تحقیق۔ یہ بیعت باطنہ کی تصویر ہے۔

حال۔ پھر احقر نے ایک کتاب کی زیارت کی جو سیدنا امام حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تصنیف تھی، اس کتاب پر یہ مضمون لکھا ہوا تھا، اس کتاب میں یہ مضمون دیکھا کہ نماز کا قعدہ اخیر قعدہ اولیٰ سے اس لئے طویل رکھا گیا ہے کہ قعدہ اولیٰ تو وسط نماز میں ہے اور قعدہ ثانیہ اخیر میں اس کا طویل ہونا مناسب ہے تاکہ مصلی کے تمام اعضاء مطمئن ہو جائیں اور حرکت دم ساکن ہو جائے اور وہ اچھی طرح اطمینان سے سوچ سمجھ کر نماز کو ختم کرے اور سلام پھیرے تعبیر سے مشرف فرمایا جائے۔

تحقیق۔ علوم ولایت کا زیادہ منبع حضرات اہل بیت ہیں اشارہ ہے ایسے علوم کے فیضان کی طرف ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حال۔ چند باتیں اس وقت اور قابل عرض ہیں شرم بھی آتی ہے کہ حضرت والا کا وقت عزیز ضائع کرتا ہوں، اگرچونکہ حضرت والا کے بیان سے کافی تسلی اور اطمینان چونکہ ہو جاتا ہے اس لئے جی چاہتا ہے کہ ہر بات صاف عرض کر دوں حسناً کان او سیئاً۔

تحقیق۔ نتواں نہفتن درد از طبیباں۔

حال۔ عریضۂ سابقہ میں عرض کیا تھا کہ میں نے ایک کتاب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف سے خواب میں دیکھی جسمیں قعدۂ اخیر کی بابت ایک مضمون دیکھا تھا اس کی بابت خواب ہی میں یہ بات دل میں آئی کہ قبیل سلام رحمت زیادہ متوجہ ہوتی ہے کیا اس مضمون کی صحت کے لئے اس امر سے استیناس کیا جا سکتا ہے کہ شارع علیہ السلام نے ادعیہ کیلئے وقت قبیل سلام جو مقرر فرمایا ہے تو شاید اسی لئے ہو کہ اس وقت رحمت زیادہ متوجہ ہوتی ہے۔

تحقیق۔ ہاں گنجائش ہے۔

حال۔ آج شب جمعہ کو بعد نماز تہجد کے بوجہ سوء ہضم وکسل کے لیٹ گیا تھا، نیند تو آئی نہیں کچھ غنودگی سی ہوئی تھی کہ ایک منظر عجیب دیکھا میں نے اپنے گھر میں (جسکو خواب میں اپنا گھر سمجھتا تھا) چند شخص نہایت بدشکل دیکھے کہ اول منظر میں وہ انسان بھی نہ معلوم ہوتے تھے اور میں اُنسے بہت زیادہ خائف ہوا تھوڑی دیر کے بعد انہیں سے ایک شخص بشکل انسان نظر آیا اور اس نے کچھ کلام کیا جسمیں سے صرف اسقدر یاد ہے کہ ہم اعمال بد ہیں اسکے بعد ایک بہت حسین شخص بشکل انسان نظر آیا جسکو میرے دل نے یہ سمجھا کہ یہ اعمال صالحہ کی شکل ہے اس صورت کی طرف انجذاب اسوقت تک موجود ہے بار بار اسکے دیکھنے کو دل چاہتا ہے اس نے تبسم کرکے مجھ سے یہ کہا کہ غفلت نہ کرنا گناہوں سے بچتے رہنا اور اگر کبھی غفلت میں گناہ ہوجائیں فوراً توبہ کرنا اور توبہ کے بعد پھر اس گناہ کی فکر میں نہ پڑنا کہ فکر بین اللہ وبین العبد حجاب ہوجاتا ہے

تحقیق۔ حقائق صحیحہ کا انکشاف مبارک ہے۔

حال۔ اسکے بعد میں نے یہ دیکھا کہ میرا ایک عظیم الشان مکان ہے اور ایسا معلوم ہوا کہ سہارنپور میں ہے اسمیں مولوی . . . . صاحب درمیان . . . . علی بطور مہمان کے میرے پاس آئے ہیں . . . . علی مکان کے اندر ہیں اور گویا گھر والے ان سے پردہ نہیں کرتے اور وہ اندر بیٹھے ذکر کررہے ہیں اور اچھی طرح ذوق اور شوق سے ذکر کررہے ہیں مولوی . . . . صاحب مکان کے باہر بیٹھے ہوئے مجھ سے کھانیکا وقت دریافت کررہے ہیں کہ کھانا کب کھاؤگے۔

تحقیق۔ غالب یہ ہے کہ . . . علی زیادہ فیوض ولایت سے مشرف ہوا اور مولوی . . . علی صاحب زیادہ فیوض نبوت سے

سوال۔ پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جو صورت سے بہت بدمعاش معلوم ہوتا تھا اور زبان سے گالیاں بک رہا تھا اور اپنے منھ سے مثل بازی گروں کے گولے نکال رہا تھا اس حالت میں خواب ہی کے اندر احقر نے اس کے قلب کی طرف توجہ کی جس کا اثر چہرہ پر نمودار ہوا اور چہرہ کی سیاہی دور ہو کر وہ خاصہ حسین ہوگیا اور دل کی اچھی حالت ہوگئی۔

تحقیق۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ وراثت ہے شان (معی شیطان لکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم) کی خدا تعالیٰ یہ وراثت نصیب کرے۔

حال۔ پھر میں نے ایک کتاب دیکھی جو خواب میں علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف معلوم ہوئی اس میں یہ مضمون دیکھا کہ کسی مقام میں سالک کو تین دن سے زیادہ ٹھیرنا چاہیے تین دن کے بعد آگے بڑھنا چاہیے قابل دریافت یہ امر ہے کہ تین دن کی تحدید کا کیا مطلب ہے اور تین دن کے بعد ترقی کرنا کیا اپنے اختیار

ہیں ہے غرض اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا ۔

تحقیق ۔ تین ادنیٰ مرتبہ ہے جمع قلت کا یعنی ایام قلیلہ سے زیادہ نہ ٹھیرنا چاہئے اور گویا اختیاری نہیں مگر اس مقام کے حصول کے اسباب کہ مشغولی بالذکر والطاعۃ ہے یہ اختیاری ہیں پس مطلب یہ ہے کہ کسی مقام پر پہنچکر اس کو آخر مقصود سمجھکر اس مشغولی میں کمی نہ کر دے بلکہ دوام کرے تاکہ اس سے ترقی ہو اور جلدی جلدی ہو ۔

حال ۔ پھر میں نے ایک باغیچہ دیکھا جو اسمٰعیل خاں صاحب کا معلوم ہوا ایک دو شخص اسمیں آم توڑتے تھے اور سونگھ کر پھر وہیں لگا دیتے تھے اور وہ شاخ میں جم جاتے تھے، ایک دو آم کھا بھی لیتے تھے ۔

تحقیق ۔ اسمٰعیل ذبیح فانی تھے فنا کا ثمرہ بقا ہے جو بشکل اکلہا دائم کے نظر آیا ترغیب ہے فنا و بقا کی ۔

حال ۔ پھر میں نے چند نئے آدمی دیکھے جو میرے قیام ۔ ۔ ۔ ۔ سے بہت خوش ہو کر مجھ سے مل رہے تھے اور کہتے تھے کہ تم یہاں دل لگا کر رہو میں نے کہا میرے دل لگنے کا سامان کر دو وہ یہ کہ میں ۔ ۔ ۔ ۔ میں ایک بڑے مجمع میں تھا یہاں مجمع طلباء کم ہے وہ لوگ اس میں مشورہ کرنے لگے کہ ہاں اسکی تدبیر ہونی چاہئے اور مجھ سے کہا کہ ہاں اس کا انتظام ہو جاوے گا ۔

تحقیق ۔ تمھارے اس تردد کی تسلی ہے

تربیت حصہ مذکورہ ۱۳۰ تا ۱۳۲

حال یکے از منتہیان

حال ۔ شب سہ شنبہ کو خواب میں دیکھا کہ حضرت والا نے احقر کو چند اوراق مرحمت فرمائے جنمیں احادیث نبویہ کثرت سے مکتوب تھیں پھر ایک ورق عطا فرمایا جنمیں روایات فقہ مکتوب تھیں اور مضمون سب کا حقوق العباد کی تاکید تھی ایک مضمون یاد بھی ہے کہ اور کسی شخص کی مسواک بلا اجازت استعمال نہ کرنی چاہئے البتہ صاحب مسواک کو چاہئے اگر کسی کو ضرورت ہو تو اس کو استعمال کیلئے دیدے ۔

تحقیق ۔ بشارۃ ہے جمع بین علوم الروایۃ والدرایۃ وبین العمل بہما کی ۔

حال ۔ دوپہر سہ شنبہ کو دیکھا کہ گویا مولوی محمد اسحٰق صاحب بردوانی مدظلہم کا وصال ہو گیا اور ان کی حقتعالیٰ شانہ نے مغفرت فرما دی اس کے بعد میں بیدار ہو گیا اور بحالت بیداری گوشہ مکان سے ذکر کی آواز نیز اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کئی بار خوش آوازی سے سنا گیا اسوقت قلب میں لا الٰہ الا اللہ کا ذکر مسرت کے ساتھ جاری تھا ۔

تحقیق ۔ بعض روایات پر حضرت اسحٰق علیہ السلام ذبیح ہیں بمقتضائے نص فبہدٰہم اقتدہ کا اشارہ ہے اقتدا باسحٰق فی فناء النفس کی طرف اور انا للہ میں بھی اس فنا کی طرف ایما ہے اور اگر اسمٰعیل علیہ السلام ذبیح ہوں کما ہو القول المنصور تب بھی حسب حکایات استاذی علیہ الرحمۃ اسحٰق علیہ السلام کیلئے بھی ایک فدیہ آیا تھا فہو

ذبیح ایضاً حکماً۔ تربیۃ حصہ مذکور ص۱۴۱

سوال۔ ۲۸ رجادی الآخر روز جمعہ بوقت شب خواب میں احقر نے حضور مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا کہ شاہ عبدالرحیم صاحب مولانا اشرف علی صاحب شیخ کامل ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے نام میں مولوی اشرف علی صاحب کہہ کے سکوت فرمایا۔ بعد کو غالباً دو منٹ سکوت فرما کے لفظ صاحب کہا اور شاہ عبدالرحیم صاف فرما گئے بیچ میں سکوت نہ کیا نہ معلوم وجہ سکوت کیا ہے جو کچھ تعبیر ہو مطلع فرمائیں۔

الجواب۔ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضطجعا فی بیتہ کاشفا عن فخذیہ او ساقیہ فاستاذن ابوبکرؓ فاذن لہ وھو علی تلک الحال فتحدث ثم استاذن عمر فاذن لہ وھو کذالک فتحدث ثم استاذن عثمان فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسوی ثیابہ الی قولہ قال ان عثمان رجل حیی وانی خشیت ان اذنت لہ علی تلک الحالۃ ان لا یبلغ الی فی حاجتہ رواہ مسلم مشکوٰۃ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طرز تھا کہ حضرت عثمانؓ پر صفت حیا ولحاظ کے غلبہ سے آپ نے ان کے ساتھ برتاؤ لحاظ کیا اور شیخین کے ساتھ بے تکلفی کا برتاؤ کیا اور لفظ صاحب ہمارے محاورے میں لحاظ کے موقع پر بولا جاتا ہے سو جن صاحب کے نام کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ صاحب فرمایا ہے انہیں اس شان عثمانی کا غلبہ مشاہدہ ہے اور جن کے نام کے ساتھ یہ لفظ فوراً نہیں فرمایا اس سے شیخین کا سا برتاؤ کیا اور پھر وقفہ کے بعد صاحب کا لفظ فرمانا یہ مخاطب کی رعایت مصلحت سے ہے کہ وہ خالی نام لینے سے بے وقعتی اس نام والے کی نہ کرے آگے اللہ کو معلوم ہے کیا راز ہے بہتر یہ ہوتا کہ ایسے شخص سے تعبیر پوچھی جاتی جو خواب کے تعلق والوں سے علیحدہ ہوتا اور محقق بھی ہوتا والسلام مکرر یہ ہے کہ محض اس خواب کی بنا پر کسی کے کمال وغیرہ کے معتقد نہ ہوں کہ خواب حجت شرعیہ نہیں ہے حالت بیداری میں جس کی حالت کو شریعت پر پورا منطبق دیکھیں اسکو کامل سمجھیں والسلام حصہ مذکور ص۱۴۷ تا ۱۴۸

حال۔ رمضان شریف میں ایک رات میں دو بار جناب والا کی زیارت ہوئی قبل سحر کے دیکھا کہ میں بیمار ہوں حضور نے توجہ ڈالی فوراً اچھا ہو گیا پھر بعد سحر دیکھا کہ حضور نے دو قسم کی مٹھائی مجھکو سب سے علیحدہ ہو کر کھلائی پھر سب کے ساتھ دسترخوان پر شریک فرمایا وہ مٹھائی بظاہر کوئی مربے کی قسم سے تھی میں نے نام پوچھا حضور نے فرمایا ایک کا نام عشق دوسری کا نام شفا ہے تعبیر میں نے یہ کی کہ عشق سے اللہ کا عشق ہے اور شفا سے امراض قلبی کی شفا ہے خدا حضور کے توسل سے یہ دونوں باتیں بیداری میں بھی عنایت فرمائے۔

تحقیق۔ قاعدہ سے یہ تعبیر ہے۔ اللہ تعالیٰ صادق فرمائے۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۴۸

حال۔ بندہ اثیم نے خواب دیکھا کہ آنحضور نے جامع مسجد سہارنپور میں وعظ فرمایا بندہ بھی اور بندہ کا بہنوئی مرحوم بھی وعظ میں شریک تھا بعد وعظ کے آنحضور اور بندہ کا بہنوئی مسجد میں تشریف لیگئے بندہ باہر رہا بندہ کو آنحضور نے آواز دی کہ محمد ابراہیم آجاؤ کہا لو بندہ حاضر خدمت ہوا آنحضور کے آگے شہد میں تر کئے ہوئے پھول رکھے تھے وہ پھول آنحضور کے ساتھ بندہ اثیم نے اور بندہ اثیم کے بہنوئی مرحوم نے خوب دل لگا کر کھائے پس اسی حالت میں خواب سے بیدار ہوا، آنحضور مطلع فرمادیں کہ یہ تمام کیا کیفیت تھی چونکہ بندہ کو یہ علم نہیں کہ کیا پھول تھے اور کیا شہد۔

تحقیق۔ یقینی تعبیر معلوم ہونا تو مشکل ہے ظناً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شہد شفا ہے اور پھول راحت و فرحت بخش ہے اشارہ ہے یہ طریق جامع ہے شفا اور راحت کا جسکی وجہ موافقت ہے سنت کی جس کیلئے یہ دونوں ثمرے لازم ہیں واللہ اعلم اور جامع مسجد میں وعظ ہونا اشارہ ہے تعمیم نفع مذکور کی طرف اور مسجد کے مضاف الیہ میں اشارہ ہے کہ اہل شقاق عود کریں گے وفاق کی طرف۔

حال۔ فدوی نے شب چہارشنبہ وبتاریخ ۱۲ جمادی الاول کو خواب دیکھا کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ شریف میں تشریف فرما ہیں اور حضرت حفصہؓ اپنے پیش حجرہ ہوکے تشریف لیگئیں اور آپ کے کپڑے کی خوشبو فدوی کی ناک میں اس قدر پہنچی کہ جسکی حد نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تعریف فرمائی اور آپ کے سب کپڑے استری کئے ہوئے تھے چند روز ہوئے فدوی کے ایک دوست نے فدوی کے بارہ میں ایک خواب دیکھا ہے جس کیلئے احقر کو گونہ تردد ہے وہ یہ ہے کہ فدوی کے ایک لڑکا سات سال کی عمر کا ہے اسکو فدوی دفن کر رہا ہے اور فدوی نے حالیکہ تاہنوز شادی ہی نہیں کی اور فدوی ایک جماعت میں نماز پڑھا رہا ہے مگر سجدہ اسمیں بہت طوالت کیساتھ کیا جا رہا ہے۔

تحقیق۔ نہایت مبارک خواب ہے حضرت حفصہؓ بیٹی ہیں حضرت فاروقؓ کی یہ اشارہ ہے ایسے شخص کی نسبت باطن کی طرف جسکو نسبی تعلق حضرت عمر فاروقؓ سے ہے اس نسبت سے آپ کو فیض ہوا ہے اور ہونے والا ہے اور نیز حضرت حفصہؓ تابعہ خاص ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو وہ نسبت باطنی بھی مقتبس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نظافت اور لطافت جو ان کے لباس میں تھی وہ لطافت و نظافت اس لباس تقوی کی ہے جو اس نسبت باطن کے لئے لازم ہے اور واللہ اعلم بہ حقیقت میں کون ہے مگر ظاہرا اس احقر کا نسب بقول راجح باوجود اختلاف منتہی ہے حضرت فاروقؓ تک اور ممکن ہے کہ ظاہری نسب مراد نہ ہو بلکہ اصلاح و سیاست کی شان مقصود ہو سو اس میں ان اقوال کا اختلاف قادح نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم بحقیقۃ

الحال اور دوسرے خواب کی تعبیر یہ سمجھ میں آتی ہے کہ صاحب قصیدہ بردہ نے فرمایا ہے ؎

والنفس کالطفل ان تهمله شب علی   حب الرضاع وان تفطمه ینفطم

پس مراد اس لڑکے سے نفس ہے اور حدیث میں ہے مروا صبیانکم بالصلوۃ وهم ابناء سبع سنین تو اس عمر میں ایک درجہ میں وہ مامور ہو جاتا ہے پس یہ اشارہ ہے نفس کے مکلف ہونے کی صفت کی طرف اور اس کو دفن کرنا اشارہ ہے اس کے مغلوب اور اس کے شرور کے مستور ہونے کی طرف اور اکابر کے نزدیک یہ امر مقرر ہے کہ رذائل النفس کے بالکلیہ زائل نہیں ہوا کرتے، صرف ضعیف و مضمحل ہو جاتے ہیں اور یہی بڑی غایت ہے مجاہدہ کی پس اس میں اشارہ ہے مجاہدہ کے مثمر و نافع ہونے کی طرف اور تیسرے خواب کی یہ تعبیر ہے کہ حدیث میں ہے کہ ان اقرب ما یکون العبد اذا سجد او کما قال پس اشارہ ہے ثمرہ مقصود قرب حق کی طرف پس تینوں خوابوں کا مجموعہ بشارت ہے کامیابی کی، اللہ تعالیٰ مبارک کرے مگر ان خوابوں کے بھروسہ اپنے کاموں کو نہ چھوڑ دیا جاوے بلکہ اس میں پہلے سے زیادہ جد و جہد کرنا چاہئے اور افلا اکون عبدا شکورا پیش نظر رہنا چاہئے۔ تربیۃ حصہ مذکور ص ۱۵۷ تا ۱۵۸

سوال۔ اس سے قبل جب میں نجیب آباد میں تھا تو حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ کو خواب میں دیکھا تھا کہ آپ فرماتے ہیں کسی کے آنکھ میں جادو میرے بیان میں ہے اس کا کیا مطلب ہے۔

جواب۔ بالکل سچا خواب ہے اور مطلب ظاہر ہے وہ یہ کہ اس سلسلہ مطہرہ میں تعلیم کا طریق لسان سے ہے جو بوجہ ناشی عن القلب ہونیکے مؤثر اور باقی التاثیر ہے انبیاء علیہم السلام کا بعینہ یہی طریق تھا قل لهم فی انفسهم قولا بلیغا کا حاصل یہی ہے اور اس سلسلہ میں تصرف و ہمت سے کام نہیں لیا جاتا گو ادنیٰ توجہ میں کیا جا سکتا ہے کہ یہ طریق باوجود متعارف فی اہل تصوف ہونے کے منقول عن صاحب السنۃ نہ ہونے کی وجہ سے مرجوح اور مفضول ہے نیز اس میں اور بھی بہت سے غوائل خفیہ ہیں پس آنکھ کے جادو سے یہی تصرف مراد ہے اس علاقہ سے کہ اس میں کبھی آنکھ سے بھی کام لیا جاتا ہے اور بیان کے جادو سے مراد وہ تعلیم مسنون کی تاثیر ہے۔ پس مولانا کا مشرب اس مصرعہ سے ظاہر کرنا منظور تھا عجب نہیں ہے کہ آپ کو اس لئے دکھلایا گیا ہو کہ آپ کو اس طریقہ غیر منقول کی کبھی

تمنا ہوئی ہو۔ ترجیہ حصہ مذکور صـــ ۱۶۰

حال ۔ دوسرے کاموں میں بھی مصروف ہونے کے وقت خیال اللہ کی طرف لگا رہتا ہے تلاوت وذکر نماز میں اور حضور والا کے پاس بیٹھنے سے نیز دیگر اوقات میں بھی اکثر قلب معہ تمام جسم کے سامنے کو زور کے ساتھ کھنچتا ہے ۔ خصوصاً کشش نماز میں بہت شدت کیساتھ اوپر نیچے دائیں بائیں آگے پیچھے ہر طرف کو ہوتی ہے قلب کی کشش کی ابتدا اسوقت سے ہوئی ہے جبکہ میں شروع میں یہاں حاضر ہوا تھا تو خواب میں دیکھا تھا کہ حضور والا نے مجھے اپنے سینۂ مبارک سے لگا لیا اور خوب چپٹایا جس سے بیحد حظ فاصل ہوا سینہ سے لگانے سے پہلے یہ بھی دیکھا تھا کہ مجھے حضور والا نے زمین پر اٹھا کر دے پٹکا ۔ خوابیں تو اکثر دیکھتا رہا ہوں ان میں سے چند عرض کرتا ہوں :-

(۱) دیکھا کہ میں حضرت کے ہمراہ ہوں صبح کا وقت ہے ۔ اور سورج نکلنے کے قریب ہے حضور امام بن گئے اور میں نے آپ کی اقتدا کی (۲) خواب نمبر ایک سے پہلے عرصہ ہوا جب یہ خواب دیکھا تھا کہ میں حضور والا کی کمر داب رہا ہوں اور حضور والا مجھکو بتلا رہے ہیں یہاں دابو ۔ یہاں دابو (۳) ایک دن جمعہ کو دوپہر کے وقت کچھ لیٹ کر غنودگی آگئی دیکھا کہ ایک سجدہ نہایت نورانی سفید چمکتی ہوئی آسمان اور زمین کے درمیان جا رہی ہے میری نظر کے سامنے سے غائب بھی نہ پائی تھی کہ آنکھ کھل گئی (۴) چار یا پانچ دن ہوئے ہونگے کہ قبل تہجد خواب دیکھا کہ حضور والا ایک کرسی پر تشریف فرما ہیں اور سامنے میز یا اور کچھ اونچی چیز رکھی ہوئی ہے ۔ اور نقالوں کا مجمع ہے مگر وہ مجمع نظر نہیں آتا ہے اور لوگ نقلیں کر رہے ہیں مگر عرفی نقال نہیں ہیں بلکہ اہل اللہ ہیں لیکن کوئی نظر نہیں آتا اسکے بعد چار شخصوں نے جن میں سے ایک یہ غلام بھی ہے آواز ملا کر ایک شعر حضرت کو سنایا وہ شعر یاد نہیں مگر یہ خوب یاد ہے کہ وہ حقتعالیٰ کے ساتھ عشق ہونے کے متعلق تھا ۔ میرے ہمراہی اصحاب میں سے ایک صاحب تو میرے آگے ہیں اور دو صاحب میرے پیچھے ہیں پہلی مرتبہ جب شعر پڑھا تو میری آواز ان صاحبوں کے ساتھ نہیں ملی بلکہ بالکل الگ رہی یہ دیکھ کر سب خاموش ہو گئے پھر دوبارہ چاروں نے آواز ملا کر شعر پڑھا تو میری آواز بھی سب کے ساتھ مل گئی اور حضرت والا نے خوب توجہ سے وہ شعر سنا بس پھر تو سب خوشی الگ ہو گئے اور حضرت والا نے سب لوگوں کو پگڑیاں انعام تقسیم فرمائیں چنانچہ مجھے بھی ایک پگڑی انعام میں ملی (۵) پرسوں دوپہر کو ذرا لیٹا تھا کہ غنودگی آگئی دیکھا کہ حضرت والا میری داہنی طرف

تشریف فرماہیں حضور کے بائیں جانب سینہ کے قریب سے ایک حرارت سی نکل کر میرے سینہ میں داہیں طرف سے داخل ہوگئی جس سے میں بیہوش ہوگیا ہوں۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ اسی دن بعد عصر قلب کی یہ حالت تھی کہ بے اختیار زبان سے ہائے ہائے نکلتی تھی۔ جیسے کہ کوئی پرانا بخار کا مریض ہو اور وہ کراہتا ہے۔ وہ حالت سونے تک رہی۔ کل مغرب سے عشاء تک بھی بہت بے چینی رہی۔ نماز عشاء میں بے اختیار چیخ نکل گئی۔ ہرچند ضبط کیا ضبط نہوا رات تہجد سے عشق ومحبت کا جوش ہے۔ آج صبح کی نماز میں قلب کو بمقابلہ اور دن کے شدت کشش سے سکون رہا۔ مگر آج صبح ذکر میں مضامین عشق کی بہت آمد ہوئی۔ نماز میں چیخنے کو دل چاہتا ہے کہ خوب دھاڑیں مار کر روؤں۔ مگر حضور کے ادب سے ضبط ہوجاتا ہے۔ رات بمقابلہ دن کے اچھی معلوم ہوتی ہے۔ یہ دل چاہتا ہے کہ ایسی جگہ جاکر چھپوں کہ کسیکو میرے حال کی خبر نہو بالکل معدوم ہوجاؤں۔ خیال غیر اللہ قلب سے نکل جائے۔ خصوصاً نماز میں تو یہ خیال بہت ہی زور پر ہوتا ہے کہ بجز خیال محبوب کے سب خیالات فنا ہوجاویں کوئی خواہش وآرزو سوائے آرزو محبوب کے نہ رہے۔

تحقیق۔ سب حالات ماشاء اللہ نہایت محمود ہیں۔ مبارک ہو اللہم زد فزد۔

حال۔ حضور والا سے دعا کا طالب ہوں۔

تحقیق۔ بدل وجان دعا ہے۔

تربیۃ حصہ ہفتم ختم شد

حال۔ دو چار روز ہوئے کہ ایک شب احقر بعد نماز تہجد کے ذرا سوگیا۔ تو یہ خواب دیکھا کہ احقر مسجد میں بستر لگائے سویا ہوا ہے اتفاقاً صبح کی نماز کے لئے حضور تشریف لائے اور احقر کو جگایا۔ مگر وضو وغیرہ کرتے کرتے دیر ہوگئی۔ احقر کو جماعت نہ ملی۔ پھر بعد نماز خود حضور میرے قریب تشریف لائے اور ترش رو آزردہ ہوکر فرمایا کہ میاں تم تکیہ رکھتے ہو۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو تکیہ نہ رکھتے تھے۔ خبردار اگر اپنی بھلائی وبہتری چاہتے ہو تو اس کو پھینکو۔ ورنہ کسی کام وسصرف کے نہ رہوگے۔ پھر چلے گئے۔ اس خواب سے قلب کو سخت تشویش ہے نہیں معلوم کہ تکیہ سے کیا مراد ہے۔

تحقیق۔ تکیہ سے مراد سستی ہے کہ کبھی اس سے سستی پیدا ہوجاتی ہے۔ چونکہ جماعت کے حاضر ہونے میں دیر ہوگئی تھی۔ اس لئے یہ بات کہی گئی۔

حال۔ اس کے قبل بھی حال ہی میں شب کے تکان سے ایک روز بعد نماز صبح کے ذرا لیٹا دفعۃً

نیند آگئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ چند صوفیان ایک جگہ بیٹھکر اپنے مذاق کی باتیں کر رہے ہیں اور احقر چونکہ ناآشنا تھا اون سے الگ بیٹھکر بغور انکی باتیں سن رہا ہے اور ان صوفیوں میں ایک پیر مرد معزز اور صاف ستھرے ہیں کہ اتفاقاً وہی بزرگ نے حضرت جامی علیہ الرحمۃ کا ایک شعر پڑھا جس کے سنتے ہی احقر کی طبیعت بالکل بیخود و مست ہوگئی۔ قریب تھا کہ قلب سے چیخ نکلے مگر احقر نے انتہائی ضبط سے کام لیا۔ تاہم آنکھ سے آنسو نکل پڑے اور ان سب صوفیوں نے احقر کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ پھر ان میں سے ایک شخص اٹھے اور آکر احقر کو سینے سے لگایا اور پیار و محبت کی دو چار باتیں کیں اور وہی پیر مرد کی طرف جو سب میں معزز تھے۔ اشارہ کیا کہ ان کے نام سے بھی نمبر دیدیجئے۔ یہ شخص بھی ہمی لوگوں میں ہے یعنی احقر کی نسبت پھر آنکھ کھل گئی۔ اور قلب کو سرور پایا امید کہ ان خوابوں کی نسبت بھی کچھ تحریر فرمادیں گے۔

تحقیق۔ بشارت ہے زمرۂ صالحین میں شامل ہونے کی مبارک ہو۔ حصہ مذکور ص ۱۸۱

حال۔ رویا آجکل بکثرت دیکھنے میں آتے ہیں۔ کبھی یہ دیکھتا ہے کہ خادم ایک بحر زخار میں شناوری کر رہا ہے۔

تحقیق۔ یہ بشارت ہے طے سلوک کی انشاء اللہ تعالیٰ۔

حال۔ کبھی یہ دیکھتا ہے کہ کعبہ شریف بذات خود میری طرف آرہا ہے یہاں تک کہ میرے قلب میں آکر غائب ہوگیا

تحقیق۔ اشارہ ہے رتبہ مرادیت و محبوبیت کے حصول کی طرف۔ حصہ مذکور ص ۱۸۵

حال۔ رات تہجد کو بہت اچھے وقت آنکھ کھلی طبیعت نہایت صاف تھی۔ کوئی غم نہ تھا۔ بجز خیال محبوب کے بعد نوافل و ذکر کے نصف پارہ کی تلاوت نصیب ہوگئی اور ایک منزل مناجات مقبول منزل پڑھنے کو بہت دل چاہا۔ اکثر دل چاہتا رہتا ہے کہ حق تعالیٰ سے تمام بہتری کی دعائیں مانگوں اور ان دعاؤں کی جامع مناجات مقبول ہے ایک مرتبہ خواب میں بھی حضور والا کی جانب سے اس کے پڑھنے کا اشارہ ہوچکا ہے۔ اور حضور والا کا درود شریف منظومہ پڑھا۔ قلب کو اسقدر فرحت ہوئی کہ جس کا بیان نہیں کر سکتا۔ خدا ایسی رات ہمیشہ نصیب کرے۔ تہجد کے وقت کی بڑی قدر اور محبت معلوم ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ اس کو قائم رکھیں۔

تحقیق۔ آمین۔

حال۔ قبل تہجد ایک خواب دیکھا کہ میرا مکان حضور والا کے مکان سے بالکل ملا ہوا ہے۔ مکان

کے قریب کوئی مسجد ہے۔ اس میں حضور والا نماز پڑھا رہے ہیں میں مکان پر ہوں اور نماز میں شریک نہ ہو سکا آفتاب نکل آیا۔ نماز قضا ہو گئی۔ حضور والا نے میرے مکان پر تشریف لا کر اول میرے تایازاد بھائی مولوی سید .... صاحب کو دریافت فرمایا کہ وہ نماز میں شریک نہیں ہوئے۔ اور پھر مجھے دریافت فرمایا کہ .... کہاں ہے نماز میں شریک نہیں ہوا ہم دونوں بھائی پاخانہ میں حضرت کے خوف سے چھپے ہوئے تھے۔ جب گھر والے تبلانے میں خاموش ہوئے تو حضرت نے فرمایا کہ انہیں کا فائدہ تھا اگر تبلا دیا جاتا۔ تو اصلاح ہو جاتی۔ اس کے بعد میں تو نکل آیا اور حضرت کے روبرو حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ حضرت مجھے چھپانے کی ضرورت نہیں۔ میری نماز قضا ہو گئی ہے۔ کیا اس سے پہلے میری نماز قضا نہیں ہوئی تھی۔ جواب میں چھپاؤں۔ اس کے بعد تہجد کے لئے آنکھ کھل گئی۔ اسکی تعبیر سے مشرف فرمایا جاوے۔

تحقیق۔ اشارہ ہے طرف تدارک کوتاہی کے اگر کبھی واقع ہو جاوے۔

حال۔ پھر جب تہجد کو فارغ ہو کر لیٹا تو طبیعت بہت بشاش تھی۔ ذرا آنکھ لگ گئی خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اور کوئی کام غالباً حساب کا حضرت مجھ سے لے رہے ہیں۔ اتنے میں ایک بازاری عورت آکر بیٹھ گئی۔ میں نے بائیں جانب کو منہ پھیر لیا۔ حضرت نے اس سے نرمی سے گفتگو فرمائی۔ اسی وقت یہ خیال ہوا کہ حضرت اس سے اس وجہ سے خوش اخلاقی سے پیش آرہے ہیں کہ اسکی حالت دینی درست ہو جاوے اسکے بعد وہ بازاری عورت میری زوجہ کی شکل بن گئی۔ میں نے اسے ہاتھ سے چھوا تو خواہش بھڑکی نہیں۔ اور پھر مجھے اس سے نفرت نہ رہی۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اس کی تعبیر سے بھی حضرت والا مشرف فرما دیں۔

تحقیق۔ آپ کا نفس تھا جس کی میں اصلاح بہ نرمی کرتا تھا اور وہ آپ کا مسخر ہو گیا صفر مکرمت ۱۳۵۱

حال۔ رات بعد تہجد خواب دیکھا کہ حضرت والا امام بنے ہوئے نماز پڑھا رہے ہیں میں جماعت میں شریک ہوں اور نماز ختم کی بعد سلام پھیرنے کے دیکھا کہ آفتاب نکلکر خوب پھیل گیا ہے۔

تحقیق۔ یہ آفتاب انوار قلب ہیں جن کا تہجد سے حاصل ہونا متوقع ہے۔

حال۔ اس کے بعد میں نے علیحدہ نماز کی نیت باندھ لی اور پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

تحقیق۔ عبادت میں مشغول دیکھنا خود علامت محمودہ ہے۔

حال آج قلب کو بالکل سکون و اطمینان ہے۔

تحقیق۔ اللّٰہم زد فزد۔ حصہ سیزدہم ص ۱۹۰

ایک خط آیا جس میں بہت سے خواب لکھے تھے ان میں ایک خواب یہ بھی تھا جو ایک واقعہ بیداری کے بعد دیکھا تھا۔ ایک وقت حضرت مولانا مخدومنا ...... صاحب کے ایک خلیفہ سے اتفاق ملاقات کا ہوا باتیں کرتے رہے۔ کہیں ایسی فنا ہوتی ہے کہ جس وقت ہم چشم بند کر کے لا الٰہ کرتے ہیں تو دنیا ومافیہا حتیٰ کہ اپنی بھی خبر نہیں رہتی۔ ہمارے یہاں اس کا ادنےٰ درجہ یہ ہے کہ سو مرتبہ کہنے کی دیر میں یہ حالت رہے۔ چاہے کیسا بھی خوف دنیوی ہو یا کوئی اور مصیبت دنیوی دل کو پریشان کرے تو ہم اس کو اور اپنے کو ایسا نفی کر کے دور پھینک دیتے ہیں کہ جیسا کوئی تنکے کو پھینک دے۔ یہ باتیں سنکر احقر کو حسرت ہوئی کہ مجھے اس کا پتہ بھی نہیں ہے۔ اس وقت خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس احقر کی پیٹھ پر ہاتھ مبارک دو چار بار پھیر کر فرماتے رہے ہیں کہ یہ ذکر لسانی مع توجہ قلب ان کے صرف توجہ قلب سے ہزار ہا درجہ بڑھکر مقبول ہے۔ بہت ہی تسلی فرماتے رہے۔ مگر حلیہ ایک دوسرے صالح مرد کا تھا۔ کہ وہ بھی بہت نورانی شکل کا تھا۔

اس خط کا یہ جواب گیا۔ خواب سب اچھے ہیں تفصیلی تعبیر کی ضرورت نہیں بجز ایک خواب کے جس میں ان بزرگ کے خلیفہ سے مکالمت کا ذکر ہے۔ اس کے متعلق جو خواب میں تحقیق بتلائی گئی ہے۔ ایک علم عظیم ہے۔ جس سے اکثر اہل طریق بالکل غافل بلکہ غلطی میں مبتلا ہیں اور یہ تحقیق بالکل اپنے ظاہر پر محمول ہے اور مسئلہ اسی طرح ہے جس کی وجہ ایک تو ظاہر ہے کہ مجموعہ دو عمل صالح کا ایک عمل سے افضل و اکمل ہوگا۔ اور ایک وجہ ذرا غامض ہے وہ یہ کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ توجہ قلب شروع ہوتی ہے پھر اس سے ذہول ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے کہ اس ذہول کی طرف توجہ بھی نہیں ہوتی۔ اور شاغل اس توجہ کو بزعم خود مستمر سمجھتا ہے اور وہ مستمر یعنی منقطع ہو چکتی ہے۔ اور یہ اسی دھوکہ میں ایک طویل وقت گذار دیتا ہے۔ جس میں ترقی سے بالکل محروم رہتا ہے۔ دوسری یہ بات قابل تنبیہ ہے کہ آپ کو خوابوں سے زیادہ دلچسپی معلوم ہوتی ہے۔ حالانکہ ان کا درجہ مبشرات سے زیادہ نہیں۔ اور مبشر کا حاصل صرف حکایت ہے کسی محکی عنہ سے خود وہ موثر قرب کے کسی درجہ میں نہیں ہے اور مقصود وہ اعمال ہیں جن کو قرب میں دخل ہو۔ پس خواب ان کے مقابلہ میں مثل لاشے کے ہے

کسی محقق نے اس کو نہایت لطیف عنوان سے ادا کیا ہے۔

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم حصہ مذکور ص۹۵

(رؤیا یکے از منتہیان مشتغل بخدمۃ الحدیث)

احقر نے آج قیلولہ کے وقت خواب میں دیکھا کہ دنیا میں حق تعالیٰ نے بغیر میری سعی کے میرے لئے ایک مکان تیار کرانے کا سامان کیا ہے سو خود بخود میں نے یوں کہا کہ اس مکان کو تو فرشتے تیار کرتے ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت رب العزت (بصورت انسان) اور پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پھر حضرت میکائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پھر حضرت اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پھر ایک اور فرشتے جن کا نام بعد بیداری یاد نہیں رہا ایک قطار میں میری طرف پشت کئے ہوئے اور مکان کی ایک دیوار کی طرف منہ کئے ہوئے کھڑے ہیں۔ اور یقیناً مکان تیار کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اور عنقریب بنانا چاہتے ہیں چہرہ کسی کا نظر نہیں آیا ذوقاً ہر ایک کو اسی ترتیب مذکور سے پہچان لیا اور سب کے قد وقامت تقریباً برابر تھے۔ اور پارچہ بھی سب کے سفید تھے حضور والا رعایت احقر جو کچھ بھی تعبیر ہو صاف صاف تحریر فرمادیں۔ اور میرے لئے حصول علم وعمل کاملین اور عافیت دارین ولقاء ورضاء تامین کی خاص طور پر براہ شفقت دعا فرمادیا کریں۔

الجواب

یہ شان کعبہ کی ہے کہ اس کو ملائکہ نے بنایا تھا اور حق تعالیٰ کا اس کے لئے بانی حقیقی ہونا ظاہر ہے۔ کعبہ کی شان یہ ہے۔ واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا اور یہی شان ہے دین کی اور اہل دین کے لئے کہ وہ مع اپنے اہل کے مرجع عباد حق بھی ہے اور تمام آفات وبلیات سے موجب امن بھی ہے۔ چنانچہ حدیث رؤیا طواف دجال بہ کعبہ کی شرح میں شراح نے کعبہ کی تعبیر یہی دین بتلایا ہے پس یہ اشارہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ کہ صاحب رؤیا کو دین کے باب میں مرجع خلق اور تعلیم صحیح کی وجہ سے خلق کے لئے موجب نجات عن الخطر ہونے کی دولت نصیب ہوگی اور چونکہ یہ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا تقسیم کیا ہوا ہے اس لئے حضور کو بھی اس خواب میں دیکھا گیا دل وجان سے آپ کے لئے ان سب دولتوں کی دعا ہے اور اسی دعاء کی اپنے لئے آپ سے بھی استدعاء ہے۔ حصہ مذکور ص۱۹۶

حال. رات تہجد سے پہلے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے تایا زاد بھائی سے جو کہ عالم ہیں یہ پوچھ

رہا ہوں کہ حق تعالیٰ کس وقت کہاں ہوتے ہیں۔ انھوں نے صرف یہ جواب دیا کہ آسمان اوّل پر۔ وقت نہیں بتایا۔

تحقیق۔ چونکہ وہ وقت تہجد کا تھا اس لئے تقریر میں نہیں بتلایا مگر مراد یہی وقت تھا۔

حال۔ اس کے بعد یہ معلوم ہوا کہ گویا حق تعالیٰ شانہ موجود ہیں۔ ایک روشنی مثل آفتاب نظر آئی۔ گویا کہ آفتاب ہلکے ابر میں پوشیدہ ہے۔

تحقیق۔ یہ تجلی تھی مثال اقرب میں۔

حال۔ پھر یہ دیکھا کہ میری جیب میں مثل چھتری کی چاندی کی موٹھ کے پڑی ہے اور وہ اصل میں کسی مسجد کے درمیانی بڑے برج کا کلس ہے۔ میں پریشان ہوں کہ میں مسجد کی چیز کیوں اٹھا لایا اور واپس کرنے جا رہا ہوں۔

تحقیق۔ یہ صورت ہے عزم ادائے حقوق اہل دین کی۔

حال۔ پھر دیکھا کہ ایک مالدار ہندو کے مکان کے چبوترہ پر ۲ کیلیں چھوٹی اور ایک موٹی گڑی ہوئی ہیں۔ پھر یہ خیال کر کے کہ دوسرے کی ملک ہیں وہیں چھوڑ دیں۔

تحقیق۔ یہ صورت ہے ادائے حقوق غیر اہل دین کی۔

حال۔ پھر دیکھا کہ میرے والد مکان پر نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور ایک بھائی چھت پر میں سفید نئے کپڑے پہنے ہوئے صحن میں ہوں۔ میں نے ان سب سے کہا کہ اگر حق تعالیٰ دریافت فرما دینگے کہ جماعت سے نماز کیوں نہ پڑھی تھی تو کیا جواب دیا جائیگا۔ یہ کہکر میں خود مسجد کی طرف جہاں جماعت ہو رہی تھی چلدیا۔ حق تعالےٰ کے دیکھنے کے وقت میری پریشانی کی حالت تھی کہ گویا مجھ سے بازپرس ہونے والی ہے۔ اور میں گذشتہ حقوق کے ادا نہ ہونے کی فکر میں ہوں کہ کیا جواب دونگا۔

تحقیق حاسبوا قبل ان تحاسبوا پر عمل کی بشارت ہے۔

حال۔ یہ بھی دیکھا کہ میں نے چند مسجدوں میں جماعت سے نماز پڑھی۔

تحقیق۔ اصلاح عمل کی صورت ہے۔

حال۔ صبح یہ حالت تھی یوں دل میں آتا تھا کہ کوئی بات حق تعالےٰ کے رضامندی کے خلاف نہ ہو بس وہ مجھ سے راضی رہیں۔ اگر ان کی رضا اسی میں ہو کہ میں دوزخ میں داخل کیا جاؤں تو یہ بھی منظور ہے۔ مگر اپنی محبت وہ مجھ سے جدا نہ فرماویں۔ محبت رہے۔

تحقیق۔ رضا کا غلبہ ہے مع السکر سنت کے موافق حالت یہ ہے کہ طلب رضا کا ملا ہوا اور منجملہ اس رضا کے تعوذ عن النار ہے کیونکہ نار میں عقاباً وہی جاویگا جو رضا سے محروم ہے۔

حال۔ بعد تہجد ذرا سو گیا پھر خواب دیکھا کہ ایک مکان ہے جس میں ۳ کمرہ ہیں ایک میں غالباً طلبہ کو پڑھا رہا ہوں۔ اور دوسرے میں حضور والا وعظ فرما رہے ہیں۔ حضور والا نے سب سے فرمایا کہ سب لوگ وعظ سنکر جاویں جب ہم وعظ کے کمرہ میں پہونچے تو حضور وعظ نہ فرما رہے تھے۔ بلکہ غالباً ایسا خیال ہوا کہ مولوی …… صاحب ہیں۔

تحقیق۔ یہ صورت ہے الدال علی الخیر کفاعلہ کی میں نے جوان کو امر کیا ہے مجھکو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے اور آپ کا درس دینا بشارت ہے افادہ کی۔

حال۔ اس کے بعد میں تیسرے کمرے میں پہونچا جہاں حضور والا تشریف فرما تھے۔ دیکھا کہ ایک صاحب کو وجد ہو رہا ہے۔ اور زبان سے الاہو یا اللہ جاری ہے اور مدہوش ہیں مگر حضرت ان سے کچھ خوش نہیں ہیں۔ اور وہ غالباً بیعت ہونا چاہتے ہیں۔ تو حضور والا کی مرضی محض اس حالت کو دیکھکر بیعت فرمانے کی نہیں ہے کہ کہیں کوئی اس حالت کو اچھا نہ سمجھ لے اس کے بعد وہ حضور والا کے دائیں جانب بیٹھ گئے۔ اور میں بھی بیٹھ گیا۔ تعبیر سے مشرف فرمایا جاوے۔

تحقیق۔ حالات کا اعمال سے متاخر درجہ میں ہونا مکشوف ہوا اور یہی تحقیق ہے۔

حال۔ اب خوابوں سے بالکل دلچسپی نہیں معلوم ہوتی۔

تحقیق۔ یہی میرا مذاق ہے تو بس اب ان کو نہ لکھا کریں مگر یہ کہ بہت ہی عجیب ہو۔ ص ۱۹۸ حصہ مذکور

حال۔ رات قبل تہجد ایک خواب دیکھا کہ خوب ابر ہو رہا ہے اور بجلی چمکتی ہوئی مجھے نظر آرہی ہے۔ اس بجلی کی طرف میرا قلب کھنچ رہا ہے میں اپنے وطن …… میں مکان کے اندر تنہا بیٹھا ہوا ہوں۔ اور بجلی کے گرنے کا مجھے کچھ خوف نہیں ہے۔

تحقیق۔ یہ نسبت عشقیہ ہے جو چشتیہ پر غالب ہے انشاء اللہ تعالے اس کو ترقی ہوگی۔

حال۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ حضور والا …… میرے غریب خانہ پر تشریف فرما ہیں اور حضور کے پاس ایک سفید کاغذوں کی بہت چھوٹی بیاض ہے۔ اس میں سے حضور والا نے مجھے تین اصول تبلائے ہیں جن میں سے اصول اول میں ایک اور اصول بھی شامل ہے۔ گویا کہ پہلا اصول دو اصول کا مجموعہ ہے۔ مگر بحیثیت مجموعی وہ ایک ہی شمار کیا گیا ہے ان

اصولوں کو میں نے اپنے پاس نقل کر لیا ہے۔ پھر حضور والا نے مجھے وہ اصول بہت اچھی طرح بے تکلفی سے سمجھا دیئے اس کے بعد میں خود ایک اور صاحب کو جن سے کہ میری ملاقات ہے وہی اصول نرمی سے سمجھا رہا ہوں۔ تعبیر سے مشرف فرمایا جاوے۔

تحقیق۔ انشاء اللہ تعالیٰ مہتدی و ہادی ہوں گے۔ حسنہ مذکورہ مث ۲

حال۔ ایک روز خواب میں دیکھا کہ حضور نے ایک تحریری کاغذ بندہ کو عطا فرمایا ہے۔ مضمون یاد نہیں کہ اس میں کیا تھا۔ ایک صاحب حاضر ہوئے اور انھوں نے حضور سے کسی امر کے متعلق دریافت کیا اس پر حضور نے فرمایا جاؤ ہم نے …… کو دیدیا ہے وہ تم کو بتا دیگا

تحقیق۔ کیا عجب ہے اللہ تعالیٰ ایسی دولت دے کہ آپ سے دوسروں کو بھی نفع دینی پہونچے

حال۔ ایک روز خواب میں دیکھا کہ حضور لیٹے ہوئے ہیں۔ اور بندہ تنہا حضور کے پیر داب رہا ہے اور اس وقت دایاں پیر ہے حضور نے بندہ سے ارشاد فرمایا کہ پیر کی خدمت کامیابی کا بڑا باعث ہے۔

تحقیق۔ اشارہ ہے تواضع اور محبت شیخ کے نافع ہونے کی طرف۔ اور تواضع کی خصوصیت شیخ کے ساتھ نہیں بلکہ ہر ایک کے ساتھ۔

حال۔ ایک روز خواب میں دیکھا کہ سیکڑوں آدمی حضور کی زیارت کے واسطے آئے ہیں منجملہ ان کے بندہ کے بڑے بھائی بھی الہ آباد سے آئے ہیں۔ حضور نے اُن سے ملنے کا وقت عصر بعد مقرر فرمایا ہے۔ بندہ بھی اس وقت حاضر خدمت ہوا۔ بھائی صاحب نے فرمایا کہ تو اس وقت کیسے بیٹھا ہوا ہے۔ یہ وقت مسافروں کے ملنے کا ہے۔ اس پر بندہ نے ان سے عرض کیا کہ حضور نے بندہ کو مستثنیٰ کر دیا ہے۔

تحقیق۔ یہ صورت ہے زیادہ خصوصیت کی جس کا منشا محبت ہے۔ جانبین میں جو کہ مفتاح اعظم ہے باب سعادت کی۔

حال۔ خواب تو ختم ہوئے حضرت بندہ کی یہ حالت ہے کہ عصر کے بعد بندہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے مگر دل میں یہ دھکڑ پکڑ رہتی ہے کہ یہ وقت حضور کے ملنے کا نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ حضور کو ناگوار گزرے۔ مگر بندہ بھی اپنی طبیعت سے مجبور ہے۔ جو حضور کا حکم ہو اس پر عمل کیا جاوے

تحقیق۔ چونکہ آپ سے بالکل تکلف نہیں میں جب چاہتا ہوں اُٹھکر چلا جاتا ہوں اس لئے مجھکو ذرا بھی کلفت نہیں ہوتی۔ جن لوگوں سے کچھ تکلف ہوتا ہے ان سے گرانی ہوتی ہے

بالکل بےفکر رہیئے۔

حال۔ تھوڑا عرصہ ہوا جب میں نے یہ خواب دیکھا تھا کہ گویا میں ایک راستہ پر جا رہا ہوں جو کہ تھانہ بھون کو گیا ہے۔ لیکن میں ایک ایسے راستہ سے جا رہا ہوں جو مکانوں کے پیچھے اور کھیتوں میں ہوکر گیا ہے۔ اور میرے آگے آگے ایک شخص کھیر بیچنے والا کچھ فاصلہ سے جا رہا ہے۔ اس شخص کے کندھے پر ایک پتلی سی بٹی ہوئی رسی ہے جس کے دونوں سرے لٹک رہے ہیں اور ہر ایک سرے میں ہنڈیا نما پیالوں میں کھیر ہے۔ میرے دل میں بار بار آتا ہے کہ اس سے کھیر خرید کر کھالوں۔ لیکن خریدتا نہیں۔ یہاں تک کہ شام ہونے کے قریب وقت آگیا اب میں ایک مقام پر رکا اور وہ کھیر بیچنے والا بھی رکا۔ اب میں نے ایک شخص کو بھیجا کہ جاکر اس آدمی سے کھیر لے آئے۔ وہ آدمی تو واپس نہ آیا لیکن معلوم ہوا کہ کھیر اس کے پاس نہیں رہی۔ اب ایسا معلوم ہوا کہ کچھ بارش ہوئی اور بڑی بڑی بوندیاں پڑیں کچھ ہلکی سی نمی سڑک پر ہوگئی۔ اور کہیں کہیں ڈبرن میں پانی بھر گیا اور وقت وہی شام کا ہے۔ اب مجھے خیال ہوا کہ کھیر تو ملی نہیں روزہ کس چیز سے افطار کرونگا۔ کچھ تشویش سی ہوئی کہ ایک چھوٹا سا چار یا پانچ سیڑھیوں کا چکردار چوبی زینہ جس کی اونچائی ڈیڑھ یا دو گز ہوگی نظر پڑا میں جلدی جلدی اس زینہ پر چڑھ گیا اور جب اس کے اوپر پہنچ گیا تو معلوم ہوا کہ یہ ریلوے اسٹیشن ہے اور ڈاک گاڑی بنارس کے لئے چھوٹنے والی ہے میں بھی جلدی سے لپک کر گارڈ والی گاڑی میں گارڈ کے پاس جاکر بیٹھ گیا جس نے بہت خاطر سے بٹھایا۔ اب یکایک ایسا معلوم ہوا کہ میں تھانہ بھون پہونچ گیا۔ اور ایک بلند مسجد میں نماز پڑھ رہا ہوں۔ اور لوگ بہت سے وہاں موجود ہیں۔ کچھ لوگ مسجد کی منڈیر پر بیٹھے ہوئے ہیں کچھ لوگ مسجد کے فرش پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن سب لوگ میرا انتظار کر رہے ہیں۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو اندرونی درجہ سے مسجد کے باہر آیا۔ جہاں سب لوگ میرا انتظار کر رہے تھے۔ اب میں سوچ رہا ہوں کہ اگر کھیر اس وقت کھائے لیتا ہوں تو سحری میں کیا کھاؤں گا۔ کیونکہ صبح پھر روزہ رکھنا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے اتنے میں حافظ ...... صاحب جو حضور کے یہاں مدرسہ میں ہیں انھوں نے کہا کہ کھیر تو سحری کو رہنے دو۔ یہ کھاؤ۔ اب جو دیکھتا ہوں تو بہت بڑے ظرف میں یعنی طباق میں خوب گرما گرم پلاؤ چوٹی تک بھرا ہوا اور اس میں بڑی بڑی بوٹیاں ہیں۔ یہ پلاؤ حضور کے گھر سے آیا ہے۔ اور سب لوگ میرے انتظار میں اسی طباق کے گرد کھانے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا کہ . . . . . کوئی تھانے

دو تو انھوں نے کہا کہ وہ مولانا کے گھر پر کھا چکے ہیں بس قبل اس کے کہ اور لوگ کھانا شروع کریں یہ خیال کر کے کہ مجھے .... ہی کا انتظار تھا لاؤ اب میں بھی کھالوں جلدی جلدی کھانا شروع کر دیا۔ اور خوب کھایا۔ بس آنکھ کھل گئی۔

تحقیق۔ کھیر عبادت کی حلاوت ہے اور ملیدہ عشق کی ملوحت دونوں نصیب ہونگی۔ حصہ مذکور ص ۲۱

حال۔ گذشتہ شنبہ کی شب کو خواب دیکھا کہ بندہ حضور کی خدمت میں حاضر ہے۔ حضور کے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے۔ حضور نے بندہ سے دریافت فرمایا کہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کو کتنا عرصہ ہوا۔ یہ سنکر بندہ کے دل میں یہ خیال آیا کہ حضور غالباً یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ.....

.... حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہے۔ عرض کرنے کا ارادہ کیا کہ حضرت بندہ نے تو حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت بھی نہیں کی ہے۔ مگر خاموش ہو گیا اور جواباً عرض کیا کہ تقریباً دس سال کا عرصہ ہوا ہوگا۔ غالباً تیسری شوال تھی حضرت نے اس کاغذ پر مضمون معلوم نہیں کیا ہے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے دستخط کر کے بندہ کو مرحمت فرما دیا۔

تحقیق۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو میری اس نسبت سے فیض ہوگا جو میرے اندر مولانا کی نسبت کے مشابہ ہے۔ کیونکہ متعدد نسبتوں میں سے بعض کی خاص شان ہوتی ہے حصہ مذکور ص ۲۲

حال۔ بندہ نے کل ایک عجیب خواب دیکھا ہے جس سے ایک قسم کی حیرت ہے۔ اس وجہ سے عرض ہے۔ ورنہ خوابوں کی طرف زیادہ التفات نہیں کرتا۔ اور نہ سب کو صحیح سمجھتا ہوں میں نے یہ دیکھا کہ جناب لیٹے ہوئے ہیں اور میں جناب کے بالکل قریب سینہ کے پاس بیٹھا ہوا نہایت ہی بے تکلفی سے جیسے دو دوست باتیں کرتے ہیں کر رہا ہوں۔ اور کچھ تو یاد رہا نہیں صرف اس قدر یاد ہے کہ میں جناب سے عرض کر رہا ہوں کہ لوگ جناب کو یوں کہتے ہیں حالانکہ آپ کا ہر فعل و قول سنت کے مطابق ہوتا ہے۔ حضور نے کچھ جواب نہیں دیا غالباً آپ مسکرا دیئے۔ اچھی طرح یاد نہیں رہا۔ اب یہ سوال ہے کہ میں جناب سے بالمشافہہ بالکل بات چیت نہیں کر سکتا۔ تو باعتبار قاعدے کے خواب میں بھی ایسی بے تکلفی نہیں چاہیئے تھی۔ اس کا کیا سبب ہے۔ مجھے کوئی گستاخی تو نہیں ہوئی جس کو ظاہر کیا گیا ہو۔

تحقیق۔ نہیں خواب میں معانی غالب ہوتے ہیں صور پر معنی اتحاد و اقتراب اس صورت میں متمثل ہوا۔

حال۔ رات بھر حضور ہی کو دیکھتا رہا۔ معمول سے بھی زیادہ سو گیا۔ ۳ بجے آنکھ کھلی تو طبیعت نہایت خوش تھی۔

تحقیق۔ مبارک ہو۔ حصہ مذکورہ ص۲۶۲

حال۔ آج ذکر کرتے وقت بین النوم والیقظہ یہ دیکھا کہ آنجناب اس مسجد میں تشریف رکھتے ہیں اور بھی کئی شخص دوسرے مقام کے اسی جگہ موجود ہیں۔ جن کو بندہ پہچانتا نہیں معلوم ہوا کہ ایک پردہ کے اندر سے یا پردہ نہیں تھا مگر بندہ دیکھتا نہ تھا اللہ تعالیٰ (تعالیٰ عن الجہات والتلفظ ولوازم الکمیات والتکممات) نے جناب کو کوئی خاص چیز دی ہے یعنی بندہ کے سامنے جو لوگ دوسرے موجود تھے اُن لوگوں نے بھی مانگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ خاص میرے محبوبین کے لئے ہے۔ (تم لوگوں کو نہیں ملیگی۔) جتنی عبارت پر خط مستقیم ہے بعینہٖ اس وقت کے سنے ہوئے الفاظ ہیں اور بین القوسین عبارت بھی اکثر اسی وقت کے ہیں۔ مگر صاف بعینہٖ لفظ یاد نہ رہا۔ ایسے کیا دیکھا۔

تحقیق۔ جو دیکھا صاف ہے حاجت تعبیر نہیں۔ نہایت مبین بشارت ہے۔ رزقنا اللہ تعالیٰ اور اس دکھلانے میں آپ کا فائدہ یہ ہے کہ آپ کو مزید تسلی ہو کر ایسے شخص سے ہم کو وابستگی ہے۔ تربیت حصہ پنجم صفحہ ۲۶۶

سوال۔ میں نے رات ایک خواب دیکھا ہے اگرچہ اس کی صورت کا لحاظ کر کے تو طبیعت عرض کرنے سے رکتی ہے مگر یہ خیال کر کے کہ حضور سے عرض کرنے میں حرج کیا ہے۔ عرض کرتا ہوں۔ میں بعد تہجد کے ذرا دیر کے لئے لیٹ گیا تھا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں اپنے مکان پر ہوں اور کنویں سے غسل کر کے ننگا ہی مسجد میں آگیا کوئی کپڑا بدن پر نہیں ہے۔ مسجد کے فرش پر آکر پیروں کو دھو رہا ہوں۔ اور دل میں یہ خیال تھا کہ لوگ کیا کہیں گے کہ ننگا کھڑا ہوا ہے اتنے میں اذان کی آواز سے نیند کھل گئی۔ اس وقت کسی قسم کا خیال نہیں تھا۔ ایا مسجد کی کوئی بے ادبی تو مجھ سے نہیں ہوئی۔ جس کو اس صورت میں ظاہر کیا گیا ہو۔ یا اور کوئی بات ہے اطمینان فرمایا جائے۔

جواب۔ مراد اس عریانی سے بے غرضی ہے۔ فی الحدیث انا النذیر العریان۔ تربیت حصہ ششم ص۲

سوال۔ احقر نے خواب دیکھا کہ ایک مکان نہایت مکلف ہے قالین وغیرہ بچھے ہوئے ہیں اوپر اس کے گنبد ہے اس میں حضرت والا تشریف فرما ہیں۔ اور وہ ایسا موقع ہے کہ سامنے

حضرت کے ایک کنواں سا ہے۔ بندہ سامنے سے حاضر ہوا اور اس کنویں کے پاس بالکل کنارہ سے ملا ہوا آنے لگا۔ فرمایا کہ دیکھو کہ کنواں ہے۔ عرض کیا میں جانتا ہوں کنواں ہے بلکہ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اوپر سے اس کا منہ چھوٹا ہے مگر نیچے سے بہت بڑا اور خطرناک ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اس میں نہیں گرونگا۔ گو میں کیسا ہی کنارہ سے لگا ہوا آرہا ہوں حضرت بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ میں ذرا یہاں سے اٹھتا ہوں تم یہاں بیٹھ جاؤ آنے والوں کو بتاتے رہنا اور گرنے نہ دینا۔

جواب مبارک خواب ہے اس کے معنی ظاہر ہیں آپ بفضلہ تعالیٰ بندگان خدا کو چاہ ضلالت میں گرنے سے بچا رہے ہیں۔ حصہ ششم ربیع اول صفحہ ۱۶

سوال۔ رات بعد تہجد ذکر کرتے کرتے نیند آگئی اور خواب میں دیکھا کہ کسی اجنبی مقام میں ایک بڑے دروازہ کی طرف احقر اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ بے تکلفی سے کچھ باتیں کرتا آرہا ہے دروازہ کے قریب پہونچا تو دیکھا استاذی مولوی سید اصغر حسین صاحب دام ظلہٗ دیوبندی اس جانب سے آرہے ہیں۔ یک بیک ان کے قریب پہونچ گیا مولوی صاحب نے بڑی خوشی سے مصافحہ کیا اور فرمایا کہ تمہاری ملاقات کا بہت دنوں سے شوق تھا ان کے مصافحہ سے طبیعت میں ایک خاص اثر معلوم ہوا۔ پھر وہ جس طرف جاتے تھے چلے گئے اور بندہ بھی دروازہ سے نکل کر اپنے مکان پہونچ گیا۔ ذرا دیر کے بعد احقر کے محلہ کی ایک عورت جس کا نام ...... تھا اور طاعون میں انتقال کر گئی تھی ایک بڑے کٹورہ میں دو تین تولہ کے قریب راب کی طرح کوئی میٹھی چیز لائی۔ اور اس کے دینے کے قبل دریافت کیا کہ حضرت نظام الدین اولیاء رح سے تم سے کیسے ملاقات ہوگئی۔ گویا اس کا مطلب یہ تھا کہ دروازے کے پاس سید اصغر حسین صاحب جو ملے تھے وہ نظام الدین اولیاء تھے۔ میں نے واقعہ بیان کیا اس کے بعد وہ راب مع کٹورہ کے دینے لگی۔ مجھے دو تعجب ہوئے ایک یہ کہ اس عورت سے ایسی بے تکلفی نہ تھی کہ کھانے پینے کی چیز لاتی۔ دوسرے یہ کہ اتنے بڑے کٹورہ میں اتنی تھوڑی چیز لائی۔ میں نے کہا کہ میں تو نہیں لیتا۔ کہا کہ لیلو صرف اس خیال سے کہ تم نے مٹھیا (ایک قسم کا گوشت ہے جو ہماری طرف کوفتہ کی طرح بہت مصالحہ ڈالکر پکتا ہے اور بہت تیز ہوتا ہے) کھائی ہے اس لئے منہ میٹھا کرنے کے لئے لائی ہوں۔ خیر میں نے لے کر کھالیا۔ تو بہت ہی مزیدار چیز تھی۔ گویا راب نہ تھی۔ پھر آنکھ کھل گئی۔ اس خواب دیکھنے

سے اب تک طبیعت ایک عجیب طرح متاثر ہے۔ غور کیا کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ اگر واقعی خواب ہے تو اس طرح کیا دیکھا۔

جواب۔ وہ مٹھیا نسبت عشقیہ ہے جو سلسلہ چشتیہ کا ایک خاص اثر ہے اس سے جو شورش ہوتی ہے اس کی تعدیل کے لئے نسبت سکون کی ضرورت ہے جس میں حلاوت ہوتی ہے۔ رابسے یہ مراد ہے کہ شورش مبتدی پر غالب ہوتی ہے اور سکون منتہی پر انتہا بعد الابتدا کی اس میں بشارت بھی ہے۔ پھر اس انتہا میں بھی درجات غیر متناہیہ ہیں سو پہلا درجہ بھی انتہا ہی ہے۔ جو دوسرے درجات کو مستلزم نہیں۔ جس طرح درسیات کا اختتام ایک انتہا ہے پس عجب کی جگہ شکر کرنا چاہئے۔ حصہ ذکر صفحہ ۳۶

حال۔ اپنے معمولات کو بفضلہ تعالیٰ اور دعا جناب سے اچھی طرح انجام دے رہا ہے اور حالت بھی خدا کے فضل سے اور حضور کی دعا سے بہت اچھی ہے۔ اور بحکم ارشادات عالی حضور کے یہ کتابیں بھی مطالعہ میں رہتی ہیں۔ تعلیم الدین و تبلیغ دین اور مواعظ میں سے التذکیر حصہ اول و دوم و سوم اور بہشت اختر۔ جامع شش مواعظ مع ملفوظات کے اور حضور ایک روز نماز تہجد کے بعد غنودگی سی ہوئی تو ایک بزرگ آئے۔ جن کو بندہ نے بالکل پہچانا نہیں۔ انہوں نے مجھکو گودی میں لے کر بھینچا۔ تو حضور ان کے بھینچنے سے بہت راحت ہوئی اور ایسا معلوم ہوا کہ قلب بالکل روشن ہو گیا حضرت والا یہ کیا بات تھی۔ اور حضور وقت ذکر اسم ذات کے بچے خورد عمر کے بہت نظر آتے ہیں اور حضرت والا ذکر کے وقت غنودگی میں دائیں طرف سے کوئی کبھی ہاتھ میں روپیہ لے کر پیش کرتا ہے اور کبھی دونی و چونی معلوم ہوتا ہے کہ سامنے کرتا ہے۔ حضور یہ کیا بات ہے۔ مگر بندہ اس کی طرف التفات نہیں کرتا اور حضور اسم ذات بندہ دن کو ۹۔۱۰ بجے ۴ ہزار دفعہ کرتا ہے۔ اب چونکہ اس وقت اور کچھ کام ہوا کرے گا تو اس کے لئے اور وقت میں ارشاد عالی ہو تو بہت عنایت ہو۔

تحقیق۔ حالات معلوم کر کے دل خوش ہوا اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا فرماوے۔ ذاکرین کو ایسے واقعات بکثرت پیش آتے ہیں۔ جن کا اکثر حصہ تصرف ہوتا ہے متخیلہ کا۔ اور بعض واقعات صورۃ مثالیہ ہوتی ہے معانی خاصہ کی یا تمثل ہوتا ہے کسی روح کا مثلاً دبانا اضافہ ہے برکات کا کسی روح سے اور خورد سال بچے غالباً تصرف ہے متخیلہ کا۔ اور روپیہ وغیرہ پیش کرنا مثال ہے توسیع رزق و اطمینان معاش کی تسلی کے واسطے اور وقت بدلنے کی اجازت ہے

حال۔ تین چار روز ہوئے کہ میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ تھانہ بھون یا اور کہیں ایک اونچی سی مسجد ہے۔ اس کے صحن میں میں کھڑا ہوا ہوں۔ اور صحن کے نیچے بہت بڑا باغ ہے۔ یہ مسجد اور باغ حضور ہی کی ملک ہے۔ جہاں میں کھڑا ہوا تھا وہاں سے قریب باغ میں ایک بہت بڑا چھتیارا درخت فالسہ کا لگا ہوا اور خوب پھلا ہوا ہے۔ درخت میں تو پختہ اور خام دونوں طرح کے پھل لگے ہوئے ہیں لیکن جو پھل درخت کے نیچے پختہ ہونے کی وجہ سے کثرت کے ساتھ ٹپک کر پڑے ہوئے ہیں وہ پختہ تو ہیں لیکن چھوٹے چھوٹے ہیں۔ میرے جی میں آیا کہ ان گرے ہوئے پھلوں میں سے کچھ پھل چن لوں۔ لیکن معاً یہ خیال ہوا کہ بغیر اجازت مالک ان کا لینا ناجائز ہے۔ اسلئے میں نے ارادہ ترک کر دیا۔ پھر دل میں خیال آیا کہ مسجد اور باغ تو حضور نے وقف کر دیا ہے۔ کیونکہ ایسی چیزیں تو وقف ہی ہوا کرتی ہیں۔ لاؤ اٹھا لوں پھر خیال ہوا کہ شاید خدانخواستہ حضور کے دشمنوں کی طبیعت کچھ ناساز ہے اور یہ گرے ہوئے پھل حضور کی دوا کے واسطے ہیں۔ اگر میں لے لونگا تو حضور کی دوا پھر کیسے ہوگی۔ اور اس وقت (گویا حضور کی ہمدردی اور محبت میرے قلب میں زیادہ تھی) پس اس خیال کے آتے ہی میں نے اپنی رائے بدل دی۔ اور ان پھلوں کے یعنی فالسوں کے اٹھانے کا خیال بالکل ترک کر دیا۔ یہ فالسے کچھ کملائے ہوئے اور اودے سیاہی مائل رنگ کے تھے۔

تحقیق۔ یہ فالسے ثمرات ذکر کے فالسے ہیں۔ کچا یا کملایا ہوا معلوم ہونا اپنی حالت کے اعتبار سے معلوم ہوا کہ ہنوز آثار ذکر میں خامی یا سستی ہے۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ کرتے کرتے سب ٹھیک ہو جاوےگا

حال۔ شب شنبہ کو خواب میں دیکھا کہ مولوی ...... کے مکان میں یعنی ماموں صاحب والے مکان میں مجمع ہو رہا ہے۔ حضرت والا ابھی تشریف فرما ہیں۔ ایک ممبر رکھا ہوا ہے۔ احقر بعد میں حاضر ہوا۔ اور مجھے ارشاد وعظ کے لئے ہوا۔ تو میں نے اس آیت کا وعظ شروع کیا۔ اللہ الذی خلقکم من ضعف ثم جعل من بعد ضعف قوۃ ثم جعل من بعد قوۃ ضعفا وشیبۃ یخلق من یشاء وھو العلیم القدیر۔ وعظ میں سے اس قدر مضمون یاد رہا کہ حق تعالیٰ شانہ کی عجیب قدرت ہے۔ کہ اول بچہ کمزور پیدا ہوتا ہے اس میں یہ حکمت ہے کہ اگر وہ اول ہی سے مضبوط اور قوی ہوتا تو ماں کے پیٹ سے پیدا نہ ہو سکتا بچہ اول اول ایسا نرم ہوتا ہے کہ اگر اُس کے عضو کو توڑنا چاہیں تو مڑ سکتا ہے ہوا لگنے سے اس میں قوت آتی ہے۔ پھر جوانی کے بعد کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ اس میں یہ

راز ہے کہ روح کے نکلنے میں آسانی ہو۔ کیونکہ زمانہ قوت میں روح کے نکلنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے موت سے پہلے بڑھاپا آتا ہے تاکہ روح کو نکلنے میں سہولت ہو۔ اور جن کو بڑھاپے میں بھی روح کے نکلنے کے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے یہ محض اظہار قدرت ہے کہ حق تعالیٰ ضعف میں بھی خروج روح سے تکلیف پہنچا سکتے ہیں۔ انتہے۔ تعبیر سے مشرف فرمایا جاوے۔

تحقیق۔ خواب میں آیت کے متعلق عجیب و غریب نکتہ ظاہر ہوا۔ ایسے منامات بشارت ہوتے ہیں علوم موہوبہ کی حق تعالیٰ مبارک فرماویں۔ حصہ مذکور ص۵۵

حال۔ حضرت سیدی مولائی دامت برکاتہم۔ آج رات بعد نماز تہجد و ذکر مراقب بیٹھا ہوا تھا کہ ایک مکان مکشوف ہوا جس میں ایک کھڑکی لگی ہوئی تھی۔ حضرت والا مکان کے اندر تشریف فرما ہیں۔ اور احقر کھڑکی کے پاس باہر کی جانب ہے۔ حضرت والا اندر سے کچھ اشیاء مرحمت فرما رہے ہیں۔ اور ایسے الفاظ ارشاد فرما رہے ہیں جو کہ استخلاف کے وقت مجازین سے فرمائے جاتے ہیں۔ جو اشیاء مجھے مرحمت فرمائی گئیں ہیں وہ درخت کی شاخوں کے مشابہ ہیں۔ ایک شاخ عطا فرماتے تھے ارشاد فرمایا کہ یہ علوم ولایت ہیں۔ ایک شاخ مرحمت فرماتے ہوئے ارشاد ہوا کہ یہ مقامات سلوک ہیں۔ پھر کچھ مضمون دعا ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ برکت عطا فرمائیں۔ اوکما قال انتہیٰ۔

کل شب جمعرات کو خواب میں دیکھا کہ احقر نے ایک کتاب حضرت والا کے سامنے سے مطالعہ کے لئے اٹھائی کھول کر دیکھا تو وہ حضرت والا کی بیاض تھی۔ اس میں ایک مقام کھول کر دیکھا تو اس میں عربی عبارت میں اول حمد الٰہی تھی۔ پھر اما بعد کے بعد احقر کے لئے کچھ وصایا مکتوب تھیں مضمون یاد نہ رہا دوسرے صفحہ پر پھر حمد الٰہی تھی۔ اور آیت قل یا عبادی الذین اسرفوا علےٰ انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ مکتوب تھیں۔ اس آیت کے بعد حضرت والا نے ایک نعمت الٰہی کا بیان لکھا تھا جو حضرت پر حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے فائض ہوئی۔ پھر اسی آیت کے مضمون کی بابت احقر کو وصیت مکتوب تھی۔ تعبیر سے مشرف فرمایا جاوے۔

تحقیق۔ تعبیر کا کیا پوچھنا۔ مثالی شکل کے لئے تعبیر کی حاجت ہوتی ہے۔ یہ تو صحیح بشارتیں ہیں عطائے علوم و اعمال و احوال کی مبارک ہو۔ حصہ مذکور ص۶۷

حال۔ چند روز گردیده اند که در عالم رویا می بینم که یک گوسفند بزرگ و سترگ را بحویلی یکے از خویشاں اہل حجاب خود گرفته میبردم۔ چوں نزدیک بدروازه حویلی رسیده ام ناگاه آں گوسپند بر من حمله آورده یک دستم را تا ساعد فرو حلق خود برده در رہائی وے چند تمام بکار بردم مگر عاجز گردیدم ناکام و مایوس گردیدم آخر دو زناں از ذوی الارحام ایں ناتواں ازاں حویلی رسیدند۔ و گوسپند را غلطانیده کارد بر حلقش براندند دست ایں سست از گلویش برہاندند و کار من نیز تمام کردند تعبیرش مرحمت و عنایت گردد۔

تحقیق۔ خوابها چنداں قابل التفات نباشد ترتیبه حصه ششم ربع اول ص۸

حال۔ یک روز دو سه غزل در نعت و شوق زیارت سرور کائنات محبوب خالق الارض و السموات علیه افضل التحیات و اکمل التسلیمات در زبان خود ساخته به کتابے می نوشتم و مطلب مقطع غزل آخریں ہمیں بود که اے ادیب دعا ہا و عرضہا و آه ہا و مادم نمائے تا بروز مصطفے صلی الله علیه وسلم واصل شوی بعد از نوشتن در خواب رفتم می بینم با یک مولوی صاحب که بوئے نسبت ملند ہم بیدارم در جائی سقف مقمر مثل مسجد رسیده ام در طاقچه آں جا چند اعداد کلام مجید دیدیم و ہر دو آنہا را بوسیدیم در اثنائی ایں کار در عالم خلید که ایں بیت الله است زادہا الله شرفا و تعظیما بعده مولوی صاحب رفیق خود را گفتم که بیائید تا حجر اسود را خواب بوسیم مبادا بعده از دہام انام مانع از بوسیدن گردد مگر مولوی صاحب مشغول نظاره طاقچه کلام مجید بود و تجسس می کرد که قرآن شریف قلمی بدست آید تا شرف بوسیدنش ہم حاصل نمائیم و فقیر بسیار منتظرانه اورا میگفت که بیائید تا جلد تر حجر اسود بوسیم و بلحاظ ادب بغیر مولوی صاحب پیش ازوے سبقت بوسیدن حجر اسود نمی کردم تا که اندریں حالت سلسله خواب ہم منقطع گردید ہماں ساعت در تصورم چنیں می بود که حجر اسود اندرون کعبه در طرف مغرب دیوار جنوبی ہست و فی الواقع چنیں نیست عنایت تعبیر گردد۔۔

تحقیق۔ قدمے۔ حصہ مذکور ص۱

حال۔ رات میں نے دو خواب دیکھے اول یہ کہ میرے حقہ پینے کی جناب والا کو اطلاع ہوئی ہے تو آپ نے خواجہ صاحب کی معرفت مجھ سے دریافت فرمایا ہے کہ میں اس کو بضرورت پیتا ہوں یا بطور طلبی اور کچھ اور باتیں بھی ہوئیں۔ جن کی تفصیل مجھے یاد نہیں۔ حاصل اس واقعہ کا جناب والا کی نہایت ناخوشی ہے۔ یعنی خواب میں مجھے معلوم ہوا کہ آپ مجھ سے ناخوش ہیں۔

دوم یہ کہ میں نے دیکھا کہ میں اپنے مکان پر ہوں رات کا وقت ہے چاندنی رات ہے اس حالت میں ہمارے گھر میں ایک بھورا سور گھس آیا۔ ہم سب ڈر کر کوٹھے پر چڑھ گئے میں کوٹھے پر کود دوسرے قریب کے مکان میں اتر کر گلی میں چلا آیا اور گلی میں اپنے دروازہ کے سامنے آکھڑا ہوا۔ اور لوگ بھی آگئے جب وہ سور باہر نکلا تو کسی نے اسے دبا کر اس کی تھوتھنی جس سے آدمی اور درختوں کو زخمی کیا کرتا ہے کاٹ ڈالی۔ اس کی تھوتھنی کھرپے کی طرح تھی رنگت ہلکی شربتی تھی۔ اور قریب قریب شفاف تھی ان واقعات سے مجھ پر ایک خاص اثر ہوا۔ بالخصوص واقعۂ ثانیہ سے مجھے خیال ہے کہ شاید مجھے میری صورت دکھائی گئی ہے۔ اگر ایسا ہے تو حق سبحانہ سے میرے لئے دعا فرماویں کہ مجھ پر رحم فرماویں میرے حقہ پینے کی یہ کیفیت ہے کہ میں عادی تمباکو کا ہوں خواہ پان کے ساتھ مل جاوے یا حقہ میں یا سگریٹ میں اور خصوصیت کے ساتھ ان تینوں میں سے کسی کا عادی نہیں ہوں۔ مگر استعمال تینوں طریقوں کا کر لیتا ہوں۔ اور حقہ کو باقی دونوں صورتوں میں طبعاً ترجیح دیتا ہوں۔ سگریٹ کا استعمال محض سہولت کے لئے کرتا ہوں۔ یہاں کے قیام میں سگریٹ کا استعمال نہیں کرتا۔ حقہ کبھی مل جاتا ہے تو پی لیتا ہوں یہاں غالب استعمال پان تمباکو کا ہوتا ہے

تحقیق۔ ہر چند کہ فی نفسہ تینوں متماثل ہیں۔ کہ ضرورت سے سب میں اباحت اور بلا ضرورت سب میں کراہت مگر عوارض پر نظر کر کے پان تمباکو اسلم ہے کہ وضع اہل علم کے خلاف نہیں اور حقہ اور اس سے زیادہ سگریٹ دعار یا کفار کی اصل عادت ہے۔ اگر ضرورت کا درجہ نہ ہو تو پان بھی چھوڑ دیجئے۔ ولو تدریجاً اور ضرورت ہو تو وہ دو چھوڑ دیجئے۔ یہ ناخوشی کا دیکھنا (جس کی حقیقت حق تعالیٰ کی ناخوشی ہے۔ یا اس کی محض مثالی صورت ہے) یا بنا بر عدم ضرورت ہے اور یا بنا بر اختیار وضع مخالفین خواب میں وہ صورت آپ کی نہ تھی۔ ورنہ آپکو اس سے ملابست ہوتی۔ نہ کہ مباعدت بفضلہ تعالیٰ اعداء دین کے شر کی دفع کی صورت دیکھی۔

حصہ مذکور صفحہ ۴۲

حال۔ ایک بات اور قابل گذارش ہے وہ یہ کہ ایک ہفتہ سے کچھ زیادہ ہوا کہ خواب میں حضور کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس شرف کے حاصل ہونے کے وقت حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید میں لفظ ملا یا لما خوب یاد نہیں مگر ظن غالب ہے کہ ملا ہی فرمایا تھا کہ سترہ جگہ ہے۔ امیدوار ہوں کہ ترکیب ذکر نفی اثبات سے مطلع فرمایا جاؤں۔

تحقیق۔ کوئی خاص ترکیب نہیں نشست میں سہولت کا لحاظ اور ذکر میں قدرے خوب جہر کا خیال رہے۔ و بس۔

حال۔ اور لفظ ما کے راز سے بھی مطلع فرمایا جاؤں۔

تحقیق۔ عدد تو گننے سے معلوم ہو غالباً یہ ارشاد ہے ضرورت تجوید کی طرف یعنی لما یا مما میں غنہ کی رعایت چاہئیے۔ صرف تشدید پر کفایت نہ کی جاوے۔ اور یہ محض ایک مثال ہے محل رعایت تجوید کی اور مراد عموم ہے۔ واللہ اعلم۔ تربیت حصہ ششم ربع اول ص۹۲

حال۔ ایک روز حسن الواعظ کے قصص زیر مطالعہ تھے۔ اور رات کو حدیث لاتتخذوا قبری عیدا پڑھی تھی۔ خواب میں دیکھا کہ روضۂ نبی صلعم پر حاضر ہوا ہوں۔ اور بھی چند آدمی ساتھ ہیں۔ ہمراہیوں نے بتلایا کہ یہ مزار مبارک ہے۔ گریہ کی عجیب حالت تھی اور نہایت پر لطف تھا۔ لیکن وہاں روضۂ نبوی کی کوئی شان نہیں معلوم ہوتی۔ ایک ٹوٹی پھوٹی چار دیواری کے اندر چند پرانی قبریں بنی ہوئی دیکھیں۔

تحقیق۔ یہ تائید تھی مضمون لاتتخذوا قبری عیدا۔ کی کیونکہ زینت اتخاذ عید کے لوازمہ عادیہ سے ہے۔

حال۔ یہاں کے تقرر کا سال قریب ختم ہونے کی وجہ سے استقلال اور مقررہ اضافہ تنخواہ کا وقت بہت قریب آگیا ہے۔ کام محنت اور دیانتداری سے کر رہا ہوں۔ افسر متعلق بھی نہایت مہربان اور کام سے خوش ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے رات کو خواب میں پہاڑ وغیرہ بلندی پر چڑھکر پستی کی طرف جاتا معلوم ہوتا ہوں۔ خدا جانے کیا بات ہے۔

تحقیق۔ خواب کا کیا اعتبار۔ پھر اس کی تعبیر دوسری طرح بھی تو ہو سکتی ہے۔ کہ پستی بہ نسبت فراز کے نرم و سہل ہوتی ہے۔ ممکن ہے اشارہ ہو سہولت کی طرف۔ جو ترقی میں ہوتی ہے۔ تربیت حصہ ششم ربع اول ص۹۵

سوال۔ لابدی عرض بخدام والا یہ ہے کہ احقر نے دو خواب دیکھے ہیں۔ ان کو بخدام والا تحریر کر کے تاویل کا امیدوار ہوں بار اول دیکھا کہ کسی مقام پر حضور والا سفر میں ہیں ایک مسجد بہت بڑی ہے اس کے صحن میں بہت لوگ ذکر میں مشغول ہیں۔ وسط صحن مسجد میں قبلہ رخ بندہ بھی ذکر کر رہا ہے میری ورے پورب سمت کے حضور موجود ہیں۔ حضور نے پیچھے سے احقر کو دبا کر آواز بلند فرمایا کہ اٹھ رکعت شکریہ ادا کر میں نے فوراً کھڑے ہو کر نماز شکریہ شروع کر دی۔ چند رکعت پڑھکر

مسجد کے اترجانب کچھ رخ بدل کر بقیہ رکعت شروع کیں۔ ایک شخص نے حضور سے درخواست کی کہ یہ شخص خلاف قبلہ نماز ادا کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پڑھنے دو۔ اس میں دو عرض ہیں اول یہ کہ یہ آٹھ رکعت جن کا اوپر ذکر ہے ان کو ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں۔

جواب: بہتر ہے واجب نہیں۔ میرے نزدیک یہ شکر وضوح حق پر ہے۔ جو دو مسئلوں کے متعلق ہوا۔ اور اصل شکر یہی ہے کہ وضوح حق کے بعد اپنے قول یا فعل سابق پر اصرار یا تاویل یا حیلہ نہ کیا جاوے۔ آگے اختیار ہے۔ معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے وھو علیم بذات الصدور۔

سوال۔ دوسری عرض یہ ہے کہ تاویل خواب سے سرفراز کیا جاؤں۔

جواب۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح تھوڑے انحراف سے یوں نہیں کہہ سکتے کہ نماز نہیں ہوئی اور اس نماز کو رو بقبلہ ہی شرعاً کہا جاویگا اسی طرح اجتہادیات میں یہ نہ چاہئے کہ دوسرے مقابل پر طعن یا اس کو جزماً خلاف حق کہا جاوے جیسا آپ سے رسالہ میں واقع ہوا۔ میری رائے میں یہ بھی آپ ہی کے معاملہ کے متعلق ہے۔ واللہ اعلم۔

سوال۔ خواب دیگر بعد چند روز بعد نصف اللیل دیکھا کہ میری نشست گاہ میں حضور رونق افروز ہیں۔ ایک سینی میں میٹھا پلاؤ آیا ہے۔ لیکر آنے والے مولوی ..... ہیں۔ حضور و مولوی .... اور یہ احقر کھا رہے ہیں۔ حتی کہ سب پلاؤ چک گیا ہے۔ بعد میں اس میں نمکین ملا دیا گیا ہے۔ حضور نے سینی اٹھا دی اور کسی کو نمکین کھانے نہیں دیا اور نہ خود کھایا۔ اس کی بھی تاویل کا امیدوار ہوں۔

جواب۔ ذرا تامل سے یہ سمجھ میں آیا کہ پلاؤ اور زردہ میں ایک فرق ہے۔ وہ یہ کہ پلاؤ کے بعض اجزاء مختلط نہیں ہوتے۔ متمیز رہتے ہیں۔ بخلاف زردہ کے کہ اس کے اصل اجزا یعنی شکر چاول بالکل متحد ہو جاتے ہیں اور میوہ اصل جزو نہیں ہے۔ پس یہ اشارہ ہے باہم اتحاد تام رکھنے کی طرف پس جیسا کہ اب تک آپ کو ان سے اختلاف رہا یہ ہونا چاہئے۔ اور اگر میٹھے پلاؤ سے مراد تنجن ہے جس میں گوشت ہوتا ہے تو اس خواب کی یہ توجیہ ہوگی کہ شکر کی طرح باہم حلاوت رہنا چاہئے۔ نمک کی طرح تلخی نہ ہونا چاہئے غرض اس سوال کا تعلق بھی اس معاملہ سے ہے۔ واللہ اعلم۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۹۰

حال۔ آج شب کو دیکھا کہ حضور غلام کے گھر تشریف فرما ہیں۔ غلام حضور کے لئے پان لایا

(کچھ یہ بھی یاد پڑتا ہے کہ حضور نے غلام سے پان منگایا واللہ اعلم) اور حضور کو غلام ہی نے کھلایا حضور نے دانتوں سے انگلیاں داب لیں تھوڑی دیر میں چھوڑ کر فرمایا کہ افسوس ان ہاتھوں کو بوسہ نہ دیا۔

تحقیق۔ بشارت ہے فیض کی اور تعلیم ہے کہ محبت سے فیض بڑھتا ہے۔

حال۔ ایک شب حضور کا گویا غلام کے پاس خط آیا اور اس میں حضور نے غلام کے غوث ہونے کی دعا کی تھی۔

تحقیق۔ غوث بمعنی مددگار امید دلائی گئی ہے۔ کہ آپ سے مخلوق کو دعا و ہدایت کی مدد پہنچے گی۔

حال۔ ایک شب میں نے دیکھا کہ قرآن شریف کھلا ہوا رکھا ہے۔ اور شروع صفحہ میں سورہ زمر کے اخیر آیات ہیں میں گویا مقولہ اہل جنت وقالوا الحمد للہ الذی الخ بڑے انبساط کے ساتھ پڑھ رہا ہوں اور الحمد للہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دولت حاصل ہوگئی ہے۔ اللہم ارزقنا

تحقیق۔ بشارت ہے اعمال صالحہ کی۔

حال۔ اس کے آگے گویا اس کے اوپر والی آیات لکھی ہیں جن میں ذکر اہل نار ہے۔ میں اس کو پڑھنا چاہتا ہوں لیکن کسی طرح وہ حرف پڑھے نہیں جاتے۔

تحقیق۔ اس میں اشارہ ہے معاصی سے بچنے کی طرف۔ گویا آپ آخرت میں وعید کے مخاطب نہ ہوں گے۔

حال۔ ایک روز حضور نے ایک قبر پختہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ تمہاری قبر ہے۔

تحقیق۔ اشارہ ہے بقاء آثار اعمال صالحہ کی طرف۔

حال۔ ایک شب حضور نے غلام سے فرمایا کہ تم عورتوں سے بیعت لے لیا کرو۔

تحقیق۔ اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہدایت ناقصین کی اہلیت نصیب کریگا۔

تربیت حصہ ششم رجع دوم صلا

ہر خواب کا قابل التفات نہ ہونا

حال۔ حضرت ایک میرے استاد ہیں۔ مولوی ہمارے گاؤں میں امامت کرتے ہیں وہ مجھکو خواب میں بہت کثرت سے نظر آتے ہیں۔ اور ایک بات ہے کہ جس روز وہ خواب میں نظر آتے ہیں تو مجھ کو دنیا کا نفع ضرور ہوتا ہے۔ یہ کیا سبب ہے۔ اور مجھے خواب میں رونا بہت آتا ہے۔ اور اس طرح

روتا ہوں۔ کہ قیامت آگئی اور میں بے سامان ہوں اور روتا ہوں کہ ہمارے سے کوئی نیک کام نہیں ہوتا۔

تحقیق۔ خوابوں کی طرف ہرگز التفات نہ کرو۔ بارہا یہ بات اپنے دوستوں کو سمجھا چکا ہوں مگر کیوں اس کے خلاف کرتے ہیں۔ خوب سمجھ لو خواب سے نہ کوئی بُرائی ہوتی ہے۔ نہ بھلائی بیداری کی حالت قابلِ نظر ہے۔

تربیت حصہ ششم ربع دوم صہ۵

حال۔ تھوڑے روز ہوئے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم یا کوئی اور بڑے بزرگ مجھے اچھی طرح یاد نہیں جا رہے ہیں اور میں ان کے پیچھے جا رہا ہوں۔ اُن کے پیروں کے نشان زمین پر بن جاتے ہیں اور میں اپنا قدم انہیں نشانوں پر سنبھال سنبھال کے رکھکر چل رہا ہوں۔ اور زیادہ یاد نہیں بس اتنا ہی خواب یاد رہگیا ہے۔

تحقیق۔ مبارک مبارک۔

تربیۃ حصہ ہفتم صہ۵

حال۔ یہ خانقاہ مع احاطہ سونے کا اور موتی کا دالان مرصع مصنع رفیع نظر آیا۔ خواب میں اس میں بہت سی خوابگاہیں اور سہریاں ٹانگی ہوئی ہیں۔ اس میں خوبرو مرد سب ہیں تعبیر فرمانے کی مرضی ہو۔

تحقیق۔ انشاء اللہ تعالیٰ علامت ہے برکت و قبول کی۔

تربیۃ النور صفحہ ۵۲۲

حال۔ ایک شب خواب میں دیکھا کہ حضور والا معہ دو تین اصحاب کے کھانا تناول فرما رہے ہیں حضور انور نے ایک صاحب کو جو بائیں ہاتھ کو تشریف فرما ہیں۔ اپنی رکابی میں سے چاول نکال کر دئے ہیں۔ جب بندہ حاضر ہوا تو حضور والا کے سامنے بیٹھنے لگا اس پر حضور نے فرمایا میرے پاس آجا بندہ حضور کے پاس آن بیٹھا۔ حضور انور نے اپنے شیر و چاول کی رکابی جس میں سے حضور بندہ کی حاضری سے پیشتر تناول فرما چکے تھے۔ بندہ کو مرحمت فرمائی۔ بندہ کے دل میں خیال ہوا کہ اگر حضور والا اس میں سے تناول فرمائیں تو حضور والا کا پس خوردہ جو باعث برکت ہے اُس کو کھاؤں۔ عرض کرنے نہ پایا تھا کہ حضور والا نے دوبارہ اسی رکابی میں سے تھوڑا سا تناول فرمایا۔ اور بعدہٗ بندہ کو مرحمت فرما دی جس میں سے بندہ نے شیر و چاول

کھائے بعدہٗ معلوم ہوا کہ وہ بیشتر ہی حضور والا کا پس خوردہ تھا۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

تحقیق۔ انشاء اللہ تعالیٰ بشارت ہے نفع کامل کی۔ تربیت حصہ ہفتم ص۱۷

حال۔ ان دنوں خواب کی جانب میرا التفات بالکل نہیں ہے۔ مگر اتفاقیہ ایک خواب یہ دیکھا کہ کوئی شخص یہ کہہ رہا ہے کہ اپنے جسم کو اللہ کے لئے ایسا فانی کرو کہ بجز اللہ پاک کے کوئی حرص و ہوا نہ رہے حتیٰ کہ میرا تمام جسم اس وقت ویسا ہی ہو گیا جس کے اظہار میں زبان قاصر ہے بعدہٗ ایک نور سا دیوار پر معلوم ہوا۔ اس کے بعد بیداری ہو گئی۔ دو تین روز کے بعد مجھے ہر طرف سے صدا آنے لگی کہ تم کو تصوف کی پوری پوری تکمیل کرنی چاہیئے۔ دو تین دن تک یہی کیفیت رہکر بند ہو گئی۔ میرے حق میں دعائے خیر فرما دیں۔ خاکسار اپنے گناہوں سے شب و روز نادم رہا کرتا ہے۔

تحقیق۔ مبارک حالت ہے۔ حق تعالیٰ راست لاوے۔ تربیت حصہ ہفتم ص۱۸

حال۔ بندہ نے منگل کی رات کو ایک خواب دیکھا ہے اس کی تعبیر چاہتا ہے۔ وہ یہ کہ بندہ نے دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں۔ اندازاً ایک بالشت کی ہو گی۔ یہاں تک مسواک کری کہ گھستے گھستے قریب ایک مشت کی رہ گئی پھر آنکھ کھل گئی۔

تحقیق۔ انشاء اللہ تعالیٰ استقامت علی السنۃ نصیب ہو گی۔ تربیت حصہ ہفتم ص۲۹

حال۔ اس درمیان میں عجیب عجیب عمدہ خواب دیکھے منجملہ ان کے ایک یہ خواب ہے کہ صبح کی نماز سے پیشتر یہ دیکھا کہ ایک بہت خوبصورت میدان اور عمارات عالیشان بنی ہوئی ہیں۔ ان عمارات کی احقر سیر کرتا ہوا ایک مقام پر پہونچا۔ وہاں ایک عالیشان دروازہ خوبصورت دیکھا۔ دو تین آدمیوں سے دریافت کیا کہ یہ کیا عمارت ہے وہاں پر لوگوں نے کہا کہ یہ جنت ہے مجھے یہ سنکر اس کے دیکھنے کی آرزو ہوئی۔ میں نے ان سے کہا کہ اس کے اندر جا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے اندر وہ جا سکتا ہے جو چلہ خاموشی اکماہ جو تجویز کردہ حضرت مولنا اشرف علی صاحب تھانوی کا کرے گا میں نے ان سے کہا کہ اگر وہ کسی نے نہ کیا ہو تو وہ بھی جا سکتا ہے۔ کہا کہ وہ حضرت کی اجازت دینے پر جا سکتا ہے۔ میں نے کہا کہ ان سے اجازت تو انشاء اللہ میں لے لونگا۔ انہوں نے یا اور کسی نے کہا ہے کہ وہ برابر والے مکان میں ہیں یہ سنکر جناب کے پاس برائے اجازت جنت کے گیا ہوں۔ راستہ میں حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب سے ملاقی ہوا ہوں۔ کہنے لگے ہیں کہ ہم نہ کہتے تھے کہ وہ چلہ کر لو۔ وہ کرتے تو اب

چلے نہ جاتے۔ دریافتگی کی نوبت ہی نہ آتی پھر جب حضور کے پاس آیا ہوں تو دیکھا دو لڑکے خوبصورت تھوڑی سی داڑھی اُن کے نکلی ہے وہ جناب کے پاس بیٹھے ہوئے پنکھا جھل رہے ہیں۔ اور باتیں کر رہے ہیں وہ اُٹھکر جانے لگے ہیں تو جناب عالی نے فرمایا ہے کہ کوئی پنکھا جھلنے والا ہے میں نے دل میں سوچا کہ آج خلاف معمول حضرت یہ کیوں فرما رہے ہیں پھر میں نے سوچا ہے کہ شاید اس وقت گرمی معلوم ہوئی ہوگی میں نے جواب دیا کہ احقر حاضر ہے جناب نے پنکھے کی اجازت دی ہے۔ میں پنکھا جھلنے لگا ہوں۔ بوجہ رعب کے جناب سے میں نے اجازت جنت میں جانے کی نہیں مانگی۔ جناب عالی نے تھوڑی دیر میں فرمایا کہ چلو اپنے گھر نہیں چلتے میں نے عرض کیا بہتر تشریف لے چلئے۔ جناب میرے ہمراہ ایجولی تشریف لا رہے ہیں۔ راستے میں مجھے خیال ہوا کہ حضرت کے ہمراہ بے وضو نہ چلنا چاہئے۔ یہ سوچکر میں وضو کے لئے ایک شخص کے مکان پر بیٹھا ہوں۔ اور جناب میرے مکان پر کھڑے نانا صاحب سے باتیں کر رہے ہیں۔ وضو میں مجھے بہت دیر ہوئی ہے اور دل میں اپنے آپ کو بہت برا بھلا کہہ رہا ہوں۔ کہ اس وقت بھی وہم ہوئے چلے جاتا ہے۔ اور دیر ہوئی جاتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ حضرت تشریف لے جائیں۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی۔ تعبیر کا طالب۔

تحقیق۔ خواب مبارک ہو۔ تعبیر ظاہر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جنت نصیب ہوگی اور اس کے طریق کی بھی ہدایت کی گئی ہے کہ تقویٰ ہے خصوص کلام کے متعلق کہ اس میں بکثرت بے احتیاطی ہو جاتی ہے سو ہمت کیجئے۔ فقط حصہ مذکور صـ۳۰

حال۔ احقر جس وقت حضرت کے ساتھ کانپور میں تھا اس وقت تین خواب نظر آئے ایک یہ ہے کہ دیکھتا ہوں ایک نئے راستہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف رکھتے ہیں۔ اور احقر نے بھی اسی راستہ سے چلنا شروع کیا بس اسی وقت بندہ کو خدا تعالیٰ کی محبت طاری ہو کر رونا آیا۔ اس حالت میں فوراً بیدار ہوگیا۔ دوسرا خواب یہ ہے کہ دیکھتا ہوں۔ اتفاقاً یہ الفاظ کان میں پڑے کہ خلوص پیدا کرو بس یہ آواز سن کر دل ہی دل میں یہ بات سوچتا ہوں کہ یہاں تو میں تعلیم و تلقین اور اصلاح نفس کے ارادہ سے آیا ہوں۔ پس خلوص کس طرح پیدا کروں۔ پھر دوسری رات کو دیکھتا ہوں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک راستہ سے چلتے ہیں اور ان کے پیچھے آنحضور اور ان کے بعد بندہ بھی غرض تینوں

ایک ساتھ چلتے ہیں ۔ اور آج رات ذکر کی حالت میں دیکھتا ہوں کہ ایک سفید روشنی داہنی طرف نظر آئی ۔ جب احقر نے دوبارہ نظر کی تو غائب ہو گئی ۔

تحقیق ۔ سب منامات مبارک ہیں انشاء اللہ تعالیٰ برکات نصیب ہوں گے ۔ روشنی کبھی ناسوتی ہوتی ہے ۔ اور کبھی ملکوتی اور دونوں کا انکشاف نافع ہے ۔ مگر التفات دونوں کی طرف مضر ۔ حصہ مذکور صفحہ ۳۵

حال ۔ آج میں نے ایک عجیب حسرتناک خواب دیکھا جسکے بعض حصہ سے بہت افسوس ہوتا ہے اور یہ خیال ہوتا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے اور انجام کیا ہوگا ۔ گو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر راضی ہونا ہی ہر حال میں بہتر ہے ۔ مگر اپنی نسبت تکلیف کا خیال کر کے رنج اور بےچینی پیدا ہوتی ہے حضور میرے لئے خاص طور سے دعا فرمادیں ۔ خواب یہ ہے کہ مجھکو یہ معلوم ہوا کہ میں خانقاہ میں یا کسی ایسی جگہ پر ہوں ۔ کہ وہاں سارے ذاکرین اور حضور بھی موجود ہیں ہر شخص اپنی اپنی حاجت ضروری میں لگا ہوا ہے ۔ اور میں اپنے کھانے پینے کی تیاری میں ہوں اتنے میں کسی نے خبر دی کہ سب لوگوں کی ایک شخص کے ہاں دعوت ہے اور سب لوگ چلے گئے ۔ تم کیوں سامان کر رہے ہو ۔ یہ سنکر میں نے کپڑے اور جوتے پہننے کا خیال کیا اسکے پہننے میں کچھ عرصہ لگا اور وہ درست نہوا ۔ بس میں جلدی میں برہنہ پا و سر و بدن کہ ایک تار بھی بدن پر نہ تھا ۔ نکلکر چل دیا ۔ راستہ میں ایک شخص ملا جو مجھکو بلانے آ رہا تھا ۔ اس نے میری طرف تعجب سے نگاہ کیا اور کہا کہ لوگ تمہارے منتظر بیٹھے ہیں ۔ میں ساتھ ہو لیا جب مقام دعوت پر پہونچا ۔ تو وہ شخص کہنے لگا ۔ کہ حضرت اور ان کے ہمراہی اب کھانا کھا رہے ہیں ۔ اب تم ٹھیر جاؤ ۔ اور لوگ بیٹھے ہیں ۔ ان کے ساتھ کھانا ۔ مگر ایک گھنٹہ کا عرصہ ہے اور جس حالت میں جا رہا تھا مجھکو ذرا بھی شرم نہیں معلوم ہوتی تھی ۔ گو یہ معلوم ہوتا تھا ۔ کہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ کیسے یہ ننگا چلا جا رہا ہے اور شرماتا نہیں لیکن مجھکو پرواہ نہیں ۔ جب اس شخص نے ایک گھنٹہ کا عرصہ ظاہر کیا تو میں نے کہا کہ اچھا میں پھر آجاؤنگا ۔ اور یہ خیال ہوا کہ کہیں مولنا اس حالت میں دیکھکر ناخوش نہوں میں جلدی سے بھاگا اور قیام گاہ پر آکر پائجامہ پہننے لگا ۔ کہ اتنے میں آنکھ کھل گئی حضرت ۔ زیادہ پریشان کن یہ بات ہے کہ میں نے حضور کے مجمع میں شریک ہو کر کھانے میں شرکت نہیں کی جس سے عجیب ہوش توہمات پیدا ہوتے ہیں دوسری بات یہ کہ ایک قسم کی ایسی بےغیرتی ہو گئی کہ جس سے غیرت کا احساس بھی نہیں ہوتا تھا

حالانکہ اس حالت میں بھی معلوم ہوتا تھا کہ یہ لوگ اس کو بے غیرتی جانتے ہیں مگر اپنے پر اس کا اثر نہیں پیدا ہوا۔ اس کی تعبیر کیا ہے۔ حضور خاص طور پر توجہ فرمائیں حضور کی فیض برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب کچھ امید ہے ؎

اولیا را ہست قدرت از الٰہ　　تیر جستہ باز آرندش ز راہ

آپ کی ذات اقدس کے سایہ میں اللہ تعالیٰ مکارہ دنیوی و اخروی سے محفوظ رکھیں ؎

دور میں ساغر رہے گردش میں پیمانہ رہے　　سیکڑوں کے سر پہ یارب پیر میخانہ رہے

تحقیق۔ السلام علیکم۔ لا الہ الا اللہ کس وہم میں مبتلا ہو گئے۔ اول تو آپنے کو اس درجہ ہی کا کیوں سمجھا جاوے کہ ہمارا خواب خواب ہے۔ پھر اگر خواب بھی ہو تو غیر اختیاری ہے غیر اختیاری سے کیا قلق۔ اگر قلق اس سبب سے ہے کہ یہ علامت ہے کسی بری حالت کی تو اس کا علاج یہ تو نہیں ہے کہ تعبیر معلوم کرنے کی کوشش کیجائے۔ کیونکہ اس سے تو جو محتمل تھا وہ مظنون ہو کر قلق بڑھا دیگا۔ بلکہ اس کا علاج یہ ہے کہ دعا کیجئے کہ اے اللہ ہر بلا و فتنہ کو ٹالدے بس کافی ہے۔ اور یہ تو بتلایئے اگر بدون خواب دیکھے کوئی فتنہ پیش آجاتا تو اس وقت اس کی کیا تدبیر کیجاتی۔ وہی اب کیجئے۔ پریشانی سے کیا فائدہ۔ اب تعبیر سنئے برہنگی اشارہ ہے تجرد عن التعلقات کی طرف اور کھانے میں شریک نہ ہونا اشارہ ہے تاخر فی الرتبہ کی طرف اب فرمایئے۔ مگر احتیاطاً پھر بھی دعاء و تعوذ مناسب ہے اور کیا وہ حدیث آپ بھول گئے کہ پریشان خواب دیکھکر کیا عمل کیا جاوے جس سے اس کی مضرت دفع ہو جاوے۔ حصہ ذکر ص۲۱

حال: اسی حیص بیص میں (یعنی حاسدین کی اذیت کے تردد میں) تھا کہ ایک روز حضرت حاجی صاحب کو خواب میں دیکھا فرمایا کہ یہ دقتیں مجھے بھی پیش آئی تھیں اور تعلیم لطائف کی نسبت میں نے استفسار کیا فرمایا کہ ہاں جی ہاں یہ سب حجاب ہے۔ پھر میں نے کشف کی نسبت کچھ دریافت کیا اس کا جواب یاد نہیں رہا۔ میری بات ختم نہیں ہونے پائی تھی کہ ایک صاحب دوسرے نے آکر حضرت کو اپنی طرف مخاطب کر لیا میں خاموش ہو گیا بعد ختم سوال جواب ان کے جو مجھے یاد نہیں رہا میں نے حضرت سے کہا کہ حضرت اگر مولانا صاحب ہوتے اور اس طور سے درمیان میں کوئی بات کرنے لگتا تو مولانا صاحب اس کی پوری خبر لیتے اس بات کے کہنے سے میرے حضرت بہت ہنسے اس کے بعد خاموش ہو کر بیٹھ رہے پھر میری

آنکھ کھل گئی۔ اس کی تعبیر سے ضرور مشرف فرمائیگا۔
تحقیق۔ حضرت کی منامی زیارت اور منامی بشارت اور تحقیق علمی و تصدیق حالی جو اس ناکارہ کے متعلق ہوئی آپ کے لئے یہ سب نہایت برکات در برکات ہیں اور سب اصح الدلالت ہیں

تربیۃ حصہ ہشتم صفحہ ۶۲

حال۔ میں نے خواب میں ایک شہر بارونق دیکھا ہے جس میں ایک مکان نہایت عمدہ بنکر تیار ہوا ہے۔ تھانہ بھون شہر کا نام ہے اور مکان حکیم الامت اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے میں نے صبح اٹھکر غور کیا کہ آیات اور احادیث صحیحہ جو محبین خدا کی فضیلت میں آئے ہیں ان کا مقتضا یہی ہے کہ محبین خدا عز اسمہ کی ارواحیں بار بار کر اس طرح سے قبض کیجائیں کہ ملائکہ اچھی طرح سے اور عمدہ صورت میں آکر سلام کریں اور کسی سیر و تفریح کے بہانہ سے لیجائیں جیسا کہ جناب کے بعض خادموں نے جان نکلنے کے وقت نہایت مسرت سے یہ کہا ہے کہ مجھے حکیم الامت تھانوی لینے کے لئے آئے ہیں۔
تحقیق۔ یہ نہ سمجھنا کہ سچ مچ وہ ہی شخص ہوتا ہے اس کو تو خبر بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ کوئی روح مقدس یا کوئی فرشتہ اس صورت میں بمصلحت انس ہوتا ہے۔
حال۔ یہ کہکر عالم بقا کو تشریف لے گئی چنانچہ ان ہی افراد میں سے حضرت مولنا مولوی ...... ساکن نظام الدین دہلی ہیں۔ جو برادر ہیں مولوی محمد یحیٰی صاحب تاجر کتب گنگوہ سہارنپور کے۔ خادم اسی طرح فکر کرتا ہوا کسی اور دن سو گیا۔ تب یہ ہی حضرت مذکور مرحوم خواب میں تشریف لائے اور میرے خیال کی تائید کی یعنی اسی طرح سے ہوگا۔ خاص مومنین محبین کے ساتھ جو اشرف علی صاحب تھانوی سلمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوگا۔ یعنی ان کو یہ خبر نہیں دیجادیگی کہ دنیا سے تشریف لے آئے۔
تحقیق۔ یہ تشبیہ ہے کہ اس طرح چلے آویں گے۔ جیسے گویا خبر ہی نہیں۔
حال۔ بلکہ اسی موجودہ حالت میں خوشی کا اضافہ کر کر عالم آخرت یعنی برزخ کے تھانہ بھون میں مقیم کیا جائیگا۔ اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوگا۔ اور آپ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں گے حضرت یہ خواب کی باتیں ہیں۔ اس لئے میں ان پر نظر نہیں کرتا۔ لیکن آپ کی نظر کتابوں پر بہت گذری ہے۔ اس لئے حضرت میرے خیال کی تائید کردیں یا اصلاح کردیں
تحقیق۔ جا بجا لکھدیا ہے۔

تربیۃ حصہ ہشتم صفحہ ۶۴

حال۔ میں نے ایک خواب دیکھا جس کا مضمون یہ ہے کہ میں نے پیشاب کیا۔ اور پیشاب کرکے تیل سے استنجا کیا۔ قیاس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ میٹھا تیل تھا۔ اور پھر اسی تیل سے میں نہایا ہوں۔ میں اپنے سر کے اوپر پٹھے دیکھتا ہوں حالانکہ میں پٹھے نہیں رکھتا۔ مگر اس وقت خواب میں پٹھے ہی دیکھتا ہوں۔ حضرت جواب کا منتظر ہوں۔

تحقیق۔ معلوم ہوتا ہے۔ بعضے افعال حسنہ میں کچھ بدعات ملحق ہیں۔ کہ وہ تطہیر باطنی کے لئے موضوع نہیں اور ان کو نیک سمجھ کر کیا جاتا ہے۔ اور بعضے افعال حسنہ حدود کی رعایت سے کئے جاتے ہیں پس اس خواب میں تنبیہ اور تسلی دونوں ہیں۔ تربیۃ حصہ ہفتم صفحہ ۴۸۔

حال۔ دوسرا خواب یہ دیکھا کہ حضرت عمرؓ کا جنازہ آرہا ہے۔ اور مجمع بہت زیادہ ہے نعش مبارک حضرت عمرؓ کی ایک پلنگ پر ہے۔ اور جسم کھلا ہوا ہے یعنی کرتا اتارے ہوئے ہیں۔ اور پائجامہ پہنے ہوئے ہیں۔ اور بالکل حضور سے مشابہ ہیں یعنی جس وقت حضور غسل کے لئے جاتے ہیں پس وہی شکل معلوم ہوئی جب جنازہ قریب آیا میں جنازہ کے قریب گیا۔ اور چلا کر کہا خلیفہ ثانی کی نعش ہے۔ پس دوسری جانب حضور بھی کھڑے تھے۔ اور حضور نے مجھے ڈانٹ کر کہا کہ تم کمزور بہت ہو اور اور بھی فرمایا جو یاد نہیں۔ اور خود حضور مجمع کی طرف متوجہ ہو کر کچھ فرمانے لگے۔ اور جنازہ بدستور پلنگ پر مشابہ بہ حضور اقدس موجود تھا۔ اور دوسری جانب حضور کرتہ پہنے ہوئے جو آجکل استعمال میں ہے کچھ فرما رہے ہیں۔

تحقیق۔ اشارہ ہے کہ میرا مذاق حضرت عمرؓ کے مناسب ہے اور ان کا جنازہ دیکھنا اشارہ ہے کہ یہ مذاق مردہ ہو چلا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس ناکارہ کے ہاتھوں اس کا احیاء فرمایا اور کمزور اس پر کہا کہ چلا جو اٹھے اس عدم ضبط پر تنبیہ کی گئی ہے اس میں اشارہ ہے آپ کے متاثر ہونے کی طرف۔ مذاق صحیح کے کم ہو جانے سے اور تنبیہ کا حاصل یہ ہے کہ صبر و سکون سے کام لینا چاہئے۔ پس خواب جامع ہے بشارت رائی و مرئی لہ کے۔ تربیۃ حصہ ہفتم صفحہ ۴۲

حال۔ خواب بہت دیکھا کرتا ہوں بعضے بعضے خواب عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اگر ارشاد ہو تو بذریعہ عریضہ یا زبانی عرض کروں۔

تحقیق۔ جو خواب زیادہ اہم معلوم ہو اس کو لکھ دیجئے۔ بعض اوقات زبانی بیان کے وقت فوراً اس کی تاویل ذہن میں نہیں آتی۔

حال۔ عرصہ ہوا دو مرتبہ خواب دیکھا کہ غلیظ کھا رہا ہوں۔ حتی الوسع تجارت میں احتیاط کرتا

ہوں

تحقیق بعض اوقات تو یہ محض تحیر زدی کا اثر ہوتا ہے اور بعض اوقات کوئی ناشروع کلمہ صادر ہوجانے سے ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ تربیۃ السالک حصہ ہفتم صفحہ ۲۰۷ ۔

سوال ۔ گو خوابوں کی طرف ملتفت نہیں ہوں نہ اُن کا کچھ اعتبار کرتا ہوں مگر ایک خواب برائے تعبیر عرض خدمت اقدس ہے ۔

خواب ۔ ایک روز کیا دیکھتا ہوں کہ حضور والا ایک میدان وسیع وطویل میں ۔ اس غلام کے ساتھ کھڑے ہیں ۔ اور کسی کا انتظار فرما رہے ہیں ۔ اس میدان کے بالکل درمیان میں ایک خوفناک سڑک ہے جس کی داہنی طرف شاید دیوار ہے ۔ اور اس دیوار کے داہنی طرف کوئی بڑا باغ ہے ۔ اور سڑک کے بائیں طرف بڑا ہی ڈراونا ہیبت ناک جنگل ہے ۔ جس میں طرح طرح کے پھاڑ کھانے والے جانور موجود ہیں ۔ اور اس کے داہنی طرف دیوار بھی نہیں ہے اسی سڑک سے حضور والا کی طرف ایک شخص حیران و پریشان چلا آرہا ہے ۔ جب وہ قریب آیا تو حضور سے خائفانہ لہجہ میں کہنے لگا کہ حضرت بڑا سخت مقام ہے حضور والا نے میری طرف اشارہ فرمایا کہ تم اس راہ کو جلد طے کرو ۔ میں نے ڈر کر عرض کی کہ حضور ایسا پر خطر راستہ بغیر رہبر کے کیسے طے کروں ۔ یہ سنکر حضور والا نے فوراً ایک کتاب مجھکو عنایت کی اور وہ کتاب قصد السبیل تھی ۔ بندہ جب مستعد ہوا تو ایک تیز رفتار گھوڑا سواری کو ملا بندہ نے آناً فاناً سارا سفر طے کیا گو راہ میں داہنی طرف درندے ملے مگر کسی نے گزند نہ پہونچائی ۔ اور جب سارا رستہ بلا تعب ختم کر چکا تو غلام کو حضور کا خیال آیا ۔ خیال کے آتے ہی بندہ نے اپنی سواری پھیر لی اور آن واحد میں حضور کے پاس آن موجود ہوا ۔ آتے ہی حضور والا نے سوال فرمایا کہ تم نے راستہ کو کیسا پایا ۔ غلام نے نہایت ادب سے عرض کیا کہ حضور بہت ہی آسان راستہ میں نے پایا اس کے بعد حضور نے قصد السبیل غلام سے واپس لے لی ۔ اس خواب میں پریشان کن امر یہ ہے کہ حضور نے قصد السبیل واپس کیوں لے لی ۔

الجواب ۔ ماشاء اللہ مبارک خواب ہے اس میں بشارت ہے ۔ طرق کے سہل ہوجانے کی اور اشارہ ہے طریق قصد السبیل کے صحیح ہونے کا اور قصد السبیل کی واپسی اشارہ ہے مقام تکمیل کی طرف کہ کسی نے حضرت جنید رح سے پوچھا ما النہایۃ انھوں نے فرمایا ۔ العود الی البدایۃ جس کا ایک جزو یہ بھی ہے کہ بعد کمال کے مجاہدہ ابتدائیہ کی حاجت نہیں رہتی ۔ بقول مولانا رح خلوت وچلہ بر دلازم نہ ماند

حال۔ بندہ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک بڑی مسجد میں حضرت والا ہیں اور احقر اور خواجہ صاحب اور بھائی محمد الیاس صاحب وغیرہ بہت سے خدام ہیں اور سندیں دیجا رہی ہیں۔ ایک مسودہ لکھکر اس کی نقلیں احقر سے اور اور ایک دو خادم سے کرائی گئی ہیں اور غالبا بھائی صاحب سے بھی نقل کرائی گئی ہے۔ تو نقلیں ہوئی تھیں فرمایا اس وقت یہی کافی ہیں یہ دیدیجا دیں ابھی مکان پر جلکر اور لکھ لیجادیں گی۔ توکی ضرورت شدید ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک ان میں سے مجھکو بھی ملنے والی ہے۔ اور ایک بھائی صاحب کو۔ بھائی صاحب نے جلدی سے اپنی سند لے لی۔ اور میں نے لکھکر حضرت کے سامنے رکھدی اس خیال سے کہ جلدی کیا ہے۔ خود لینا خلاف ادب ہے۔ اگر حضرت کی رائے ہوگی خود دیدینگے۔ ورنہ مکان پر چل کر لیجادیگی۔ اتنے میں دیکھا کہ حضرت اس مسجد میں داہنی طرف کو ہٹکر بیٹھ گئے اور چند خدام دو زانو مودب سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور حضرت ایک کالا نہایت سیاہ چمکدار جبہ سر سے پیر تک پہنے ہوئے ہیں کہ نہایت ہی اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اور حالت استغراق کی سی ہے۔ میں نے بھی چاہا کہ اس مجمع میں شریک ہوجاؤں اور دبے پاؤں داہنی طرف کو حضرت کے متصل پہونچا تو فوراً حضرت نے میری طرف نظر اٹھائی اور غایت شفقت سے بٹھایا یہ خواب صبح صادق کے وقت دیکھا ہے۔

تحقیق۔ خواب نہایت مبارک ہے یہ سندیں تکمیل کی ہیں۔ اس میں بشارت ہے ان اصحاب سند کی تکمیل کی مع اختلاف احوال اہل سند کے کسی میں اضطراب ہے۔ کسی میں اناۃ اور سیاہ رنگ کا جبہ صورت ہے۔ فناء کی اور اس کا سابغ ہونا اشارہ ہے فناء کے کمال کی طرف حالاً یا مآلاً رزقنا اللہ تعالیٰ وایاکم۔

تربیت حصہ ہشتم صفحہ ۸۸

حال۔ حضور والا مدتے مدید رو بمرور نہاد از ارسال خط وکتابت بجناب والا محروم و مہجور بیشتر این احقر بخواب دید کہ حضرت مرا می پرسند کہ مدت داخل شدن شما بسلسلہ چند سال و تعداد و مقدار خط وکتابت کہ من کردہ بودید چیست بجواب احقر گفت مدت داخل شدن بندہ بسلسلہ قریب دہ سال ست و بعد نمودن دستہ خط ہائے کہ بحضور کردہ بودم نہایت قلیل و اندک بنظر آمد بنا بر آں حضرت بر بندہ بصورت ملامت سکوت فرمودہ اندازین بیقین میدانم کہ درین خاندان از خط وکتابت کردن فیض و برکات می رسد۔

تحقیق۔ ہمچنیں ست

حصہ تذکر ص۸۹

حال۔ حضرت کے ساتھ تو بفضلہ تعالیٰ خادم کو بہت ہی اعتقاد ہے۔ الحمد للہ علی ذلک مگر دو خواب

میں نے زیادہ دن ہوئے دیکھے کہ جس سے اور محکم ہوگیا۔ وہ خواب بھی عرض خدمت کرتا ہوں تاکہ حضرت کی زبان فیض ترجمان سے تعبیر سنکر اور دل کو خوشی اور اعتقاد میں پختگی پر پختگی ہو جاوے وہ یہ ہے کہ ایک دن عیدگاہ تھانہ بھون میں بیٹھے بیٹھے سو رہا تھا اور زبان پر سبحان اللہ اور الحمد للہ جاری تھا۔ کہ دیکھا ایک شخص (جہاں تک گمان ہوتا ہے وہ شخص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تھے) آئے اور (حضرت کی طرف اشارہ کرکے) فرمایا ان کی وجہ اور ذریعہ سے تھانہ بھون والوں کی مغفرت ہوگی۔

خواب دوم۔ ایک روز مسافرخانہ خانقاہ میں سوتا تھا۔ ایک شخص کوئی بزرگ آئے اور فرمایا کہ یہ (یعنی حضرت) محبوبیت کا درجہ رکھتے ہیں۔

تحقیق۔ ہاں خداتعالیٰ کی رحمت سے سب امید ہے۔ ورنہ مجھکو جو حالت اپنی معلوم ہے اس پر نظر کرکے تو بجز شرمندگی ہے۔

حصہ مذکورہ ۹۷

حال۔ آج رات کو خواب میں دیکھا کہ نماز کی جماعت ہو رہی ہے حضرت والا نماز سے علیحدہ ہیں۔ میں جماعت میں شریک ہوں اور غالباً امام ہوں اور قرات جہر سے کر رہا ہوں۔

تحقیق۔ یہ امامت رہبری ہے سلوک کی جو کہ بوجہ ذریعہ قرب ہونے کے نماز کی صورت میں متشکل ہوا اور چونکہ اس رہبری کے لئے اسماع طریق کا مخاطب کو لازم ہے اس لئے قرات کو بالجہر دیکھا اور چونکہ اس رہبری میں میرا تعلق تم سے متبوعیت کا ہے نہ کہ تابعیت کا اس لئے مجھکو شریک یعنی مقتدی نہیں دیکھا۔ بلکہ نگرانی کرتے ہوئے پایا چنانچہ واقع بھی یہی ہے

حال۔ اور نماز میں قرآن کی بجائے قضٰی قَضَیَا قَضَوا الخ گردان پڑھ رہا ہوں حضرت نے ذرا تیز لہجہ میں فرمایا کہ اس وزن پر مہموز کی گردان بھی تو ہے وہ کیوں نہیں پڑھتے۔ تو میں سوچنے لگا کہ مہموز کی کونسی گردان مراد ہے۔ پھر فوراً میں نے رأیٰ رَأَیَا رَأَوْا الخ کی گردان پڑھی حضرت خوش ہوئے معلوم ہوا کہ یہی مراد تھی۔ پھر میں نے اس کا مضارع یرٰی یَرَیَانِ یَرَوْنَ پڑھا

تحقیق۔ قضی بمعنی ادا کے ہے یہ اشارہ ہے صدور اعمال کی طرف۔ میرے مشورہ کے معنی یہ ہیں کہ صرف مباشرت اعمال پر کفایت نہ کریں بلکہ ان میں مراقبہ رویت کا بھی ملحوظ رکھیں۔ کہ اعمال کی روح بھی ہے مطلب یہ کہ تعلیم و تربیت میں اس کا اہتمام زیادہ رکھیں کہ صورت اعمال کیساتھ انکی روح بھی ہو۔

حال۔ تعبیر کچھ سمجھ میں نہیں آئی مگر دل خود بخود کہتا ہے کہ خواب اچھا ہے اور اس میں سلوک کے متعلق کسی امر کی تعلیم ہے۔

تحقیق - ظاہر بھی ہے چنانچہ بیساختہ جو میرے قلب پر وارد ہوا میں نے لکھدیا۔

حال - حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری دیکھنے سے دل پر عجیب اثر ہوا گویا یہ محسوس ہوتا تھا کہ مجدد صاحبؒ کو بندہ دیکھ رہا ہے۔ ایک روز انہیں ایام میں خواب دیکھا کہ حضرت مجدد صاحبؒ فرما رہے ہیں کہ تو میرا اتباع کر یا میرے خلیفہ مولنا اشرف علی صاحب کا صورت و شبیہ کچھ نہیں دیکھی۔

تحقیق - اشارہ ہے اتحاد ہر دو مشرب کی طرف۔

تربیۃ النور صفحہ ۵

حال - خاکسار نے ایک خواب دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ خاکسار کو خواب میں معلوم ہوا کہ آنجناب کے خدام بہت سے ایک جگہ کھڑے ہوئے ہیں۔ اور خاکسار بھی ان میں کھڑا ہوا ہے۔ اور آنجناب اچانک تشریف فرما ہوئے اور آنجناب کے سر پر ایک عمامہ بندھا ہوا ہے۔ سبز و زرد رنگ کا چھپا ہوا ہے۔ جو کہ میں نے آج تک اپنی عمر میں ایسا خوبصورت کپڑا نہیں دیکھا۔ اور ایسی چمک دمک اس عمامہ میں تھی جو کہ میرے بیان سے باہر ہے۔ اور وہ آنجناب کے سر پر اس طریقہ سے بندھا ہوا ہے جیسا کہ عربی باندھا کرتے ہیں۔ اس حالت میں آنجناب کو دیکھکر تمام خدام خوش ہو رہے تھے۔ کہ اتنے میں ایک آدمی آیا جو کہ بظاہر مسلمان معلوم ہوتا تھا۔ اس آدمی سے آنجناب نے کچھ باتیں فرمائیں۔ آنجناب کی باتیں سنکر اس کمبخت نے آنجناب کی شان میں ایک کلمہ گستاخانہ ایسا کہا جو کہ خاکسار اپنی زبان سے کہنا پسند نہیں کرتا ہے اس کلمہ کو سنکر تمام خدام کو بہت جوش ہوا لیکن آنجناب کی وجہ سے اس کو کچھ نہ کہہ سکے اور نہ آنجناب نے اس آدمی کو زبان سے برا کہا اور نہ ہاتھ سے تکلیف دی بس وہاں سے وہ آدمی چلا گیا۔ اور آنجناب بھی وہاں سے تشریف لے گئے۔ تمام خدام آنجناب کے وہیں کھڑے رہے۔ خاکسار کو جو کچھ جوش آیا تو اس آدمی کو بھاگ کر پکڑ لیا۔ اور خاکسار نے اپنے پیر میں سے جوتہ نکال کر پانچ جوتہ بہت زور سے مارے۔ اور اس کو پکڑ کر تمام خدام کے روبرو لایا۔ اس کا حال دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ مسلمان نہیں۔ بلکہ کافر ہے۔ اس خواب کو دیکھکر میری آنکھ کھلگئی اور طبیعت میں حیرانی سی معلوم ہوئی۔

تحقیق - بشارت ہے۔ کہ الحمد للہ یہ احقر مع اپنے احباب کے حق پر ہے۔ اور جو شخص بظاہر مسلمان معلوم ہوتا تھا۔ اور آخر میں کافر نکلا اس سے اشارہ ہے ان لوگوں کی طرف جو

مسلمان ہوکر کافروں کا سا کام کرتے ہیں۔ جیسا آجکل اس کی بہت کثرت ہے اور اس کا مضروب ہونا اشارہ ہے ایسے لوگوں کے مغلوب و مخذول ہونے کی طرف غرض بہت اچھا خواب ہے۔ (تربیت النور صفحہ ۲۱)

حال۔ رات میں نے حسب ذیل خواب دیکھا ہے جس کے بعد سے طبیعت بہت پریشان ہے۔ امیدوار ہوں کہ تعبیر خواب سے مطلع کیا جاؤں۔

خواب۔ ایک راستہ ہے جس میں طوائفیں رہتی ہیں۔ میں بہت روز کے بعد مکان پر پہنچا کیا دیکھتا ہوں کہ جہاں اور ہیں وہیں میری اہلیہ و دور رشتہ کی ہمشیرہ بھی ہیں۔ اور ان کا بھی وہ طریقہ ہے۔ اور علیحدہ علیحدہ مکان ہے۔ اور شاید کچھ بات میں نے کی یاد نہیں

تحقیق۔ بیساختہ جو تعبیر ذہن میں آئی وہ لکھتا ہوں۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم آپ کی نگاہ کسی اجنبی نامحرم پر پڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمایا کہ اگر کسی کی بی بی یا رشتہ دار اس وضع کی ہو کتنا صدمہ ہوتا ہے تو بے انصافی کی بات ہے۔ کہ دوسرے شخص کی بی بی یا رشتہ دار عورت کے لئے اس کو گوارا کیا جائے۔ پس یہ عقلی دلیل ہے زجر ہے۔ سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔ (تربیت النور صفحہ ۳۷)

حال۔ اور یہ خواب دیکھا کہ کوئی شخص احقر کو امانت دینا چاہتا ہے اور کچھ ایسا کہتا ہے کہ ضائع نہ کرنا اس پر بندہ نے حماقت سے مسئلہ لزوم ضمان و عدم لزوم ضمان کا شروع کر دیا۔ فوراً آنکھ کھل گئی۔

تحقیق۔ مبارک خواب ہے بشارت ہے اسی امانت محمولہ انسان کے حقوق کی توفیق کی اور ضمان کا مسئلہ شروع کر دینا۔ حماقت نہیں تھا۔ دلیل ہے۔ اتباع سنت کی کہ خواب میں بھی اس کا خیال رہا بناءً علی ذہاب الذہن الی الامانۃ الحسیۃ اور اس کے ساتھ ہی یہ اس اشارہ کو بھی متضمن ہو سکتا ہے۔ کہ اس امانت معنویہ کے حقوق سے ڈر لگا اور یہی ڈر جالب رحمت و توفیق ہے۔ جیسا حدیث میں ہے کہ اگر قضا پر کوئی مجبور کیا جاوے۔ تو اس کی غیب سے اعانت ہوتی ہے۔ (تربیت النور صفحہ ۳۹)

حال۔ آج شب کے اخیر حصہ میں بندہ کی جو آنکھ کھلی تاہم لیٹا ہی ہوا تھا۔ ناگہاں درمیان نوم و تیقظ یہ دیکھا کہ میں سفر میں ہوں۔ اور ایک اسٹیشن پر ریل سے اترا۔ اور وطن جانے کا قصد ہے اور چونکہ وہاں سے وطن تھوڑی دور ہے۔ اس لئے اسباب خود بغل میں لے کر پیادہ

چلدیا آگے دیکھتا کیا ہوں کہ شاہی آدمی مسافروں کو روکے کھڑے ہیں اور جانے نہیں دیتے اور کہتے ہیں۔ کہ ہمیں اس کا حکم کیا گیا ہے۔ مگر ان کے شاہی ہونیکی کوئی علامت معلوم نہیں ہوتی۔ اور وجہ روکنے کی انہوں نے بیان کی مگر یاد نہ رہی۔ اس واقعہ سے سخت پریشان ہوا اسی پریشان حالی میں دیکھا کہ اس راستہ سے دائیں اور بائیں بھی وطن کا راستہ ہے دائیں طرف سے اول لوگوں کا قرب ہے۔ اس لئے بائیں جانب کے راستہ کو ایک آدمی کے ہمراہ چلا تو کچھ دور چلکر دیکھا کہ یہ راستہ سخت وحشت ناک ہے۔ اور سباع کا اندیشہ بھی ہے اور یہاں ایک دریا بھی اس کے کنارہ کو بہ گذرتا ہے۔ یہاں کی وحشت اور خوف سے لرزاں ہوکر پھر راہ بجانب سڑک معروفہ لیا اتنے میں آنکھ کھل گئی۔ اسی وقت معلوم ہوا کہ کوئی شخص کہتا ہے مولوی صاحب ملک الموت آئے ہیں۔ آپ کے دائیں جانب بیٹھے ہیں اِدھر اُدھر دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا لیکن اس وقت نہایت مطمئن تھا۔ اور قلب پر خوف کا شائبہ بھی نہ تھا۔ بین النوم والیقظہ کی حالت سے تفکر ہے کہ دیکھئے عوائق سلوک سے نجات حاصل ہوگی یا نہیں۔ حضور بھی ہمت اور دعا سے دستگیری فرمائیں۔ بالکل بیداری کی حالت میں بحیثیت ملک الموت کے اخبار سے کیا مراد ہے۔ اور مقصود اس سے کیا ہے امید کہ جواب باصواب سے تسکین خاطر غلام ہوگی۔

تحقیق۔ ایسے منامات یا خیالات کو میں معتد بہ نہیں سمجھا کرتا اور یہی رائے بھی دیا کرتا ہوں کہ ان کی طرف التفات نہ کیا جاوے۔ اور اس لئے تعبیر کی فکر میں بھی نہیں پڑتا لیکن اگر بیساختہ کوئی تعبیر یا توجیہ ذہن میں آجاتی ہے تو بطور احتمال غالب اس کو ظاہر بھی کردیتا ہوں۔ چنانچہ اس مضمون کو بالکل ختم کردینے پر جو دفعتہ ذہن میں مضمون آیا اس کو لکھتا ہوں کہ وطن سے اشارہ ہے مقصود کی طرف۔ اور وہ روکنے والے موانع سلوک ہیں جو اپنی جیسی کوشش کرتے ہیں اور ملک الموت اشارہ ہے موت قبل الموت یعنی مقام فنا کی طرف۔ تو اس میں اشارہ ہے ان عوائق کے اندفاع کی طرف پس یہ واقعہ بشارت ہے حصول الی المقصود کی طرف۔ ولنعم ما قیل کانہ حاصل الواقعۃ ؎

در راہ عشق وسوسۂ اہرمن بسی است ہشدار گوش را بہ پیام سروش دار

تربیت النور صفحہ ۵۱

ایک اجازت یافتہ کا خط

حال۔ الحمد للہ اب قلب کی وہ حالت نہیں رہی ظلمت کے بعد نور اور موت کے بعد حیات

پیدا ہو گئی۔ سچ ہے ان اللہ یحیی الارض بعد موتہا۔ مغرب کے بعد سے عشا تک مسلسل ذکر جہر مقرر کر لیا ہے جس میں چھ ہزار تک ہو جاتا ہے اور رات کو بارہ تسبیح کے بعد بھی کچھ ہو جاتا ہے آج رات ایک خواب دیکھا ہے جس کو عرض کرنے کو جی چاہتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس طرح کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کی جماعت ہے جس میں احقر بھی شامل ہے۔ اور جناب والا کے بہت سے خدام ہیں حضور آگے آگے جا رہے ہیں اور ہم لوگ پیچھے ہیں۔ اتنے میں ایک جوگیوں کی جماعت پر حضور کا گذر ہوا۔ آپ وہاں ٹھہر گئے میں کچھ پیچھے رہ گیا تھا جلدی کر کے میں بھی جا ملا۔ حضور[عہ] نے فرمایا کہ ان لوگوں سے ملو۔ میں نے ان لوگوں سے ہاتھ اٹھا کر سلام کا اشارہ کیا وہ سب اپنی اصطلاح میں کچھ کچھ کہنے لگے (جو گویا سلام کا جواب تھا) اور وہ جوگی ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ جیسے بہت ریاضتیں کئے ہوئے ہوں۔ وہ لوگ ہمارے قلوب کی طرف نظر کرنے لگے۔ اس وقت میں خوش رہا تھا اور مسرور تھا کہ الحمد للہ ہماری روحانیت حضور کی برکت سے ان لوگوں سے بہت قوی ہے ان جوگیوں نے بھی اس کا اقرار کیا۔ اور وہ جوگی حضور کے ساتھ بہت تعظیم سے پیش آئے اس کے بعد آپ آگے چلے میں بھی ساتھ ہوا۔ پھر میں نے خیال کیا کہ اس بڑے جوگی کو جو ان کا سردار ہے ہدایت کرنی چاہئے۔ میں لوٹا اور اس کو اسلام کی تبلیغ کی۔ اس نے وعدہ کیا کہ میں اسلام لاؤنگا۔ پھر میں حضور سے جا ملا اور وہ جوگی بھی آیا اس وقت حضور نے فرمایا۔ کہ (میں خاتم الانبیا ہوں توراۃ اور انجیل وغیرہ تمام کتب آسمانی میرے ذکر سے بھری ہوئی ہیں) اس پر اس جوگی نے مجھ سے کہا کہ میں حضور کو سچا سمجھتا ہوں اور آپ کی عظمت میرے دل میں ہے مگر ایمان لانا ذرا دشوار ہوتا ہے۔ اپنی قوم سے ڈرتا ہوں۔ اس وقت جو میں نے حضور کو دیکھا تو پہلی صورت نہ تھی۔ بلکہ اس وقت جناب والا کی صورت میں حضور کو دیکھا۔ اور آپ نے مجھے یہ فرمایا کہ یہ جوگی لوگ اوم خدا کو بھی کہتے ہیں۔ اور روپیہ کو بھی۔ اور اس کے معنی قرض کے بھی ہیں۔ پھر بیدار ہو گیا۔ اور ایک خاص انشراح قلب میں اب تک ہے۔ تعبیر سے مشرف فرمایا جاوے۔

تحقیق۔ بعض اجزا کی تو وہی تعبیر معلوم ہوتی ہے جو آنعزیز نے سمجھی تھی۔ کہ یہ دنیا پرست اور ہندوؤں سے تشبہ کرنے والے لوگوں کی صورت ہے۔ وان زعموا انہم مسلمون

[عہ] اس وقت اپنا نام حضور کی زبان سے سنکر دل بہت مسرور ہوا۔ ۱۲ منہ۔

یا اس کے قریب ہو یعنی وہ ہنود جو مسلمانوں کی موافقت کا دم بھرتے ہیں۔ مگر واقع میں موافق نہیں۔ بہر حال میں اللہ تعالیٰ نے ایسی جماعت کی حقیقت دکھلادی اور بقیہ اجزا کی تعبیر یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مطمئن کردیا کہ خواب دیکھنے والے کی جماعت والے حق پر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال درجہ متبع ہیں اور یہ بھی دکھلا دیا کہ جماعت غیر محقہ کا اثر جماعت محقہ پر نہ ہوگا۔ اور روپیہ یعنی دنیا کو مقصود سمجھنا درجہ یحبونھم کحب اللّٰہ میں جو خاص خلاصہ ہے جماعت غیر محقہ کی حالت کا ناخر جزو میں اس طرف اشارہ ہے۔ تربیت النور صفحہ ۵۷

حال ۔ دوسرا دن ویسا ہی حالت میں ایک بزرگ بڑا عالم عظیم الشان بلباس مسنون ظاہر ہوا۔ کسی نے ان کا نام بھی بتلایا یاد نہ رہا۔ انھوں نے حضور کا نام مبارک لے کر کہا کہ وہ صاحب فہم ہیں۔ اور صاحب کا نام (نام بھول گیا) لیکر کہا کہ وہ صاحب وصف یا صفت ایسا ہی مجھ کو کہا اس کی تعبیر سے بندہ کو مطلع فرمایا جاوے۔

تحقیق ۔ بشارت ہے کہ جس شخص سے آپ کا اصلاحی تعلق ہے وہ دین کی بات غلط نہ سمجھے گا

تربیت النور صفحہ ۱۷

حال ۔ چونکہ بعض خواب مبشر و منذر ہوتے ہیں لہذا حال کے دو خواب پیش ملاحظہ ہیں۔

(۱) میں اور ایک صاحب اور دونوں کسی اسٹیشن پر اوستاذی حضرت مولنا...... صاحب مدظلہ کے استقبال کو گئے ہیں جس گاڑی سے موصوف کی آمد تھی جب وہ آئی تو ہم دونوں دوڑے۔ گاڑی ابھی رکی نہ تھی کہ انجن کے آگے ساتھی صاحب نے نکلنے کا ارادہ کیا۔ تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا۔ جب گاڑی بالکل رک گئی تو دونوں آگے بڑھے اور دوڑے جارہے تھے کہ انجن کے قریب متصلاً جو گاڑی یعنی کرانچی تھی اس میں پانچ یا چھ شخص بیٹھے تھے جن میں سے ایک صاحب کی صدری میں دو تین بڑے بڑے پیوند لگے تھے۔ اور چہرہ پر بشاشت تھی۔ چونکہ ان میں سے بعض کو میں پہچانتا تھا اس لئے سلام کیا اور مولنا موصوف کی تلاش میں آگے بڑھا۔ دو ہی چار قدم چلا تھا۔ مرقع صدری پوش صاحب نے مجھے بلایا جب میں اونچی کرانچی کے قریب آگیا تو جلسا گاڑی سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ...... بڑا خوش نصیب ہے۔ کیونکہ اس نے حضرت مولنا (یعنی حضور) کی خدمت میں کسی دعا کے لئے لکھا تھا۔ لیکن حضرت مولنا نے فرمایا کہ گو...... نے فلاں امر میں دعا کے لئے لکھا ہے۔ لیکن میں اس کے لئے وہ دعا کیوں نہ کروں جو دین و دنیا میں کام

آوے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک اسے دنیا میں با ایمان رکھے۔ اور ایمان سے اٹھاوے اور (قول صدری پوش صاحب) تم (جلسار گاڑی) جانتے ہو کہ حضرت مولنا کی دعا قبول بھی ضرور ہو گئی۔ میں نے ان سے کہا کہ ہاں وہی بہتر ہے۔ جو حضرت مولنا نے فرمایا اور تھوڑی دور تک ان کی طرف پھر پھر کر یہی جملہ کہتا چلا گیا کہ وہی بہتر ہے جو حضرت مولنا نے فرمایا۔

تحقیق۔ مبارک ہو واقعی مبشر خواب ہے۔ (تربیت النور صفحہ ۶۸)

حال۔ غلام غفلت میں تھا کہ ناگاہ آپ کے مکان پر پہونچا جہاں صرف ایک آپ اور ایک اور تو آپ مجھ سے سوال فرماتے ہیں کہ ...... تم کیا علم پڑھتے ہو غلام نے کہا کہ اردو۔ تو آپ نے اسی وقت کہا کہ اردو کے کیا معنی میں نے کہا کہ اردو معنی لشکر چونکہ لشکر میں طرح طرح کے باشندے ہوتے ہیں بس میں اتنا ہی کہنے پایا تھا کہ آپ نے گردن شریف ہلائی کہ درست، اور اسی وقت آپ نے فرمایا کہ تم نے وہ گیارہ بھی پڑھے تو میں نے اسی وقت کہا کہ گیارہ بہشتی زیور کے حصے تو آپ چپ سے رہ گئے۔ اور میں ان کی تعریف کرنے لگا۔ کہ بہت اچھے حصے لکھے ہیں۔ اور آپ کو دل میں غائب سمجھ کر اور بہت سی کتابوں کے نام لئے کہ مولنا اشرف علی صاحب نے بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں۔ اور پھر میں نے کہا کہ اشرف المواعظ کا ایک حصہ بڑا مشکل ہے تو آپ نے بھی کہا کہ ہاں۔ پھر میں نے آپ کی تصنیفات کا بہت سا نام لیا۔ اور کتابوں کا نام لیتے لیتے سب سے بعد میں اعمال قرآنی کا نام لیا معلوم ہوا کہ مجھکو شوق ہے اس کتاب سے تو آپ نے اس کتاب کا نام سنتے ہی مجھے اپنے پاس بلایا اور کہا کہ تمہیں ان باتوں کا زیادہ شوق ہے تو میں نے کہا کہ ہاں جی تو آپ نے کہا کہ دیکھو ایسی ایسی باتیں ہر کسی کے منہ پر نہیں کہا کرتے (اور آپ کو معلوم ہو کہ میں رسول اللہ کی محبت کی باتیں سب سے بتا دیا کرتا ہوں۔ اور کسی سے کہدیتا ہوں کہ بس اللہ کا نام اکیلا جھکرلے تو جس کے آگے میں یہ دیوانی دیوانی باتیں کرتا ہوں۔ تو وہ مجھے لوگوں میں رسوا کر دیتے ہیں۔ اس واسطے آپ نے خواب میں فرمایا کہ ایسی ایسی باتیں سب کے منہ پر نہ کہا کرو) غرض پھر آپ مجھکو ایک عمل بتانے لگے۔ تو مجھکو کچھ کم سا سنائی دیا۔ اور سنتا بھی ہے۔ کچھ کم کم تو پھر آپ نے مجھکو عین قریب بلایا۔ اور آپ میرے کان سے منہ لگا کر ایک عمل بتانے لگے۔ اور تو کچھ یاد نہیں صرف یہ یاد ہے کہ اس میں خدا سے سوال جواب تھے۔ آپ نے کہا یعنی جبکہ تم یہ عمل کرو گے تو تمہاری کچھ چیز آئیگی۔ وہ یوں کہیگی تم یوں جواب دینا۔ غرض پھر

میں آپ کو کہنے لگا کہ پھر آگے کیا کیا تو آپ نے گردن شریف مزے میں آکر ہلائی لطف سے کہا کہ بس جیسے فقیر لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ جا بچہ ہوا اسی طرح آپ نے کہا اور میری گردن میں ہاتھ ڈالکر میرا سینہ آپ نے دیر تک محبت میں ایسا چوما کہ میں بھی ایسے مزے میں آیا جیسے کہ اللہ کے نام میں بعض دفعہ یعنی وجد میں تو پھر میں وہاں سے چلا آیا اور ایسا خوشی ہوتا ہوا چلا جیسا کہ نبی کی زیارت ہو گئی ہو۔ اور آپ کے مرید کابل کے گھر کا راستہ لیا۔ کہ ان سے کہونگا کہ آج مولنا اشرف علی سے میں بھی بیعت ہو گیا۔ اس خوشی میں جا رہا تھا کہ میرے پاس ایک کپڑا تھا تو میں نے اس کو معلوم نہیں کہاں ڈالا اور کسی چیز کی ہوش نہ رہی صرف آپ کا دھیان کئے دوڑا جا رہا تھا کہ آپ بولے کہ تیرا کپڑا وہ پڑا ہے۔ اٹھالا۔ تو میں کپڑا اٹھالایا۔ تھوڑی دور ہی چلا تھا کہ آنکھ کھل گئی اور حضرت سے کہا کہ میرا سینہ لیے زور سے کیوں چوما۔ ایک بات اور رہ گئی۔ جس وقت آپ نے سینہ چوما تو میں نے سوچا کہ مجھ میں کوئی کمال نہیں تھا جو مولنا میرا سینہ چومتے۔ اس لئے کچھ سوچکر سینہ سے دلب لے کر اپنی زبان سے لگالی۔ یعنی جہاں سے آپ نے چوما تھا میں نے وہ جگہ زبان سے چاٹی۔

تحقیق۔ اگر یہ خواب ہے تو بشارت ہے حصول نفع دینی کی دونوں کے لئے۔ تربیت النور

حال۔ ایک مرتبہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا تھا بعد اس کے رات خواب میں دیکھتا ہوں کہ حضرت ایک خوبصورت بالاخانہ میں تشریف فرما ہیں۔ اور وہاں پر چند طلباء کو پڑھا رہے ہیں۔ احقر جا کر جب حاضر ہوا حضرت نے مجھکو فرمایا کہ تم کب آئے ہو۔ تب بندہ نے حضرت کے چہرۂ مبارک کی طرف جب نظر کی دیکھتا ہوں کہ حضرت کا چہرہ ایسا بارونق اور خوبصورت ہے کہ ایسا خوبصورت چہرہ والا کسی کو ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ اور بیداری میں حضرت کے چہرہ کی جو خوبی ہے اس کا ایک حصہ نہیں جو کہ خواب میں دیکھا۔

تحقیق۔ خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ سیرہ احسن ہو صورت سے۔ تربیت النور صفحہ ۸۹۔

سوال۔ آج چوتھی رمضان المبارک بروز جمعہ بعد نماز فجر میں سو رہا تھا۔ خواب میں حضرت شیخ الہند مولنا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ یا حضرت اس موجودہ شورش ترک موالات کے متعلق حضور کی کیا رائے ہے۔ فرمایا کہ قسم اٹھاؤ کہ یہ بات میں کسی سے نہیں کہونگا۔ تب بتاؤنگا۔ میں نے عرض کیا کہ یا حضرت راز پوشیدہ رکھونگا۔ لیکن میں آپ کی رائے پر عمل نہ کرونگا کیونکہ میں حضرت تھانوی سلمہ کا مرید ہوں۔ ان کی رائے پر عمل

کرونگا۔ فرمایا کہ اگر تم ان کے مرید ہو تو تم پر ان کی تقلید ضروری بلکہ واجب ہے۔ پھر کچھ فرمانے لگے گول گول الفاظ جو سمجھ میں نہ آسکے ایسی ہی باتیں کرتے کرتے اشعار پڑھنے لگے۔ اور کودنے لگے۔ کوئی شہر تھا اس کی گلی میں کودتے کودتے مسجد میں آکر پہونچے میں پیچھے پیچھے رہا۔ وہاں غالباً نماز پڑھی پھر میں بیدار ہوگیا۔ اس کی تعبیر فرمادیں۔

جواب۔ تعبیر ظاہر ہے جس کے یہ اجزا ہیں۔ نمبر ۱۔ حضرت قدس سرہٗ کی رائے اصلی یہ نہ تھی جو اس وقت عام طور سے معمول بہ ہو رہی ہے۔ کیونکہ یہ تو مشتہر ہو چکی پھر اہتمام اخفا کے کیا معنی نمبر ۲ احقر کی رائے بھی مثل دیگر امور اجتہادیہ کے محتمل صواب ہے۔ نہ کہ جیسا اہل غلو اس کے بطلان کے مدعی ہیں۔ نمبر ۳۔ حضرت قدس سرہٗ کی مذاق پر زیادہ اثر غلبہ حال کا ہے جس میں احتیاج شرح کی ہوتی ہے۔ جس سے اہل غلو ناخوش ہوتے ہیں۔ النور تربیت صفحہ ۸۲

حال۔ کل یوم چہارشنبہ وقت ڈھائی بجے دن کے دعوات عبدیت کا وعظ ہفتم ملقب استخفاف المعاصی کے اخیر کے اشعار بوجہ دلچسپی مطالعہ کر رہا تھا ؎

کل ہوس اس طرح سے ترغیب دیتی تھی مجھے   خوب ملک روس ہے اور سرزمین طوس ہے
گر میسر ہو تو کیا عشرت سے کیجئے زندگی   اس طرف آواز طبل ادھر صدائے کوس ہے

غرضکہ دو چار سطر اور زائد پڑھا ہوگا۔ کہ آنکھ بند ہوگئی اس درمیان میں کوئی شخص دریافت کرنے لگے کہ تمہارا پیر کون ہے۔ دریافت کنندہ صاحب کی صورت سے خادم نا آشنا ہے ان کا دریافت کرنا تھا کہ حضرت اقدس مدظلہم العالی لباس سرخ میں تشریف لاکر اور سر بزانو تشریف فرما ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں یہ تو اچھے پیر ہیں۔ اس درمیان میں کمترین پنکھا لانے گیا کہ حضرت اقدس مدظلہم العالی کے جسم اطہر پر پنکھا جھلے کہ آنکھ کھل گئی۔ صرف خلاف معمول لباس سرخ میں حضرت اقدس کے نمودار ہونے سے متحیر ہے۔ نہ معلوم کیا وجہ ہے۔ آج تک اسی تحیر میں ہے مگر خلاصہ تہ نہ معلوم ہوا۔ امیدوار ہے کہ اس خواب کی تعبیر سے تشفی فرمائی جاوے۔

تحقیق۔ مبارک خواب ہے آپ کو مطمئن کیا گیا ہے کہ آپ کا رہبر حق پر ہے۔ اور لباس سرخ اشارہ ہے محبوبیت کی طرف واللہ اعلم۔ تربیت النور ص ۹۳

السوال۔ یہ چند خوابیں جو آجکل اور اس سے پہلے زبانی حضرت سے عرض کی ہیں ان کو ضبط کرنا چاہتا ہوں اس لئے بذریعہ تحریر پیش کرتا ہوں۔ حضرت والا اپنی تعبیر بھی قلمبند فرمادیں

تو محفوظ ہو جاویں گی اس تکلیف دہی کی معافی چاہتا ہوں۔

(۱) ایک بار میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مولوی ابراہیم صاحب راندیری کے والد کے پاس بیٹھا ہوں اُن کی صورت سے میں آشنا نہ تھا۔ مگر خواب میں یہی قلب پر وارد ہوا کہ یہ مولوی ابراہیم صاحب راندیری کے والد ہیں۔ انھوں نے ایک کتاب نکالی اور مجھے فرمایا کہ اس میں مجدد کی دس علامتیں لکھی ہیں۔ خواب میں سب علامتوں کو میں نے پڑھا اُن میں سے تین باتیں یاد رہیں۔ ضخامۃ الراس۔ شثن الکفین۔ ضخم الکرادیس۔ پھر انھوں نے روکر یہ فرمایا کہ میں نے ان سب علامتوں کو حضرت مولنا محمد اشرف علی صاحب میں موجود پایا۔ وہ اس وقت مجدد ہیں۔

(۲) ایک بار احقر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اس طرح کی کہ ایک بہت بڑا مجمع جس سے میدان بھرا ہوا ہے حضور کا مخالف اور درپئے ایذا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اپنے سلسلہ کی جماعت ہے جو پہلی جماعت کے سامنے نہایت قلیل ہے۔ احقر بھی الحمدللہ حضور کی ساتھ ہے۔ آپ اس جماعت کو ساتھ لے کر ایک چھوٹے سے مکان میں پناہ گزیں ہوئے۔ جس میں تین در ہیں۔ احقر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر دشمن کا مجمع اس مکان کے اندر گھس آیا تو ہم سب کو ہلاک کر دیگا۔ مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مجمع کے تین حصے کر دیئے جائیں ہر دروازہ پر ایک حصہ رہے اور وہ دروازہ پر ہی سے دشمن کو روکے تاکہ اندر نہ آسکے حضور نے اس رائے کو پسند فرمایا اور مجمع کے تین حصے فرما دئے۔ چنانچہ اس قلیل مجمع نے دروازوں پر سے دشمن کی مدافعت کی اور کوئی اندر نہ آسکا۔ پھر وہ مجمع دشمن منتشر ہو گیا۔

(۳) آج رات کو خواب میں دیکھا کہ گویا میں گڑھی میں ہوں۔ جمعہ کا دن ہے۔ وہاں گویا مولوی ...... صاحب بھی آئے ہوئے ہیں۔ جمعہ کی نماز کے لئے میں نے اُن کو بڑھایا وہ خطبہ لے کر آگے بڑھے تھے مگر ایک ہندو نے ان کے پاس سے خطبہ چھین لیا۔ اور خود ممبر پر جا بیٹھا۔ مجھے سخت ناگوار ہوا۔ کہ ایک ہندو ممبر رسول پر بیٹھا ہے۔ جب خطبہ اولے پڑھ چکا تو میں نے اس سے کہا کہ ارے کمبخت زبان سے اتنا تو کہدے کہ میں مسلمان ہوں۔ اُس نے کہا ہاں ہاں میں کہتا ہوں۔ لیکن جب دوسرے مسلمانوں نے اُس سے پوچھا کہ کیا تو مسلمان ہے تو اس نے کہا نہیں نہیں پھر وہ خطبہ ثانیہ کیلئے کھڑا ہوا تو میں نے خطبہ اُس کے ہاتھ سے لے لیا اور اسے ممبر سے اتار کر خود خطبہ پڑھا۔ سامعین کی بہت مقدار تھی

سب میرے اس فعل سے خوش ہوئے۔

(۴) آج رات کو دوسرا خواب یہ دیکھا کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ پیدا ہوئے ہیں۔ خواب میں حضور کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ پیدائش کے بعد دوسرے بچوں کی طرح نہیں ہیں بلکہ آپ کا بدن مبارک ایسا ہے جیسا کہ پانچ چھ برس کے بچہ کا ہوتا ہے آپکا چہرہ مبارک بڑا وجیہ اور شکیل ہے۔ شانہ مبارک پر مہر نبوت بھی دیکھی۔ اور سر مبارک پر ایک جھالر سا لٹکا ہوا دیکھا جس میں عربی خط سے دو سطر میں درود شریف لکھا ہوا ہے آپ ایک شخص کی گود میں ہیں اور وہ یا کوئی اور شخص محبت میں آپ کو چھیڑ رہا ہے اور آپ مچل رہے ہیں۔ میں نے اپنے سب گھر والوں کو بلایا کہ آپ کی زیارت کرو۔ اور اس جھالر کو دیکھو یہ بڑے عجیب چیز ہے۔ چنانچہ سب نے زیارت کی اور خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ حضور اسی مکان میں ہیں جس میں آجکل میں رہتا ہوں یعنی ...... کے مکان میں واللہ اعلم۔

الجواب

(خواب اول) صریح ہے وما ذلک علی اللہ بعزیز۔ اور ضخامت مصدر یعنی ضخم ہے اور اگر مجدد کا صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہونا ضروری نہ ہو تو معنے اس کے مشابہت تامہ ہے اس عنوان سے تعبیر کیا گیا۔

(خواب ثانی) اشارہ ہے کہ بعد خیر القرون کے اکثر ازمنہ میں خصوص اس زمانہ میں مخالفان سنت کی کثرت اور متبعین کی قلت اکثر رہی ہے مگر متبعین کی ساتھ حق تعالی کی حمایت بھی رہی ہے۔

(خواب ثالث) میں اس زمانہ کی صاف صاف حالت دکھلائی گئی ہے کہ عام مسلمین نے منکرین کو دینی امور میں متبوع بنالیا ہے۔ مگر العاقبۃ للمتقین کی بھی بشارت دی گئی ہے۔

(خواب رابع) کے معنی میرے نزدیک یہ ہیں کہ زمانہ حاضرہ کے غلبۂ باطل کے اضمحلال کے بعد احکام شرعیہ کے اختیار کا ایسا شدید اہتمام کرنا پڑیگا گویا وہ ازسرنو پیدا ہوئے ہیں۔ اور نیز اشارہ ہے اس مکان کے اہل حق ہونیکی طرف۔

حال: تیسرا خواب یہ ہے کہ اپنے ہی لوگوں کا مجمع ہے اور نہایت اعلیٰ درجہ کا مکان ہے اس میں جناب والا مع اپنے خاص لوگوں کے رونق افروز ہیں۔ اور حضور والا پر انوار برستے ہوئے عیاناً معلوم ہوتے ہیں حضور والا نے مجھے خطاب کرکے فرمایا کہ تم میرے پیارے ہو

لو یہ گھڑی میں تم کو دیتا ہوں۔ جو گھڑی حضور والا نے عطا فرمائی ہے اس میں عجیب نورانیت معلوم ہوتی ہے۔ وہ گھڑی جسا تو ہے چھوٹی لیکن بڑے خانہ میں ہے۔ میں نے اس خانہ سمیت گھڑی کو سر پر رکھ لیا۔ رکھتے ہی عجیب انوار مجھ پر برسنے لگے۔ کہ اس کی کیفیت بیان سے باہر ہے۔

تحقیق۔ گھڑی قالب ہے کہ اس میں کھٹکا ہے ذکر کا جو شان ضبط و انتظام کے اشارہ ہے تنویر قلب کی طرف۔ تربیت النور صفحہ ۸۵۔

حال۔ حضرت والا میں نے چند ماہ ہوئے یہ خواب دیکھا کہ میں دعوات عبدیت اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے مسجد میں جا رہا ہوں۔ راستہ میں ایک شخص نے دریافت کیا کہ یہ کیا کتاب ہے میں نے اس کو معاند و مخالف سمجھکر جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔ اور نہ کتاب کا نام بتلایا۔ اس نے دوبارہ دریافت کیا پھر میں نے یہی سمجھکر جواب نہیں دیا میری دائیں جانب اور اس کی بائیں جانب سے اچانک ایک شخص نمودار ہوا۔ اس نے فوراً اس کتاب کی طرف اشارہ کیا اور یہ کہا ہذا خیر کثیر اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ اس روز سے برابر مواعظ کے بارہ میں میری زبان پر خیر کثیر آتا ہے معلوم نہیں یہ کیا بات ہے۔ حضرت والا تعبیر سے آگاہ فرما دیں۔

تحقیق۔ تعبیر ظاہر ہے کہ ان مواعظ کے نافع ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ اور ان سے منتفع ہونے پر تنبیہ کی گئی ہے۔ تربیت النور صفحہ ۸۹

حال۔ چند روز گذشتہ کہ بعد اذان فجر بر حصیر مسجد پہلو زدہ چشم بخواب رفت می بینم کہ قریب دولتخانہ حضرت والا از دولتخانہ موصوفہ آواز متعلمہ کہ تلاوت قرآن مجید بہ تصحیح میخواند شنیدم باز بدلم خیال آمد کہ دریں نوبت خوب تماشا خط و خال حضور پرنور خواہم کرد۔ پس بیدار شدم تعبیرش بخیال بندہ در حق حضرت والا چنیں است کہ آں حضرت متمکن بر جادہ شریعت و تعلیم حق بنہج اسہل و احسن میفرمایند کہ ہیچ اشارت بداں نیست نسبت ایں خواب و ایں تعبیر چہ ارشاد است و در حق بندہ ہم قابل تعبیر است یا نہ۔

تحقیق۔ تعبیر نہایت خوب است و در حق شما بشارت است۔ بہ نعمت الہیہ بچنیں رحما تعلق دارید۔ تربیۃ صفحہ ۸۹

حال۔ جس روز حضور کی مرید ہوئی ہوں اسی روز شب کو میں نے یہ خواب دیکھا کہ میں اپنے کانوں میں نہایت عمدہ بندے پہنے ہوں۔ اور یہ خوب جانتی ہوں کہ جو حضرت مولنا کا مرید

ہوتا ہے یہ بندے اسی کو پہنائے جاتے ہیں۔ چنانچہ میں جو آج مرید ہوئی ہوں اسی واسطے یہ مجھکو بھی پہنائے گئے ہیں۔ میں رہنے والی ...... کی ہوں۔ وہاں کے بھی کچھ لوگ ہیں تو میں نے ان لوگوں سے اپنے بندے چھپائے ہیں اس لئے کہ وہ لوگ حضور کے خلاف ہیں۔ تو ان بندوں کو دیکھکر صاف سمجھ جائینگے کہ یہ حضور کی مرید ہے۔ اور میرے سامنے کچھ حضور کو کہیں گے تو مجھکو ناگوار ہوگا۔ تو یہ مجھکو خوب یاد ہے کہ میرا سیدھا کان کھلا ہے۔ اور الٹا کان چھپا ہے۔ اور مجھکو اپنے کان کے بندے صاف دکھائی دیتے ہیں تو یہ خواب میں نے اٹھکر ابا صاحب قبلہ سے کہا انھوں نے اس کی یہ تعبیر دی۔ کہ وہ بندے خداتعالیٰ کی نعمت ہیں۔ جو تم کو حضرت مولانا کے مرید ہونے سے عطا ہوئے۔ اور ایک کان جو کھلا ہے تو وہ ہم لوگ دیکھ رہے ہیں۔ اور دوسرا کان جو چھپا ہوا ہے تو وہ چونکہ ..... کے لوگ خلاف ہیں اس لئے ان سے چھپا لیا گیا ہے۔

تحقیق ماشاء اللہ نہایت چسپاں تعبیر دی اللہ تعالیٰ تم کو مبارک کرے۔

حال۔ کمترین نے آج شب کو یہ خواب دیکھا کہ بہت سے لوگ حضرت حق جل وعلیٰ کے روبرو جمع ہیں۔ اتنے میں کمترین پیش کیا گیا۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھسے مطالبہ نامۂ عمل کا فرمایا۔ اور کسی چیز کا مطالبہ فرمانا یاد نہیں۔ میں نے ایک کاغذ بست ڈبل چار انگل کا چوڑا اور آٹھ انگل کا لانبا اور اس میں بوتام ٹکے ہوئے تھے۔ اور ایک بوتام کی جگہ خالی تھی۔ اور اس بوتام کی جگہ پر نشان اس کے ٹکے ہوئے ہونیکا موجود تھا پیش کیا۔ اور اس وقت گو کہ مجھکو خوف بہت تھا لیکن اس کے ساتھ نہایت انس تھا۔ اور غایت درجہ کے رجاء کا غلبہ تھا۔ مجھسے سوال ہوا کہ یہ جگہ کیوں خالی ہے مجھکو اس کا علم نہ تھا۔ کہ کیوں خالی ہے۔ میں نے عرض کیا حضور کو تو سب خبر ہے اور بوتام تلاش کرنے کے لئے اپنی جیب وغیرہ دیکھنے لگا۔ اور کچھ بوتام ملے جو کہ میں نے پیش کئے کہ شاید ان میں وہ بوتام ہو جو اس کاغذ میں نہیں ہے۔ مگر ان بوتاموں کی طرف جو میں نے جبر نقصان کے لئے پیش کئے تھے اللہ تعالیٰ نے کچھ التفات نہیں فرمایا۔

تحقیق۔ جو کاغذ پیش کیا گیا وہ نامۂ اعمال ہی معلوم ہوتا ہے اور بوتام کی وضع اس لئے ہوتی ہے کہ اندر کی چیز محفوظ رہے۔ اور اعمال کی حفاظت خلوص سے ہے پس بوتام کا نکل جانا اشارہ ہے کہ کسی عمل میں خلوص ہونے کے بعد اظہار ہوگیا ہے۔ اور جو بوتام پیش ہوئے وہ دوسرے اعمال کے متعلق خلوص کے طرق ہیں۔ اور ظاہر ہے ایک عمل کا خلوص دوسرے عمل کا تدارک

نہیں ہو سکتا۔

حال۔ پھر کوئی اور سوال کیا جس کے جواب میں میں نے کہا مولوی اشرف علی صاحب اس پر کچھ سکوت فرمایا۔ اور ایک شخص وہاں پر کھڑا تھا اس نے میری طرف تیز نگاہ کی کہ جیسے غلطی پر تنبہ کرنے کے لئے دیکھتے ہیں میں نے فوراً عرض کیا کہ مولوی اشرف علی صاحب سے تعلیم ہے۔ اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کا مرید ہوں۔ یہ جواب صحیح سمجھا گیا۔

تحقیق۔ اس میں دلالت ہے کہ بیعت نیابۃً جائز و معتبر ہے۔ کیونکہ آپ کی بیعت اسی طرح واقع ہوئی ہے۔ اور حق تعالیٰ کا سکوت دلیل ہے کہ انتساب الی النائب بھی انتساب الی الاصل ہی کے حکم میں ہے۔ مگر پھر بھی حقیقی و حکمی میں فرق ہے۔

حال۔ جوں ہی میں نے حضرت حاجی صاحب کا نام لیا کہ اس شخص نے جو کھڑا تھا کہا کہ امداد اللہ تو موجود ہیں۔ دیکھتا کیا ہوں کہ حضرت حاجی صاحب حق تعالیٰ کی دہنی جانب نہایت سکنت کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے حاجی صاحب کی طرف جھک کر اور نہایت محبت سے ہنسکر ارشاد فرمایا۔ امداد۔ امداد۔ امداد۔

تحقیق۔ بشارت ہے متبعین کو کہ ہم کو ایسا مقبول رہنما ملا۔

حال۔ پھر میری طرف خطاب کرکے فرمایا کہ تو امداد ہوا چاہتا ہے تو امداد ہوا چاہتا ہے۔ تو امداد ہوا چاہتا ہے۔

تحقیق۔ فیہ بشری عظیمۃ اور میرے نزدیک اس کا محمل جمع بین المحبۃ والمعرفت ہے۔ ویکون ہذا نادراً۔

حال۔ اور میری نسبت فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ اس میں فلاں صفت ہے وہ صفت مجھکو یاد نہیں رہی۔

تحقیق۔ اس میں عجیب حفاظت ہے۔

حال۔ بعد اس کے ایک سیخ لوہے کی نہایت گرم لی اور فرمایا کہ ہاتھ پھیلا میں نے بلا تامل داہنا ہاتھ سامنے کر دیا ایک سیخ آہستہ سے ماری کہ جس سے نہ میرے چوٹ لگی اور نہ ہاتھ جلا پھر وہی سیخ میری داہنی آنکھ میں چھبو دی میں نے داہنے ہاتھ سے سیخ پکڑ کر کہنا شروع کیا خدا تعالیٰ کی برکت۔ خدا تعالیٰ کی برکت۔ خدا تعالیٰ کی برکت۔ یہ میں نے اس لئے کہا کہ اس نام پاک کے اثر سے تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ نہیں ہوئی۔ پھر وہی سیخ میرے لبوں پر لگائی۔

تحقیق ۔ مجموعہ طریق مرکب ہے تین چیزوں سے ایک بصیرت وعلم کہ آنکھ سے اس طرف اشارہ ہے دوسرا اعمال ضروریہ کہ ہاتھ سے اس طرف اشارہ ہے تیسرا اعمال فضائل ذکر وغیرہ لبوں سے اس طرف اور تسبیح آہنی اشارہ ہے مجاہدہ کی طرف انشاء اللہ تعالیٰ ان سب اجزاء میں مجاہدہ کی توفیق ہوگی۔ اور سہل ہوگا۔

حال ۔ اور ارشاد فرمایا کہ غیر اللہ سے دوستی نہ کرنا بس آنکھ کھل گئی۔ اس خواب کی نسبت میرے دل میں اطمینان کی کیفیت نہیں ہے۔ بلکہ میرے دل میں خیال یوں آتا ہے کہ اس میں کچھ تخیل شامل ہے۔ واللہ اعلم۔

تحقیق ۔ ممکن ہے کہ ایسا ہو لیکن اگر خیال بھی ہے تو محمود ہے۔ تربیت النور صفحہ ۸۹۔

حال ۔ جب سے ...... کے متعلق دوبارہ یہ پریشانی پیدا ہوئی ہے اور اس وقت سے احقر نے حصن حصین کا ورد شروع کر رکھا ہے۔ آج اس کو شروع کئے ہوئے چھ دن ہوئے ہیں۔ رات جو میں عشاء کے بعد حصن حصین پڑھکر سو رہا تو عجیب خواب دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہے۔ اور حضرت قبلہ مولنا ...... کی جماعت بھی ہے اور ہم خدام بھی ہیں۔ حضرت ...... کی جماعت میں سے بعض لوگوں نے ہم خدام کو بنظر حقارت دیکھا۔ اور شاید کچھ اعتراض بھی کیا۔ اس پر مجھے جوش ہوا اور میں نے مولوی ...... صاحب سے کہا کہ حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابدالآبدین سے عرض کرو۔ کہ ہم خدام کو حوض کوثر کا پانی پہلے پلادیں (اور نیت یہ تھی کہ دوسروں پر تاکہ ہماری حقانیت واضح ہو جاوے۔ چنانچہ موصوف نے حضور سے جاکر عرض کیا اور حضور نے فوراً حوض کا پٹ کھولدیا۔ (اس وقت ایسا معلوم ہوا کہ حوض کے اوپر کوئی پٹ پڑا ہوا تھا جس سے۔ وہ مستور تھی) اور حضور نے ہم خدام کو اجازت دی کہ تم پہلے سیراب ہو جاؤ۔ چنانچہ ہم سب خدام حوض پر جا پڑے۔ احقر نے تو حوض میں منہ ڈالدیا۔ اور خوب پیا۔ اس پانی کی لطافت وشیرینی عرض نہیں کرسکتا۔ اب تک مزہ آرہا ہے۔ اس وقت کچھ دوسری جماعت کے لوگ بھی حوض پر آئے۔ تو حضور نے جناب والا کی طرف اشارہ فرما کر (مجھکو یہی یاد ہے کہ آپ حضور کے ساتھ حوض پر کھڑے ہوئے تھے۔) ارشاد فرمایا کہ پہلے مولنا اشرف علی صاحب کی جماعت سیراب ہو جاوے۔ پھر دوسروں کو ملیگا۔ اس پر ہم خدام کو بیحد مسرت ہوئی۔ پھر آنکھ کھل گئی۔ تو صبح قریب تھی۔ والسلام۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اس عظمت ومقبولیت پر حضرت والا کو بیحد مبارکباد دوں۔ اطال اللہ بقائکم۔ ومتعنا بانفاسکم القدسیہ آمین

تحقیق۔ ماشاء اللہ تبارک اللہ سبحان اللہ خواب ہے۔ کہ بشارت لاجواب ہے جس میں صریح دلالت ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اس جماعت کے محق ہونے پر گو دوسری جماعت بشرطیکہ منکرات سے محفوظ ہوں۔ ماجور ہیں مگر مصیب فی الاجتہاد کا مخطی فی الاجتہاد پر تقدم واضح کر دیا گیا۔ مرئی لہم کے ساتھ رائی کو بھی مبارک ہو۔ ثبتنا اللہم ابدا ابدا علی ما تحب وترضی واجعل آخرتنا خیرلنا من الاولے۔

تربیت النور صفحہ ۹۲

حال۔ آج رات میں نے ایک خواب دیکھا جس سے میری طبیعت بہت پریشان رہی۔ وہ یہ ہے کہ میری داہنی آنکھ میں ایک ناسور ہو گیا ہے اُس سے اور کانوں سے کیڑے نکلتے ہیں بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔

تحقیق۔ ناگوار غیر مشروع امور دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں جن سے تکلیف ہوتی ہے یہ اسطرف اشارہ ہے تمہارے کسی نقص کی طرف اشارہ نہیں چنانچہ محاورہ میں منکر باتوں کی نسبت کہا کرتے ہیں کہ کانوں کے کیڑے جھڑتے ہیں۔

حال۔ پھر اسی تکلیف کی حالت میں میں کسی کچی کوٹھڑی میں پہونچا جس میں ایک فقیر ہندو اور دو چیلے اُس کے وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے اس سے کہا کہ میرے ناسور کا علاج کرو۔

تحقیق۔ یہ شخص اس وقت کا قائد المشرکین ہے جو زاہدانہ شکل میں ہے۔ جس کے دو چیلے مشہور ہیں اور کچا کوٹھڑا اشارہ ہے ان لوگوں کی عمارت خیالی کی سست ہونیکی طرف۔ جس کو اس طرح تعبیر فرمایا گیا ہے۔ ام من اسس بنیانہ علی شفا جرف ھار الآیہ۔

حال۔ اس نے غصہ سے آنجناب کا نام لیا کہ وہاں پر جادو کیا کرتے ہیں۔ ایسے علاج ہم نہیں کر سکتے۔

تحقیق۔ ظاہر ہے کہ وہ ان منکرات کا کیا علاج کر سکتا ہے۔ یہ کام تو خادمان دین کا ہے اور غصہ اشارہ ہے عدم توافق کی طرف۔

حال۔ تو میں وہاں سے رنجیدہ ہو کر ایک مکان زمین دوز میں پہونچا تو وہاں پر جناب اور ایک اور شخص تشریف رکھتے تھے۔ اور لکھنے پڑھنے کا کچھ کام کر رہے تھے

تحقیق۔ بشارت ہے توفیق خدمت دین کی اور وہ شخص عجب نہیں کہ صاحب السنۃ الخیر ہو۔ اور زمین دوز ہونا مکان کا اشارہ ہے محفوظیت کی طرف۔

حال۔ میں نے جاکر سلام علیکم کی تو جناب نے سلام علیک کا جواب دینے کے بعد فوراً ایک ایک ڈبہ اٹھا کر میرے سر پر اور منہ پر اور ہاتھوں پر پھیر دیا جس سے میرے منہ ہاتھ وغیرہ میں سے ایک نہایت عمدہ خوشبو مہکنے لگی اس خوشبو کی مسرت سے میرا مرض جاتا رہا۔

تحقیق۔ یہ ڈبہ غالباً قلب ہو شیخ کا۔ جو حامل ہے علوم حقہ کا۔ اور اس کا اٹھانا متوجہ کرنا ہے اور پھیرنا اثر پہونچانا افادۂ حقائق سے اور خوشبو مہکنا متاثر ہونا۔ اور مرض جاتا رہنا سکینہ سے شکوک و وساوس دفع ہو جانا۔ جیسے ریح قمیص یوسفی کی خاصیت مرض حسی کے لئے ظاہر ہوئی تھی۔

حال۔ پھر میں خوش ہوتا ہوا باہر چلا گیا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ ایک کسی تاجر کی دکان ہے۔ اس پر بڑا ہنگامہ ہے۔ میں نے آگے کو بڑھکر دیکھا تو ایک ہندو ترک موالات کے بارہ میں بیان کر رہا ہے۔ جس میں مولوی مذکور بالا بھی شریک ہیں۔

تحقیق۔ اللہ تعالیٰ نے دکھلا دیا کہ اس وقت یہ مقصود اصل ہنود کا بنگیا ہے۔ اور مسلمان حتی کہ بعض اہل علم ان کے تابع بن رہے ہیں۔

حال۔ اور دو شخص ایک چبوترے پر بیٹھے ہوئے کوئی انگریزی کی کتاب یاد کر رہے ہیں۔ اور میں اس حالت میں قرآن شریف تلاوت کر رہا ہوں۔ اور دل میں کہہ رہا ہوں کہ یہ شخص انگریزوں کی مار پیٹ کے لئے تیار ہیں اور اپنا دشمن بتاتے ہیں پھر بھی ان کی کتاب پڑھنا نہیں چھوڑتے

تحقیق۔ یہ بالکل ظاہر ہے کہ جس طرز سے یہ کام چل رہا ہے وہ بالکل تقلید یورپ کی ہے جس کا حاصل یہ ہے جس طرح بن پڑے اپنی اغراض کو حاصل کیا جاوے۔ اور جائز و ناجائز کو بالکل نہ دیکھا جاوے۔ نیز اشارہ اس طرف ہے کہ زیادہ لوگوں کا مقصود ان تحریکات سے دنیائے محض ہے۔

حال۔ یہ کہتے کہتے آنکھ کھل گئی۔ یہ بتلا دیجئے گا کہ یہ سب کیا باتیں تھیں۔

تحقیق۔ ایک ایک جزو کی تعبیر جو میرے وجدان میں تھی ساتھ ساتھ لکھدی واللہ اعلم بالاسرار

حال۔ ۱۳ر ذی الحجہ شب جمعہ کو ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھکر میں سویا تھا۔ رات کو خواب دیکھا کہ حضور والا کی مجلس میں چند خدام ہم لوگ حاضر ہیں۔ خواجہ صاحب بھی ان میں تھے۔ حضور کے سامنے ایک قاب میں اور ایک دوری میں تازہ خرمے مثل عربی کھجوروں کے رکھے ہیں میں حضور کے قریب ہوں۔ حضور والا نے مجھکو اور نیز دیگر حاضرین کو خرمے عطا فرمائے ہیں جن میں

ہے ایک میں نے اسی جگہ کھا لیا ہے۔

تحقیق۔ روحانی غذائیں متمثل بشکل رطب عربیہ کے نظر آئیں جس کا لینا دینا دونوں مبارک ہیں۔ (تربیۃ النور صفحہ [illegible]۳)

خواب مع جواب ملقب بہ المحفوظ الکبیر من الحافظ الصغیر

حضرت اقدس سیدنا و مرشدنا مولٰنا صاحب مدفیوضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گذارش یہ ہے کہ اس شورش اور فتنہ کی وجہ سے جو دنیا میں برپا ہے اکثر قلب پر آنحضرت والا کی طرف سے خیال ہوتا تھا کہ معاندین سے کسی قسم کا نقصان نہ پہونچے۔ لیکن آج شب کو اس خیال کا اثر احقر کے قلب پر بہت زیادہ تھا بعد نماز عشا احقر سونے کے لئے چارپائی پر لیٹا چونکہ تنہائی یکسوئی کا وقت تھا اس لئے احقر نے بدل وجان جمیع مسلمین کے لئے اور خصوصاً آنحضرت والا کی ذات بابرکات کے لئے دعا کی کہ اے اللہ تو ہی اپنے دین کے سچے محافظوں کا محافظ ہے۔ اس دعا ہی کی حالت میں سو گیا اسی شب کو احقر نے خواب دیکھا کہ

جزو اول آنحضرت والا کی زیارت کے لئے تھانہ بھون کے سفر کا ارادہ کیا اور وہ سفر ایک جنگل میدان میں کر رہا ہوں۔ ایک سفر دراز کے بعد کیا دیکھتا ہوں ایک بہت زبردست قلعہ ہے اور اس قلعہ کے دروازہ پر ایک شخص سفید پوشاک پہنے ہوئے اور ایک برہنہ شمشیر ہاتھ میں لئے ہوئے پہرہ دے رہا ہے۔ احقر قلعہ کے دروازہ پر پہونچا قلعہ کے اندر داخل ہونیکا ارادہ کیا وہ ہی پاسبان قلعہ کے اندر جانے سے مانع ہوا مگر ایک صاحب بزرگ صورت قلعہ کے اندر سے تشریف لائے اور پاسبان قلعہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان کے لئے قلعہ میں آنے کی اجازت ہے آنے دو۔ احقر ان کی اجازت سے قلعہ میں داخل ہوا۔ اور احقر کا ہاتھ پکڑ کر فرمانے لگے کہ تمہارا یہاں پر آنے سے کیا مقصود ہے۔ احقر نے عرض کیا کہ میرا مقصود تھانہ بھون پہونچکر حضرت مولٰنا اشرف علی صاحب مدفیوضہم کی زیارت ہے۔ پھر ان صاحب نے فرمایا کہ حضرت مولٰنا اشرف علی صاحب کا قیام تو بھون کے اندر ہے اور اس وقت بھون ہی کے اندر تشریف رکھتے ہیں۔ اور تم جہاں اس وقت کھڑے ہو یہ تھانہ ہے اگر تمہارا مقصود حضرت مولٰنا اشرف علی صاحب کی زیارت ہے تو تم کو بھون جانا چاہیئے۔ احقر نے بہت ہی تعجب سے عرض کیا کہ یہ نئی بات آج ہی معلوم ہوئی ہے کہ تھانہ علیحدہ اور بھون علیحدہ۔ ان ہی صاحب نے

فرمایا کہ یہ تو کوئی نئی بات نہیں ہے کہ جس پر اتنا تعجب ہوا کیا تم کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ خانقاہ تمام قصبہ سے مغرب کی جانب واقع ہے اسی کا نام بھون ہے۔ اس کے بعد احقر نے عرض کیا کہ آپ کون ہیں۔ اور آپ کا اسم شریف کیا ہے اس کو سن کر انھوں نے تبسم فرمایا اور فرمانے لگے کہ اس کے معلوم کرنے کی خیال ضرورت نہیں۔ احقر نے اصرار کیا کچھ دیر سکوت فرما کر فرمایا کہ میں بھی حضرت مولنا ہی کے خادموں میں سے ہوں مگر نام پھر بھی نہیں تبلایا۔

جزو دوم۔ احقر نے واپسی کی اجازت چاہی فرمایا کہ اب تو تھانہ میں آ ہی گئے ہو۔ آؤ تم کو تھانہ کی بھی سیر کرا دوں۔ ہاتھ پکڑے ہی پکڑے ہمراہ لے چلے۔ غرض کہ تمام تھانہ کی سیر کرائی تمام مقامات کو دیکھکر احقر پر ایک خوف طاری ہو گیا۔ اور خوف طاری ہونیکی وجہ یہ ہے کہ جس قدر مقام دیکھے کسی مقام میں سانپ اور کسی میں بچھو اور کسی میں پھاڑ کھانے والے درندے موجود تھے۔

جزو سوم۔ پھر احقر کا ہاتھ پکڑے ہوئے ایک زینہ سے قلعہ کے دو منزلہ مکان پر پہونچے۔ وہاں پر دیکھا کہ تمام دنیا کے کاروبار کے لئے چھوٹے چھوٹے کارخانہ کھلے ہوئے ہیں۔

جزو چہارم۔ ان تمام کارخانوں کی سیر کرا کر اور احقر کا ہاتھ چھوڑ کر فرمایا کہ اب آپ بھون تشریف لیجائے اور احقر کی آنکھوں کے سامنے سے غائب ہو گئے۔ احقر تنہا کھڑا رہ گیا۔ اور یہ فکر ہوا کہ میں تو راستہ بھی نہیں جانتا۔ مگر ہمت کر کے اور حق تعالیٰ سے دعا کی اور قلعہ کی دیوار پر کھڑا ہوا اور آسمان کی طرف احقر نے جست کی اور اوپر اوڑ گیا اور پھر نہایت اطمینان سے آسمان کی جانب سے زمین پر اتر آیا اور پھر جنگل میدان میں سفر کرنا شروع کیا۔ اب یہ سفر بھون کے ارادہ سے ہے۔ اس سفر میں آنحضرت کی زیارت کا قلب کے اندر بہت جوش تھا۔ لیکن راستہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے طبیعت پریشان تھی۔ اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی خیال قلب پر تھا کہ خدا پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔ اور ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ انشاء اللہ ضرور حضرت کی زیارت سے مشرف ہونگا۔ برابر میدان میں سفر کرتا رہا۔ ابھی تھوڑا ہی سفر کیا تھا کہ ایک باغ نمودار ہوا۔ اور اس باغ کے چہار طرف اس قدر میدان وسیع ہے کہ جہاں تک نظر کام دیتی ہے میدان ہی میدان نظر آتا ہے۔ اور اس میدان میں چھوٹا چھوٹا سبزہ اگا ہوا نظر آتا ہے۔ باغ سے مغرب کی جانب کثرت سے خیمے گڑے ہوئے ہیں۔ اور اُن خیموں کے اندر مسلح فوج کہ جن کے چہرے مثل آفتاب کے چمک رہے ہیں پھر رہی ہے۔ اس فوج کو دیکھکر احقر کو

کو یہ خیال ہوا کہ یہ کوئی سرکاری فوج نہ ہو۔ اس خیال کی وجہ سے قلب پر خوف پیدا ہوا۔ لیکن ان کی صورتوں کو دیکھکر یہ اطمینان ہوتا تھا کہ یہ تو حق تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے معلوم ہوتے ہیں ڈرنا نہ چاہیے۔ مگر پھر بھی بغرض احتیاط احقر ایک جانب کو بچکر چلدیا۔ لیکن پھر دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جب تو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوگا اور حضرت نے یہ سوال کیا کہ تو کہاں اور کیا دیکھا تو کیا جواب دونگا۔ ہمت کر کے باغ کی طرف چلا۔ جس وقت قریب باغ کے پہونچا تو فوراً ایک مسلح سپاہی نورانی صورت ان خیموں کی جانب سے احقر کی طرف آئے۔ نہایت زور سے ایک آواز عربی زبان کے اندر احقر کو دی۔ جیسے اکثر انگریزی فوج کا محافظ غیر آدمی کو کیمپ میں جانے سے روکتا ہے۔ یا پوچھتا ہے۔ اس پر احقر کو زیادہ خوف معلوم ہوا۔ اور فوراً رک گیا۔ مگر وہ سپاہی احقر کے بالکل ہی متصل آگئے اور فرمانے لگے کہاں جاتے ہو احقر نے عرض کیا کہ میں حضرت مولنا اشرف علی صاحب کی زیارت کو جا رہا ہوں۔ وہ پاسبان فرماتے ہیں کہ اس راستہ سے تم ہرگز نہیں جا سکتے۔ احقر نے عرض کیا کہ نہ جانے دینے کی کیا وجہ ہے وہ پاسبان فرماتے ہیں کہ تم ہم کو نہیں جانتے کہ ہم کون ہیں۔ احقر نے عرض کیا کہ مجھکو علم نہیں کہ آپ کون ہیں۔ اور کس کی طرف سے ہیں۔ اور آپ کا کیا مقصود ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم فرشتے ہیں اور حق تعالیٰ کی طرف سے ہم کو حضرت مولنا کی حفاظت کے لئے حکم ہوا ہے۔ اور آج سے نہیں بلکہ اس وقت سے کہ جس وقت سے دنیا میں یہ فتنہ شروع ہوا ہے۔ ہم برابر محافظت کر رہے ہیں۔ احقر نے عرض کیا کہ میں تو حضرت مولنا صاحب کے خاص خادموں سے ہوں۔ مجھکو تو اجازت ہونی چاہیئے۔ وہ فرمانے لگے کہ اس طرف سے تو کوئی جا ہی نہیں سکتا۔ تم کو اجازت ضرور ہے مگر اس طرف سے نہیں۔ تم مغرب کی جانب چلے جاؤ۔ اس طرف کیمپ کا دفتر ہے۔ وہاں سے اجازت لے کر جانا ہوگا۔

جزء پنجم۔ احقر نے عرض کیا مجھکو تنہا جاتے خوف معلوم ہوتا ہے۔ آپ ہمراہ تشریف لے چلیں فرمانے لگے کہ میری ذمہ داری اس طرف کی ہے اس وقت اس طرف ہرگز نہیں جا سکتا تم ہرگز خوف مت کرو۔ تم کو ہرگز کوئی کچھ نہ کہیگا۔ احقر ان کو السلام علیکم کر کے مغرب کی جانب چلدیا۔ ایک سفر دراز کرنے کے بعد احقر کیمپ سے مغرب کی جانب کیا دیکھتا ہے کہ ایک بہت زبردست دروازہ ہے اور اس دروازہ میں ایک بہت بڑا کمرہ ہے۔ اس کمرہ میں بہت کثیر تعداد میں کرسیاں بچھی ہوئی ہیں۔ اور بیچ میں ایک میز ہے۔ اس میز پر بہت سے کاغذات

رکھے ہوئے ہیں اور بڑے بڑے دراز قد کے لوگ جن کے چہرے مثل چودھویں شب کے چاند کے چمک رہے تھے کچھ پھر رہے ہیں اور کچھ بیٹھے ہیں۔ اور یہ بھی دیکھا کہ اس دروازہ کے اوپر بڑے دہانے کی توپیں نصب ہیں۔ احقر جس وقت قریب دروازہ کے پہونچا تو ایک صاحب نے دریافت فرمایا کہ کیا چاہتے ہو۔ احقر نے عرض کیا کہ صرف حضرت مولنا کی زیارت چاہتا ہوں انھوں نے فرمایا کہ دروازہ سے جو سیدھی سڑک گئی ہے اس سے چلے جاؤ۔ ادھر ادھر خیموں میں مت گھسنا احقر اسی سڑک سے چلدیا آگے چلکر دیکھا کہ ایک صاحب خیموں کے قریب کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں اشارہ سے احقر کو اپنی طرف بلاکر فرمایا کہ ہم کو تم نے پہچانا کہ ہم کون ہیں احقر نے عرض کیا کہ ایک صاحب کے فرمانے سے جو کہ جنوب کی طرف خیموں پر پہرہ دے رہے ہیں معلوم ہوا کہ آپ سب فرشتے ہیں اور حق تعالیٰ کی طرف سے حضرت مولنا کی حفاظت آپ کے سپرد کی گئی ہے۔ یہ احقر سے سنکر فرمانے لگے یہ بالکل سچ ہے جو تم کو معلوم ہوا۔ اور احقر السلام علیکم کرکے وہاں سے چلدیا۔

جزو ششم۔ تھوڑی ہی دور چلا تھا کہ خانقاہ کا دروازہ نمودار ہوا۔ دروازے کے آگے پختہ چبوترہ بنا ہوا ہے اس پر ایک آرام کرسی بچھی ہوئی ہے۔ آنحضرت والا اس پر آرام فرما رہے ہیں حضرت والا کا سر کھلا ہوا ہے۔ اور سیاہ جبہ پہنے ہوئے ہیں۔ اور چہرہ آنحضرت والا کا مثل چودھویں رات کے چاند کے روشن ہے۔ احقر کو یہ ہیئت حضرت والا کی دیکھکر محبت کا جوش اور زیادہ ہوا۔ اور حضرت والا کی طرف کو دوڑا۔ اب یہ احقر دروازہ تک نہ پہونچا تھا کہ حضرت والا کرسی سے اٹھکر خانقاہ میں تشریف لے گئے۔ احقر جس وقت خانقاہ میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ حضرت والا نماز پڑھا رہے ہیں۔ اور سورہ قٓ کی تلاوت فرما رہے ہیں اور یہ وقت نماز فجر کا ہے۔ احقر نے وضو کرنے میں بہت جلدی کی مگر پھر بھی ایک رکعت نکل گئی۔ دوسری رکعت میں احقر شریک ہوا۔ بعد سلام پھر جانیکے احقر نے اپنی رکعت کو پورا کیا حضرت والا اپنے مصلے پر رونق افروز رہے۔ احقر نے مصلے ہی کے قریب پہونچکر حضرت والا سے مصافحہ کیا اور خانقاہ میں پہونچنے تک جو واقعات پیش آئے سب بیان کئے حضرت والا نے سنکر فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور احسان ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ہمارا وجود اور ہستی ہی کیا ہے احقر تھوڑی دیر حضرت والا کے پاس بیٹھا رہا۔ اور پھر رخصت کی …… اجازت چاہی حضرت والا نے

اجازت فرمائی ۔ اور فرمایا کہ جاؤ اللہ حافظ ۔

جزو ہفتم ۔ احقر چلدیا اب پھر میدان جنگل میں سفر کر رہا ہوں۔ تھوڑا ہی سفر طے کرنے کے بعد احقر کیا دیکھتا ہے کہ شہر میرٹھ کے مشرق کی جانب کھڑا ہے ۔ اور وہاں پر ایک گروہ بہت کثیر تعداد میں ہندو مسلمانوں کا جمع ہے ۔ اور جہاں پر یہ مجمع ہے وہاں پر ایک نیم کا درخت کھڑا ہے ۔ اور اس درخت کے نیچے ایک مکان کی بنیاد کھدی ہوئی ہے ۔ اور اس بنیاد کے ذرا فصل سے ایک چٹان پیلی اینٹوں کی لگی ہوئی ہے ۔ یہ تمام ہندو مسلمانوں کے گروہ میں سے ایک ایک فرد ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتا ہے ۔ اور اس بنیاد میں جماتا ہے مگر عجب معاملہ پیش آتا ہے کہ جس وقت بنیاد بھر کر اور دیوار ایک گز اونچی ہو جاتی ہے آسمان کی جانب سے اس زور کی بارش ہوتی ہے کہ دیوار معہ بنیاد کے اینٹیں نکلکر باہر سڑک پر آجاتی ہیں ۔ پھر دوبارہ ویسے ہی کرتے ہیں پھر ایسا ہی ہوتا ہے ۔ اور جس وقت بنیاد سے اینٹیں باہر نکل جاتی تھیں بارش فوراً بند ہو جاتی تھی ۔ اس تمام مجمع سے ایک جانب ایک صاحب مسلمان صورت معلوم ہوئے چونکہ ہندو مجمع میں جسقدر مسلمان شریک تھے ان کی صورت بھی مسلمانوں جیسی نہ معلوم ہوتی تھی ۔ احقر نے ان صاحب سے سوال کیا یہ تمام گروہ ہندو مسلمانوں کا ملکر یہ کام کر رہا ہے اس کا کیا مطلب ہے ۔ انہونے فرمایا کہ ہندو مسلمان ملکر ایک کام کی بنیاد قائم کرنا چاہتے ہیں اور حق تعالیٰ کو یہ منظور معلوم نہیں ہوتا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ غیب سے بارش کو مسلط کر دیا کہ بنیاد تک نکالکر باہر کر دیتی ہے ۔

جزو ہشتم ۔ احقر نے یہ گفتگو ختم کر کے اون سے رخصت کی اجازت چاہی انہوں نے فرمایا کہ اب کہاں جاؤ گے میں نے کہا کہ میں شہر جاؤنگا انہوں نے فرمایا کہ شہر میں اندر نہیں جانا چاہیے چونکہ وہاں پر نہایت فتنہ برپا ہو رہا ہے اور جو جاتا ہے وہی فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے ۔ میں نے عرض کیا کہ ہم لوگ بفضلہ تعالیٰ ایسے ضعیف الاعتقاد نہیں ہیں کہ کوئی فتنہ ہم پر اثر کر سکے وہ فرمانے لگے کہ میرا مقصود یہ ہے ۔ کہ شہر میں غدر ہو رہا ہے اور بہت کثرت سے خون ریزی برپا ہے میں نے اس پر بھی کچھ عمل نہیں کیا اور شہر کی جانب چلدیا ۔ جس وقت بیچ شہر میں داخل ہوا تو چاروں طرف سے بندوقوں کی آواز آرہی ہے اور شہر میں قتل عام ہو رہا ہے ۔ یہ دیکھکر احقر کو بھی خوف معلوم ہوا اور داہنے بائیں دیکھتا ہوا ایک باغ کے قریب پہونچ گیا اور وہاں جا کر کھڑا ہوا سوچ رہا تھا کہ کیا ہونا چاہیے جس سے جان بچے ۔

جزو نہم ۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ شہر کی پچھم کی جانب سے ایک بہت زبردست گاڑی سیاہ رنگ کی اور ایک گھوڑا بھی سیاہ رنگ کا نہایت زبردست مثل ہاتھی کے اس گاڑی میں جوڑا ہوا ہے ۔ بہت زور سے چلی آرہی ہے ۔ احقر نے جب اس گاڑی کو دیکھا تو قلب کو بجد اطمینان ہوا ۔ وہ گاڑی احقر کے قریب آکر رک گئی ۔ کوچوان نے اتر کر گاڑی کی کھڑکی کھولی ۔ تو اس گاڑی سے آنحضرت والا اترے ۔ اور اس وقت حضرت والا کا حلیہ یہ تھا کہ سر پر ایک سبز عمامہ اور ایک سیاہ جبہ پہنے ہوئے تھے ۔ داہنے ہاتھ میں تسبیح اور بائیں ہاتھ میں ایک عصا لئے ہوئے تھے حضرت والا نے گاڑی سے اتر کر احقر کے قریب پہنچکر اور ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ پریشان ہونے کی کیا بات ہے ۔ آؤ ہمارے ساتھ چلو اور گاڑی والے کو فرمایا تم گاڑی لیجاؤ ۔ ہم پیدل ہی چلے آئیں گے اور وہاں سے احقر کا ہاتھ پکڑے ہوئے شہر سے شمال کی جانب تشریف لیچلے ۔

جزو دہم ۔ شہر سے باہر نکلکر ایک بہت زبردست قلعہ ہے اور دروازہ اس کا بند ہے حضرت والا نے اس کے دروازہ پر پہونچکر کواڑوں پر ہاتھ رکھا فوراً تمام قفل کھل کر قلعہ کا دروازہ کھل گیا دروازے میں داخل ہوتے ہی دیکھا کہ برابر برابر لاکھوں حجرے ہیں اور ہر حجرے سے اللہ اللہ کی آوازیں آرہی ہیں ۔ حضرت والا نے فرمایا کہ لو بھائی یہاں پر ٹھیرو اور اللہ اللہ کرو ۔ اس سے بہتر جگہ اس کی دنیا میں تم کو نہ ملے گی ۔ یہ فرما کر پھر حضرت والا نے فرمایا کہ اب میں قلعہ کے اندر جا رہا ہوں تم اطمینان سے یہاں پر ٹھہرو ۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ ملونگا ۔ یہ فرما کر حضرت والا تشریف لے گئے اور احقر کچھ دیر اللہ اللہ میں مصروف رہا ۔ اور آنکھ کھل گئی ۔ جس وقت آنکھ کھلی صبح کی اذان ہو رہی تھی ۔ آنکھ کھلنے کے بعد قلب پر نہایت اطمینان تھا اور تمام خیالات سے قلب صاف تھا ۔
امید کہ تعبیر خواب سے مشرف فرمایا جاؤنگا ۔ فقط ۱۴ ذی الحجہ سنہ ۴۹ھ

تعبیر

اس سے پہلے اتنا سمجھ لیا جاوے کہ خواب حجۃ شرعیہ نہیں ۔ اور نہ قطعی ہے جس کی بنا پر کسی سے مناظرہ کیا جاوے ۔ مگر رؤیا صالحہ بنص حدیث مبشرات میں سے ہے جس کی خاصیت طبعًا تسلی و فرحت ہے ۔ اور دلائل شرعیہ کے ساتھ موافق ہونے سے اس کے صدق کا پہلو راجح ہو جاتا ہے ۔

جزو اول ۔ بقرینہ مابعد کہ آئندہ جو لوگ اس قسم کے ملے ہیں وہ فرشتے ہیں ۔ یہ شخص سفید پوشاک والا فرشتہ ہے اور قلعہ حدود تکوینیہ ہیں ۔ اور صورت ہے ۔ قل کل یعمل علی شاکلتہ

بعد میں جن مقامات موحشہ کا دیکھنا مذکور ہے جیسا جزو دوم میں آتا ہے اس لئے ان کے اندر واقع ہونے سے روکا گیا یہی حاصل ہے نہرہ کا۔ اور جن صاحب نے اندر سے آکر اجازت دی وہ لشکر قطب التکوین ہے بقرینہ اس قول کے کہ میں بھی خادموں سے ہوں۔ اور اس کی اجازت دینا اس بنا پر ہے کہ ان کو ان مقامات سے ضرر نہ ہوگا۔ بوجہ حفاظت حق تعالیٰ کے اور بھون کے معنی لغت ہندیہ میں مکان کے لئے گئے ہیں۔ اور معنی اس قول کے یہ ہیں کہ گو یہ مکان خانقاہ کا بستی کا جزو ہی ہے مگر بوجہ خاص امتیاز کے گویا کہ جدا ہے تو اجزاء اسم کو اجزاء مسمی پر تقسیم کر دیا گیا۔

جزو دوم۔ یہ صورت مناہی و معاصی کی دیکھی جو بوجہ مضار روحانیہ کے مشابہ دام و دد کے ہیں بقول مولانا رومؒ ؎

ہیچ کنجے بے دد و بے دام نیست
جز بخلوت گاہ حق آرام نیست

جزو سوم۔ حدود مذکورہ جزو اول میں کے بعض احاد و صنائع و مکاسب دنیویہ ہیں۔ ان کی حقیقت بھی دکھلائی گئی اور ان کے حقیر ہونے کو بصورت صغیر ہونے کے دکھلایا گیا تاکہ ان کا ناقابل رغبت ہونا ظاہر ہو جاوے۔ اور اس کے بعد دین کی شان و شوکت جو دکھلائی جاویگی اس مجموعہ سے دونوں میں موازنہ کی طرف اشارہ ہے تاکہ اس شورش میں بھی دین ہی کو دنیا پر ترجیح دیجاوے۔

جزو چہارم۔ یہ باغ دین کا ہے اور خاص سمت سے نہ جانے دینا اشارہ اس طرف ہے کہ محفوظ بندوں کی بعضی حفاظت سب سے کیجاتی ہے۔ یعنی اہل شقاق سے ان کی ظاہری حفاظت تو کی ہی جاتی ہے۔ اہل وفاق سے بھی ان کی باطنی حفاظت کیجاتی ہے۔ یعنی ان کے اسرار کا ادراک ان کو بھی نہیں ہوتا۔ باقی اجزاء سب ظاہر اور مثل مہر نیمروز کے روشن ہیں۔ اور اس دفتر کی تعبیر جزو آئندہ میں آتی ہے۔

جزو پنجم۔ یہ کارخانہ مشکل ہے۔ اس ہیئت کی جس کو حق تعالیٰ نے اپنے قول نجعل لکما سلطاناً فلا یصلون الیکما میں لفظ سلطان سے تعبیر فرمایا ہے اور اجازت ہونا اشارہ ہے کہ اہل وفاق کے لئے یہ سلطان مانع نہیں۔ اور جیسے مقامات ہیں ملائکہ کے۔ اور سڑک عمل مستقیم ہے یعنی وصول الی المقصود کے لئے عمل مستقیم سبیل ہے مقامات ملکوتیہ کی تحقیق عامل کے اعتبار سے زائد ہے۔

جزو ششم ۔ سر کھلا ہوا اشارہ ہے اطمینان کی طرف کہ عادۃً ایسی ہی حالت میں سر کھول لیا جاتا ہے ۔ اور سیاہ جبہ اشارہ ہے توجہ الی الذات کی طرف ۔ باقی اجزا ظاہر ہیں ۔

جزو ہفتم ۔ میرٹھ سے غدر کی شورش شروع ہوئی تھی اس میں معاملات موجودہ کی حقیقت کی طرف اشارہ ہے باقی اجزا ظاہر ہیں

جزو ہشتم ۔ تشویش موجودہ اس شکل میں نظر آئی ۔

جزو نہم ۔ پلنگ مقام فنا کی طرف اشارہ ہے جو اساس ہے اطمینان کی ۔ اور گاڑی سے اتر جانا اشارہ اس طرف ہے کہ توجہ الی المطالبین کے وقت آثار فنا کے مستور ہو جاتے ہیں ۔

جزو دہم ۔ یہ قلعہ ذکر اللہ ہے جیسا کہ روایات میں ذکر اللہ کو حصن فرمایا گیا ہے ۔ اور قفل اور دروازہ کا آسانی سے کھل جانا اشارہ ہے توفیق کی طرف ۔ اس کے بعد بالکل ظاہر ہے کہ اس کی جز ذکر اللہ و توجہ الی اللہ ہی ہے ۔ اور الحمد للہ کہ اپنی جماعت کو اس میں مشغول پایا ۔ نہ ذا تاویل رویای من قبل قد جعلہا ربی حقا ۔

تربیۃ السالک ص۹۶

حال ۔ آج بروز جمعہ ۶ محرم الحرام کو احقر صبح کی نماز پڑھکر سو گیا تھا ۔ ایک خواب دیکھا جو ذیل میں درج کرتا ہوں ۔ تعبیر سے برائے نوازش سرفرازی بخشینگا ۔

خواب ۔ احقر خانقاہ میں درجہ قرآن شریف میں جلد سازی کر رہا ہے حضور تشریف لائے (یعنی آپ) فرمایا ...... یہاں آنا میں گیا فرمایا ۔ تھوڑی دیر کا ایک کام ہے وہ کر دینا میں نے کہا بہت اچھا ۔ فرمایا کہ ۱۰۰ مرتبہ بسم اللہ شریف اور ۱۰۰ مرتبہ الحمد شریف پڑھکر غیر حق کے خیال سے قلب فارغ کر کے گریہ وزاری سے ان ظالموں کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا کرنا اور یہ کہ اے اللہ یہ فتنہ و فساد دفع فرما ۔ احقر نیند ہی میں سمجھا کہ لفظ ان سے اشارہ حامی ...... کی طرف ہے ۔ اور ان کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا یہ اپنے لئے ہے ۔ کیونکہ حضور کا چہرہ مبارک متفکر سا معلوم ہوا ۔ اور بعد میں فرمایا کہ میں تو کچھ کرتا نہیں ۔ ان ظالموں کے لئے مگر مجبور ہو گیا ۔ جلد کرتا نہیں سے احقر سمجھا کہ بد دعا مراد ہے اور یہ وظیفہ ایسا ہے کہ ضرور مخالفین پر کچھ ادبار آئیگا ۔ پھر دو شخص کانوں کے رخصت ہونیکے لئے حضور سے مصافحہ کرنے لگے حضور ادہر متوجہ ہو گئے ۔ جب وہ رخصت ہونے لگے تو ان کے ساتھ ایک چمار ی معلوم ہوئی حضور نے استفسار فرمایا یہ کون ہے ۔ انہوں نے جو جواب دیا وہ یاد نہیں لیکن احقر کو بدگمانی یہ ہوئی کہ اس سے ناجائز تعلق ہے ۔ حضور نے کچھ نہیں فرمایا جب وہ چلے گئے پھر حضور نے

احقر کو کہا کہ اس دعاء حفاظت از شر الظالمین میں حضرت مولانا .... صاحب کو بھی شامل کر لینا احقر کو تعجب ہوا کہ وہ تو اس پارٹی کے موافق ہیں۔ پھر یہ لوگ ان کے کیوں مخالف ہیں جو اس دعاء کی ضرورت ہوئی شاید پھر حضور ہی نے فرمایا خود خادم کو گمان ہوا۔ کہ نہیں اب مولانا بھی مخالف ہو گئے کیونکہ برزخ میں ان پر حقیقت مکشوف ہو گئی۔ احقر وہاں سے لوٹ کر یہ خیال کر کے کہ فارغ وقت میں جب طبیعت حاضر ہو گی پڑھونگا۔ کام میں لگ گیا تو ایک قرآن شریف کیڑی کا جلد کے لئے آیا ہے اس کو کھولا تو اتنا بوسیدہ معلوم ہوا کہ بالکل گھن کھا گیا۔ اور کورا ایسا ہو گیا جیسے ڈبل ردی ہوتی ہے اور اس میں روزن سے ہو جاتے ہیں۔ حرف بہت تھوڑے اچھے ہیں خیر احقر نے خیال کیا کہ اپنے پاس سے پارے لگا دونگا واللہ اعلم بالصواب۔

الجواب۔ بالکل ظاہر خواب ہے۔ جو طریق دعاء کا غیب سے ارشاد ہوا ہے اس پر عمل کرنا موجب برکت ہوگا۔ اور پڑھنے کے وقت اگر ادبار کا تصور آوے تو صرف اس کے معنی مغلوبیت کے سمجھے جاویں گزند وضرر کے نہ سمجھے جاویں۔ کہ مسلمان کا ضرر چاہنا غیر مرضی ہے۔ اور دیہاتی اور چاری کا قصہ غالباً خیال ہے اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو دعاء میں شریک کرنا اس قطع وسوسہ تسبب کے لئے ہے۔ آگے انکشاف حقیقت کا مضمون ظاہر ہے قرآن مجید کو گھن لگا ہوا دیکھنا حالت موجودہ کا نقشہ ہے کہ احکام الٰہیہ کی تعطیل ہو رہی ہے اور اپنے پاس سے پارے لگانا بشارت ہے توفیق اصلاح کی۔ تربیۃ النور صفحہ ۱۰۳

حال۔ (خواب) چند روز کا واقعہ ہے کہ ایک شب بعالم خواب ایک دوست کے ہمراہ سیر کرتا ہوا ایک ایسی سرزمین پر وارد ہوا کہ جہاں ایک چھوٹی سی بستی بسی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ایک طرف کو غالباً بجانب مغرب کسی بزرگ کا مزار ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ کن کا ہے بہت لوگ زیارت کو جا رہے ہیں ہم دونوں بھی ان کے ہمراہ ہوئے۔ خانقا کا صحن مستطیل شکل کا لمبا بنا ہے۔ باہر کے دروازہ سے داخل ہو کر مزار مبارک پر حاضر ہوئے۔ ہم سب لوگ کھڑے ہوئے فاتحہ پڑھ رہے تھے۔ جوں ہی فارغ ہوئے جھٹ ایک مجاور نے سر کی طرف سے غلاف اٹھاتے ہوئے بلند آواز سے یہ کہا کہ دیکھئے حضور کو انتقال فرمائے ہوئے صدیاں گذر چکی ہیں لیکن آپ کا جسد مبارک ویسے ہی ہے جیسے عالم حیات میں تھا واقعی نورانی چہرہ کی چمک دمک ہے۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا عالم خواب میں زندہ ہوئے پڑے ہیں

صرف گردن تک سر ننگا تھا باقی تمام جسم پر بدستور غلاف پڑا ہوا تھا۔ لیکن سر جنوب کی طرف اور پاؤں شمال کی جانب اور روئے مبارک شرقی سمت کو تھا۔ اب بغیر کسی کے بتلانے کے دل میں یقین ہوگیا۔ کہ یہ حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ اجمیری کا مزار مبارک ہے۔ اگرچہ مزار وخانقاہ کا وہ نقشہ نہیں ہے جو کہ اجمیر شریف میں دیکھا ہے۔ زیارت کرکے ہم سب لوگ باہر چلے آئے۔ احاطہ خانقاہ کے باہر چند نانبائیوں کی دکانیں ہیں۔ ایک مجاور جو کہ زیارت کے وقت ہمارے ساتھ تھا ہمیں ایک نان بائی کی دکان پر لے گیا اور کہا کہ یہاں سے کھانا کھائیے۔ معلوم نہیں کہ ہم نے کچھ کھایا یا نہیں۔ تھوڑے وقفہ کے بعد ہم کوئی آٹھ دس شخص دوبارہ خانقاہ کی طرف چلے۔ باہر کے دروازہ سے داخل ہوکر چند قدم ہی مزار کی طرف چلے تھے۔ کہ حضرتؒ نے فوراً قبر شریف سے روئے انور باہر نکال کر نہایت غصہ اور رعب جلال کی حالت میں ہم لوگوں کی طرف منہ پھیر کر بآواز بلند فرمایا کیوں آتے ہو چلے جاؤ میں تقدیر کے معاملہ میں کیا کرسکتا ہوں۔ یا یہ الفاظ تھے کیوں آتے ہو چلے جاؤ میں تقدیر کو کیسے ٹال سکتا ہوں۔ یہ فرماکر نہایت ہی سرعت کے ساتھ حضرتؒ نے اپنا سر مبارک اس طرح گھٹنوں کے اندر چھپالیا۔ کہ گویا بیٹھے اور پاؤں کے بل سر زانوں پر رکھ کر مراقبہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اب بھی مجھے پورا یقین ہے کہ حضرت خواجہ صاحبؒ ہی تھا ہیں۔ اور دل ہی دل میں یہ سمجھا کہ شکل و شباہت میں حضور حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ کے ملتے جلتے ہیں۔ جس وقت ہماری طرف دیکھا تھا تو چہرہ غصہ سے لال ہو رہا تھا۔ سر برہنہ اور بال سیاہ نظر آتے تھے۔ القصہ جس وقت حضورؒ نے جلالت کی حالت میں مذکورہ بالا الفاظ فرمائے تو ایک مجاور مزار پر سے دوڑا ہوا ہمارے پاس آیا اور کہا کہ جلد واپس ہوجاؤ۔ حضرتؒ سخت ناراض ہوتے ہیں۔ نامعلوم دیگر ہمراہیوں نے جواباً مجاور سے کچھ کہا یا نہیں اور خدا جانے وہ کس خیال سے آئے تھے۔ اور کیا عرض کرنا چاہتے تھے۔ مگر بندہ نے مجاور سے رو کر عاجزانہ طور پر یہ کہا کہ بندہ کی اور تو کوئی غرض نہ تھی محض یہ آرزو دل میں لے کر حضرت کے پاس آیا تھا کہ حضرت سے دعا کراؤنگا۔ جو خدا تعالیٰ اپنی محبت عطا فرمادے۔ اب بھی دل میں بجز اس کے کوئی دوسرا خیال نہیں ہے۔ لیکن افسوس اب کیا کروں۔ حضرتؒ پاس آنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اس پر وہ مجاور واپس حضرتؒ کی خدمت میں گیا۔ اور کہا کہ حضرتؒ فلاں شخص اس غرض سے آیا ہے۔ جواباً حضرت نے فرمایا کہ بلا لو۔ پس اجازت ملنے پر مؤدبانہ حاضر خدمت

ہوا حضور نے نہایت شفقت سے میرا حال دریافت فرمایا اور دیر تک گفتگو فرماتے رہے لیکن یاد نہیں کہ احقر نے کیا کیا عرض کیا اور حضور نے کیا کیا کچھ ارشاد فرمایا۔ اسی اثنا میں بیدار ہو گیا۔ فقط

الجواب۔ کیا عجب ہے کہ حضرت خواجہ صاحب کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی ہو بزرگوں کا زندہ ہونا ثابت ہے گو وہ حیات ولکن لا تشعرون کا مصداق ہے۔ اعضاء کے سمت کا تبدل یہ صورت ہے حیات کی کیونکہ میت کے اعضا کی سمت بالکل اس کے خلاف ہے اور جس امر پر نکیر فرمایا یہ وہ امور ہیں جن کے لئے دنیا دار بزرگوں کے پاس جایا کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کے وقت ان کے عقاید میں غلو ہوتا ہے۔ اس میں تعلیم ہے اس کے ناپسندیدہ ہونے کی طرف اور جواب میں اس غلو کا کہ تقدیر کو کیسے ٹال سکتا ہوں۔ اور کسی کی شکل میں کسی بزرگ کو دیکھنا اشارہ ہے صاحب شکل کی شان شباہت کی طرف اور دعا کے لئے بلا لینا خصوص دعائے محبت حق تعالیٰ کے لئے اشارہ ہے کہ اہل اللہ کے پاس حاضر ہو کر دین کی طلب کرنا چاہیے۔ اور گفتگو فرمانا بشارت ہے فیض کی۔ غرض اچھا خواب ہے۔ مبارک ہو۔ والسلام۔

دو خواب از صاحب المحفوظ الکبیر مرئیہ ۹ و ۱۰ محرم سنہ ۴۳ھ مع التعبیر

پہلا خواب ۹ محرم سنہ ۱۳۴۳ھ

حال۔ حضرت اقدس سیدنا مولانا صاحب مد فیضہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش خدمت بابرکت میں یہ ہے۔ کہ احقر نے بوقت شب ایک خواب دیکھا کہ آنحضرت والا ایک مسجد کے بیچ کے دروازہ میں تشریف رکھتے ہیں اور احقر پاس بیٹھا ہوا پنکھا جھل رہا ہے۔ اسی اثنا میں ایک صاحب بزرگ صورت آنحضرت والا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت والا سے مصافحہ کیا حضرت والا نے بیٹھنے کی اجازت فرمائی۔ اور فرمایا کہ کس لئے تشریف لائے ان صاحب نے بیٹھکر عرض کیا کہ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں۔ کہ حضرت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں۔

تحقیق۔ یہ مقولہ تمہید ہے مقولہ آئندہ کی۔

حال آنحضرت والا نے یہ سنکر ارشاد فرمایا کہ حضرت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے متبع سنت تھے۔ اور ہر بات میں اتباع سنت کا خیال فرماتے تھے۔

تحقیق ۔ یہ علم بتلائی گئی بڑے بزرگ ہونے کی

حال ۔ اس لئے حضرت سے بہت سی کرامتیں ظہور میں آئیں ۔

تحقیق ۔ عام ہے کرامات معنویہ کو ۔

حال ۔ ان صاحب نے عرض کیا کہ حضرت جو مرتبہ سہروردی رحمۃ اللہ کو حاصل ہوا کسی دوسرے شخص کو بھی حاصل ہو سکتا ہے ۔ یا نہیں ۔ آنحضرت والا نے فرمایا کہ میرے یہاں تو بفضلہ تعالیٰ اس درجہ پر پہونچنا جو حضرت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو نصیب ہوا کوئی بڑی بات نہیں ۔

تحقیق ۔ کیونکہ اتباع سنت کا بہت اہتمام ہے ۔

حال ۔ صرف تھوڑی سی ہمت کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ معاصی سے اجتناب رکھے اور روزانہ سو بار ایک جگہ پر بیٹھکر یکسوئی کے ساتھ اگرچہ جی بھی نہ لگے اللہ اللہ پڑھ لیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ حضرت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ حاصل ہو جائیگا ۔ میرے یہاں تو ترک معاصی کی سخت قید ہے ۔ ترک معاصی تمام مجاہدات و ریاضات سے بڑھکر نفس پر گراں ہے ۔

تحقیق ۔ اس میں تعلیم ہے اصل طریق کی ۔

حال ۔ وہ صاحب یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور احقر کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ کچھ سنا ایسے ایسے شیخ کامل دنیا میں موجود ہیں ۔

تحقیق ۔ یہ نظیر ہے یسألہ ویصدقہ کی پس یہ کسی کامل کی روح تھی جن کے آنے کی غرض یعلمکم دینکم تھی ۔

حال ۔ یہ فرما کر آنحضرت والا کی خدمت میں السلام علیکم عرض کر کے تشریف لے گئے ۔ احقر کی آنکھ کھل گئی امید ہے کہ تعبیر خواب سے مشرف فرمائنگے ۔

تحقیق ۔ ایک ایک جزو کی تعبیر لکھدی

دوسرا خواب ۱۴ محرم سنہ ۱۳۴۵ھ

ایک خواب بوقت شب احقر نے یہ دیکھا کہ حضرت والا سفر میں ہیں اور احقر اور عزیز آل احمد سلمہ دونوں ہمراہ ہیں بعد سفر طے کرنے کے حضرت والا ایک شہر میں پہونچے ۔ اور درمیان شہر کے ایک مکان پختہ تین منزلہ نہایت زبردست بنا ہوا ہے تو حضرت والا مع احقر اور عزیز آل احمد کے

اوپر کی تیسری منزل میں پہونچے اور وہاں پر پہنچکر حضرت والا نے احقر کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ آل محمد سے کہو کہ پانی گرم کرے۔ میرا ارادہ غسل کا ہے۔ احقر نے عزیز مذکور کو کہا کہ بھائی سب سے نیچی منزل میں جاؤ وہاں پر سب سامان موجود ہے پانی گرم کرو حضرت والا غسل فرمائینگے۔ وہ فوراً نیچے چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت والا نے فرمایا کہ دیر زیادہ ہوگئی تم جاکر دیکھو اور پانی گرم بہت جلد لاؤ۔ احقر فوراً نیچے آیا دیکھا کہ عزیز مذکور نے پانی گرم تیار کر رکھا ہے صرف لانے کی دیر تھی۔ احقر گرم پانی کا گھڑا اٹھا کر اوپر حضرت والا کے پاس پہونچا۔ اور عزیز مذکور ہمراہ تھا۔ حضرت والا نے جسم سے کپڑے اتار کر تہبند باندھا اور ہم دونوں کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا تم دونوں نیچے چلے جاؤ۔ اور جس مقام پر غسل کا پانی گرے وہاں جاکر کھڑے ہوجاؤ۔ احقر مع عزیز مذکور نیچے اتر آئے اور مکان کے مشرق کے کونہ کی طرف پہونچے تو کیا دیکھا کہ ہزاروں مخلوق جمع ہے۔ احقر نے اس مجمع کے چند لوگوں سے دریافت کیا کہ یہاں پر کیوں جمع ہو انھوں نے فرمایا کہ خدا کی رحمت کی بارش ہونے والی ہے اس کے انتظار میں ہیں۔ احقر نے جو اوپر نظر اٹھا کر دیکھا تو حضرت والا اسی سمت پر ایک لوٹا ہاتھ میں لئے ہوئے غسل فرمانے کے لئے تیار ہیں۔ احقر مع عزیز مذکور کے جب اس مقام پر پہونچگیا۔ جہاں پانی غسل کا گرنے والا تھا حضرت نے غسل کرنا شروع کیا فوراً اوپر سے پانی کا گرنا جاری ہوا۔ اس تمام مجمع کی یہ حالت ہوئی کہ ہر ایک شخص یہ چاہتا تھا کہ مجھ پر پانی پڑے۔ مگر احقر مع عزیز اس جگہ پر کھڑے ہوئے حضرت والا کے غسل کے پانی سے نہا رہے ہیں۔ اسی اثنا میں ایک صاحب بزرگ صورت تشریف لائے اور مجمع کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ جس پر آج حضرت مولنا تھانوی کے غسل کے پانی کی ایک چھینٹ بھی پڑگئی اس کی نجات ہوجاویگی۔ احقر کی فوراً آنکھ کھلگئی تعبیر خواب سے مشرف فرمایا جاؤں۔

تعبیر

من قبیل تشبیہ مفرد بالمرکب یہ مجموعہ صورت ہے اتباع سنت کی اور استفادہ مشابہ ہے اخذ غسالہ کے جس طرح حضرات صحابہ رض وضو کا پانی لیتے تھے۔ پس اشارہ اس طرف ہے کہ فیض اتباع سنت مستفیدین کو موجب نجات ہوگا۔ جیسا خواب سابق بشارت ہے حصول ثمرہ اتباع سنت کی عاجلاً۔ یہ بشارت ہے حصول ثمرۂ اتباع سنت کی آجلاً واللہ اعلم۔

کتبہ اشرف علی ۱۹ محرم سنہ ۳۳ھ

(تربیۃ النور صفحہ ۱۰۸ تا ۱۱۰)

ایضا الرؤیا من صاحب المحفوظ الکبیر

حضرت اقدس سیدنا و مرشدنا مولانا صاحب مدفیوضہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذارش خدمت والا میں ہے کہ احقر نے بوقت شب ایک خواب دیکھا کہ حضرت والا مظفرنگر تشریف لائے اور قیام حضرت والا نے مفتی ...... صاحب کے مکان پر فرمایا۔ ایک شخص نے احقر کے مکان پر پہونچ کر اطلاع دی کہ حضرت مولنا صاحب تشریف لائے ہیں۔ اور مفتی .... صاحب کے مکان پر قیام فرما ہیں۔ احقر یہ سنکر فورًا مفتی صاحب کے مکان پر پہونچا دیکھا کہ آنحضرت والا ایک مجمع کثیر کے ساتھ مفتی صاحب کے مکان پر ایک سہ دری میں تشریف فرما ہیں۔ اور اہل مجمع کی طرف مخاطب ہوکر وعظ کی صورت میں نصیحت فرما رہے ہیں۔ مگر اس مجمع میں مفتی صاحب موجود نہیں ہیں احقر کو خیال ہوا کہ مفتی صاحب اس وقت کہاں ہیں احقر ان کو تلاش کرنے لگا دیکھا کہ اس ہی سہ دری میں شمال کی جانب ایک چھوٹی سی کوٹھری ہے۔ اور اس کوٹھری میں بہت ہی اندھیرا ہے کہ جس کو دیکھکر وحشت معلوم ہوتی تھی۔ اور اس کوٹھری کے اندر مفتی صاحب بہت ہی خستہ حالت میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ احقر نے مفتی صاحب سے عرض کیا کہ حضرت مولنا صاحب تو آپ کے مکان پر تشریف رکھتے ہیں اور آپ یہاں ایک طرف کوٹھری اندھیری میں دبکے ہوئے بیٹھے ہیں۔ مفتی صاحب نے احقر کو جواب دیا کہ حضرت مولنا صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کا میرا منہ نہیں یہ الفاظ مفتی صاحب کے بہت ہی حسرت و ندامت سے بھرے ہوئے تھے۔ احقر نے جواب میں عرض کیا کہ یہ تو کوئی بات نہیں۔ اولاد والدین کے ساتھ سختیاں و گستاخیاں کرتی ہے مگر اس سے قطع تعلق نہیں ہوجاتا۔ معافی چاہنے کے بعد معافی ہوجاتی ہے۔ ایسے ہی مریدین کا تعلق شیخ کے ساتھ ہوتا ہے اگر آپ معافی چاہ لیں تو کوئی حرج نہیں۔ بڑوں سے تو معافی چاہ ہی لیتے ہیں۔ اس میں مایوسی کی کونسی بات ہے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تونے کہا سب کچھ صحیح ہے۔ مگر اس وقت اس معاملہ کی نسبت میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ہاں پھر کسی وقت تنہائی میں تجھ سے گفتگو کرونگا احقر یہ جواب سنکر ان کے پاس سے چلنے لگا۔ کہنے لگے۔ کہ حضرت مولنا صاحب وعظ بھی فرمائینگے احقر نے عرض کیا کہ حضرت مولنا مکان پر تو آپ کے قیام فرما ہوں اور وعظ کا مجھے علم ہو۔ آپ خود جاکر دریافت کریں۔ احقر نشست

کی جانب کیا دیکھتا ہے کہ ایک تخت بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک سفید چادر کا فرش ہے۔ حضرت والا اس پر کھڑے ہیں۔ احقر اس تخت کے قریب آکر کھڑا ہو گیا کہ ایک دیہاتی شخص نے کہ جس کے قرینہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص بے علم ہے آکر آنحضرت والا کی طرف مخاطب ہو کر عرض کیا کہ مولوی صاحب ذرا میری تو ایک بات سن لے حضرت والا کھڑے ہی کھڑے اس کی طرف جھک گئے۔ اور فرمایا کہ کہو کیا مطلب ہے۔ کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تو گانا بہت اچھا جانتا ہے آنحضرت والا نے تبسم فرما کر فرمایا کہ ہاں بھائی ایسا گانا جانتا ہوں کہ ساری دنیا میں کوئی ایسا گانا نہیں جانتا۔ اس شخص نے عرض کیا تو پھر کب سنائیگا حضرت والا نے جواب فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب سنانے والا ہوں۔ ذرا صبر کرو۔ اس شخص نے عرض کیا کہ ہمارا تو بہت ہی دل چاہ رہا ہے۔ ذرا جلدی ہی سنا دے۔ حضرت والا یہ سنکر سیدھے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں ہر چند یہ چاہتا ہوں کہ گوشہ نشینی اختیار کر لوں اور ایک جگہ پر تسبیح لے کر بیٹھ جاؤں اور اللہ اللہ کیا کروں۔ مگر بڑے بڑے قطب اور غوث اور ابدال اور اولیاء اللہ کا جو طبقہ گذر چکا ہے وہ نہیں مانتے اور فرماتے ہیں کہ اگر تو بیٹھ گیا تو تمام عالم میں گمراہی و ضلالت پھیل جائیگی۔ اب میں مجبور ہوں کہ مخلوق تو اس طرح چین نہیں لینے دیتی اور یہ حضرات یوں نہیں مانتے۔ اور نہ بیٹھنے دیتے ہیں۔ آخر کار پھر کام کرنا پڑتا ہے۔ بہت ہی کشمکش میں ہوں۔ یہ فرما کر احقر کی جانب اشارہ کیا کہ جوتہ لاؤ۔ احقر نے فوراً جوتہ حاضر کیا۔ حضرت والا نے فرمایا کہ اب چلنا چاہیئے نماز کا وقت آگیا۔ نصف راستہ مسجد کا طے کیا تھا کہ احقر کی آنکھ کھل گئی دیکھا کہ نماز صبح کی جماعت کا وقت تھا۔ فقط امید کہ تعبیر خواب سے مشرف فرمایا جاؤنگا۔

تعبیر۔ تعبیر ظاہر ہے اہل خلاف کا وفاق کیطرف عود کرنا۔ اس احقر کو سعادت خدمت دین کی توفیق ہونا اور اس میں اہل اللہ کی باطنی امداد والغیب عند اللہ تعالےٰ۔

حال۔ احقر نے ایک خواب مورخہ ۵ صفر سنہ ۱۳۳۴ھ اخیر شب جمعرات کو دیکھا جو اطلاعاً معروض خدمت ہے۔ آپ کا ایک اجنبی جگہ پر قیام ہے۔ اور آپ ایک مکان کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کے پاس بہت سے آدمی جمع ہیں۔ ایک جنازہ رکھا ہوا ہے۔ آپ نے ادب کے ساتھ جنازہ پر ہاتھ رکھکر کچھ پڑھا تو اس نے کچھ خفیف سی جنبش کی۔ پھر دوبارہ جنبش کی تیسری مرتبہ بیٹھے ہو گئے تو معلوم ہوا کہ حضرت مولنا محمود الحسن صاحب ہیں۔ کھڑے ہو کر بڑی محبت سے آپ کو گلے لگایا۔ اور زمین پر آپ کو لٹا دیا اوپر سے چادر ڈالدیا۔

تحقیق۔ حضرت مولنا کی حرکت میں مجھکو سبب دیکھا اور میرے سکون میں حضرت کو سبب دیکھا اشارہ اس طرف ہے۔ کہ باہم اختلاف حقیقی نہیں کما زعموا۔

حال۔ وہاں سے روانہ ہوکر ایسی جگہ پہونچے کہ جہاں راستہ بہت ہی تنگ ہے اور سب لوگ تو نکل گئے میں اور مولنا محمود الحسن صاحب رہگئے۔ راستہ بہت ہی تنگ تھا۔ مولنا نے کہا چلو دوسرے راستے سے چلینگے۔

تحقیق۔ اشارہ ہے طریق سلوک کے ضیق کی طرف اور سبب اس ضیق کا عدم موافقت للشرع ہے مگر جن کو اس کا اہتمام نہیں وہ نکل گئے۔

حال۔ لوٹ کر جو آئے ایک میدان میں پہونچ گئے۔

تحقیق۔ یہ طریق واسع سلف کا ہے جو ضیق سے خالی ہے۔ گو بدیر موصل ہو۔

حال۔ حضرت والا عرض یہ ہے کہ پرسوں شب میں میں نے یہ خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑے بزرگ ہیں۔ ان کو بہت مخلوق گھیرے ہوئے ہے۔ میں بھی دیکھکر اس خیال سے وہاں پہونچ گیا کہ بزرگوں کی زیارت سعادت دارین ہے۔ پھر ان سے مل کر میں نے یہ عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو میں ایک مسئلہ دریافت کرتا ہوں اور مجھے یہ مسئلہ پہلے سے بھی معلوم ہے مگر شبہ ہوگیا ہے۔ اور آپ چونکہ پہلے قرنوں کے بزرگ معلوم ہوتے ہیں اس لیے تحقیق کرتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا کہ پوچھو۔ میں نے کہا کہ میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ جو شخص واصل بحق ہو جاتا ہے وہ مردود نہیں ہوتا۔ آپ کے نزدیک اس کی کیا اصل ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ بالکل صحیح ہے۔ میں نے کہا کہ حضرت ...... کے واقعات سے تو خلاف معلوم ہوتا ہے۔ اس پر فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ وہ واصل ہی نہیں تھا۔ اور اس کی کشف حقیقت کو دو چیزیں مانع ہوئیں۔ مولنا کا حسن ظن اور اس کی تلبیس۔ غامض اور یہ شعر پڑھکر مسکراتے ہوئے چلدئے ؎

صد ہزاراں سال ابلیس لعیں   بود ز ابدال و امیر المومنین

پھر میں نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگ ہیں ان کا نام مبارک کیا ہے اور کہاں رہتے ہیں اس نے کہا کہ یہ حضرت مولنا رومی ہیں۔ مجھے پھر زیارت کا اور زیادہ شوق ہوا۔ مگر وہ میرے ہاتھ نہیں آئے۔

تحقیق۔ تعبیر بالکل ظاہر ہے۔ مسئلہ بھی حق ہے اور اس پر جو اشکال تھا اس کا جواب

بھی حق ہے

ترتیۃ النور صـ١١١ تا ١١٦

حال - ایک خواب میں نے دیکھا ہے جناب مولنا صاحب سے اس کی تعبیر دریافت کرتا وہ یہ ہے کہ جناب مولنا صاحب جا رہے ہیں اور ہم ساتھ ہیں اور مولنا صاحب ایک جگہ پر دونوں چلوؤں ملاکر پانی پی رہے ہیں اور جو چلوؤں سے گرتا ہے وہ ہم اپنی چلو میں تھام لیتے ہیں - یہ نہیں خیال ہے کہ ہم پی گئے یا نہیں پیا -

دوسرا خواب یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں - کہ یہ شخص میری امت کا سردار ہے لوگ اس کو مارنے کے واسطے گھیرے ہوئے ہیں - یہی کہتے ہوئے تشریف لے گئے اس وقت اشارہ جس کو کیا تھا نام معلوم تھا مگر آنکھ کھلتے وقت بھول گیا - مگر جہاں تک گمان ہوتا ہے کہ حضرت مولنا ہی تھے -

خواب اول کی تعبیر - خواب دیکھنے والے کو مجھ سے دینی نفع ہوگا -

خواب ثانی کی تعبیر - میرے ساتھ معاندانہ خلاف کرنے والے باطل پر ہیں -

حال - حضرت کو معلوم ہو کہ مظلومین سمرنا کے لئے میں نے چندہ دیا ہے - ثواب کی رو سے اور امداد انگورا میں بھی چندہ دیا ہے ثواب سمجھکر - یہ چندہ اچانک ہوا ورنہ اس کی نسبت حضرت والا سے ضرور دریافت کرلیتا

خواب - جس روز چندہ انگورہ کا دیا ہے اسی رات کو یہ خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑی عظیم الشان مسجد ہے اور اس میں مجمع کثیر ہے بظاہر صلحا زیادہ معلوم ہوتے تھے اور وہاں میں بھی موجود تھا - اور یہ معلوم ہوا کہ مجھ سے ملنے کے لئے حضرت نظام الدین اولیاء صاحب تشریف لا رہے ہیں - اور وجہ ملنے کی یہ تھی - کہ خلیفہ نے بتلایا تھا کہ یہ شخص حضرت مولنا کے سراپا پیرو ہیں تو حضرت نظام الدین اولیاء صاحب یہ سنکر آئے اور مجھ سے ملے - جب سامنے آئے تو حضور کے ایک خلیفہ نے مجھ سے فرمایا کہ یہ حضرت نظام الدین اولیا صاحب ہیں تو میں نے سلام اور مصافحہ کیا اور لانبے قد کی وجہ سے ذرا سا جھکے اور میں پست قد تو میں نے ان کے کندھے کو چاٹا پھر اس کے بعد میری پوری سیری ہو گئی - بعدہٗ جاگ گیا -

تحقیق - خواب نہایت مبارک ہے اور دلیل ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل کے مقبول ہونیکی اور نیز اپنے سلسلہ اور انتساب باحقر کے مقبول ہونیکی -

حال - میں نے یہ خواب دیکھا کہ حضور انور نماز عصر پڑھکر مسجد کی ایک سہ دری میں فرش

پر بیٹھ گئے ۔ اور یہ غلام صحن مسجد میں تھا کہ ایک بزرگ نے جو وضو کر کے نماز کے لئے مسجد کے اندرونی حصہ میں جا رہے تھے ۔ در پر ٹھہر کر تسبیح نماز عصر پڑھنے کی بابت یہ فرمایا کہ یہ پڑھنا بہتر ہے (یاد نہیں رہا کہ کیا بتلایا تھا) چنانچہ حضور نے اسی جگہ سے دریافت فرمایا کہ کیا ہے اور ان بزرگ صاحب نے مکرر بتلا کر اس کا پڑھنا بہتر بتلایا ۔ حضور نے کچھ فرما کر خاموشی اختیار فرمائی اور وہ نماز پڑھنے لگے ۔ بعد نماز اسی سہ دری میں تشریف لائے اور چارپائی پر بیٹھنے کو فرمایا (اس سے پہلے ایک بزرگ چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے ۔ انھوں نے بھی آپ سے یہ کہا تھا کہ چارپائی پر آجایئے مگر حضور نے یہ فرما کر یہاں بھی آرام سے ہوں نیچے فرش ہی پر بیٹھ گئے تھے) حضور کے انکار پر ہاتھ پکڑ کر اٹھا لیا اور حضور چارپائی پر بلا تکلف بیٹھ گئے ۔ لیکن یہ ضرور فرمایا کہ میں اس قابل نہیں ہوں ۔ حضور کے بیٹھ جانے کے بعد وہ بزرگ جو ہاتھ پکڑ کر لائے تھے حضور کے پیر چومنے لگے ۔ اور وہ بزرگ بھی جو چارپائی پر پہلے سے لیٹے ہوئے تھے اٹھ کر بیٹھ گئے تھے ۔ میں نے جب غور کیا تو مولوی .... صاحب نانوتوی معلوم ہوئے اور وہ بزرگ جو ہاتھ پکڑ کر لائے تھے ان کی شکل و شباہت مثل حضرت مولنا مخدومنا .... رحمۃ اللہ علیہ معلوم ہوئی حقیقت خواب واللہ اعلم کیا ہے مگر اس وقت میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ علاوہ تسبیح سبحان اللہ کے اور بھی کوئی دعا پڑھنے کے لئے ہدایت ہے لیکن اس وقت یہ عریضہ لکھتے ہوئے یہ بات بھی سمجھ میں آتی ہے کہ ان بزرگ کا حضور کے پیر چومنا کمترین کے لئے ہدایت ہے ۔ کہ حضور سے اپنے مرض کا حال عرض[عـــہ] کروں ۔

تحقیق ۔ بظاہر آپ کو یہ واقعہ دکھلانے کے مقاصد میں سے ایک مقصود یہ بھی ممکن ہے جو آپ نے سمجھا ہے اور نماز عصر کے بعد مشہور ہے کہ علاوہ سبحان اللہ کے الحمد للہ اور اللہ اکبر بھی پڑھا جاتا ہے ۔ اور اس واقعہ کے مقاصد میں سے غالباً ایک یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس وسوسہ کا دور کرنا جو کسی وقت پیش آجاتا ہو کہ حوادث جدیدہ میں زیادہ رایوں کے مقابلہ میں قلیل کی رائے کیسے صحیح ہو سکتی ہے ۔ تربیت النور صفحہ ۱۱۰

حال ۔ الیوم کہ چہار روزی گذرد کہ ہر شب بخواب نظر می آید کہ شخصے میگوید کہ از حضرت تھانوی مدظلہ خواستگار دعا باش کہ در تزئیل مرض درد شکم اثرے عجیب باشد بنا بر ایں ارشاد از حضرت اعلیٰ خواستگار دعا باشم

[عـــہ] کیونکہ صاحب خواب ان بزرگ سے بیعت ہیں ۱۲ ۔

تحقیق۔ برائے دردِ شکم بدل وجان دعا می نمایم اللہ تعالیٰ خواب را صادق فرماید اگر دست راست بر شکم مالیدہ ایں آیۃ سہ بار خوانند رجاءِ نفع است و بالحق انزلناہ و بالحق نزل وما ارسلنک الا مبشرا و نذیرا۔ در روز و شب و سہ بار ایں عمل کردہ باشند و چہ عجب کہ خواب از مبشرات باین اثر ہم باشد کہ صاحب دعاء در دائرہ رضائے حق داخل است۔ و شاید کہ مقصود اطلاع رائی ہم باشد کہ از دوین نگیرند واللہ اعلم۔ تربیۃ النور ص ۱۲۰

حال۔ کل شب میں ایک خواب دیکھا ہے جو بوجہ نہایت اچھا ہونے کے درج کرتا ہوں میں نے دیکھا کہ حضور پرنور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس جلسہ میں تشریف لائے ہیں۔ اس میں جناب والا اور غالبا حکیم محمد مصطفےٰ صاحب اور شاید خواجہ صاحب بھی تھے۔ یا اور کوئی صاحب جناب کے (جناب سے مراد حضرت مولنا آپ ہی ہیں) داہنے بائیں بیٹھے تخت کے اوپر ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تشریف لائے ہم سب کھڑے ہونے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کو بیٹھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ آپ اور حکیم صاحب جو جو تخت پر بیٹھے تھے یا تو اترنے لگے اور یا صدر کی جگہ سے ہٹنے لگے۔ حضور نے آپ کو فرمایا آپ یہیں تشریف رکھیں اور حضور بھی ایک طرف تخت پر بیٹھ گئے۔ چہرہ مبارک نہایت نورانی تھا اور ریش مبارک بالکل سفید قد نہ تو بہت لانبا اور نہ بہت چھوٹا۔ بالکل جناب کے قد کے مطابق تھا۔ اس جلسہ میں ایک شخص نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی صورت اور دیکھی تھی۔ تو حضور نے فرمایا کہ جو جس طرح کا ہوتا ہے وہ اس صورت میں مجھکو دیکھتا ہے یہ فرمانا مجھکو خوب یاد ہے اس کے بعد فورًا آنکھ کھل گئی اور اس کے بعد سے اب تک ایک حالت نہایت سرور کی ہے اور وساوس سب موقوف ہیں۔

تحقیق ماشاء اللہ خواب کیا ہے ہزاروں بیداریاں اس پر نثار ہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پھر عنایت کے ساتھ دولت پر دولت ہے پھر ایک نہایت اہم مسئلہ کی تحقیق کو محققین عارفین نے کی ہے اس کی تصدیق یہ علمی دولت پھر جس نے آپ کا تعلق تربیت و ارشاد کا ہے اس کی نیابت حقہ مقبولہ کی تاکید و تائید یہ ایک مستقل دولت غرض خواب متواتر نعمتوں کا مجموعہ ہے۔ خدا تعالیٰ سب کو مبارک فرمادے۔ النور ص ۳۳

حال۔ بندہ چونکہ بہت ہی تنگ ظرف ہے۔ ذرا سی بات کہیں سے سننے میں آجاتی ہے تو دل بے قرار ہو جاتا ہے۔ بہت مدت سے بندہ آرزومند تھا کہ جیسا کہ سرورِ کائنات

سفر موجودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور امور کے متعلق ہوتی رہی ہے خواب میں ویسے ہی کسی زیارت فیض بشارت نومیہ میں مسائل حاضرہ کے متعلق بھی کچھ تھوڑا سا پتہ چل جاتا تو مزید باعث اطمینان ہوتا سو الحمد للہ تعالیٰ کہ اس زمانہ میں کئی دفعہ رسول اللہ صلعم کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ خواب میں اور جب دیکھا تو عالیجاہ یعنی آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہیں۔ اور کبھی قرآن کی تلاوت تھوڑی سی کر کے تفسیر فرما رہے ہیں۔ اور استنباط مسائل قرآن شریف سے کر کے سناتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نہایت مسرور ہوتے ہیں۔ اور کبھی بلکہ زائد دفعہ یہ دیکھا کہ سرور کائنات صلعم حدیثیں آپ کو سناتے ہیں اور آپ مخلوقات کو ہندی زبان میں بطور ترجمانی کے سناتے ہیں۔ اور مسائل کا استنباط کر کے سناتے ہیں۔ اور وہ مسائل مستنبطہ سرور کائنات صلعم کو پہلے سنا لیتے ہیں اور ہر ایک مجلس کے ختم پر انعام ضرور ملتا ہے۔ کبھی دستار مبارک اپنی نبی صلعم عطا فرماتے ہیں۔ اور کبھی اپنا جبہ مبارکہ ہدیہ ملتا ہے۔ عالیجاہ بندۂ ناکارہ کو چونکہ اس زیارت فیض بشارت سے مدت سے نصیبہ چلا آتا ہے اور اپنی حالت بہت گری ہوئی جانتا ہوں۔ اس لئے بغیر ضرورت نہ کسی حضرت کو خوابی حالت بیان کر کے تعبیر پوچھتا ہوں اور نہ یوں ہی ذکر کرتا ہوں۔ آپ چونکہ بندہ کے پیشوا ہیں اور اور بندہ نے آنجناب کو سرور کائنات صلعم کی خدمت عالیہ میں نہایت ہی عالی مرتبہ میں کئی دفعہ دیکھا ہے اور آپ کا خطاب محی السنہ بہت دفعہ سنا ہے اور پہلے بھی بندہ نے بعض خواب پیش کئے تھے اس لئے آج بھی مختصر صورت میں پیش کرتا ہوں۔ یہ تو میں نے اپنے دل میں پہلے فیصلہ کر رکھا ہے کہ حضور بندہ جیسے ناکارہ کے خوابوں سے مسرور نہ ہونگے لیکن اس وقت چونکہ بندہ کو نہایت مسرت حاصل ہوئی ہے اس لئے پیش کئے دیتا ہوں

تحقیق۔ حدیث میں ہے الرؤیا الصالحۃ یراہا المسلم او تری لہ۔ اللہ تعالیٰ کو رائی اور مرئی لہ دونوں کو تسلی دینا تھا کہ اس بشری کے ہوتے ہوئے حزن نہ کریں۔ کما قال تعالیٰ فی نحوہ لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ الی قولہ ولا یحزنک قولہم ثم فسر صلی اللہ علیہ وسلم البشری بالرؤیا الصالحۃ ثم عممہا بما یراہا الرجل المسلم او تری لہ فطوبی لکم ثم طوبی لنا فالحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۱ھ

تربیت السالک صفحہ ۱۲۳۳

حال۔ نیا وعظ تعلیم التعلیم پڑھ کر ہوگیا کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ ایسا وعظ کہنا چاہئے ایسے مواعظ کی آج کل سخت ضرورت ہے رات کے آخر وقت میں دیکھا ہے۔

تحقیق - بشارت عظمی ہے قائل وعظ و قاری وعظ کیلئے ۔

تربیت السالک صفحہ ۱۲۸

حال - خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں ایک کشتی میں معہ اہلیہ کے سوار ہوں مگر کشتی کھلی ہوئی ہے اور ایک بہت بڑا دریا ہے کشتی ایسے مقام پر پہونچی جہاں کنارے پر بہت اونچی عمارت تھی اور وہاں بہت ہجوم تھا اتر کر اس عمارت میں گیا تو آپ کو بھی پایا مجھکو آپ نے اپنے پاس بٹھلا لیا آپ کے پاس ہزاروں آدمی آتے ہیں اور قدمبوس ہو کر چلے جاتے ہیں تھوڑے عرصہ کے بعد باہر آیا ہزاروں آدمیوں کا مجمع غول غول کھڑے ہوئے پائے گئے پولیس بھی انتظام کے طور سے موجود ہے پھر آنکھ کھل گئی عمارت بہت اچھی بنی ہوئی تھی معلوم نہیں کیا تھا ۔

تحقیق - رویا صالحہ ہے اشارہ ہے آپ کے خصوص اور خلایق کے عموم فائدہ کی طرف ۔

پہلا خواب

احقر نے بوقت شب ایک خواب دیکھا

جزو اول - احقر نے بغرض زیارت آنحضرت والا مظفر نگر سے تھانہ بھون کا سفر شروع کیا اور اس ہیئت سے کہ پیدل سفر کر رہا ہوں کپڑے نہایت بوسیدہ اور جسم تمام خاک آلودہ ہے غرضکہ بہت ہی خستہ حالت ہے ۔ جس وقت تھانہ بھون پہونچا اور خانقاہ نمودار ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ خانقاہ کا دروازہ بجائے مشرق کی جانب ہونے کے شمال کی جانب ہے ۔

جزو دوم - اور سابق دروازہ سے بہت ہی زیادہ خوبصورت اور بڑا ہے اور ایک صاحب دروازہ خانقاہ پر برہنہ شمشیر ہاتھ میں لئے پہرہ دے رہے ہیں ۔ احقر نے دروازہ پر پہونچکر ان صاحب پہرہ سے اجازت چاہی تو انھوں نے فرمایا کہ تم بلا اجازت ہی جا سکتے ہو ۔ تمہارے لئے اجازت ہے احقر خانقاہ میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہے کہ حوض کی ہیئت بدلی ہوئی ہے ۔ اونچائی حوض کی تقریباً قد آدم کے ہے اور تمام حوض سنگ مرمر سے بنا ہے اور درمیان حوض کے سنگ مذکور کا ایک فوارہ لگا ہوا ہے اور تمام خانقاہ پر سفیدی کا پلستر ہے جس سے ایک نور معلوم ہوتا تھا ۔ احقر قریب حوض کے جا کر کھڑا ہو گیا ۔ تو مشرق کی جانب جو حجرے خانقاہ میں بنے ہوئے ہیں ان حجروں میں سے ایک صاحب سفید لباس نورانی صورت نکل کر احقر کے پاس تشریف لائے اور آکر فرمایا السلام علیکم جواب دیا وعلیکم السلام میں نے ان صاحب سے دریافت کیا کہ اس وقت حضرت مولنا صاحب کہاں پر تشریف رکھتے ہیں

جواب میں فرمایا کہ حضرت مولنا اس وقت مکان پر تشریف رکھتے ہیں اور عنقریب انشاء اللہ آکر نماز مغرب پڑھائیں گے یہ فرما کر فرمایا کہ آؤ اتنے حضرت مولنا تشریف لائیں تم کو شرق کی جانب کے حجروں کی سیر کرادوں میں ہمراہ ہو لیا ان حجروں میں داخل ہو کر دیکھا کہ کسی حجرہ میں تو جالی کے کمربند بنے جا رہے ہیں اور کسی میں اونی گلوبند اور کسی میں چکن و بیل کا کام ہو رہا ہے غرضکہ جس قدر کام ہو رہا تھا اس ہی قسم کا تھا ۔

جزو سوم میں جس وقت یہ کام دیکھکر باہر نکلا تو دیکھا کہ آنحضرت والا ایک کھڑکی سے جو صدر دروازہ خانقاہ سے جنوب کی جانب ہے تشریف لا رہے ہیں ۔ اور قریب حوض کے فرش بچھا ہوا ہے اور ایک مصلّے ہے آنحضرت فوراً تشریف لاتے ہی مصلّے پر کھڑے ہو گئے احقر سے مصافحہ تک کی بھی نوبت نہیں آئی اور نماز مغرب شروع ہو گئی بعد الفراغ نماز مغرب حسب معمول آنحضرت والا مصلے ہی پر رونق افروز رہے کہ چار شخص سفید لباس نورانی صورت سیاہ ریش آئے اور آکر آنحضرت والا کے قریب بیٹھ گئے حضرت والا انکی طرف متوجہ ہوئے اور احقر آنحضرت والا کی پشت کی جانب کھڑا ہو گیا ۔ اس خیال سے کہ یہ لوگ آنحضرت والا سے کیا کہیں گے حضرت والا نے دریافت فرمایا کہ آپ حضرات کیوں تشریف لائے تو ان میں سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ ہم لوگوں کی بہت عرصہ سے یہ آرزو ہے کہ ہم حضرت سے بیعت ہوں آج بغرض بیعت حاضر ہوئے ہیں ۔ حضرت والا نے بیعت فرمانے سے انکار فرما دیا ہر چند کہ انھوں نے اصرار کیا مگر حضرت والا نے منظور نہیں فرمایا ۔ ایک اور صاحب بزرگ صورت تشریف لائے اور احقر سے فرمایا کہ تم بھی مولنا سے بیعت کی درخواست کرو میں نے عرض کیا کہ جب ایسے ایسے بڑے بڑے لوگوں کو بیعت کرنے سے انکار فرمایا تو میں کیا چیز ہوں وہ صاحب بہت اصرار کرتے رہے میں انکار کرتا رہا ۔ حتیٰ کہ وہ صاحب مجھ سے خفا ہو گئے حضرت والا مصلے سے اٹھکر شمال کی جانب کے حجروں میں تشریف لیچلے میں بھی حضرت والا کے پیچھے پیچھے ہو لیا ۔ حضرت جس وقت ایک سہ دری میں داخل ہونے لگے تو احقر نے بھی ارادہ ساتھ داخل ہونے کا کیا تو ایک صاحب کھڑے ہوئے تھے ۔ میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ تم نہیں جا سکتے ۔ میں نے کہا کہ میں جاؤنگا ۔ رک نہیں سکتا ۔ قریب تھا کہ مار پیٹ شروع ہو جاتی ۔ ایک اور صاحب تشریف لائے سہ دری کی جانب سے اور آکر دریافت کیا کہ کیا بات ہے ۔ میں نے کہا کہ میں اس سہ دری کے اندر حضرت مولنا کے پاس

جانا چاہتا ہوں۔ اور یہ شخص نہیں جانے دیتا۔ ان صاحب نے مجھکو ایک پرچہ دیا کہ جس میں بہت زیادہ مضمون تھا میں نے اس کو پڑھا نہیں دیکر فرمایا۔ کہ یہ پرچہ حضرت مولنا کو دکھا دینا اور تم کو اجازت ہے چلے جاؤ میں وہ پرچہ لے کر سہ دری میں داخل ہی ہوا تھا۔ کہ اندر کی جانب سے آنحضرت والا تشریف لے آئے اور میں نے وہ پرچہ حضرت والا کے سامنے پیش کیا۔ حضرت والا نے اس پرچہ کو ملاحظہ فرما کر فرمایا کہ لو اس پرچہ کو اپنے پاس حفاظت سے رکھو اور تم خانقاہ کے دروازہ کے قریب جو شمال کی جانب حجرہ واقع ہے۔ اس میں جاکر رہو وہ تمہارے لئے تجویز کیا گیا ہے میں وہ پرچہ لے کر اس حجرہ پر پہونچا۔ دیکھا کہ حجرہ کا دروازہ بند اور کنڈی لگی ہوئی ہے۔ میں نے اس کو کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ تمام حجرہ جانوروں کی کھالوں سے پر ہے سور درند چرند پرند سب جانوروں کی کہالیں موجود ہیں۔

جزو چہارم۔ مجھکو خیال ہوا کہ حضرت مولنا نے مجھے کہاں بھیج دیا۔ یہاں تو سوائے کھالوں کے اور کچھ بھی نہیں حجرہ کھلا چھوڑ کر میں اس ہی مقام پر واپس آیا۔ کہ جس مقام پر آنحضرت والا نے پرچہ پڑھکر اور احقر کو حجرہ پر جانیکی اجازت فرمائی تھی۔ دیکھا کہ حضرت والا اصل ہی مقام پر تشریف فرما ہیں۔ میں نے حضرت والا سے عرض کیا کہ حضرت وہاں پر تو سوائے کھالوں کے کچھ بھی نہیں حضرت والا نے یہ سنکر تبسم فرمایا کہ آؤ میں ساتھ چلتا ہوں۔ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے اس ہی حجرہ پر پہونچے۔ اور حضرت والا حجرہ کے سامنے بیٹھ گئے۔ اور تمام خانقاہ کے لوگ آکر جمع ہو گئے اس مجمع کی تعداد بہت کثیر تھی۔ یہ مجمع حضرت والا کی پشت کی جانب کچھ بیٹھ گیا اور کچھ کھڑا رہا۔ اور احقر حضرت والا کے بائیں جانب بیٹھ گیا حضرت والا نے ایک نظر حجرہ کی جانب کی اور پھر آسمان کی جانب تو حجرہ میں سے ایک نور پیدا ہوا اور نکل کر آسمان تک اس نور کا ستون قائم ہو گیا۔ اور اس نور کی روشنی کی یہ حالت تھی۔ یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس سے تمام عالم روشن ہو گیا۔ پھر حضرت والا نے سرنگوں کرلیا۔ وہ نور بھی غائب ہو گیا تھوڑی ہی دیر بعد میں حضرت والا نے پھر حجرہ کی جانب نظر کی اور پھر آسمان کی جانب۔ تو پیشتر سے کئی حصہ زیادہ حجرہ سے نور پیدا ہوا اور آسمان تک ستون قائم ہو گیا۔

جزو پنجم۔ اس وقت آنحضرت والا نے خطاب عام بائیں جانب دیکھکر فرمایا کہ لوگو کیا تم اندھے ہو کہ اس نعمت کو حاصل نہیں کرتے۔ اتنا حضرت کا فرمانا تھا کہ تمام مجمع میں چیخ پھیل گئی اور احقر نے اتنا سنتے ہی ایک جست کی اور اس نور میں داخل ہو گیا۔ اس میں داخل ہوتے ہی

احقر پر وجد کی حالت طاری ہوگئی اس مجمع میں سے چند صاحب احقر کے پکڑنے کو آگے بڑھے حضرت والا نے فرمایا کہ تم لوگ الگ ہو جاؤ ۔ تمہارے بس کا کام نہیں ۔ اس کام کو میں ہی کرونگا حضرت والا کھڑے ہوئے اور احقر کا ہاتھ قریب مونڈھے سے پکڑ لیا ۔ احقر کبھی حضرت والا کو چپٹتا تھا اور کبھی ریش مبارک کو بوسہ دیتا تھا ۔ اور کبھی دونوں ہاتھ گلے میں ڈالتا تھا ۔

جزو ششم ۔ اور حضرت والا تبسم فرماتے ہوئے اور بہت ہی خوش خوش احقر کا ہاتھ پکڑے ہوئے اس مقام پر پہونچے کہ جہاں پہرہ بٹھا دیا تھا ۔ جب اس سہ دری میں داخل ہوئے تو احقر نے دیکھا کہ دو قبریں ہیں ایک قبر کا رخ تو ایسا ہی ہے کہ جیسا ہوا کرتا ہے ۔ شمال و جنوب اور دوسری قبر کا رخ مغرب مشرق یعنی سرہانے مغرب کی جانب اور پائینتی مشرق کی جانب ۔

جزو ہفتم ۔ تو یہ قبر کہ جس کی پائینتی مشرق کی جانب اور سرہانہ مغرب کی جانب تھا ۔ کھلی ہوئی تھی اور لاش معلوم ہوتی تھی اور اس لاش پر ایک دوشالہ نہایت خوبصورت اور زرنگار پڑا ہوا تھا آج تک کبھی ایسا نظر سے نہیں گزرا اور اس لاش میں حرکت تھی ۔ کہ جیسے تڑپنے کی حالت ہوتی ہے ۔ حضرت والا نے احقر کا ہاتھ پکڑ کر تو قبر سے جنوب کی جانب بٹھا دیا ۔

جزو ہشتم ۔ اور خود حضرت والا قبر سے شمال کی جانب جا کر بیٹھے ۔

جزو نہم ۔ اور مجمع سب ہمراہ تھا ۔ احقر پر وہی حالت وجد کی سی طاری تھی ۔ حضرت والا نے احقر سے دریافت فرمایا کہ معلوم ہے کہ یہ کس کا مزار ہے احقر نے عرض کیا کہ مجھکو معلوم نہیں حضرت والا نے فرمایا کہ یہ مزار مبارک جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور یہ لاش مبارک جو تم کو نظر آرہی ہے یہ خود ذات بابرکات جناب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے یہ فرما کر حضرت والا نے فرمایا کہ سب حضرات بلند آواز سے درود شریف کی تلاوت کریں ۔ تمام مجمع نے بلند آواز سے درود شریف کی تلاوت شروع کی درود شریف کی تلاوت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لاش مبارک میں جو حرکت اور تڑپ تھی اس کو ایک دم سکون ہوگیا اور جس وقت درود شریف ختم ہوگیا ۔ پھر وہی حالت شروع ہوگئی ۔ غرضکہ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا ۔

جزو دہم ۔ اس کے بعد حضرت والا نے تمام مجمع کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ سب حضرات ان کے لئے یعنی احقر کے لئے دعا کریں سب حضرات نے دعا کی ۔ اور حضرت والا اٹھ کھڑے ہوئے اور احقر کا ہاتھ پکڑ کر باہر سہ دری سے حوض پر لائے اور دونوں بغلوں میں احقر کے ہاتھ دیکر ۔ اور اٹھا کر اس حوض کے کنارے جو سنگ مرمر سے بنا تھا بٹھا دیا ۔ اور

فرمایا کہ اب وضو کر لو نماز صبح کا وقت ہے۔ احقر نے وضو کے لئے دونوں ہاتھ حوض میں ڈالے آنکھ کھل گئی تو عین صبح کی جماعت کا وقت تھا۔ فوراً بستر سے اٹھکر مسجد پہونچا اور باجماعت نماز صبح کی ادا کی۔

تعبیر بہ ترتیب اجزاء

جزو اول۔ عجیب بات ہے کہ قدیم دروازہ اسی سمت میں تھا۔

جزو دوم۔ تقویٰ کو حق تعالیٰ نے لباس فرمایا ہے۔ اور یہ سب اشیاء مکملات و مزینات لباس کے ہیں پس یہ اشارہ ہے کہ یہاں تقویٰ کی تکمیل کی جاتی ہے۔

جزو سوم۔ چونکہ ان حیوانات میں روح انسانی نہیں ہوتی اس لئے یہ بشکل جلود کے متمثل نظر آئے تو یہ اشارہ ہے عالم حیوانات کی طرف اور اس میں اشارہ ہے کہ یہاں کی جماعت سے تمام مخلوقات کو نفع ہے۔ جیسے حدیث میں ہے کہ پانی میں مچھلیاں اور سوراخوں میں چیونٹیاں علماء کے لئے دعا کرتی ہیں۔ جن کی بناء یہی ہے کہ ان کو ان سے فیض لقا پہونچتا ہے۔ اور اسی لئے ظالم کے لئے حباری اپنے وکر میں بدعا کرتی ہیں۔

جزو چہارم۔ یہ نور ہی ہے جو ذکر و عمل سے قلب میں پیدا ہوتا ہے جو سکان حجرات کو عطا ہو رہا ہے۔

جزو پنجم۔ اشارہ ہے کہ صاحب واقعہ کو یہ نور بصورت شوق عطا ہوگا۔

جزو ششم۔ مدینہ طیبہ میں قبور کا یہی رخ ہے۔

جزو ہفتم۔ صاحب قبر شریف کا روئے مبارک اسی طرف ہے۔ یہ قبلہ ہے مدینہ طیبہ کا

جزو ہشتم۔ اشارہ ہے انی اراکم من وراء ظہری کی طرف۔ اور یہ تمثیل ہے اتباع کامل کا کیونکہ صورت اتباع میں تابع کا منہ متبوع کی پشت کی طرف ہوتا ہے۔

جزو نہم اشارہ ہے کہ توجہ شفقت کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کی غفلت سے بے چینی کا اثر ہے۔ اور توجہ سے راحت ہوتی ہے

جزو دہم۔ اشارہ ہے سہولت و توفیق طاعات کی طرف۔ تربیۃ النور صفحہ ۱۲۹

دوسرا خواب

احقر اس خواب کو حضرت والا سے زبانی عرض کر چکا ہے حضرت والا نے سنکر فرمایا تھا کہ اس کو

ضبط کرلینا چاہیے۔

جزو اول۔ بوقت شب یہ خواب دیکھا کہ احقر ایک میدان میں کھڑا ہے اور اس میدان میں ایک مکان ہے جس کی چھت تلدانی ڈاٹ کی ہے اس چھت پر بجائے کثیر مجمع بیٹھا ہے احقر نہایت تعجب سے یہ خیال کررہا ہے کہ یہ مجمع اس ڈھال دار چھت پر کس طرح بیٹھا ہے کہ گرتا نہیں پھر خیال ہوا کہ اوپر چھت پر پہونچ کر دیکھنا چاہیے۔ یہ کیسا مجمع ہے۔ اور کیوں جمع ہے میں اس مکان کے چار طرف گھوما مگر کسی طرف سے راستہ اوپر جانیکا نہیں ملا۔ آخر میں نے ایک جست کی اور آسمان کی جانب اڑ گیا۔ اور اس چھت پر درمیان مجمع میں جاکر کھڑا ہوگیا مگر مجمع اس قدر کثیر اور ملا ہوا بیٹھا تھا کہ بالکل بیٹھنے کی جگہ نہ تھی میں نے یہ خیال کرکے کہ زیر بیٹھنے سے لوگوں کو تکلیف ہوگی میں وہاں سے نکلکر مجمع کی پشت کی جانب پہونچا۔ تو دیکھا کہ ایک چھت اور ہے جس کے تین حصے گر چکے ہیں۔ اور ایک حصہ گرنے سے باقی ہے میں اس حصہ پر بیٹھنے لگا جو گرنے سے باقی تھا۔ اس حصہ میں حرکت پیدا ہوگئی مجھکو خوف معلوم ہوا کہ کہیں گر نہ جائے فوراً وہاں سے الگ ہوگیا قریب اس کے ایک اور چھت تھی جو سالم تھی اس پر بیٹھ گیا۔

جزو دوم۔ بیٹھے ہوئے تھوڑی دیر گذری تھی کہ ایک صاحب بہت ہی ثقہ نورانی صورت سفید لباس اور ایک پٹی چمڑے کی کمر سے بندھی ہوئی تشریف لائے اور فرمایا کہ یہاں آکر بیٹھ گئے آؤ وعظ سنو میں نے بہت ہی تعجب آمیز لہجے میں پوچھا کہ کیا وعظ ہورہا ہے ان صاحب نے فرمایا کہ آخر یہ مجمع کیوں جمع ہے یہ سب وعظ ہی تو سن رہے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ کون وعظ فرما رہے ہیں۔ فرمایا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وعظ فرما رہے ہیں یہ سنکر میں فوراً کھڑا ہوگیا اور اس وقت جو کچھ قلب پر مسرت تھی بیان نہیں کرسکتا وہ صاحب میرا ہاتھ پکڑے ہوئے مجمع سے نکلتے ہوئے ایک سہ دری کے قریب پہونچے تو دیکھا کہ ایک سہ دری ہے۔ اس پر سفیدی ہورہی ہے۔ اور درمیان سہ دری میں ایک چوکی اندر کی جانب بچھی ہوئی ہے اور اس پر ایک سفید چاندنی پڑی ہوئی ہے اس پر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وعظ فرما رہے ہیں۔ ان صاحب نے احقر کو سہ دری میں لے جاکر چوکی کے قریب بالکل حضرت کے سامنے بٹھا دیا اور بٹھا کر فرمایا کہ یہ ہیں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہ صاحب اتنا فرماکر مجمع کی جانب

واپس ہو گئے اور میں بیٹھا ہوا وعظ سنتا رہا۔ اور درمیان وعظ میں یہ خیال کر رہا تھا کہ جو کچھ اس وقت حضرت وعظ فرما رہے ہیں کل کو حضرت مولٰنا سے بیان کرونگا یعنی آنحضرت والا سے اور بہت ہی غور سے وعظ سنتا رہا اور کچھ مضامین یاد بھی ہو گئے تھے مگر صبح کو جو آنکھ کھلی تو وعظ کی تقریر کا ایک لفظ بھی یاد نہ رہا۔ جس وقت وعظ سن رہا تھا تو دیکھا کہ حضرت جس چوکی پر وعظ فرما رہے ہیں اس کے قریب مغرب کی جانب ایک صراحی اور دو گلاس رکھے ہوئے ہیں ایک گلاس تو سادہ بنا ہوا ہے جیسا کہ اکثر مراد آباد وغیرہ کے ہوتے ہیں۔

جزو سوم۔ اور دوسرا گلاس عجیب وغریب ہیئت کا تھا آج تک نظر سے نہیں گذرا۔

جزو چہارم۔ جب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وعظ ختم فرما چکے تو احقر کی جانب اشارہ فرما کر فرمایا کہ پانی پلاؤ احقر فوراً کھڑا ہو گیا اور اس گلاس میں جو زیادہ خوبصورت تھا صراحی سے پانی لے کر حضرت کے سامنے پیش کیا حضرت نے پی کر اس میں کچھ پانی باقی چھوڑا۔ اور احقر کی طرف ہاتھ مبارک بڑھا کر فرمایا کہ لو اول تو حضرت مولٰنا اشرف علی صاحب ہی کا اتباع کافی ہے۔

جزو پنجم۔ مگر خیر یہ جو پانی بچا اس کو پی لو۔

جزو ششم۔ میں نے جس وقت حضرت کے ہاتھ مبارک سے گلاس لے لیا۔ اور پانی پینا چاہا تو تمام مجمع میری طرف ہجوم کرنے لگا۔ مجمع کی یہ حالت دیکھکر حضرت نے فرمایا کہ سب حضرات ذرا صبر کریں سب کو ملجائیگا۔ تمام مجمع سکون کے ساتھ بیٹھ گیا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے احقر سے فرمایا کہ یہ پانی جو میں نے تم کو بچا کر دیا ہے۔ یہ سب پی لو۔ اور پھر صراحی سے اس ہی گلاس میں اور پانی لے کر اور سادہ گلاس میں تھوڑا تھوڑا کر کے سب مجمع کو پہونچا دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ تھوڑے ہی مجمع کو پہونچایا تھا۔ کہ آنکھ کھل گئی۔ فقط

تعبیر بہ ترتیب اجزاء

جزو اول۔ استقرار علی الدین کے اعتبار سے لوگوں کی مختلف حالت دیکھی اور بشارت دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے تذبذب سے محفوظ رکھکر استقلال پر مستقر فرمایا۔

جزو دوم۔ یہ مذاق ہے زاہدین کا کہ آپ کا فیض ان کو بھی عام ہے۔

جزو سوم۔ یہ مذاق ہے عارفین کا کہ آپ کا فیض ان پر بھی تام ہے۔

جزو چہارم۔ بشارت ہے مشہود علیہ کے حق پر ہونے کی والحمد للہ

جزو پنجم۔ اشارہ ہے واہب کی طرف بعد کسب کے کہ اتباع کسب ہے۔

جزو ششم۔ اشارہ ہے کہ عارفین قلیل ہیں بہ نسبت عام زاہدین کے۔ تربیۃ النور صفحہ ۱۲

سوال۔ روز پنجم ماہ شوال ۱۳۳۱ھ درخواب ہدایت انتساب می بینم کہ در ملک حجاز رفتہ ام بملاقات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فائز شدہ ام و دیدم کہ حضرت مولنا و اولانا محمد اشرف علی صاحب دامت برکاتہم نعلین مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را از غبار زدودہ بہ نفث دہن خود ودست خود پاک وصاف نمودہ پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہادہ آنحضرت نعلین مبارک خود را در پا کردہ از مسجد خود بیرون شدہ مرا بعادت مبارک خود کہ آں بسوق اصحاب یعنی آنحضرت اصحاب خود را در وقت رفتن خود مقدم روان فرمودے مرا ہم بہمان عادت مقدم روان فرمودہ چند قدم از پس من تشریف فرمودہ بعد ازاں از من جدا شدہ بدولت خانہ خود تشریف فرمودند ومن با حاجیان دیگر جمع شدہ سنتہائے طواف خانہ کعبہ و دیگر افعال حج می کنم بعد ازاں در خانہ ہمراہ شماتان جاری باشہد خوردہ اہتمام مراسلت عیال خود می کنم کہ درین اثنا بیدار شدم۔

جواب[۱]۔ درین رویا بشارت مرائی و مرئی لہرا کہ محبت و اتباع نبوی میسر شود ان شاء اللہ تعالی۔ تربیۃ النور صفحہ ۱۲۴

حال۔ ایک دفعہ خواب میں اپنے مکان پر مسجد میں حضرت کے پشت مبارک کی طرف بیٹھکر کچھ پڑھتا تھا حضرت نے فرمایا خاموش ہو جاؤ مجھے بنارس جانا ہے اور اس کے متعلق کچھ سوچنا ہے۔ کچھ دیر کے بعد حضرت نے فرمایا کہ بنارس میں ایک شیخ ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے بہت محنت کی اور جہنم سے بہت بچنا چاہا مگر نہ بچا۔ ایک دفعہ خواب میں حضرت نے میرے چند عیوب جو مجھ میں کسی زمانہ میں تھے۔ بیان فرمائے میں نے حضرت سے دست بستہ عرض کیا کہ حضرت میری اصلاح کا بہت خیال فرماویں۔ حضرت نے فرمایا کہ میں تو تمہیں ایسا کر دیتا۔ کہ خدا کی یاد میں تمہاری بوٹیاں بوٹیاں علیحدہ علیحدہ ابھی ہو جاتی مگر رفتہ رفتہ ہونا مناسب ہے۔ ایک دفعہ حضرت کا فرش بچھایا۔ اور پیر مبارک دبایا اور انگوٹھے

---

[۱] اگرچہ صاحب سلسلہ میں داخل نہیں ہیں مگر مناسبت مضمون کی وجہ سے ان کے خط کو تربیۃ السالک میں نقل کیا گیا۔

مبارک کو آنکھوں سے لگایا حضرت نے فرمایا تمہیں اپنے سلسلہ میں ضرور داخل کرونگا۔ دل میں خیال ہوا کہ اللہ میاں وقت نماز وغیرہ اپنے کو دکھا دیتے۔ تو نماز اچھی طرح پڑھتے پھر خیال ہوا کہ بوجہ رعب کے پڑھنا کھڑا ہونا مشکل ہوتا بہت دنوں سے یہ خیال تھا کہ قیامت میں نیک و بد کے علامت کے لئے ایک علامت بس تھی میزان پل صراط اعطاء کتاب سب کی کیا ضرورت تھی ایک روز یکایک دل میں خیال آیا کہ نیکوں کی شاباشی اور بدوں کی بدمعاشی کا بار بار اظہار منظور ہے۔ اس کا بھی خیال رہا کرتا تھا کہ جنابت میں غسل کا حکم کیوں ہوا اسکی علت دل میں آئی کہ اللہ کے بندے سمجھ لیں کہ لذات دنیا میں پہنسنے والا دربار خداوندی کے قابل نہیں رہتا۔ جب تک طاہر نہ ہو لے اگر ذرا بھی لذت دنیا میں ہو تو بڑی طہارت کی ضرورت ہے۔ ولا تقف ما لیس لک بہ علم کے بعد السمیع والبصیر کے ہونے کی علت خیال کی تو سمجھ ناقص میں یہ آیا کہ یہ اعضاء ذریعہ علم ہیں۔

تحقیق۔ ماشاء اللہ یہ علم سب محمود ہیں۔ باقی خوابوں پر التفات نہ کیجئے۔

سوال۔ پھر بہت آرزو کے ساتھ التماس ہے کہ عریضہ خادم میں جو باتیں خلاف ہوں اس سے مطلع فرماویں اور اصلاح فرماویں۔ اور جس بات پر حضرت کچھ نہ تحریر فرماویں اس کو کیا خیال کروں۔ فقط۔

الجواب۔ جب کوئی بات ایسی ہوگی اس پر نہ لکھوں۔ تب اس کی نسبت پوچھ لیجئے۔ اس وقت کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کروں۔

تربیۃ النور صفحہ ۱۵۲

سوال۔ اللہ پاک کو بندہ مجسم صورت پر خواب میں دیکھ سکتا ہے چنانچہ بندہ نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو کسی آدمی اجنبی کی صورت میں دیکھا اور بڑی عاجزی اور انکساری کی۔ فرمایا کیا چاہتے ہو بندہ نے عرض کیا کہ بندہ کو اپنے درگاہ مقدس میں قبول فرما لیجئے۔ فرمایا کہ تم مقبول ہو۔ میں نے عرض کیا کہ تاوقتیکہ آپ اپنے آغوش شفقت میں نہ لیں گے۔ بندہ کو یقین نہوگا۔ یہ سنکر پاس بلایا اور آغوش میں ایسا دبایا کہ بندہ پر ایک حالت طاری ہوگئی۔ اپنے کو اور دنیا و مافیہا کو فراموش کر گیا جس وقت ہوش آیا اور بالکل جاگ گیا تو بندہ کی زبان پر درود شریف جاری تھا حضور فرماویں کہ یہ صحیح ہے یا کیا۔

الجواب۔ مبارک ہوا ایسا ممکن ہے اس کو تجلی مثالی کہتے ہیں۔

تربیۃ النور صفحہ ۱۵۴

حال۔ جب وقت عشا کی نماز پڑھکر سوتا ہوں ایک باغ بہت سے دریا دکھلائی دیتے ہیں۔ ایک شخص سے پوچھا یہ باغ کس کا ہے تو اس نے جواب دیا یہ باغ حضرت مولنا اشرف علی صاحب کا ہے۔

تحقیق۔ میرے لئے تو بشارت ہے ہی تمہارے لئے بھی بشارت ہے کہ تمہارا تعلق ایسے شخص سے ہے جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ مردود نہیں ہے۔

حال۔ جب دریا دکھائی دیتے ہیں تو میرے ساتھ چھوٹے لڑکے لڑتے ہیں میں کسی کو مارتا ہوں اور کسی کو دھمکا کر دور کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد میں آنکھ کھل جاتی ہے۔

تحقیق۔ وہ دریا اعمال صالحہ ہیں اور وہ لڑکے لڑنے والے شیاطین ہیں کہ اعمال میں مزاحمت کرتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ سب پر تم کو غالب فرماتا ہے مبارک ہو۔ تربیۃ النور صفحہ ۱۷

حال میں نے کل شب کو یہ خواب دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھے ساتھ لے کر ایک مقام پر تشریف لیگئے۔ اور وہاں پہونچکر آپ رک گئے۔ اور میں بھی ٹھہر گیا اور وہاں پر ایک دیوار حائل تھی۔ اس دیوار کے اندر چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے کسی نے کہا کہ دیکھو وہ اللہ میاں ہیں۔ میں نے جو دیکھا تو وہ آدمی تھا۔ میں نے کہا کہ ہرگز نہیں یہ تو آدمی ہے اللہ میاں مجسم نہیں۔ اس کے بعد مجھے ایک نور معلوم ہوا کہ جس کے آگے میری آنکھ بالکل نہ ٹھہر سکی اس کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ یہ اللہ میاں ہیں۔ وہ ایسا نور تھا کہ میں اس کو بیان ہی نہیں کر سکتا۔ کہ کیسا صاف و شفاف تھا۔ اس کے متعلق جیسا حضور کا ارشاد ہو آیا یہ میرے خیالات ہیں یا کوئی واقعی بات ہے۔

تحقیق۔ خیر احتمال تو دونوں ہیں مگر جب شریعت پر انطباق ہو سکے تو خلاف واقع خیال کیوں سمجھا جاوے۔ یہ دونوں تجلی حق تعالیٰ کی تھیں۔ اول تشبیہ کے ساتھ دوسری اضافی تنزیہ کے ساتھ چونکہ بوجہ اس کے کہ اہل علم پر مذاق تنزیہ کا غالب ہے اس لئے تجلی اول سے بوجہ عدم معرفت انکار واقع ہوا جو کہ مذموم نہیں۔ جیسا حدیث شیخین میں ہے آتاہم رب العالمین الیٰ قولہ فیقولون ہذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناہ الحدیث دیکھئے باوجود اتیان رب العالمین کے پھر بھی کہیں گے حتی یاتینا ربنا۔ اس کی وجہ یہی ہوگی۔ کہ تجلی سابق تشبیہ کے ساتھ ہوگی چنانچہ صاحب مرقاۃ فاذا جاء ربنا کے تحت میں لکھتے ہیں اے علی ما عرفناہ من انہ منزہ عن الصورۃ والجسمیۃ والکیفیۃ والجہۃ اھ اور صاحب لمعات اتاہم رب العالمین

کے تحت میں لکھتے ہیں:۔ تجلی لہم۔ وقالوا ان الرؤیا التی ہو ثواب المؤمنین فی الجنۃ غیر ھذہ الرؤیۃ المذکورۃ وہذہ امتحان من اللہ تعالیٰ الی قولہ والآخرۃ وان کانت دار جزاء فقد یقع فیہ الامتحان ثم الی قولہ بدلیل ان القبر اول منزل من الآخرۃ یجری فیہ الابتلاء کذا فی المشکوۃ وحاشیتہا جلد ۲ صفحہ ۴۸۲ مبارک صد مبارک بلکہ ہزار بار مبارک کہ ایک ہی شب میں رویت رسول و رویت حق دونوں ایسا واقع ہوئی۔ ربیع الآخر سنہ ۳۴ھ۔

حال:۔ ایک عرض یہ ہے کہ رات قریب گیارہ بجے کے خواب میں دیکھا ہے کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ آج ایک ستارہ نکلا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلائے خسف و مسخ ہونیوالا ہے اس کی تشریح فرمائیے۔

تحقیق:۔ بیداری کا اہتمام کیجئے۔ خواب کی فکر کو چھوڑئے۔ کہ اول متعلق بہ تشریع ہے جس کا انسان مکلف ہے اور ثانی متعلق بہ تکوین ہے جس کا انسان مکلف نہیں۔ ربیع الآخر سنہ ۳۴ھ

تربیت النور صفحہ ۱۷۶

حال:۔ منگل کی شب کو احقر نے حضور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اس طرح کہ میں ایک مسجد میں ہوں اور بہت سے نمازی بھی مسجد میں ہیں۔ اور وہ جماعت صحابہ کی معلوم ہوتی ہے۔ رضی اللہ عنہم سب نہایت شوق سے جماعت صبح کے لئے حضور کی تشریف آوری کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ حضور تشریف لائے۔ تو لوگوں میں آپ کی تشریف آوری کا تذکرہ ہونے لگا۔ اقامت کہی گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت فرمائی۔ اور پہلی رکعت میں سورہ عبس تلاوت فرمائی۔ تین چار آیت شروع کی تلاوت فرما کر حضور پر بکا طاری ہو گیا اور حضور نے اول کی آیات کا بار بار اعادہ فرمایا میں نماز ہی میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ اس سورت کے اول میں چونکہ مضمون عتابانہ ہے اس لئے حضور پر بکا طاری ہوا ہے اس خیال کے بعد مجھے بھی بے اختیار رونا آیا۔ یہاں تک کہ ہچکی بندھ گئی۔ نماز میں حضور کا لباس زیریں تو نہ معلوم کیا تھا مگر اوپر ایک کمبل زیب تن فرمائے ہوئے تھے۔ پیر میں ایک پٹی بندھی ہوئی دیکھی۔ نماز سے فارغ ہو کر جو چہرہ مبارک کو دیکھا تو نقشہ حضرت والا کی صورت میں نظر آیا۔ اس پر مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ سب لوگ آپ کو رسول اللہ کہہ رہے ہیں مگر نقشہ تو حضرت مولانا اشرف علی صاحب کا معلوم ہوتا ہے۔ نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرا۔ اور بہت شفقت فرمائی۔ بستر خواب سے

اشکر تعبیر خود بخود میرے ذہن میں یہ آئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مولنا اشرف علی صاحب کی صورت میں ہونے کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بوجہ غلبہ اتباع سنت حضرت مولنا اس زمانہ میں مظہر انوار نبوت ہیں۔ مجھے ایک مدت سے اشتیاق زیارت حضرت رسالت پناہ رہتا تھا۔ کیا عجب ہے کہ یہ خواب اس اشتیاق کا جواب ہو کہ ہم کو دیکھنا ہو تو مولنا کو دیکھو کہ وہ مظہر نبوت ہیں۔ امید کہ حضرت والا بھی اس خیال کی تصویب وغیرہ سے مطلع فرمائیں

تحقیق۔ خدا تعالیٰ تمہارے حسن ظن کی برکت سے اس تعبیر کو صادق فرماوے۔ دوسری توجیہ اس خواب کی یہ بھی ہو سکتی ہے کہ یہ اشارہ ہے رائی پر لزوم اتباع مرئی کی طرف کہ اس کا اتباع عین اتباع رسول ہے کہ نائب حاکی ہوتا ہے منیب کا قولاً وعملاً وحالاً واللہ اعلم۔ ربیع الاخر ۵۲ھ تربیت النور صفحہ ۱۸۵

حال۔ گذشتہ شب کو یعنی دوشنبہ کی رات کو حضرت کو خواب میں دیکھا ہے کہ حضرت مغرب وشمال کی جانب نشستہ ہیں اور عجیب نورانی صورت حضرت کی ہے اور گویا تمام دنیا کو احاطہ کئے ہوئے ہیں اور سر مبارک ساتویں آسمان پر ہے۔ گویا سب حضرت کے تابع ہیں غرض اور عجائبات نظر آئے جو لکھنے سے بندہ قاصر ہے۔

تحقیق۔ یہ غیب سے ارشاد و بشارت ہے کہ اس شخص کی تعلیم پر عمل کرنا خواب بینندہ کو نافع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جمادی الاولی ۵۲ھ۔ تربیت النور صفحہ ۱۸۶

حال۔ گذارش یہ ہے کہ حضرت کے زمانہ سے ردولی شریف عرس میں حاضر ہوا کرتا ہوں کہ وہاں کی کسی رسمیات میں نہیں شریک ہوتا۔ صرف فجر کو مزار شریف پر حاضر ہو کر فاتحہ پڑھ آتا ہوں اور جب سے حضور کی خدمت میں حاضری ہونے لگی۔ جب سے حضور کی مرضیات اور نامرضیات کا زیادہ خیال رکھتا ہوں۔ اس لئے کہ حضور کی مرضی کے خلاف عمل کرنے میں سخت نقصان ہے۔ خواہ حضور کو اس کی اطلاع ہو یا نہ ہو۔ حضرت مرشدنا رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں مجھے سماع سے رغبت بھی بہت کم اتفاق شرکت کا ہوتا تھا۔ حضرت کے حضور میں اصل وجہ تو نہیں عرض کی اسقدر عرض کیا گیا کہ اگر سماع میں جی نہ لگے تو سنے یا نہ سنے۔ فرمایا کہ اگر جی نہ لگے تو نہ سنے۔ اور وجہ یہ تھی کہ حضرت حق کا تصور ایک مقدس صورت سفید داڑھی میں رہا کرتا تھا عاشقانہ مضامین سے انقباض ہو جاتا تھا۔ اب جب سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں حالت بدل گئی اور سماع سے انقباض نہیں ہوتا۔ چونکہ حضور کے مسلک کے خلاف ہے نہیں

سنتا۔ ردولی شریف میں بھی سماع کی مجلس میں نہیں حاضر ہوتا۔ اس سال جب عرس میں حاضر ہوا تو شب کو خواب میں دیکھا کہ کچھ چیزیں تقسیم ہو رہی ہیں۔ ایک شخص نے کہا کہ ان کو مت دو یہ سماع نہیں سنتے۔ مولوی ...... صاحب موجود تھے فرمایا کہ سنتے ہیں جب مجھے بھی عطا ہوئی۔ یاد نہیں کہ کیا چیز تھی۔ اس کی تعبیر میں متحیر ہوں۔

تحقیق۔ اس کا جواب ذرا باریک ہے توجہ و تدبر سے سنئے۔ مولنا کے مذاق پر تشبیہ غالب تھی اور میرے مذاق پر تنزیہ غالب ہے۔ اس تشبیہ کی ایک وہ صورت تھی جس میں آپ کو تصور ہوتا تھا بشکل مقدس سفید ریش اور یہ مانع تھا سیلان الی السماع سے جیسا آپ نے بھی سمجھا پھر جب تعلق باحقر سے آپ پر بھی مذاق تنزیہ کا غالب ہوا تو وہ شکل تصور سے نکل گئی اور سیلان سماع کی طرف امر طبعی فطری ہے۔ جب مانع نہ رہا۔ اقتضاء طبعی عود کر آیا یہ تو حقیقت ہے میلان و عدم میلان کی باقی مولنا کا میلان اس میں موجب شبہ نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہاں تصور اس سفید ریش میں ہونا ثابت نہیں کسی اور جمیل صورت میں ہوتا ہوگا جو مرغب ہے سماع کی رہا خواب کا قصہ وہ اس سے بھی ادق ہے۔ مگر بعد تقریر بالا کے کسی قدر سہل ہے اول ایک تمہید سمجھ لیجئے۔ وہ یہ کہ کبھی مسبب بولکر سبب مراد لیتے ہیں۔ پس اوپر معلوم ہوا کہ تشبیہ کا غلبہ سبب تھا۔ عدم میلان الی السماع کا۔ اور تنزیہ کا غلبہ سبب ہے میلان کا۔ پس خواب میں وہ تقسیم شدہ چیز احوال و اذواق ہیں۔ اور مراد سماع نہ سننے سے اس کا سبب ہے یعنی تشبیہ پس معنے یہ ہوئے کہ مذاق تشبیہ کا غلبہ مانع ہے ان خاص احوال سے اور سماع سننے سے مراد تنزیہ ہے۔ یعنی مذاق تنزیہ سبب ہے ان احوال کے عطا ہونے کا پس گویا مذاق تشبیہ پر مذاق تنزیہ کا رجحان آپ کو بتایا گیا۔ تربیۃ المور صفحہ ۲۴۱

حال۔ چند خواب حضور میں بیان کرتا ہوں۔ تعبیر کا خواستگار ہوں۔ ایک شب خواب میں دیکھا کہ ایک بجلی میرے پاس آکر گری اور بہت دیر تک روشن رہی۔

تحقیق۔ نسبت عشقیہ چشتیہ مبارک ہو۔

حال۔ ایک شب خواب میں دیکھا کہ میں کہیں جا رہا تھا۔ میرے قلب میں ایک عجیب کیفیت پیدا ہوئی۔ لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا یہاں کسی بزرگ کی قبر ہے جو ایسی حالت پیدا ہوئی معلوم ہوا کہ نہیں۔ بعد اس کے ایک مکان ملا اس میں داخل ہوا چند لوگ تشریف رکھتے تھے مجھے بلا کر ایک جوڑا کپڑا سفید دیا۔

تحقیق ۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے مخلوق کو مستفیض فرمائے ۔

حال ۔ جس شب کو جناب مولوی ...... صاحب کی اہلیہ کا انتقال ہوا میں نے دیکھا کہ حضور میرے غریب خانہ پر تشریف لائے میرے یہاں گویا عقیقہ تھا ۔ میں نے پلاؤ حضور میں پیش کیا حضور نے تناول فرمایا ۔

تحقیق ۔ ظاہر ہے ۔

تربیۃ النور صفحہ ۲۴۶

حال ۔ احقر کو ایک روز سونے میں ایک ایسی حالت معلوم ہوئی کہ ایک برج نورانی و روشن پیدا ہوا ۔ اور اس پر بندہ نے مع چند احباب جن کی تعداد سات آٹھ ہے چڑھنے کا قصد کیا ۔ کنارہ پر حضرت والا غالبًا یا کوئی اور بزرگ کھڑے تھے ۔ بندہ نے دریافت کیا کہ کیا میں ادھر سے اوپر کی طرف جا سکتا ہوں ۔ فرمایا کہ ہاں بے تکلف چلے جاؤ ۔ بندہ مع ان احباب کے ہمراہ چلا گیا ۔ اور کسی آسمان تک جا کر سیر کر کے مع ہمراہیان بہت جلد و بعجلت واپس آگیا ۔ واپس آیا تو وہ بزرگ موصوف پھر کھڑے تھے میں نے عرض کیا کہ اس طرح پھر بھی جا سکتا ہوں ۔ فرمایا کہ جب جی چاہے بے تکلف جا سکتے ہو ۔ ذرا بولنا کم کردو ۔ چنانچہ بندہ پھر دوبارہ تنہا اسی وقت چڑھا اور اتر آیا ۔ اور فورًا آنکھ کھل گئی تو معلوم ہوا کہ تمام بدن اچھل رہا ہے اور تمام بدن میں انتہا درجہ لذت پیدا ہے ۔ یہاں تک کہ پنڈلیوں میں بھی لذت کا ادراک ہے اور قلب میں نور و سرور بھرا ہے ۔ اس قسم کے واقعات بندہ نہ تو محمود سمجھتا ہے اور نہ زیادہ دلچسپی ہے ۔ بطور ایک حالت کی اطلاع کے عرض کیا ۔

تحقیق ۔ محمود ہے مگر مقصود نہیں یہ بشارت ہے عروج ثم النزول کی انشاء اللہ تعالیٰ ۔

تربیۃ النور صفحہ ۲۴۶

حال ۔ ایک رات بعد عشاء کے خواب میں دیکھا کہ حضور انور نے احقر کو زمین کی سیر بخوبی کرائی ۔ مگر یہ بات اچھی طرح یاد نہیں کہ ساتوں زمینوں کی سیر کرائی یا ایک دو کی ۔ بعد اس کے ساتوں آسمانوں کی سیر کرائی ۔ ہر ایک کی سیر تماشہ کرائی ۔ جو سر دراس سیر میں تھا بیان سے باہر ہے ۔ بعد اس کے عرش عظیم اور کرسی کی سیر کرائی ۔ اور بڑے مجمع میں بڑی شان و شوکت سے احقر کو دستار بندی کی اور فرمایا کہ آپ کو بیعت کی اجازت عامہ ہے ۔

تحقیق ۔ بشارت ہے کہ وصول الی المقصود کا حصول ہوگا ۔

حال ۔ دوسری رات بعد بارہ تسبیح اور تہجد کے احقر لیٹ گیا بین النوم والیقظہ دیکھا کہ حضور

انور ماہ منور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شرف زیارت حاصل ہوا دیکھا کہ بدن مبارک تمام لاغر اور نحیف ہے۔ یہ حالت دیکھتے ہی بہت غم والم ہوا۔ احقر یہ دیکھتا رہا۔ اور روتا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھل گئی۔ اب بعض اوقات یہ بات یاد آتی ہے اور گریہ طاری ہوتا ہے کہ یہ ہماری بد دینی کا اثر ہے۔

تحقیق۔ آپ کی بد دینی کا اثر نہیں بلکہ اشارہ ہے ضعف اسلام کی طرف جو کہ ظاہر ہے سو اس کی خدمت کر کے قوت دینی چاہیئے۔ درس تدریس سے وعظ سے دعا سے۔ النور تربیۃ صفحہ ۲۶۹

حال۔ رات کو بعد عشاء کے محض خواب میں دیکھا کہ احقر تھانہ بھون میں حضور کی زیارت کے لئے گیا ہے اسی وقت ایک دو آدمی اور بھی کراچی سے زائر آئے ہیں اور جواری کے خوشہ نرم جو کہ ان خوشوں کا اناج ہمارے ملک میں نکال کر کچا کھاتے ہیں وہ خوشہ بانٹ رہے تھے۔ احقر کو بھی ایک دو خوشہ دیا اسی وقت احقر نے دیکھا کہ حضور انور مسجد میں اکیلے لیٹ رہے تھے۔ فوراً مصافحہ کے لئے گیا تو حضرت اقدس نے احقر کو کنار میں لے لیا جیسا کہ مشفق باپ مدت کے بعد اپنے صالح بیٹے سے ملتا ہے اور بہت پیار کرتا ہے۔ غرض بہت دیر تک پیار فرمایا۔ احقر کو بہت ہی خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت مجسمہ کی شفقت ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

تحقیق۔ اشارہ ہے شدت مناسبت کی طرف کہ ذریعہ فیض ہے۔ النور تربیت صفحہ ۲۷۰

حال۔ ایک رات بعد تہجد اور بارہ تسبیح کے محض خواب میں دیکھا کہ میری حقیقی بہن نے احقر سے کہا کہ مجھے اسی ذکر اللہ کی تعلیم دے۔ چنانچہ احقر نے تعلیم دی بس تعلیم دیتے ہی اس کو حالت طاری ہو گئی:

تحقیق۔ بشارت ہے کہ آپ سے فیض ہوگا۔ تربیت النور صفحہ ۲۷۱

حال۔ آج شب آدینہ کو ایک خواب دیکھا کہ جس سے طبیعت اور زیادہ منتشر ہوئی وہ یہ کہ کسی مقام پر حضور تشریف فرما ہیں حضور کے متوسلین بھی بہت سے ہیں۔ مگر میں کسی کو پہچانتا نہیں سوائے خواجہ عزیز الحسن صاحب کے کہ ان کو پہچانتا ہوں اور یہی آپ کے ساتھ زیادہ قربت رکھتے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد حضور اس خاکسار سے کچھ گفتگو فرمانے لگے۔ اور اس میں حضور کی محبت بندہ کی نسبت ایسی معلوم ہوئی کہ مجھکو یہ خیال ہوا کہ مجھ ہی کو حضور کی محبت زیادہ نہیں ہے بلکہ میری محبت سے زیادہ حضور کو میرے ساتھ محبت ہے۔ یہ احساس ہو کر دل قابو میں

نہ رہا۔ اس کے بعد کسی کے یہاں سے بڑے بڑے کسی چیز کے ٹکڑے کھانے کے لئے آئے معلوم ہوا کہ سب کی دعوت ہے بندہ ہاتھ دھونے گیا۔ اور بندہ کے سامنے دو حصہ تھے مگر جب ہاتھ دھونے گیا تو ایک حصہ پر کسی نے قبضہ کرنا چاہا مگر خواجہ صاحب نے اس آدمی سے کہا کہ یہ فلاں کا حصہ ہے۔ تم اور جگہ بیٹھو۔ اس خواب کے بعد اسی کے سلسلہ میں یہ معلوم ہوا کہ میں کسی مقام پر جا رہا ہوں۔ اور راستہ میں کسی مسلمان کے یہاں شادی ہے اور وہ ناچ کرا رہا ہے۔ میں جب قریب پہونچا تو معلوم ہوا کہ دو رنڈیاں اشعار نعتیہ پڑھ رہی ہیں۔ مگر وہاں کوئی نظر نہیں آتا۔ میں اپنا سر نیچا کئے ہوئے وہاں سے گذرا چونکہ راستہ پر وہ ایستادہ تھیں۔ اس وجہ سے ان سبھوں کی پشواز کی صورت نظر آئی مگر چہرہ پر نظر نہیں گئی۔ مگر ان کی آواز نے دل پر ایسا اثر ڈالا کہ دل بھر آیا۔ آگے بڑھا تو ایک شخص جو اہل حال ..... کی صورت بنائے ہوئے تھے۔ کھڑے کود رہے تھے۔ مجھکو معلوم ہوا کہ یہ شخص بنا ہوا ہے اس کے بعد میرے دل پر اور زیادہ اثر ہو گیا۔ اس وقت میں بہت زور سے چیخا اور چلا کر رونے لگا اور فوراً یہ شعر حافظ علیہ الرحمۃ کا زبان پر جاری ہوا؎

دل میرود ز دستم صاحبدلان خدا را　　دردا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا

اور دل کی یہ حالت تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب سینہ سے باہر نکل جائے گا۔ اسی اثنا میں آنکھ کھل گئی۔ تو آنسو آگئے تھے۔ اور دل میں جو غیر معمولی حرکت پیدا ہو گئی تھی۔ اس کو ہاتھ رکھکر دیکھا تو ساکن تھا۔

تحقیق۔ اس خواب کا اول حصہ تو بشارت ہے تناسب مفید و مستفید کی اور کامیابی کی اور بعد کا حصہ القاء الشیطان فی الامنیۃ ہے جس کا تدارک دعا و استغفار سے کرنا چاہئیے۔

تربیۃ السالک صفحہ ۲۴۳۔

حال۔ امیدوار تاویل خواب بعد تہجد ذرا سا لیٹ گیا۔ دیکھا نسخہ حمائل شریف نہایت خوشخط طلائی حروف و جلد سامنے موجود ہے۔ مگر میں جو حروف دیکھتا ہوں ان کو پڑھتا نہیں محض ذکر کیا کرتا ہوں۔ بعد کو ہوش ہوا تو کچھ نہیں مگر خوشبو عطر گلاب کی دماغ میں دس منٹ تک تھی اور یہ شعر زبان پر جاری تھا۔ اور دل کو نہایت سرور تھا؎

عطر بیز است باد نوروزی　　خلق را نیست حاجت عطار

نیند کھلی کچھ نہیں۔

تحقیق - کئی روز تک اس خواب کے اور نیز اُس خوشبو کی حقیقت کے سمجھنے کے انتظار میں یہ خط رکھا رہا - زیادہ دل کو یہی لگا کہ یہ خواب اور بیداری کی یہ کیفیت دونوں خیال محض ہیں - واللہ اعلم - ذیقعدہ سنہ ۴۲ھ - تربیۃ السالک ۲۰

حال - اب چند خواب عرض کر کے ملتجی تعبیر ہوں - ایک روز بوقت شب خواب میں دیکھا کہ ایک تالاب پر میں نے بہت سے لوگوں کا کپڑا صابون سے خوب صاف کیا جن میں سے ایک جناب قاری صاحب بھی ہیں مگر میرے پاس ایک ٹوپی ہے جو بہت کالی ہوئی ہے اس میں بھی صابون لگایا مگر دل میں یہ آیا کہ یہ دھواں میں بہت دن رہی ہے یہ جلدی صاف نہ ہوگی - غرض اسی حالت میں آنکھ کھل گئی -

تحقیق - آپ سے دوسروں کو بھی نفع ہوگا - اور اخیر جزو میں اشارہ ہے کہ بعد نافع ہونیکے بھی اپنی فکر نہ چھوڑنا چاہیئے -

حال (۲) ایک شب کو خواب میں دیکھا کہ میرا ایک درخت کٹھل کا ہے اور بہت ہی پھل اسمیں آیا اور کچھ پھول نیچے پڑے ہیں - جن کو چیونٹیوں نے کاٹ کر گرایا مگر پھر بھی پھل بہت ہیں

تحقیق - چاشنی دار نسبت کے حصول و اتصال کی بشارت ہے - جو کہ نسبت چشتیہ ہے -

حال (۳) دوپہر کو قیلولہ میں خواب میں دیکھا کہ مولوی …… صاحب بریلوی نہایت شورش اور مستی میں ہیں جس کو میں تحریراً و تقریراً ادا نہیں کر سکتا - اور فرماتے ہیں میرے منہ سے جو نکلتا ہے سب میں اللہ اللہ بھرا ہے اور ایک شعر پڑھتے ہیں - جو مجھے یاد نہیں رہا مگر مطلب یاد ہے اول مصرعہ کا مطلب یہ ہے کہ جو طرز اور روش میری ہے یہی روش حضرت سرہند رحمۃ اللہ علیہ کی اور حضرت مرشد دام اللہ فیوضہ کی ہے اور میں اسی روش پر عمر بھر رہونگا -

تحقیق - یہی واقعی ان کی حالت کی حکایت ہے - سرہند میں کھلی تھی - اور ان کے سطوت میں چھپی تھی - شاید اس کا دکھلانا اس لئے ہو کہ سرمستوں کو حقیر نہ سمجھا جائے -

حال - مکرر عرض یہ ہے کہ کل دوپہر کو قیلولہ میں حضرت کو خواب میں دیکھا کہ میرے مکان پر وعظ فرما رہے ہیں - اور اثنائے وعظ میں تاڑ کے درخت پر چڑھے خیال یہ ہوا کہ حضرت اونچے چڑھکر وعظ فرمائیں گے - چنانچہ کچھ اونچے چڑھکر وہیں سے حضرت نے وعظ فرمایا بعد اس کے تاڑ کے پتوں کو سر پر چیر کر چڑھ گئے - ایک شخص نے تاڑ کے درخت کو دوسرے درخت سے

باندھا۔ اور یوں کہا کہ حضرت کی حفاظت کے لئے میں نے ایسا کیا۔

تحقیق۔ بشارت ہے نافعیت خلق کے درجۂ علیا کی مع حمایت حق کے اور مولوی ..... صاحب کے رقعہ سے ان شخص کی تعیین بھی معلوم ہو گئی اُس میں اشارہ ہے معیت اہل اللہ کی ہمت و برکت کی طرف ذیقعدہ سنہ ۳۴ھ۔ زینۃ النور صفحہ ۲۸۲

حال۔ اور ایک خواب حال میں پھر دیکھا ہے۔ عرض ہے کسی مقام پر میں ایک کمل بچھا کر اس پر بیٹھا ہوں۔ اور اس وقت ایک خاص طبیعت میں تواضع اور انکساری ہے۔ سر پر سفید زمین سکہ کی ٹوپی ہے (جس کو میں چند روز سے اکثر استعمال کرتا ہوں۔) اور اس کمل پر ہمارے ساتھ ہمارے دوست مرحوم (یہ ایک صاحب خوش اوقات تہجد گذار اچھی صفات کے آدمی تھے۔ مجھ سے محبت بھی رکھتے تھے۔) بھی بیٹھے ہیں۔ پھر بار بار کر کے تین شخص گداز بدن جن کی عمر پچاس سال کی تقریبًا ہو گی آئے۔ اور مجھ سے مصافحہ کر کے مؤدب بیٹھتے گئے ایک شخص کو میں کچھ پہچانتا ہوں کہ صورت آشنا ہوں اور دو صاحبوں کو بالکل نہیں جانتا وہ لوگ نہایت خلوص اور متانت سے آکر بیٹھے۔ اس وقت جو خیال میرے دل میں گذرا وہ یہ ہے۔ (میری تواضع اور عاجزی اور انکساری ان لوگوں کو پسند ہے اور کچھ یاد نہیں کہ بات چیت کیا ہوئی۔

تحقیق۔ تعلیم ہے تواضع کی اس کا ثمرہ دکھلا کر۔ زینۃ النور صفحہ ۲۸۵

حال۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ عید الفطر ہے۔

تحقیق۔ مبارک خواب ہے تعبیر اس کی یہ ہے کہ مجاہدہ ختم ہونے کا اور مشاہدہ شروع ہونیکا وقت قریب آیا مبارک ہو۔

حال۔ اور احوال کچھ نہیں۔

تحقیق۔ یہ جو کچھ لکھا ہے سب احوال ہی ہے ذیقعدہ سنہ ۳۴ھ زینۃ النور صفحہ ۲۸۶

حال۔ ایک روز میں بجے کے قریب دن کو سو رہا تھا۔ مجھکو ایک سفید کپڑے کی جھلک پڑی اور یہ آواز معلوم ہوئی جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ جس وقت نام مبارک رسول کریم کا آوے اُس کے شروع میں سیدنا کہدیا جاوے اور آخر میں صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہا جاوے یہ لوگ برا کرتے ہیں۔ اس آواز سے میری آنکھ کھل گئی میں نے چاروں طرف دیکھا تو کوئی آدمی بھی نظر نہیں آیا۔

تحقیق - تو اخیر میں بھی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ لیا کریں - ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ النور ربیعیہ صفحہ ۲۸۹ -

حال - اب چند خواب عرض کرتا ہوں - بلا قید دن اور رات اور بدون رعایت تقدیم و تاخیر کیونکہ کئی خواب جمع ہو گئے اس لئے یہ باتیں ذہن سے نکل گئیں - بعض میں یاد بھی ہیں انھیں ذکر بھی کرونگا -

(۱) ایک دفعہ قیلولہ کے وقت سو رہا تھا کہ خواب میں حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ حدیث انکم سترون ربکم عیانا او فی روایۃ لا تضامون فی رؤیتہ میں رویت خداوندی کے متعلق تم کچھ بیان کرو بتعمیل ارشاد کی غرض سے کچھ بیان کر رہا تھا کہ اتنائے بیان میں ایک شخص نے نماز ظہر کے لئے جگا دیا -

(۲) ایک روز قیلولہ میں تین دفعہ آنکھ کھلی اور ہر دفعہ زبان پر یہ شعر جاری رہتا تھا

سہ

بردائے جاناں زجاں مشتغل بذکر حبیب از جہاں مشتغل

(۳) خواب میں دیکھا کہ میں مکان پر گیا ہوں اور جو میدان میرے یہاں مختصر سا ہے وہ بہت وسیع نظر آیا - اور تمام میدان میں باغ سجا ہوا ہے - میں نے ہمراہیوں سے کہا کہ اس گانوں والوں کو خدا کا شکر کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے چٹیل میدان کو باغ سے آراستہ کر دیا -

(۴) خواب میں دیکھا کہ مجمع روزہ داروں کا ہے اور میں نے اپنے مکان سے ان کے افطار کے لئے میٹھی چیزیں منگا دیں -

(۵) خواب میں دیکھا کہ میں جامع مسجد تھانہ بھون سے مکان جا رہا ہوں - اور دھوپ ہے مولوی ...... صاحب نے پوچھا تم نے اپنی چھتری کیا کی - میں نے کہا کہ مولوی ...... لیگئے انھوں نے کہا دیکھا بھی ہے کہ دیسے ہی کہتے ہو - میں نے کہا کہ اچھی طرح تو خیال نہیں کیا مگر غالباً وہی لے گئے - اتنے میں مکان پہونچ گیا - ایک گلی میں جا رہا تھا کہ کچھ ٹھکریاں اوپر سے گرنے لگیں - میں نے کہا کہ یہ جنات گراتے ہیں مولوی ...... نہیں معلوم کہاں گئے - مگر اب میرے ہاتھ میں چھتری ہے - دو چار ٹھکریاں گریں اس کے بعد چھوٹے پتھر بڑے زور سے گرنے لگے میں کلمہ طیب جلدی جلدی پڑھنے لگا - اور ایک مکان قریب تھا اس کے اندر چلا گیا - مگر بفضلہ تعالیٰ وحمایتہ میں بالکل بچا ہوا رہا - ذرہ برابر بھی مجھے چوٹ

نہیں لگی۔

(۶) خواب میں دیکھا کہ مجمع ہے اور حضرت بھی شریک مجمع ہیں۔ اور ایک رقعہ ہے جس کو مولوی ...... صاحب اہل مجمع کو سناتے ہیں جس کا مضمون یہ ہے کہ حضرت تھانوی دامت برکاتہم وفیوضہم بڑے کامل ہیں۔ اور ان کا کھلا ہوا کمال یہ ہے کہ جو حضرت سے کچھ بھی محبت اور مشابہت پیدا کرے اسے حضرت بحولہ تعالیٰ واصل کر دیتے ہیں۔ مشابہت کا لفظ جو عربی میں تھا مولوی ...... سے نہیں پڑھا جاتا تھا۔ میں اُن کو بتلاتا تھا۔ کہ بھئی پڑھتے کیوں نہیں۔ حضرت سے مشابہت پیدا کرنے والے مضمون رقعہ عربی میں تھا۔

(۷) کل کی رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ مولوی ...... صاحب مجھ سے کہہ رہے ہیں۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جہاز پر لوگ سوار ہیں اور اس کا ناخدا میں ہوں میں خواب میں اُن سے کہتا ہوں کہ یہ خواب حضرت سے ضرور بیان کیجئے۔ اس کی تعبیر انشاء اللہ بہت اچھی حضرت دینگے۔ اور اس جہاز میں نہ کل تھی نہ تار نہ مستول نہ دھواں۔ اور اس کے چلنے کی صورت یہ تھی کہ طول کے دونوں کناروں پر پیر رکھکر اور کچھ ہاتھوں کے زور سے چلتا تھا آنکھ کھلی تو دیکھنے والا میں تھا۔

تحقیق۔ اخیر خواب کے معنے یہ ہیں کہ آپ دونوں صاحب انشاء اللہ تعالیٰ قائد طالبین ہونے والے ہیں۔ اور خواب نجم کے معنی یہ ہیں۔ کہ شیاطین کے رجوم وساوس وغیرہا سے انشاء اللہ تعالیٰ محفوظی رہے گی۔ اور بقیہ خواب بالکل ظاہر ہیں۔ ذی الحجہ سنہ ۳۴ھ تربیۃ النور ۲۹۲

حال۔ کل بعد نماز چاشت اسم ذات کا ذکر کر کے حسن العزیز پڑھتا پڑھتا سو گیا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ میں اور حافظ ...... حضرت کے پاس بیٹھے ہیں اور میں نہایت بے تکلفی سے جیسے کوئی بے تکلف دوست گفتگو کرے حضرت سے گفتگو کر رہا ہوں اور تعجب بھی کرتا ہوں کہ تو تو حضرت کے روبرو بے تکلف تو کیا با تکلف بھی کبھی گفتگو نہیں کرتا۔ اثنائے گفتگو میں ...... آئے اور حضرت سے کچھ گفتگو کر کے چلے گئے۔ بعد جانے کے حافظ صاحب نے حضرت سے دریافت کیا ...... نہیں آئے میں نے حضرت سے عرض کیا کہ حضرت حافظ ...... صاحب پر محویت طاری ہے۔ حضرت نے فرمایا ہاں بھئی حافظ صاحب کو مقام فنا حاصل ہے۔ میں نے حافظ صاحب سے عرض کیا کہ جناب حافظ صاحب ...... یہیں پر سامنے آئے اور بیٹھے اور گفتگو کی اور چلے گئے۔ اور آپ کو پتہ نہ چلا۔ بعد اس کے کھانا آیا۔ اور حضرت اور چند

اشخاص (جن کی معرفت بوجہ عدم التفات کے نہ ہوئی) کھانے میں شریک ہوئے اور حضرت میرے ساتھ شریک ہوئے۔ اور سب لوگ جلدی سے فارغ ہو کر علیحدہ ہو گئے۔ مگر میں کھانا بند نہیں کرتا تھا۔ اور کھاتا جاتا تھا۔ دودھ بھی اور نیز شیرینی اور نمکین چیزیں تھیں۔ اور میں اپنے دل میں کہتا ہوں کہ یا اللہ میری خوراک تو اتنی نہیں تھی۔ اتنا کیوں کھاتا ہوں۔ اور حضرت فرماتے جاتے ہیں کہ بھئی تم خوب کھاؤ۔ چار چیز نیک کرد۔ اور مطلب اس جملہ کا یہ تھا کہ یہ کھانے تو کچھ ایسے عمدہ نہ تھے مگر چونکہ کئی شخصوں نے ملکر کھایا اس لئے عمدہ ہو گئے۔ مگر واقع میں وہ کھانے بہت لذیذ تھے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت بجائے کرد "کنند" کر دیجئے۔ حضرت نے فرمایا کہ اچھا کنند کر دو۔ مطلب میرا یہ تھا کہ اس کے ساتھ خصوصیت نہ رہے بلکہ چار شخص ہر چیز کو عمدہ کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے مولوی صاحب کو خطاب کر کے کہا کہ مولوی صاحب دیکھئے حضرت نے یہ قاعدہ مقرر کر دیا ہے کہ چار چیز نیک کنند۔ مطلب میرا یہ تھا کہ انھیں تسکین دیدوں۔ کیونکہ انھیں اپنے متعلق اطمینان نہیں۔ اگر فکر لگایا کرتے ہیں۔ اور یوں کہتے ہیں کہ میں تو ابھی چند ہفتہ گذرے کہ اپنے کو منافق سا سمجھتا تھا۔ اور میرا مطلب خطاب سے یہ تھا کہ جناب مولوی ...... صاحب کو کشف ہوا کہ مولوی ...... صاحب کو بارگاہ اشرفی سے لالٹین ملی میں نے دیکھا کہ حضرت سرمد رحمۃ سے مشابہ ہیں۔ ایسا ہی مولوی ...... صاحب نے کچھ دیکھا اور سب کا حضرت نے اچھا جواب لکھا۔ غرضکہ چار کا عدد پورا ہو گیا۔ اطمینان رکھو تعبیر سے سرفراز فرماویں

تحقیق۔ انشاء اللہ تعالیٰ جتنوں کا اس خواب میں ذکر ہے سب کی کامیابی کی علامت ہے۔ ذی الحجہ سنہ ۳۴ھ

تربیۃ النور صفحہ ۲۹۴

حال۔ اب دو چار خواب لکھتا ہوں جو پچھلے پرچہ کے بعد نظر آئے ہیں۔

(۱) حضرت نے کئی قسم کے عطر مجھے عنایت کئے جن کو میں استعمال کر کے اور کچھ ہاتھ میں لیکر مسجد میں بیٹھا۔ اور بہت تیز اور بہت عمدہ خوشبو ہے۔

تحقیق۔ بشارت ہے انتفاع و نفع کی جس کا مصداق اس وقت توکلاً علی اللہ ظاہر کئے دیتا ہوں۔ میرے نزدیک آپ اجازت بیعت و تعلیم و تلقین کے اہل ہیں۔ بنام خدا خلق کی خدمت کیجئے۔ اور اپنے خاص خاص احباب سے اس کو ظاہر کر دیجئے۔

حال۔ ۲۔ میں مکان پر گیا ہوں اور لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم نماز پڑھاؤ۔ جب میں امامت کیلئے کھڑا ہونے لگا۔ تو قبل تکبیر تحریمہ کے ایک دفعہ ایسا لفظ اللہ میری زبان سے نکلا کہ سر سے

پیر تک ہلا دیا۔ خیر پھر اپنے کو سنبھال کر تکبیر تحریمہ کہی۔ اس کے بعد ایسی بے خودی ہوئی کہ زمین پر گر گیا۔

تحقیق ۔ جمع بین الظاہر والباطن اس کی تعبیر ہے۔

حال (۳) دیکھا کہ ایک مردار ہے اسے بہت گدھ جمع ہو کر کھا رہے ہیں۔ میں نے سب کو اڑایا۔ اور سب اڑ گئے۔ مگر دو چار پھر واپس آئے۔ میں نے نفرت کے لہجہ میں کہا کہ کیسے کھاتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم اس سے محفوظ ہیں۔

تحقیق ۔ دنیائے مذموم کی شکل دکھلائی گئی۔

حال ۔ ایک جگہ چند درخت ہیں جو بہت ہی کانٹے دار ہیں۔ اور اس میں میں چلا گیا تھوڑی دیر تک رہا اور چلا آیا۔ مجھے کانٹے نہیں چبھے صحیح و سالم چلا آیا۔ کوئی کہنے والا کہتا تھا کہ گنہگار کو خدا کے عذاب کو ایسا ہی محیط سمجھنا چاہئے۔ جیسے یہ کانٹے دار درخت چہار طرف سے ہیں۔ جدھر پیر رکھا جائے اور جدھر ہاتھ پھرایا جائے کانٹے ہی پڑتے ہیں۔ یہ مثال عذاب خداوندی کی ہے۔ نکر ہیں رویا ہے تعبیر سے سرفراز فرما دیں۔

تحقیق ۔ معاصی و عقوبات کی شکل مثالی دکھلائی گئی۔ النور ملک ۲

حال ۔ حضرت والا مدظلہم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ عرض ہے کہ بندہ کو جب زیادہ بے چینی لقاء اللہ کی ہوئی اور سو رہا۔ خواب میں دیکھا کہ زلزلہ سا بدن پر ہے اور قلب اور آنکھوں سے تجلی ذات حق کی بدون کسی خاص شکل و صورت کے ہوئی مگر اس سے سیری نہیں ہوئی۔ تو فوراً اس پہلی حالت سے زیادہ واضح تجلی ہوئی۔ مگر اس سے بھی سیری نہیں ہوئی تو تیسری بار دوسری دفعہ سے بھی زیادہ اوضح تجلی ہوئی۔ مگر اس سے بھی سیری نہیں ہوئی یہاں تک کہ پانچ یا سات بار تجلیات کا ظہور ہوا۔ اور ہر بار بے چینی اور شوق زیادہ ہوتا گیا۔ مگر سیری نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ آنکھ کھل گئی۔ عرض ہے کہ اس خواب کی کیا تعبیر ہے۔

تحقیق ۔ اشارہ ہے اس طرف کہ طبعی سیری غیر نہیں ہوتی۔ اور تشبیہ محض ذات حق پر محال ہے۔ پس سیری کی طلب طلب محال ہے۔ والنعم ما قیل فیہ ؎

دلارام در بر دلارام جو لب از تشنگی خشک و بر طرف جوئی

والنعم ما قیل ؎

مصلحت نیست مرا سیری ازاں آب حیات ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی

چونکہ احیاناً شدت شوق میں ایسی ہوس پیدا ہوتی ہے جو سنت کے خلاف ہے۔ لہذا اسکی اصلاح رحمت ہے۔ اور آخرت میں چونکہ طبیعت کے خواص بدل جاوینگے لہذا مرتبۂ تنزیہ بھی تسلی بخش ہوجاویگا۔ اور اسی مرتبہ کے مناسب رویت بھی ہوگی ذالحجہ سنہ ۴۹ھ۔ تربیۃ السالک صفحہ ۲۰۵

حال: خادم نے بہت روز کا عرصہ ہوا یہ خواب دیکھا تھا کہ کوئی شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے مصافحہ کیا تو میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھوں پر بال ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں تو یہ جواب دیا کہ میں جنات کی قسم ہوں۔ اس کے بعد نیازمند نے مکرمی منشی…… رامپوری مرحوم کو دیکھا کہ وہ میرے پاس تشریف لائے اور خادم کے سینہ پر کلام مجید رکھا ہے ان سے یہ عرض کیا کہ میرے سینہ پر سے کلام مجید اٹھا کر صندوق پر رکھ دو۔ اسی روز سے خادم کی حالت نہایت ردی ہے۔ اور نماز پڑھتے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی یہ کہہ رہا ہے۔ کہ ایسی نماز سے کیا فائدہ جس سے حق تعالیٰ کی بے ادبی ہو۔ اور نہ مجھ سے کلام مجید پڑھا جاتا ہے۔ غرض دعا کا امیدوار ہوں۔ اگر جناب والا فرماویں تو میری حالت بوجہ ضعف کے ایسی نہیں جو سفر برداشت کر سکوں۔ مگر حاضری کے لئے تیار ہوں خشکی حد سے زیادہ ہے اجابت کئی کئی روز نہیں ہوتی۔ ارنڈی کا تیل پیتا ہوں تب اجابت ہوتی ہے اس جسمی تکلیف کا تو خیال نہیں جتنا اس حالت کا اپنی رنج اور ملال ہے۔ براہ بندہ پروری اگر فرماویں تو خادم والیسی پر خدمت عالی میں حاضر ہو۔ یا جیسا حکم ہو تعمیل کروں۔ مجھے اپنی حالت پر از حد افسوس ہے۔

تحقیق: کچھ افسوس کی بات نہیں۔ یہ منجانب اللہ امتحان ہے بس اپنے کام میں لگے رہیں خواہ جی لگے یا نہ لگے۔ امتحان میں پورا اترنا یہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد حالت درست ہوجاویگی۔ ایک ہفتہ کے بعد پھر اطلاع دیں۔ تربیۃ السالک صفحہ ۲۲۹

سوال: رمضان شریف کے اندر ابر و غبار میں دو روزوں کے افطار میں شک تھا کہ شاید قبل غروب افطار ہوگیا ہے۔ خواب میں معلوم ہوا کہ بیشک وہ افطار قبل غروب ہی تھا۔ ارشاد فرماویں کہ ان کی قضا ادا کروں یا نہ۔

جواب: خواب سے کوئی حکم ثابت نہ ہوگا اگر افطار تحری پر ہوا ہے تو قضا نہیں۔ لیکن اگر کوئی مزید اطمینان کے لئے قضا رکھ لے۔ تو خرابی کچھ نہیں مگر عوام پر ظاہر نہ کرے۔ کہ خواب سے احتجاج نہ کرنے لگیں۔ تربیۃ السالک صفحہ ۲۸۶۔

حال: خواب حضور والا ایک عالیشان مکان میں بعض طالب علموں کو درس دے رہے

تھے۔ بندہ فاصلہ پر تھا حضور کے تشریف رکھنے کی بندہ کو اطلاع نہ تھی۔ اور تحصیلدار ...... مسجد کے مصلی ہیں۔ ان صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر دور سے دکھا کر کہا کہ ہمارے پیر و مرشد یہاں آئے ہیں۔ ملاقات سے مشرف ہو آؤ۔ ان کے کہنے سے بندہ نے نہایت خوشی سے حضور کی خدمت بابرکت میں آکر السلام علیکم کہا۔ حضور والا نے وعلیکم السلام فرما کر بندہ سے مصافحہ کے واسطے دونوں ہاتھ دراز فرمائے حضور کو اپنے دست مبارک بڑھاتے دیکھکر بندہ بہت پریشان ہو کر اسی وقت قدم مبارک کو ہاتھ لگا کر قدم بوسی سے مشرف ہوا بندہ کو قدم بوسی سے شب و روز نہایت خوشی و فرحت رہی ہے حضور مصافحہ نہ کرنے سے پریشانی ہے۔

تحقیق۔ پریشانی کی بات نہیں۔ چونکہ میں نے ابھی آپ کو بیعت نہیں کیا تھا۔ مگر آپ اتباع کرنے لگے۔ تو اتباع کرنے کو تلبس بالقدم کی شکل میں کہ محاورہ میں قدم بقدم چلنا کہتے ہیں۔ اور بیعت نہ ہونے کو عدم تلبس بالکف کی شکل میں دکھایا کہ عادۃً بیعت مصافحہ بالید سے ہوتی ہے۔ سو اب توکلاً علی اللہ آپ کو بیعت بھی کئے لیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ برکت فرمائے۔ تربیۃ النور صفحہ ۳۵۸۔

حال۔ اپنی بداعمالی پر غور کر کے شعر احب الصالحین ولست منہم الخ اور ؎

گر نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے   نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے

کو پڑھکر اپنے کو تسلی دیتا ہوں اور زد و طلب ثمرات فی الدنیا کی نسبت حضرت مولٰنا العارف رومی رحؒ کے اشعار ذیل سے بہت اطمینان ہو گیا ہے ؎۔

چارہ می جوید پے من درد تو   می شنودم دوش آہ سرد تو
میتوانم ہم کہ بے ایں انتظار   رہ نمایم واد ہم راہ گذار
تا ازیں طوفان دوراں وارہی   بر سر گنج وصالم پا نہی
لیک شیرینی ولذات مقر   ہست بر اندازہ رنج سفر
آنگہ از فرزند و خویشاں برخوری   کز غریبی رنج ومحنت ہا بری

اور متعدد دفعہ خواب میں دیکھا ہے کہ حضور احقر سے بہت خوش ہیں۔ اور خاص احقر ہی کو مخاطب بنا کر تنہا دیر تک گفتگو فرمائی ہے۔ اور احقر بھی بلا خوف و تکلف حضور سے بات چیت کرتا ہے۔ مگر یاد نہیں کہ کیا گفتگو تھی۔ ایک روز یہ خواب نظر آیا کہ حضور والا نے سب ذاکرین کی دعوت فرمائی ہے اور دعوت میں فیرنی یا اسی قسم سے اور کوئی چیز سفید کھلا کر

شربت جیسی پلایا گیا ہے۔ اور احقر بھی مدعو تھا۔ مگر ایک دکان پر کھانا کھا کر ذرا سب سے پیچھے گیا تو حضور احقر کا شدت سے انتظار فرما رہے تھے۔ اور دریافت فرمایا کہ اب تک کہاں تھے۔ میں نے بیان کیا کہ کھانا کھانے لگا۔ بعدہٗ جناب نے وہ پیالہ میں کی چیز دی۔ اس کو کھایا بعدہٗ شربت پلایا۔ ایک روز دیکھا کہ میں مکان پر ہوں۔ اور ایک تالاب پر ہوں اس تالاب میں ایک سوراخ تھا۔ جس کے اندر ایک اژدہا تھا۔ میں نے مارنے کا قصد کیا مگر وہ اتنا بڑا تھا کہ دیکھکر میں مرعوب ہو گیا۔ اتنے میں بڑے بھائی نے ایک لاٹھی ماری۔ وہ کود کر زور سے میرے پاؤں میں کاٹ کر بھاگ گیا۔ اسی طرح دوسرا اژدہا نظر آیا۔ مگر یہ دوسری قسم کا تھا۔ اس نے بھی مجھ پر حملہ کر کے زخمی کیا۔ مگر مجھکو کچھ بھی زہر محسوس نہیں ہوا۔ اور لوگ اس کی تکلیف پر تعجب کرتے تھے۔ اور سب واپس چلے گئے۔

ایک روز دیکھا کہ حضور مجھکو رخصت کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ اب تم جاؤ گھر کا انتظام دیکھو اور معمول بتا دیا کہ اس کو پڑھا کرنا۔ تو میں بہت زار زار روتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ مجھے ایک ہی وقت کھانا دیجئے گا۔ مگر یہیں رہنے دیجئے۔ میری یہ آزادی جاتی رہیگی۔ اور حضور کی جدائی کی تکلیف نہ برداشت کر سکونگا۔ مگر حضور نے نہیں مانا۔ آخر مجبور ہو کر مکان چلا گیا۔ اگر خواب مذکورہ احقر کے حق میں کچھ اچھی تعبیر رکھتے ہوں ارشاد فرمایا جاوے۔ جس سے گونہ تسلی ہو جاوے۔ اور آگے بڑھنے میں حوصلہ افزائی ہو۔

تحقیق۔ سب خوابیں مبارک ہیں۔ انشاء اللہ نفع تام کی بشارت ہے۔

حال۔ احقر کے اصلاح اخلاق و اعمال کی طرف توجہ فرما کر خداوند کریم سے دعا فرما دیں کہ خدا جلد اصلاح کر دیوے۔

جواب۔ اللہ مزید اصلاح فرماوے۔ تربیۃ السالک صفحہ ۳۴۳

حال۔ اور ایک ذاکر نے اپنا ایک خواب بیان کیا۔ کہ بعد نماز تہجد چاند کے دائرہ میں اللہ کا نام بہت خوشخط لکھا ہوا ہے اور میں اسے دیکھکر ذکر کرتا ہوں۔ اس کی تعبیر کیا ہو گی۔

تحقیق۔ ہم لوگوں کا خواب ہی کیا۔ بالفرض اگر یہ خواب ہو تو تعبیر یہ ہو سکتی ہے کہ چاند سے مراد قلب ہو اس پر اللہ کے نام کا اثر ہو۔

حال۔ اور ایک روز یہ بیان کیا۔ کہ ایک روز ذکر کے اخیر میں بس ہچکی سی بندھ گئی۔ یعنی جو لفظ زبان سے کہتا تھا وہی لفظ دل سے دھکے کے ساتھ نکلتا تھا۔ اور یہ حالت ختم دعا تک رہی۔ یہ بھی تحقیق

فرما کر مطلع فرمایا جاؤں ۔

تحقیق ۔ تخیل کے انفعال سے جارحہ پر یہ اثر پہونچا محمود ہے کمال نہیں ۔ تربیۃ النور صفحہ ۳۴۷

حال ۔ کمترین نے تین چار بار خواب میں یہ دیکھا کہ ایسے مکان میں ہے جہاں تمام غلاظت ہے ۔ اور کمترین ایڑی کے بل چل رہا ہے ۔ اور راستہ ڈھونڈتا ہے ۔ اور ملتا نہیں جس سے کمترین کو بار بار یہ خیال آتا ہے کہ اصلاح نہ ہوگی ۔ انہیں منکرات میں گرفتار رہیگا ۔

تحقیق ۔ تو یہ ہم لوگوں کے خواب ہی کیا خصوص جب مزاج طبعًا معتدل بھی نہ ہو ۔ دوسرے اس تعبیر ہی کی کیا دلیل کیا اس میں یہ اشارہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ ان سب غلاظتوں سے بچاویگا ۔ چنانچہ ایڑی کے بل چلنا بچنے ہی کے لئے ہوا کرتا ہے ۔ تربیۃ النور صفحہ ۳۴۹

حال ۔ پرسوں ایک خواب میں نے عجیب حیرت انگیز دیکھا ۔ معلوم نہیں کہ کچھ حقیقت اسکی ہے یا محض حدیث النفس ہے میں نے دیکھا کہ جنت ہے اور اس کے درجے اس طرح ہیں کہ جنت کے اندر جنت ہے اور ہر وسط کا درجہ درجہ محیط سے بلند ہے پہلے مجھکو داخل ہونے میں تردد ہوا کہ بلا اذن حق تعالیٰ کے کیونکر جاؤں ۔ پھر میں نے جی میں کہا کہ اگر کوئی روکے گا تو رک جاؤنگا ۔ میں بلا مزاحمت احدے اندر چلا گیا ۔ ایک درجہ میں میں نے رادھا کو دیکھا اور غالبًا رام و کنہیا دو صاحبوں کو دیکھا ۔ اس قدر خوب یاد ہے کہ ہنود کے پیشوا یہ دونوں صاحب تھے ۔ پھر میں چلا آیا تو کسی سے ملاقات ہوئی ۔ میں نے دریافت کیا کیا آپ بت پرست تھے انھوں نے انکار کیا ۔ میں نے پوچھا پھر آپ کیا کرتے تھے ۔ ہاتھ سے انھوں نے اشارہ یکتارہ ستار کی طرف کیا ۔ میں نے پوچھا مانس (گوشت) کھانا کیسا ہے ۔ اس پر وہ ناراض ہوئے میں نے کہا آپ ناراض کیوں ہوتے ہیں ۔ ہم سے اگر کوئی پوچھے کہ سور کھانا کیسا ہے ۔ تو ہم کہیں حرام ہے ۔ پھر انھوں نے یورپ جانے کا قصد ظاہر کیا میں نے پوچھا زمانہ یورپ کا کب خاتمہ ہوگا ۔ انھوں نے کہا ایک سال میں میں نے پوچھا ترک رہیں گے انھوں نے کہا تم کو کیا پڑی ہے ۔ میں نے کہا وہ ہمارے بھائی ہیں تو کہا رہیں گے ۔ مگر آنکہ عامہ مسلمین کی جگہ میں میرا بھی ٹھکانا تھا ۔

تحقیق ۔ مجھکو تعبیر سے مناسبت نہیں بے ساختہ جو خیال میں آیا عرض کرتا ہوں ۔ جس درجہ کی روایات سے ان لوگوں کی ضلالت کا خیال جاگزیں ہے ۔ خواب جس سے کہ اس کی ضد معلوم ہوئی ۔ اس کا درجہ بھی ان سے زیادہ نہیں ۔ پس مجموعہ امرین کا حاصل یہ نکلا کہ نہ ان

کے ابتداء کا جزم کرے۔ نہ اس کی ضد کا اور عجب نہیں کہ اس رویا سے اسی پر تنبیہ کی گئی ہو اور مقصود اس سے استطالت لسان کا روکنا ہو۔ اور مزامیر کی حرمت ممکن ہے کہ ظل سابقہ میں نہ ہو۔ اور گوشت کے سوال پر ناراضی ممکن ہے۔ کہ اس وجہ سے ہو کہ حلال چیز میں کیوں شبہ کیا جاوے۔ باقی آپ کی تشبیہ دوسرے سوال کے ساتھ یہ حدیث النفس ہے۔ یورپ اور ترکوں کا قصہ اللہ اعلم اور عامہ مسلمین کے درجہ میں دیکھنا ممکن ہے۔ کہ باعتبار حال کے ہو جو صورت ہو مجالست مساکین کی اور جزار و مآل اس سے افضل ہو۔ ترتیۃ النور صفحہ ۳۸۱ ۔

حال ۔ بندہ حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رحمہ اللہ کا خادم ہے۔ عرصہ تک حضرت کی خدمت میں رہا ہے۔ حضرت کی بہت عنایت تھی۔ حضرت کے ارشاد کے موافق حسب توفیق پڑھتا ہوں۔ حضرت والا سے بھی دلی سچی عقیدت ہے۔ حضرت کی حیات میں حاضر بھی ہوا ہوں۔ مولوی ظفر احمد صاحب و منشی ریاض الدین صاحب جناب کے خدام میں سے بندہ سے واقف ہیں۔ پیر کے روز دوپہر کے وقت خواب آیا کہ کسی مقام پر مسجد میں بعد نماز امام مسجد یہ فرما رہے ہیں۔ کہ جو شخص جنتی ہونا چاہے وہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب سے مرید ہو جائے۔ اپنے آپ کو امام کے قریب پاتا ہوں۔ عالم رویا میں حافظ مولوی واجد علی صاحب رائے پوری جو ایک دوست ہیں ان کو امام سے مخاطب دیکھتا ہوں کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ جنت میں چلا جائے گا۔ مرید ہوتے ہی امام صاحب نے فرمایا کہ فوراً ہی چلا جائے گا تو جیسے زمین پر چلتا ہوا جنتی دیکھنا ہو تو اس کو دیکھ لے۔ فقط اپنا جہاں تک خیال ہے یہ خواب ہے خیال نہیں ہے۔ گو اس سمع خراشی کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن دل نے نہ مانا۔ لہذا عرض ہے کہ اگر اس میں بندہ کو ہدایت ہے۔ تو اسی عریضہ کو درخواست بیعت سمجھنا چاہئے۔ حضرت قطب العالم مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوں۔ مگر کام نہ کر سکا۔ افسوس ہے دعا فرما دیں۔

تحقیق ۔ گو آپ کی صورت میرے ذہن میں اس وقت نہیں مگر میں اچھی طرح پہچانتا ہوں اور محبت بھی رکھتا ہوں۔ اگر یہ واقعہ غلبہ حسن ظن کے سبب خیال نہیں ہے بلکہ خواب ہے تو تعبیر اس کی ظاہر ہے کہ بزرگوں کی دعا کی برکت سے مجھکو اتباع سنت کی تعلیم کا خاص اہتمام ہے۔ اور وہ یقینی طریق جنت کا ہے۔ باقی خاص طریق سے بیعت ہونا سو میرے نزدیک یہ مراد نہیں۔ تعلق و اتباع داعی الی السنت کا بھی مرید ہونا ہی ہے اگر آپ

مجھ سے خدمت لیں۔ عذر نہیں۔ تربیت السالک صفحہ ۳۸۳

حال۔ گزارش حال یہ ہے کہ خادم جس زمانہ میں جناب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونے کی دعا کرتا تھا۔ اس زمانہ میں ایک شب خواب میں سنا کہ کوئی کہتا ہے مااُرید لما یرید۔ اس خواب کی تعداد مدت تو خادم کو یاد نہیں ہے۔ اطلاعاً وبامید تحقیق معروض خدمت ہے۔

تحقیق۔ اس عبارت عربیہ کا ترجمہ یہ ہے کہ میں اس بات کا ارادہ نہیں کرتا جس کا بندہ ارادہ کرتا ہے۔ میرے نزدیک اس میں تعلیم تھی کہ زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا جو پوری نہیں ہوئی۔ اس سے دل شکستہ نہ ہوں۔ ہم وہی کرتے ہیں۔ جو رحمت اور حکمت ہوتی ہے یہ ضرور نہیں کہ جو بندہ چاہے ہم وہی کریں۔ اور یہ وہی مسئلہ ہے جو میں کہا کرتا ہوں کہ جو امر بندہ کے اختیار میں نہ ہو اس کا ہر پہلو خیر ہے۔ نہ اس کے درپے ہو نہ اس کو علامت مقبولیت یا مردودیت کی سمجھے۔ تربیت السالک کو بغور نہ دیکھنے سے غالباً ابھی یہ غلطی آپ کی رفع نہیں ہوئی۔

تربیت السالک صفحہ ۳۸۷

حال۔ حال میں ایک واقعہ ہوا جس سے البتہ کچھ کمی ہو گئی۔ وہ یہ کہ ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں بیمار ہوں اور یوں کہہ رہی ہوں کہ افسوس مجھکو یہ کیا ہو گیا کہ ہندوؤں کے عقیدے دل میں آتے جاتے ہیں اور ایمان سے (نعوذ باللہ) دل خالی ہوا جاتا ہے۔ اگر موت آگئی تو کیا ہو گا اور دل میں ایک عجیب کیفیت تھی۔ اور گویا کوئی چیز دل سے نکل رہی ہے بعد جاگنے کے زاید پریشانی نہ تھی۔ لیکن عصر کی نماز میں دفعۃً خواب یاد آیا اور اس قدر صدمہ و پریشانی ہوئی کہ بیان سے باہر ہے۔ بعد نماز خوب دعا مانگی۔ کہ میرے ایمان کی یا اللہ آپ ہی محافظت فرمائیے۔ اس سے کچھ سکون ہو گیا۔ مگر رات کو سونے کے وقت تک یہ حالت رہی پھر صبح کچھ نہ تھا۔ لیکن آج پھر عصر کی یعنی دوسرے روز نماز میں وہی خواب یاد آیا۔ اور پہلے سے بھی زاید خراب حالت ہوئی کہ زندگی بھی بری معلوم ہوتی ہے۔ موت سے بھی سخت وحشت ہوتی ہے بمشکل نماز پوری کی۔ اس وقت حق تعالیٰ نے دل میں یہ بات ڈالی کہ یہ سب شیطان کی حرکت ہے۔ فوراً بائیں جانب تھتکارا اور کہا جا دور ہو میرے ایمان کا اللہ پاک محافظ ہے تو کچھ نہیں کر سکتا۔ الحمد للہ ابھی حالت درست ہو گئی۔ اگرچہ اثر دیر تک رہا۔ پھر بفضلہ یہ مصیبت کبھی پیش نہیں آئی البتہ

ابھی جب خیال آتا ہے۔ تو خوف معلوم ہوتا ہے حسن خاتمہ کی برابر دعا کرتی ہوں اور جناب والا سے بھی دعا کی ملتجی ہوں۔

تحقیق۔ خیر اس خواب میں بھی ایک خیر کا پہلو تھا عسیٰ ان تکرھوا شیئًا وھو خیر لکم۔ گو شیطانی تحزین بھی مگر ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ تربیت السالک صفحہ ۳۹۴

حال۔ بندہ بفضلہ تعالیٰ اور دعائے حضور والا سے اپنا کام کر رہا ہے مگر عرض یہ ہے آج کل بوجہ تکلیفات اور پریشانی جدائی حضرت والا کی حالت بہت ہی ابتر ہو رہی ہے۔ اور کچھ کچھ قبض ہو رہا ہے۔ انھیں تفکرات اور پریشانیوں میں تھا۔ کہ ایک رات کو جو بندہ سویا تو یہ خواب دیکھا کہ بندہ نے حلوا گاجر تیار کیا ہے۔ اور مع دیگچی کے تمام کا تمام حضور والا کی خدمت عالیہ میں پیش کیا حضرت والا اپنی سہ دری میں تشریف فرما ہیں۔ اور حضور نے دیگچی میں سے ہی حلوا نوش فرمانا شروع کیا۔ اور بندہ پاس بیٹھا ہے۔ ابھی حضور والا نوش فرما ہی رہے تھے کہ بندہ نے خانقاہ کے دروازہ کی طرف دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت والا گنگوہی مولنا رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور پندرہ بیس آدمی اور سفید پوش بہت بزرگ ہمراہ ہیں چاروں طرف یہ لوگ اور بیچ میں حضرت گنگوہی ہیں میں دیکھکر فورًا کھڑا ہو گیا۔ اور حضرت والا سے عرض کیا کہ مولنا گنگوہی تشریف لائے۔ حضور والا بھی کھڑے ہو گئے۔ اور دروازہ کی طرف تشریف لے چلے۔ اتنے میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ نے آپ کو دیکھا تو اور آدمیوں کے بیچ میں سے آگے بڑھے یعنی جلدی سے حضرت کی طرف لپکے۔ اور ادھر آپ بھی جلدی سے چلے تو اب دونوں خوب گلے لگ کر ملے معانقہ کیا۔ اس وقت بندہ نے دیکھا تو حضور والا سبز چوغہ پہنے ہوئے ہیں نہایت خوبصورت اور حضرت گنگوہی خود رنگے یعنی تتری رنگ کا چوغہ پہنے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد حضرت گنگوہی نے حضور والا کو ایک گول ٹوکرے کے قسم سے ایسا قبہ سا بنا ہوا اونچا سا اور چاروں طرف اس کے کپڑا لگا ہوا اور ایک طرف جیسا کہ دروازہ ہوتا ہے دروازہ ہے عطا فرمایا اور حضرت والا نے حضور گنگوہی رح سے لیکر فورًا بندہ کو عطا فرمایا اور فرمایا خانقاہ کے دروازہ سے باہر فورًا لیجا اور بندہ لے کر دروازہ سے باہر جا کھڑا ہوا اب دیکھتا ہوں تو اس کے اندر طرح طرح کے پھل اور میوہ جات ہیں۔ اب میں سوچتا ہوں کہ اب میں کیا کروں اور ادھر جناب مکرمی مولوی شبیر علی صاحب بندہ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اور اشارہ کر رہے ہیں۔ مجھکو بھی اس میں سے کچھ دیں اور میری طبیعت بھی چاہ رہی ہے کہ یہاں آکر لیں

اور ایک پھل اس میں سے بندہ نے کھایا ہے۔ اب دونوں گھروں میں اس کی تقسیم کی فکر ہوئی ہے تو طبیعت نے یہ فیصلہ کیا کہ سب کا سب بڑے گھر میں پہونچا دو۔ اور عرض کرو کہ برابر تقسیم حضرت بڑی پیرانی صاحبہ کر دینگی۔ اتنے میں بندہ بیدار ہو گیا۔ حضور والا ارشاد فرماویں۔

تحقیق: مبارک خواب ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دینی نفع کی بشارت ہے۔ النور ص۲۵

ایک اجازت یافتہ کا خط

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض یہ ہے کہ امروہہ میں ایک مسماۃ ہیں وہ بندہ سے بیعت ہیں اور بہشتی زیور وغیرہ حضرت والا کی کتابیں نیز ترجمہ کلام اللہ بندہ سے حرفاً حرفاً پڑھا ہے ایک شیخ کی سابق میں مرید تھیں صوم وصلوٰۃ کے علاوہ اوراد و وظائف بھی پڑھتی رہتی ہیں۔ بہت سی لڑکیاں اور بڑی بڑی بیبیاں ان سے پڑھتی ہیں کسی سے کچھ معاوضہ نہیں لیتیں۔ پڑھنے کے ساتھ ہی اپنے اعمال بھی درست کرتی جاتی ہے۔ ان کا یہ خواب ہے کہ میرے پاس خواب میں ایک شخص ایک لوح لایا وہ میرے سامنے پیش کر کے کہتا ہے کہ اسے پڑھو۔ میں نے پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ تمہارے دادا پیر مولانا اشرف علی صاحب کی تربیت کی کفالت ہم نے کر لی ہے۔ اللہ میاں علمہٗ خود۔ اب ان بی بی کا بیان ہے کہ میں نے اس شخص سے دریافت کیا کہ جو اس تختی کو لایا تھا کہ میں کفالت کے معنی نہیں جانتی کیا ہے۔ جواب دیا کہ ان کی تربیت کا اللہ میاں نے ٹھیکہ لے لیا ہے۔ اور ایضاً ان بی بی کا یہ خواب ہے کہ ایک بہت بڑا میدان ہے جس کی کوئی ابتدا و انتہا معلوم نہیں ہوتی۔ اس میں سب اولین و آخرین جمع ہیں۔ انبیاء علیہم السلام سے لے کر عامہ مسلمین تک۔ اور یہ مشورہ ہو رہا ہے کہ وعظ ہونا چاہئے۔ جس شخص کے پاس جا کر یہ عرض کیا جاتا ہے وہ یہ جواب دیتا ہے کہ ہمارا بیان سارے مجمع کو کافی نہیں ہو سکتا۔ مولانا اشرف علی صاحب کے پاس جاؤ وہ اس کام کو پورا کرینگے۔ چنانچہ حضرت کے پاس لوگ آئے اور عرض کیا۔ حضرت نے یہ فرمایا مجھے خدا کی ذات سے یہ امید ہے کہ میری آواز مجمع کے ابتدائی و انتہائی حصوں میں پہنچ جاویگی۔ مگر میرا خیال یہ ہے کہ میرے بیان سے لوگوں میں تفرقہ ہو جاوے اور میں مسلمانوں کی تفریق کا سبب ہوں۔ سب نے بالاتفاق یہ بات سنکر عرض کیا کہ آپ کے بیان سے مسلمانوں میں تفرقہ نہ ہوگا۔ چنانچہ حضرت نے منظور فرما کر بہت بڑا اور عجیب بیان فرمایا اور بعد ختم وعظ کے آپ کو چند آدمی بلا کر لے گئے اور کہا

کہ جناب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا ہے۔ پھر اسی طرف کو تمام مجمع چلنا شروع ہوا جس طرف حضرت تشریف لے گئے تھے۔ جب اس مکان کے قریب لوگ پہونچے ہیں اور اسی مکان میں ہوکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کا راستہ ہے اور اسی مکان کے دروازہ پر جس میں آپ ہیں دو اعرابی کھڑے ہوئے ہیں وہ ہر شخص سے پوچھتے ہیں کہ مولنا اشرف علی صاحب کی سند تمہارے پاس ہے جس کے پاس ہوتی ہے اُسے اندر جانے دیتے ہیں اور جس کے پاس نہیں ہوتی اسے دھکے دیکر نکال دیتے ہیں۔ اس پر میں بے ساختہ کہتی ہوئی تیری طرف چلی (یہ بندہ کی طرف اشارہ ہے) کہ ہمارے بڑے حضرت تو مجدد ہیں میں نے کہا تم بے وقوف ہو بلکہ حضرت رسول نما ہیں انھوں نے کہا کیا مطلب میں نے کہا ان کا مخالف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہونچے گا۔ اور مجدد ہونا بھی اس کا ایک جزو ہے۔ اسی گفتگو میں ایک شخص ہم دونوں کو ایک قاضی کے پاس لے گیا قاضی صاحب نے فرمایا کہ تم دونوں سچے ہو پیر مرید کا فرق ہے (وہ کہتی ہیں کہ میں اس پر بھی نہ مانی اور کہا ہم بڑے حضرت سے فیصلہ کرائیں گی) جب آپ کے پاس حاضر ہوئی تو حضرت نے سنکر تبسم فرماکر مجھے بائیں جانب بٹھالیا اور تجھے (یعنی احقر کو) دائیں جانب اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

الجواب - بشارت در بشارت و رحمت بر رحمت ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ : تربیۃ النور ۳۲۵

حال - معروض یہ ہے کہ بندہ مسکین عرصہ سے نہایت شوق مند تھا کہ حضرات اکابرین متین اولیاء اللہ تعالیٰ کی صحبت مبارک میں عاجز اپنے اخلاق کی اصلاح کرے۔ تاکہ رضائے رب العالمین حاصل ہو لیکن شغل کتب درسیہ مانع رہا۔ کہ اپنے اکابر فرماتے ہیں کہ تحصیل علوم مقدم ہے۔ اب الحمد للہ کہ مدرسہ دار العلوم دیوبند میں فراغت حاصل ہو چکی ہے۔ ثم الحمد للہ علی ذلک مگر میری قسمت کہ یہ نعمت عظمیٰ حاصل ہوتے ہی اکیلا ایک ایسے حادثہ میں مبتلا ہوا کہ حواس پراگندہ ہوگئے کچھ جنون سے حالات بھی پیدا ہونے لگے۔ بغیر اللہ تعالیٰ کے کوئی دستگیر نہ تھا بوجہ شدت ابتلاء کے جمعیت خاطر نہ رہی فرائض اور سنن مؤکدہ ہی ہوتے تھے۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ میں نے پہلے کبھی ایسی حالت دیکھی نہیں تھی۔ پھر مسکین ہی کے سر پر آگئی۔ پس خداوند تعالےٰ نے اپنی غیبی امداد سے کسی قدر رہائی عطا فرمائی۔ کہ غنیمت سمجھ کر فکر ہوا کہ اب ضرور اپنے مقصود اصلی کی تلاش کرنی چاہیئے۔ بیعت تو میری حضور مولنا گنگوہی قدس سرہ کے تلمیذ سے جو حضور مولنا مولوی...... صاحب مدظلہم العالی ساکنہ ضلع میانوالی ہیں۔ اُن سے تھی لیکن جب

وقت طلب ذکر اللہ تعالیٰ کا ہوا۔ تو مسکین نے استخارہ کیا۔ کئی دفعہ اور دعا بھی کی کہ یا اللہ عز و جل ان دونوں حضرات میں سے جس حضرت کی صحبت میں عاجز ناکارہ کا نفع ہو اُسی طرف میری طبیعت کو متوجہ فرما دے۔ اور میرے ارادہ کو مستقیم فرما۔ پس حضور ہی کی خدمت عالیہ میں رہنے کا خیال بلکہ ارادہ پختہ ہو گیا۔ دوسرا یہ کہ کثیر التعداد خوابات آتے رہتے ہیں جن کا نمونہ پیش کرتا ہوں۔

(۱) ایک دفعہ دیکھتا ہوں کہ بہت عمدہ سجا ہوا وسیع مکان ہے۔ مخلوقات لاکھوں ہیں۔ لباس سب کا سفید براق ہے۔ اور عالیجاہ کے پاس دودھ کے مٹکے بھرے ہوئے پڑے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ مبارک سے لوٹے بھر بھر کے تقسیم فرما رہے ہیں اور مسکین نہایت تشنہ ہے حضور سے ذرا فاصلہ سے بوجہ خوف کے بیٹھ گیا۔ آپ نے مسکین کو اپنی طرف بلایا اور معانقہ فرمایا اور دودھ اتنا پلایا کہ مسکین پُر شکم ہو گیا۔ اور آپ نے باقی بھی دودھ عطا فرمایا۔ کہ جو شخص اشتیاق ظاہر کرے اُسے دیدینا۔ پھر آنکھ کھل گئی۔ دوسرا خواب یہ ہے کہ مسکین اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حج کر کے مدینہ طیبہ میں ہم دونوں باپ بیٹے پہونچے۔ جب مسجد نبوی میں گئے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ...... مع اصحاب کرام رضؓ کے تشریف فرما ہیں۔ عاجز تو مشاہدہ کرتے ہی گر گیا آخر ہوش آیا میرے والد کو حضور صلعم نے بلا لیا۔ اور فرمایا کہ میاں قاری ...... آج تو قرآن شریف تم سے سننے کو جی چاہتا ہے۔ پھر والد مرحوم نے سورہ الرحمٰن ساری پڑھکر سنائی حضور صلعم بہت خوش ہوئے۔ خوشی میں اپنی چادر مبارک میرے والد مرحوم کو عطا فرمائی اور میرے والد مرحوم نے آنکھوں پر رکھ لی اور درود شریف نہایت ذوق سے پڑھنا شروع کیا۔ بعدہ میرے والد مرحوم نے اپنے مرشد قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی مدفیوضہم کی خدمت شریف میں عرض کیا کہ یا حضرت اگر اس میرے لڑکے سے کوئی حدیث سنی جاتی۔ تو میرے لئے بہت باعث خوشی ہوتا۔ حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ نے بارگاہ نبوی میں درخواست کی کہ یا حضرت صلعم یہ لڑکا قاری ...... کا فرزند ہے۔ اور یہ ابھی حدیث شریف پڑھکر آیا ہے۔ حضرت صلعم نے مسکین سے بخاری شریف کی ابتدا ہی سے کچھ پڑھوا کر فرمایا۔ بارک اللہ لک اور معانقہ فرمایا اور فرمایا کہ حاجی صاحب اس کو محی السنۃ المولوی سیدی تھانوی کی خدمت میں بھیجدو۔ پس حضور حاجی صاحب قدس سرہٗ نے عاجز ناکارہ کو فرمایا کہ جاؤ تھانہ میں میرے بیٹے مولوی اشرف علی صاحب کے پاس رہکر اللہ اللہ کیا کرو۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ تیسرا خواب یہ ہے کہ حضور صلعم مسکین

سے فرماتے ہیں۔ کہ محی السنہ تھانوی کو میری طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا اور یہ کہنا کہ تحدیث نعمت اللہ تعو کے لئے ہم فرماتے ہیں کہ آج تمہارے جیسا آدمی ہند میں نہیں ہے۔ احیاء السنہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمہارے سارے افعال میں برکت رکھی ہے الحمد للہ علی ذلک یہ خوابات تو وہ ہیں جو مسکین نے پہلے دیکھے تھے۔ اب تھانہ بھون میں مسکین نے درود شریف حتی الوسع محبت اور خلوص سے ہر وقت پڑھنا شروع کیا بحکم حضرت استاذی مولوی ...... صاحب مدظلہم یہاں تک کثرت کی ہے کہ اگر کوئی وقت بات چیت میں گذر جاتا ہے، تو اس کی تلافی اس طرح کر لیا کرتا ہوں کہ جلدی جلدی درود شریف پڑھتا ہوں اور چونکہ ہر وقت پڑھتے پڑھتے زبان خشک ہو جاتی ہے۔ تو اس وقت پھر معانی درود شریف پر خیال جما لیتا ہوں۔ غرض یہ نیت بہت ہی دل میں وسیع ہے تو ان دنوں میں رات کو درود شریف پڑھتے پڑھتے بہت ہی مغموم ہو کر سو گیا آخری حصہ رات میں دیکھتا ہوں کہ حضور صلعم خانقاہ نشستگاہ حضرت حاجی صاحب قبلہ قدس سرہٗ میں رونق افزا ہیں، بڑی مخلوقات ہے۔ مدرسہ اور مسجد اور اوپر کے مکان سب جگہ کثیر التعداد مخلوقات ہے حضور سرور کائنات صلعم کی دعوت اور ساری مخلوقات کی دعوت حضور نے فرمائی ہے۔ طعام پہلے سرور کائنات صلعم نوش فرماتے ہیں۔ اور بعدہ ساری مخلوقات کھاتی ہے۔ عالیجاہ حضور صلعم کی خدمت شریف میں عرض فرماتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلعم لوگوں کو پیاسا دیکھتا ہوں تو حضور صلعم فرماتے ہیں کہ کوئی بڑا برتن لاؤ ایک بڑا برتن لایا گیا اس میں حضور صلعم نے ہاتھ مبارک بڑھا کر فرمایا۔ کہ اب پلاتے جاؤ اور یہ حالت تھی کہ دودھ حضور صلعم کی انگشتان مبارک سے مانند عیون کے بہہ رہا تھا۔ پس آپ برتن بھرتے جاتے ہیں۔ اور جناب مولوی ...... صاحب اور حضرت استاذی مولوی ...... صاحب شفیقی مولوی ...... صاحب پنجابی یہ تینوں حضرات آگے مخلوقات کو پلاتے جاتے ہیں حتی کہ ساری مخلوقات سیر ہو گئی اور دودھ بہت باقی تھا پھر حضور صلعم فرماتے ہیں کہ اب تم یہ دودھ پلاتے رہنا ہم جاتے ہیں۔ حضور صلعم کی مشایعت کے لئے بڑی مخلوقات نکلی تھی۔ ذرا باہر جا کے فرماتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ تم یہاں کھڑے ہو جاؤ اور اگر کسی کو خاص بات عرض کرنی ہو تو کرے مسکین نے مصافحہ کیا مع التقبیل حضور صلعم نے دریافت فرمایا کہ تمہارے باپ کا کیا نام ہے عاجز نے جواب عرض کیا کہ قاری مرحوم حضور صلعم نے سنتے ہی مسکین سے معانقہ فرمایا اور گریہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے محی السنہ

یہ ہمارے ایک دوست کے (جو نہایت متبع سنت تھے بلکہ جاں نثار تھے اُن کے) لڑکے ہیں ان کو اپنی خدمت میں رکھے گا بعدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ حافظ فرمایا آخر میں السلام علیکم فرما کر سوار ہو گئے پھر آنکھ کھل گئی۔

بدن پر نہایت پسینہ بہتا تھا اور قلب شدہ سے متحرک تھا کیفیت سرور کی عجیب تھی اس خواب کے بعد بھی بہت دفعہ حضور صلعم کی زیارت فیض بشارت نصیب ہوتی رہی ہے ان زیارات فیض بشارات کی وجہ سے اب درود شریف پڑھنے میں مسکین اکثر اوقات مصروف رہتا ہے یہاں تک محبت بڑھ گئی ہے کہ جس وقت زبان پر خشکی زیادہ معلوم ہوتی ہے اور تکان ہوتا ہے۔ تو معانی درود شریف کا تصور دل میں خوب جما لیا جاتا ہے کثرت درود شریف سے ایک تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ محبت اور شوق بہ نسبت پہلے کے بہت ہی زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ منامی زیارات بھی بہت ہوئے ہیں الحمد للہ تعا یہ خوابات ہیں اگر مناسب ہو تو تعبیر سے مشرف فرمایا جاوے اور فی سبیل اللہ عزوجل تلقین ذکر فرمائی جائے ذکر اللہ کا شوق دل میں بہت ہی مزید ہے۔ اس نعمت عظمیٰ کے واسطے بہت ہی دل چاہتا ہے۔ اسی میں رضاء رب العالمین کا یقین ہے۔ غرض جس قدر شوق عرض کرتا جاؤں گا۔ وہ دل ہی سے نکلتا رہیگا۔ لیکن عنوان طلب ذکر اللہ عزوجل کا عاجز ناکارہ کو ایسا نہیں آتا۔ کہ عالیجاہ کو اپنی محبت پر مطلع کر سکوں پس حضور اس مسکین ناکارہ کو ان ہی الفاظ عریضہ پر نظر فرما کر فی سبیل اللہ ذکر اللہ عزوجل تعلیم فرمائیں۔ واجرکم الجزیل عند اللہ الجلیل۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر مسکین عارض ہے کہ ان دونوں عرضیوں میں صادق ہوں اللہ تعالیٰ شاہد ہے عالیجاہ اس بڑی قسم اُٹھانے کی یہ وجہ ہے کہ چونکہ میری دوسری عرضی میں دنیا کی بات ہے اس سے مسکین کو وسوسہ پیدا ہوا کہ شاید حضور کی طبع مبارک پر تکدر پیدا ہو جائے اور وہ عاجز ناکارہ کے لئے باعث حرمان فیض ہو جائے پس اسی خوف سے قسم اٹھائی ہے ساتھ ہی عرض ادب سے ہے کہ فی سبیل اللہ جو گستاخی ہو گئی ہو وہ معاف فرمائی جاوے۔

تحقیق۔ السلام علیکم۔ یہ سب احوال تیقظ اور منام کے مبارک اور بشارت ہیں رائی کے لئے بھی اور مربی لہم کے لئے بھی جن میں یہ ناکارہ بھی "بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم" کے طریق پر داخل ہے والحمد للہ علی ذلک۔

تعبیر مفصل کی اس لئے حاجت نہیں کہ خواب بالکل صاف ہیں مجمل یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ استفادہ افادہ علی ...... السنن کے برکات سب کو نصیب ہونگے فی الحال آپ قصد السبیل سے دستور العمل عالم فارغ کا شروع کرکے تین روز کے بعد پھر اپنے حالات سے اطلاع دیدیجئے اور میرے مواعظ بھی مطالعہ میں رکھئے انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہوگا ص ۲۴۵ م تربیۃ النور

حال۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب احقر نے ایک خواب دیکھا ہے جو بجنسہ حضور کی خدمت میں لکھکر بھیجتا ہوں یعنی شب ۲۷ رمضان المبارک سنہ ۳۲ھ گذشتہ کو بوجہ ہونے شب قدر کے ارادہ شب بھر نفل ادا کرنے کا کیا۔ بعد فراغ نماز عشاء کے مکان پر آیا اور دروازہ پر مکان کے پلنگ پڑا ہوا تھا ذرا لیٹ گیا کہ فوراً نیند آگئی دو بجے شب کو کیا دیکھتا ہوں کہ احقر سیر کرتا ہوا ایک ایسے مقام پر پہونچا کہ جہاں کا میدان صدہا کوس لق و دق کا ہے اور فرش مکلف دری کا بچھا ہوا ہے اور درمیان میں ایک منبر پر کپڑا پڑا ہوا ہے ہزاروں مخلوق خدا عمدہ کپڑے خوشبو لگائے مؤدب بیٹھے ہوئے ہیں اور معدودے چند بزرگ کرسیوں پر جو منبر کے آس پاس ہیں رونق افروز ہیں۔ اور اُس منبر پر ایک تختی قریبا دو تین گز لمبی اور گز ڈیڑھ گز چوڑی اُس پر رکھی ہوئی ہے۔ ایک صاحب منبر کے پاس کپڑے سفید مع عبا اور سر پر عمامہ سبز باندھے ہوئے کھڑے لوگوں سے مصافحہ کرتے جاتے ہیں۔ چہرہ مبارک مثل آفتاب کے نورانی زبان فیض ترجمان سے فرماتے ہیں کہ میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ حرام سے بچنا اور حلال کی پابندی کرنا۔ احقر دیکھتا ہوا قریب منبر کے پہونچا اور السلام علیکم کہا صاحب ممدوح نے جواب سلام کا دیا یعنی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ فرمایا۔ احقر نے مصافحہ کو ہاتھ بڑھایا۔ اور پھر معانقہ بھی کیا۔ اور یہ فرمایا کہ بہت اچھا ہوا تم مرید ہوجاؤ اور میں تم کو گیارہ باتیں ایسی بتلاؤنگا جو محض تمہارے ہی واسطے رکھ چھوڑی ہیں۔ اور دوسروں کو نہیں بتلائیں۔ احقر باادب کھڑا رہا اس پر اجازت بیٹھنے کی دی احقر زمین فرش پر بیٹھنے لگا۔ کہ حضور نے فرمایا کہ نہیں کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ میں سلام بجالا کر جو خالی کرسیاں تھیں۔ ایک پر بیٹھ گیا اور دل ہی دل میں خوش ہوتا تھا۔ منبر پر جو تختی رکھی ہوئی تھی جس کی زمین سیاہ اور سفید حروف خوشخط۔ اور بھرے ہوئے نظر پڑے جن کو میں نے اچھے طریقہ سے دیکھا ہزارہا نام تحریر ہیں چنانچہ کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مرادآبادی عه ...... صاحب و جناب حاجی امداد اللہ صاحب

عه یہاں کسی صاحب کا نام ہے جو مشہور نہیں ہیں اور اُن پر احتمال مجذوب ہونیکا ہے اگر فی الواقع مجذوب ہیں تو کچھ اشکال نہیں اور اُن صاحب رویا کے تاثر میں خلط ہوا ہے ۱۲ منہ

وحاجی اشرف علی صاحب و مولوی محمد اسحاق صاحب وغیرہ پڑھے گئے۔ احقر نے جو گردن گھما کر دیکھا تو مولنا فضل الرحمن صاحب کی جن کی قدمبوسی بچپن میں کی تھی۔ زیارت نصیب ہوئی۔ معاً خیال پیدا ہو گیا کہ ہو نہ ہو یہ میدان حشر کا ہے اور یہ حضور صلعم ہیں اور یہ چار کرسیوں پر جو قریب ہیں صحابہ رضوان اللہ علیہم ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہ و حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ اب احقر کو یہ خیال پیدا ہوا کہ تو مرید تو ہو چکا ہے حضور اقدس سے چھپانا نہ چاہیئے۔ اور طالب ہولا ہونا چاہیے۔ قریباً گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد حضور اقدس نے فرمایا کہ اٹھو احقر بہ تعمیل ارشاد کھڑا ہوا اور ہاتھ مصافحہ کو بڑھایا چنانچہ مصافحہ اور معانقہ دونوں ہوا۔ احقر نے عرض کیا کہ حضور وہ گیارہ باتیں کیا ہیں تلادیجئے تاکہ تعمیل بسر و چشم بجالاؤں اور حضور میں مرید تو ہو چکا ہوں طالب ہولا کر دیجئے۔ یہ سنکر فوراً ہاتھ چھڑا لیا۔ اور فرمایا کہ واقعی تو ...... ہے اور تو مرید .... بدعتی کا ہے اور میرے تختی اٹھائی اور پنسل لے کر احقر کا نام مع پیر صاحب مدظلہ کے کاٹ دیا اور فرمایا کہ جا چل میں نے بہت ہمت باندھکر عرض دست بستہ کیا کہ حضور وہ بدعتی تو نہیں ہیں اس پر فرمایا کہ وہ بدعتی ہیں اور مشرک بھی ہیں احقر نے پھر دست بستہ عرض کیا کہ حضور میں نے تو کوئی شرک کرتے نہیں دیکھا فرمایا کہ وہ تعزیہ دار دنیا ساز اور بت پرست یعنی قبروں پر سجدہ کرتا ہے۔ اور تم نے نہیں دیکھا تھا کہ قصبہ ...... ضلع لکھنؤ میں اپنے پیر کی قبر کو سر جھکایا تھا اور تم کو آستانہ مدینہ منورہ سے محروم رکھا۔ سنہ ۱۸۹۳ء میں مرید ہوا سنہ ۱۸۹۵ء میں خلافت دی۔ اور سنہ ۱۹۲۰ء میں یہ واقعہ ...... میں پیش آیا۔ ۲۶-۲۷ سال کی بیعت میں صرف ایک بار عرس قوالی میں احقر شریک ہوا۔ ہر چند گریہ و زاری کی مگر مخاطب نہ ہوئے آخر مجبوراً دوڑ کر پیروں کو جا کر پکڑ لیا حضور نے جھٹکا دیکر زور سے لات ماری جو میرے بدن میں پسلی میں لگی گر پڑا۔ رعشہ آگیا۔ آنکھ کھل گئی۔ آنکھوں سے آنسو جاری اور پسلی میں درد محسوس کانپتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ دروازہ کھلوایا مانند گیا۔ اور برخوردار ...... چھتاری سے جملہ حال جو دیکھا اور حضور والا کو لکھا بیان کیا۔ آخر صبح کو جناب پیر صاحب کی خدمت میں لکھ کر ظاہر کیا پیر صاحب خود تشریف مکان پر لائے اور پھر دوبارہ اعادہ کیا اس پر جواب دیا کہ امسال حج کے لئے تیاری کر دو تاکہ قدمبوسی حاصل کر کے معذرت چاہیں میں نے کچھ جواب بوجہ تہیدستی و مقروضی کے نہیں دیا۔ جب سے خواب دیکھا ہے مجھکو پیر صاحب قبلہ کی طرف سے طبیعت ہٹ گئی ہے۔ اب میں حضور کی طرف رجوع ہوتا ہوا اپنی اصلاح کا طالب خواستہ ہوں مجھے

حضور اپنا خادمان خادم تصور فرمادینگے۔ تو زہے نصیب سمجھونگا۔ اور جناب پیر صاحب مدظلہٗ کی طرف سے جو خلافت چہار خاندان میں مجھے عطا ہوئی ہے۔ جس کو میں کسی طرح قبول نہیں کرتا تھا اور نہ میں اس کا اہل ہوں مجبوراً اصرار کی وجہ سے حضرت کا کہنا قبول کرنا پڑا (اور زن و مرد قریباً ۵۰۰۔۔۶۰۰ داخل بیعت ہیں دو چار کے علاوہ سب نمازی اکثر عورات تہجد گذار پابند شریعت) اب شبانہ روز گریہ وزاری کرتا ہوں کہ باری تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت کے اتباع کا پورا حامی اور مددگار بنادے۔ مجھے امید ہے۔ کہ حضور کے ذریعہ سے میری پوری اصلاح ہوجاویگی۔ اور جواب آنے پر ان شاء اللہ احقر ایک ماہ کے بعد حاضر ہوکر قدمبوسی حاصل کریگا۔ اور جو ارشاد ہوگا تعمیل بجا لائیگا۔

تحقیق۔ خواب سرتاسر ہدایت ہے۔ شیخ مخالف سنت کو چھوڑ دینا اور اہل حق کی طرف رجوع کرنا واجب ہے۔ مجھکو تعلیم طریق سے عذر نہیں۔ مسائل رسالہ بہشتی زیور و اصلاح الرسوم سے اور اوراد قصد السبیل سے اور نصائح میرے مواعظ سے لیکر عمل شروع فرمایا جاوے باقی مفصل و مکمل مشورہ بملاقات[عہ] کے وقت معروض ہوگا۔

حال۔ چوتھے روز شب کو خواب میں دیکھا کہ حضور میرے یہاں تشریف لائے ہیں نصف شب کو ایک کمرہ کے صحن میں مع چند احباب کے تشریف رکھتے ہیں۔ میں اس وقت حضرت کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ حضرت کے چہرہ انور کی آب و تاب کو دیکھ کر نہایت ہی متحیر رہا حضور سے مصافحہ کرتے وقت حضور کے دست مبارک کا احقر نے بوسہ لے لیا اس پر حضرت کچھ کبیدہ خاطر سے معلوم ہوئے اور پھر یہ ارشاد فرمایا کہ نہیں معلوم لوگ مصافحہ کے وقت دست بوسی سے کیا فائدہ سمجھتے ہیں۔ میں بہت ہی نادم ہوا۔ حضور اس کی تعبیر ارشاد فرمادیں۔

تحقیق۔ ترک تکلف اس کی تعبیر ہے اور واقعی دست بوسی سے مجھکو انقباض ہوتا ہے۔

تربیۃ السالک صفحہ ۴۳۵ تا ۴۴۴

حال۔ آخر شب وقت تین بجے کا تھا میں نے نفل پڑھکر ذکر سے فراغت حاصل کر کے یہ دعا کی کہ اللہ پاک موت کا کوئی وقت معین نہیں۔ نہ معلوم کس وقت آجاوے تو مجھے حضرت مولٰنا مدظلہٗ کی بیعت سے مشرف فرماکر پھر لیٹ گیا تو نیند آگئی۔ خواب دیکھا کہ ایک مکان عالی شان ہے اور اس کے سامنے چبوترہ ہے بیچ کے در میں حضور تشریف فرما ہیں اور ایک

[عہ] قبل سفر قریب زمانہ میں میرے قیام وطن کی تحقیق کرکے فرمائی جاوے۔

طرف حضرت مولانا حکیم محمد مصطفےٰ صاحب دام فیضہ بیٹھے ہیں۔ اور ایک صاحب اور یہ فرما رہے ہیں کہ یہ مکان خدا کا ہے اس وقت دل میں جوش آیا اور یہ چاہا کہ حضور کا دامن پکڑ لوں اور دوڑ کر آپ کا دامن پکڑ لیا۔ اور دل کو بیحد مسرت ہوئی دامن پکڑ کر جو آسمان کی طرف نظر کی تو حضور کے سر کے مقابل ایک دائرہ بہت زور سے گھوم رہا ہے اس میں چمکدار ذرے اور چاند ہے اور میری زبان پر ذکر اسم ذات جاری ہے کچھ دیر کے بعد دائرہ کا چکر بند ہو گیا اسی وقت خادم کی آنکھ کھل گئی تو نماز صبح کا وقت تھا۔ وضو کر کے مسجد کو چلا گیا۔

تحقیق۔ خواب امید افزا ہے کہ خواب دیکھنے والے کو دین کا نفع ہوگا۔ تربیۃ السالک صفحہ ۲۴۴۔

حال۔ میں نے دو خواب یکے بعد دیگرے دیکھے (۱) ایک مکان ہے نہایت عالی شان اور بہت ہی آراستہ ہے۔ اور اس کا صدر دروازہ تو بہت ہی بلند ہے۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ مکان جناب کا ہے۔ جناب باہر تشریف لائے اور اس غلام کو اپنی ساتھ مکان میں لے گئے۔

دوسرا خواب۔ ایک بہت وسیع میدان ہے۔ اور گرمی کا موسم ہے اور گرمی کی شدت انتہا درجہ کی ہے اور اس میدان میں ایک عالم جمع ہے اور گرمی کی وجہ سے تمام مخلوق پریشان ہے اور اس ہی میدان میں جناب بھی تشریف فرما ہیں اور یہ غلام بھی ہے جناب کے پاس ایک سادی چادر ہے لیکن باوجود سادگی کے اس میں اس قدر چمک ہے کہ دیکھنے سے آنکھیں چکا چوند ہوتی ہیں۔ جناب نے اس غلام کو اپنی چادر کے سایہ میں لے لیا ہے اور وہ گرمی بالکل مفقود ہو گئی ہے۔ اگر مناسب ہو تو ان دونوں خوابوں کی تعبیر سے مشرف فرمایا جاؤں۔

تحقیق۔ بشارتیں ہیں رائی اور مرئی لہ دونوں کے لئے ان شاء اللہ تعالیٰ دین پر خاتمہ ہوگا۔

تربیۃ السالک صفحہ ۲۵۴

حال۔ ایک خواب دیکھا ہے جو عرض ہے کہ بندہ ایک بہت بڑے میدان میں ہے جس کا کوئی کونہ نظر نہیں آتا۔ بندہ چلا جاتا ہے دور جا کر حضور کھڑے ہوئے ملے اور یہ معلوم ہوا کہ حضور کسی کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ تھوڑی دیر میں معلوم ہوا کہ تین شخص آئے ایک درمیان میں جو ہیں وہ اس قدر حسین ہیں کہ بندہ نے ایسا کوئی نہیں دیکھا حضور نے مصافحہ کیا اور بندہ کو بھی ارشاد کیا کہ تو بھی کر حضور ادب سے کھڑے ہو گئے اور بندہ مشغول ہے

تجھسے وہ حضرت دریافت فرماتے ہیں کہ تو مجھکو جانتا ہے فوراً بندہ نے عرض کیا کہ ہاں حضور جانتا ہوں آپ وہ ہیں جنہوں نے بشارت دی تھی اپنی قوم کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنے عیسیٰ علیہ السلام اس کو سنکر وہ مسکرائے اور حضور بھی مسرور ہیں بندہ سے وہ فرماتے ہیں کہ یہ تو سچ ہے لیکن میرا نام جو ہے وہ لکھ۔ بندہ نے عرض کیا کہ حضور ہی تحریر فرمائیں یہ سنکر ان بزرگ نے ایک کاغذ کالا جو بہت سفید ہے اس پہ دو سطر لکھیں وہ یہ ہیں مصحح مسیحی اور کہا خوب خوب یاد کرلو۔ بندہ نے حضور کو دیا۔ جناب نے فرمایا کہ یہ تجھکو عطا ہوا ہے مبارک ہو بندہ نے خوب یاد کیا بعد بیدار ہونے کے بھی وہ کاغذ سامنے نظر آتا رہا۔ اس کی تعبیر اگر حضور کے خیال میں آجاوے تو فرما دیجئے۔ یہ عبارت کیا ہے دل کو صبر ہوجاوے۔

تحقیق۔ نہایت مبارک ہے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے مصافحہ و قرب بشارت ہے۔ دونوں کو عطائے زہد و تبتل مذکور قولہ تعالیٰ وتبتل الیہ تبتیلا۔ کی اور عبارت میری سمجھ میں نہیں آئی۔ یا تو خواب میں دیکھا ہوا ذہن میں نہیں رہا یا کوئی عبرانی عبارت ہوگی۔ اخیر میں شاید مسیح ہو جس کی ہیئت کچھ بدل گئی قرآن مجید میں بھی ہے بکلمۃ منہ اسمہ المسیح الخ۔

تربیۃ النور صفحہ ۲۵۰

حال۔ اس اثناء میں ایک رات خواب دیکھا کہ بہت سا پانی ہے مگر گہرا نہیں ہے ہاں پھیلا ہوا بہت ہے اس میں میں ہوں اور بہت ہی قریب سے کوئی کہتا ہے (وہ کہنے والا نظر نہیں آتا) کہ ایک بڑا مرتبہ ہے ابھی اس کے آگے وہ کچھ کہنے نہ پایا تھا کہ میں نے کہا کہ میں اس مرتبہ کو جانتا ہوں وہ وہ ہے کہ جس میں احکام الٰہی کے اسرار منکشف ہوتے ہیں۔ جواب ملا یہ نہیں اس سے بھی بڑا۔ میں نے کہا کہ میں اس کو بھی جانتا ہوں وہ وہ ہے کہ محض حق تعالیٰ کی طرف توجہ ہو اسرار وغیرہ کی طرف بھی التفات نہ ہو۔ جواب ملا ہاں اور یہ مرتبہ تم کو اور خواجہ صاحب کو دیا جائیگا۔ اس وقت معلوم ہوا کہ پاس ہی داہنی طرف کو خواجہ صاحب بھی اسی پانی میں کھڑے ہیں۔ مگر صورت یہ ہے کہ چھوٹے سے ہیں۔ حتی کہ طول ایک ہاتھ کا ہوگا۔ اور محض ایک کالبد ہے جس میں اعضاء تک بھی متبین نہیں ہیں صرف یہ صورت ہے 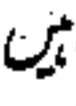 اور صرف ایک بیجان جسم ہے اور رنگ سیاہ ہے مگر اس کہنے والے کو ایسے چپٹے جاتے ہیں جیسے بچہ ماں کو چپٹتا ہے۔ حالانکہ وہ کہنے والا نظر بھی نہیں آتا۔

تحقیق ۔ یہ مقام عبدیت کی بشارت ہے ۔

حال ۔ اس کے بعد سامنے سے ایک غل سا مچا معلوم ہوا ۔ کہ زور زور سے مثنوی کے اشعار پڑھے جارہے ہیں لفظ اس کے سمجھ میں نہیں آئے مگر اتنا معلوم ہوا کہ انزعاج کے مادہ سے کوئی لفظ مشتق تھا ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زور زور سے نقارہ بجایا جاتا ہے ۔ اور وہ اشعار پڑھے جاتے ہیں اور قرینہ مقام سے معلوم ہوا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اٹھو اور جلدی کرو ۔

تحقیق ۔ یہ رفع اشتباہ ہے مضمون عبدیت سے ۔ کہ ترک عمل وکسل وتعطل کو عبدیت نہ سمجھ لیا جاوے ۔ عبدیت کے لئے حرکت فی العمل لازم ہے ۔ وھذا مزلۃ اقدام کثیر من اھل الطریق حتی دتعوانی ورطۃ الجبر والالحاد زعما منھم بانھم اطوع العباد ۔ النور صفحہ ۴۷۱

حال ۔ پرسوں آخر شب میں ایک خواب خادم نے دیکھا حالانکہ اس کا کوئی تذکرہ اور خیال قبل سے نہ تھا ۔ وہ یہ کہ حضرت پیرانی صاحبہ ایک مکان میں تشریف لائیں اور کچھ پڑھکر سنا رہی ہیں پھر آنحضور ایک سواری پر کچھ رفقاء کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں ۔ چہرۂ آنحضور نہایت سرخ ہورہا ہے ۔ خادم راستہ پر کھڑا ہے ایک کہنے والے نے کہا کہ یہ نبی ہیں یعنی آنحضور خادم نے کہا کہ نبی کا مرتبہ نہیں ہے ۔ دل میں ۔ پھر اس نے کہا کہ خاتم الانبیاء ہیں ۔ خادم نے کہا کہ خاتم الانبیاء کا بڑا مرتبہ ہے ۔ وہ تو سید الانبیاء ہیں ۔ امتی کیونکر اس مرتبہ کو پہونچ سکتا ہے ۔ اس نے کہا کہ باین معنی خاتم الانبیاء ہیں کہ بالکلیہ مشابہ ہیں خاتم الانبیاء کے ساتھ گویا کہہ سکتے ہیں کہ (آنحضور) خاتم الانبیاء ہیں خادم نے کہا کہ مشابہت بیشک صحیح ہے پھر آنکھ کھل گئی ۔ اس کی تعبیر تو ایک مرتبہ آنحضور نے تحریر فرمادی جس پر مخالفین کا اس قدر شور ہوا ۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور تعبیر ہو تو مشرف فرمادیں ۔ خادم نے یہ سمجھا کہ فنا فی الرسول کا مرتبہ ہے ۔

تحقیق ۔ خداتعالیٰ یہ دولت فنا نصیب فرمادے ۔ اس خواب میں کوئی وحشتناک بات نہیں تعبیر و توجیہ خود خواب ہی میں مذکور ہے ۔ من قولہ بالکلیہ مشابہ ہیں ۔ پس خواب کے جملہ زیدا سد کے قبیل سے ہوں گے ۔ خداتعالیٰ اس خواب کو راست فرمادے ۔ النور صفحہ ۴۷۵

حال ۔ آج میں بعد نماز صبح کے کام کرتا کرتا لیٹ گیا تو حضرت والا کو دیکھا کہ عمامہ اور کرتا تو بالکل سیاہ پہنے ہوئے ہیں ۔ اور پائجامہ سفید ہے اور حالت جذب مجذوبانہ ہے ۔ یہ کیا تھا ارشاد ہو اور حضرت والا بندہ نے اپنے آپ کو ایک دن خواب میں دیکھا کہ اور تو سب جسم اور پاؤں تو بالکل برہنہ ہوں اور ایک تہمد باندھے ہوئے ہوں ۔

تحقیق ۔ پائجامہ اعمال شرعیہ ضروریہ کی صورت ہے جیسا پائجامہ ضروری لباس ہے اور اس کا تعلق قدمین سے ہے اور قدم آلہ ہے قطع طریق کا اور اعمال شرعیہ حاصل ہے سلوک طریق کا اور کرتہ و عمامہ اشارہ ہے کیفیات خادمہ للشرع یعنی ذوق عشقی کی طرف جیسا کرتہ و عمامہ لباس زائد ہے اور ان کا تعلق قلب و دماغ سے ہے اور قلب و دماغ محل ہے فنا و جذب کا اور یہ حاصل ہے جذب کا پس مجموعہ خواب اشارہ ہے جمع بین العمل والعشق و بین السلوک والجذب کی طرف اور بیاض نور ہے شریعت کا اور سواد نور ہے فنا کا ۔ اللھم ارزقنا اور ننگی اشارہ ہے بے تعلقی کی طرف اور تہمد اشارہ ہے بقا تعلق واجب کی طرف ۔ تربیۃ السلوک صفحہ ۴۷۷

حال ۔ البتہ اس علالت میں چند خواب عجیب و غریب دیکھے (۱) مولوی ...... بجیرالوئی کو خواب میں دیکھا کہ انہوں نے حق تعالیٰ کی طرف سے کوئی پیغام حضرت کو پہونچایا جو پوری طرح یاد نہیں رہا ۔ غالباً یہ تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں ۔ حضرت والا کو اس پیغام سے بہت مسرت ہوئی اور مجھ سے فرمایا کہ ...... یہ مولوی ...... بھی بڑی اچھی حالت میں ہیں ۔ احقر نے عرض کیا کہ حضرت واقعی طریق میں وسیع النظر ہیں ۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کے علاوہ اور بات بھی ہے یہ ایسے ہیں جیسے فرشتہ ہو یا جنت کا آدمی ۔

تحقیق ۔ تشبیہ خاص صفت میں ہے کہ قلب کا غل سے خالی ہونا ہے ۔

حال ۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ میں نے حق تعالیٰ سے استدعا کی تھی کہ میرے احباب کے مثل احوال و مقامات مجھے عطا فرما دیں ۔

تحقیق ۔ اس میں دو امر پر دلالت ہے ایک اپنے احباب کا بفضلہ تعالیٰ احوال و مقامات سے مشرف ہونا ۔ دوسرا میرا یہ اعتقاد کہ میں اپنے کو ان سب کمالات سے خالی سمجھتا ہوں اور واقعی میں اپنے کو ایسا ہی سمجھتا ہوں ۔ اور خدا کرے ہمیشہ یہی اعتقاد رہے ۔ کہ تواضع مطلوب کے آثار سے ہے ۔ اب خواہ یہ اعتقاد مطابق واقع کے ہو یا نہ ہو ہر حال میں یہ اعتقاد اسلئے نافع ہے کہ اس اعتقاد سے طلب ناشی ہوتی ہے ۔ جو کہ مطلوب ہے ۔

حال (اس کے بعد ان مقامات کی تفصیل بھی فرمائی جو مجھے یاد نہیں رہی) مگر حق تعالیٰ نے ہر ایک کے جواب میں یہی فرمایا کہ جنت میں سب ملجائیں گے ۔

تحقیق ۔ اگر وہ اعتقاد مطابق واقع کے ہے تب تو اس وعدہ میں عطا کا وقت ہے اور اگر مطابق واقع کے نہیں تو اس وعدہ میں ظہور کا وقت ہے ۔ اور چونکہ عطا مذکور سے مقصود بھی

ظہور مذکور ہی ہے ۔ اس لئے دونوں کا حاصل متحد ہے اور طریق کے تعدد یا اختلاف میں عذر کا کیا دخل ۔ فافہم فانہ علم عظیم ۔

حال ۔ دنیا میں تو یہ ملیگا کہ بے فکری سے رزق لئے جاؤ ۔

تحقیق ۔ محتاج تفسیر ہے بفکری کی حقیقت وہ ہے کہ جس کو حق سبحانہ تعالیٰ نے اس آیت میں خالصہ سے تعبیر فرمایا ہے ۔ قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق قل ھی للذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا خالصۃ یوم القیمۃ ۔ اس خالصہ کی تفسیر میری تفسیر بیان القرآن میں دیکھی جاوے ۔ اور اگر دوسرے مفسرین کے اقوال دیکھکر دیکھا جاوے ۔ تو حظ عظیم میسر ہو بس بفکری کی اس تفسیر سے اس بشارۃ کا عظیم وجامع ہونا معلوم ہوگا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ولولم اکن اہلا لذلک ۔

حال ۔ دوسرا خواب آج رات دیکھا حضرت مجدد الف ثانی رح کی زیارت ہوئی وہ حضرت سے فرما رہے ہیں کہ میں مجدد ہوں اور حاجی امداد اللہ صاحب رح کا دل بھی مجھ جیسا تھا ۔ بہت سفید اور صاف تھا ۔ اور اب مولنا اشرف علی صاحب کا دل بھی مجھ جیسا ہے ان کے انوار اور علوم میرے مثل ہیں ۔ پھر تم ان کے علوم کو کیوں نہیں لکھتے ۔ اھ اب ارادہ کر رہا ہوں کہ بعد ظہر کے ملفوظات انشاء اللہ ضرور سنا اور لکھا کروں ۔

تحقیق ۔ مستحسن ہے اور وجہ تشبیہ اول علوم کا حق اور محیی سنن ہونا ہے ۔

حال ۔ ایک خواب اس سے قبل عرض کر چکا تھا اب لکھ بھی دیتا ہوں ۔ تاکہ محفوظ رہے ایک مسجد میں کوئی واعظ وعظ کہہ رہے ہیں ۔ اثناء وعظ میں انھوں نے یہ کہا کہ اس وقت اس مجمع میں تین شخص نبی ہیں حضرت والا نے فرمایا کہ میں صاف کہدوں ۔ میں موسیٰ ہوں اور (احقر کی طرف اشارہ فرمایا کہ) یہ عیسیٰ ہیں اور مولوی .... صاحب کی طرف اشارہ کرکے تیسرے نبی کا نام لیا جو مجھے یاد نہیں ۔

تحقیق ۔ ظاہر ہے کہ مقصود تشبیہ ہے شیون خاصہ میں اور ظنا وہ شیون یہ ہیں شان موسوی عشق ومحبت حق جو منشا ہوا تھا قول رب ارنی ۔ کا اور حمیت دینیہ لون حدت کی ساتھ جیسا حضرت کے واقعات کثیرہ سے ظاہر ہے ۔ ولعل وجودھا فی المشبہ غیر خفی ۔ شان عیسوی رفق وحلم او نیابت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بالخصوص تربیت باطن میں اور جن نبی کا نام نہیں لیا ۔ غالبًا وہ ہارون علیہ السلام ہیں ۔ شان ہارونی نیابت حضرت موسیٰ علیہ السلام

بالخصوص تبلیغ علوم نافعہ میں اور دونوں اخیر شبہ اول شبہ کی اعانت کر رہے ہیں شبہ ثانی تربیت باطن میں اور شبہ ثالث مواعظ کی خدمت میں جو کہ عامہ کے لئے بالخصوص نافع ہیں اور یہی امر قرینہ ہے تیسرے نبی کی نام کی تعیین کا اور اگر یہ شبہ صرف حالت وقتیہ کے اعتبار کے ساتھ خاص نہیں تو عجب نہیں کہ شبہ ثالث سے یہ خدمت مواعظ کی آیندہ بھی زیادہ ظہور میں آوے۔ چنانچہ میں نے اس خیال کو تازہ تتمہ تنبیہات میں ظاہر بھی کیا ہے واللہ اعلم نصف محرم ۱۳۳۹ھ

حال۔ ایک روز خواب دیکھا کہ بندہ اور ایک صاحب ایک بنئے کی دکان پر بیٹھے ہوئے ہیں بندہ اس دکان سے اٹھکر ایک مسلمان متشرع کی دکان پر جو اس کے مقابل ہے دودھ پینے گیا اس نے اول ایک پیالہ دودھ کا دیا اس قدر نفیس گویا تمام دودھ گھی ہی گھی ہے آجتک پینا تو درکنار نظر سے بھی ایسا دودھ نہیں گذرا ایک پیالہ اور دیا وہ بھی پیا اس کے بعد تیسرا پیالہ بالائی کا دیا وہ بھی کھائی بعدہ دو ٹکیں انڈے کی ایک ایک کرکے دی اور بعد میں تھوڑی سی اور جب کھا چکا بندہ نے یہاں کا مروج سکہ ایک روپیہ نکال کر دیا کہنے لگے کہ تیری ساتھ رعایت ہے تین چار آنہ قیمت ہے کیونکہ تو مولوی ...... صاحب کا فرستادہ ہے بقیہ داموں میں انہوں نے ایک اٹھنی جو کل کی معلوم ہوتی تھی اور کچھ عربی میں کندہ تھا اور دو سکے انٹیوں کے جن پر عربی میں کندہ تھا بندہ کو دینے لگے۔ بندہ نے عذر کیا کہ ہمارے یہاں یہ سکے نہیں چلیں گے اس پر انہوں نے ایک اٹھنی دو چونی دو دونی یہاں کی مروجہ دیں یعنی کل سوا روپیہ بندہ کو تعجب ہوا کہ ایک روپیہ میں دودھ بھی پیا اور چار آنہ نفع حاصل کیا دکاندار کہنے لگے کہ تمہارے سکے کی یہاں یہی قیمت ہے بندہ کو خوشی ہوئی کہ مفت میں دودھ پیا انڈے کھائے اور چار آنہ نفع کے مل گئے۔

تحقیق۔ تھوڑی مشقت پر اجر عظیم ملنا مراد ہے اور نیز اشارہ ہے ...... کی درستی حال کی طرف خدا تعالیٰ فضل و کرم فرماوے۔ ان سے بھی کہدیجئے۔ اور کبھی خواب سے ذہن کو نام وغیرہ میں غلط بھی ہو جاتا ہے۔

حال۔ رات ایک خواب دیکھا کہ ایک شخص یہ کہہ رہا ہے۔ کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں پر دباؤ بہت ڈالا پوری خواب بندہ کو محفوظ ہی نہ رہی اور نہ بندہ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی صورت دیکھی اس پر بندہ نے اس کو جواب دیا کہ انہوں نے جو کچھ کیا محض اللہ کے واسطے

کیا اس میں نفس کی آمیزش مطلقاً نہ تھی اور صدیقین ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں کہ جو کام ہوتا ہے اللہ کے واسطے ہوتا ہے۔ نفس کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔

تحقیق۔ بعض اولیاء زمانہ مشابہ حضرت صدیق رضؓ کے طرزِ عمل سیاسی کی حالت کی طرف اشارہ ہے۔ کہ حد اعتدال سے متجاوز ہے اور اس کی ساتھ ہی خلوص نیت سے بھی انکار نہیں مگر خود استدلال بھی مستقل مطلوب ہے اور لفظ ڈالا میں اسناد مجازی الی السبب ہے

تربیۃ النور صفحہ ۴۸۶

حال۔ ایک روز تہجد کے وقت میں نے خواب دیکھا کہ ایک بزرگ سامنے مسجد میں جا رہے ہیں وہاں اذان دی اور حضور کا نام مبارک اس طرح پیار سے لیا کہ میں بے چین ہو گئی اور یہ جی چاہا کہ کس طرح سے یہ بزرگ ملیں کہ میں ان کے صدقہ ہو جاؤں اتنے میں وہ بزرگ میرے پاس تشریف لائے اور چارپائی پر بیٹھ کر قرآن شریف پڑھنے لگے۔ اسی وقت آنکھ کھل گئی معلوم نہیں وہ کون بزرگ ہیں۔

تحقیق۔ کوئی ہوں خواب بہت اچھا ہے۔

حال۔ رات میں نے عجیب خواب دیکھا وہ یہ کہ۔

جزو اوّل۔ حق تعالیٰ شانہ کا دیدار نصیب ہوا۔ نہایت حسین صورت میں دیکھا اور ایسا معلوم ہوا کہ میں ایک تخت پر بیٹھا ہوا ہوں۔ اور میرے آس پاس تخت کے اوپر اور اس کے نیچے بعضے بڑے بڑے اولیاء سلف میں سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اتنے میں ایک فرشتے نے میرے داہنے ہاتھ پر فصد کی طرح کچھ نشان کیا۔ پھر ایک انگوٹھی سے میرے چہرہ پر یا اور کسی جگہ مہر کی میں گھبرایا کہ انگوٹھی سے مہر کرنا تو کفار کی علامت ہے یہ معاملہ میرے ساتھ کیوں ہوا اور یہ گھبراہٹ اسلئے بھی بڑھی کہ فرشتے نے نشان اور مہر کرتے ہوئے بعض آیات ایسی پڑھیں جو کفار کے متعلق ہیں (آیات یاد نہیں رہی) اس وقت مجھے محسوس ہوا کہ گویا مجھے کفار میں داخل کیا گیا ہے مگر میں بار بار اپنے قلب میں غور کرتا تو ایمان کا نور موجود پاتا تھا۔ پھر خود حق تعالیٰ نے وہی انگوٹھی لے کر ان لوگوں کے بھی مہر کی جن کو میں بڑے اولیاء میں سے سمجھ رہا تھا۔ اس وقت میری گھبراہٹ کم ہوئی تو میں نے آئینہ لے کر اپنا منہ دیکھا کہ دیکھوں سیاہ تو نہیں ہوا تو مجھے اپنا چہرہ خاصہ نظر آیا سیاہ نہ تھا۔ تو میں نے حق تعالیٰ سے عرض کیا کہ میرا چہرہ تو اس مہر سے سیاہ نہیں ہوا ہنس کر فرمایا۔

کہ یہ نور ایمان ہے اور تم سب مومن ہو۔ اس کے بعد حق تعالیٰ نے اپنا دست مبارک میرے اور سب کے چہرہ پر پھیرا۔ یا کچھ اور طرح کی تجلی فرمائی کہ جس سے میرا اور ان سب لوگوں کا چہرہ چمکنے لگا۔ اور یہ آواز آئی (اولئک عبیدی حقا او کما قال)

جزو ثالث ۔ پھر مجمع میں سے کسی نے دریافت کیا کہ حضور علماء میں بڑا اختلاف ہے ہم آپ تک کس طرح پہونچیں فرمایا ہم تک پہونچنا مشکل نہیں ہے۔ پھر شاید مجھے ارشاد ہوا کہ تم ان کو طریقہ بتلا دو۔ تو میں نے کہا کہ بس کسی ایک شخص کو رہبر بنا لو اور اس کا اتباع کرو۔ حق تعالیٰ تک پہونچ جاؤ گے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں یہی طریقہ ہے مگر پہلے اس شخص کی حالت کو جانچ لیا جاوے کہ وہ ہمارے احکام کا متبع ہے یا نہیں جو سب سے زیادہ ہمارے احکام کا متبع ہو اس کا اتباع کرو ہم تک پہونچ جاؤ گے۔ اھ اور یہ لمبا خواب تھا جس میں سے اتنا حصہ یاد رہ گیا اگر مجھ سے اس میں کچھ کم و بیش ہو گیا ہو تو حق تعالیٰ معاف فرمائیں۔ جہاں تک حافظہ نے کام دیا بہت احتیاط سے میں نے اس کو قلم بند کیا ہے۔ والسلام۔

تعبیر جزو اول ۔ اجمالاً تو اس مہر کی تحقیق خود اس ارشاد حق تعالیٰ ہی سے ہو گئی کہ یہ نور ایمان ہے الخ۔ اور اس کی مزید توثیق تنویر وجہ اور اس ندا سے ہو گئی۔ اولئک عبیدی حقا او کما قال۔ باقی تفصیلاً اس کی حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ابتداء امر شق صدر سے ہے۔ اور انتہاء امر ختم نبوت پر۔ اس رؤیا میں فصد کا نشان مظہر ہے امر اول کا اور مہر کرنا مظہر ہے امر ثانی کا۔ پس اول اشارہ ہے تجلیہ بالجیم کی طرف کہ اسی سے ابتداء ہوتی ہے سلوک کی اور ثانی اشارہ ہے تخلیہ بالحا المہملہ کی طرف کہ اس پر انتہا ہوتی ہے سلوک کی باقی گھبراہٹ اس کا منشاء وہ خیال ہے جو دابۃ الارض کے نشان کرنے کی روایت سے ذہن میں ہے۔ مگر وہ ایک واقعہ جزئیہ ہے اس سے کلیۃ لازم نہیں آتی۔ رہا آیات متعلقہ کفار کا پڑھنا اشارہ ہے نشان کرنے کی غایت کی طرف کہ ان صفات سے تجلیہ کر دیا گیا ہے جیسے شق صدر کے وقت ایک خون کی پھٹکی نکال کر پھینک دی گئی تھی۔ یہ توجیہ ہے اس واقعہ کی مشائخ طریقت کے اصول پر۔ اور ایک توجیہ خائفین کے مذاق پر یہ ہے کہ مقصود تحذیر ہے ان صفات مبغوضہ سے جیسے حضرت حذیفہؓ علوم شر ہی کے تجسس رہتے تھے۔ چنانچہ ان کا مقولہ ہے وکنت اسالہ عن الشر اور وجہ اس کی یہ بیان کی کہ مخافۃ ان یدرکنی۔

اور ایک توجیہ عشاق کے غامض مذاق پر یہ ہے کہ اشارہ ہے عطاء جامعیت کی طرف

جس کے لئے تجلی ہادی کے ساتھ تجلی مضل بھی لازم ہے گو ظہور اس کا ضلال مقصود میں نہیں ہوتا بلکہ ضلال وجود میں ہوتا ہے کما قیل ؂

تو در و گم شو وصال اینست و بس — گم شدن گم کن کمال این ست و بس

او ممکن ہے کہ سب توجیہات کا مجموعہ مراد ہو لعدم التنافی بینہا و امر الرؤیا اوسع

تعبیر جزو ثالث ۔ اس میں کئی فائدوں کی طرف اشارہ ہے اول رائی کے سپرد کرنا اصلاح خلق کی خدمت کو ثانی ہمارے طریق تربیت کی تصویب ؏ بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست۔

تربیۃ السالک صفحہ ۵۰۰

حال ۔ ایک واقعہ عجیب حال میں پیش آیا جو عرض ہے۔ دو تین یوم ہوئے یہ خواب دیکھا کہ میں اور حکیم ...... صاحب اور ...... صاحب کے ساتھ میرٹھ میں ایک طرف کو جا رہے ہیں۔ حکیم صاحب فرما رہے ہیں حضرت تشریف لائے ہیں۔ اور مولوی ...... صاحب کے یہاں ہیں۔ ہم سب مشورہ کر کے مولوی ...... صاحب کے یہاں حضرت سے ملنے کو گئے ایک جنگل میں پہنچے وہاں ایک کوٹھی سی بنی ہوئی ہے۔ وہاں معلوم ہوا کہ حضرت اندر تشریف رکھتے ہیں۔ کسی کو اندر جانے کی ہمت نہ ہوئی۔ پھر معلوم ہوا کہ اسی مکان کے برابر ...... کے بھائی کا مکان ہے۔ میں نے یہ سنکر اور شاید ایک آدمی کے کہنے سے ...... کو آواز دی۔ ...... گھر میں سے نکلتے ہی مجھ سے لپٹ گئے ان کے لپٹنے سے مجھکو یہ خیال ہوا کہ یہ ہمارے بالکل مشرب کے خلاف ہیں۔ اس تپاک سے یہ کیوں ملے اور یہاں حضرت کیسے تشریف لائے ہیں۔ میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ انھوں نے کہا کہ تمہاری دعوت ہے۔ پھر یہ معلوم ہوا کہ شاید حضرت یہاں نہیں۔ پھر آنکھ کھل گئی۔

تحقیق ۔ ماشاء اللہ بہت اچھے حالات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور برکت فرماویں ...... خواب اشارہ ہے کہ اہل دنیا خادم و تابع ہوں گے اہل دین کے۔ تربیۃ السالک صفحہ ۵۰۲

حال ۔ میں چاہتا ہوں کہ بالکل کوئی گناہ نہ ہو اس درمیان میں حضرت کو خواب میں تنبیہ فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ ایک خواب تو مجھکو یاد ہے احقر تقریباً شب کے ۲ بجے ہونگے دیکھتا ہوں کہ حضرت قبلہ حاجی صاحب حضرت کی خانقاہ کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں بھی حضرت کے پیچھے ہو لیا سینکڑوں آدمی ہمراہ ہیں جس وقت حاجی صاحب قبلہ بیٹھ گئے تو میں نے بعد مصافحہ حضرت سے عرض کیا کہ مجھے مرید فرما لیجئے حضرت نے جواب دیا کہ تم کو مولنا سے

کرینگے تھوڑی دیر کے بعد حضرت آپ تشریف لے آئے اور مجھکو آنکھوں سے اشارہ فرمایا جس کا حاصل میں خواب میں یہ سمجھا کہ آپ مجھکو اٹھانا چاہتے ہیں۔ مگر میں چشم پوشی کر گیا پھر آپنے مجھکو دو بار دور سے اشارہ فرمایا اور میں اٹھکر وہاں سے علیحدہ ہو گیا تھوڑی دیر بعد میں ایک حجرہ میں تنہا بیٹھا ہوا ہوں۔ ایک پردہ کے اندر آپ کھانا کھا رہے ہیں پردہ کے اندر سے آپ نے سینی مجھکو دی میں نے اس کو اٹھا کر کونہ میں رکھدی پھر حضرت کا جوتہ میں نے سامنے رکھدیا آپ اس کو پہنکر میرے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ اب تنہائی ہے جو کچھ کہنا ہو کہو تو میں نے دل میں سوچا کہ اول اہلیہ کی حالت بیان کروں یا اپنی حالت بیان کروں۔ پھر میں نے اپنی حالت بیان کرنا مناسب سمجھا اور یہ عرض کیا کہ حضرت مجھے مرید کر لیجئے۔ تو آپ نے نہایت نرمی کے لہجہ میں فرمایا۔ کہ تم حضرت شیخ الہند قدس سرہٗ سے مرید ہو جاؤ۔ میں نے کہا کہ میرا رجحان اون کی طرف نہیں ہے میں تو آپ سے ہی ہوں گا پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے مرید کرنے سے انکار نہیں ہے مگر تمہارا نفس ٹھیک نہیں ہے۔ اور وہاں پر سختی کم ہے اور ہمارے یہاں زیادہ ہے اس وجہ سے کہتا ہوں کہ ان سے مرید ہو جاؤ میں نے جواب دیا کہ ان کا تو انتقال ہو گیا ہے پھر تو آپ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی گھڑی جو دیکھی تو ۲ شب کے بجے تھے۔ اس وقت نفس کو اس قدر ملامت کی کہ قابل تحریر نہیں ہے اور اس دن سے بجد پابندی سے کام کر رہا ہوں مگر دل کی حالت بدستور ہے۔

تحقیق: گناہ کا علاج بجز ہمت کے کچھ نہیں اور خدا تعالیٰ کے عذاب کو سوچنا یہ ہمت کو قوی کرنے گا۔

نقل خواب عریضہ سابق معہ تعبیر خواب۔ شب جمعہ کو خواب دیکھا کہ ایک چھوٹی سی کوٹھری ہے اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور میں ہوں آپ کے دست مبارک میں قلم ہے اور سادہ کاغذ ہے دوات رکھی ہوئی ہے۔ آنجناب نے کمترین کو اپنی جانب بلایا میں آپ کے قریب جا بیٹھا آپ نے فرمایا لکھاؤ۔ اور آپ لکھنے لگے میں لکھانے لگا۔ اور آپ تحریر کیا فرماتے ہیں یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کیا فرماتے ہیں مناجات مقبول میں ایک شعر پڑھتا ہوں اور آپ اس کو قلمبند فرماتے ہیں اور جب وہ شعر پورا تحریر فرما چکتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ ہاں اس کے آگے میں پھر دوسرا شعر بولتا ہوں یوں

لکھنا پڑھنا ہو رہا ہے۔ جب آپ تحریر فرما چکے تو کہیں تشریف لے گئے ۔ اور میں وہیں رہا اور شاید مناجات مقبول کی منزل ساتویں ہے اور اب جب آپ کہیں تشریف لے گئے میرے ملنے والے دو ہندو میں آئے ۔ اور آپ پہلے ایک چھوٹی چارپائی پر تھے جس پر سفید بچھونا بچھا ہوا ہے اور وہ اب خالی پڑی ہے اور خوشبو عطر کی اس شدت سے آرہی ہے کہ دماغ معطر ہوا جاتا ہے۔ میں وہیں ٹہل رہا ہوں آپ کے انتظار میں ہوں۔ وہ ہندو جو آئے تو میں ان کو بٹھلانا چاہتا ہوں اور یہ ارادہ ہوا کہ اسی چارپائی پر جس پر آپ رونق افروز تھے بٹھلاؤں۔ کسی نے روکا کہ یہ جگہ آپ کی ہے یہاں ان کو نہ بٹھلادیں۔ البتہ یہ چارپائی چھوٹی ہے اس کو خالی کر کے ان کو دیدو۔ اور اچھا پلنگ حضور کے واسطے بچھادو اس پر یہ فرش جو اس چارپائی پر ہے بچھا رکھو۔ اب میں اپنی بیوی سے کہتا ہوں کہ کوئی عمدہ پلنگ صاف ستھرا ہے جو آنجناب کے واسطے بچھا رکھوں۔ بس جاگ پڑا۔

تعبیر خواب فرمودہ حضور اقدس ۔ مبارک خواب ہے آپ کے لئے بھی بشارت ہے۔ اور مناجات مقبول کے مقبول ہونے کی طرف بھی اشارہ ہے اور ہندوؤں کے بٹھلانے کا خیال آنا اور پھر اس خیال پر عمل نہ کرنا عبارت ہے اس سے کہ بعض امور سیاسیہ میں ان کے اتباع کا وسوسہ ہوتا ہوگا۔ پھر اس پر عمل نہیں ہوتا۔ "ترجیح الروز صفحہ ۵۰۔"

حال ۔ اب وہ خواب آپ کی خدمت میں تحریر کرتا ہوں بندہ کو نماز جماعت کے ترک کرنے کا بہت خوف تھا مگر امام کے شریعت کے برخلاف ہونے کی وجہ سے اس کے پیچھے میں نہیں پڑھتا تھا علیحدہ پڑھ لیتا تھا جمعہ کی شب بندہ نے دو نفل بطور استخارہ پڑھکر سجدہ میں جاکر بہت رویا اور کہا یا اللہ تو اس مسئلہ کا جواب میرے رہبر کے پاس سے آیا ہے ۔ اور مجھکو نماز باجماعت ترک کرنیکا تیرا بہت خوف ہے اسی خیال و فکر میں بندہ سو گیا تھا ۔ اور بندہ کیا دیکھتا ہے کہ ایک وسیع مکان ہے اور اس کے اندر ایک نورانی شکل کا آدمی بیٹھا ہے اور اس کے اردگرد بہت لوگ جمع ہیں میں نے ان لوگوں سے پوچھا یہ کون ہے انھوں نے کہا یہ شخص خلق اللہ کے مقاصد حل کرنے والا ہے پھر بندہ کو وہی مسئلہ یاد آگیا۔ بندہ نے ان کے پاس جاکر السلام علیکم کہا انھوں نے بڑی خوشی کے ساتھ جواب دیا اور کہا بیٹھ جاؤ بندہ نے ان کے ساتھ مصافحہ کیا اور ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ میں نے کہا حضرت میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں ۔ انھوں نے کہا پوچھو جو پوچھنا ہے ہم تو بتانے ہی کے واسطے بیٹھے ہیں

میں نے کہا میں دیہات میں رہتا ہوں۔ نماز جمعہ تو بندہ اپنا کاروبار چھوڑ کر قصبہ راجپور میں پڑھ آتا ہے۔ اور دیگر وقتوں کی نماز اپنے دیہات میں آکر جماعت سے علیحدہ ادا کرتا رہتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ جس دیہات میں میں رہتا ہوں وہاں کے پیش امام کے پاس زمین رہن ہے۔ اور مسئلہ وغیرہ سے بھی خبردار ہے۔ میں نے کہا میاں جی صاحب آپ کے پاس زمین رہن ہے اور آپ امامت کراتے ہیں آپ اس زمین رہن کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ تمہاری امامت مکروہ تحریمی ہے۔ انھوں نے کہا بیشک ٹھیک ہے مگر یہ اللہ کا گناہ ہے۔ اللہ غفور رحیم ہے اللہ آپ معاف کردیگا۔ تم میرے پیچھے نماز پڑھتے رہو۔ جو کچھ نماز کی خرابی کا گناہ ہوگا وہ میرے ذمہ ہوگا۔ انھوں نے کہا جو شخص اللہ کے عذاب سے بخوف ہونیوالا اور جانکر گناہ کرنے والا ہو اس کی امامت ٹھیک نہیں ہے۔ تم اپنی نماز علیحدہ پڑھ لیا کرو۔ ایسی حالت میں اور ایسے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنے سے جماعت معاف ہوتی ہے۔ اس سے بہتر ہے علیحدہ پڑھ لیا کرو۔ جب بندہ نے ان کی طرف خیال کیا آپ ہی کی ہم شکل معلوم ہوتے تھے۔

تحقیق۔ اشارہ ہے کہ اس شخص سے دینی نفع ہوگا۔ اور یہ نہ سمجھنا کہ مجھکو خبر ہے۔

تربیت النور صفحہ ۵۱۷

حال۔ ایک خواب دیکھا تھا اگر حضرت والا کی مصلحت کے خلاف نہ ہو تو تعبیر فرما دیں یہ دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکان میں تشریف فرما ہیں حضور والا بھی وہاں تشریف رکھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کئی طالب علم بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک حدیث کی کتاب آپ کے پاس رکھی ہوئی ہے۔ جب میں پہونچا تو میرے ہاتھ میں کچھ روپے تھے اس میں سے کچھ روپیہ میں نے چند آدمیوں کو تقسیم کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنسکر فرماتے ہیں کہ بھائی جو میرا حصہ ہو مجھکو بھی دیدو۔ میں نے ان روپوں میں سے دو روپیہ حضور کی خدمت بابرکت میں پیش کئے حضور نے لے کر رکھ لئے۔ پھر آنکھ کھل گئی آنکھ کھلنے کے بعد ایک عجیب حال تھا مارے خوشی کے بیتاب ہو رہا تھا۔ اور حضور کی محبت دل میں بیحد تھی۔ تب سے نیند ہی نہیں آئی۔ اور اس رات دن تک بیحد دل میں لذت خوشی رہی۔

تحقیق۔ مبارک مبارک الحمد للہ اس ناکارہ کو بھی حضور میں حاضر پایا اللہ تعالیٰ دونوں کو

اس خواب کے برکات سے مستفید فرماوے۔ تربیۃ النور صفحہ ۵۲۱۔

سوال۔ مجھکو خواب بہت نظر آتے ہیں۔ کہ جن کے لکھنے کی فرصت بھی نہیں ملتی۔ اگر ان کا لکھنا ضروریات سلوک سے ہے تو دیگر کام میں کمی کر کے ان کو لکھکر پیش کیا کروں ورنہ خیر۔

جواب۔ کچھ بھی ضرور نہیں۔ تربیۃ حصہ ششم ربع اول صفحہ ۱۱

حال۔ بندہ نے ایک خواب میں یہ دیکھا کہ دو شخص ہیں اور میرے سامنے بیٹھکر ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ مولنا اشرف علی صاحب بہت بڑے اولیاء اللہ ہیں۔ دوسرے شخص نے ایک حدیث آپ کی تعریف میں پڑھی جو مجھکو یاد نہیں۔ پھر دونوں صاحب نے میرے سے مخاطب ہو کر فرمایا کیوں کوئی ایسا بزرگ ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ جناب مجھکو تو حضرت والا سے بڑا کوئی فی زمانہ نظر نہیں آتا ہے۔ اور میں خود حضور کا خادم ہوں۔ جناب والا مجھکو ایک فکر سا یہ ہوا ہے کہ میرے سے کیوں دریافت کیا گیا۔ تعبیر سے مشرف فرمائیں

تحقیق۔ مبارک خواب ہے آپ کے لئے بھی اور اس ناکارہ کے لئے بھی۔ اور خاص آپ کو مخاطب بنانے سے یہ وہم نہ کیا جاوے کہ خدانخواستہ آپ پر کسی قسم کا شبہ ہے بلکہ یہ خطاب اس لئے ہے کہ آپ کے ذہن میں خوب جم جاوے اور زیادہ اطمینان ہو جاوے

حال۔ دوسرا خواب یہ ہے کہ میرے والد صاحب غصہ کے لہجہ میں یہ فرماتے ہیں کہ یہ بھی معلوم ہے کہ مکان کس طرح کھڑے ہیں۔ میں نے کہا خدا کے حکم سے۔ انھوں نے کہا اور گرینگے میں نے کہا خدا کے حکم سے انھوں نے پھر فرمایا کہ مریں گے میں نے کہا اللہ کے حکم سے پھر انھوں نے کہا کہ میاں دیکھنا بہتیرے اناج کے قحط میں مرینگے۔ میں نے کہا یہ بھی انھیں کا حکم ہے۔ اتنے میں ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ چپ رہو تیرے والد ہیں میں نے کہا کہ میں لڑتا تو نہیں ہوں۔ پھر مکان پر گئے والدہ صاحبہ نے ان کو کھانا اوتارا۔ تو چاول ہے والدہ نے مجھ سے کہا تو بھی کھالے۔ میں نے کہا میری دعوت ہے۔ تھوڑی دیر میں معلوم ہوا کہ میرے آگے ایک سینی رکھی ہے۔ اس میں دودھ ہے۔ اور کباب دیگچی میں ہیں میں دودھ میں کباب ملا کر کھا رہا ہوں۔ انھوں نے کہا تو تو کہتا تھا میری دعوت ہے آجا میرے ساتھ کھالے۔ میں وہ دودھ ان چاولوں میں ڈالکر ان کے ساتھ کھانے لگا۔

تحقیق۔ بشارت ہے کمال توحید کی جیسا سوالوں کے جواب میں اشارہ ہے اور معرفت محبت کی جیسا کہ دودھ اور کباب کھانے میں اشارہ ہے

حال۔ بعد فراغت تہجد وغیرہ سے ذرا لیٹ گیا۔ ایک حالت غنودگی کی سی ہوئی۔ دیکھتا ہوں کہ نہ حجرہ ہے نہ جو کپڑا اوڑھا تھا وہ ہے اور ہاتھ اٹھاتا ہوں تو اٹھتا نہیں خود اٹھنا چاہتا ہوں مگر نہیں اٹھا جاتا۔ اور شبنم کی مانند پھوار سی پڑ رہی ہے اور مکر چاندنی سی ہے۔ ایک منٹ کے قریب حالت رہی۔

تحقیق۔ فنا اور بقا کی شکل مثالی ہے۔ تربیۃ حصہ ہفتم صفحہ ۱۲

حال۔ مکرر گزارش یہ ہے کہ عرصہ ہوا دو تین بار یہ معلوم ہوا کہ قلب بالکل سیاہ ہو گیا۔ اور اس میں ایک چراغ روشن ہے اس تاریکی میں اس چراغ کی وجہ سے عجیب دل آویزی تھی۔ دو مرتبہ میں نے خواب دیکھا کہ نماز میں پورا قرآن شریف ختم کیا۔ اور تعجب کرتا جاتا تھا کہ حافظ تو ہوں نہیں۔ یہ کیونکر پڑھ رہا ہوں۔

تحقیق۔ لا یلتفت الی المنامات والحکایات لان اکثر سببها هی الامور الطبعیۃ الطبیۃ

حال۔ یہاں حاضر ہونے کے بعد دو مرتبہ نماز کی حالت میں ایسا معلوم ہوا کہ قرآن شریف کی آیتیں قلب میں لکھی ہوئی ہیں اور اس میں ایک قسم کی چمک ہے یہ بیداری حالت میں۔

تحقیق۔ منشاء۔ ذلک کلہ هی ما ذکرت انفا۔ تربیۃ حصہ ہفتم ۱۰۶

حال۔ ایک دفعہ بندہ نے بوجہ مرض شکم ذکر کو موقوف کیا لیکن عادت کے موافق آنکھ کھل گئی اور ذاکرین صاحبان کا ذکر سنتا رہا۔ کچھ حالت غنودگی کی سی ہوئی تو بندہ کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص بہت خوبرو۔ بندہ کے پاس آیا اور کہا کہ تم کیوں ذکر نہیں کرتے ہو۔ بندہ نے اسی وقت بے ساختہ یہ جواب[1] دیا کہ مقصود حاصل نہیں ہوتا ہے۔ کیا ذکر یں۔ تو فوراً اس شخص نے جواب دیا۔ واہ ہماری صورت جو نظر آتی ہے وہ تو مقصود ہے روز ایک دفعہ ملاقات ہونے کا وعدہ ہو گیا۔ یہ قول جب سنا تب بندہ نے ارادہ کیا یہ شخص کون ہے جو ایسی بات کرتا ہے غور کر کے نظر کیا تو حضور والا نور کی صورت تھے۔ جلدی سے غائب ہو گیا۔ تب بندہ اٹھ کر اپنے کاروبار میں مشغول ہو گیا۔ اس واقعہ سے بندہ کا دل کئی گھنٹہ تک خوش رہا۔ اگر مناسب ہو تو تعبیر سے اطلاع فرما دیں۔ والالا۔

---

[1] فائدہ۔ یہ جواب اضطراری تھا فقط درد شکم کی وجہ سے ذکر ترک کا ارادہ کیا تھا

تحقیق۔ واللہ اعلم میرا خیال یہ ہے کہ یہ اشارہ ہے محبت و مناسبت شیخ کی طرف کہ طریق میں انفع الوسائل واقرب الوسائط ہے۔ اور اس اقربیت کی بنا پر اس کو مبالغۃً مقصود سے تعبیر کر دیا کہ قرب مقصود گویا بحکم مقصودیت ہے پس اس میں بشارت ہے حصول مناسبت مذکورہ کی۔ اور ترغیب ہے مزید اتباع کی۔ تربیۃ النور صفحہ ١٠٦

حال۔ ایک مرتبہ تقریباً تمام رات خواب و بیداری میں یہی محسوس ہوتا رہا۔ کہ حضرت مجدد صاحب رہ تشریف فرما ہیں۔ حضرت مجدد صاحبؒ کی سوانح عمری میں جابجا چونکہ اتباع سنت کی بیحد تاکید دیکھی اس وجہ سے بالخصوص دل کو بیحد کشش ہوئی اس مرتبہ سوانح عمری اس مضمون متعلق اکبر بادشاہ کی وجہ سے دیکھنی پڑی ہے۔ جی چاہتا ہے کہ مکتوبات اور سوانح دوبارہ پھر دیکھوں اگر حضور والا کا حکم ہو مگر اس کے دیکھنے میں تربیت السالک و مواعظ کا مطالعہ ملتوی رہیگا اس واسطے کہ وقت کم ملتا ہے۔ جو حضور والا کا حکم ہو۔

تحقیق۔ ضرور دیکھئے اور مواعظ و تربیۃ کا مضمون بھی وہی ہے اس لئے ایک کا مطالعہ بعینہٖ دوسرے کا ہے۔ مگر یہ بات قابل اطلاع ہے کہ مکتوبات میں دو قسم کا علم ہے علم مکاشفہ و علم معاملہ پہلا علم خود صاحب علم کی واردات خاص ہیں۔ دوسرے کے کام کا نہیں۔ ایسے مضامین غور نہ کریں اگر سمجھ میں نہ آویں چھوڑ دیں۔ تربیۃ النور صفحہ ٦

حال۔ تیسرا واقعہ خواب ہی میں پرسوں شب کو یہ پیش آیا کہ گویا میں جس جگہ ہوں وہ وسیلتنا فی الدارین قبلہ و کعبہ حضرت مولانا شیخ الہند قدس سرہ کے دولت خانہ کے دروازہ کے باہر کی جگہ ہے۔ جو کسی جگہ سے چلا ہوا آ رہا ہوں۔ وہاں پہنچکر میں نے دیکھا کہ آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کے مکان کے اندر سے تشریف لا رہے ہیں اور جہاں کہیں آپ تشریف لیجا رہے ہیں۔ یہ عاصی بھی پیچھے پیچھے ہمراہی میں آ رہا ہے کچھ قدم آگے بڑھنے کے بعد میں نے آنحضرت سے دریافت کیا کہ حضرت پاس انفاس کا کیا طریقہ ہے۔ مجھے حضرت شیخ قدس سرہٗ نے اس طرح سے بتلایا تھا کہ زبان تالو سے لگاکر اوپر اور نیچے کی سانس میں اللہ اللہ کہا کرو دیگر میں بھول گیا ہوں اب آپ بتلا دیجئے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں اس کا اثر کمر کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے اور ادھر سے دغا لگا یہی فرمایا آواز نکلتی ہے میں نے پھر عرض کیا کہ تو پھر حضرت اقدس کا طریقہ کیا ہے۔ مجھے حضرت شیخ علیہ الرحمۃ نے بتلایا تو تھا مگر میں بھول گیا ہوں آپ نے اس کے جواب میں یا تو شاید یہ فرمایا

کہاں بھول گئے یا یہ فرمایا کہ تو پھر میں کیا کروں یا کچھ اور فرمایا صحیح یاد نہیں ہے اور یہ بھی یاد نہیں کہ آنحضرت نے مجھے اس کا طریقہ بتلایا یا نہیں

تحقیق۔ خیر بھولے ہوئے حصہ کو تو سوچنا ہی بیکار ہے نہ اس کی کوئی تاویل متعین ہو سکتی ہے باقی جتنا حصہ یاد رہا وہ اشارہ ہے کہ حضرت قدس سرہٗ اور احقر غفرلہ کا مقام باعتبار افادہ کے ایک ہے اور وہ چادر لباس تقویٰ ہے اللہم ارزقنا شاید قطع وساوس کے لئے یہ دکھلایا گیا ہو۔ تربیۃ النور صفحہ ۹۵

حال۔ میں نے خواب دیکھا کہ کئی آدمیوں کی ہمراہ قصبہ نو کے اسٹیشن پر بیٹھا ہوں۔ ان میں سے ایک شخص نے میری جانب مخاطب ہو کر یہ کہا کہ جو یہ بیٹھے ہیں۔ اولیاء اللہ کے دل کے نگہبان ہیں اور ان کا دل ان کے ہاتھوں میں ہے۔ پھر قائل نے یہ کہا کہ یہ حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہٗ مہاجر مکی ہیں۔ بعدہٗ بیدار ہونے پر بشاشت رہی اور دو رکعت نماز پڑھکر دو سو مرتبہ درود شریف کا ورد کیا۔ اور سورہ یٰسین پڑھکر ایصال ثواب کیا اس کی جو کچھ تعبیر ہو تحریر فرمادیں۔ احقر کو از حد شوق ہے جو باعث تسکین خاطر ہو۔

تحقیق۔ خواب ماشاء اللہ نہایت مبارک ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بیشک مربی قلوب تھے یہی معنی ہیں دلوں کی نگہبانی اور دلوں کے ہاتھوں میں ہونے کے شاید حکمت اس رؤیا کے دکھلانے میں یہ ہو کہ حضرت کے سلسلہ کی حقیقت اور مقبولیت پر مزید اطمینان ہو اور اتباع و اعمال میں زیادہ سرگرمی ہو تو اس کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ تربیۃ النور صفحہ ۳۰۷

حال۔ آج شب آخری چہار شنبہ کو راقم الحروف بعد قرأۃ سورہ مقررہ بغیر کسی خیال و فکر کے سو رہا دل میں کوئی بھی کسی طرح کا خیال نہ تھا۔ اول ایک خواب یعنی رویا دیکھنے میں آیا جس کا کوئی حصہ مجھکو یاد نہیں اتنا یاد ہے کہ شاید وہ میرے اور گھر والوں کے متعلق تھا۔ اسی رؤیا کے بعد دوسرا خواب دیکھنے میں آیا وہ یہ تھا کہ ایک مکان میں ہوں یا میں وہاں پہنچا ہوں تو ایک بزرگ نے میرا بایاں ہاتھ پکڑ کر میرے اسی بازو پر اپنی لبیں یعنی ہونٹ رکھکر رگڑنا شروع کرنے کے طور پر کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھنا شروع کیا ہے جس سے مجھے نہایت سرور ہو رہا ہے۔ سہ بار کلمہ لا الٰہ الا اللہ ختم ہونے کے بعد ایک شخص مجھے نظر نہیں آتا اور نہ میں جانتا ہوں کہ کون ہے کہتا ہے کہ یہ (مولنا مولوی محمد) اشرف علی صاحب ہیں۔ اتنے میں ایک گھڑی جس کا کیس یعنی باہر کا پردہ جو اکثر گلٹ وغیرہ کا ہوتا ہے اس کا پیتل کا ہے

اور نہایت خوبصورت ہے مجھے کہا جاتا ہے کہ یہ گھڑی نہایت عمدہ و اعلیٰ ہے۔ کبھی نہیں بگڑیگی اور خوبصورت ہے۔ لیکن قائل کا کوئی پتہ نہیں کہ کون ہے اتنے میں جناب نے یہ سنکر کہ گھڑی بہت عمدہ ہے ایک بکس مجھے دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس میں چین یعنی زنجیریں ہیں جونسی پسند ہو گھڑی کو لگا لو۔ جب میں نے اس ڈبہ کو کھولا ہے تو اس میں صرف دو زنجیریں ہیں۔ ایک لوہے کی جو نہایت سفید ہے میں نے اسے دیکھکر دل میں کہا ہے کہ یہ اس وقت صاف شفاف و سفید دکھائی دیتی ہے۔ چند دنوں میں اسے زنگار لگ جائیگا۔ اور میلی ہوکر خراب دکھائی دیگی۔ دوسری پیتل کی ہے وہ بھی خوبصورت و مضبوط ہے میں نے خیال کیا ہے کہ یہ عمدہ بھی ہے اور مضبوط بھی۔ اور گھڑی بھی اسی جنس کی ہے وہ زنجیر پیتل کی میں نے گھڑی پیتل کی کہ جو رویا میں عطیہ ہوئی تھی لگائی ہے اور جیب میں ڈال لی ہے اتنے میں آنکھ کھل گئی۔ اس وقت رات کے سوا چار بجے تھے اور مسجد میں اذان ہو رہی تھی۔ اور میرے دل میں سرور بھی تھا۔

تحقیق۔ وہ گھڑی قلب ہے اور وہ زنجیر تعلق ہے۔ اس میں بشارت اور اشارت ہے کہ قلب ذاکر و حافظ اوقات نصیب ہوگا۔ اور سلسلہ کی برکت سے اس کو بقا بھی ہوگا۔ واللہ اعلم۔ ترجیۃ النور صفحہ ۵۲

حال۔ احقر نے گذشتہ رات خواب میں عند التہجد دیکھا کہ سب درخت وغیرہ گر رہے ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ قیامت ہو رہی ہے اور احقر نے دیکھا کہ وہ مکہ شریف پہونچ گیا ہے۔ اور وہاں دو شخص حجرہ کے سامنے پردہ ڈال کے اندر بیٹھ رہے ہیں۔ بعد لحظہ انھوں نے کہا کہ تم لیٹے رہو اب صور پھونکا جائیگا اور اپنے مرشد کی طرف خیال لگاؤ۔ احقر نے کہا کہ میرے مرشد دو حضرت ہیں فلاں و فلاں۔ آپ کا نام سن کر انھوں نے کہا کہ وہ بہت کامل ہیں اور دوسرے کامل نہیں احقر نے کہا کن کی طرف خیال لگاؤں۔ جواب دیا گیا اول یا ثانی یاد نہیں رہا یہ کیا دیکھا۔

تحقیق۔ اشارہ ہے کہ معیت ان کی جن کے صدق کا ظن ہو آخرت میں بھی نافع ہے اور جن کو غیر کامل کہا گیا محض خواب سے ایسا گمان کسی پر نہ کیا جاوے۔ ممکن ہے کہ یہ عدم کمال صاحب خواب کے اعتبار سے ہو یعنی تم کو ان سے کامل نفع نہیں ہوگا جس کے بہت سے اسباب ہو سکتے ہیں۔ اور نیز لطیف اشارہ ہے کہ طریق میں دو طرف رجوع

نکرنا چاہئیے اور جواب میں ظاہراً اول ہی کہا گیا ہوگا بقرینۃ السباق۔

حال۔ ایک خواب عرض کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ بندہ نے دیکھا کہ ایک جگہ کچھ میدان سا ہے اور وہاں پر فرش بچھا ہوا ہے بیچ میں حضرت حاجی صاحب شیخ العرب والعجم نور اللہ مرقدہ بیٹھے ہیں۔ اور دو صاحب دائیں بائیں تشریف فرما ہیں۔ حاجی صاحب کا حلیہ کچھ مولٰنا محمد علی صاحب مونگیری سے ملتا ہوا ہے۔ گھٹنوں سے کچھ نیچا کرتا اور نصف ساقین کھلا ہوا پائجامہ سفید اور ٹوپی حضور جیسی اوڑھے ہوئے ہیں۔ رنگ کسی قدر پختہ ہے۔ بندہ نے جاکر سلام عرض کیا حضرت حاجی صاحبؒ نے نہایت ہی محبت کے لہجے میں جیسے کوئی بہت شفیق دادا صاحب محبت سے پیش آتے ہیں سلام کا جواب دیا وہ جو دو صاحب بجانب چپ و راست بیٹھے تھے۔ انھوں نے دریافت کیا حضرت یہ کون ہیں حضرت حاجی صاحب نور اللہ مرقدہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ میرے اشرف علی صاحب سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ایسا مسرت آمیز لہجہ تھا کہ بندہ اس کو بیان نہیں کرسکتا۔ ان دونوں صاحبوں سے کسی ایک نے یہ عرض کیا کہ حضرت آپ مولٰنا تھانوی سلمہ اللہ تعالیٰ سے بہت ہی محبت رکھتے ہیں۔ یہ سنکر حاجی صاحبؒ پر ایک حالت وجد طاری ہوئی۔ اور یہ جواب ارشاد فرمایا کہ میں محبت کرتا ہوں میں محبت کرتا ہوں۔ میں محبت کرتا ہوں۔ تین بار تکرار فرمایا اور فرمایا اس پر تو اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں اس بات کو سنکر ان صاحب نے فرمایا کہ حضرت مولانا کی خدمت دین تو ایسی ہی ہیں جو آپ فرما رہے ہیں لیکن خصوصیت کا کیا سبب ہے تو ارشاد فرمایا وہ وہ ہے کہ جس وقت سجدے کے اندر جاکر یہ کہتا ہے سبحان ربی الاعلٰے۔ تو ہر تسبیح پر ندا ہوتی ہے۔ لبیک یا عبدی کوئی تسبیح اور کوئی سجدہ ایسا نہیں ہے جس پر یہ ندا نہ ہوتی ہو اور وہ وہ شخص ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے یہاں انشاء اللہ اس کو پیش کرونگا۔ اور یوں کہونگا کہ اے اللہ میری بخشش فرما دے۔ اس لئے کہ اس نے بھی میری طرف گمان نیک کیا ہے اس بات کو سنکر ان دونوں صاحبوں پر ایک وجد طاری ہوگیا اور میری مسرت کا تو کیا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد بیدار ہوگیا فقط۔ اب بندے کی استدعا ہے کہ واما بنعمۃ ربک فحدث پر خیال فرما کر اگر مناسب ہو تو تعبیر خواب ارشاد فرمادیں تو عین احسان ہے اور حضور بندہ کے واسطے بھی دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ بندہ کو بھی حضور کا اتباع نصیب فرمائے

تحقیق۔ السلام علیکم تعبیر کی کیا حاجت خواب خود آپ اپنی تفسیر ہے۔ اور بین مبشر ہے یہ دوسری بات ہے کہ بشارت باعتبار حال کے ہے یا مآل کے اگر مآل کے اعتبار سے بھی ہو وہ بھی کبھی حال ہی بن جاویگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہم کو اس رویاء صالحہ کی برکات نصیب فرمائے والسلام۔

تربیۃ النور صفحہ ۵۲۷

حال۔ غالباً نفل تہجد پڑھکر یا پہلے ہی دوسرا خواب دیکھا اس کی مسرت تو پہلے سے بھی زیادہ دل کو ہوئی اللہ تعالےٰ نے ہمنیں کنا دہمنیں کنا د آمین ثم آمین یعنی گویا جب میں حضرت کے پیر دبانے میں مصروف ہوں تو ایک خادمہ نہایت خوبصورت اور جمیل صاحبزادے کو گود میں لئے ہوئے ہیں یا تو انھوں نے مجھے کہا تو یہ حضرت کے صاحبزادے ہیں یا خود میں نے یہ سمجھکر کہ یہ حضرت کے قرۃ العین ہیں ان سے ان کو اپنی گود میں لے لیا اور لیکر ان صاحب زادے کو دیکھکر بہت خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کو صاحبزادہ عطا فرمایا الحمدللہ اور ان کو باہر لے گیا ہوں۔ ایک اونچے مقام پر ایک نل کا کنواں لگا ہوا ہے اس میں سے بجائے پانی کے دودھ نکل رہا ہے میں نے اس کنویں سے جو کہ اوپر سے نیچے اوکھ لگاکر پیتے تھے حضرت کے صاحبزادہ کے منہ میں دودھ دیا جنہوں نے پیا اور میرے کپڑوں پر اور وہاں سے زمین میں گرتا گیا۔ دودھ پینے کے بعد میری آنکھ کھل گئی اللہ تعالیٰ یہ خواب سچے فرمادیں۔ حضرت تعبیر سے مشرف فرمادیں۔

تحقیق۔ شاید اللہ تعالیٰ کوئی ولد صالح وعارف عطا فرمادے۔ تربیۃ النور صفحہ ۵۳۵

حال۔ مجھے آج رات خواب میں دو باتیں پیش آئی ہیں جن سے طبیعت سخت متوحش ہے کہ شاید میری عاقبت کے خراب ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اگر میری یہ تشویش درست ہے۔ تو آنحضرت والا اس کے تدارک کی تدبیر تجویز فرماکر ارشاد فرمادیں تاکہ حتی المقدور کوتاہی نہ کروں۔

(۱) ایک اجنبی شخص جو بظاہر ہندو چمار کی قوم معلوم ہوتا تھا۔ اس نے شب کو ایک لڑکی میرے قیام گاہ میں سونے کے لئے بھیجی کسی وقت نگاہ پڑنے سے میرا نفس بد ہوا اور جماع کی تیاری کے وقت انزال قبل از دخول ہوا بعد ازاں میں نے غسل کر لیا۔

(۲) اس کے بعد میں ایک ایسے مکان میں گیا جہاں کچھ مہمانوں ومسافروں کا سامان رکھا ہوا تھا اس کی تالی گم ہوگئی۔ تلاش کرنے میں اس قدر وقت صرف ہوا کہ طلوع شمس

ہوگیا۔ اور نماز فجر قضا ہوگئی۔ یہ سب خواب کا قصہ ہے اخیر شب جب اُٹھا ہوں تو دل پر پریشانی تھی۔ اور واقعی مجھے احتلام ہوا ہوا تھا۔ مگر الحمد للہ وظیفہ سے فارغ ہو کر نماز فجر پوری باجماعت پڑھی۔

تحقیق۔ عرفاء کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات کوئی معصیت کسی شخص کیلئے مقدر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس معصیت کو بیداری سے منام میں منتقل کر دیتے ہیں۔ سو ایسے خواب سے خوش ہونا چاہئیے کہ یقظہ میں اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا اور منام میں مکلف ہی نہیں ہوتا۔ تربیۃ السالک صفحہ ۵۴۹

حال۔ ایک روز خواب میں حضرت شیخ وقت امام زماں حضرت حاجی صاحب قدس اللہ سرہٗ کی زیارت ہوئی (قلب کو یہی معلوم ہوا کہ حاجی صاحب ہیں لمبی داڑھی سفید و سیاہ تھی لاغر بدن سانولا رنگ تھا لمبا قد تھا) اور حضرت قدس سرہٗ نے خانقاہ والوں میں سے چند آدمیوں کا ذکر اللہ بطور امتحان کے سنا یہ یاد نہیں کہ امتحان دینے والوں میں کون کون تھے انھیں میں احقر بھی شامل تھا۔ مجھ سے بھی فرمایا کہ ذکر نفی و اثبات کر کے دکھلاؤ احقر نے لا الٰہ الا اللہ میں مد اور لی عنق الی الیمین کر کے باقاعدہ ادا کیا تو حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ اتنی دیر میں تو تم کئی دفعہ ذکر کر سکتے تھے جس سے ترقی زیادہ ہوتی ایکبار میں اتنی دیر کر کے کیوں نقصان کیا۔

تحقیق۔ یہ بالکل وہی مذاق ہے جس کو میں اکثر ظاہر کیا کرتا ہوں کہ عمل اصل مقصود ہے۔ ایسے قیود زائد ہیں جن کا اہتمام عمل سے زیادہ نہ چاہیے۔

حال۔ ایک بار ذکر کے بعد غنودگی میں اتنا بڑا دریا نظر آیا کہ آنکھوں نے آج تک اتنا بڑا دریا نہیں دیکھا اور بالکل لبریز تھا۔ مگر موجیں نہ تھیں ساکن تھا اس میں کو بے تکلف چل رہا تھا پھر یہ حالت فرو ہو گئی۔

تحقیق۔ بعض اہل معانی نے دریا کو طاقت کی صورۃ مثالیہ بتلائی ہے وحملناھم فی البر والبحر کو اس پر محمول بھی کیا ہے۔ از تربیۃ السالک صفحہ ۶۲۵

کشف عالم مثال

یہ حالات ایک بنگالی ذاکر نے جو کہ یہاں سے مجاز ہو کر گئے وقتاً فوقتاً زبانی بیان کئے اور زبانی جواب لیکر سوال و جواب اپنی عبارت میں منضبط کئے جو ضروری تصحیح کے بعد منقول ہیں۔

حال ۔ بعد نماز فجر کے جب میں ذکر کرنے لگا تو مجھے آسمان اور ستارہ نظر آیا اور اس کی کنارہ پر ایک دریا اور اس میں ایک نور بہت چمکتا ہوا معلوم ہوا اسکے بعد یہ میری داہنی طرف ہٹ گیا اور میری بائیں طرف ایک ابر سیاہ رنگ میرے سامنے آیا اور اس کے بعد یہ بائیں طرف ہٹ گیا اور داہنی طرف سے وہ دریا مع النور میرے سامنے آیا پھر یہ داہنی جانب ہٹ گیا اور بائیں جانب سے وہ ابر سیاہ رنگ میرے سامنے آیا بعد میں یہ بائیں جانب ہٹ گیا۔ اور داہنی جانب سے وہ دریا مع النور میرے سامنے آکر چھپ گیا اس کے بعد صورت ایک شخص کی بہت خوبصورت لباس زریں پہنا ہوا نظر آیا۔

تحقیق ۔ فن تصوف میں ایسے نظر آنے کو کشف کہتے ہیں اور یہ عالم مثال نظر آیا اور جو آدمی کی صورت نظر آیا یہ اعمال حسنہ ہیں کہ قیامت کے دن یہی صورت نظر آویگی۔

حال ۔ بعد نماز فجر کے جب میں ذکر کرنے لگا تو ایک دریا نظر آیا اور اس میں ایک نور چلتا ہوا جا رہا ہے اور اسکے کنارہ میں میرے سینہ کی برابر اونچی ایک دیوار اس کے کنارے میں راستہ ہے میں راستہ سے چلا جا رہا ہوں اور وہ نور بھی چلتا ہوا جا رہا ہے اور اس نور نے حتی الامکان میرے آگے جانیکی کوشش کی مگر جا نہیں سکا۔

تحقیق ۔ عمل دو قسم کا ہوتا ہے ۔ ایک عمل بدنی دوسرا عمل روحانی اور یہ جو دریا نظر آیا یہ عالم ملکوت ہے اور نور کا چلتا ہوا جانا یہ عمل روحانی ہے اور آپ کا چلنا یہ عمل بدنی ہے یعنی آپ کا عمل ظاہری و باطنی دونوں اعتدال پر رہینگے۔

حال ۔ اس کے بعد بیت اوپر آسمان کے کنارہ میں ایک شخص کی صورت کہ سر سے پاؤں تک نور ہی نور ہے نظر آئی میرے دل میں آیا یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں پھر تہجد کے بعد جب ذکر کرنیلگا اسی وقت ناگاہ یہ بات یاد آئی اور میرے دل میں منجانب اللہ القا ہوئی کہ یہ عیسیٰ ؑ کھڑے ہو کر دنیا میں اترنے کے لئے خدا تعالیٰ کے حکم کے منتظر ہیں۔

تحقیق ۔ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت قریب ہے جیسا کہ بعض آثار و علامات سے بھی معلوم ہوتا ہے اور آپ کو نسبت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہے یعنی عیسیٰ علیہ السلام میں زہد و توکل یہ دو صفات غالب تھیں۔ انشاء اللہ آپ میں بھی یہ دو صفات غالب ہونگی۔

حال ۔ فجر نماز کے بعد جب میں ذکر کرنے لگا تب ایک راستہ کہ اسکی دونوں کنارے میں سونے کی منقش دیوار اور آگے جاکر اس کے سامنے سونیکا منقش ایک مینارہ چار پانچ طاق والا نظر آیا۔

تحقیق ۔ یہ صراط مستقیم ہے۔

حال۔ اس کے بعد ایک دیوار بہت لمبی اور دراز اور اس کے درمیان میں چاند کی مانند حلقہ جو پانچ قسم کے رنگ سے نقش کیا گیا ہے اور اس کی سامنے چاندی کا منقش ایک تخت ہے اور اسکے اوپر سطح ہے

تحقیق۔ یہ جو نظر آیا یہ عرش کی صورت مثالیہ ہے۔

حال۔ فجر نماز کے بعد جب میں ذکر کرنے لگا تو دو منزلہ ایک مکان صحن دار نظر آیا۔ اور اس کے صحن میں چاندی کا منقش بہت نفیس فرش لگا ہوا ہے۔ اور اس مکان میں سات آٹھ حجرہ ہیں میں سب سے داہنی طرف کے حجرہ کے اندر گیا۔ دیکھتا ہوں کہ اس کی دیوار چاندی کی منقش ہے اور اس میں اعلیٰ درجہ کا اطلس و حریر وغیرہ کا لباس رکھا ہے اس کے بعد میں درمیان کے ایک حجرہ کے اندر گیا اس میں سنگ م قسم بقسم رنگ دار دیواروں میں لگا ہوا ہے اور حجرہ کے درمیان میں سونے کی ایک کرسی ہے اس کے بعد سب سے بائیں طرف کے حجرہ کے اندر گیا اس میں بھی اول کے حجرہ کے مانند دیکھا اور اس مکان کے چاروں طرف باغ ہے۔ اور اس میں بہت سبز درخت لگے ہوئے ہیں اس کے بعد ایک مکان بہت دروازہ والا اور اس کے دیواروں میں رنگدار سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور ہر ایک دروازہ کے پیچھے ایک باغ نظر آیا اس کے بعد ایک مکان سفید سنگ مرمر سے بنا ہوا اور میرے خیال میں آیا کہ اس میں باغبان رہتے ہیں۔ پھر ایک نور چاند کی مانند چمکتا ہوا کہ اس میں میری صورت معلوم ہوتی ہے نظر آیا۔ پھر ایک مسجد بہت بڑی نظر آئی کہ جس کی دیواروں میں چاندی منقش اور سنگ مرمر لگا ہوا ہے۔

تحقیق۔ یہ سب مکاشفات جنت کے متعلق ہیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو جنت نصیب ہوگی۔

سوال۔ یہ جتنے مکاشفات ہوتے ہیں یہ بعینہا و بذاتہا معلوم ہوتے ہیں یا اس کی امثال

جواب۔ اس کی امثال لیکن اکثر وہ اصل کے مطابق ہوتے ہیں۔

حال۔ فجر نماز کے بعد جب میں ذکر کرنے لگا تو مجھے ایک میدان بہت وسیع اور اس کی درمیان میں ایک قلعہ بہت بڑا اور اس کی چاروں طرف کی دیواروں میں سنگ مرمر رنگدار لگا ہوا۔ اس کے بعد بہت اوپر آسمان کے قریب ایک شخص کی صورت اور اس کے منہ میں سینگ ہے نظر آیا۔

تحقیق۔ یہ اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ایسے کشف سے تقویت اعتقاد ہوتی ہے۔

حال فجر نماز کے بعد جب میں ذکر کرنے لگا تو میرے سامنے ایک دریا اور اس کے کنارہ میں ایک پہاڑ بہت سیاہ حتی کہ اس کی وجہ سے دریا کا پانی بھی سیاہ معلوم ہوتا ہے اور اس کے بعد میرے سامنے ایک پردہ کہ وہ چار یا پانچ قسم کے رنگ سے منقش کیا گیا ہے بہت چمکدار اور پر لطافت اور اس کے پیچھے ایک نور کہ روشنی اس کی بہت دو رنگ چمکتی ہوئی نظر آئی اس کے بعد میرے سامنے

ایک نور نظر آیا میں اس کی طرف نظر کرتا رہا ناگاہ میرا خیال جاتا رہا تھوڑی دیر کے بعد مجھے ہوش آیا وہ بھی غائب ہوگیا

تحقیق۔ یہ پہاڑ ناسوت اور دریا ملکوت ہے اس کی طرف ہرگز خیال اور التفات نکرنا چاہیے۔ اگرچہ یہ حالات محمودہ ہیں مگر ان کو مقصود سمجھنا مضر ہے کیونکہ اگر اس کی طرف خیال اور نظر کروگے تو توجہ الی اللہ سے محروم رہوگے اور اس کی ایسی مثال ہے کہ جب لڑکوں کو مدرسہ میں پڑھنے کے لئے بھیجتے ہیں تو ان کا ولی کبھی مٹھائی اور کبھی اچھے کپڑے وغیرہ خرید کردیتے ہیں تاکہ یہ لوگ اچھی طرح دل لگاکر پڑھیں اور شرارت اور ناغہ نہ کریں۔ حالانکہ یہ چیزیں مقصود نہیں لیکن جو لطف علم سے بے خبر ہے اسکی ترغیب کے لئے ایسا گیا ہے ایسا ہی خداوند تعالیٰ یہ حالات ظاہر کردیتا ہے تاکہ اس کے دلمیں فرحت و خوشی حاصل ہوکر ذکر و شغل اور زیادہ رغبت سے کرے حالانکہ فی الواقع یہ مقصود نہیں مقصود تو اللہ تعالیٰ کی رضا و محبت ہے۔

سوال۔ ناسوت اور ملکوت کسکو کہتے ہیں۔

جواب۔ ناسوت یہ ناس سے ماخوذ ہے یعنی آدمی اور ملکوت یہ ملک سے ماخوذ ہے یعنی فرشتہ یہ ہر دو جگہ مظروف بولکر ظرف مراد لیا یعنی ناسوت سے مراد عالم شہادت کہ آدمی کے رہنے کی جگہ اور ملکوت سے مراد عالم غیب کہ فرشتہ کے رہنے کی جگہ ہے۔

حال۔ فجر کی نماز کے بعد جب میں ذکر کرنے لگا تو آسمان کے کنارہ میں سبز رنگ کہ بہت دور تک اس کی روشنی چمکتی ہوئی تھی نظر آیا۔ اس کے بعد میرے چاروں طرف انوار بہت چمکتے ہوئے اور میرے سینہ میں ایک نور نظر آیا۔ آہستہ آہستہ وہ چاروں طرف کے انوار میرے سینہ کے نور کے ساتھ ملے اور میرا خیال جاتا رہا تھوڑی دیر کے بعد جب مجھے ہوش آنے لگا تو میرے سینہ میں ایک نور بجلی کے مانند چمکتا ہوا نظر آیا۔

تحقیق۔ سبز رنگ کا نور نظر آنا یہ صورت جنت کی ہے اور جو چاروں طرف انوار نظر آئے یہ معمولات ہیں اور سینہ میں جو نظر آیا یہ اعمال ہیں ان ہر دو کا ملجانا اور ایک ہوجانا یہ علامات اور آثار قبولیت سے ہے اور بجلی کی مانند جو نور نظر آیا یہ نسبت اور اثر ہے خاندان چشتیہ کا۔

حال۔ دوسرے دن جب ذکر کرنے لگا تو بہت اوپر آسمان کے قریب ایک عورت حسینہ اور اس کا چہرہ چاند کے مانند چمکتا ہوا اور لباس چاندی کا پہنے نظر آئی

تحقیق۔ یہ جنت کی حور نظر آئی۔

حال۔ فجر کی نماز کے بعد جب میں ذکر کرنے لگا تو مجھے ایک قلعہ نظر آیا اور اس کی چاروں طرف کی دیواریں سونے سے بنائی گئی ہیں۔ اور اس میں باریک باریک نقش کیا گیا ہے اور اس کے درمیان دو ہیں

کے مانند معلوم ہوتا ہے اس کے بعد میرے سامنے ایک عورت بہت خوبصورت حسینہ ماہ رو سونے کے زیورات پہنے ہوئے نظر آئی اس کے بعد بہت دور آسمان کے کنارہ میں سبز رنگ اور اس میں ایک نور بہت چمکتا نظر آیا پھر ناگاہ ایک نور جس میں چار پانچ رنگ چمکتے ہوئے تھے میرے سینہ میں آکر ملا اسی وقت میرے قلب میں ہیبت پیدا ہوئی۔

تحقیق۔ جو قلعہ نظر آیا یہ عالم برزخ ہے اور اس کے اندر جو دھوئیں کے مانند نظر آیا یہ مرتبہ فنا کا ہے اور جو عورت کی صورت نظر آئی یہ روح ہے۔ باعث کثرت ذکر کے محبوبیت کا غلبہ ہو کر روح عورت کی صورت ہو کر اپنے کو ظاہر کرتی ہے۔

حال۔ آج تین دن ہوئے میں ذکر کرتا ہوں اس میں کچھ ذکر کے آثار معلوم نہیں ہوتے ہیں جیسا کہ پہلی ذکر کرنے سے بدن میں حرارت ہوتی تھی۔ اور ہر وقت اس کی یاد میں رہتا تھا لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر وقت تمام بدن میں حرکت ہوتی ہے اور دوسرے کلام مجید تلاوت کرنے کے وقت جب عذاب یا دوزخ کا بیان آتا ہے۔ تو اسی وقت قلب میں ایک صدمہ اور حسرت ہوتی ہے اور فوراً آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

تحقیق۔ ذکر کرنے سے دو حال ہوتے ہیں ایک قبض دوسرا بسط یہ حال قبض کا ہے اور اس میں بھی مصلحت ہے کیونکہ اگر ایک حال رہے تو اس کا نہ کوئی لطف ہو اور نہ اس کی پوری حقیقت معلوم لہذا خداوند تعالیٰ اپنے بندہ کو کبھی حالت قبض میں اور کبھی حالت بسط میں رکھتے ہیں تاکہ بسط کا لطف معلوم ہو جیسا کوئی شخص اپنی عمر میں کبھی کوئی کڑوی چیز نہ کھائے اس کو نہ میٹھی چیز کا لطف معلوم ہوگا اور نہ اس کی حقیقت معلوم ہوگی کیونکہ قاعدہ ہے کہ الاشیاء تعرف باضدادہا اور باقی صدمہ اور حسرت ہونا سو یہ حالت رفیعہ ہے بڑا مجاہدہ ہے۔

از تربیۃ حصہ دوم صفحہ ۲۲

حال۔ تہجد کے بعد جب ذکر کرنے لگا تو ایک عورت سفید رنگ کی بہت لطافت و نزاکت کے ساتھ نظر آئی اس کے بعد ایک قبر نظر آئی اس میں ایک شخص پسینہ اور غبار آلودہ پیشانی اور چہرہ سوتا ہوا نظر آیا۔

تحقیق۔ عورت جو نظر آئی یہ روح ہے بباعث غلبہ محبوبیت کے عورت کی صورت میں ظاہر ہوئی دوسری جو قبر میں ایک شخص سوتا ہوا معلوم ہوا اپنی صورت ہے اور مصداق ہے حدیث موتوا قبل ان تموتوا کا حدیث میں وارد ہے المؤمن یموت بعرق الجبین یعنی ایمان والا بباعث ندامت اور شرمندگی کے جبین کے پسینہ سے مرتا ہے اس میں اشارہ ہے ختم بالخیر کی طرف۔

از تربیۃ حصہ دوم صفحہ ۲۶

کشف تو اعجوبہ قابل التفات نہیں

حال۔ اور کئی دن تک اثنائے ذکر میں کچھ سفیدی مدور نظر آیا کرتی تھی

مگر اب معلوم نہیں ہوتی اور جب آنکھ بند کرتا ہوں تو آسمان کی ایسی شکل اور اس میں چھوٹے بہت ستارے نظر آتے معلوم ہوتے ہیں یہ کیا بات ہے

تحقیق۔ اکثر متخیلہ کا تصرف ہے کبھی انوار ذکر کے اور کشف کے بھی ہوتا ہے اور ہر حال میں نا قابل التفات ہے۔

کشف بحس باطنی ہوتا ہے حال۔ اہل کشف کو انکشاف محسوسات خواہ وہ ملکوتی ہوئے یا ناسوتی بحس بصیرت باطنی آنکھوں کے بند کرنے پر بحالت بیداری ہوتا ہے یا حس باطنی اس کا مکاشفہ ان آنکھ ظاہری کے کھلے رہنے پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اہل طریق کا معمول ہے کہ آنکھیں بند کر کے کشف قبور یا اشراف خاطر کے لئے مراقب بیٹھ جاتے ہیں اور ادراک کرتے ہیں میرا تو خیال ہے کہ جس کو کشف ہوتا ہوگا بغیر آنکھیں ظاہری بند کئے ہوئے بھی ہوتا ہوگا خواہ آنکھیں بند کرے یا نہ کرے کیونکہ ادراک تو بحس باطنی ہوتا ہے۔

تحقیق۔ صحیح ہے لیکن چونکہ اس میں یکسوئی شرط ہے اور وہ بعض کو بدون آنکھ بند کئے نہیں ہوتی ایسے بعض کو کشف بھی بدون آنکھ بند کئے نہیں ہوتا۔ از تربیۃ حصہ ششم ربع اول صفحہ ۱۱۹

کشف قبور ہونا حال۔ یہاں مزار حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحیی منیری قدس سرہٗ کا ہے ہفتہ میں جب زیارت کو جاتا ہوں تو یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ قبر بالکل حائل نہیں جنازہ کبیرہ دکھائی دیتا ہے اور اردگرد تمام باغ غرضکہ مومن کی قبر کی جو کیفیت با نور ہے پاتا ہوں اور یہ کیفیت آنکھ کھولنے کے وقت رہتی ہے اور یہی کیفیت اپنی ہمشیرہ کی قبر کی جن کا فی الحال انتقال ہوا ہے پاتا ہوں اور ایک بزرگ کے اور مزار پر بھی اور بعض کے مزار پر فاسق کی قبر کی کیفیت مشاہدہ ہوتی ہے

تحقیق۔ ان عوارض کی طرف ہرگز التفات نہ کیجئے نہ اس کا اعتبار کیجئے سب حجاب ہیں۔ تربیۃ حصہ ہفتم صفحہ ۵

کشف سے بے التفاتی ہونا حال۔ گزارش اینکہ نامۂ گرامی صادر ہو کر نہایت خوشی ہوئی حسب ارشاد خوب اطمینان سے کام میں لگ رہا ہوں چند روز تک ذکر میں ایک طرح کی محویت ہوتی ہے نہ دنیا کا خیال نہ آخرت کا خیال رہتا ہے فقط ذات باری تعالیٰ کا تصور ہوتا ہے اور بہت اشیاء نظر آتی ہیں حسب ارشاد سب سے بے التفات ہوں ہر طاعت میں بہت خوشی معلوم ہوتی ہے کشف و کرامت نہایت خراب معلوم ہوتا ہے آج رات بعد تہجد حالت ذکر میں ایک خوبصورت مکان نظر آیا ہے اس مکان میں بہت لوگ دیکھے اور ایک حکیم اجلاس میں بیٹھکر لوگوں کے حالات فیصل کر رہا ہے۔ یہ کیا چیز ہے معلوم نہیں۔

تحقیق۔ آپ تو کہتے ہیں کہ کشف خراب چیز ہے اور میں اس سے بے التفات ہوں پھر اس واقعہ کی تحقیق کرنا کیا التفات نہیں۔ از تربیۃ النور صفحہ ۳۴۴

باب ہشتم وساوس و خیالات کے بیان میں

وساوس کے فوائد اور انکا علاج

حال۔ کبھی ایسے وساوس قلب پر آتے ہیں جن سے ایمان کا خطرہ رہتا ہے۔

تحقیق۔ یہ تو رحمت ہے کیا حدیث میں آپ نے ذاک صریح الایمان نہیں پڑھا اور اس میں بڑی حکمت ایک یہ ہے کہ اس سے عجب کی جڑ کٹ جاتی ہے اور عدم تضرر یقینی اور منصوص ہے۔ از تربیۃ السالک حصہ اول صـ۲ مطبع احمدی واقع لکھنو

حال۔ بسا اوقات نفس عاصی بندوں کو نظر حقارت سے دیکھتا ہے اور اپنے کو اہل علم سمجھکر دوسرے سے تعظیم چاہتا ہے حالانکہ نہ علم کا اثر ہے نہ عمل کی ہمت کبھی رئیس زادہ سمجھکر توقیر کی خواہش ہوتی ہے حالانکہ العزۃ للہ ولرسولہ وللمومنین۔

تحقیق۔ یہ سب وساوس ہیں جب آپ ان کو برا سمجھتے ہیں اور قصد نہیں ہے کہ ایسا خیال ہو بلکہ یہ قصد ہے کہ ایسا نہ ہو تو یہ نہ طلب تعظیم ہے نہ تکبر ہے نہ ترفع ہے کیونکہ یہ سب افعال مذمومہ اختیاری ہوتے ہیں پس جو اختیار سے نہ ہو وہ اخلاق مذمومہ سے خارج ہے صرف وسوسہ ہے اخلاق مذمومہ کا جس پر مواخذہ نہیں مواخذہ عزم پر ہے۔ تربیہ حصہ اول صـ۳

حال۔ کمترین کو آجکل وساوس[عہ] و ہواجس کا سخت غلبہ ہے۔ طاقت بیان سے خارج ہے اور ایسے وسوسوں کا ہجوم ہوتا ہے کہ نقل کرتے ہوئے بھی خوف معلوم ہوتا ہے سخت حیرانی و پریشانی میں مبتلا ہوں گو یہ جانتا ہوں کہ راہزن اپنی راہزنی کی تدابیر میں مصروف ہے مگر دفعیہ نہ معلوم ہونے کے باعث سخت درماندگی میں پڑا ہوں حضرت مرشد مدظلہ مکہ معظمہ تشریف لے گئے ہیں اب اس وقت عالم میں سوائے حضور کے اور کوئی چارہ ساز نظر نہیں آتا جس سے اپنے مرض کا علاج کراؤں حضور والا حال سے قال نہیں عرض بھی نہیں کر سکتا جلدی دستگیری فرمائی جاوے

[عہ] چہاردہ محرم سنہ ۱۳۳۲ھ کو انکا خط مضمون ذیل کا آیا الحمد للہ اب نہ وساوس کا ہجوم ہے نہ اوہام و ہواجس کا تلاطم قطعی طور سے نیست و نابود ہوگئے حضور کا کس زبان سے اور کیسے شکریہ ادا کیا جاوے جو اس آڑے وقت میں اس ناچیز اور سراپا قصور کی دستگیری فرمائی گئی ہے اقائے عالم ذات بابرکات کو باہمہ فیوض و برکات ہمیشہ ہمیشہ تا قیام قیامت قائم رکھیں اور نظر شفقت و توجہ کی بجانب بیچارہ مبذول آمین۔

اور تو کچھ پاس نہیں صرف جو کچھ ہے ایمان ہے اس کے بھی سلب ہوجانے کا گمان ہے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ بس زیادہ کیا عرض کروں۔

تحقیق۔ وساوس کوئی پریشانی کی چیز نہیں پریشانی سے قلب ضعیف ہوجاتا ہے جس سے دونا ہجوم ہوجاتا ہے بجز بے پروائی اور بے التفاتی کے اور کوئی تدبیر نہیں بلکہ بہتر ہے کہ اسپر خوش ہو اس سے قلب کو قوت ہوتی ہے۔ اور وساوس کو قبول نہیں کرتا بہت جلد قطع ہوجاتے ہیں اور حقیقت میں جب اس میں گناہ نہیں تو پھر پریشانی کیوں ہو۔ تربیۃ السالک حصہ اول ف ۱۱۰۱

حال۔ جب کوئی کار دنیوی پیش آتا ہے تو اس قدر طبیعت کو انہماک اور دل کو اس میں مشغولی ہوجاتی ہے کہ اوقات معمولہ میں اسی کار کے متعلق وساوس اس درجہ آتے ہیں کہ پریشان ہوجاتا ہوں یہانتک نوبت پہونچتی ہے کہ معمولات چھوٹ جاتے ہیں جو چسپیدگی پیدا ہوتی ہے وہ سب فنا ہوجاتی ہے نہایت خلجان میں ہوں اور امور دنیویہ سے سبکدوشی میسر نہیں ہوتی بلکہ روز بروز افزونی ہے کبھی ایک چلہ کسی معمول پر مداومت نہیں ہوتی۔

تحقیق۔ پریشان نہ ہوجئے اگر دل نہ لگے بے دل لگے ہوئے معمول ادا کر لیجئے۔ اور اگر پورا نہ ہوسکے تو تھوڑا کر لیجئے مگر بالکل ناغہ نہ کرنا چاہئے تھوڑا سا بھی ہوتا رہے تو برکت رہتی ہے اس کی فکر چھوڑ دیجئے کہ ذرہ برابر کمی نہ ہو جتنی کمی ہوجاوے اس کا تدارک استغفار سے کر دیا کیجئے اور پریشان ہرگز نہ ہوں اس سے اور بھی ہمت ضعیف ہوجاتی ہے

حال۔ حسب ارشاد حضور اور دعا کی برکت سے اسم ذات روزمرہ چھ ہزار پڑھتا ہوں مگر خیالات بجا نہیں ہیں اور وسوسے بہت آتے ہیں اور طبیعت گھبراتی ہے۔ اور کسی ذکر وعبادت میں جسطرح پیشتر کچھ دل کا لگاؤ اور لذت حاصل تھی وہ بالکل نہیں ہے۔ بعض وقت دین و دنیا کے خسارہ کا پورا اندیشہ ہوجاتا ہے اور دنیا کی حالت تو میں کچھ عرض نہیں کرتا مگر عقبیٰ کے واسطے ضرور تکلیف دیتا ہوں میری حالت خراب ہے کیا کروں کچھ روز سرخ کاغذ پر اسم ذات لکھکر دیوار پر چسپاں کر کے روزمرہ دیکھا کرتا تھا بعد کو حضور نے ارشاد فرمایا کہ اگر دل میں ہو بہتر ہے کچھ روز کیا مگر پھر زمانہ کے جھگڑے کچھ روزگار وغیرہ کے سبب چھوٹ گیا بہت مجبور ہوں کمزوری دماغ کی شکایت کیا لکھوں

سب شکر ہے جو کچھ ارشاد ہو دعا کیجئے اللہ پاک حضور کی قدمبوسی حاصل کرا دے بہت بڑا مرض ہے سخت گنہگار ہوں اور کچھ مجھ سے نہ ہو سکا ڈر ہے کہ اگر دن بدن اور حالت خراب ہوئی تو آخر وقت کیا کیفیت ہوگی ہاں خدا تعالیٰ دل میں اپنی محبت کامل طور پر عطا فرما دے تو سب کچھ اس کے طفیل میں امید ہو۔

تحقیق۔ یہ تلوین کے آثار میں سے ہے نیز تشویش خاطر بسبب امور دنیویہ کے اس کا سبب ہو جاتا ہے کیفیات لذت و عدم لذت کی طرف التفات نہ کریں خود عمل کو مقصود سمجھ کر کرتے رہیں انشاء اللہ محرومی نہ رہیگی ثمرات پر نظر کرنا یہ اصل سبب ہے پریشانی کا یا باسط بعد عشاء کے ایکہزار بار پڑھ لیا کریں۔ از تربیۃ حصہ اول صلالد ۱۲

حال۔ حضور نے ارقام فرمایا تھا کہ نماز میں عرش سے قلب پر نور مترشح ہوتا ہوا تصور کر تو کیا جس وقت امام صاحب قرأت پڑھیں اس وقت کیا کروں اور حضور تفکرات دنیوی کی وجہ سے نماز میں دل نہیں لگتا عادۃً ہی پڑھی جاتی ہے۔

تحقیق۔ وہ شغل آپ کی حالت کے مناسب نہیں اس کو ترک کر دیجئے نماز میں خیالات کا آنا کچھ مضر نہیں ہے اس سے پریشان نہ ہوں اور اگر اس سے تسلی نہ ہو تو دو چار دن یہاں آکر رہ جائیں اپنی کہہ لیں اور میری سن لیں۔ تربیۃ السالک حصہ اول صـ۱۲ طبع کلاں

حال۔ حضور نے بارہ سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ زبانی پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا تھا میں نے حسب ارشاد اس کو شروع کر رکھا تھا لیکن معلوم نہیں کہ قلب میں کس وجہ سے انتشار پیدا ہو گیا ہے کہ اس کے پورا کرنے میں قاصر رہتا ہوں کبھی تو خیال تعداد کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور کبھی کوئی دنیوی خیال پیدا ہو جاتا ہے اور قلب کو یکسوئی حاصل نہیں ہونے دیتا اس کے علاج کے لئے حضور کوئی ایسی تدبیر ارشاد فرمائیں کہ جس سے قلب رجوع ہو جاوے۔

تحقیق۔ تعداد کے خیال کو چھوڑ دیجئے تعداد مقصود بالذات نہیں کمی بیشی مضر نہیں اور دنیاوی خیال پیدا ہو جانے کی پرواہ نہ کیجئے ان خیالات کے ساتھ بھی ذکر نافع ہے رہا رجوع قلب سو ذکر کے دوام سے خود بخود یہ بات پیدا ہو جائے گی۔ تربیۃ السالک حصہ اول طـ۱۵۱

حال۔ حالت مراقبہ میں شب کے وقت کچھ نیم خوابی کی سی حالت میں دیکھا کہ ایک سیاہ فام شخص سفید کپڑا پہنے میری طرف آنیکا قصد کرتا ہے اور میں اس سے کہہ رہا ہوں کہ تم ٹھہرو میں وظیفہ سے فراغت کر کے تم سے کلام کروں گا اور میرے تصور میں یہ تھا کہ

دلائل الخیرات سے فراغت کرچکا ہوں اور مناجات مقبول باقی ہے تھوڑی دیر کے بعد یہ حالت مشابہ خواب زائل ہوگئی۔

تحقیق۔ یہ وسوسہ تھا سفید لباس عبارت ہے اس کی تلبیس الباطل بصورۃ الحق سے اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا کہ ذکر میں مشغول رہے اللہ تعالیٰ نے اس کو غائب کر دیا ایسے احوال میں ایسا ہی چاہئے کہ ذکر کی طرف توجہ رہے ؎

درراہ عشق وسوسہ اہرمن بسے ست ہشدار گوش را بہ پیام سروش دار

اللہ تعالیٰ حافظ ونگہبان ہے انہ لیس لہ سلطان علی الذین آمنوا وعلیٰ ربہم یتوکلون

از تربیۃ السالک حصہ اول صفحہ [illegible] مطبع مذکور

حال۔ جس وقت میں نماز پڑھتا ہوں اس وقت برے خیالات بہت آتے ہیں نماز پڑھنے کو جی بہت چاہتا ہے مگر نہیں پڑھی جاتی قضا ہو جاتی ہے چند روز تک بہت اچھی طرح نماز پڑھتا ہوں بعد میں برے خیالات ظاہر ہوتے ہیں بعد نماز عشا کے درود شریف کا ورد کیا تھا چند روز بہت ذوق وشوق کے ساتھ پڑھا بعد کو پھر برے خیالات آنے لگے اب پڑھنے کو جی نہیں چاہتا جب پڑھنے کو بہت جی چاہتا ہے تو شروع کرتا ہوں آخر بہت برے خیالات آتے ہیں کہ نہیں پڑھ سکتا کوئی ایسا وظیفہ بتلا دیجئے کہ نماز باجماعت پڑھوں میں حضور کو اپنا مرشد جانتا ہوں اگر حضور نہ بتلادیں گے تو میں بہک جاؤنگا

تحقیق۔ اس کے لئے وظیفہ کافی نہیں ہمت کی ضرورت ہے آپ خیالات کے اچھے برے ہونے کیطرف اصلا التفات نہ کیجئے اس سے کوئی ضرر نہیں البتہ اعمال میں اگر کوتاہی ہو تو اس کا تدارک ضروری ہے اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جب کسی عمل میں کمی ہو بیس رکعت نفل جرمانہ کی پڑھا کریں۔ در تربیۃ السالک حصہ اول صفحہ ۲۵ مطبع مذکور

حال۔ جب میں حاضر ہوا تھا اس وقت پڑھنے کے واسطے یہ ارشاد ہوا تھا کہ اسم ذات ایکہزار بار پڑھنا اور پھر تین ہزار تک تعداد کر لینا چنانچہ بہت عرصہ سے تین ہزار کی تعداد پوری کر لیتا ہوں اب یہ چاہتا ہوں کہ کوئی اس قسم کا ورد تعلیم فرمایا جاوے کہ جس سے قلب کی خرابیاں زائل ہوں اور حق تعالیٰ کی طرف توجہ ہو سو اس قلب کے رفع ہوں یہ خیال ہے کہ جناب اگر خاص اوقات میں اس ناکارہ خدام کے واسطے دعا فرمادیں کہ مرضیات کی توفیق ہو۔

تحقیق۔ ان مطالب کے لئے کوئی ورد مخصوص نہیں ہر ذکر اور طاعت کو جبکہ شرائط

کیساتھ ہو اس میں دخل ہے اور ان شرائط میں سے ایک بڑی شرط صحت فہم بھی ہے جس کا اصل طریق صحبت ہے اس سے بہت سی غلطیاں بھی رفع ہو جاتی ہیں جو کہ مخل مقصود یا مجمل مقصود نہیں باقی دعا تو سب کیلئے کرتا ہوں ۔ (تربیۃ السالک حصہ اول صفحہ ۲۵ مطبع مذکور)

حال ۔ حضور والا سے رخصت ہو کر لکھنؤ پہونچنے سے قلب میں نہایت غیر استقلالی و نا امیدی کی حالت غالب ہو گئی طبیعت میں سخت گھبراہٹ ہے خلاصہ حال یہ ہے کہ دل میں رہ رہکر یہ خیال غالب ہوتا ہے کہ میں بالکل بچپن سے بیمار ہوں اور اب تک باقاعدہ کتنا علاج ہوتا رہا مگر صحت کامل حاصل نہ ہوئی یہاں اگر علاج کراؤں تو کس سے کراؤں اگر اس مرتبہ یہاں کے علاج سے بھی فائدہ نہ ہوگا تو پھر کیا ہوگا نہ دین کا رہا نہ دنیا کا وغیرہ وغیرہ دل کو کتنی طرح سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں مگر دل کسی طرح مطمئن نہیں ہوتا ابتداء علاج کے وقت کبھی میری یہ حالت نہ ہوئی قلب سخت غیر مطمئن و غیر مستقل ہے برائے خدا میرے لئے دعا فرمادیں کہ قلب مسرور و مطمئن ہو اور صحت کلی حاصل ہو اور قلب کی حالت موجودہ سخت گھبراہٹ و نا امیدی و غیر استقلالی کا معالجہ ارشاد فرما کر سرفراز فرمادیں کیونکہ ان حالتوں میں مجھے سخت تکلیف ہو رہی ہے منجملہ میرے امراض باطنی کے جو مرض مجھے فی الحال سخت تکلیف پہونچا رہا ہے اور دینی و دنیوی امور میں نکما بنا رکھا ہے وہ یہ ہے کہ مجھے ہر کام میں دینی و دنیوی خصوصاً طہارت اور وضو اور غسل اور نماز میں سخت وسوسے پیدا ہوتے ہیں یعنی شبہ ہوتا ہے کہ کہیں قطرہ پیشاب نکل آیا طہارت پوری طرح نہیں ہوئی ۔ نماز میں فلاں رکن چھوٹ گیا فلاں واجب ترک ہو گیا اور یہ وسوسہ اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ چھوٹا استنجا کرنے میں ایک بڑے لوٹے سے زائد پانی خرچ ہوتا ہے اور بڑے استنجے کے لئے پہلے ہی دو بڑے لوٹے صرف ہوتے ہیں اور غسل میں بھی بہت پانی خرچ ہوتا ہے ایک ایک نماز کے لئے چار چار پانچ یا چھ مرتبہ نیت باندھنی پڑتی ہے تب نماز ادا ہوتی ہے اور وہ بھی سجدہ سہو کیساتھ جس بارہ میں شبہ ہوتا ہے اس کی کئی بار تحقیق کر لیتا ہوں اکثر ایک بار کی تحقیق سے یہ معلوم ہو جانے کے بعد بھی کہ شبہ بیہودہ ہے ہر بار تحقیق کئے بغیر چین نہیں ہوتا ۔ ایک مولوی صاحب نے مجھے فتویٰ دیا ہے کہ اگر شبہ اس درجہ بڑھا ہوا ہو تو پھر نماز میں اگر کسی رکن تک کے فوت ہو جانیکا بھی شبہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں نماز ہو جاویگی

دوسرا یہ کہ جن نمازوں میں قرارت بالجہر نہیں اس میں آہستہ اس طرح پڑھنا واجب ہے کہ پڑھنے کی آواز خود سُنے اور بعض فقہاء کے نزدیک حد یہ ہے کہ پاس کا کھڑا ہونیوالا بھی اس کو سن لے اور مجھکو نماز میں اکثر اسی کا شبہہ ہوتا ہے کہ میں نے جو آہستہ قرارت کی اس کو میں نے خود سن لیا مگر اتنا آہستہ تو نہ ہوا کہ پاس کے کھڑے ہونیوالے متصل نے نہ سنا ہو اس شبہہ سے سجدہ سہو کرتا ہوں۔

تحقیق۔ حق تعالی بندہ کو ماں باپ سے زیادہ چاہتے ہیں اگر وہ بیمار بھی رکھیں تو اس میں بھی رحمت اور حکمت ہے اس پر راضی رہنا چاہئے پس پھر کچھ بھی غم نہ ہوگا اور وسوسہ کا علاج یہی ہے اس پر عمل نہ کیا جاوے طہارت و نجاست میں بہت وسعت رکھی گئی ہے کسی نہ کسی کے قول پر طہارت ہو جاتی ہے اور اپنی آواز کان میں پڑنا یہ سب کا قول نہیں بعض کے نزدیک بدون اسکے بھی نماز ہو جاتی ہے بیفکر رہیں۔ از تربیۃ السالک حصہ اول ص۳۲ و ۳۲۸ مطبع کرد

حال۔ پہلے حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ قصد السبیل میں دیکھکر عمل شروع کرنا چنانچہ خاکسار نے وہ عمل جو حضور نے عامی مشغول کے واسطے تجویز فرمایا ہے شروع کر دیا لیکن تہجد کا پابند نہیں ہوں بعد عشاء کے نفلیں پڑھ لیتا ہوں جس طریق سے حضور نے لکھدیا ہے۔ اب میری کیفیت یہ ہے کہ نماز کے اندر دل میں خیالات بہت پیدا ہوتے ہیں اور ایسے خیالات کہ جنکا گمان مجھے قطعی نہیں ہوتا بیحد پریشان ہوتا ہوں اور بہتیرا چاہتا ہوں کہ نماز میں یکسوئی حاصل ہو لیکن امکان سے باہر ہے۔

تحقیق۔ اس میں زیادہ کوشش نہ کریں کہ پریشانی بڑھنے سے قلب پژمردہ ہوتا ہے اور اس سے بعض اوقات ضروریات سے بھی تعطل ہو جاتا ہے اسلئے صرف اتنا کریں کہ جو کچھ زبان سے پڑھیں ان الفاظ کی طرف متوسط توجہ رکھیں اس سے خود بخود وساوس کم ہو جاویں گے اور بعد چندے پھر اطلاع دیں۔

حال۔ دیگر یہ کہ جب روز سے میں نے یہ عمل شروع کیا ہے دل بہت کمزور ہو گیا ہے بعض وقت یہ کیفیت ہوتی ہے کہ خوف ہوتا ہے کہ کہیں اختلاج قلب کا دورہ نہ ہو جائے اور یہ کیفیت خاص کر اس وقت زیادہ ہوتی ہے جب کبھی معاذ اللہ وساوس شیطانی دل میں پیدا ہوتے ہیں اور نفس کسی ایسے فعل پر جو ناجائز ہو راغب ہوتا ہے لہذا امیدوار ہوں کہ حضور ان تمام امور کے دفعیہ کی طرف توجہ فرما دیں اور دعا فرما دیں کہ خاکسار کا ایمان قائم رہے

تحقیق - اس کا علاج وہی ہے جو اوپر لکھا گیا کہ اس میں زیادہ کاوش نہ کریں اور جو تدبیر میں نے لکھی ہے اول تو اس سے وساوس خود بخود دفع ہو جاویں گے اور اگر بالفرض دفع نہ بھی ہو تب بھی کچھ فکر نہ کرنا چاہئے کیونکہ حدیثوں میں ہم کو وسواس کے بارہ میں بالکل بیفکر کر دیا گیا ہے اور یقین دلا دیا گیا ہے کہ اس میں ذرہ برابر گناہ نہیں ہوتا پھر اس کے درپے ہونے کی کیا ضرورت ہے درپے ہونے ہی سے اختلاج کا اندیشہ ہے اور بیفکر ہونے سے انشاء اللہ تعالیٰ کچھ اندیشہ نہیں۔

تربیۃ السالک حصہ اول صـ ۳۹ و ۴۰ مطبع مکہ

س - ذکر کے وقت خیالات ادھر ادھر کے آیا کرتے ہیں قلب متوجہ کرنیکا کیا طریقہ ہے۔

ج - بس قصداً خیالات نہ لائے یہی کافی ہے اس سے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد یہ شکایت جاتی رہے گی مستقل تدبیر کی ضرورت نہیں۔

تربیۃ حصہ اول صـ ۴۰ مطبع مذکور

سوال - حضور تحریر فرماویں کہ اگر دل میں خفیف سی کمزوری اور بداعتقادی کبھی کبھی بوجہ مصیبت وغیرہ اللہ کی طرف سے ہو جاتی ہے تو کیا اس سے ایمان میں کوئی نقصان نہیں پہونچتا ہے کیونکہ بندہ کی حالت کبھی کبھی ایسی ہو جاتی ہے کہ خفیف سی بداعتقادی کسی عجیب بات کی وقوع سے ہو جاتی ہے مگر بعد میں اسکی تلافی کے لئے دل بہت ملامت کرتا ہے اور بہت استغفار کرتا ہے اور فوراً ہی ایمان میں ایک قسم کی تر و تازگی ہو جاتی ہے اور ایمان دوگنا ہو جاتا ہے جس وقت یہ بداعتقادی ہوتی ہے اس وقت دل چاہتا ہے اور دل سے دعا نکلتی ہے کہ اے رب العزت اگر میری ایسی حالت ہوتی ہے تو تو اس عاجز کو بہت عرصہ تک اس دنیا میں نہ رکھ اسیطرح بہت سی باتیں واقع ہوتی ہیں حضور ارشاد فرماویں کہ اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔

الجواب - ایسے وسواس مضر نہیں احتیاطاً استغفار ہی کر لینا بہتر ہے زیادہ فکر و کاوش نہ کیجئے۔

تربیۃ حصہ دوم صـ ۶ مطبع اشرف المطابع تھانہ بھون

سوال - ایک مرتبہ کانپور میں آپ نے وعظ میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ خطرات و وساوس کا آنا مضر نہیں بلکہ اچھا ہے کہ چور وہیں آتا ہے جہاں مال ہو اور شیطان دولت ایمان کا دشمن ہے یہ بھی خیال وہی لاتا ہے اس کی طرف التفات نہ چاہئے پہلے تو مجھے وسوسہ بہت آتے تھے میں اسی وجہ سے خوش تھا کہ الحمد للہ دولت ایمان تو ہے مگر اب عرصہ سے کوئی وسوسہ یا خطرہ نہیں آتا تو خیال ہے کہ خدانخواستہ مجھ سے وہ دولت کیا ہوئی۔

الجواب - لاحول ولا قوۃ آپ خوب سمجھے یہ کس نے کہا ہے کہ وسوسہ نہ آنے کا سبب اسی میں منحصر ہے بلکہ اس کا ایک دوسرا سبب بھی ہے کہ شیطان ناامید ہوکر وسوسہ ڈالنا چھوڑ دیتا ہے کبھی یہ سبب ہوتا ہے کہ یکسوئی میں ملکہ راسخہ ہوگیا اس لئے نفس کو دوسری طرف توجہ نہیں ہوتی۔ تربیۃ حصہ ۱ صفحہ ۵ مطبع اشرف المطابع تھانہ بھون

حال - بتوفیق الٰہی و توجہ باطنی آنقبلہ اوراد معمولہ سے غافل نہیں ہے لیکن ذکر اسم ذات و دیگر معمولات کے وقت خیالات لایعنی سے بڑی پریشانی ہوتی ہے دل ایک خیال پر نہیں جمتا

تحقیق - کچھ حرج نہیں اس کا قصد ہی نہ کیجئے ایسے عوارض تو سب کو پیش آتے ہیں اور بدون کسی خاص تدبیر کے خود بخود اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ البتہ کام کئے جانا چاہئے۔

وساوس عشقیہ کا علاج

سوال - میری ایک عزیزہ ہے۔ پہلے بھی اس کی طرف سے بدون اختیار وساوس اور طبعی الفت اسکی طرف سے ہوئی تھی اور ڈھائی ماہ تک برابر وساوس کے دورے پڑے جنھیں حد بیان سے باہر انقباض اور تکلیف قلب پر ہوتی تھی کہ پریشان کر دیا تھا دعا کرتے کرتے وہ حالت موقوف ہوگئی تھی اب میں وطن آیا وہ عزیزہ بیمار ہوئی میں اس کا معالج ہوں اس قدر وساوس و الفت اس کی طرف قلب میں حلول کر رہی ہے کہ میں پریشان ہوں اپنے اختیار سے ہرگز نہیں کرتا ہوں تو اس پر نگاہ بھی نہیں ڈالتا بوجہ خوف الٰہی کے مگر واردات قلبی کا کیا علاج کروں اور میں اجنبیات سے ہمیشہ اس قدر مجتنب رہا ہوں کہ اسی قدر انسان رہ سکتا ہے اگرچہ میلان میرا نساء کی طرف بےحد ہمیشہ سے ہے مگر اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ کے اوپر اتنا بھروسہ ہے کہ خواہ گھر سے علیحدہ رہوں مگر جب بھی کسی امر میں انشاء اللہ مبتلا نہ ہوں گا اس بارہ میں اپنے اوپر پورا قابو یافتہ ہوں مگر ان واردات بے اختیاریہ کا کوئی علاج مجھ سے نہیں ہوتا اب میں کیا کروں۔

جواب - ان وساوس کا علاج صرف یہی ہے کہ خارجاً و ذہناً اس سے بعد ہو خارجی بعد تو یہی کہ اس سے نہ ملے نہ بات کرے نہ پیام و سلام رکھے اور ذہنی بعد یہ کہ اس کا تذکرہ نہ کرے اور نہ سنے اور قصداً اس کا تصور دل میں نہ لاوے اگر بلا قصد آوے دوسری طرف متوجہ ہو جاوے اور درگاہ حق میں تضرع بھی کرے۔ تربیۃ حصہ دوم صفحہ ۴۶ مطبع مذکور

سوال - حقیر جس وقت انگریزی پڑھتا تھا اس وقت کثیر بلکہ کل نماز قضا کیا وہ نماز جب

ادا کرنا شروع کر دیتا ہوں دو چار روز کے بعد پھر چھوٹ جاتی ہے اور نماز میں دل بہت پراگندہ ہو جاتا ہے ازراہ کرم علاج فرما دیں۔

جواب۔ شاید آپ ایکدم سے بہت سی نمازیں پڑھنے لگتے ہیں تھوڑا تھوڑا پڑھیں سہل یہ ہے کہ ایک ایک نماز کے ساتھ ایک ایک نماز پڑھ لیا کریں اور دل پراگندہ ہونا اگر اختیاری خیالات سے ہے تو ان خیالات کی طرف بالقصد توجہ نہ کریں اور اگر غیر اختیاری اسباب سے ہے تو کچھ پروا نہ کریں یہی اس کا علاج ہے زیادہ درپے ہونے سے زیادہ پراگندگی ہوگی اور بے پروائی سے بعد چندے خود دفع ہو جاوے گا۔ از تربیۃ السالک حصہ سوم ص۱ مطبوعہ الامداد

حال۔ اور بعض اوقات نماز میں دل نہیں لگتا اور خیالات کا ہجوم ہوتا ہے۔

تحقیق۔ کچھ فکر نہ کریں بتدریج سب اصلاح ہو جاوے گی اپنے کام میں لگے رہیے از حصہ مذکور ص۲

حال۔ ہر چند خیالات دور کرنا چاہتا ہوں مگر دور نہیں ہوتے۔

تحقیق۔ اس کی کوشش نہ کریں مداومت ذکر و تقویٰ سے از خود یہ سب دفع ہو جاویں گے۔ از حصہ مذکور ص۲

حال۔ اور سب معمولات بہت اچھی طرح ادا ہوتے ہیں قرآن شریف پہلے بہت جلدی کے ساتھ تلاوت کرتا تھا اب بفضلہ تعالیٰ بہت ٹھہر کر تلاوت کرتا ہوں معمولات ادا کرتے وقت اور وسوسے تو آتے ہیں مگر پھر جلدی سے متنبہ ہو جاتا ہوں پھر دل کو ذکر کی طرف متوجہ کر لیتا ہوں۔

تحقیق۔ ماشاء اللہ یہ حالت محمود ہے مبارک ہو۔ از حصہ مذکور ص۳

حال۔ اور مجھ کو کسی روز درود شریف سے دلچسپی ہو جاتی ہے کسی روز تکبیر تحمید سے کسی روز استغفار سے۔

تحقیق۔ کچھ حرج نہیں اس میں مجموعہ ہی کو معمول سمجھئے۔ از حصہ مذکور ص۵

حال۔ میں جب اپنا ایسا معمول ادا کرتا ہوں جس میں دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے جیسے تلاوۃ قرآن، دلائل الخیرات، مناجات مقبول تو دفع خواطر و خیالات کیلئے نظر کتابت پر زور کیساتھ رکھتا ہوں اور نماز میں سجدہ گاہ وغیرہ پر اور اسم ذات وغیرہ میں دل کی طرف اگر کچھ خلاف ہو اصلاح فرما دیں۔

تحقیق۔ زور نہ لگاویں نگاہ پر اثر پڑیگا توجہ کا ملا لینا کافی ہے بس اتنی اصلاح ضروری تھی۔

حال۔ حسب الارشاد دالادفع وسواس کا خیال بالکل چھوڑ دیا الحمد للہ کہ اس التزام سے بہت بڑا فائدہ محسوس ہوا خصوصاً جب سے حضور کا خط عدم التفات وسواس کا آیا اس وقت سے اپنا حال سابق کے اعتبار سے اچھا پاتا ہوں اور جو جو شکایتیں کہ حضور کی جناب میں تحریر کی تھیں اس میں بہت کمی بلکہ عدم کے درجہ کو پہونچ گئی ہیں۔

تحقیق۔ مبارک ہو الحمد للہ نفع ہوا۔ از حصہ مذکور ص١٨

سوال۔ کیفیت یہ ہے کہ اب اکثر اوقات جب خالی ہوتا ہوں تو زبان پر تہلیل بہ برکت جناب جاری ہو جاتی ہے اس کے حالات مختلف ہیں چلتے پھرتے تو یوں ہی لا الہ الا اللہ اکثر اور کبھی اس کے ساتھ محمد رسول اللہ بھی اور اگر تنہائی ہوتی ہے تو خود بخود شوق پیدا ہوتا ہے کہ شدومد و ضرب کے ساتھ کرتا ہوں مگر یہ ضرب قلب پر تصور میں ہوتی ہے اور شب کو بعد نماز جس طرح قول الجمیل میں ہے اسی طرح کرتا ہوں اسی میں ذرا ذرا مزہ آتا ہے مگر تخیلات منقطع نہیں ہوتے اسی میں اکثر یہ خیال رہتا ہے کہ خیال کا دوسری جانب متوجہ ہو جانا بند ہو جاوے یہ نہیں ہوتا اس کی تدبیر اور نیز یہ طرز عمل ٹھیک ہے یا قابل ترمیم ہے اور ترمیم ہو تو کیا۔

جواب۔ اسکی خاص تدبیر اور اس کی کوشش اور اس میں کاوش نہ فرمائیے سرسری توجہ بقصد ذکر کی طرف رکھئے اس سے شدہ شدہ خودبخود خطرات قطع ہو جائینگے۔ از حصہ مذکور ص١٩

حال۔ ہر وقت قلب کے اندر آیا کرتا ہے کہ ایک جگہ رہ کر دوسری جگہ مت رہ نہ معلوم یہ القاء رحمانی ہے یا دوسرے کے جانب سے ہے کس طرح تمیز کی جاوے جب مئو میں رہتا ہوں یا کسی دوسری جگہ سے مئو میں جاتا ہوں تو شہر میں آنیکے ساتھ ہی قلب کی پریشانی میں کمی ہو جاتی ہے گاہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی موانع کی قسم سے قلب پر آگیا اور تنگی اور اضطرار قلب میں محسوس ہوتا ہے بعض وقت یوں ہی ظاہر کیا جاتا ہے کہ تو اپنی جگہ و مقام پر رہا کر۔ معلوم نہیں یہ سب کیا بات ہے اور اس کا کیا مطلب ہے۔

تحقیق۔ اگر یہ خیال مئو میں رہنے کا اور نیز مئو میں جمعیت قلب اور خارج مئو کے اس کی ضد کا احساس منجانب اللہ ہے تو اس کی علامت میرے ذوق و وجدان میں یہ ہے کہ مئو میں رہ کر معاش کا تردد اور اس کے متعلق وساوس ہجوم و غلبہ کریں تب تو اس پر عمل کیا جاوے۔ ورنہ توہم محض ہے اس پر عمل نہ کیا جاوے۔ از حصہ مذکور ص٢٠

حال۔ حالت یہ ہے پہلی دفعہ خدمت شریف سے واپس آکر ڈیڑھ برس تک اہلیہ مرحومہ کیساتھ رہنے کا اتفاق ہوا بفضل خدا روز بروز قلب سنورتا جاتا تھا اب انتقال کو ڈیڑھ برس سے زائد ہوا مگر قریب برس روز سے باوجود اس کے کہ تعلق کم ہوگیا مگر قلب کی حالت بالکل بدل گئی ہے نہ وہ حضوری ہے نہ وہ خشوع وخضوع نہ دعا میں تضرع حالانکہ معمولات و ذکر اسم ذات میں کسی قسم سے کمی نہیں ہوئی ایک بات اور ہے چونکہ قرآن شریف یا ذکر کا سلسلہ جاری ہے اسلئے دماغ کی رعایت سے غذا میں کچھ زیادتی ہوگئی ہے بخیال ضعف کے کمی نہیں کرتا ہوں مگر اکثر اوقات خواہشات نفسانی کے سبب وسواس کا ہجوم ہوتا ہے حالانکہ حق نفس کما حقہ ادا ہونے کی کامل امید نہیں معلوم ہوتی ہے اب ایسی حالت میں میں حیران ہوں کہ تجرد وازدواج میں کس کو ترجیح دوں چونکہ مجھکو پوری امید ہے کہ حضور حفاظت دین کے ساتھ مشورہ دیں گے اسلئے ملتجی ہوں کہ مفصل رائے سے سرفراز فرمائیں گے کہ اطمینان ہو دل بے ساختہ چاہتا ہے کہ خدمت فیضدرجت میں پہونچکر قدمبوسی حاصل کرکے کل مرض کی اصلاح کرلوں مگر کچھ مجبوری معلوم ہوتی ہے اگر حضور کی رائے ہو تو اسمیں بھی مضائقہ نہیں۔

تحقیق۔ کام میں لگے رہئے یہ تغیر عارضی ہے انشاء اللہ تعالیٰ انجام بخیر ہوگا تسلی رکھیں دماغ وقلب کی تقویت کا خاص اہتمام رکھیں۔ اگر خواہش کا غلبہ ہو نکاح کرلیں اگر نکاح کو مضر دین سمجھیں صبر وہمت سے کام لیں، سفر کی ضرورت نہیں حالات سے اطلاع اور مشورہ کا اتباع انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ (حصہ مذکور ص۵۳)

حال۔ احقر کا حال بہت خراب ہو رہا ہے قسم قسم کے وساوس قلب میں پیدا ہوتے ہیں یہانتک ان کا غلبہ ہوتا ہے کہ زبان پر جاری ہو جاتے ہیں ہمت کمزور ہوگئی ہے نفس کا غلبہ زیادہ ہوتا جاتا ہے معمولات سب چھوٹے ہوئے ہیں پچھلی شب میں چار بجے سے جاگتا رہتا ہوں مگر اتنی ہمت اور توفیق نہیں ہوتی کہ پلنگ سے اٹھ بیٹھوں اور کچھ پڑھ لوں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کسی نے باندھ دیا ہے پہلو کروٹیں لیتے لیتے دکھ جاتے ہیں نماز فجر بھی آخیر وقت میں میسر ہوتی ہے کیا کروں تحریر فرمادیں۔

تحقیق۔ آپ کی یہ حالت یا توغم کے سبب سے ہے یا کسی مرض سے اگر اول سبب ہے تو آپ کو کچھ تفریح مباح کا سامان کرنا چاہئے غالباً نکاح زیادہ مصلحت ہو اور اگر ثانی سبب ہے تو علاج اہتمام سے ہونا چاہئے میں بھی دعا کرتا ہوں باقی ہر حال میں یہ حالت مذموم اور خراب

نہیں کیونکہ ذم منحصر ہے معصیت میں اور اسمیں کچھ معصیت نہیں۔ حصہ چہارم ص۱ ربیع ا ۲۲ھ

حال۔ آج کل چند روز سے ہجوم وساوس ہے جو امر پیش آتا ہے اس کی طرف نماز میں اور ذکر میں اور خالی اوقات میں خود بخود قلب کو توجہ ہو جاتی ہے اگرچہ باختیار خود ایسا نہیں ہوتا مگر جس درجہ میں بھی ہے اس سے پریشانی رہتی ہے لاپرواہی بھی برتتا ہوں کہ شاید اسطرح نجات ہو مگر ابھی تک مبتلا ہوں دعا و توجہ فرمائی جاوے۔

تحقیق۔ کچھ حرج نہیں ہرگز التفات نہ کیا جاوے ضعف ونقاہت ومکارہ حسیہ از قبیل رنج وغم اس کا سبب ہے انشاء اللہ تعالیٰ خود بخود یہ کیفیت جاتی رہے گی۔ از تربیۃ حصہ چہارم ص۹۲

حال۔ حضرت بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ چلتے پھرتے وقت خیال خود بخود آسمان کی طرف دوڑتے ہیں کہ گویا ملائکہ نے عرش مجید کو اپنے اوپر اٹھا لیا ہے اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ ہم اپنی نظروں میں دیکھ رہے ہیں سوائے اس کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ یہ خیال خود بخود ہوتے ہیں ویسے اعتقاد پر تو کچھ شبہ نہیں آتا اور دوسرے یہ کہ کوئی تکلیف یا رنج نہیں ہوتا مگر سب عیش وخوشی میں نفرت ہو جاتی ہے یہ حالت امن کی ہے اور حالت رنج میں تو ہم ثابت قدم رہتے ہی نہیں اور پھر ویسی ہی سادی طبیعت ہو جاتی ہے ہر ایک چیز کے کھانے پکانے وغیرہ کو دل چاہتا ہے اور یہ تو دوسری بات ہے یہ بھی بعض اوقات ایسی حالت ہے کہ بعض اوقات طبیعت ایسی دنیا سے نفرت کھاتی ہے کہ میں دنیا سے اڑ کر ابھی آسمان کو چڑھ جاؤں۔

تحقیق۔ غالب احتمال ہے کہ دماغ میں خشکی ہو گئی ہے کسی طبیب کامل سے رجوع کرنا ضروری ہے اور موقع ہو تو یہاں آنا بھی مناسب ہے۔ مگر جب ارادہ ہو تو اول میرے قیام وطن کی تحقیق کر لیجاوے۔ از تربیۃ حصہ پنجم ص۹۸

حال۔ حضرت مرشدی قبلہ مدظلہ العالی سلام مسنون قبول باد بفضلہ بخیریت ہوں وخواستگار مزاج اقدس۔ الحمد للہ جملہ حالات قابل شکر ہیں حضور کی دعا سے جملہ کیفیات میں ترقی معلوم ہوتی ہے گاہ گاہ عالم رویا میں حضور کی قدمبوسی سے مشرف ہوتا رہتا ہوں قلب قریب قریب ہمہ دم بیدار رہتا ہے سکوت وخلوت محبوب ہے نیستی وپستی مرغوب ہے گاہ گاہ ذکر میں ایسی لذت پاتا ہوں کہ طبیعت بالکل بیخود مست ہو جاتی ہے دونوں جہان سے قلب فارغ معلوم ہوتا ہے جسم سے نکلنے کو جی چاہتا ہے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ وحضور کا تصور

گویا ہمہ دم رہا کرتا ہے بفضلہ قلب کے اندر صلاحیت اور حضور کے ساتھ بہت کچھ مناسبت پاتا ہوں حضور کی دعا سے محبت دنیا وجملہ عوارض باطنہ سے قلب کو قریب قریب طاہر وپاک پاتا ہوں وجملہ امورات تشاویش قلبیہ سے حتی الامکان بچا رہتا ہوں وقلب بھی قریب قریب ہمہ دم ساکن وجمع رہتا ہے مگر حضرت ایک بڑی خلش ہنوز باقی ہے اس کیلئے خاص توجہ ودعا فرمادیں گے اللہ تعالیٰ اس کو بھی دفع کردیں آمین وہ یہ کہ ابھی تک چشم باطن اغیار سے کور نہ ہوئی ہے گاہ گاہ ان کی نافہمی وبیہودہ گوئی سے قلب پر ملال وصدمے پہونچتے رہتے ہیں اور چند قسم کے وساوس وفکر باطل سے ان کے ساتھ قلب کا ایک لگاؤ وتعلق رہا کرتا ہے۔ اور نفس کے اندر خود پسندی بھی ہنوز باقی ہے تعریف پر تو خوش ہوتا ہے اور مذمت پر ناخوش اور حریص ہے اپنی ستائش کا اور عیب جو اور بدبیں ہے غیروں کا بس اب بھی اتنی خلش سے سخت بیزار ہوں حضرت تقاضائے قلب یہی ہے کہ ماسوا سے بالکل آزاد وفارغ ہوجاؤں اغیار اور ان کے عیبوں کا وہم تک بھی نہ ہو دنیا بھر میں سب سے گندہ وناپاک زیادہ فقط اپنا ہی وجود معلوم ہو طبیعت خوگر ہوجاوے برا بھلا برداشت کرنے کی مذمت وتعریف قلب پر یکساں ہو حضور خاص توجہ ودعا فرمادیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان سب بکھیڑوں سے بالکل پاک وصاف کردیں ماسوا سے چشم باطن بالکل کور ہوجاوے اس آنکھ سے جز اپنے معشوق حقیقی کے اور کچھ نظر نہ آوے اور ہر دم ہر لحظہ اسی کے ساتھ رہوں ایک ساعت بھی جدائی نہ ہو آمین الحمد للہ والمنہ کہ احقر حضور کی بدولت حیوان سے انسان ونابینا سے بینا ہوا اللہ تعالیٰ نے میرے قلب کو زندہ کیا اور دولت باطنی عطا فرمائی اللہ تعالیٰ حضور کو اس کا اجر دیں اور منصب اعلیٰ عطا فرمادیں اور سب سے زیادہ حضور ہی سے راضی وخوش ہوں آمین احقر حضور کے آستانہ مبارک کا ایک ادنیٰ سگ ہے امید کہ ہمیشہ دعائے خیر سے یاد فرماتے رہیں گے۔

تحقیق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ماشاء اللہ حالات نہایت عالی ہیں اللہ تعالیٰ اور اعلیٰ فرمادیں جس خلش کی شکایت لکھی ہے یہ خود بھی احوال محمودہ کی علامات سے ہے کیونکہ اثر کے زائل ہوجانے پر نہ مجاہدہ ہے نہ صبر کا اجر سو یہ کیا کمال ہے گو توسط میں غلبۂ حال سے ایسا بھی ہوجاتا ہے مگر اس کو بقا نہیں رہتا منتہی کو پھر وہی حالت عود کرتی ہے کہ ہر چیز سے اثر ہو مگر اس اثر کے مقتضا پر عمل نہ ہو صرف مبتدی ومنتہی میں اتنا فرق ہے کہ مبتدی بہت شوا

سے ضبط پر قادر ہوتا ہے اور نتیجہ آسانی ہے۔ سو اگر ضبط میں دشواری بھی ہو تو اسکے اہتمام کرنے سے واجب سے سبکدوش ہوجاتا ہے باقی وساوس کا آنا ہرگز مضر نہیں اطمینان سے مشغول رہئے فوراً تشویش نہ کیجئے میں بھی دعا کرتا ہوں۔ والسلام۔ از تربیۃ حصہ پنجم مطبوعہ الامداد صـ۱۱۲

حال۔ اور قرآن شریف اگر جہر سے پڑھتا ہوں تو بڑا مزا آتا ہے اور طبیعت لگتی ہے اور سرا پڑھتا ہوں تو یہ بات نہیں ہوتی مگر طبیعت اس کو گوارا نہیں کرتی کہ ترک کردو اور نماز میں کسی روز تو بہت طبیعت لگتی ہے اور عجیب کیفیت معلوم ہوتی ہے اور کبھی بالکل پراگندہ اور وساوس کا ہجوم ہوتا ہے مگر بحمد اللہ جبراً طبیعت کو امادہ کرتا ہوں اور لفظ سوچ سوچ کے نکالنے کی فکر کرتا ہوں تو بہت دیر کے بعد پہلی کیفیت آتی ہے مگر ہمیشہ باقی نہیں رہتی۔

تحقیق۔ کچھ حرج نہیں ابقار کی فکر میں نہ پڑے نہ رہے اپنی طرف سے امر اختیاری کی سعی کافی ہے اور وہ بھی اعتدال سے بدون کاوش و مبالغہ۔ حصہ مذکور صـ۱۱۶

حال۔ حضور آجکل میرے قلب کی عجیب حالت ہے کہ نماز کے اندر اللہ تعالیٰ کی طرف خیال کرتا ہوں تو اکثر وساوس مکروہہ پیش آنے لگتے ہیں اور جب حضور کا تصور نماز کے اندر ہوتا ہے تو وساوس مجتمعہ بھی مندفع ہوجاتے ہیں اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور کے وقت بعض وقت وساوس فاسدہ بالکل نہیں آتے تھے مگر اب اکثر آنے لگتے ہیں نماز ایسی ادا ہوتی ہے جیسے کسی کی بیگار ہو ہاں یہ بات البتہ حضور کے فیض سے محسوس ہوتی ہے کہ اگر نماز میں کچھ دیر ہونے لگے یا روزمرہ کے معمول میں فرق پیدا ہونے کی صورت نظر آوے تو اسقدر دماغ پریشان ہوتا ہے جیسے جنون کی کیفیت ہو اور جب نماز پڑھ لی تو گویا بالکل بیدلی اور وساوس ہی کے ساتھ کیوں نہ ادا ہو مگر قلب کو اطمینان ہوجاتا ہے میرا خیال یہ ہے کہ یہ حضور کی توجہ کا اثر ہے جو دل کو مجبور کر کے اس طرف لے جاتا ہے۔

تحقیق۔ ایسے امور سالکین کو عموماً پیش آتے ہیں کوئی پریشانی کی بات نہیں کام پر مداومت کرنے سے سب حالت انشاء اللہ از خود درست ہوجاوے گی ہر عارض کیلئے مستقل تدبیر کی حاجت نہیں۔ حصہ مذکور صـ۱۱۸

حال۔ وساوس میں ترقی ہے خصوصاً بوقت ذکر۔

تحقیق۔ مضر نہیں بلکہ ایک گونہ مجاہدہ ہے التفات نہ کیا جاوے اور پھر اطلاع دیجاوے۔ حصہ مذکور صـ۱۲۹

حال۔ میرے دل پر وسوسہ جات زیادہ رہتے ہیں اور بعض وقت جب کسی برے کام کیطرف رغبت دلاتے ہیں تو اللہ اپنے فضل سے بچا بھی دیتا ہے اور بعض میں مغلوب بھی ہو جاتا ہوں لیکن بعد میں از حد پریشانی و ندامت ہوتی ہے اگر آں حضرت اپنے دربار فیض سے کوئی نسخہ مرحمت فرماویں جس کی حسب ہدایت پیروی کرنے سے میری طبیعت پر اللہ اور اس کے رسول کا فضل ہو اور راہ ہدایت نصیب ہو تو کمال عنایت ہوگی اور امید ہے کہ میں اس سے محروم بھی نہ رہوں گا۔

تحقیق۔ اگر ممکن ہو معمولات ذیل مقرر کر لیجئے انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہوگا اور پھر حالات سے اطلاع دیجئے انشاء اللہ سلسلہ تلقین کا جاری رکھوں گا معمولات یہ ہیں۔

(۱) تہجد چار رکعت سے بارہ رکعت تک جسقدر سہل ہو خواہ آخر شب میں یا عشاء کے بعد۔

(۲) بعد تہجد کے یا اور کسی وقت فرصت ہو ذکر لا الہ الا اللہ چھ سو سے بارہ سو تک اتنی آواز سے کہ اپنی آواز کان میں پڑتی رہے اور دوسروں کو پریشانی نہ ہو کبھی کبھی درمیان میں محمد رسول اللہ ملا لیا جاوے۔

(۳) سوتے وقت محاسبہ نفس یعنی تنہا بیٹھکر دن بھر کے گناہوں کو یاد کر کے سوچنا کہ گویا میدان قیامت قائم ہے اور میں حق تعالیٰ کے روبرو حاضر ہوں اور ایک ایک گناہ پر باز پرس ہو رہی ہے اور میں لاجواب ہو ہو جاتا ہوں اور میرے لئے سزا کا حکم ہو چکا ہے اور میں اس وقت معافی کی درخواست کر رہا ہوں بس ایسے وقت میں جس کیفیت سے معافی کی درخواست کی جا سکتی ہے اسی طرح اس وقت استغفار میں مشغول ہونا چاہئے اور عہد کرنا چاہئے کہ میں پھر نافرمانی نہ کرونگا اور اسی خیال میں سو رہنا چاہئے پھر صبح اٹھتے ہی یاد کیا جاوے کہ میں شب کو کیا عہد کر چکا ہوں اور جب کسی معصیت کا تقاضا ہو اس عہد کو یاد کر لیا جاوے اور اللہ کے حاضر و ناظر ہونیکا خیال کر لیا جاوے انشاء اللہ تعالیٰ روز بروز حالت درست ہوتی جاویگی اور پھر اطلاع دیجئے

حصہ پنجم ص۱۲۱

حال۔ بندہ حتی المقدور کوشش کرتا ہے مگر خیالات فاسدہ آتے ہیں جو کہ بنفسہ معصیت نہیں مگر مفضی الی المعصیت ضرور ہیں اور داعی کے ہوتے ہوئے اجتناب دشوار ہے

تحقیق۔ اطاعت تو یہی ہے کہ دشواری کو بھی برداشت کرے۔

حال۔ اسلئے تحریر فرمادیں کہ جس کی وجہ سے سبب ہی مفقود ہو جاوے۔

تحقیق۔ اطاعت و ذکر کے دوام سے خود بخود اس داعی میں ضعف ہوجاتا ہے کوئی خاص طریق نہیں۔ حصہ پنجم ص۱۴۹

حال۔ دو شبہے ہر وقت قلب کو پریشان کرتے ہیں ایک تو باطن میں جب قلب پر انوار کا نزول ہوتا ہے جس سے قلب میں حرکت پیدا ہوکر سارے جسد میں پھیلتی ہے اور اسکے اندر عجیب قسم کے خیالات و حالات پیدا ہوتے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے کچھ پتہ نہیں چلتا کہ موجب ترقی ہے یا مکر اور خطرہ کی چیز ہے ولا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون کا خیال آیا ہے تو دل ڈرتا ہے مگر بندہ بندہ ہے کر کیا سکتا ہے۔

تحقیق۔ دو چیزوں کے ہوتے ہوئے مکر و خطرہ کا وسوسہ بھی نہ لایا جاوے ایک اتباعِ سنت دوسرا حبِ شیخ۔

حال۔ دوسرے ظاہر میں ایک شبہ اور پریشانی یہ کہ جب میں اپنی زوجہ سے ہمبستر ہوتا ہوں تو اس وقت بھی پریشانی اور قلب میں سختی پاتا ہوں حالانکہ شرعی طور پر کوئی خلاف ظاہر میں نظر نہیں آتا ہر چند غور کرتا ہوں مگر کچھ پتہ نہیں چلتا امید کہ ان کو دفع فرما کر مطمئن کیا جاؤں

تحقیق۔ یہ پریشانی اور سختی خیال ہے حرارت کم ہوجانے سے کیفیت شوقیہ میں ایک قسم کی افسردگی آجاتی ہے سو وہ کوئی چیز نہیں جس کا فقدان موجب تشویش ہو۔ حصہ مذکور ص۱۷۳ و ۱۷۴

حال۔ تھوڑے دنوں سے خاتمہ کی طرف سے قلب کے اندر ایک خدشہ پیدا ہوگیا ہے یاد آنے پر جی دہڑ سے ہوجاتا ہے وہ یہ کہ نہیں معلوم کہ اس حالت غشی و بے اختیاری میں کونسی حالت قلب پر وارد ہوتی ہے آیا محبت دنیا کا غلبہ ہوتا ہے یا لقائے حق کا مبادا اگر شیطان مردود کا قابو چل گیا اور محبت دنیا کا غلبہ ہوا اور نعوذ باللہ من ذالک کہیں اسی حالت مکروہہ میں جان نکل گئی تو پھر کیا کروں گا ہائے تب تو ہمیشہ کے لئے ہلاک و تباہ ہوجاؤنگا اور سارا کرا کرایا خاک میں ملجاویگا۔ جو بدبخت کہ یہاں سے دنیا کی محبت لیکر روانہ ہو بھلا اسے لقاء حق کہاں نصیب امید کہ حضور احقر کے لئے خاتمہ بالخیر ہونے کی دعا فرماتے رہیں گے اللہ تعالیٰ حضور کو زمرہ صالحین و صدیقین میں اٹھا دیں آمین۔

تحقیق۔ اس کا ہرگز وسوسہ نہ کریں اگر خدانخواستہ ایسا ہو بھی تو مضر نہیں میرا رسالہ خاتمہ بالخیر ضرور دیکھئے تمام شبہات انشاء اللہ رفع ہوجائیں گے اور تسلی ہوجائے گی۔ حصہ مذکور ص۱۸۰

حال۔ اس سے قبل والا خط بھیجنے کے بعد قلب کے اندر ایک دہشت و ندامت پیدا ہوگئی

تھی اور تا آنے جواب قلب کی وہی کیفیت رہی بعض مضامین پیرایۂ ادب و تہذیب سے کچھ گرے ہوئے معلوم ہونے لگے تھے جب جواب دیکھا جب جاکر جی میں جی پڑا اور قلب کو مسرت ہوئی لہذا امیدوار ہوں کہ بشر ہوں ممکن ہے کہ کبھی چوک و لغزش ہو جاوے تو حضور اس کو اپنے فضل و کرم سے معاف فرما کر اصلاح فرما دیا کریں۔

تحقیق۔ اول تو کوئی بے تہذیبی نہیں ہوئی اور اگر ہو بھی تو صدق اور محبت میں سب معاف ہے ہرگز وسوسہ نہ لاویں۔ حصہ مذکور ص ۱۹۲

حال۔ واقعات متاخرہ خواب میں کثرت سے دکھلائی دیتے ہیں قلب کو اس سے ایک طرح پریشانی سی ہوتی ہے اور خوف ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ باعث ابتلاء ہو خواہش یہ ہے کہ حالت موقوف ہو جاتی تو اچھا ہوتا۔

تحقیق۔ واقعات کا انکشاف اگر بلا توجہ و بلا استحسان ہو تو کچھ مضر نہیں بس متوجہ نہ ہونا کافی ہے خواہ موقوف ہو یا نہ ہو یہ بھی ایک قسم کا مجاہدہ ہے کہ ایک امر کے وقوع سے دلچسپی نہیں پھر خلاف مذاق اس کا وقوع ہو رہا ہے ممکن ہے کہ موقوف نہ ہونے تک حق تعالیٰ کو اجر صبر کا عطا فرمانا ہو۔ حصہ مذکور ص ۲۲۴

حال۔ وساوس جب کبھی نماز وغیرہ میں زیادہ آتے ہیں تو میں بہت خوش ہوتا ہوں کہ خوب تفریح ہو رہی ہے اور میرے ثواب میں کچھ کمی بھی نہیں ہوئی اس خیال سے پریشانی بالکل نہیں ہوتی اور پھر وساوس کم ہوتے ہوئے معلوم ہونے لگے اور میں سمجھتا ہوں کہ شیطان عجب بیوقوف ہے کہ آرام و تفریح دے رہا ہے انہیں سب حرکتوں سے شاید شیطان نے نسیان کا طریقہ کر لیا ہے مگر چونکہ ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا موجود ہے۔ اس باعث سے امیدوار کو اطمینان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیں اور شیطان کو خائب و خاسر کریں حضور مدد فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھکو اس پر غالب کر دیں۔ والسلام

تحقیق۔ سب مقدمات ٹھیک ہیں صرف جزو اول میں ایک گونہ خطاء اجتہادی ہے کیونکہ یہ خیال کبھی مفضی ہو سکتا ہے وساوس کے ذاتاً مذموم نہ سمجھنے کی طرف اور انکا ذاتاً مذموم نہ سمجھنا کبھی مفضی ہو جاتا ہے اون کے ابقاء کی طرف اور ابقاء عمداً مضر ہے وکل ما یفضی الی المضر ولو فی بعض الاحیان مضر اس قدر اصلاح کی اس میں ضرورت ہے۔

حصہ مذکور ص ۲۵۶

حال۔ ذکر اسم ذات اگر بالجہر کرتا ہوں تو وساوس ریا پیدا ہوتے ہیں اور اگر بالخفی کرتا ہوں تو گلا دکھنے لگتا ہے۔ ہر دو شق پر لفظ اللہ زبان سے نکلتا رہتا ہے اور قلب امور خارجیہ از محبت کی طرف متوجہ رہتا ہے جس سے جی اکتاتا ہے۔

تحقیق۔ وساوس ریا مضر نہیں لہذا بالجہر ہی کرنا بہتر ہے اسی طرح قلب کا امور خارجیہ کی طرف متوجہ رہنا اگر بلاقصد ہو کچھ مضر نہیں اسی طرح جی اکتا جانا بھی مضر نہیں بلکہ اس حالت میں اگر شغل جاری رکھا جائے یہ ایک مجاہدہ ہے جس میں نافع ہونے کی قوی امید ہے بہر حال کام کرنا چاہئے کام کرنا خواہ کسی طرح سے ہو کام نہ کرنے سے افضل ہے قال الرومیؒ ؎

دوست دارد دوست ایں آشفتگی　　کوشش بیہودہ بہ از خفتگی

تربیۃ حصہ مذکور ص۲۶

حال۔ علاوہ ازیں ایک مرض صعب کا نہایت شاکی ہوں حتی الوسع اس کے دفعیہ کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی وہ مرض یہ ہے کہ بعض وقت وساوس وخطرات کا اپنے دل میں نشان بھی نہیں پاتا اور بعض وقت وساوس وخطرات کا اس قدر ہجوم ہوتا ہے اور وساوس خطرات بھی وہ کہ شاید کسی دہریہ کو بھی نہ آتے ہوں اس وقت دل چاہتا ہے کہ کسی ترکیب سے خودکشی کر لوں تاکہ خس کم جہاں پاک کا مصداق ہو جاوے ایسے نالائق نابکار کا دنیا میں رہنا ہی نہیں چاہئے اسلئے خدمت والا میں عرض پرداز ہوں کہ اس کے لئے خاص توجہ مبذول فرمادیں اور دعا سے امداد فرمادیں۔ والسلام

تحقیق۔ دعا سے کیا عذر ہے مگر یہ حالت خود مذموم ہی نہیں جس کو ایسا مہتم بالشان سمجھا جاوے صحابہ سے اکمل و افضل تو کسی کی حالت نہ تھی حدیثوں میں مصرح ہے کہ ان کو ایسے وساوس آتے تھے کہ وہ جلکر کوئلہ ہو جانا زیادہ محبوب سمجھتے تھے ان کو زبان پر لانے سے اور طبیب کامل صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اون کی صریح ایمان کی علامت قرار دی پس جو امر علامت ایمان ہو اسپر اگر مسرت نہ ہو تو غم کے بھی کوئی معنی نہیں۔ والسلام

تربیۃ حصہ مذکور ص۲۶۱

حال۔ بندہ تو یوں ہی گنہگار ہے اس میں کوئی شک نہیں مگر طلب جاہ اور خوف روبشی نے بالکل ہلاک کر دیا اس کے دفع میں ہمیشہ پروردگار سے توفیق کا خواہاں ہوں لیکن ہرگز مفید

نہیں ہوتی لہذا دعائے خیر کا خواستگار ہوں۔

تحقیق۔ اپنی طرف سے خیالات مذمومہ کو دفع کرتے رہو اور جو بلا قصد آویں ان پر کچھ مواخذہ نہیں ہے بیفکر رہو دفع میں زیادہ مبالغہ کرنا قلب کو ضعیف اور بیکار کر دیتا ہے ان لنفسك عليك حقا وان لجسدك عليك حقا یاد رکھنے کے قابل حدیث ہے والسلام۔ ترتیبہ حصہ پنجم صـ ٢٦٦

حال۔ بعض اوقات بوقت تلاوت قرآن مجید شکوک وخیالات فاسدہ می آیند۔

تحقیق۔ وساوس ضررے ندارند بلکہ بریں مصالح مترتب میشوند لسوئش التفات نکنند نفیاً نہ اثباتاً خود بخود دفع میشود۔ ترتیبہ حصہ ششم صـ ٣ ربیع الاول از ١٣٣٦ھ

حال۔ وسوسہ ہوتا تھا کہ اگر خدا ہوتا تو کیا جواب نہ دیتا (نعوذ باللہ من ذلک) میں تعین کے ساتھ جواب دیتا کہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ تو بلا واسطہ تکلم ہوا ہی نہیں اور اے نفس تو کیا چیز ہے آخر یہ وسوسہ مضمحل ہو گیا اور دیگر وساوس کو بھی میں یوں دفع کرتا رہا اور اب سب کم ہو گئے کہ اس وسوسہ کی حالت میں اگر تیرا انتقال ہو گیا تو کیسا مرنا ہوگا پس اتنا سوچنے سے دفع ہو جاتا تھا۔

تحقیق۔ وساوس کو جواب سے دفع کرنا مضر ہے اس کا علاج عدم التفات ہے نہ جلباً التفات ہو نہ سلباً۔ ترتیبہ حصہ ششم ربیع الاول از ١٣٣٦ھ

حال۔ وسواس بہت زیادہ آتے ہیں۔

تحقیق۔ وسواس مضر نہیں قصداً اس طرف التفات نہ کریں۔ ترتیبہ حصہ ششم ربیع الاول ١٣٣٦ھ

حال۔ بندہ بعد از تہجد ١٢ تسبیحات پڑھتا ہے اور چوبیس ہزار مرتبہ اللہ اللہ بومیہ کرتا ہوں ذکر کرتے وقت کبھی تو دل خوب لگتا ہے خطرات کے مغلوب ہونے کی وجہ سے اور کبھی خطرات غالب ہوتے ہیں حتیٰ کہ اصل خیال کہ اللہ تعالیٰ مجھکو دیکھ رہے ہیں بالکل خبط ہو جاتا ہے کہ فقط صورت ہی صورت رہجاتی ہے اور دل معلوم نہیں کہاں کہاں ہوتا ہے اور کیا کیا کرتا ہے پھر کبھی مستیقظ کی طرح یاد آتا ہے تو دو تین کلمہ کہکر نائم کیطرح معلوم نہیں کہاں چلا جاتا ہے ان کو رفع کرنے کے لئے کوشش نہیں کرتا ہوں بلکہ خداوند تعالیٰ کا تصور باندھنے میں کوشش کرتا ہوں مگر یہ کوشش بندہ کی غیر کافی پڑتی ہے آخر متحیر ہو کر بدستور لگا جاتا ہوں کبھی متیقظ کبھی نائم کبھی متیقظ کبھی نائم اکثر غیر وقتوں میں جو پڑھنے سے زائد ہیں وسوسی

رہتی ہے کہ جیسے تر لکڑی میں آگ لگی ہوتی ہے تو اس کی وجہ سے زبان پر بھی لفظ اللہ اللہ کا جاری ہوتا ہے کہ جیسے سینہ میں تھا مگر یہ فقط زبان پر جاری ہونے سے تسکین نہیں ہوتی جب تک جہر نہ کروں بلکہ جہر بھی ایسی حد تک کہ خانقاہ میں اس حد تک کوئی نہیں کرتا اور بقدر استراحت حرکت بھی کرنی پڑتی ہے اور یہ دلسوزی حضور کی مجلس میں بیٹھ کر اکثر زیادہ ہوتی ہے اس دلسوزی ہی کی وجہ سے میں حضور کے تشریف لیجانے کے بعد ظہر کے بعد بھی وظیفہ اللہ اللہ کا کیا کرتا ہوں اور عصر کے بعد بھی اکثر اور مغرب کے بعد اکثر ہمیشہ کیا کرتا ہوں اور وظیفہ معینہ چوبیس ہزار صبح ۱۱ بجے سے پہلے کر چکتا ہوں یہ خطرات جہراً کرنے سے کم ہوجاتے ہیں مگر جیسا جہر کہ ابھی مذکور ہوا کہ جس مقدار تک یہاں پر کوئی بھی نہیں کرتا جیسا وظیفہ میں دل لگی ہوتی ہے ایسی قرآن مجید کی تلاوت میں اور نماز میں تسکین نہیں ہوتی۔

تحقیق۔ ابتدا میں ایسے ہی حالات پیش آتے ہیں یہ سب مقدمات قرب من المقصود کے ہیں کام کئے جائے جو شخص صحیح رستہ پر چلتا ہے ضرور پہونچتا ہے رستہ یہی ہے جس پر آپ چل رہے ہیں وساوس کے ہجوم سے پریشان نہ ہوں اپنے قصد توجہ ذکر کیطرف رکھئے بس کافی ہے۔

تربیۃ حصہ ششم ربیع اول از ۱۳۵۶ھ ص ۲۹ و ۳۰

حال۔ جو کچھ نئی بات پیدا ہوئی وہ یہ ہے کہ کچھ عرصہ سے کلام مجید کے کلام الہی ہونے میں کچھ شک سا ہونے لگا تھا۔ اور میں اس کو دل سے نکالنے کی بہت کوشش کیا کرتا تھا لیکن ادھر چار یا پانچ روز سے اس بیہودہ خیال میں کچھ زیادتی ہے اور اسی طرح یہ ہوا کہ حضور رسالتمآب کے رسول ہونے میں بھی نعوذ باللہ شک ہونے لگا اس عرصہ میں اکثر حالات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھتا رہا ہوں مثلاً اسلام الحقوق والفرائض لیکن بجائے اس کے کہ یہ فاسد خیالات دل سے نکلیں ہر ایک لفظ سے کچھ برعکس ہی خیال دل ہوتا رہتا ہے گو کہ دل سے میں خدا کے وجود اور خدا کی وحدانیت کا قائل ہوں اور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول برحق سمجھتا ہوں اور لا الہ الا اللہ پر میرا ایمان ہے اور دل میں اس خیال پر بہت بہت لعنت ملامت کرتا رہتا ہوں اور یہ خیال فاسد مجھ طبعاً نہیں ہے لیکن جب غور کرتا ہوں یا کوئی کتاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کی نظر سے گذرتی ہے تو یہ فاسد خیال ضرور پیدا ہوجاتا ہے جس سے طبیعت بہت پریشان رہتی ہے جب سے یہ خیال ذرا سختی کیساتھ آنے لگا اس وقت

سے میں نے درود شریف پڑھنے میں زیادتی کر دی ہے اور اس قسم کی کتابیں پڑھنا ترک کردیا ہے حضور میرے واسطے دعا فرمادیں کہ میرا انجام بخیر ہو اور یہ فاسد خیالات دل سے نکل جاویں گو کہ کوشش کرتا ہوں لیکن نماز میں جی نہیں لگتا اور ہر وقت طبیعت پریشان رہتی ہے اور جی گھبرایا کرتا ہے اکثر بلکہ بیشتر حضور کی قدمبوسی کا ایک ولولہ سا اٹھتا رہتا ہے اور بعض اوقات طبیعت بیچین ہو جاتی ہے کہ اس وقت خدمت والا میں پہونچ جاؤں اور اس بات پر بہت تعجب ہوتا ہے کہ جب ایسے فاسد خیالات دل میں آتے ہیں تو حضور کی جانب کیوں اتنا میلان خاطر ہے کیونکہ حضور کی قدمبوسی کا شوق تو صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔

تحقیق۔ یہی یقینی علامت اور دلیل ہے اس کی کہ یہ کبھی آئینہ قلب کے اندر نہیں باہر ہے جو اندر بھی نظر آتی ہے انسان بے اختیاری خیالات کا مکلف نہیں بالکل مطمئن رہئے ذرا التفات نہ کیجئے اس سے از خود انشاء اللہ تعالیٰ دفع ہوجاوے گا دفع میں زیادہ مبالغہ نہ فرمائیے۔ ترتیہ حصہ ششتم ربیع اول [illegible]

حال۔ معمولات بندہ علی الدوام بارہ تسبیح بعد تہجد و چوبیس ہزار اسم درمیان فجر و ظہر میں کیفیت دو تین دن ہوئے کہ حدیث النفس ماسوائے ذکر کے بکثرت رہتا ہے جسکی وجہ سے بہت پریشانی ہوتی ہے اس کا علاج مرحمت فرما دیجئے۔

تحقیق۔ اس کا علاج بجز عدم التفات کے کچھ نہیں اور وہ بھی بقصد علاج نہیں بلکہ اس قصد سے کہ شارع علیہ السلام نے جب اس کو مہتم بالشان نہیں قرار دیا ہم کیوں قرار دیں البتہ خود قصداً نہ لایا جاوے غرض نہ جلب ہو قصداً نہ سلب ہو قصداً اس کے لئے لازم ہوگا مسلوب ہو جانا طبعاً۔ تربیۃ حصہ ششتم ربیع اول [illegible] صفحہ ۵

حال۔ چند روز سے پریشانی رہتی ہے اور معاصی کی کچھ کثرت ہے اسوجہ سے بعض مرتبہ اپنے سب کئے ہوئے کو برباد و بیکار سمجھتا ہوں دعائے خیر فرمادیں تاکہ تسلی ہو اور بعض مرتبہ وساوس شیطانی کا غلبہ ہوتا ہے کہ عبادت کس واسطے کرتا ہے امید کہ اس کا علاج تحریر فرمادیں۔

تحقیق۔ اختیاری مرض کا کہ کثرت معاصی ہے علاج کہ ہمت ہے نیز اختیاری ہے اور کیا علاج بتلاؤں۔ باقی وساوس گو غیر اختیاری ہیں مگر وہ مرض ہی نہیں اس کا بھی

علاج یہ ہے کہ کچھ علاج نہ کیا جاوے یعنی التفات ہی نہ کیا جاوے۔ ترجیح حصہ ششم ص۵۱

حال۔ نماز میں توجہ الی اللہ کامل یعنی اول سے آخر تک نہیں رہتی خطرہ آتا ہے بے اختیاری مگر طبیعت بھی مشغول ہو جاتی ہے اس خطرہ میں گویا خطرہ اختیاری ہو جاتا ہے۔

تحقیق۔ ابتداء میں ایسا ہی ہوتا ہے لیکن ہمت نہ ہارنا چاہئے۔ برابر کوشش میں لگے رہیں انشاء اللہ تعالیٰ ایک روز حالت مطلوبہ پیدا ہو جاوے گی۔ ترجیح حصہ مذکور ص۱۶

حال۔ شمس الحق البازغۃ فی البلاد وحجۃ اللہ البالغۃ علی العباد سیدی وسندی وسیلۃ یومی وغدی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور والا ؎

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو — شیئاً للہ از جمال روئے تو
نفس و شیطاں در پئے راہم زدن — چشم دارم ہمتے از سوئے تو
صد ہزاراں راہ بندی زغرق — آفریں بردست و بر بازوئے تو

حضرت کچھ دنوں سے قلب کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ خیال کر کے افسوس معلوم ہوتا ہے اور طبیعت پریشان ہو جاتی ہے حضور ہی کے ہاتھ میں اس کا علاج ہے وہ حالت یہ ہے کہ جب کوئی شخص کچھ بات چیت کرتا ہے تو اس کی نسبت اکثر یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ شخص جھوٹ بولتا ہے اور بہت کم اس کے صدق کا گمان ہوتا ہے اور جب مجھکو بدظنی اس کے کذب کی ہوتی ہے تو اس وقت میں خاموش ہونا مناسب جانتا ہوں اور ہوں ہاں نہیں کرتا کیونکہ میرا قلب اس کی تکذیب کرتا ہے اور قلب کے خلاف کرنے سے مجھکو سخت تکلیف ہوتی ہے اور اس کا اثر بہت دیر تک رہتا ہے اور بات کرنیوالے کے سامنے خاموش رہنے سے وہ خیال کرتا ہے کہ میری بات انہوں نے صحیح نہیں مانی اسپر وہ چاہتا ہے کہ اس سے تصدیق کرانی چاہئے اس قسم کی کوشش سے میری طبیعت نہایت برہم ہوتی ہے یہانتک کہ غصہ آجاتا ہے اور جی چاہتا ہے کہ اس شخص سے گفتگو نہیں کرنی چاہے اور تعجب یہ ہے کہ اس طرف کے تمام لوگ ایسے ہی نظر آتے ہیں حتی کہ اگر کوئی بات دین کے متعلق اپنی ظاہر کرتے ہیں تو اسپر بھی یہ گمان بد ہوتا ہے کہ باتیں تو بہت اچھی کہتا ہے مگر خود اس کے دل میں ان کا رسوخ نہیں ہے چنانچہ جب معاملہ کوئی انہیں باتوں کی نسبت پیش آتا ہے تو ان کا اثر بالکل نہیں معلوم ہوتا یہانتک کہ اگر قسم کھا کھا کر تصدیق کرائے تو ظاہری صورت سے تو قبول کرنا پڑتا ہے مگر دل ابا کرتا ہے

اور یہ حالت نہ بالقصد میری توجہ اور خیال سے ہوتی ہے۔ نہ پہلے اس کی طرف ذہن جاتا مگر اثنار گفتگو میں توہمات لایعنی آنے لگتے ہیں میں اکثر اپنے قلب کی حالت پر افسوس کرتا ہوں کہ شاید یہ بدظنی وساوس شیطانیہ سے ہو اور اکثر توبہ و استغفار کرتا رہتا ہوں اور جو باتیں دوسروں میں دیکھتا ہوں ان کو اپنے اندر ہونیکا خیال کرتا ہوں اور چونکہ شیطان کا غلبہ ہو گیا ہے اس وجہ سے دوسروں میں دکھلاتا ہے اور اس طرح پر غرور اور ہلاکت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے بعض وقت بالکل خالی الذہن ہو کر استغفار پڑھتا ہوا چلا جاتا ہوں اور ایک دم کسی شخص کا ناگہانی خیال یا کوئی بات یاد آجاتی ہے جس کے سبب سے طبیعت میں غصہ یا حدیث النفس کا ظہور ہو جاتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ طبیعت میں آگ لگ گئی اور سارا جسم حرارت سے گرم ہو جاتا ہے پھر جب غور کرتا ہوں تو اس حرکت سے سخت ندامت ہوتی ہے اور کبھی کبھی تو بڑبڑانے لگتا ہوں اور گالیاں دینے لگتا ہوں پھر جب خیال ہوتا ہے کہ یہ کیا بیہودہ حرکت ہے تو توبہ اور استغفار کرتا ہوں مگر اسپر بھی رہ رہکر خیال سابق عود کرآتا ہے۔ یہ حالت مذمومہ پہلے تو نہ تھی مگر خدا جانے کیا خرابی ہو گئی ہے جس سے یہ کیفیت ظاہر ہوئی سوائے غلبۂ شیطان کے اور کوئی بات ذہن میں نہیں آتی حضور توجہ فرمائیں اور کوئی خاص تدبیر اس کے دفعہ کے لئے ارشاد فرمائیں تو عمل میں لاؤں انہی وجوہات سے میں نے سب لوگوں سے ملنا چھوڑ دیا ہے الا ماشاء کیونکہ خیالات باطلہ سے طبیعت مکدر ہوتی تھی اور اب جی بھی کسی سے ملنے کو نہیں چاہتا بلکہ یہی خیال اکثر ہوتا ہے کہ جو ملنے والے ہیں ان سے بھی کوئی صورت ایسی نکل آوے کہ ملنا ملانا بند ہو جاوے بعض دفعہ جب کسی کے پاس پہونچ جاتا ہوں یا وہ آجاتا ہے تو نہ معلوم کہاں سے طبیعت کے اندر ایک قسم کی صفت مذموم پیدا ہو جاتی ہے کبھی کبر کبھی حسد کبھی غضب کبھی خباثت گو اس کا ظہور خدا کے فضل اور حضور کے فیض محض سے نہیں ہوتا مگر ایک دم سے قلب میں اکثر خدا جانے کہاں سے آجاتا ہے اور ظاہرا کوئی موقع بھی نہیں معلوم ہوتا یہانتک کہ اگر راستہ پر کوئی عورت جاتی ہو تو اس وقت شہوت کا ہیجان محسوس ہوتا ہے مگر چونکہ نگاہ نیچی رہتی ہے اس وجہ سے اثر مترتب نہیں ہوتا اور حضور کے فیض سے اجنبی وغیر محارم کی طرف دیکھتے ہوئے ایسی شرم معلوم ہوتی ہے جیسے عورتوں کو کسی مرد کے دیکھنے سے معلوم ہونی چاہئے حضور یہ سوتی ہوئی بھڑیں کیسے جگ

پڑیں کہ اس قدر تکلیف دے رہی ہیں پہلے اس قسم کی باتیں نہیں ظاہر ہوتی تھیں آجکل میرے قلب کی مثال بالکل ویسی ہی ہے جیسے تنکے کی کہ جس طرف کی ہوا متحرک ہو اسی طرف خفیف سی حرکت سے مائل ہوجاتا ہے مگر محض حضور کا فیض ہے کہ ٹوٹنے سے محفوظ رہتا ہے ورنہ یہ عوارض تو کوہ ہیں اور قلب کاہ اور ظاہر ہے کے برتابد کوہ را یک برگ کاہ۔ مگر چونکہ اولیاء اللہ کی شان یہ ہے ؎

اولیا را ہست قدرت از الٰہ　　کوہ بردازند بریک برگ کاہ

لہذا امید ہے کہ حضور التفات فرماکر اس کاہ کو کوہ کا متحمل بنادیں گے۔

تحقیق۔ ایسے حالات منتہی کو پیش آتے ہیں اور ان کے لئے مجاہدہ ثانیہ کی حاجت ہوتی ہے اور اس کا رنگ مجاہدہ اولیٰ سے جدا ہوتا ہے وہ مجاہدہ یہ ہے کہ ان امور کی طرف عملاً یا علماً مطلق التفات نہ کیا جاوے بس ذکر کی طرف توجہ منصرف و منعطف کردیجائے انشاء اللہ تعالیٰ جاء الحق وزہق الباطل کا ظہور ہوگا۔ تربیت حصہ ششم ربیع الاول ص ۹۳

حال۔ بفضلہ تعالیٰ حضرت والا کی توجہ سے خطرات اور وسوسوں میں کمی ہے۔

تحقیق۔ الحمد للہ۔

حال۔ خطرہ اور وسوسہ میں کیا فرق ہے ارشاد فرمائیے۔

تحقیق۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔

حال۔ بعض بعض وسوسہ ایسے آتے ہیں جس سے دیر تک ندامت اور پریشانی اور حسرت رہتی ہے بار بار یہ خیال ہوتا ہے کہ جن لوگوں کو تجھ سے اس قدر محبت اور اس قدر شفقت ان کے متعلق تیرا قلب اس قدر گندہ اور ناپاک۔

تحقیق۔ اگر دل سے برا سمجھا جاوے کچھ غم نہیں حسرت میں بھی مشغول ہونا مضر ہے۔

حال۔ اللہ تعالیٰ سے کئی مرتبہ دعا کی حضرت سے بھی التجا ہے دعا کی رفع خطرات اور وساوس کی۔

تحقیق۔ دعا بہتر ہے لیکن اگر یہ رفع نہ ہوں کچھ ضرر نہیں۔ تربیت حصہ مذکور ص ۴۶

حال۔ ناچیز نے عرصہ ایک سال چھ ماہ کا ہوا ایک استفسار وساوس شیطانی کی بابت آنحضور کی خدمت میں روانہ کیا تھا جس کا جواب حضور نے مجھ ناچیز کو روانہ کردیا تھا اب وساوس شیطانی کا وہ زور وشور تو نہیں ہے کہ جو پہلے تھا لیکن اب بھی بہت کثرت سے ایک

وسوسہ آتا ہے جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوجاتا ہوں اور اس کا اثر کئی دن تک رہتا ہے پھر دس یا پندرہ روز تک دور ہوجاتا ہے اور پھر آتا ہے وہ یہ کہ اہل ہنود اکثر سورج کی پرستش کرتے ہیں بس شیطان مردود سورج کی پرستش کی محبت میرے دل میں بھڑکاتا ہے۔ اور جب یہ خیال یا وسوسہ دور ہوجاتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی بابت نماز میں یا قرآن شریف پڑھنے میں وسوسے آنے لگتے ہیں جس سے طبیعت کو بہت پریشانی ہوتی ہے سورج کا وسوسہ چھ ماہ سے برابر آرہا ہے دن کو غسل نہیں کرتا ہوں اکثر اہل ہنود جب نہاتے ہیں تو سورج کی پرستش کرتے ہیں وہی وسوسہ میرے دل میں بھی آتا ہے اور خدا ورسول کی محبت بھی بالکل دل سے اٹھ گئی لہذا مجھ ناچیز گنہگار کے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالے بتصدق اپنے حبیب کے اپنی محبت اور اپنے حبیب کی محبت قائم کرے اور شیطان مردود کے وسوسوں سے جب تک میری زندگی ہے نجات دے آمین۔ خرچ میرے پاس نہیں ہے ورنہ حضور کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوکر برے افعال سے توبہ کرتا اور بیعت ہوتا مجبور ہوں۔

تحقیق۔ جو وسوسہ بلا اختیار و بلا قصد آئے اس سے دین میں ذرا بھی ضرر نہیں پھر کیوں غم میں مبتلا ہوتے غم کرنے سے یا اس کے دفع میں زیادہ کوشش کرنے سے زیادہ ترقی ہوتی ہے بالکل غم نہ کریں خواہ کیسے ہی وسوسے آدیں کام میں لگے رہیں۔

تربیۃ حصہ ششم صـ ۹۰

حال۔ بے اختیاری خیالات مشتتی اگر ہر کام میں بہت نقصان کرتے ہیں خصوصاً نماز پڑھانے میں دفع کرنے میں بہت کوشش کر رہا ہوں التماس از آنحضرت یہ ہے کہ بندہ کی ایسی حالت ناقصہ پر دعا خیر فرمادیں۔

تحقیق۔ بجائے ان کو قصداً دفع کرنے سے یہ زیادہ نافع ہے کہ اس وقت کسی دوسرے امر خیر کی طرف کسی قدر اہتمام کیساتھ توجہ کردیا جاوے وہ خیالات از خود مندفع ہوجاویں گے اور اس پر بھی اگر ان کا کچھ بقیہ رہے تو پروا نہ کی جاوے اس طرح از خود مضمحل ہوجاویں گے میں بھی دعا کرتا ہوں۔

تربیۃ حصہ ششم صـ ۹۱ ربیع اول

حال۔ حالت احقر یہ ہے کہ کئی بار تروز شب میں طبیعت پریشان ہوتی ہے اور حسرت ودرد اندیشہ حرمان سے حزیں ہوکر مبتلا باہ و بکا ہوجاتا ہوں۔

تحقیق۔ اس کا سبب غالباً مرکب ہے دو چیزوں سے ایک سوء مزاج طبی اسکا علاج طبیب سے ضروری ہے دوسرا طلب مقصود کے ساتھ مقصود کی تعین میں غلطی اس کا علاج تربیت کا مطالعہ ہے اگر یہ دونوں امر نہیں تو قبض طبعی ہے جو حالات رفیعہ سے اور نفع میں بسط سے زیادہ ہے اور جب علم الٰہی میں مصلحت ہوتی ہے تو خود زائل ہو جاتا ہے اس کا ادب صبر و تفویض ہے۔

حال۔ اور نیز شب کو سونے کیواسطے جو لیٹا ناگہاں قلب سے کشش پیدا ہو کر اوپر کا حصہ جسم نہایت بھاری ہو گیا حتی کہ حرکت کرنی دشوار ہو گئی چار یا پانچ منٹ یہی کیفیت رہی۔

تحقیق۔ اس کا سبب متعین ضعف بدن ہے طبیب سے مشورہ کیا جاوے۔

تربیۃ حصہ مذکور ص۲۲

یکسوئی کا پسندیدہ ہونا	حال اور اکثر طبیعت کو یکسوئی پسند ہے تحقیق۔ فال نیک ہے۔

حال۔ دنیا کی محبت دل سے نہیں جاتی خدا کی محبت نہیں پیدا ہوتی۔

تحقیق۔ محبت کے کیا معنی جس کے ساتھ امر دنیہی متعلق ہے۔ تربیۃ السالک حصہ مذکور ص۴۲

حال۔ کبھی ہر طرف کے خیالات آتے ہیں خاص کر جس کے ساتھ ابتلا ہوا ہے اس کے خیال کے ہجوم سے طبیعت پریشان ہونے لگتی ہے اس وقت یا تو موت کے تصور کرنے سے کسی قدر تسلی ہو جاتی ہے کہ عنقریب ہی موت ان تمام جھگڑوں سے چھڑا دے گی یا اس خیال سے کہ نفس تو دشمن ہے اس کی تکلیف سے تو خوش ہونا چاہئے۔ اچھا ہے اسی طرح سے اس کو تکلیف ہو اور تو کسی مجاہدہ کے قابل نہیں یہی سہی

تحقیق۔ یہ بھی اچھا علاج ہے۔ تربیۃ السالک حصہ مذکور ص۴۸

سوال۔ کمترین اس سے بیشتر جب حضور میں حاضر ہوتا تھا تو راستہ میں اس قدر خطرات کا ہجوم ہوتا تھا کہ سامنے حاضر ہوتے ہوئے شرم آتی تھی اس کی نسبت تو حضور نے تربیۃ السالک میں بعض سالکین کے لئے یہ تحریر فرمایا ہے کہ خطرات آ نہیں رہے تھے بلکہ نکل رہے تھے کہ کیا یہی کمترین اپنے لئے تصور کرے۔

جواب۔ یہ بھی ایک تدبیر ہے منجملہ تدابیر کے ہر شخص کے لئے وہ تدبیر مناسب ہے جو اس کے لئے نافع ہو اس کو آپ خود دیکھ لیجئے۔

سوال - اور اس مرتبہ یہ کیفیت ہوئی کہ جس قدر قریب ہوتا جاتا تھا خطرات تو نہیں آئے مگر طبیعت پژمردہ اور سست ہوتی گئی بعد شرف قدمبوسی وہ کیفیت رفع ہوگئی اور پہلے سے زیادہ قلب میں یکسوئی حاصل ہوگئی جی چاہتا ہے کہ اس کا سبب معلوم ہو تاکہ فی الجملہ ایسے واقعات میں بصیرت حاصل ہوتی۔

جواب - ایسے امور اسباب طبعیہ اتفاقیہ سے ہی ہوتے ہیں جن کا احاطہ ہی دشوار ہے اور ان کی تحقیق سے بھی چنداں نفع نہیں۔ تربیۃ السالک حصہ مذکور ص۸۰

حال - یہ تو حضور کا کام تھا کہ پھر راہ پر لگ گیا یہ غلام قدیم ہے بجز حضور والا کے اس کا کہیں ٹھکانا نہیں ہے عمر بھی آخیر ہو چکی ہے۔ رضاء حق ابتک حاصل ہوئی۔

تحقیق - ایسا گمان نہ کیا جاوے رجاء کو خوف پر غالب رکھنا چاہئے۔ تربیۃ السالک حصہ مذکور ص۸۱

سوال - حضور کا ارشاد ہے کہ خیالات فاسدہ کا آنا مضر نہیں ہے لانا مضر ہے بعض دفعہ ایسی حالت ہوجاتی ہے کہ میں یہ نہیں سمجھ سکتا کہ یہ خود آئے ہیں یا میں لایا ہوں ملتبس حالت ہوجاتی ہے کوئی معیار بتلا دیا جاوے جس سے ایسی حالت میں فرق بین طور پر سمجھ لیا کروں۔

جواب - معیار کی حاجت نہیں جب آمد اور آورد میں شک ہے اور ادنی درجہ یقینی ہے تو الیقین لایزول بالشک اس کو آمد ہی سمجھنا چاہئے۔ تربیۃ السالک حصہ مذکور ص۸۱

حال - حسب الارشاد میں مواعظ کو دیکھ رہا ہوں اور خدا کا شکر ہے کہ ان سے کچھ فائدہ بھی محسوس ہوتا ہے۔

تحقیق - وہ کچھ نہیں یہی سب کچھ ہے۔

حال - طبیعت کو مجبور کرنے سے خشوع نماز حاصل ہوتا ہے۔

تحقیق - بس انسان اسی کا مکلف ہے اور مجبور کرنا مجاہدہ ہے اور عمل مع المجاہدہ افضل و ارضیٰ عند اللہ ہے عمل بلا مجاہدہ سے جس کو مبتدی طلب کرتا ہے۔

حال - لیکن ذرا سی غفلت ہوئی کہ ادھر ادھر کے پریشان خیالات فوراً ہی آن موجود ہوتے ہیں۔

تحقیق - پھر بہ تکلف نماز کی طرف متوجہ ہونا چاہئے یہی ہے مجاہدہ جس کی نسبت اوپر عرض کر چکا ہوں۔

حال۔ جی چاہتا ہے کہ کسی طرح اطمینان قلب کے ساتھ عبادت ادا کرنے کی توفیق عنایت ہو۔

تحقیق۔ اطمینان اختیاری حاصل ہے اور اضطراری کا انسان مکلف نہیں۔

حال۔ اکثر یہ خیال دل کو بیقرار رکھتا ہے کہ میں جو کچھ کرتا ہوں وہ آسانی سے نہیں ہوتا

تحقیق۔ خود آسانی مطلوب نہیں حدیث میں ہے والذی یتعتع فیہ وھو علیہ شاق لہ اجران

حال۔ بلکہ طبیعت کو مجبور کر کے کرتا ہوں اور آیۃ وانھا لکبیرۃ الخ پر نظر رہتی ہے کہ یہ تو بار ہے۔

تحقیق۔ لکبیرۃ میں بار اعتقادی ہے جس سے ہر مومن بری ہے اور طبعی بار مذموم نہیں بلکہ موجب زیادت فی الاجر ہے حدیث میں ہے واسباغ الوضوء علی المکارہ

حال۔ کسی طرح نماز کا بار ہونا مرتفع ہو جائے اور آیۃ کے آخر حصہ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لقاء کا مجھ میں ظن بھی نہیں جو یہ حالت ہے۔

تحقیق۔ یہ مبنی ہے بار کے معنی میں غور نہ فرمانے پر جس کو میں اوپر عرض کر چکا ہوں۔

حال۔ معلوم نہیں مجھ میں ایمان ہے بھی یا نہیں۔

تحقیق۔ ایمان اعتقاد کا نام ہے اور وہ امر مشاہد ہے اور آگے اس پر ایک دلیل بھی آتی ہے۔

حال۔ لیکن باوجود ان حالات کے میں ترک صلوۃ پر بھی قدرت نہیں رکھتا عشا میں اگر سونے کا کبھی اتفاق ہو گیا تو دفعۃً آنکھ کھل اور جب تک نماز نہ پڑھ لی قرار نہ ہوا اور نیند نہ آئی۔

تحقیق۔ یہی دلیل ہے اعتقاد و ایمان کی

حال۔ مرنے سے قلب کے گھبرانے کی حالت بھی باقی ہے۔

تحقیق۔ حدیث میں حضرت عائشہ رض کا قول کلنا یکرہ الموت اور اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکیر نہ فرمانا مصرح ہے پس اس میں مذموم ہونیکا احتمال بھی نہیں امر طبعی ہے۔

حال۔ پھر قلب گھبراتا ہے میں مواعظ اور دیکھوں گا۔

تحقیق۔ زیادہ حاجت تربیۃ السالک ملاحظہ فرمانے کی ہے۔

حال۔ التماس دعا قاضی عزیز الحسن صاحب کا اکثر خیال پیش نظر رہتا ہے اور جی چاہتا ہے

یکر اون جیسا بن جاؤں۔

تحقیق قال اللہ تعالیٰ لا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض (اے من الامور الغیر الاختیاریۃ) للرجال نصیب مما اکتسبوا (من الامور الاختیاریۃ) وللنساء نصیب مما اکتسبن (مثل ما ذکر فاجتہدوا فی المکسوبات ولا تتمنوا الموہوبات) واسئلوا اللہ من فضلہ (اے لا باس بالدعاء للموہوبات فشتان ما بین التمنی والدعاء لکن بشرط ان لا یکون مما لم یجر بہ سنۃ اللہ) ان اللہ کان بکل شیء علیما (من الاستعداد ولما سال العبد وفیہ اشارۃ الی النہی عن التضجر عن عدم اجابۃ الدعاء، والی الامر بالرضی بما وقع واعتقاد الحکمۃ فیہ۔ تربیۃ السالک مطبوعہ

النور بابت ماہ محرم ۱۳۵۱ھ ص ۱۰

حال۔ حضور ایک خیال اب بھی دل کو بے چین رکھا کرتا ہے کہ اب تک تو اپنے آپکو ملانے پن کی وجہ سے اکثر لذائذ دنیاوی سے اور دل میں معصیت کے ڈر سے خود کو بچایا گو اس احتراز میں نیت تو جیسی اچھی ہونی چاہیئے نہ ہوتی تھی بعض وقت تو خیال تھا کہ بعض لوگ مولوی کہتے ہیں منہیات میں مبتلا دیکھکر مطعون کریں گے اور بعض وقت یہ خیال تھا کہ پھر انعام خداوندی تیری لیاقت سے زیادہ ہے کہ تجھکو عربی و انگریزی کے اتنے سارے امتحانات پاس کرائے اور معقول تنخواہ کی ملازمت دی کہیں ایسا نہ ہو اللہ پاک خفا ہوں اور یہ نعماء چھین لیں۔ اب یہ اندیشہ ہوا کرتا ہے کہ کہیں وہاں یہ نہ کہدیا جائے کہ تجھے وہاں تو بہت کچھ دیدیا اب کیا باقی رہا اس ڈر سے طبیعت کانپ اٹھتی ہے اور دل میں کہتا ہوں کہ لذائذ سے یہاں اجتناب کیا اس کا معاوضہ وہاں ضرور ملنا چاہیئے ورنہ خسر الدنیا والاخرۃ کا مصداق بن جاؤں گا گو اب استغفار بھی پڑھتا ہوں حضور اس معاملہ میں بھی کچھ اطمینان کی صورت بتلائیں کہ بیقرار ہوں۔

تحقیق۔ لذات معاصی کے ترک کے منشا میں جو تردد ہے اس کا نہایت سہل معیار یہ ہے کہ یوں فرض کر لیا جاوے کہ اگر باوجود ترک معاصی کے پھر بھی لوگ مطعون کریں یا اپنے طور سے معاصی کا ارتکاب ہو کہ نہ کسی کو علم ہو نہ کوئی مطعون کرے تو کیا ان دونوں صورتوں میں معاصی سے احتراز نہ کروں اگر یہ جواب ملے کہ اس وقت احتراز نہ کروں تب تو واقعی منشا غیر محمود ہے اور اس پر اجر کا وعدہ نہیں اور اس کی تبدیل واجب ہے جو کہ اختیاری فعل ہے وہ تبدیل یہی ہے کہ عزم کر لیا جاوے کہ ان دونوں حالتوں میں

بھی معاصی کا ارتکاب نہ کروں گا بس کافی ہے۔ اور اگر یہ جواب نہ ملے تو اس وقت ترک کا یہ منشا بھی نہ ہوگا اور پھر اس منشا کا خطور محض وسوسہ ہے جس پر مواخذہ نہیں علیٰ ہذا النعماء کے چھن جانے کے خیال میں یہی کلام اور تفصیل ہے بلکہ میرے نزدیک یہ دوسرا امر یعنی خوف سلب نعم اگر منشا بھی ہو تب بھی محمود ہے کیونکہ یہ بھی خشیت حق ہی ہے اور دلیل ہے تعلق مع اللہ کی گو خشیت کا یہ ادنیٰ ہی درجہ ہو مگر غیر حق کی طمع یا خوف تو نہیں ہے اور یہ خوف کہ کہیں قیامت میں یہ کہدیا جاوے یہ خوف اگر طبعی اور ناشی ہیبت حق سے ہے تو سنت حضرت عمرؓ کی اور حالت محمودہ ہے کہ انھوں نے بھی توسیع فتوح کے موقعہ پر یہ فرمایا تھا۔ اور اگر کسی دلیل سے ہے تو دلیل اس کے خلاف ہے اوس آیت کا آغاز یہ ہے ویوم یعرض الذین کفروا علے النار اذھبتم طیبٰتکم الاٰیۃ اور خاتمہ یہ ہے فالیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تستکبرون فی الارض بغیر الحق وبما کنتم تفسقون ای تکفرون کما ھو اصطلاح التنزیل الکریم ورنہ یوں تو ہر شخص کو حتی کہ انبیاء کو بھی طیبات عطا ہوئے ہیں تو عموم خطاب کیسے محتمل ہے۔ النور بابت ماہ ربیع الثانی سنہ ۵۲ھ ص ۱۱

سوال۔ اکثر اوقات توجہ رہتی ہے ایک شبہ ہر وقت رہتا ہے وہ یہ ہے کہ جس وقت توجہ ہوتی ہے بے اختیار آسمان کی طرف خیال جاتا ہے اگرچہ اس خیال میں معذور ہوں مگر شبہ ہوتا ہے کہ یہ خیال کیوں ہوتا ہے شاید شعبہ کفر کا نہ ہو اگر اس کا کوئی علاج ہو تو ضرور عنایت فرمادیں۔

الجواب۔ السلام علیکم حق تعالیٰ جہت سے منزہ ہے مگر تاہم اوس کی خاص تجلیات عرش سے خاص خصوصیت ہے اسی لئے فطری طور پر جہت فوق کی طرف خیال جاتا ہے جس کا منشا امر واقعی ہے اس میں کفر کی کوئی بات نہیں۔ حصہ مذکور ص ۱۲۶

وسوسہ نظر بد کا علاج

حال۔ ایک وسوسہ میں گرفتار ہوں علاج ارشاد ہو۔ راستہ میں جب کوئی عورت نظر آتی ہے نفس کہتا ہے ایک دفعہ نظر کرلے کیا حرج ہے کیونکہ تو بد فعلی تو نہیں کریگا اگر بالفرض بڑی خواہش ہی ہو تو اس سے باز رہنے میں مجاہدہ ہے سو دیکھ اگر نظر نہ ہوتی تو یہ مجاہدہ کہاں سے حاصل ہوتا، تو تو مولوی ہے اس کو سمجھ سکتا ہے پھر اپنے مرشد سے یہ بات عرض نہ کیا کر۔ یا حضرت اس کید سے نجات دیجئے۔

تحقیق۔ جب کید ہونا معلوم ہوگیا تو نجات یہی ہے کہ عمل نہ کیا جاوے اور جو اس میں

نفس نے نکتہ گڑھا ہے اول تو حسب فتوی اہل طریق کل حقیقۃ ردتہا الشریعۃ فہی زندقۃ یہ نکتہ ہی مردود ہے چونکہ شریعت نے اس کو زنا بتلایا ہے۔ پھر یہ نکتہ اصول فن کے بھی خلاف ہے کیونکہ حکمت اس میں مجاہدہ کی نکالی ہے سو باوجود تقاضا کے نظر نہ کرنا کیا یہ مجاہدہ نہیں بلکہ آپ کے نفس کے مجوزہ مجاہدہ میں تو کچھ حظ بھی ہے اور کچھ مجاہدہ اور نہ دیکھنا خالص مجاہدہ ہے پھر کون اکمل ہوا سو یہ حکمت غض بصر میں بھی حاصل ہے اور اگر مجاہدہ مطلوبہ ایسا عام ہے نصف احلیل داخل کر کے سکون سے بیٹھا رہنا اور پورا علاج نہ کرنا اس سے بڑھکر مجاہدہ ہے تو کیا یہ بھی مطلوب ہوگا آئندہ ہرگز ایسے نکات میں ذہن نہ دوڑا دیں شریعت کو امام بنا دیں ورنہ بہت جلد باب الحاد کے قرع کا خوف ہے وفیہ قال العارف الشیرازی رح ؎

در رہ عشق وسوسۂ اہرمن بسے است ـ ہشدار گوش را بہ پیام سروش دار

حصہ مذکور ص ۱۳۵

حال۔ ایک رات میں بعد عشاء کے کلمہ طیب پڑھ رہی تھی تو مجھکو کچھ غنودگی سی ہوگئی تو کوئی کہتا ہے کہ وہ نعمت کی پڑیا تو تیرے ہاتھ سے گئی اب تو کرتی رہ لا الہ الا اللہ اس کا کیا مطلب ہوا اور دوسرے روز یہ ہوا کہ کوئی کہتا ہے کہ فرشتوں کی تو زباں اکڑی جاتی ہے اور ایک بات مجھکو یاد نہیں رہی اس کیا مطلب ہے۔

تحقیق۔ سب وسوسے ہیں مطلق التفات نہ کیا جاوے کام کی طرف توجہ رکھنا چاہیے۔

تربیت حصہ مذکور ص ۱۳۶

سوال۔ گذارش ہے کہ ایک شخص ہے جو پوری طور سے پابند صوم وصلوۃ ہے عقائد بھی اس کے اہل سنت کے سے ہیں خدا اور رسول کی محبت بھی ہے حدود شرعی کا بھی لحاظ کرتا ہے باوجود ان تمام اوصاف کے بدقسمتی سے ایک موذی مرض میں مبتلا ہے وہ یہ کہ بعض اوقات اس کے دل میں بزرگان دین کی طرف سے برے خیالات ہر قسم کے برے وسوسے پیدا ہو جاتے ہیں لیکن دراصل وہ شخص اس کا اثر قبول نہیں کرتا بلکہ جس وقت اس قسم کے خیالات فاسدہ پیدا ہوتے ہیں وہ نادم ہوتا ہے اور توبہ کرتا ہے اور خداوند کریم سے اس بلا کے متعلق پناہ مانگتا ہے اس مرض کی وجہ سے وہ شخص پریشان ہے بلکہ یوں کہئے کہ وہ اپنی نجات سے مایوس ہے جب وہ اپنے وساوس

کی طرف نگاہ کرتا ہے تو اس کو اپنے کامل ایمان ہونے میں شک پیدا ہوتا ہے خدا کے لئے کوئی ایسی بات بتا دیجئے کہ شخص مذکور اس موذی مرض سے بچ جائے یہ بھی تحریر فرمائے کہ اتنک جو خیالات فاسدہ آتے رہے ہیں اس کا کوئی مواخذہ تو نہ ہوگا برا ہ خدا تسلی و تشفی فرما کر ممنون فرمائیے۔

جواب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بحالت موجودہ ذرا بھی مواخذہ نہ ہوگا بالکل بےفکر رہیں یہی بے فکری اس کا علاج ہے اور اس کے دفع کے لئے زیادہ وظیفے نہ پڑھیں اور پھر اطلاع دیں۔

تربیت حصہ مذکور ص۱۶۹

حال۔ اگرچہ بفضلہ تعالیٰ کسی معصیت کبیرہ کا قصد امرتکب بھی نہیں ہوتا ہوں لیکن خیال وغیرہ ضرور آجاتا ہے۔

تحقیق۔ اگر یہ نہ ہو تو مجاہدہ کا اجر کیسے نصیب ہو۔

تربیت حصہ مذکور ص۱۷۰

حال۔ جس دن سے آیا ہوں نماز میں شیطان بہت دق کرتا ہے یہانتک کہ چند وقت کی نماز بھی جاتی رہی اس سے قبل ہر وقت مجھکو نماز کا بہت خیال رہتا تھا مگر اس سفر میں نہیں معلوم کیا ادبار ہے کہ نماز سے دل بھاگتا ہے جس کا مجھکو بیحد افسوس اور ملال ہے دعا اور علاج کا طالب ہوں۔

تحقیق۔ دعا کرتا ہوں اور علاج اس کا یہ ہے۔ (۱) طبیعت پر زور ڈال کر اس بات میں مخالفت کرنا۔ (۲) کسی معین وقت پر بیٹھکر مراقبہ موت کرنا (۳) احقر کے مواعظ علی التواتر مطالعہ فرمانا۔

تربیت حصہ مذکور ص۱۸۱

حال۔ مجدد الملۃ والدین فاضت انظار فیوضہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔
میری حالت نہایت قابل افسوس ہے اور اب میں قریب قریب اپنی حالت کی درستی سے مایوس ہو چلا ہوں۔ کیونکہ اصلاح کی تین صورتیں ہیں، عمل، دعا، عرض حال، عمل کی حالت یہ ہے کہ میں اس کو عزم مصمم غیر مغلوب بمزاحم کا لازمی اثر سمجھتا ہوں اور عزم کو اختیاری نہیں سمجھتا بلکہ جملہ افعال کے ضمن میں اس کو بھی مخلوق حق سبحانہ جانتا ہوں۔ میرے ذہن میں کوئی ایسا فعل ایسا خیال اور ایسی حرکت نہیں جو مخلوق حق سبحانہ نہ ہو ایسی حالت میں اختیار سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کیا چیز ہے لیکن اب تک حق سبحانہ کا فضل ہے کہ میں اس خیال کو حیلۂ معصیت نہیں بناتا یعنی اس کی بنا پر اپنے کو عقاب سے بری

نہیں سمجھتا بلکہ میرا خیال ہے کہ حق سبحانہ کو طاعت پر بھی سزا دینے کا حق حاصل ہے۔ انبیا را چہ جائے معذرت ست پھر عاصی کو کیا عذر ہو سکتا ہے۔ خود مملوکیت ہی ایک ایسا جرم ہے جو مالک کو ہر قسم کی سزا کا حق عطا کرتا ہے لا یسال عما یفعل وھم یسئلون میں اعضار انسانی کو خیال غیر مزاحم و غیر مغلوب کا ایسا ہی مقسور سمجھتا ہوں جیسے چابی کی مقسور گھڑی کے پرزے ہوتے ہیں اور خیال غیر مزاحم کو فعل عبد نہیں سمجھتا، بلکہ بلا اختیار عبد آدمی کے دل میں حق سبحانہ ایک خیال پیدا کرتے ہیں اس خیال کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ کبھی تنہا اور بلا مزاحم ہوتا ہے اس وقت اس سے افعال لازمی طور پر صادر ہوتے ہیں اور کبھی اس کے ساتھ ایک خیال غیر مزاحم بھی ہوتا ہے جو کہ خیال اول کی طرح غیر مختار للعبد ہے اس کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ کبھی مغلوب ہوتا ہے کبھی غالب اگر مغلوب ہوتا ہے تو خیال اول کے اثر کو نہیں روک سکتا ہے ورنہ روک دیتا ہے اور قوت وضعف خیال طبیعت کے ضعف و قوت کے باعث ہوتا ہے خلاصہ یہ کہ عبد حقیقتہً مختار نہیں ہے بلکہ توہماً مختار ہے اور اس کو اختیار حاصل نہیں ہے بلکہ وہم اختیار ہے اس کے بموجب اپنی طبیعت کو دیکھتا ہوں تو مغلوب پاتا ہوں، جو خیال پیدا ہو گیا ہے اس کا مزاحم یا تو کوئی خیال پیدا ہی نہیں ہوتا اور اگر پیدا ہوتا ہے تو اس قدر قوی نہیں ہوتا کہ خیال اول کو مغلوب کرے۔

مولانا کی مثنوی کے مضامین عالیہ اور جناب والا کی تقریرات کبھی کبھی گدگدی پیدا کرتے ہیں مگر سب کی بنا اس پر ہوتی ہے کہ کام کرو۔ ہمت کرو۔ بس یہاں آکر طبیعت پھر اچٹ جاتی ہے اور وہی اپنی مغلوبیت اور مجبوری سامنے آجاتی ہے اے کاش میں ہی بلید ہوتا اور میرا دماغ یہاں تک پہنچتا ہی نہیں بلکہ توہم اختیار ہی محسوس رہتا۔

اس وقت ایک صورت ہے کہ میں تقلیداً اختیار کو مان لوں مگر اس کا اثر طبیعت پر کچھ نہیں پڑتا کیونکہ یہ اعتبار و فرض و تقدیر ہے جو خیال اول کے ساتھ وہی نسبت رکھتا ہے جو مشاہدہ سے تخیل کو۔ غرض عمل تو یوں صفر ہوا، رہی دعا اس کی نسبت ایسا بیہودہ خیال دل میں جم گیا ہے کہ خدا کی پناہ۔ وہ یہ کہ حق سبحانہ میری دعا کو قبول ہی نہیں کرتے اور اس کا الٹا اثر ہوتا ہے۔ اب دعا کرتے ہوئے بجائے غلبہ رجائے قبول کے طبیعت میں جھجک پیدا ہوتی ہے اور اس خیال کا

منشا یہ ہوا کہ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری کوئی دعا قبول ہوئی ہو جو دعائیں سراسر نافع ہیں وہ بھی مقبول نہیں ہوتیں جیسے دعائے توفیق اعمال صالحہ وغیرہ۔ دعا کی یہ حالت ہے اب رہی عرض حالت وہاں یہ خیال ہوتا ہے کہ طبیب کا کام نسخہ بتلانا ہے اگر نسخہ پینے کی ہمت ہو تو تکلیف دوا اور اگر ناداری یا بخل یا کوئی اور سبب نسخہ کے استعمال پر مانع ہو تو اپنی حالت کو خدا کے حوالہ کر دو ادھر اپنی طبیعت کو ٹٹولتا ہوں تو نسخہ کی اگلتی ہے عرض ہے ؎

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

پھر دعا و عرض حال خود اسی خیال غالب سے ناشی ہیں جو یہاں معدوم ہیں بعض احباب سے جب کبھی گفتگو ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ آخر تم اور کام کرتے ہو ذکر وغیرہ تم سے کیوں نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی کچھ مشکل کام ہے یہ تو زبان کا ہلانا ہے مگر اس کا حاصل دوسرے کی طبیعت کا اپنے اوپر قیاس کرنا ہے وہ موفق ہیں ہم غیر موفق اسلئے انکو وہ کام آسان معلوم ہوتا ہے جو ہم کو پہاڑ دکھلائی دیتا ہے گاہے گاہے ان کو بھی یہی حالت پیش آتی ہے کہ ان سے ذکر وغیرہ ترک ہو جاتا ہے اور وہی کام جس کو آج وہ اس قدر آسان سمجھتے ہیں کل انپر مشکل تھا یا آئندہ بعض اوقات بھی مشکل ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اس حالت میں اس سے زیادہ مشکل کام کرتے ہیں نظر غائر سے دونوں حالتوں کے فرق کا مبنی صرف قوت و ضعف خیال معلوم ہوتا ہے جو محض منجانب اللہ ہے ورنہ کوئی گناہ کی حقیقت اور اثر کو جاننے والا اور خدا کو علیم خبیر ماننے والا نفع کو نفع اور نقصان کو نقصان سمجھنے والا کوئی گناہ کرتا ہی نہیں وہو خلاف المشاہدہ غرض جب کوئی تقریر کی جاتی ہے تو طبیعت اس کی کسی مقدمہ کو مخدوش کر کے ساری تقریر کے اثر کو کھو دیتی ہے غرض میرے نزدیک تمام امراض کی بنا یہ ہے جو میں عرض کر چکا ہوں اب میں عجیب مخمصہ میں پھنسا ہوا ہوں اور مجھے کوئی راستہ اس سے رہائی کا نظر نہیں آتا بجز توفیق الٰہی اور تغیر خیال کے میں اپنی طبیعت سے تو واقف تھا ہی اسلئے بہت عرصہ سے چاہتا تھا کہ ...... صاحب آجائیں تو انکی تقویت اور ٹہلتے رہنے سے کام چل جائے گا مگر قسمت کہ وہ بھی ایسی حالت میں آئے جب میں بالکل ناکارہ ہو گیا میں اپنے خیال سے اپنی طبیعت کو جناب والا کی طبیعت سے اکثر باتوں میں مناسبت پاتا تھا اور اس وجہ سے خیال تھا کہ انشاء اللہ مجھے

بہت نفع ہوگا لیکن افسوس یہ واقعات پیش آگئے اور مجھے بالکل نکما کردیا میں اپنی اس حالت کو پیش کرتے ہوئے شرماتا ہوں اور یہی وجہ اس تاخیر کی ہوئی لیکن بہت جرأت کرکے عرض کرتا ہوں ؎

از فلک آویختہ شد پردۂ　　　از پئے نفرین دل آزردۂ
این قضا را ہم قضا داند علاج　　　عقل خلقان در قضا گیجست و کاج
اژدہا گشتست آں مار سیاہ　　　آں کرمے بود افتادہ براہ
اژدہا و مار اندر دست تو　　　شد عصا اے جان موسیٰ مست تو
حکم خذہا لا تخف دادت خدا　　　تا بدستت اژدہا گردد عصا
ہیں ید بیضا نما اے بادشاہ　　　صبح نو بکشا ز شبہائے سیاہ
دوزخے افروخت بروے دم فسوں　　　اے دم تو از دم دریا فزوں
بحر مکارست و بنمودہ کفے　　　دوزخ ست از مکر بنمودہ تفے
زاں نماید مختصر در چشم تو　　　تا زبوں بینی و جنبد خشم تو

میں تقریر میں ان خیالات کو اتنا بھی نہ ظاہر کرسکتا تھا اسلئے تحریراً گذارش کئے گئے جواب بھی جو مصلحت ہو اور جس میں سہولت ہو خواہ تقریراً ہو یا تحریراً زیادہ حد ادب ۔

تحقیق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں نے حرفاً حرفاً آپ کا مضمون پڑھا اور بڑا مزہ آیا گو اپنا مزہ ظاہر کرتے ہوئے اسلئے حجاب آتا تھا کہ کوئی یوں کہے گا کہ کسی کا گھر جلے اور کوئی ہاتھ سینکے مگر میں نے ظاہر اسلئے کیا کہ یقیناً اس کے معلوم ہونیسے آپ کو بھی مزہ آوے گا جس سے کلفت کچھ کم ہوگی اور مجھکو بھی اس کمی کا سبب بننے کا اجر ملیگا۔ آپ نے عمل کے بحث میں مسئلہ اختیار کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس کے مقدمات پر بوجہ دقوی کلام ہوسکتا ہے اور ہے بھی لیکن پھر اس کلام پر بھی کلام کی گنجائش نکلے گی الی ملا یتناہی من الجانبین کما ھو شان المباحث العقلیہ اس وجہ سے اس میں کلام نہ کرنے کو نافع نہیں سمجھتا اور واقع میں بھی یہ مسئلہ استدلالی نہیں کشفی وذوقی ہے کہ اس میں وجدان ومشاہدہ ہی سے اطمینان ہوسکتا ہے اور مجھکو آج ہی نہیں ایک مدت سے جب سے کہ مجھکو آپ کے اس خیال کی اطلاع ہے نہایت وثوق کے ساتھ توقع قریب یقین ہے کہ حق تعالیٰ اس مسئلہ میں آپ کو علم ضروری سے مطمئن فرما دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ باقی اس وقت تقلید کو آپ نے بھی گوارا فرما لیا ہے

پس آپ میرے کہنے سے تقلیداً ہی معمولات متعلقہ اذکار و اشغال کو جاری رکھئے خواہ دل لگے یا نہ لگے اثر ہو یا نہ ہو خواہ دوام ہو سکے یا نہ ہو سکے جس روز بھی ہو جاوے اور جس قدر بھی ہو جاوے ہرگز ہرگز نہ چھوڑیں۔ سترون بہ انشاء اللہ تعالیٰ فی المآل مالا ترونہ فی الحال باذن اللہ الکبیر المتعال پس بفضلہ تعالیٰ عمل تو صفر نہ ہوا اور دعا کی نسبت جو لکھا ہے اس کی مخالفت اعتقاداً آپ پر واجب ہے وہ ضرور نافع ہوتی ہے اپنے دل کو جبراً یہ سمجھائیے کہ مواد خاصہ ہیں جن میں دعا غیر نافع معلوم ہوتی ہے اگر دعا نہ ہوتی شاید زیادہ بلا کا سامنا ہوتا دنیویاً و دیناً اور نیز حکم شرعی ہی سمجھکر دعا کیجئے کہ امتثال امر کا اجر ملیگا بلا سے مطلوب خاص نہ ملے اور عرض حال کی نسبت یہ ہے کہ نئی حالت کی تو اطلاع ضروری ہے باقی جس حالت کی جو تدبیر بتلائی گئی ہو اور اسمیں اہمال ہوا ہو اسکی اطلاع واقعی ضروری نہیں بلکہ اس تدبیر کے استعمال کی ہمت کی کوشش و فکر میں رہنا چاہئے اس اہتمام سے ایک روز انشاء اللہ تعالیٰ ہمت بھی نصیب ہو جاوے گی من حیث لا یحتسب العامل کر کے دیکھنے کی چیز ہے پھر ان امور کے ساتھ گو کسی درجہ میں ہو اگر تفویض و تسلیم الی الحق ہو تو بیحد مقوی تاثیر ہے اور بدون کسی قدر سعی کے محض تفویض صورت تفویض ہے حقیقت تفویض نہیں حدیث میں ہے اعقل ثم توکل یعنی ؎

گر توکل می کنی در کار کن   کسب کن پس تکیہ بر جبار کن
گفت پیغمبر باواز بلند   بر توکل زانوے اشتر بہ بند

ناصحین و مخلصین کی تقریرات و مشاورات کے مقدمات میں نظر نہ کیا کیجئے ان کا اپنا خیر خواہ سمجھکر تقلیداً قبول کر کے عمل شروع کر دیا کیجئے انشاء اللہ تعالیٰ ؎

تا دم آخر دمے آخر بود   کہ عنایت با تو صاحب سر بود

ترتیب ثمرہ کی کوئی حد اور مدت ذہن میں معین نہ کیجئے آخرت تک میں ظاہر ہونے کے لئے چونکہ یقینی ہے آمادہ رہئے آپ کو راستہ سوچنے کی اور سوچکر اس کی نفی کی کمانی تو لکم کوئی راستہ رہائی کا نظر نہیں آتا ضرورت نہیں ؎

گرچہ رخنہ نیست عالم را پدید   خیرہ یوسف وار می باید دوید

جس مناسبت طبعی سے آپ کو توقع تھی وہ اب بھی زائل نہیں ہوئی حتی کہ اس بلائے دیر زمان نہ کہ بے درمان میں وہ مناسبت حاصل ہے یعنی ایک وقت الساجد پر بھی

گذرا ہے پھر جس طرح بفضلہ تعالیٰ مجھکو نجات ہو گئی اسی طرح آپ کو بہت جلد ہونیوالی ہے یہ جو کچھ پیش آرہا ہے اس میں صدہا حکمتیں ہیں جو عنقریب معلوم ہوں گی کہ کیسے کیسے اخلاق ردیہ کا اس سے علاج ہو گیا ہوگا و الی بعضہا اشار الرومی ؒ

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما　　اے طبیب جملہ علتہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموس ما　　اے تو افلاطون و جالینوس ما

اور شرمانے کی کوئی بات نہیں میں نے حقیر نہیں سمجھا آپ کی طبیعت ہلکی ہو گئی مجھکو دعا کی طرف زیادہ توجہ ہو گئی اشعار میں جو امر مقصود بالخطاب ہے یہ آپ کا ظن ہے اللہ تعالیٰ انا عند ظن عبدی کے موافق معاملہ فرمادیں گے اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اب دونوں طرف کی دعا سے جلدی کام بن جاوے گا اب میں خاص توجہ و الحاح سے دعا شروع کروں گا اور کر ہی دی ؒ

کوئے نومیدی مرو کامیدہاست　　سوئے تاریکی مرو خورشیدہاست

والسلام خیر ختام　　۱۰ جمادی الاولیٰ ۵۲ھ النور رجب ۵۲ھ

حال۔ اپنی بدقسمتی کے سوا اور کیا عرض کروں ایسے دربار کی غلامی نصیب ہو کر اور پھر یہ حالت ہو کہ ہر وقت دنیا ہی میں انہماک رہے اور اپنی کوئی اصلاح نہ کی جاوے حالت میری یہ ہے کہ انہماک کارہائے دنیاوی کے سبب نماز میں بھی وہی حالت رہتی ہے اور نہ کوئی اور عمل ہی معمولاً یا غیر معمولی نیک ہوتا ہے نماز ہو دعا ہو تلاوت قرآن یا دلائل الخیرات مناجات مقبول ہو عادت کے طور پر روزانہ پڑھ لیتا ہوں قلب حاضر ہی نہیں ہوتا۔

تحقیق۔ یہ بھی کافی ہے اور یہ بھی ایک دن انشاء اللہ تعالیٰ رنگ لاویگا مایوس نہ ہوں۔

حال۔ اور ہر وقت دنیاوی خیالات میں رہتا ہے۔

تحقیق۔ اسی ذکر عادت کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ بھی قلب سے ایک روز رخصت ہو جاوے گا۔　　تربیۃ السالک مطبوعہ النور بابت ماہ رمضان المبارک ۵۲ھ

حال۔ ایک مرض کئی روز سے ہو گیا ہے وہ یہ کہ ادھر ادھر کے خیالات دنیوی ذکر شریف اور نماز میں زیادہ آنے لگے ہیں حضور کی تعلیم و حکم کے موافق ادھر توجہ تو نہیں کرتا مگر پھر بھی بہت گراں گذرتے ہیں اطلاعاً عرض کیا گیا دیگر یہ کہ ضیاء القلوب میں اعلیحضرت قدس سرہ نے جو طریقہ ضرب نفی و اثبات تحریر فرمایا ہے وہ پوری طرح نہیں ہوتا بلکہ ملکی

ملکی ضرب قلب پر ہو سکتی ہے اور اسی طرح کرتا ہوں اس میں کچھ حرج تو نہیں ہے۔

تحقیق۔ جس کو آپ نے مرض لکھا ہے مرض نہیں ہے یہ ان تغیرات میں سے ہے جو مریض کو خروج من المرض الی الصحۃ میں لزوماً پیش آتے ہیں گھبرانا باختیار نہ چاہئے اور بلا اختیار یہ بھی ایک مجاہدہ اضطراریہ ہے جو کہ نافع ہے طریق خاص ضرب نہ مقصود ہے نہ موقوف علیہ مقصود جس طرح بے تکلف بن جاوے اور جس طرح آپ کر رہے ہیں کافی ہے۔

تربیۃ السالک مطبوعہ النور ماہ رمضان المبارک سنہ ۵۲ھ ص ۲۰۵

حال۔ حکیم محمد مصطفےٰ صاحب و محمد ہاشم صاحب کی تشخیص کے موافق عرصہ ڈیڑھ ماہ سے ایک خیرخواہ ماہر حکیم مقامی کی تجویز سے نہایت باقاعدہ علاج کر رہا ہوں بائیس روز متواتر منضج مسہل مع ماء الجبن وغیرہ لئے اب مقوی مرطب مفرح استعمال کر رہا ہوں سب کام حسب منشا بفضلہ ہو رہا ہے فی الحال تو عوارض زائل و قویٰ جسمانی میں صحت ہے لیکن پورا اطمینان جب ہوگا کہ پھر کسی سبب شغل وغیرہ سے عود نہ ہو حکیم کی رائے ہے کہ بوقت شغل بھی تقویت قلب و دماغ کا خیال رہے باقی اس غم کا کوئی علاج نہیں سب خیالات غم افزا ہیں ہزاروں مصیبتیں و غموم ہیں ایک دوسرے سے بڑھکر جہاں میں کہیں چین و قرار نظر نہیں آتا نہ میرے لئے دنیا میں کوئی چیز ہے کہ جس کے شغل شوق میں ایام بسر کروں ہر ایک غم آخر ختم ہو جاتا ہے لیکن افسوس یہ ایسا غم ہے کہ کہیں ختم نہیں ہوتا اہل غم کو دیکھتا ہوں کہ جدائی اولاد عزیز جیسے صدمات اٹھا کر بھی اپنے کاروبار میں مشغول باہمی مراسم و تعلقات بحال بجا ایک میں ہوں کہ جانوروں کی طرح مخلوق سے نفرت ان کی بو رنگ ڈھنگ سے وحشت اکثر خیالات بیکار اور معطل کرنے والے بخدا مردہ بشکل زندہ ہوں اپنے لئے اہتمام و سعی سے نفرت روز بروز ترقی تھانہ بھون میں نئے نئے خیالات پیدا ہوئے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اور دل میں کہہ رہا ہے مثلاً خیال نہ کوئی ولی ہے نہ نبی جب کسی چیز کا ہونا ان کے قبضہ میں نہیں تو بغیر خدا کے کوئی چیز نہیں مثلاً کس کس ضروری چیز کا اہتمام کروگے الخ جب کوئی چیز نافع نظر آئی ایک مرتبہ تقریر قلب میں آئی کہ کسی پر اعتماد نہیں لہٰذا جب ارادہ کرتا تھا کہ آپ سے کچھ عرض کروں تو دل میں دھمکی ملتی تھی کہ تمہارا نہ خدا پر حق ہے نہ رسول پر نہ مخلوق پر کسی پر نہیں تم کون ہوتے ہو اور ہو کیا چیز جواب ملتا تھا میں کچھ نہیں پھر یہ کہتا تھا کہ تم گھٹ مروگے جواب مرتے ہو تو مر جاؤ حیران ہوں البتہ آجکل کچھ کمی ہے لیکن

کوئی یہ تو بتلائے کہ نجات کب ہوگی کچھ تو تسلی ہو دل کی زبان قلم سے بیان نہیں ہو سکتی اور کیا عرض کروں کہاں تک اور کیا کیا بخدا کہیں چین نہیں یہ تعطل کیوں ہے منتظر ارشاد ہوں۔

تحقیق۔ جب حق تعالیٰ پر نظر ہے اور یہ نا بھی چاہیئے پھر اسی کا قصد کیوں ہے کہ یہ غم زائل ہو اور تسلی ہو اگر ان کو یہی حالت منظور ہو اسی پر صبر کیجئے ایسے شخص کو اشغال کا اشتغال مناسب نہیں اگر ہو سکے قرآن مجید کی تلاوت بقدر نشاط اور نوافل کی کثرت میں وقت صرف کرنا چاہیئے اور جو حالت ہو اس پر صبر و شکر کیجئے اور اپنے ارادے کو فنا کیجئے۔

تربیۃ السالک مطبوعہ النور بابت رمضان المبارک ۵۲ھ صفحہ ۲۱۱

سوال۔ بعض اوقات حالت ذکر میں یا بعد ختم یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح ٹھہر کر اور کھینچ کر اور جس لب ولہجہ کے ساتھ کلمات کو ادا کرنا چاہیئے وہ کچھ قاعدہ کے ساتھ نہیں بنا (گو اس میں شروع نماز سے ختم ذکر تک ڈیڑھ سے دو گھنٹہ تک وقت صرف ہوتا ہے) اور معلوم ہوتا ہے کہ محنت اور کام دونوں ضائع ہوئے اور رنج ہوتا ہے۔

جواب۔ یہ قواعد ہی مقصود نہیں طریق محض کو مقصود سمجھنا خود غلطی ہے

حال۔ امور مذکورہ پر جو رنج ہوتا ہے اس پر بھی رنج ہوتا ہے کہ کام بگڑنے کا جتنا صدمہ ہونا چاہیئے اتنا صدمہ نہیں ہوا اور مجموعہ ان تمام باتوں کا مایوسی ہوتا ہے۔

تحقیق۔ جب تھوڑے رنج سے قلب میں مایوسی پیدا ہو جاتی ہے اگر اس پر زیادہ رنج ہوتا جیسا آپ چاہتے ہیں تو مایوسی اور زیادہ ہوتی کیونکہ اس زیادہ رنج کیا تھا اگر اس کی خوشی ہوتی کہ خیر ہم کو زیادہ رنج تو ہوا تو اس وقت یہ وہم بھی ہوتا کہ اگر زیادہ رنج ہوتا تو اس کے ساتھ خوشی کی طرف کیوں التفات ہوتا تو پھر بھی یہ کشاکش پیش آتی خدا کا شکر کیجئے رنج بھی دیا اور بقدر تحمل دیا۔

تربیۃ السالک مطبوعہ النور بابت شوال ۵۲ھ صفحہ ۲۱۸

حال۔ میرا مقصد اس سے یہ نہیں ہے کہ اور نمازیں اچھی نہیں ہوتی ہیں بلکہ اور نماز دن میں وساوس بالکل نہیں آتے اور جب کبھی وساوس کا ہجوم ہوتا ہے تو صرف ایک منٹ یا اس سے بھی کم اور فوراً ان کو دفع بھی کر دیتا ہوں مگر عرض یہ ہے کہ حضور اس کی تلافی فرما دیویں تاکہ یہ بھی نہ پیدا ہوں میں اس کی طرف بالکل خیال نہیں کرتا مزید علاج اس کا حضور بتلا دیویں۔

تحقیق۔ بس خود خیال نہ لانا بھی اس کا طریق ہے انشاء اللہ تعالیٰ اسی سے کامیابی کی تکمیل ہوگی۔ از تربیۃ السالک مطبوعہ النور بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ ص ۲۵

حال۔ اس وقت کوئی خاص امر قابل گذارش نہیں جو کمترین کو پڑھنے کے واسطے ارشاد ہوا ہے وہ برابر روزانہ بلاناغہ بفضلہ تعالیٰ پڑھے جاتا ہوں مگر اس وقت تک یکسوئی نہیں ہوئی جس کی وجہ سے بعض وقت پریشانی ہوتی ہے یہ اپنی بدقسمتی ہے۔

تحقیق۔ یکسوئی پر نظر نہ کیجئے کہ غیر اختیاری ہے غیر اختیاری کے درپے ہونا تحمل مالایطاق کا قصد ہے جو ہر طرح ممنوع ہے عمل کئے جائے کہ اختیاری ہے اور اصل مقصود میں اسی کو دخل بھی ہے نہ کہ امور غیر اختیاریہ کو بالکل مطمئن ہو کر کام میں لگے رہئے البتہ حالات سے اطلاع دیتے رہئے میں دعا کرتا ہوں۔ ذیقعدہ ۱۳۴۳ھ تربیت حصہ مذکور ص ۲۸

حال۔ احقر باقرار لسانی وتصدیق تمام عقائد اسلامیہ کا پختہ طور سے معتقد ہے باوجود اس کے بعض وقت دل میں ایسے خطرات گذرتے ہیں گویا بعض احوال بعد الموت کے متعلق دل میں کچھ شک سا ہو رہا ہے خدا جانے یہ کیا بلا ہے جس سے مجھے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ تو سراسر کفر ہے مبادا کہیں اسی شک ہی میں خاتمہ ہو جائے اور پھر عذاب جاودانی میں مبتلا ہو جاؤں اور فرشتے کہنے لگیں علی شک کنت وعلیہ مت وعلیہ تبعث یعاذ اللہ منھا ایسے خطرات کے دفع کی کوئی تدبیر ہو تو بہتر ہے۔

تحقیق۔ اگر اس پر خاتمہ بھی ہو گیا تب بھی کچھ حرج نہیں بے فکر رہنا چاہئے یہ شک نہیں شک اور پختہ طور سے معتقد ہونا باہم کیسے جمع ہو سکتے ہیں یہ وساوس ہیں جو بر دے حدیث صریح علامت ایمان کی ہے بلکہ ایسی حالت میں مرنا بوجہ مشقت علی النفس کے شہادت ہے

حال۔ میں دعا مانگتا ہوں تو پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھکر دعا کی ابتداء اور انتہا میں اکثر درود شریف پڑھ لیتا ہوں اس خیال سے کہ دعا مقبول ہو لیکن دل میں یہ بات کھٹک رہی ہے کہ یہ درود شریف تو محض اپنی دعا کے مقبول ہونے کی غرض سے پڑھتا ہوں اور خالص نیت کہاں سے ہو آیا یہ واقعی غرضی درود شریف ہے یا کیا اور اگر غرضی ہے تو پھر اس میں ثواب بھی ہوگا یا نہیں اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچا یا جاتا ہوگا یا نہیں بر تقدیر ثواب ملنے اور پہونچائے جانے کے ثواب میں آیا کچھ کمی تو نہ ہوگی ونیز بعض وقت اسی خیال سے دل میں یہ خیال جاتا ہوں کہ خواہ میری دعا قبول ہو

پانہ ہو اللہ میاں اپنے فضل سے درود شریف ہی وہاں تک پہونچادیں تو میری خوش قسمتی ہے سو آیا یہ خیال جمانا کیسا ہے۔

تحقیق۔ دینی غرض خود غرض مذموم میں داخل نہیں اور دعا دین اور طاعت ہے پس اس کے مقبول ہونے کے لئے درود شریف پڑھنا دینی غرض کے لئے عمل پھرا جو عین مطلوب ہے ذرا بھی اس میں ناپسندیدگی نہیں اور خلاف خلوص نہیں اب سب شبہات رفع ہوگئے۔ ذالحجہ ۳۵ھ

تربیۃ السالک حصہ چہارم مطبوعہ [illegible] ۲۹۹

سوال۔ حضور اب تو دنیاوی امور کے متعلق بہتری کے لئے دعا کرنے سے جی ڈرتا ہے کہ معلوم نہیں خدا تعالیٰ نے کیا بات رکھی ہے اور میں اس کی مصلحت کے خلاف دعا مانگ کر اپنے کو خرابی میں نہ ڈالتا ہوں اس وجہ سے کسی خاص دنیاوی کام کے لئے دعا کرنے کو جی نہیں چاہتا بلکہ سب سے اچھی دعا یہ معلوم ہوتی ہے کہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

جواب۔ یہ بھی مانگئے اور خاص دعائیں بھی مانگئے اور وہ شبہ نہ کیجئے جہاں ایسا ہوگا خود حق تعالیٰ اس کو واقع نہ فرمائیں گے اور عدم جواز کا اس سے شبہ نہ کیا جاوے کیونکہ یہ تو اپنے نزدیک خیر سمجھکر مانگ رہا ہے اور اس کے شر ہونے پر کوئی دلیل بالفعل قائم نہیں اسلئے شرعی اذن ہے اور اذن شرعی کے بعد کوئی وجہ شبہ کی نہیں۔

تربیۃ السالک حصہ چہارم مطبوعہ [illegible] ۳۰۸

سوال۔ ایک مرتبہ ایک شخص جس سے پہلے شکر رنجی تھی میری ڈیوٹی یعنی نوکری میں ایک گاڑی سے بغیر ٹکٹ اترا عاجز چونکہ اب فرائض دینی و دنیاوی کے انجام دہی میں حتی الوسع احتیاط رکھتا ہے اس لئے اس سے بھی کرایہ سرکاری وصول کرنیکے لئے کہا گیا لیکن نفس اندر سے خوش ہوتا تھا کہ آج تو یہ خوب پھنسا پھر دل میں خیال آیا یہ کام خالصاً للہ تو نہ ہوا یہ تو اپنے ذاتی عناد کی وجہ سے ہوا اب وسوسہ پیدا ہوا کہ اگر اس کو چھوڑتا ہوں تو صریحاً دیدہ دانستہ فرائض منصبی کے انجام دہی میں خیانت معلوم دیتی ہے اور اگر کرایہ سرکاری از روئے قانون لیا جاتا ہے تو اسمیں اپنے ذاتی عناد کی ملاوٹ ہے۔ خالص دیانتداری نہیں آخرکار چونکہ اس بات تک عقل نہ پہونچ سکی اس سے کرایہ وصول کرکے داخل سرکار کر دیا گیا لیکن وسوسہ باقی رہا۔ پس خدمت والا میں عرض ہے کہ ایسی

صورت میں کونسی صورت موافق شریعت تھی چھوڑ دینا یا نہ چھوڑنا۔
جواب۔ نہ چھوڑنا۔ باقی عناد تو اس کا قصد نہ جائے اور وسوسہ مضر نہیں۔ تربیۃ السالک ص ٢١

حال۔ جماعت میں عرصہ دو ہفتہ سے اچھی طرح دل نہیں لگتا وساوس پیدا ہوتے ہیں بندہ بہت کوشش کرتا ہے وساوس کے تدارد ہونیکی لیکن نہیں جاتے بندہ امیدوار ہے بعد ملاحظہ کارڈ ہذا کے دعا سے مشرف فرمائیں گے۔
تحقیق۔ دل نہ لگنے سے کیا کچھ نقصان ہے یا کچھ گناہ ہے۔ تربیۃ السالک ذی الحجہ ص ٢٥

حال۔ ایک روز ذکر کے وقت ایسا خراب وسوسہ پیدا ہوا کہ جی چاہا کہ اس وقت قتل کر دیا جاتا یا جلا دیا جاتا تو اچھا ہوتا گر یہ وسوسہ اچھا نہیں اور اس کی پریشانی سے معلوم ہوا کہ مسامات میں پسینہ نکل پڑیگا مگر اسی وقت صحابہ کے وساوس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب یاد آگیا تو قلب کو اطمینان ہوگیا۔ اس وقت حدیث کی حقیقت بھی سمجھ میں آگئی۔ الحمد للہ
تحقیق۔ الحمد للہ الذی رد کیدہ الی الوسوسۃ تربیۃ السالک ص ٢٨

حال۔ از روز یکہ حضور پرنور بندہ را مجاز فرمودہ از تحریر مجازیت خود شرمم می آید خود بخود خیال کمال می آید زود نظر بہ نالائقی خود کردہ دفعش میکنم بیشتر بسیار می آید اکنون کم چہ تدبیر کردہ شود۔
تحقیق۔ این اعتقاد نیست کہ مضر باشد وسوسہ است کہ مضر نیست در چنین وقت استحضار عیوب خود کنند و بدل آرند کہ اجازت دلیل کمال نیست بلکہ دلیل مناسبت است چنانچہ دستار فضیلت بعد فراغ کتب می بندند اگرچہ عالم کامل نباشد صرف مناسبت مدار این رسم می باشد و کمال بہ فراسخ دور است۔ تربیۃ السالک ص ٢٦

حال۔ اور اکثر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ کسی نیک آدمی کی قدمبوسی کروں یا پاؤں پکڑ لوں گلے سے لپٹا لوں اور کچھ دل کی حالت بیان کروں اور بار بار قلب میں یہ خطرہ آتا ہے کسی سے کچھ کہوں مگر کیا کہا جاوے سمجھ میں نہیں آتا۔
تحقیق۔ ایسے وقت میں بزرگوں کے کلام پڑھنے سے سیری ہوتی ہے۔ تربیۃ السالک ص ٢٨

حال۔ شکر اللہ سولہ برس کی عمر سے لیکر تیس برس کی عمر تک وہ وہ وساوس کا ہجوم تھا جو کہ کبھی خیال ہوتا تھا تو یہ خیال گذرتا تھا کہ اے اللہ نہیں معلوم یہ وساوس اور خیالات

فاسدہ احقر کو کس حد تک پہونچائیں گے اور اس سے کبھی کبھی طبیعت بڑی منتشر و پریشان ہوتی تھی جب اکتیس کی عمر شروع ہوئی اور حضور مدظلہم کے سلسلہ تعلیم میں داخل ہوا تو شکر اللہ کے گذشتہ سال میں نصفا نصف ہو گئے اور باقی خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضور مدظلہم کے فیض و برکت اور صحبت موثرہ کے اثر سے اس وقت تو گویا وہ خیالات فاسدہ اور وساوس بے پایاں معدوم محض معلوم ہوتے ہیں اور کچھ منطق وغیرہ کا جو ایک گھمنڈ تھا کہ ہم ہی نے کچھ حصہ لیا ہے اس وقت وہ خیالات ایسے سلب ہو رہے ہیں کہ منطق سے طبیعت نفرت کرنے لگی اور یہ فقط حضرات - - - کی صحبت سے تھی بلکہ اور بڑی شکایت یہ تھی کہ جب کبھی کوئی خیال فاسد یا وسوسہ شادی وغیرہ کا ہوتا تھا تو فوراً قطرہ مذی کا نکل جاتا تھا اور خاص کر موسم سردی میں بڑی تکلیف رہتی تھی کہ ہر وقت استنجا و وضو بغیر کے نماز نہیں پڑھی جاسکتی تھی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حضور مدظلہم کی صحبت کی برکت سے وہ خیالات فاسدہ تو گو منقطع ہو ہی گئے اور قطرہ وغیرہ بھی مسدود ہو گیا اب تو فقط یہ ایک مہینہ میں یہ شکر کی نوبت حضور کی صحبت و فیض کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے دی ہے باقی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور کی توجہ و فیض دعا کی برکت سے اور بھی شکر کا موقع ملیگا اور غصہ اور غضب بھی علیٰ ہذا القیاس معلوم ہوتا ہے بہت گھٹ گیا بلکہ اس وقت کالعدم معلوم ہوتا ہے اور تحمل بھی طبیعت میں قدرے آیا ہوا معلوم ہوتا ہے خواب وغیرہ تو کوئی حجت نہیں ہو سکتے ورنہ خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ غصہ مطلق نہیں رہا۔

تحقیق۔ حالات مبارک ہیں۔ مگر ابھی ان کے پختہ ہونے کی ضرورت ہے اسلئے بے فکر نہ ہو جاویں اوقات کی اور نفس کی نگرانی رکھیں۔ تربیۃ السالک مطبوعہ النور ماہ ربیع الاول ۵۵ھ صفحہ ۳

حال۔ اس ناکارہ کو پہلے فقیروں کے پاس بیٹھنے کی عادت تھی اور خیال نہ کرتا تھا کہ موافق شریعت بھی ہے یا نہیں تو اس سے بیحد نقصان پہونچا ہے ایک شخص کے کہنے سے ایک . . . کی بنائی ہوئی کتاب سے وہ دیکھ لی اس کے دیکھتے ہی یہ حالت ہو گئی کہ خدا کا بھی منکر ہو گیا اور بعض دین کی کتابوں کی طرف سے بھی جی میں شک ہو گیا غرض قلب نہایت خراب ہو گیا تو میں نے پیشتر بھی آپ سے عرض کیا تھا تو آپ نے بہت زیادہ منع فرمایا تھا بغیر اجازت کتاب دیکھنے کو اور ایسی صحبت سے جو خلاف شریعت ہو مگر

الحمد للہ اب میں بہت احتیاط رکھتا ہوں اس قسم کے باتوں کی آپ کی دعا کی برکت سے حضرت جی میں بخدا لکھتا ہوں کہ میری بڑی خوش قسمتی ہے جو آپ جیسے حکیموں کے ہاتھ میں ہاتھ گیا۔ امید ہے حقتعالیٰ سے کہ میرا استوار ناہی مقصود ہو اللہ کو جو یہاں پر آنے کی توفیق عطا فرمائی ہے مجھے اب جو بات میرے نزدیک خراب معلوم ہوتی ہے عرض کرتا ہوں چونکہ طبیب حاذق کے سامنے اپنی تکلیف اور مرض ہلاک کرنیوالے کو چھپانا اپنے کو خود ہلاک کرنا ہے اور وہ باتیں جو بیہودہ اس میں لکھی ہوئی ہیں ان کی معافی کا خواستگار ہوں۔

(۱) "اول تو بات یہ ہے کہ کسی چیز کے بارہ میں مصیبت ہو یا عیش کچھ اثر ہی نہیں معلوم ہوتا آج عیدگاہ میں نماز پڑھنے گئے سب لوگ روتے تھے اور مجھے بخدا ایک قطرہ اشک کا نہیں آیا آنکھ سے اور گناہ اگر یاد بھی آجاتے تو شیطان کہا کرتا ہے کہ ایسے چھوٹے گناہ تو بزرگوں سے بھی ہو جاتے ہیں جب گھر میں انتقال ہوا تو سب اہل و اعیال روتے تھے اور میں نہ خوش ہوں نہ روؤں، مگر اس خیال سے کہ یہ لوگ یوں سمجھیں گے کہ بڑا ظالم ہے کہ کسی کا ہی خیال نہیں کرتا اور محبت نہیں اس وجہ سے ذرا منھ بنا لیا تھا۔ غرض دو شخصوں کے سوا مجھے کسی سے محبت نہیں ہے ایسا سخت دل ہے وہ یہ شخص ہیں اول درجہ میں آپ کی محبت دوم درجہ مولانا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کی چونکہ یہ پرچہ آپ ہی کے پاس لکھتا ہے اس وجہ سے محبت کا درجہ بیان کرنا ایک طرح کا دکھلاوا معلوم ہوتا ہے اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ سب کے حصہ کی محبت خدا تعالیٰ نے دو ہی جگہ تقسیم کردی ہے دیگر غرض یہ ہے کہ میرے دل میں خدا کے منکر ہونے کی جڑ باقی معلوم ہوتی ہے آپ مجھے زبانی کچھ بات اس کے دفعیہ کی سمجھا دیں وہ میرے ذہن نشین خوب ہو جاویگی انشاء اللہ تعالیٰ اور کوئی رسالہ حضور کی تصنیف میں اس وسوسے کے دفعیہ کے واسطے ہو فرما دیجئے جس سے وحدہٗ لاشریک لہٗ ہونے کا نقشہ ذہن نشین ہو جائے اور خوف ان کا طاری ہو وے اور میری غلطی معاف ہو غرض قلب کے اندر خدا اور رسول کی محبت ہونی چاہئے مگر میرے قلب کے اندر معلوم نہیں ہوتی بزرگان دین کی محبت معلوم ہوتی ہے بلکہ زیادہ گو ظاہر نہیں ہے میرے اوپر اور جب خدا سے ہی اعتقاد نہ ہو تو اور اس سے زیادہ بری بات کیا ہوگی غرض باطن بہت خراب ہے میرا میں یہ نہیں چاہتا ہوں

انوار ہوں باطن میں اور کشف وکرامات ہوں۔ بلکہ مقصود اعتقاد کی درستی ہے اور باری تعالیٰ کی رضامندی نہ کچھ یہ بات کہ عبادات کے اندر مزا آوے اور اگر کچھ ان میں سے ہو بھی جاوے کوئی بات حاصل ان کی عنایت ہے۔

تحقیق۔ کس وہم میں مبتلا ہوگئے اگر اللہ کی محبت نہ ہوتی تو اس کی فکر ہی نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہونا چاہئے یہ خود محبت ہی کا ثمرہ ہے۔ رہا یہ کہ جب محبت ہے تو پھر ہوتی ہوئی معلوم کیوں نہیں ہوتی۔ عزیزمن رنگ محبت کے مختلف ہیں تم خاص رنگ کو محبت سمجھے ہوئے ہو حالانکہ دوسرے رنگ سے ہے دوسرے اللہ والوں کی محبت کیوں ہوتی اگر اللہ کی نہ ہوتی اور پہلا اثر جو لکھا ہے سو یہ تمہاری غلطی ہے۔ یا تو تم اس کی یاد کو اثر سمجھتے ہو سو یہ اثر نہیں اور یا اس خاص رنگ کے نہ ہونے کو اثر سمجھے ہو سو اس کی تحقیق اوپر لکھدی ہے رہا رونا نہ آنا سو اس کی وجہ اختلاف ہے طبائع کا بعض پر عقلیت کا رنگ طبیعت پر غالب ہوتا ہے اس وقت ایسے آثار کم ہوتے ہیں اور یہ کچھ نقص نہیں مطلوب بکا قلب ہے نہ بکا عین ورنہ یہ ارشاد ہوتا فان لم تبکوا فتباکوا بلکہ لم تبکو پر کوئی ملامت و مذمت ہوتی۔ میں توکلا علی اللہ قسم کھاتا ہوں کہ تمہارے دل میں اللہ اور رسول کی محبت ہے وہم نہ کرو کام میں لگے رہو۔

تربیۃ السالک مطبوعہ النور ماہ ربیع الاول شہ صہ ۲۴۹

حال۔ میں ایک ایسا شخص ہوں جو خدائے جان جہاں کی راہ طلب میں جادہ منزل سے بیخبر اور نیز بے بصر ہونیکی وجہ سے بھٹک رہا ہوں اور دشت پرخطر کے غولوں نے میری بے بصری اور ناواقفیت راہ کی وجہ سے اور بھی بھٹکار کہا ہے لہذا ایک دوست سے آپکا نام سنکر بعجز مستدعی ہوں کہ براہ خدا و رسول میری طرف توجہ فرمادیں بہتر ہوگا کہ یہ خاکسار مختصر اپنی حالت یعنی معاشرت و افتاد طبیعت وغیرہ کا ذکر کرکے پھر اصل مدعا کی جانب حضرت کی توجہ مبذول کرائے خاکسار قصبہ . . . . . کے ایک عالی اور امیر خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور اسی طور پر احقر کی پرورش ہوئی ہے میری مالی حالت کچھ عرصہ سے بہت خراب ہے اور اپنی والدہ کی خدمت اور ایک چھوٹے بھائی کی تعلیم و کفالت اور دیگر اقربا کی خدمت گذاری کے فرض کو ادا کرنے کی فکر نے مجھے تلاش روزگار پر مجبور کیا ہے اور میں یہاں تلاش ملازمت آیا ہوں میرے اہل و اعیال نہیں ہیں

خاکسار کی طبیعت خلقی طور پر تحقیق و تدقیق کی طرف مائل ہے چنانچہ بچپن ہی سے یہ کیفیت ہے کہ جب تک کسی بات کی ذاتی طور پر تحقیق نہ ہو جاوے اور وہ عقل نقل کی کسوٹی پر پوری نہ اترے دلجمعی نہیں ہوتی اس کے ساتھ آخرت کی طرف بھی بچپن ہی سے طبیعت متوجہ تھی اور یہ خیال آتا تھا کہ زندگی چند روزہ ہے عاقبت کی فکر کرنا چاہئے ان دونوں باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ تقریبًا سولہ برس کے سن کو پہونچکر میں نے مذہبی تحقیقات شروع کی اور تقریبًا ۲۵ برس کی عمر کو پہونچنے تک اسلام کو سچا اور منجانب اللہ مذہب پاکر اور اس کے اختیار کرنیکی ضرورت معلوم کرکے بحمد اللہ کہ میں اسلام کا سچے دل سے پیرو ہوگیا۔ چونکہ میں نے ابتدا سے انگریزی مدرسوں میں تعلیم پائی ہے اور اپنے مذاق طبیعت کے لحاظ سے زیادہ تر فلسفی اور سائنسداں حضرات کی صحبت میں بیٹھتا رہا ہوں اسلئے اسلام قبول کرنیکے بعد خود اسلامی بعض مسائل میں جو بظاہر سائنس کے خلاف ہیں خلفشار رہا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ وہ سب مسائل حل ہوگئے اس کے بعد میرے دل کی وہ کیفیت پیدا ہوئی جو ایک سچے مسلم کی ہونا چاہئے مجھکو تہ دل سے یقین آگیا اور گویا میں نے چشم دل سے عبدیت کے وہ اقتضایات دیکھ لئے جس کی رو سے انسان کا مقصود محبوب مطلوب سب خدا ہی ہونا چاہئے اور اس کا ہر کام یہانتک کہ اٹھنا بیٹھنا جینا مرنا سب اللہ ہی کے لئے ہونا چاہئے اور سوائے اس کے اور کسی چیز کی خواہش دل میں باقی نہ رہے حتیٰ کہ جنت کو بھی میں ایک ابتلا خیال کرنے لگا اور دنیا کی تو کوئی حقیقت ہی نظر میں نہ رہی لیکن افسوس ہے کہ چند دنوں کے بعد شیطان نے طرح طرح کے وسوسے دل میں ڈالنا شروع کئے اور ایک ایک وسوسے کے سلجھانے اور صاف کرنے میں چار چار روز گذر گئے اور اس طور پر اللہ کی جانب سے میری توجہ شیطان نے کم کردی اور بالآخر وہ کیفیت جو دل میں پیدا ہوئی تھی جاتی رہی اور اب صرف خیال ہی خیال اپنے عبودیت اور خدا کی خداوندی کا رہ گیا جس کا دل پر کوئی اثر نہ تھا اسی طرح رہیں بعد قبولیت اسلام اس چار پانچ برس کے عرصہ میں تین چار حملے ہو چکے ہیں فی الحال پھر دل میں اسلام کی شمع روشن ہوگئی ہے تقریبًا ایک ماہ کا عرصہ ہوا کہ میں مرض انفلوئنزا میں خطرناک صورت سے مبتلا ہوگیا تھا اس حالت میں خدا سے دعا کی کہ کچھ دنوں کیلئے مجھے اور زندگی عطا کر کہ تیری عبودیت کا حق ادا کرلوں۔ خدا کی رحمت سے صحت ہوگئی اس وقت سے

دنیا کی طرف سے دل بالکل پھر گیا ہے اور خدا کے بیشمار احسانات اور اس کی رحمتوں کا احساس اور ان کی شکر گذاری کا ادراک دل میں ہوتا ہے اور وہ حقائق اور نیز اقتضا یا عبودیت دل پر اس مرتبہ منکشف ہو گئے ہیں جس کی رو سے خدا ہی انسان کا مقصود ہونا چاہئے لیکن ابتدا ہی سے ایک کیفیت یہ پیدا ہے کہ کسی وقت دل پر خود بخود ایسا پردہ پڑ جاتا ہے کہ خدا کی طرف جو شکر گذاری کا ذوق یاد اور اس کی جو اس وطلب کی کیفیت پیدا ہے وہ یک قلم سلب ہو جاتی ہے اور ساری حقیقتیں جو دل میں منکشف ہو چکی ہیں ذہن سے غائب ہو جاتی ہیں اور اس وقت کچھ سمجھ میں یہ بھی نہیں آتا کہ کیوں ہم کو اس کی طلب ہو۔ اس کے علاوہ ایک حالت یہ ہے کہ جس وقت دنیا کی بے ثباتی اور اس کا محض ہیچ ہونا دل میں زیادہ گہرائی سے منقش ہوتا ہے اور خدا کی جانب یکسوئی ہو جاتی ہے تو ایک عجیب وحشت و دہشت دل پر طاری ہو جاتی ہے جو غور کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ خدا کی عظمت وجلال کے خیال سے نہیں ہوتی بلکہ کسی اور نامعلوم وجہ سے لاحول پڑھنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ تو وہ کیفیتیں ہیں جو اب کی بار کے دہلہ میں ابتدا ہی سے پیدا ہیں لیکن اب تھوڑے دنوں سے حسب معمول سابق پھر وسوسوں اور خطرات کی کثرت شروع ہو گئی ہے بد قسمتی سے میری طبیعت خلقی طور پر تحقیق طلب واقع ہوئی ہے لہذا اول تو جو خلفشار کسی وسوسے کے آنے سے پیدا ہو جاتا ہے اس کو نہ میں کسی طرح روک سکتا ہوں نہ رفع کر سکتا ہوں یعنی دونوں باتیں میرے اختیار سے باہر ہیں کہ کوئی وسوسہ پیدا نہ ہو یا اس کے پیدا ہونے کی حالت میں خلفشار نہ ہو البتہ جب اس وسوسہ کی صفائی معقول جوابات سے ہو جاتی ہے تو خلفشار رفع ہو جاتا ہے اس خلفشار کی حالت میں خداوند تعالیٰ کی شکر گذاری طلب ومحبت کے جو احساسات وکیفیات قلب میں ہوتے ہیں وہ بالکل دھندلے پڑ جاتے ہیں اور بڑھتے بڑھتے بعض وقت یہ نوبت پہنچتی ہے کہ دل قریب قریب خالی اور بالکل بے کیف ہو جاتا ہے اور طبیعت برگشتہ ہونے لگتی ہے اور اس حالت کو جبتک وسوسہ صاف نہ ہو جائے میں کسیطرح دفع نہیں کر سکتا ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا غرضکہ وساوس کا ایک سلسلہ بندھا ہوا ہے اور جن وسوسوں کو پہلے میں صاف کر چکا ہوں انکے

جوابات بھول جاتے ہیں اور بعد کو وہ از سر نو دل میں جاگزیں ہوتے ہیں آجکل دل میں یہ وسوسہ سمایا ہے کہ انسان خدا کا کوئی جزو نہیں ہے اسلئے وہ اپنی ریاضت سے خدا تو ہو نہیں سکتا یعنی خدا میں مل نہیں سکتا پھر نجات کے کیا معنی ہیں دنیا کی چیزیں اپنی بے ثباتی اور فانی ہونے کی وجہ سے التفات کرنے یعنی دل لگانے کے قابل نہیں عقبیٰ کی نعمتوں کو اگرچہ بقا ہے لیکن سوا اس کے کہ اُن سے عیش روحانی میسر ہو اور کچھ حاصل نہیں لہذا وہ بھی لاحاصل اور محض ایک ابتلا ہیں پس انسان کا عدم و وجود دونوں برابر ہیں بلکہ نہ پیدا ہوتا تو ان جھگڑوں سے آزاد رہتا لہذا خدا کی خالقیت کا کوئی احسان نہیں ہے اور عبادت سراسر تکلیف ہے یہ وسوسہ بہت غور و خوض سے صاف ہو گیا ہے مگر ابھی کسی قدر خلش باقی ہے غرضیکہ شیطان نے سخت پریشان کر رکھا ہے میں خیال کرتا ہوں کہ اگر دل میں مستقل و کامل محبت جناب باری تعالیٰ کی پیدا ہو جاوے تو ان خطرات سے نجات مل جائے گی اور غالباً ابھی تک میرا یقین بھی کامل نہیں ہے بلکہ ناقص حالت میں ہے اس وجہ سے وسوسوں سے ایک خلفشار پیدا ہو جاتا ہے لہذا دیدہ دل میں کچھ روشنی بھی آجانا چاہیئے تاکہ کم از کم عین الیقین کی کیفیت حاصل ہو جاوے اور حضرت والا میرے لئے فی سبیل اللہ دعا بھی فرماویں کہ خداوند تعالیٰ مجھے راہ مستقیم پر ثابت قدم رکھکر منزل مقصود تک پہونچا دے اور اپنی بندہ نوازی سے میرے دل کو کامل طور پر اپنی جانب رجوع کرلے اور اس کے سوا ہر دو جہان میں کوئی مطلوب و مقصود میرا نہ رہے بہر تقدیر فی الحال جو میری درخواست حضرت والا سے ہے وہ یہ ہے کہ کوئی طریقہ ایسا بتلایا جاوے کہ جس سے خدا کی کامل محبت پیدا ہو اور اس کے رسول کی کما ینبغی الفت حاصل ہو دوسرے یہ کہ دیدۂ دل کو بصیرت و روشنی حاصل ہو اور دل جس رنگ حقیقت کا ایک مرتبہ (بذریعہ بصیرت قلب) لذت آشنا ہو جاوے وہ رنگ نظر میں قائم رہے حضرت کا یہ کرم و احسان میرے شکریہ سے بالاتر ہوگا خداوند تعالیٰ ہی اس کا اجر عطا فرمائے گا آخر میں اپنی حالت کے متعلق ایک امر یہ قابل ذکر ہے کہ میں اوائل عمر سے بعارضہ ضیق النفس و کمزوری معدہ و اختلاج قلب رنجور ہوں اور میرے اعضا رئیسہ خصوصاً قلب حد سے زیادہ ضعیف ہو گیا ہے مولانا . . . . . صاحب . . . نے

سورۂ الم نشرح کا ورد بعد نماز عشا یا نماز صبح مع اول و آخر درود شریف پچیس بار دفعیہ مرض وکشایش روزی کیلئے تبلایا تھا چنانچہ آج کل میں اس کو پڑھتا ہوں لیکن اب زیادہ تر نیت یہ ہے کہ اس برکت سے نور بصیرت حاصل ہو مجھے سلسلہ قادریہ میں مولانا ...... سے بیعت بھی ہے مکرر عرض یہ ہے کہ مشفقی مولوی عبدالحی صاحب کی ہدایت و مشورہ کی بموجب میں نے تہجد کی نماز شروع کردی ہے دو روز سے تقریباً ساڑھے تین بجے شب کو اٹھکر چار رکعتیں نفل پڑھ لیتا ہوں اور اس کے بعد پھر سو رہتا ہوں اور پانچ بجے تک دوبارہ بیدار ہوکر نماز فجر ادا کر لیتا ہوں اس کے بعد جس وقت تک ممکن ہو اور جس قدر ممکن ہو درود شریف پڑھتا رہتا ہوں کم از کم ایکہزار مرتبہ اور زیادہ سے زیادہ دوہزار مرتبہ پڑھ لیا کرتا ہوں ہر وظیفہ میں یعنی وظیفہ درود شریف یا وظیفہ سورۂ الم نشرح میں (جس کا تذکرہ خاکسار نے پہلی کی سطور میں کیا ہے) خدا کو حاضر وناظر جانکر اپنے سامنے موجود تصور کرتا ہوں اور ادہر رجوع رہتا ہوں یا قلب میں جاگزیں سمجھکر (آنکھیں بند کرکے اس جانب رجوع رکھتا ہوں اور جیسے کہ کسی سے زبانی عرض معروض کیا جائے اس طور وظیفہ جاری رکھتا ہوں اس صورت میں بعض اوقات یکسوئی ہو جاتی ہے آئندہ اگر حکم ہو تو یہ طریقہ جاری رکھا جاوے یا جیسا ارشاد میرے حال کے مناسب ہو اس پر عمل کیا جاوے ایک خاص امر یہ قابل گذارش ہے کہ میں یہاں اپنے ایک عزیز کے مکان میں بطور مہمان کے مقیم ہوں اور جس کمرہ میں رہتا ہوں اس سے متصل اور خاص کر اسی کمرہ میں اور اشخاص بھی رہتے ہیں اور وہ کمرہ بھی چھوٹا ہے لہذا ان اشخاص کے اختلاف مذاق اور تکلیف کے خیال سے امیدوار ہوں کہ جبتک خدا اپنے فضل سے میرے لئے اپنا ذاتی ٹھکانا نہ پیدا کر دے جو چیز حضرت والا میرے لئے تجویز فرمادیں وہ آہستہ آہستہ زبان سے یا دل میں پڑھنے کی ہو یا بطور مراقبہ کے مشغول رہنے کی ہو تو بہتر ہے آئندہ جو کچھ رائے والا ہو میں نے عربی نہیں پڑھی ہے اور میں عربی عبارت کے معنی نہیں سمجھ سکتا اطلاعاً معروض ہے دائم المرض کی وجہ سے ضعف بدرجہ غایت ہے اور اس قدر لاغری بھی اور قلب ودماغ بہت ہی ضعیف ہوگئے ہیں اسلئے زیادہ محنت مجھ سے ناممکن ہے یہ بھی ایک شوئی قسمت وکم نصیبی ہے حضرت والا از برائے خدا میری صحت کیلئے بھی دعا فرمادیں۔ فقط۔

تحقیق۔ تمام خط اول سے آخر تک حرفاً حرفاً پڑھا ایک خاص لطف بھی آیا گو غائبانہ بھی علاج ممکن ہے مگر بقول حضرت مولانا رحؒ ؎

غائبانہ را چوں نوالہ می دہند   حاضراں از غائبان لاشک بہ اند

پوری تشفی حاضرانہ تخاطب و مجالست سے ہوتی ہے اگر ایسی صورت بن سکے تو سبحان اللہ اور اگر نہ ہو سکے تو مجبوری۔ عدم سے وجود غنیمت ہے وذالک اضعف درجۃ الاصلاح سر دست اسی درجہ اضعف کی تعیین ایک دستور العمل کی صورت میں لکھتا ہوں۔

(۱) مولانا عبدالحی صاحبؒ نے جو بتلایا ہے اس پر مداومت فرمائی جاوے اگرچہ دلچسپی بھی نہ ہو بلکہ اگرچہ بار اور خلجان بھی ہو لذت اور لطف کا انتظار ہی نہ کیا جاوے۔

(۲) اس میں تدریجاً بشرط تحمل طبیعت تھوڑا تھوڑا اضافہ فرمایا جاوے اگر تحمل نہ ہو تو اتنا بھی کافی ہے

(۳) احقر کی تالیفات میں سے بالخصوص دعوت عبدیت کے جتنے حصص میسر ہوں اور دوسرے مواعظ متفرقہ بھی کہ بعضے بلکہ اکثر انہیں بیحد نافع ہیں مطالعہ فرمایا جاوے اور تربیۃ السالک کی جلدیں اور رسالہ الانتباہات المفیدہ بھی اور حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مؤلفات میں سے جو بسہولت سمجھ میں آجاوے دیکھ ڈالئے۔

(۴) اس کے بعد چند روز کتاب دیکھنا بالکل چھوڑ دیا جاوے۔

(۵) سوچنا اور فکر کرنا مسائل یا عقائد مختلفہ میں یا ان کے دلائل میں قطعاً ابھی سے ترک کر دیا جاوے بجز ایک فکر کے کہ خدائے تعالیٰ کے احکام کا امتثال کرنا ضروری ہے خواہ اس میں کچھ ثمرہ ہو یا نہ ہو خواہ وہ تکلیف ہو یا راحت خواہ اس میں کوئی مصلحت ہو یا نہ ہو محض یہ سمجھ کر کیا جاوے کہ ایسے شخص کا حکم ہے جس کی مخالفت کسی حال میں جائز نہیں اگر بے سوچے بھی کچھ ذہن میں آوے اس کا سلسلہ قصد سے نہ بڑھایا جاوے اگر خود بڑھنے لگے کسی اور کام میں لگ جاوے خواہ دنیا ہی کا کام ہو۔

(۶) اگر اس پر بھی قطع نہ ہو تو غم نہ کیا جاوے اور سمجھ لیا جاوے کہ جب ہمارے اختیار سے باہر ہے تو اس پر مواخذہ نہیں پھر کیا غم

(۷) مجھ سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھا جاوے اور ہر خط میں میرا پہلا خط رکھ دیا جایا کرے۔

(۸) اس کو نہ دیکھا جاوے کہ اتنے دنوں میں کیا حاصل ہوا لاحاصل سعی پر آمادہ رہنا چاہئے
تربیۃ السالک ذیقعدہ ۵۲ھ ص۳۹۷

حال۔ بڑے لوگوں کو چونکہ دنیا سے نفرت ہوجاتی ہے اسلئے وہ طلب ہی نہیں کرتے بلکہ بعض حکایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا سے بھی اس کے طلبگار نہیں ہوتے فضلا عن الغیر مگر مجھ جیسے . . . عوام کیلئے یہ درست ہے یا نہیں کہ باوجود مابہ القناعۃ موجود ہونے کے خدا سے فضل رزق کی طلب کرے مجھپر دو حالت طاری ہوتی ہیں کبھی تو شرم سے دعا نہیں مانگی جاتی اور کبھی شرم نہیں طاری ہوتی تو خوب دعا مانگتا ہوں البتہ حکام وامراء کی دربارداری بالکل ترک ہوگئی ہمت ہی نہیں ہوتی مقصود بالسوال یہ کہ باوصف مابہ الکفایۃ دعائے ترقی دولت مستحسن ہے یا نہیں۔

تحقیق۔ نیت کیا ہے۔ تربیۃ ذالحجہ ۵۲ھ ص۴۰۵

حال۔ آجکل دوسرے تیسرے دن شجرہ بھی پڑھتا ہوں جس سے ہر وقت دل پر خوف اور بری باتوں سے پرہیز ہے مگر جب مصرعۂ ذیل پر پہونچتا ہوں تو دل میں کہتا ہوں کہ تو ابھی پڑھ رہا ہے اور پڑھنا چاہتا بھی ہے اور زبان سے یہ کہتا ہے ؎

نے عبادت نے زہد۔ نے خواہش علم و ادب

ایسے شبہہ کو حضور دور فرماویں کیونکہ میں عربی میں شرح وقایہ وغیرہ پڑھ رہا ہوں۔ فقط

تحقیق۔ مراد یہ ہے کہ ان چیزوں کو مطلوب بالذات نہیں سمجھتا ورنہ لازم آتا ہے کہ نماز بھی چھوڑ دیجاوے کہ وہ عبادت ہے۔ فقط

حال۔ اور دوسری جگہ ہے ؎

گرچہ عالم میں الٰہی سعی میں بسیار کی — پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق ترے دربار کی
جان ودل لایا ہوں تجھپر فدا کیواسطے — گرچہ یہ ہدیہ نہ میرا قابل منظور ہے
پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے

اس میں شبہہ ہوتا ہے کہ نہ تو عالم میں سعی کی اور نہ جان و دل ہدیہ کیا ہے اور یہ زبان سے یہ پڑھتا ہے اس کو نہ پڑھوں مگر میں پڑھتا چلا جاتا ہوں ان دونوں شبہوں کو حضور رفع فرماویں۔

تحقیق۔ اس کا ازالہ یہ ہے کہ یہ سمجھے کہ جس بزرگ کا یہ کلام ہے اسکی نقل اسلئے کرتا ہوں کہ مجھکو بھی یہ حال حاصل ہوجاوے۔ تربیۃ السالک ص۴۰۷

حال۔ بحمد اللہ ذکر شریف نماز تہجد تلاوت قرآن شریف حزب مناجات مقبول جو کچھ بالاختصار تعلیم ہوئی ہے برابر جاری ہے ذوق کبھی ہوتا ہے کبھی نہیں اور ٹٹولنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا دار و مدار خیالات پر ہے کبھی ہمہ وقت یا اکثر خیالات طلب عروج کے ہوتے ہیں تب نماز ذکر وغیرہ میں ذوق ہوتا ہے اور کبھی خیالات نفسانی غالب ہوتے ہیں کبھی شہوانی بسبب اس کے کہ مکان پر گئے ہوئے بہت عرصہ ہوا اور کبھی اگر گھر کی پریشانی کچھ معلوم ہوتی ہے تو زمانہ حال کی ضرورت کے قابل تحصیل زر کو جی چاہنے لگتا ہے کبھی کوئی دوسرے قسم کے خیال بھی شاید آتے ہیں ان حالتوں میں ذوق کم تو ضرور ہوتا ہے اگرچہ مفقود نہ ہو ذوق اگرچہ مطلوب نہیں مگر اصلاح خیالات تو ضروری ہے تاکہ طلب کا پایہ بڑھتا رہے یہ خیالات اگرچہ بحمد اللہ کسی معصیت کے سبب نہیں بنتے مگر ترقی کو مانع ضرور معلوم ہوتے ہیں جن کی اصلاح کی ضرورت معلوم ہوتی ہے لہذا مناسب جانکر عرض کیا گیا۔

تحقیق۔ ماشاء اللہ آپ نے بالکل ٹھیک سمجھا لیکنک العلم اس میں غلطی کی کہ ان امور کو مانع ترقی سمجھا ترقی کا مضاف الیہ اگر یہی احوال ہیں تو یہ حکم صحیح ہے مگر اس کو ترقی مقصود سمجھنا غلط ہے اور اگر ترقی کا مضاف الیہ قرب و رضا ہے تو یہ اس کے لئے مانع نہیں۔

تربیۃ السالک ص ۴۴۴ رسالہ النور جمادی الاول ۱۳۵۲ھ

حال۔ یہ عاصی گنہگار ایک نظر عنایت کا امیدوار ہے ایک عرصہ سے ذات والا سے (خداوند کریم اس کو دیرگاہ قائم رکھے) تعلق خاطر رکھتا ہے لیکن نفس کے ہاتھوں قریب ہلاکت پہنچ گیا ہے کوئی صورت جانبری کی نظر نہیں آتی یہ دعا فرما دیجئے کہ اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے اس مغلوب النفس کو قعر ضلالت سے نکال کر راہ ہدایت دکھائے اور ذوق عبادت عطا کرے حضور والا میری تغیر حالت قابل افسوس ہے قبل میں کچھ قدر قلیل ذکر اسم اللہ کیا کرتا تھا اور اس وقت قلب نہایت فرحت میں رہتا تھا۔ باقی نماز وغیرہ جس طرح اب پڑھتا ہوں اور مناجات مقبول کا ورد جیسے اب ہے پہلے بھی تھا اور کسی میں کچھ زیادتی نہ تھی لیکن اس وقت کی حالت یہ تھی کہ میں اس کا منتظر رہتا تھا اور دل یہ چاہا کرتا تھا کہ نماز کا وقت جلد آوے تاکہ کام سے چھٹی پاکر نماز پڑھوں اور فضیلت اور شوق اس کا تھا اب یہ حالت ہے کہ نماز کو کھڑا ہوتا ہوں تو یہ جی چاہتا ہے

اور دل کہتا ہے کہیں جلد ختم ہوتا کہ فلاں کام کروں اور بالکل جی نہیں لگتا ہے مسجد میں جاتا ہوں تو سا تھ ریا اور خود نمائی کا خیال رہتا ہے گھر میں پڑھتا ہوں تو جی اچٹتا ہے غرض کہ کسی طرح جی نہیں لگتا ہے ذکر کرنے کا بھی کئی دفعہ ارادہ کیا لیکن خدا جانے کیا ہوتا ہے کہ ذکر کرتے وقت ڈرتا ہوں نیند کا نہایت غلبہ ہوتا ہے اور کسی طرح استقلال نہیں ہوتا۔ حضرت کوئی وظیفہ اپنی زبان مبارک سے عطا فرما دیں جس سے وساوس نفسانی دور ہو کر اطمینان قلب و ذوق عبادت میسر ہو۔

تحقیق ۔ کسی خاص وظیفہ میں یہ کوئی خاص اثر نہیں کہ اس سے عبادت میں جی لگنے لگے اسی طرح اس کی اور بھی کوئی تدبیر نہیں اسی واسطے محققین کی تعلیم ہے کہ اس کا نہ قصد کرے نہ اس کا انتظار کرے کام میں لگا رہے اور جتنی توجہ و مداومت اختیاری ہے اس میں کوتاہی نہ کرے بس اسی پر تمام برکات مرتب ہو جاتے ہیں جو اس وقت سمجھ میں بھی نہیں آ سکتے بعد ترتب نظر آ جاویں گے۔ النور رمضان ۴۶ھ

حال ۔ جس وقت ذکر کرتا ہوں تو دل بھی لگتا ہے اور شوق بھی ہوتا ہے مگر بعضے خیالات بھی آ جاتے ہیں اور بہ نسبت ذکر کے فرصت کے وقت خدا کی طرف زیادہ دھیان رہتا ہے اس وجہ سے بھی فکر میں ہوں کہ ذکر میں تو بعضے خیالات بھی آتے ہیں اور فرصت کے وقت خدا کی طرف دھیان جاتا ہے یہ کیا عجیب بات ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اب اس کا علاج حضرت برائے مہربانی فرما کر خادم کو سرفراز فرما دیں۔

تحقیق ۔ خیالات تو دوسرے وقت بھی آتے ہیں مگر ان اوقات میں انقطاع خیالات کا خاص اہتمام کیا نہیں جاتا اسلئے ان کے آنے کی طرف التفات نہیں ہوتا اور ذکر کے وقت اہتمام ہوتا ہے اسلئے انکی طرف التفات ہوتا ہے نیز قصد نفی سے بعض اوقات خود خیالات بھی آ جاتے ہیں اور عدم قصد سے نہیں آتے یہ وجہ ہے تفاوت کی مگر یہ مضر نہیں جب قصداً خیالات نہ لائے جاویں۔ تربیۃ ص ۴۰

حال ۔ اکثر اوقات خیالات فاسدہ یکسوئی کو ضائع کر رہا ہے دفعیہ کی کیا تدبیر کروں حضرت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اطمینان عطا کریں اور محبت و عشق الٰہی غالب کر کے سلامتی ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخیر کریں۔

تحقیق ۔ معلوم ہوتا ہے کہ تربیۃ السالک یا دیکھی نہیں یا سمجھی نہیں۔ تربیۃ السالک ص ۴۸۲

حال۔ جن گناہوں سے میں توبہ کر چکا ہوں ان کے کرنے کو طبیعت بہت چاہتی ہے شیطان عجیب عجیب طرح بہکاتا ہے نماز کے اندر بھی خیالات بد کرا دیتا ہے مگر الحمدللہ جب سے توبہ کری ہے نفس کے پھندے میں نہیں آیا مگر بعض اوقات تنہائی میں یا سوتے وقت تصور بندہ جاتا ہے گویا میں برے افعال کر رہا ہوں اوس سے طبیعت کو حظ حاصل ہوتا ہے اس سے جی خوش ہوتا ہے۔

تحقیق۔ اس وقت طبیعت کو قصداً دوسری طرف متوجہ کر دینا ضروری ہے اور عذاب کو سوچنا۔

حال۔ مگر کسی وقت میں جب اپنے گذشتہ گناہوں کو خیال کرتا ہوں تو بے اختیار رونا آجاتا ہے اور خدا سے ڈر لگتا ہے اور خصوصاً صبح کی نماز کے بعد اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے وقت بیحد رونا آتا ہے اور ڈر لگتا ہے ندامت اور خجالت ہوتی ہے نماز میں طبیعت نہیں لگتی طرح طرح کے خیالات آتے ہیں۔

تحقیق۔ جو خیال بلا قصد آوے مضر نہیں بشرطیکہ قصداً رکھا نہ جاوے۔

حال۔ اور یہ جی چاہتا ہے کہ جلد پڑھکر الگ ہو۔

تحقیق۔ اسپر عمل نہ کیا جاوے۔

حال۔ بعض اوقات خوب جی لگتا ہے اور خوب سنبھال سنبھال کر پڑھتا ہوں سب رکن ادا کرتا ہوں۔

تحقیق شکر کرنا چاہئے۔

حال۔ سستی بہت ہے بعض وقت شیطان یوں بہکاتا ہے کہ نماز مت پڑھو اور سب اچھے کام کرو خیرات کرو زکوٰۃ دو لوگوں سے نیکی کرو کتابیں پڑھو عالموں کے پاس جاؤ وغیرہ وغیرہ اور خصوصاً عشاء کی نماز میں کھانا کھانے کے بعد بہت سستی پیدا ہو جاتی ہے اور قطعی نماز پڑھنے کو طبیعت نہیں چاہتی طرح طرح سے شیطان بہکا کر نماز سے باز رکھتا ہے مگر اس وقت ایک عجیب حالت ہوتی ہے شیطان نماز سے منع کرتا ہے اور کوئی چیز اندر سے شیطان کے تمام بہانوں اور خیالات کی تردید کرتی ہے اور نماز کیواسطے پلنگ پر سے اوٹھا دیتی ہے اکثر شیطان یا نفس مغلوب ہوتا ہے مگر ان جھگڑوں سے بچنے کے واسطے میں کھانا کھانے سے پہلے نماز پڑھ لیتا ہوں

تحقیق ۔ یہ سب مجاہدہ ہے جس سے اجر دونا ہو جاتا ہے۔ النور ماہ ذیقعدہ سنہ مذکورہ بالا صفحہ ۴۹

حال ۔ امراض باطنی نے زور دکھایا اس قدر سخت ہیجان پیدا ہوتا ہے کہ مجھے بعض وقت یقین ہوتا ہے کہ اب قطعی ایمان سے خارج ہو گیا ۔

تحقیق ۔ یہ وساوس غیر اختیاری مکمل ایمان ہیں نہ کہ مزیل ۔

حال ۔ رمضان شریف میں ضعف ہو گیا تو سخت تر نفس کے اعتراض سنائی دیتے تھے قرآن شریف پڑھنے میں اس قدر گستاخی و انکار و تردید و تردد پیدا ہوتا رہا کہ معاذ اللہ اور نماز بھی پورا کرنا مشکل اور خیال ہٹانے پر کچھ منٹ تک قدرت دقابو نہیں پاتا تھا جناب باری تعالیٰ کی عظمت قدرت کا خیال جمانے سے سخت بے ادبی گستاخی پیدا ہوتی ہے غرضکہ کوئی خیال باری تعالیٰ کے متعلق ہو یا حکم احکام کے متعلق ہو خواہ بزرگان دین کے متعلق ہو یا جناب حضور سرور عالم کے متعلق ہو اس قدرت نفرت انگیز گستاخی اور تصور بندھتا ہے کہ ہٹانا مشکل ہوتا ہے اسقدر غلبہ ہوتا ہے کہ شاید عنقریب زبان سے نکل جائے یا تصور سے بڑھکر یقین کے درجہ تک پہونچ جائے

تحقیق ۔ یہ احتمال بے وجہ ہے یقین اختیار و استحسان سے ہوتا ہے اگر ایسے میں زبان سے بھی نکل جائے گناہ نہیں نہ کہ کفر ۔

حال ۔ عرض کہ اگر گاد خرمین مبتلا رہتا ہوں تو نظر سے ہٹا ہوا معلوم ہوتا ہے ورنہ وساوس خطرات بدواہمہ میں اور تصور خیال میں صورت بنکر ایسے پیدا ہوتے ہیں ۔ اس قدر تو یقین ہے کہ وساوس مضر نہیں مگر تشویش یہ ہے شاید کہ اپنے اختیار ارادہ سے پیدا ہوتے ہیں ۔

تحقیق ۔ ارادہ و اختیار ایسی چیز نہیں کہ اس میں شاید کی گنجائش ہو وہ تو یقینی الوجود ہوتا ہے ۔

حال ۔ یا آئندہ خود عقیدۃً یہ صورت قائم ہو جائے ۔

تحقیق ۔ اوپر عرض کر چکا ہوں ۔

حال ۔ بعض وقت تو حدیث نفس ایسی پیدا ہوتی ہے کہ میں خود اپنے کان سے سن رہا ہوں حالت تخفیف میں تو غیر معلوم ہوتا ہے غلبہ کی حالت میں تو قدرت اسکے دفع کی بھی نہیں نہ اس وقت نفس میں اسکی برائی نظر آتی ہے ۔

تحقیق۔ اعتقاداً اس کا باطل سمجھنا بس ہے

حال۔ بہرحال آج جیسی حالت ہوش کی سی ہے اس وقت تو صرف نظر خدا پر ہے کہ شاید اس کو اختیار ہے خواہ مردود فرمائے خواہ انجام بخیر فرمائے بعض وقت یہ یقین جم جاتا ہے کہ میں تو خلق بدنصیب ہوں خسر الدنیا والاخرہ انجام نظر آتا ہے شقاوت ازلی کس طرح بدل سکتی ہے۔

تحقیق۔ مگر یہ تو شقاوت ہی نہیں۔

حال۔ جو مردود (رَدْ کردہ) ہوتا ہے اس کو کبھی خوش قسمتی سے فائدہ ہو تو ہو ورنہ جو تقدیر ازلی تھی ہو چکی تو اب کیا سود ہے جن معاصی کا وبال ہے وہ بھگتنا ضروری ہے یہ تو پریشان حال کی حالت ہے مگر اس قدر قابل شکر ہے کہ اوراد و نماز پوری ہو رہی ہے بعض دن تمام استغفار میں گذر جاتا ہے اپنے اعمال کی یاداشت سامنے پیش آتی ہے۔

تحقیق۔ پھر یہ کیا تھوڑی نعمتیں ہیں کیا ان سے آپ الذین انعمت علیھم میں داخل نہیں اور کیا جو شخص ان میں داخل ہو وہ مغضوب علیھم اور ضالین سے خارج نہیں پھر اور کیا چاہئے۔

حال۔ بعض دن بلا وجہ دل بھر آتا ہے رونے سے دل ہلکا ہو جاتا ہے وحشت و اداسی کم ہو جاتی ہے کسی کام میں دل نہیں لگتا حساب و کتاب سے دل گھبراتا ہے غالباً یہ سب کچھ ضعف قلب و دماغ کا بھی اثر ہے۔

تحقیق۔ ضرور اس کا دخل ہے

حال۔ یہ حالت اندرونی ہے اور جسمانی اثر اس کے علاوہ ہے وہ درد دل کہنے کو عرصہ ہو گیا آج نوبت آئی ہے اپنی بدقسمتی اور نحوست کا حال لکھتا ہوں (یہاں کچھ واقعات و حوادث و تشویشات کو بنہ لکھے تھے)

تحقیق۔ کیا نحوست کی حقیقت بجز معصیت کے اور بھی کچھ ہے اگر ہے تو دلیل اگر نہیں ہے تو پھر غیر معاصی کو علامت نحوست کیسے ٹھیرایا اور ان سب کا علاج صرف توکل و تفویض اور اپنی خیالی تجویزوں کا ترک کر دینا ہے نہ کہ تدبیروں کا۔ تربیۃ السالک ص۱۹

حال۔ قطب الارشاد و قطب الاقطاب حضرت مولانا سیدنا و مرشدنا و مقتدانا

دام فیضہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ومغفرتہٗ۔ عرض خدمت اقدس میں یہ ہے کہ مجھکو عجیب عجیب قسم کے وساوس آتے ہیں جس سے بیحد قلب پریشان رہتا ہے مطالعہ میں بکثرت ہجوم ہوتا ہے اور ایسے ایسے سوالات اعتراضات شیطان پیش کرتا ہے کہ جواب نہیں بن پڑتا ایسا دروازہ کھل جاتا ہے کہ بند ہونیکا نام نہیں لیتا ہرچند کہ التفات نہیں کرتا لیکن وہ آ ہی جاتا ہے۔

تحقیق۔ اس جملہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ عدم التفات کو مقصود بالغیر سمجھکر کام میں لاتے ہیں اور مقصود بالذات آپ کے نزدیک اُن وساوس کا اندفاع ہے عدم التفات کو اندفاع کی تدبیر سمجھتے ہیں یہی غلطی ہے عدم التفات کو خود مقصود بالذات سمجھے خواہ اندفاع اسپر مرتب ہو یا نہ ہو اسی طرح راحت کو مقصود بالذات نہ سمجھا جائے بلکہ اس پر آمادہ رہنا چاہیئے اگر تمام عمر اس سے بھی زیادہ کلفت ہو تو وہ محبوب کا عطیہ ہے لانہ لیس بمعصیۃ ولا اختیاری وکل ہو کذلک فہو نعمۃ عبدیت یہی ہے

بدرد وصاف ترا حکم نیست دم درکش
کہ انچہ ساقی مار یخت عین الطاف است

اس شعر کو بھی کبھی کبھی پڑھ لیا کریں۔

حال۔ بعض اوقات ایسی تکلیف ہوتی ہے کہ موت اس کے مقابلہ میں آسان معلوم ہوتی ہے للہ حضور والا دستگیری کیجئے اور مجھکو اس پریشانی سے چھڑوا ئیے اور دل سے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے نجات عطا فرما دے آمین فقط اور جو ارشاد ہو ایں پر عمل کردن۔

تحقیق۔ عمل وہی متعین ہے جو میں نے لکھا ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ

تربیۃ السالک ص۵۲۹ النور ماہ رجب ۵۲ھ

حالت طالب بالا بعد جواب بالا

حال۔ حضرت قطب الاقطاب قطب الارشاد مولانا مرشدنا سیدنا ہادینا مقتدانا شیخ المشائخ زبدۃ العارفین سراج السالکین دام فیضہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عرض یہ ہے کہ جب پرچہ بکس میں ڈال کر آیا اسی وقت سے طبیعت بیحد خراب ہونے لگی اور سخت پریشانی قلب پر ہونی لگی پڑھنے میں جی نہ لگتا تھا عشا کی نماز پڑھکر جب مطالعہ کیلئے بیٹھا تو بیحد وساوس آنے لگے ہرچند مطالعہ میں زور لگاتا تھا کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا تھا

اور دل چاہتا تھا کہ بھاگ نکلو آخر کار چراغ بجھا کر لیٹ گیا پھر بھی چین حاصل نہیں ہوا باہر نکل کر شاہ صاحب کے پاس جانا چاہا اس وقت شاہ صاحب سو گئے تھے پھر آکر لیٹا ایسے حواس گم ہو گئے تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ میں پاگل ہو جاؤں گا کچھ دیر بعد تسکین ہوئی اور نیند آئی لیکن رات بھر پریشانی رہی اور رات بھر میں حضور والا کو اور حضرت حاجی صاحبؒ کو خانقاہ میں دیکھا اور یہ دیکھا کہ کتب خانہ کے کمرہ میں رات بھر حاجی صاحبؒ ذکر اللہ کرتے رہے صبح تک حاجی صاحبؒ خانقاہ میں رہے جاتے وقت حضرت والا جہاں سہ دری میں تشریف رکھتے ہیں وہاں حاجی صاحبؒ لیٹ گئے اور ایک آدمی بہت سی پھولدار رنگین چادریں آپ کے اوپر ڈالنے لگا احقر نے بھی حاجی صاحبؒ سے مصافحہ کیا تھا صبح تک پریشانی تھی گو رات سے کم تھی جس وقت حضور والا کا پرچہ ملا ہے اس کو دیکھکر ایک عجیب حالت خوشی اور مسرت کی طاری ہو گئی اور اتنی دعائیں دل سے بلا قصد نکلیں کہ بیان نہیں کر سکتا کچھ ایسی برکت و اثر حضور والا کے لکھنے کا ہوا کہ اسی وقت سے نفع معلوم ہونے لگا اور یہ معلوم ہوتا تھا جیسے کسی نے چبھے ہوئے کانٹے کو نکال دیا واقعی احقر بڑی غلطی میں تھا کہ عدم التفات کو اندفاع کی تدبیر سمجھا تھا اور جس وقت سے احقر نے عدم التفات کو مقصود بالذات سمجھا اسکا تصور کرنا شروع کیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کچھ بھی نہیں رہا اول اول کئی بار تو تکلیف معلوم ہوئی دو چار دفعہ کے بعد بالکل جاتا رہا جوں جوں دن ڈھلتا گیا وساوس سب ہوا ہو گئے۔ الحمد للہ اس وقت حضور والا کی برکت و طفیل و توجہ سے بالکل اطمینان ہے اور رہ رہ کر حضور کے لئے دعا نکلتی ہے اللہ پاک آپ کی دین و دنیا میں بڑے مراتب کریں بڑا حضور نے رحم فرمایا ورنہ ناکارہ گمراہ ہی ہو گیا تھا بھلا ہم سے اس احسان کا کیا بدلہ ادا ہو سکتا ہے حضرت کے تو اور بھی احسانات ہیں اللہ ہی پورا کرے تو ہو سکتا ہے اللہ حضور کو ہمارے سروں پر ہمیشہ دائم قائم رکھے اللہ تعالیٰ ہمکو حضور عالی کی جوتیوں کے نیچے ہمیشہ رکھے اور حضور کے قدموں کے نیچے اپنے کو فنا کر دیں۔ اللہ کرے حضور والا کے فیوض و برکات دنیا بھر میں پھیل جائیں تاکہ سب لوگوں کو نفع ہو اور ہم لوگ بھی حضور والا کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوں اللہ تعالیٰ حضور کے طفیل سے مجھکو اور تمام طالبین حق کو اپنے مقصود تک پہونچا دے

بس یہ دل چاہتا ہے کہ یہ حالت ہو جاوے ؎

دل آرامے کہ داری دل درو بند   دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

حضور اقدس نے جو شعر لکھدیا تھا اس کو پڑھکر بڑی تسکین ہوئی تھی حضور والا مجھ ناکارہ کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مقصود تک پہونچادیں اور علم وعمل نصیب فرمادیں۔ فقط

تحقیق۔ سب پڑھا بیحد دل خوش ہوا اللہ تعالیٰ ہمیشہ مطمئن رکھے مبارک ہو۔ عزیز من یہی ضرورتیں ہیں شفیق مصلح کی جو کتابوں سے پوری نہیں ہوتیں گو وہ مصلح کتابوں سے بھی مدد لے۔

تربیۃ السالک، ص۵۲۹ از رجب سنہ ۵۴ھ

حال۔ حضرت والا مجھکو ایک اشکال پیش آیا۔ وہ یہ کہ جب کوئی وسوسہ آیا تو اتنی دیر خدا سے غفلت ہوئی اس سے استغفار کرتا ہوں اور گو استغفار جملہ معاصی سے کرتا ہوں مگر زیادہ توجہ غفلت ہی سے ہوتی ہے اور توبہ استغفار میں ندامت کیساتھ اس کا بھی قصد کرنا چاہئے کہ پھر غافل نہ ہوں گا مگر بلا اختیار پھر وسوسہ آتا ہے تو پھر غفلت ہوئی اب اشکال یہ ہوکہ جب غفلت بلا اختیار ہو وہ گناہ نہیں تو اس سے استغفار کیا اور جو استغفار نہ کروں وہ بھی طبیعت نہیں مانتی خیال ہوتا ہے کہ گو میرے نزدیک غیر اختیاری ہو مگر عند اللہ اور محققین کے نزدیک غیر اختیاری نہ ہو اور میری سمجھ وہاں تک نہ پہونچی ہو تو اس کا تدارک ضروری ہے لہذا استغفار کرتا ہوں مگر اس وقت خیال ہوتا ہے کہ وسوسہ آنا تو غیر اختیاری ہے پھر غفلت ہو جائیگی کیونکہ ایسا ہو جانا کہ ایک منٹ بھی غفلت نہو یہ تو مشکل ہے اور حضرت کے وعظ احسان الاسلام ص۱۰ میں ہے اس طرح خیالات و وساوس امواج یہ قیامت تک بند نہیں ہوسکتے الخ پس جب یہ خیال استغفار کے ساتھ آتا ہے کہ غفلت پھر ہو جائے گی تو استغفار کرتے وقت جو یہ قصد کرنا کہ آئندہ بالکل غافل نہیں ہونگا اس میں کمی آتی ہے جب اس میں کمی آئی تو شاید اس استغفار سے پہلی غفلت کا بھی تدارک نہیں ہوا اس سے بڑی کشمکش ہوتی ہے یہ اشکال ہے مہربانی فرماکر جواب سے تسلی فرمادیں۔

تحقیق۔ وسوسہ اور اس کا جو لازم ہے غفلت جب غیر اختیاری ہو بایں معنی گناہ نہیں کہ اسپر مواخذہ نہیں لیکن اپنی ذات میں نقص اور قبیح ہے اور استغفار جیسا رافع ذنب ہے ایسے ہی جابر نقص بھی ہے اسی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

حال - مجھکو ماہ گذشتہ میں یکبارگی وساوس ایسے ایسے برے برے آنے لگے تھے کہ جی چاہتا تھا کہ اس سے بہتر یہی ہے کہ کسی کو منھ نہ دکھاؤں منھ میں کالک لگا کر کہیں نکلجاؤں ہر چند یہ سوچتا تھا کہ تربیت السالک میں دیکھا کرتا ہوں کہ وساوس کی کوئی حقیقت نہیں ہے اس کا علاج یہی ہے کہ اس کی طرف التفات ہی نہ کیا جاوے یہ سب کچھ سمجھتا تھا اور چاہتا تھا کہ کچھ پرواہ نہ کروں مگر طبعی رنج و ملال بیحد تھا آخر یہ کیا کہ ایک روز کچھ رکعتیں بطور جرمانہ کے نفل نماز پڑھی پھر جب کمی نہ ہوئی تو دوسرے روز بیس رکعتیں اور تیسرے روز پچاس رکعتیں اور چھوتھے روز سو رکعتیں نفل پڑھیں اور روزہ بھی رکھنا شروع کیا اور یہی کہتا رہا کہ اے شیطان گو میں خوب جانتا ہوں کہ ان وساوس سے میرا کوئی نقصان نہیں ہے محض مجھکو پریشان کرنے کو تو جو کرتا ہے تو میں بھی چونکہ تو نماز نفلوں سے پریشان ہوتا ہے تجھکو بھی پریشان کرونگا - آخر تھوڑے ہی روز میں وسوسے جاتے رہے اب ویسی بھرمار نہیں ہے مگر کبھی کبھی معمولی طور پر آنے ہی لگتے ہیں پھر دفع ہوجاتے ہیں -

تحقیق - ماشاءاللہ خوب علاج کیا - تربیت السالک النور ج ۲ [illegible]

حال - مہتمم مدرسہ عزیزیہ رائے پور گوجران کے فرزند ارجمند کی ماتم پرسی اور تعزیت کو بندہ گیا تھا راستہ میں دریا پڑتا ہے اسمیں ایک جگہ پانی سے گذرنا ہوا اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور گذرا پانی زائد تھا اس میں غوطے آئے اس حالت کا جو اس وقت دھیان کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اپنی جان کی فکر تھی خدائے عالم کا خیال نہ تھا تو جان کندنی کا وقت جو کہ نہایت نازک ہوگا تو اس وقت ایمان کا کیا ٹھکانا بر مثال طوطے کے کہ اس کو کتنا ہی پڑھاؤ لیکن بلی کے سامنے ٹیں ہی کہے گا یہ خیال کر کے نہایت غم رہتا ہے -

تحقیق - ماشاءاللہ عالم ہوکر ایسے غلط خیال میں مشغول ہوگئے اول تو یہ قیاس صحیح نہیں کیا یہ احتمال نہیں کہ اگر ہلاک کا تیقن ہوجاتا تو اس وقت حق تعالیٰ کا خیال غالب رہتا یہ حالت تو تیقن کے قبل لازم تھی کہ اپنی جان بچانے کی فکر غالب ہو اور اگر بالفرض اس وقت بھی حق تعالیٰ کا خیال غالب نہ ہوتا تو کیا کسی چیز سے ذہن کا خالی ہونا مستلزم اس چیز

کی نفی ذات یا صفات کو ہے اگر ہے تو کس دلیل سے اگر نہیں ہے تو پھر ایمان کے متعلق خطرہ کیسا۔ خلو ذہن تو منافی ایمان کے نہیں البتہ نفی مذکور منافی ایمان کے ہے تو جو واقع ہوا وہ منافی نہیں اور جو منافی ہے وہ واقع نہیں ہوا پھر شبہ کیسا ایمان حاصل ہے جب تک اس کی ضد طاری نہ ہو وہ حاصل ہے ہر وقت اس اعتقاد کا استحضار شرط نہیں جب وہ حاصل ہے تو اس کے سب لوازم نجات وغیرہ اس پر مرتب ہوں گے۔ تربیۃ ص۵۸۵

حال۔ آج شیطان رجیم نے اللہ کے لفظ پر یہ خیال فاسد سجھا دیا کہ تو اللہ نہیں کہہ رہا بلکہ یہ کہہ رہا ہے کہ ان لا ہو میں نے دعا قنوت کا ایک جزو عاجزی کے ساتھ پڑھکر لفظ اللہ کا تصور یوں باندھا جو اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں دیدیا کہ گویا لفظ "اللہ" لکھا ہوا ہے اور میں لکھے ہوئے کو دیکھکر صرف لام کو پڑھکر اللہ صاف صاف کہہ رہا ہوں اس سے نفع ہوا مگر خیال بار بار یہی ہوا کہ ان لا ہو نعوذ باللہ من ذالک کہہ رہا ہوں مگر میں نے اس بیہودہ خیال کی طرف التفات نہیں کیا۔

تحقیق۔ یہی تدبیر ہے۔

حال۔ اگر حضور اجازت دیں تو کیا ایسے وقت لفظ "اللہ" کو کاغذ پر لکھکر دیکھکر ذکر کرنا شروع کر دیا کروں۔

تحقیق۔ ایسا نہ کریں پھر ہر چیز میں وسوسہ آویگا کہاں تک علاج کیا جاویگا۔

حال۔ میں نے ذکر کے وقت خیال کر لیا تھا کہ یہ علیگڈھ کی دہریت کا اثر ہے جو لفضلہ اگرچہ میری طرف سے کبھی سرزد نہ ہوئی مگر صحبت کا اثر ہے۔

تحقیق۔ کالج کو بدنام کرنے کی کیا ضرورت غیر کالج والے بھی اس سے نہیں بچتے۔

حال۔ حضرت کے ارشاد کے مطابق پہلے اپنی ایک پرانی تقریر پیش کرتا ہوں ارشاد نہ ہو چکا ہوتا تو کسی طرح ہمت نہیں پڑتی خصوصاً اس کے آخری حصہ کی جرأت و بیباکی کی بنا پر خدا تقصیروں کو معاف فرمائے۔

تحقیق۔ تمام رسالہ دیکھنے کی تو فرصت نہ ہوئی اور نہ ہونیکی امید لیکن کہیں کہیں سے دیکھا نہایت ضروری اور مفید مضمون ہے البتہ سادگی و خلوص کے غلبہ سے کہیں کہیں دین کے بعض ضروری الوقت خدمات کرنے والوں کی نیت پیش نظر نہیں رہی لیکن یہ پیش نظر نہ رہنا بھی نیک نیتی ہی سے تھا اسلئے اس پر بھی وہ ایک اجر ملیگا جس کا مجتہد مخطی کو ملتا

موعود ہے باقی اصل موضوع رسالہ کا دین کی حفاظت کیلئے آہنی قلعہ ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

تربیۃ السالک ص۵۸۶ النور ماہ رجب ۴۶ھ

رسالہ تقدیس التقدسی عن تدنیس اللبسی حال م۱ گرامی نامہ نے تسلی بخشی ع۲ حسب الارشاد اولیاء اللہ کے حالات سونگا کتب خانہ سے آج چند کتابیں نکالی ہیں م۳ نقش مبارک گلے میں ڈالنے کی ہدایت تھی لیکن گرامی نامہ میں نقش نہیں تھا م۴ فی الحال میں نے نامۂ اقدس کو تعویذ بنا کر گلے میں ڈال لیا ہے م۵ اور اس شعر و مصرعہ کو ایک کاغذ پر لکھکر سامنے رکھ لیا ہے اکثر پڑھتا ہوں ہر بار میں ایک تازہ لطف آتا ہے اور نئے معنی ظاہر ہوتے ہیں م۶ منضج کو آج پندرہواں دن ہے کل سے مسہل شروع ہوگا م۷ اطبا کی متفقہ رائے ہے اختلاج قلب کے ساتھ دماغی عارضہ بھی ہے جو اختلاج سے زیادہ خطرناک ہے م۸ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے کیا مرض ہے م۹ پریشان بہت ہوں م۱۰ خدا تعالےٰ دلوں کا حال خوب جانتا ہے بخدا مجھے ایک مدت سے موت کا اشتیاق ہے اور ہر وقت ایک منتظر کی طرح تیار رہتا ہوں م۱۱ اختلاج کے بڑے بڑے شدید دورے مجھے پڑے ہیں لیکن کبھی پریشان نہیں ہوا اب ایک سال سے طرح طرح کے وہم اور قسم قسم کے خیالات پیدا ہونے لگے ہیں ان سے بہت پریشان ہوگیا ہوں اور بہت بےچین ہوں موت کا اشتیاق بہت پہلے سے ہے اب ایک سال سے زیادہ ہوگیا ہے اوہام و خطرات جو اکثر پریشان کرتے رہتے ہیں یہ ہیں۔ شاید میں دیوانہ ہوجاؤں گا۔ دیوانگی سے قبل خودکشی کرنا چاہئے۔ شاید میرا خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اگر خاتمہ بالخیر نہ ہوا تو بڑی مشکل ہوگی وغیرہ وغیرہ م۱۲ ان خطرات سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ بہت ضبط کرتا ہوں اور مدلل جوابات خود ہی دیتا ہوں بڑی مشکل سے سکون ہوتا ہے اور پھر وہی خیالات گھیر لیتے ہیں بعض وقت اس قدر محویت ہوتی ہے کہ کچھ خبر نہیں رہتی ع۱۳ ایک دن ایسے ہی خیالات کا ہجوم تھا میں نے حضرت کی طرف رخ کیا ایک استغراقی حالت طاری ہوئی میں نے حضرت کی تسکین بخش باتیں کانوں سے سنیں۔ دل کے کانوں سے نہیں بلکہ جسمانی کانوں سے بالکل ظاہری طور پر۔ میں خواب میں نہیں تھا ٹہل رہا تھا اسی وقت تسکین ہوگئی اور میں نے بیساختہ متبسم ہوکر جو لوگ حاضر تھے ان سے کہا کہ میں نے اس وقت حضرت کی گفتگو صاف سنی میرے متعلق تسکین بخش تقریر فرما رہے ہیں م۱۴ ایک دن مغرب کی نماز

میں پہلے سجدہ میں حضرت کی شبیہ مبارک میں نے کھلی ہوئی آنکھوں سے دیکھی ع۱ آج کچھ زیادہ پریشان ہوں جی چاہتا تھا اپنے سب حالات لکھوں مگر لکھ نہیں سکتا تکان ہے اور ضعف محسوس ہو رہا ہے اس وقت خفیف بخار بھی ہے۔

جواب۔ محبی و محبوبی شفاک اللہ وعافاک اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ صحیفہ محبت پہونچا ممنون بھی کیا محزون بھی کیا۔ ممنون تو یاد آوری سے اور محزون آپ کے بحر غم میں شناوری سے لیکن عقلاً اسلئے مسرور ہوا کہ جو حالت اس خط سے ظاہر ہوئی وہ اس سے قبل ظاہر نہ ہوئی تھی اور میرا خیال یہ ہے کہ اصلی شکایت تقریباً آج معلوم ہوئی اسلئے آج کا جواب اور خطوں کے جواب سے ممتاز ہے بسط اطناب میں بھی اور بحث عن الاسباب میں بھی اور رنگ خطاب میں بھی۔ یعنی کسیقدر بے تکلف ہوکر لکھوں گا کہ ایسا مضمون بدون بے تکلفی کے لکھا نہیں جاسکتا آپ پر تو پورا اطمینان ہے کہ میری ہر ادا پسند ہی ہوگی لیکن آپ کے مخلصین شاید کسی عنوان کو میری شان سے ارفع اور آپ کی شان سے اوضع کہیں اسلئے ان سے معافی چاہتا ہوں۔

ع۱ اللہ تعالیٰ اس تسلی میں استدامت بخشے ع۲ گذشتہ خط سے حالات کا جو اندازہ ہوا تھا یہ تدبیر اس کے مناسب عرض کی تھی اب چند روز کے لئے اس کو موخر فرما دیجئے اگر مجھکو حالات معلوم ہوتے رہے پھر مناسب موقع پر اس کا مشورہ عرض کروں گا فی الحال میرا یہ مکتوب کم از کم ایکبار روزانہ مطالعہ فرما لیا کیجئے ع۳ کام کی کثرت اور حافظہ کے ضعف سے ایسی غلطی اکثر ہونے لگی ہے اب پیش کرتا ہوں ع۴ خدا تعالیٰ اس تواضع میں اور زیادہ برکت اور انا عند ظن عبدی بی کا ثمرہ عطا فرماوے۔ اب اس کو نقش مرسل سے بدل لیجئے ع۵ اس تجویز کو اگر دل چاہے جاری رکھئے گو وہ شعر اور مصرعہ مجھکو یاد نہیں رہا لیکن جب آپ کو اس میں لطف ہے لطف ہی اس وقت علاج ہے ع۶ اللہ تعالیٰ مع الخیر مکمل و نافع فرماوے ع۷ جی کو لگتا ہے بجز اس جزو کے کہ زیادہ خطرناک ہے۔ ان صاحبوں کی رائے اسباب طبیہ پر مبنی ہے جو کہ مشاہد ہیں اور میرے جی کو نہ لگنا اسباب خفیہ پر مبنی ہے جو کہ ذوقی و وجدانی ہیں تو نزاع لفظی ہے مگر انشاء اللہ اخیر میں وہ حضرات بھی ان اسباب خفیہ کی نفی نہ فرماویں گے۔ البتہ ان اسباب خفیہ سے پھر اسباب طبیہ بھی پیدا ہو گئے ہیں اسلئے اسباب طبی کی بھی حاجت ہے۔ تاکہ دماغ کے مزاج کے صحیح و قوی ہونے سے

عہ مصرعہ یہ ہے
[illegible]

وہ اسباب خفیہ بھی اثر کم کرینگے البتہ اگر کسی معالج کا دماغ اسلامی مذاق سے کم متاثر اور یورپین مذاق سے زیادہ متاثر ہوتا تو میں ایسے دماغ سے اس طرح خطاب کرتا ؎

از قضا سرکنگبین صفرا فزود   روغن بادام خشکی می نمود
از ہلیلہ قبض شد اطلاق رفت   آب آتش را مدد شد ہمچو نفت
سستی دل شد فزون و خواب کم   سوزش چشم و دل پر درد و غم
شربت و ادویہ و اسباب او   از طبیبان ریخت یکسر آبرو

لیکن ماشاء اللہ تعالیٰ آپ کی جماعت کے اطباء بھی خوش اعتقاد اور اسلامی تعلیمات کے معتاد ہیں اسلئے امید ہے کہ وہ حضرات اس جزو کو انشراح کے ساتھ سنیں گے۔ ؎

شہ چو عجز آن طبیبان را بدید   پا برہنہ جانب مسجد دوید
رفت در مسجد سوے محراب شد   سجدہ گہ از اشک شہ پر آب شد

بلکہ اسباب خفیہ کی نفی کرنے والے کی نسبت یہ حضرات خود یہ رائے قائم فرماوینگے ؎

گفت ہر دارو کہ ایشان کردہ اند   آن عمارت نیست ویران کردہ اند
بے خبر بودند از حال درون   استعیذ اللہ مما یفترون
رنجش از صفرا و از سودا نبود   بوئے ہر ہیزم پدید آید ز دود
دید از زاریش کو زار دل ست   تن خوش است اما گرفتار دل ست
عاشقی پیداست از زاری دل   نیست بیماری چو بیماری دل

بلکہ یہ حضرات معالجہ جسمانیہ کے ساتھ اسباب خفیہ کی تجویز کرنے والے کو اس وعدہ کی اجازت خوشی سے دیں گے ؎

گفت دانستم کہ رنجت چیست زود   در علاجت سحرہا خواہم نمود
شاد باش و ایمن و فارغ کہ من   آن کنم با تو کہ باران با چمن
من غم تو میخورم تو غم مخور   بر تو من مشفق ترم از صد پدر

اس وعدہ پر اس ثمرہ کے ترتب کے متوقع ہوں گے ؎

وعدہا و لطفہائے آن حکیم   کرد آن رنجور را ایمن ز بیم
وعدہا باشد حقیقی دلپذیر   وعدہا باشد مجازی تاسہ گیر
وعدۂ اہل کرم گنج روان   وعدۂ نااہل شد رنج روان

وہ اسباب خفیہ مع تدبیر عنقریب معروض ہوں گے ۵ ان اسباب کی طرف عدم التفات اس تحیر کا سبب ہے۔ اب ان شاء اللہ تعالیٰ بعد التفات نفع ہونا شروع ہو جاوے گا۔ و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد ۹ ان شاء اللہ تعالیٰ یہی پریشانی کلید جمعیت ہو جاوے گی ۱۰ الحمد للہ یہ کتنی بڑی دولت ہے اگر اس کے دولت عظمیٰ ہونے کا استحضار گاہ گاہ بھی ہو جاوے سب پریشانیاں کافور ہو جائیں اور اگر طبعی پریشانی کا کچھ شمہ رہ بھی جاوے تو عقلی سکون و طمانینت نہ ہونے سے وہ طبعی پریشانی موذی نہ ہو پھر وہ پریشانی کہلانے کی مستحق نہ رہے جیسے محبوب اپنے عاشق کو لیکر تیز دھوپ میں بیٹھ جاوے دھوپ سے بدن ضرور گرم ہوگا مگر روح ٹھنڈی ہوگی اور اس وقت اگر محبوب کہے کہ میں تو یہیں بیٹھوں گا اگر تجھکو دھوپ ناگوار ہو مجھ سے دور سایہ میں جا کر بیٹھ جاوے اس وقت یہی کہیگا ؎

ہر کجا دلبر بود خرم نشین　　فوق گردون ست نے قعر زمین
ہر کجا یوسف رخے باشد چو ماہ　　جنت ست آن گرچہ باشد قعر چاہ
با تو دوزخ جنت ست اے جان فزا　　بے تو جنت دوزخ ست اے دلربا

۱۱ الخط کے اس جزو سے اسباب خفیہ کی تعیین و تشخیص ہوتی ہے حاصل ان اسباب کا مرکب ہے دو جزو سے ایک جزو خاص قسم کے خیالات جن کی کچھ مثالیں بھی اس عبارت میں لکھی ہیں اور جن کو آپ اوہام و خطرات سے تعبیر فرماتے ہیں اور جن کو آپ پریشان کن فرما رہے ہیں۔ دوسرا جزو ان خیالات کی حقیقت اور ان کے اثر میں غور نہ فرمانا جب سبب کی تشخیص ہو گئی اور علاج کی حقیقت ہے ازالہ سبب اور سبب مرکب تھا دو جزو سے جو ابھی مذکور ہوئے تو اس کے ازالہ کی دو صورتیں محتمل ہو سکتی ہیں ایک صورت جزو اول کا ازالہ یعنی خیالات کا بند ہونا سو چونکہ یہ خیالات غیر اختیاری ہیں اسلئے انکا بند کرنا بھی غیر اختیاری ہے اور اکثر اہل طریق اسی کوشش میں لگ جاتے ہیں اور ناکامیابی سے پریشان ہوتے ہیں اور ناکامیابی لازم ہے کیونکہ غیر اختیاری امر کی کوشش غیر مقدور کی کوشش ہے چونکہ وہ اس کوشش کو نہیں چھوڑتے اسلئے پریشانی ان کو نہیں چھوڑتی تو گویا اپنے ہاتھوں بلا میں مبتلا ہوتے ہیں اور ابتداء تو اس مرض کی مرض نفسانی ہے پھر اس کے استیلا از قلب و دماغ ماؤف ہو کر امراض جسمانیہ کی طرف منجر ہو جاتا ہے

پس ثابت ہوا کہ یہ صورت علاج کی بالکل غیر اختیاری ہے بعض لوگ اس کے متعلق اس غلطی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ اصحاب تصرف کی تلاش میں پڑ جاتے ہیں سو اول تو ایسے شخص کا ملنا خود غیر اختیاری ہے اور اسی انتظار میں مرض بڑھ جاتا ہے دوسرے اگر کوئی ایسا مل بھی گیا اس کے تصرف سے عارضی طور پر کچھ آثار مضمحل ہو جاتے ہیں سبب کا استیصال نہیں ہوتا اس سے مفارقت کے بعد پھر آثار عود کر آتے ہیں۔

دوسری صورت علاج کی جزو ثانی کا ازالہ یعنی ان خیالات کی حقیقت اور انکے اثر میں غور کرنا اور یہ صورت علاج کی اختیاری ہے پس اختیار کرنے کیلئے یہی صورت متعین ہوگئی اسی کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں اور نمونہ کے طور پر ان مثالوں کو بیان کیلئے اختیار کرتا ہوں مثال اول کی حقیقت صحت کا مطلوب ہونا مثال ثانی کی حقیقت مرض جنون کا مہروب عنہ ہونا مثال ثالث کی حقیقت بقاء ایمان کا مطلوب ہونا مثال رابع کی حقیقت زوال ایمان کا مہروب منہ ہونا۔ اب سمجھئے صحت اور ایمان دونوں شرعاً مطلوب ہیں گو مطلوبیت کے درجہ میں دونوں متفاوت ہیں اور ان کے مطلوب ہونے کیلئے انکی ضد سے ہرب لازم ہے اور ملزوم کا حسن شرعی لازم کے حسن شرعی کیلئے مستلزم ہے پس ثابت ہوا یہ چاروں خیالات محمود ہیں خیالات فاسدہ نہیں اگر شبہ ہو کہ مثال ثانی میں خودکشی کا خیال کیسے محمود ہو سکتا ہے جواب یہ ہے کہ اگر ایسا خیال اختیار و قصد سے ہو تو بیشک مذموم ہے لیکن جب غیر اختیاری ہے اور غیر اختیاری شرعاً مذموم نہیں ہوتا تو مذموم تو یقیناً نہیں رہا محمود ہونا سو اگر محمود ہونا ثابت نہ ہو تب بھی معصیت سے بچنے کے لئے اور معصیت ہونے کی بنا پر جو پریشانی ہو اس پریشانی سے بچنے کے لئے غیر مذموم ہونا بھی کافی ہے محمود ہونے کی ضرورت نہیں لیکن اس کا منشا چونکہ ہرب ہے زوال ایمان سے اور یہ ہرب محمود ہے اسلئے منشا کے اعتبار سے یہ خیال محمود ہی ہے اگرچہ صورۃً محمود نہ ہو اگر محمود ہونا سمجھ میں نہ آوے تو غیر مذموم ہونا تو ظاہر ہے اور وہ ہی کافی ہے کما ذکر اسی طرح ان امثلہ اربعہ کے علاوہ اور بھی جو خیالات غیر اختیاریہ ہیں جن کی طرف خط میں وغیرہ کے عنوان سے اشارہ کیا ہے وہ یا محمود ہوں گے یا غیر مذموم ضرور ہوں گے یہ ہے حقیقت ان خیالات کی اور باعتبار حقیقت کے شریعت نے ان کو معاف فرمایا ہے پھر مومن کا ان سے پریشان ہونا بالکل بے معنی ہے اور حقیقت میں یہ ایک کید ہے شیطان

کاکہ مومن کو پریشان کرنے کے لئے ایک بھیانک شکل میں ان خیالات کو پیش کرتا ہے لیکن مومن کو شیطان کے مقابلہ میں قوت سے کام لینا چاہئے اور اس حقیقت مذکورہ کو اور نیز اثر کو جو ابھی مذکور ہوگا پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اور بالکل پرواہ کرنا چاہئے تاکہ شیطان کی ہمت پست ہو جاوے اور وہ اس کا پیچھا چھوڑ دے اسی واسطے شیطان اس شخص سے بہت گھبراتا ہے جو ان حقائق کو ظاہر کر کے اس کے جال کو توڑ ڈالتا ہے اس مضمون کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد اور مومن کی اسی قوت کو اور شیطان کے اسی ضعف کو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے انہ لیس لہ سلطان علی الذین آمنوا وعلی ربہم یتوکلون اور ارشاد فرمایا ہے ان کید الشیطان کان ضعیفا یہ تو حقیقت تھی ان خیالات کی اب اثر کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ نصوص سے عموماً یہی ثابت ہے کہ مومن کو ادنیٰ ادنیٰ تکلیف میں اجر ملتا ہے اور اس کا تکلیف ہونا ظاہر ہے تو اس میں بھی اجر ملیگا اور اجر پر خوش ہونا مامور بہ ہے پس اس کا مقتضا یہ ہے کہ ان خیالات کے آنے سے مسرور ہونا چاہئے کہ گو مزدور کی طرح اس بوجھ میں گردن ٹوٹ رہی ہے مگر اجرت بھی تو ملیگی اور گو یہ اجر موعود آخرت ہی میں ہے مگر اکثر دنیا میں بھی یہ بوجھ اتار دیا جاتا ہے کما قال تعالیٰ الم نشرح لك صدرك ووضعنا عنك وزرك الذی انقض ظهرك احادیث میں خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تعب کی کیفیت وارد ہے کہ آپ کو بارہا پہاڑ پر سے گر کر جان دینے کا خیال ہوتا تھا لیکن دنیا میں نہ ہی اوترے تو اس کے لئے بھی آمادہ ہونا چاہئے عبدیت یہی ہے ؎

پس زبون وسوسہ باشی دلا — گر طرب را باز دانی از بلا
گر مرادت را مذاق شکرست — بے مرادی نے مراد دلبرست
ناخوش تو خوش بود برجان من — دل فدائے یار دل رنجان من

اگر کوئی باوجود حقیقت شناسی کے اس سے گھبرایا تو محبوب کی طرف سے وہ اس خطاب کا مستحق ہے ؎

تو بیک زخمے گریزانی زعشق — تو بجز نامی چہ میدانی زعشق

یہ تو نصوص عامہ کے اعتبار سے تقریر تھی اور ایسے وساوس کے باب میں خصوص

کیساتھ بھی نصوص وارد ہیں کہ حضرات صحابہ نے ایسے وساوس کی شکایت کی جن کو زبان پر لانے سے جلکر کوئلہ ہوجانا زیادہ پسند تھا اور حضور نے ان کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا الحمد للہ الذی رد کیدہ الی الوسوسۃ اور ذالک صریح الایمان و امثالہما البتہ یہ فرض ہے کہ اگر خلاف شرع وساوس آویں ان کو باطل سمجھے بس کافی ہے پس حاصل اثر کا یہ ہوا کہ یہ ایک مجاہدہ اضطراریہ ہے جو موجب اجر و علامت ایمان ہے حتی کہ اگر مرتے وقت بھی ان ہی وساوس میں مبتلا رہا (گو ایسا ہوتا نہیں توجہ الی الآخرت سے ان کی طرف توجہ رہتی نہیں لیکن اگر فرضاً ایسا ہوا بھی) تب بھی کچھ حرج نہیں اور جس طرح بعض سخت بیماریوں میں مرنے سے شہید ہوتا ہے یہ بھی سخت بیماری ہے اس میں بھی شہید مریگا۔ الحمد للہ کہ جزو مقصود بقدر کافی بیان میں آگیا عہ۱۲ تکلیف ہی ہے تو درجات بڑھتے ہیں ؎

زان بلاہا کانبیا برداشتند　　سر بچرخ ہفتمیں افراشتند
این بلائے دوست تطہیر شماست　　ہین ز دیداں سو کہ تعمیر شماست

اور ضبط و کتب کی ضرورت نہیں غالباً ضبط اسلئے کیا جاتا ہو کہ وساوس کا سلسلہ بڑھے نہیں لیکن اوپر معروض ہوچکا کہ بڑھنا بھی مضر نہیں کیونکہ ان پر اختیار ہے اور نہ انکو علی الاطلاق اعتقاداً حق سمجھا جاتا ہے پھر بڑھنا بھی مضر نہیں اسی طرح جوابات دینے کی ضرورت نہیں بلکہ اس سے پریشانی بڑھتی ہے اور راز اس کا یہ ہے کہ جواب دینا اس طرف التفات ہے ولو بالدفع اور اس دفع کی ایسی مثال ہے جیسے تار بجلی کو ہاتھ سے پکڑ کر ہٹائے تو وہ اس صورت میں بھی پکڑے گی تدبیر صحیح یہی ہے کہ اس کی طرف اصلاً التفات نہ کیا جاوے نہ جلباً نہ سلباً حدیث وسوسہ میں یہی معنی ہیں ثم لینتہ کے عہ۱۳ و عہ۱۴ ایسے واقعات کبھی ناسوتی ہوتے ہیں یعنی تصرف اپنے تخیل کا اور کبھی ملکوتی ہوتے ہیں یعنی حکمت حق کسی لطیفہ غیبیہ کو کسی مانوس صورت میں تسکین کیلئے ظاہر فرما دیتے ہیں اور صاحب صورت کو اطلاع بھی نہیں ہوتی البتہ احیاناً بطور خرق عادت کے صاحب صورت کے علم سے اور کبھی قصد سے بھی ایسے واقعات رونما ہوجاتے ہیں لیکن الحمد للہ میں اس مقام خرق عادت سے معرا ہوں یہاں اوپر والی دو صورتوں میں سے ہر صورت کا احتمال ہے اور ہر حال میں آپ کے لئے یہ دستگیری غیبی ہے عہ۱۵ خدا تعالیٰ اب آپ کو ایسی صحت

و قوت عطا فرما دے کہ آپ یہ مژدہ سنا دیں کہ آج بالکل مطمئن ہوں سب حالات جمعیت کے دیکھ رہا ہوں نشاط ہے اور قوت ہے اور جوش ہے اور مسرت ہے اور کامل صحت ہے والسلام خیر تمام۔

نوٹ

چونکہ مضمون مفید تھا اور مقدار میں معتد بہ تھا اسلئے اس کا ایک لقب بھی تجویز کرتا ہوں۔ تقدیس القدسی عن تدنیس اللئیسی۔

تتمہ تقدیس القدسی

یعنی کاتب خط بالا کے دوسرے خط کا جواب

اے طبیب جملہ علت ہائے ما

سلام مسنون حسب الارشاد روزانہ نامہ اقدس کو پڑھتا ہوں اور کئی بار پڑھتا ہوں تسکین ہوتی ہے مسہل و ایارجات کا سلسلہ ختم ہو کر چوب چینی باشرائط کا دور شروع ہو گیا آج ساتواں دن ہے کمرہ کی روشنی اور ہوا بہت کم کر دی گئی ہے گویا قید خانہ میں ہوں ہر وقت ایک وحشت ہے نامہ اقدس کے سوا کوئی بات تسکین بخش نہیں تاریکی میں اچھی طرح پڑھا بھی نہیں جاتا مگر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر بار بار پڑھتا ہوں مسہل کے بعد سے اختلاج کے دورے بہت کم ہو گئے ہیں اور دماغی تکالیف میں اضافہ ہے چوب چینی کی بھاپ سر اور گردن اور سینہ کو دیجاتی ہے پہلے عریضہ میں جو چار باتیں جنکو میں وہم اور خطرہ سے تعبیر کرتا ہوں لکھی تھیں وہ تمام اوہام و خطرات کی اصل ہیں باقی تمام خیالات انکی فرع ہیں۔ خلاف شرع کوئی خطرہ یا کسی معصیت کا خیال الحمد للہ کبھی نہیں ہوتا اور جہانتک مجھے یاد ہوتا ہے کبھی نہیں ہوا صرف دیوانگی اور جنون کی پریشان خیالات خودکشی کا خطرہ واقعات بعد الموت اور اسی طرح کے وہ امور جو محض عاقبت اور آخرت سے تعلق رکھتے ہیں ہر وقت اور ہر حال میں پیش نظر رہتے ہیں نامہ اقدس میں جس وضاحت و لطافت سے مجھ دیوانے کی تسلی فرمائی گئی ہے اس کے شکریہ کی طاقت نہیں بے شبہ حضرت کی گرامی ذات حکیم الامۃ بے بیکسوں کی دستگیر ہے دردمندوں کی چارہ ساز ہے ع اللہ کرے اور یہ اوصاف زیادہ۔ ایک گنہگار دعا کے سوا اور کیا ہدیہ پیش کر سکتا ہے۔

جواب۔ محبی و محبوبی عافاکم اللہ تعالیٰ السلام علیکم و قلبی لدیکم و وجہی الیکم سـہ

زدست کوتہ خود زیر بارم کراز بالا بلنداں شرمسارم

جواب میں کوتہ دستی کا سبب ہجوم ہے اضیاف کا جس سے طبعاً خجل ہوں خصوص آپکے انتظار کا تصور کر کر کے قلب میں سوزش ہوتی تھی آج بھی وہ مانع ہے مگر قدرے ضعیف کچھ بیمروتی کا انضمام کرلیا تب نوبت اس عرض کی آئی میں طبعاً اس مشورہ سے شرمندہ ہوں کہ میرے نیاز نامہ کو روزانہ پڑہا جاوے مجھکو ان التزامات روشنی دہوا کے بند ہونیکی خبر نہ تھی اب کچھ اس عارض کے سبب کچھ خیالات کی زیادہ توضیح و تنقیح کے سبب اس مشورہ کو دوسرے مشورہ سے بدلتا ہوں جس کا احتمال پہلے خط میں بھی ظاہر کیا تھا یعنی مناسب موقع پر تذکرہ اولیاء کا شغل تجویز کروں گا اب اسی کی طرف عود کرتا ہوں مگر قدرے ترمیم کے ساتھ وہ ترمیم یہ ہے کہ بجائے اولیاء کے حالات کے اولیاء کے مقالات تجویز کرتا ہوں اور مقالات بھی خاص نوع کے جس کا اس وقت ایک خاص مادہ تجویز کرتا ہوں یعنی احیاء العلوم عربی یا اردو جو ملجاوے اس کی کتاب الرجاء کا جوکہ جلد رابع میں ہے مطالعہ بلکہ مطالعہ میں تعب مظنون ہے اس لئے استماع کا شغل رکھئے اسکا اگر کوئی خاص جزو زیادہ سکون بخش ہو تو خصوصیت سے اس کا بار بار تکرار اور ایک بار ختم ہونے کے بعد پھر اس کا اعادہ اور جس روز کسل زیادہ ہو اور تحمل کم اس روز ناغہ کر دیجئے اور اس کے عکس میں زیادہ مقدار کر دیجئے اور دونوں کی کمی یا دونوں کی بیشی میں مقدار معتدل رکھئے اور جب دماغ پر سے پریشانی کا اثر کم ہوجائے اس وقت احیاء کی کتاب المحبۃ والشوق والانس والرضا کا کہ یہ بھی جلد رابع میں ہے اسی طرح شغل رکھئے اور ان سب تدابیر کیساتھ تدبیر مشترک یہ مراقبہ و استحضار کہ ہم کون ہیں اپنے اندر تصرف کرنے والے یا تجویز کرنے والے محبوب حقیقی ہی کو حق ہے تصرف اور تجویز کا اور وہ جو تصرف و تجویز فرماتے ہیں سب خیر محض ہے گو اس وقت ہماری سمجھ میں نہ آوے بعد میں آہی جاتا ہے البتہ جن اعمال کا ہمکو امر فرمایا ہے وہ خود ان کا تصرف ہے اس کا اہتمام یہ اپنا تصرف نہیں ان ہی کے تصرف کو تسلیم کرنا ہے اور اس کے ساتھ اس یقین کا تازہ اور قوی کرنا کہ اگر ان کے کسی تصرف سے جس کا بندہ کو تحمل نہ ہوسکے صحت برباد ہوجاوے بلکہ جان ہی ختم ہو جاوے تو ایسا تصرف سب سے بڑی رحمت ہے ؎

عاشقاں جام فرح آنگہ کشند کہ بدست خویش خوباں شاں کشند

ہمچو اسمٰعیل پیشش سر بنہ　　شاد و خندان پیش تیغش جان بدہ
تا بماند جانت خندان تا ابد　　ہمچو جان پاک احمد با احد
آن کسے را کش چنیں شاہے کشد　　سوئے تخت و بہتریں جاہے کشد
نیم جان بستاند و صد جان دہد　　انچہ در وہمت نیاید آن دہد
گر ندیدے سود او در قہر او　　کے شدی آن لطف مطلق قہر جو
طفل میلرزد ز نیش احتجام　　مادر مشفق دران غم شاد کام

نیز یہ بھی پیش نظر رکھا جاوے ؎

زان بلاہا کانبیا برداشتند　　سر بہ چرخ ہفتمیں افراشتند

نیز اس کو بھی ملاحظہ کیا جاوے ؎

تو بیک زخمے گریزانی ز عشق　　تو بجز نامے چہ میدانی ز عشق
ور بہر زخمے تو پر کینہ شوی　　پس کجا صیقل چو آئینہ شوی

اور اپنے لئے یہ مذہب اختیار کیا جاوے ؎

چیست تعظیم خدا افراشتن　　خویشتن را خاک و خارے داشتن
چیست توحید خدا آموختن　　خویشتن را پیش واحد سوختن
گر ہمیخواہی کہ بفروزی چو روز　　ہستی ہمچون شب خود را بسوز

اور ان مراقبات تفویضیہ توحیدیہ عشقیہ عبدیہ کی تعدیل کیلئے کہ بعض اوقات ان مراقبات سے دعوی و عجب و استغنار کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ عمل دعا و التجا و ابتہال کا التزام بھی بلکہ ان مراقبات سے زیادہ رکھا جاوے کہ یہ بھی تفویض کا ایک شعبہ ہے جیسا اوپر اعمال مامور بہا کے اہتمام میں اسکی تقریر گذری ہے اعمال کی طرح دعا بھی مامور بہ ہے یہ امر عبد کو عبد میں ایک تصرف ہے اس کا اختیار کرنا اس تصرف کو تسلیم کرنا ہے اور یہ ہی تفویض ہے یہ ہے وہ طریق جس کو سطحی نظر والا جمع بین المتضادین سمجھکر متعذر سمجھتا ہے اور واقع میں جمع بین المتحدین ہے یہ ہے وہ نسخہ جسکو اس وقت پیش کرتا ہوں اور عنایت حق ہے کہ تھوڑی عبارت میں معانی کثیرہ سما گئے انشاء اللہ تعالی یہ نسخہ تمام جسد اور روح کی اصلاح کیلئے کافی ہوگا۔ فخذوہ وکلوہ هنیئا مریئا واللہ الشافی الکافی والسلام۔ تمت التمام

حال۔ نیز اس سے بھی کہ نیت طاعت کے وقت میں جو وساوس غیر طاعۃ کے بلا اختیار پیش آتے ہیں ان کے دفع کرنے کا کیا علاج ہے۔

تحقیق۔ وساوس مخل نہیں اخلاص میں اول تو وہ غیر اختیاری دوسرے نماز سے وہ مقصود تو نہیں۔

حال۔ ارادہ صلوۃ کے وقت قبل از تحریمہ ہر چند اسکی کوشش کرتا ہوں کہ غیر طاعت کا وسوسہ قلب میں نہ آئے مگر پھر بھی کامیابی نہیں ہوتی۔

تحقیق۔ تو محذور کیا ہوا اخلاص کے خلاف نہ ہونا اوپر معلوم ہوا البتہ اگر قصداً ہوں تو صدق کے خلاف ہیں مگر جب بلا قصد ہوں تو خلاف صدق بھی نہیں۔

حال۔ اور لبسا اوقات قطع تحریمہ کی نوبت آجاتی ہے۔

تحقیق۔ یہ تو حرام ہے۔

حال۔ اور مکرر سہ کرر نیت اور استحضار کرنا پڑتا ہے اس خیال سے کہ تحریمہ کیوقت نیت نہیں ہوئی اور عزم نہیں ہوا تحریمہ کی طرف توجہ نہ ہونے کی وجہ سے۔

تحقیق۔ نیت فعل اختیاری ہے اس وقت دوسرے طرف توجہ قصد و اختیار سے نہ ہونا چاہئے اور بلا قصد اختیار منافی نیت نہیں۔

حال۔ اسلئے عرض کیا گیا کہ حضرت سلمہ اس کے لئے علاج مرحمت فرمادیں۔

تحقیق۔ اوپر سب عرض کر دیا

تربیۃ السالک ص ۱۱۴۶ النوباتہ

حال۔ بہت روز سے یہ حالت ہو گئی ہے کہ کوئی شخص بڑا ہو یا چھوٹا اللہ تعالیٰ کی کسی قسم کی شکایت اشارۃً بھی کرتا ہے مثلاً ناوقت پانی برسنے سے بہت نقصان ہے یا اولے گرنے سے زراعت خراب گئی وغیرہ وغیرہ تو بیحد قلب کو تکلیف ہوتی ہے اور بہت غصہ آتا ہے اور جواب نہایت سختی کے ساتھ دیتا ہوں لوگ برا بھی مانتے ہیں مگر کیا کروں جی چاہتا ہے کہ اس کو کھا جاؤں یہ حالت ایسی بڑھ گئی ہے کہ مناجات مقبول کی نظم میں جہاں کہیں آتا ہے کہ مجھے گمراہ نہ کر میرے دل پر شیطان کو دخل نہ دے وغیرہ وغیرہ اس میں بھی دل کو گرانی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ایک قسم کی شکایت معلوم ہوتی ہے اور شرم سی آتی ہے خیال آتا ہے کہ ہم خود اپنے نفس کی شرارت سے برائی کر رہے ہیں جان بوجھکر معصیت میں مبتلا ہوتے ہیں تو پھر

اس کے بدلے میں ہمپر کوئی آفت آئے تو اللہ میاں کو کیوں ایسا کہیں کہ آپ ہمکو ایسا کرتے ہیں غرضکہ برائی بھلائی تو سب منجانب اللہ ہونا یقین کامل اور اسی پر ایمان ہے مگر برائیوں کو چاہے وہ چھوٹی ہوں یا بڑی اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہیں دل پر سخت گرانی ہوتی ہے۔

تحقیق۔ حال اچھا ہے لیکن ایسی دعا میں شر کی نسبت حقتعالیٰ کی طرف لازم ہی نہیں آتی بلکہ شر کی نسبت قطع ہوتی ہے مثلاً یہ دعا کی کہ گمراہ نکر تو گمراہ کرنے کی تو نسبت نہیں کی بلکہ گمراہ نہ کرنے کی نسبت کی۔ النور ربیع ا ۱۳۵۰ھ تربیۃ السالک صـ ۶۲۶

حال۔ سب سے اول اپنی اطلاع حالات کی کوتاہی پر معافی طلب کرتا ہوں جو لاپروائی سے نہیں ہوئی بلکہ ارادہ تو کرتا تھا مگر داعیہ قلب میں پیدا نہ ہوتا تھا آج چند خطرات دل میں ایسے وارد ہوئے ہیں کہ ان سے حالت خراب ہونے کا خطرہ ہے طبیعت میں پریشانی ہے اور میں نے بہت چاہا کہ خود بخود دفع ہو جاویں تو حضور کو تکلیف تصدیع نہ دوں مگر اب اس کا غلبہ دیکھکر عرض کرنا ہی پڑا

(۱) راحت دنیا کا مدار اعمال صالحہ نہیں ہیں آخرت کی راحت بھی فضل پر موقوف ہے پھر اعمال صالحہ مثلاً ذکر تہجد وغیرہ کی مشقت اگر نہ بھی ہو صرف ارکان اسلام پر قائم رہے تو کیا حرج ہے یہ شبہہ شیطانی میرے قلب میں یہانتک دھس گیا ہے کہ تہجد کے وقت میں جاگ اٹھتا ہوں مگر پڑھنے پر قادر نہیں ہوں پہلے قضائے تہجد اشراق کے وقت پڑھ لیتا تھا آج وہ بھی نہیں ہو سکا۔

تحقیق۔ خطرہ ہر چند مواخذہ کی چیز نہیں مگر اس کا غلبہ و ہجوم طبیعت کو بہت پریشان کر دیتا ہے۔ اور انتہا درجہ کا حزن و الم قلب پر طاری ہو جاتا ہے سو یہ امراض شرعیہ میں سے تو نہیں ہے۔ اس حیثیت سے اس کا علاج ضروری نہیں مگر امراض طبعیہ میں سے سخت درجہ کا مرض ہے اسلئے اس کا علاج سہل و مجرب و مختصر عرض کیا جاتا ہے وہ یہ کہ خطرہ کی حقیقت بلا اختیار نفس کا کسی بری چیز کی طرف متوجہ ہونا ہے چونکہ یہ مسئلہ بداہت عقل و بہ تسلیم حکما و علما ثابت ہے۔ کہ نفس جس وقت ایک طرف متوجہ ہوتا ہے دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتا اسلئے جب کسی بری چیز کا خیال دل میں آوے تو اس کے دفعیہ کا قصد نہ کرے نہ اس میں اور نہ اس کے اسباب میں خوض کرے کہ اس سے زیادہ

لیتا ہے بلکہ فوراً کسی نیک چیز کی طرف خیال کو متوجہ کر دے اس سے وہ برا خیال خود بخود دفع ہو جاوے گا اور اگر وہ پھر خیال میں آوے پھر ایسا ہی کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس تدبیر سے اس کا اثر بلکہ خود وہ خطرہ ہی متخیلہ سے بالکل نکل جاوے گا۔ علاج کلی اس کا یہی ہے حدیث میں جو ایسے وقت میں بعض اذکار یا مطلق ذکر کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس سے یہ علاج مستنبط ہے۔

باقی معالجات جو شیخ کے نزدیک معمول ہیں جیسے تصور شیخ یا پاس انفاس یا تخیل نقش اسم ذات وہ سب اسی کلی کے جزئیات ہیں۔ اور اگر خطرات سے پریشان ہو کر ضعف قلب یا خفقان یا نقاہت جسم یا کسی مرض کے عروض کی نوبت آگئی ہو تو علاج مذکور کے ساتھ مقویات و مفرحات قلب و غذائے نفیس اور ادویہ مرض عارضی کا استعمال بھی کیا جانا ضرور ہے چونکہ بعض سالکوں کو یہ عقبہ پیش آتا ہے جس سے ان کے ظاہری و باطنی انتظام میں خلل پڑ جاتا ہے اسلئے اس کی اصلاح عرض کر دی گئی اس علاج کو سہولت و اختصار کی وجہ سے بےقدری کی نظر سے نہ دیکھیں امتحان کر کے اس کا نفع ملاحظہ فرماویں۔ التکشف صـ۱۵

از اشرف علی عفی عنہ بخدمت مومن کامل مجاہد النفس بارک اللہ تعالیٰ فی ایمانکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

کئی روز ہوئے آپ کا خط آیا حالات معلوم ہوئے ماشاء اللہ آپ کا ایمان بالکل کامل ہے اس میں کسی طرح کا نقصان و خلل نہیں ہے۔ جو حالت آپ نے لکھی ہے اور اس کو موجب نقصان ایمان سمجھا ہے یہی حالت آپ کے کمال ایمان کی دلیل ہے۔ مگر چونکہ آپ کو ابھی علم کم ہے اس وجہ سے اندیشہ اور قلق کا ہجوم ہو گیا ہے ورنہ آپ کی حالت بڑی خوشی کے قابل ہے یہ حالت وسوسہ کی خواہ وہ ایک وسوسہ ہو یا ہزار ہوں کچھ آپ کو اول پیش نہیں آئی کوئی ایسا سالک واصل الی اللہ نہیں ہے جس کو رستہ میں یہ گھاٹی پیش نہ آئی ہو پس نہیں جو خود عارف یا کسی عارف سے تعلق و محبت و اعتقاد کا رکھنے والا ہے اس کی نظر میں تو یہ لاشئے محض معلوم ہوتی ہے اور جو ناواقف ہیں وہ تل کو پہاڑ کر کے طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اے عزیز صحابہ رضی اللہ عنہم سے بڑھکر کسی عالم کا کسی عارف کا رتبہ نہیں ہوا۔ ان تک کو یہ قصہ پیش آیا کہ انواع انواع وساوس نے گھیرا اور وساوس بھی ایسے جن کو وہ زبان پر لانا جلکر کوئلہ ہو جانے سے بدتر اور سخت تر اور گراں تر و ناگوار تر جانتے تھے

آخر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اس کا ذکر کیا حضور نے فرمایا ذالك صریح الایمان یعنی یہ تو کھلی ہوئی نشانی ایمان کی ہے دو وجہ سے اول اسلئے کہ چور وہاں جاتا ہے جہاں متاع پاتا ہے پس اگر متاع ایمان اس شخص کے قلب میں نہ ہوتا تو ہرگز شیطان اس کے پیچھے نہ پڑتا یہی وجہ ہے کہ اکثر نیک لوگوں کو وساوس پیش آتے ہیں اور جو فساق و فجار و اشرار ہیں ان کو کبھی اس کا اتفاق ہی نہیں ہوتا۔ کیونکہ شیطان ان سے جب گناہ کرا رہا ہے تو اس کو کیا ضرورت ہے کہ وہ ایسے امر میں مبتلا کرے جس میں کسی قسم کا گناہ ہی نہیں نرا رنج ہی رنج ہے دوسرے اسلئے علامت ایمان کی ہے کہ مومن نے جب اس کو برا سمجھا پس اگر اس شخص کے ایمان میں خلل ہوتا تو ان خیالات کفریہ کو حق سمجھتا اور ان کو دل سے قبول کرتا اور ان پر مطمئن ہوتا اور ان میں اس کے قلب کو انشراح ہوتا کراہیت نہ ہوتی جیسا تمام کفار کو دیکھا جاتا ہے جب اس شخص نے ان کو مکروہ سمجھا تو ان کے اضداد کو حق سمجھتا ہے اور یہی ایمان ہے غرض ان وجوہ سے یہ علامت ایمان کی ہے ہرگز ہرگز کفر نہیں بلکہ گناہ و معصیت ہی نہیں کیونکہ گناہ وہ فعل مذموم ہے جو باختیار خود کرے اور چونکہ وساوس پر اختیار نہیں ہے اس لئے وہ گناہ نہیں ہو سکتا جب گناہ نہیں پھر اس پر پریشان ہونا فضول ہے یہ تو تحقیق ہے وسوسہ کی برے یا بھلے ہونے کی رہا اس کا علاج پس سب معالجات سے بہتر علاج جس کو اکسیر اعظم کہنا چاہئے یہی ہے کہ اس کا کچھ علاج نہ کیا جاوے بلکہ جراءت و دلیری کے ساتھ اور یقین و عزم کے ساتھ یہ سمجھے اور دل میں یہ خیال کرے کہ جب یہ عند اللہ گناہ نہیں اور شرعاً کوئی مرض نہیں پھر کیا غم بلکہ جب یہ معلوم ہو گیا کہ یہ دلیل ایمان ہے تو اس پر الٹا اور خوش ہونا چاہئے جب یہ شخص خوش ہوگا تو شیطان نے وہ وسوسہ تو خاص اسلئے القا کیا تھا کہ یہ شخص محزون ہوگا جب وہ دیکھیگا کہ یہ شخص تو خوش ہوتا ہے اور اس کا خوش ہونا اس کو پسند نہیں پس وہ وسوسہ ڈالنا چھوڑ دیگا اور بہت آسانی سے اس شخص کو اس سے نجات ہو جائے گی اور اگر نجات نہ بھی ہو تو بھی پرواہ نہیں کیونکہ جب یہ معصیت نہیں تو اس سے نجات کی ضرورت کیا ہے اور جیسا بے پرواہی اور دلیری اور بے توجہی سے یہ قطع ہو جاتا ہے اسی طرح اگر اس سے ڈرا کرے اور اس کے غم میں پڑ جاوے اور یہی فکر و ذکر رکھے اور سوچا کرے تو یہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے گو اس کے بڑھنے سے گناہ تو نہیں ہوتا مگر خواہ مخواہ ایک واہیات پریشانی

ہوتی ہے پس عمدہ علاج یہ ہے اور ہر وسوسہ کا بالتفصیل جواب سوچنا یا کسی سے پوچھنا یہ طریقہ مضر ہے اس میں اگر فوراً تسلی بھی ہو جاتی ہے تو دو چار روز کے بعد پھر اس جواب میں کوئی خدشہ ہو جاتا ہے پھر وسوسہ ستانے لگتا ہے اور نفس میں اچھا خاصہ ایک مناظرہ کا میدان گرم ہو جاتا ہے اسلئے اس طریق کو ہرگز اختیار نہ کرنا چاہئے بلکہ بجائے اس سوچ بچار کے ذکر اللہ کا شغل رکھے کہ وہ قاطع وسوسہ بھی ہے جیسا حدیث میں آیا ہے اور اس سے قلب میں بھی قوت پیدا ہوتی ہے جس سے وہ ایسے خرافات سے متاثر نہیں ہوتا پس خلاصہ تمام تقریر کا تین امر ہوئے۔

(۱) ایسے وساوس کی کچھ پرواہ نہ کریں نہ ان کے دفع کی فکر کریں۔

(۲) اس کا جواب نہ سوچیں نہ کسی سے وجہ پوچھیں کتاب و سنت کو بلا دلیل حق سمجھیں اور اس کے خلاف کو اعتقاداً باطل سمجھیں گو کسی بات کی وجہ سمجھ میں نہ آوے گو قلب میں اسکا خطرہ آوے۔

(۳) ادھر سے اعراض کر کے اللہ کے ذکر میں متوجہ رہیں خواہ درود شریف خواہ استغفار یا اور کچھ اسی میں خیال لگائے رہیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے قلب کو ایک ہی روز میں بلکہ ایک ہی منٹ میں پوری تسکین و راحت حاصل ہو جاوے گی اور پھر کبھی عمر بھر بھی تشویش نہ ہوگی اور اگر کوئی بات پوچھنا ہو تو بے تکلف ظاہر کر دیں والسلام۔ از تھانہ بھون

از التکشف ص ۲۱ و ۲۲

سوال۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مجھکو جب ذکر شریف تعلیم فرمایا تھا تو یہ فرمایا تھا کہ لا الٰہ کے وقت یہ خیال کرے کہ جسقدر محبتیں غیر خدا کی قلب میں ہیں سب کو نکال کر پس پشت ڈالدیں اور الا اللہ کے وقت یہ خیال کرے کہ صرف اللہ کی محبت قلب میں داخل کی تو اب وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھی بروقت ذکر شریف کے ایسا ہی خیال کرے اور حدیث شریف میں ہے کہ جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ ہوگی مسلمان نہیں۔

جواب۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عین خدا کی محبت ہے بلکہ جمیع اہل اللہ کی محبت بھی عین خدا تعالیٰ کی محبت ہے پس مراد اس تعلیم میں یہ ہے کہ جو محبتیں اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں رکھتیں انکو پس پشت ڈالدیا اب کوئی اشکال نہیں فقط ۳ ربیع الثانی ۵۳ھ التکشف ص ۲۴

تلاوت قرآن میں یکسوئی نہ ہونیکا علاج

حال۔ احوال یہ ہے کہ اب کمترین پابندی کے ساتھ ہر روز مواعظ بھی پڑھنے لگا ہے جس وقت تک پڑھتا رہتا ہوں اس وقت تک ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضور فرما رہے ہیں اور میں اور دوسرے حضرات سن رہے ہیں اسقدر یکسوئی تلاوت قرآن مجید کے وقت نہیں ہوتی غالباً مطالب نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے یا اور کوئی وجہ ہو جو میری سمجھ میں نہیں آتی۔

تحقیق۔ وجہ سمجھنے کی ضرورت نہیں لیکن یہ تفاوت جو کہ بلا قصد ہے مضر نہیں۔ از تربیۃ السالک ص ۲

نماز میں خیالات کا آنا اور اسکا علاج

حال۔ نماز پڑھنے میں ادھر ادھر کے خیالات بھی آتے ہیں اس وقت طبیعت کو بہت رنج ہوتا ہے۔

تحقیق۔ اگر ان خیالات میں قصد کو دخل نہ ہو تو رنج نہ کرنا چاہئے اور اگر رنج بھی بلا اختیار ہوتا ہو تو نافع ہے۔ تربیۃ السالک آئندہ ص ۹۲۸ جلد ۳

بوقت ذکر وساوس آنیکا علاج

حال۔ شام کے بعد اسم ذات کا وظیفہ بیشتر تو نیچی آواز سے ہوتا تھا مگر اب بالکل دل میں رہتا ہے بہت کوشش کرتا ہوں کہ آواز سے ادا کروں مگر ناکامیابی ہوتی ہے بلند آواز سے کرتے وقت طبیعت زیادہ رجوع رہتی ہے اور دل میں کرتے ہوئے کسی قسم کے خیالات وسوسہ آتے رہتے ہیں

تحقیق۔ تو جہر سے کیوں نہیں پڑھتے۔

حال۔ پھر اس وقت خیال ہوتا ہے کہ جب دل دوسرے خیالوں کی طرف ہے تو پھر شاید اس حرف زبان سے ادا کرنیکا کوئی فائدہ نہ ہو وسوسے عموماً رہتے ہیں۔

تحقیق۔ غلط وسوسہ ہے پھر بھی نفع ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ خصوصاً جبکہ خیالات غیر اختیاری ہوں آپ کو التکشف کا مطالعہ ضروری ہے۔ از حصہ مذکور ص ۳

تصور ذات حق میں وساوس کا علاج

حال۔ تھوڑے عرصہ میں مختلف خیالات پیدا ہوتے رہے مگر ان کو بقا نہ ہوتا تھا دو ایک روز رہے اور جاتے رہے کبھی نصف چاند متصور ہوتا رہا کبھی اپنا جسم نہایت چھوٹا معلوم ہوتا رہا کبھی قلب ظرف ذات حق معروف (حالانکہ ان اللہ علی کل شیٔ محیط) سر قلب کی طرف قریب کرنے کے وقت معلوم ہوا کہ قلب سے کوئی چیز ابھر رہی ہے اور یہ کیفیت باقی ہی ہے کبھی اپنا چہرہ

بہت خوبصورت معلوم ہوتا تھا چند دنوں تک لفظ اللہ کا حمل اس ذات الطف پر مستبعد معلوم ہوتا تھا اب تو یہ حالت نہیں ہے ایک تصور ذات پاک کے لئے خیال میں ہے جو ہر تعین سے پاک اور کیفیت اور تعین قلب میں بلا کسی صورت و شکل کے متصور ہوتی ہے ذکر کے وقت اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہوتا ہے کہ کجا وہ ذات پاک کہ (لا مثل لہ) کجا یہ تصور خیالی مگر ساتھ ہی اس کے ایک عجیب مسرت پیدا ہوتی ہے جیسا کہ کوئی شخص بھیس بدل کر سامنے آجاوے اور وہ شخص اسکو پہچان لے تو اس کے خیال میں تو وہ اصلی صورت ہوگی اور آنکھ کے سامنے دوسری یہی حال کمترین کا ہوتا ہے مگر یہ کیفیت کبھی کبھی ہوتی ہے بعض بعض اوقات حضور قلب کے وقت بغیر ظلمت اور بغیر نورانیت کے بصر خیالی اور تصور خیالی کے درمیان مثل شعاع کے حجابات پیدا ہو جاتے ہیں جو رویت حالی میں حائل ہو جاتے ہیں جیسا کہ آفتاب کے دیکھنے سے شعاع آفتاب مانع ہوتی ہے وہاں شعاع کی تیزی مانع ہوتی ہے اور یہاں کیفیت شعاعی ہوتی ہے اب آجکل ایک نئی پریشانی ہے اس کا سبب یہ ہوا کہ اکثر یہ خیال گذرتا تھا کہ اس عالم میں پیدا ہونے کے بعد جو بعد ہو گیا کاشکے یہ تعینات مٹ جاتے اور وہی (متصل بودیم با شاہ وجود) بلا حجاب معیت ہوتی اور ذات حق گویا ظرف رہجاتی اور یہ مظروف تاکہ نمبر ۲ کے برعکس ہو جاتا اب گذارش حضور اقدس میں یہ ہے عرصہ ایک ہفتہ کا ہوا بعد مغرب حسب معمول ذکر لسانی میں مشغول ہوا یہ معلوم ہوا کہ اپنا وجود مثل ایک نکتہ سیاہ کے ہے اور ذات حق اس کو محیط ہے مگر قلب سے علیحدہ اس طرف بہت کشش ہوتی کمترین التفات نہ کرتا تھا کہ پیر و مرشد کا فرمان ہے کہ قلب کی طرف متوجہ رہ۔ پس اگر کوئی حالت محمود ہوتی تو قلب میں ہوتی جب یہ خطرہ نہ دفع ہوا تو ذکر چھوڑ کر دوسرے کام میں مشغول ہو گیا جب سے اب تک ایک نقطہ سیاہ نظر کے سامنے اکثر اوقات رہتا ہے مگر اس زور دل کے ساتھ نہیں مگر مخل یکسوئی میں ہے۔

تحقیق۔ میں نے ان امور کے متعلق غالباً یہاں کے زمانہ قیام میں ایک مکتوب میں مفصل فیصلہ لکھا تھا غالباً آپ کو اس سے ذہول ہو گیا اب مکرر اس کے مطالعہ کی طرف متوجہ کرتا ہوں اور سب کا خلاصہ اس شعر میں ادا کرتا ہوں ؎

اے برون از وہم و قال و قیل من
خاک بر فرق من و تمثیل من

البتہ ایک امر پر بالتخصیص متنبہ کرتا ہوں آپ نے نمبر ۲ میں لکھا ہے ہر تعین سے پاک اور عام طور سے یہ جملہ صوفیہ کے کلام میں پایا جاتا ہے اس میں بکثرت یہ غلطی کیجاتی ہے کہ حق تعالیٰ سے تعین کی نفی کر کے اس کے لئے اطلاق کا اعتقاد کرتے ہیں بعض تو اس کو لابشرط شئی کہدیتے ہیں اور اس کو کلی سمجھتے ہیں اور یہ عقیدہ نصاً باطل ہے ورنہ اس کا حلول یا عدم لازم آویگا کیونکہ کلی خود موجود نہیں ہوتی اور جزئیات میں حال ہوتی ہے باقی بعض محققین کے کلام میں جو نفی تعین یا اس کے مرادف عنوان وارد ہیں مراد اس سے مطلق تعین نہیں بلکہ تعین مماثل لتعین الممکن ہے جیسا حق تعالیٰ کی دوسری صفات مماثلت صفات ممکن سے منزہ ہیں اسی طرح اس کا تعین بھی لیس کمثلہ شئی ہے۔ ترتیبہ حفظ مذکور ص ۱۲

وسوسہ ریا کا علاج

حال۔ بعض لوگوں نے جو میرے حفظ کلام اللہ شریف کی کیفیت معلوم کی تو میری تعریف کی اس سے ایک قسم کی میں نے نفس میں بشاشت پائی اس وجہ سے مجھے اپنے خلوص نیت میں شبہہ واقع ہو گیا ہے اور ارادہ کرتا ہوں کہ حفظ کلام اللہ شریف کا شغل تا خلوص نیت ملتوی کر دوں آئندہ جیسا حضرت کا امر ہو۔

تحقیق۔ ہرگز ایسا نہ کیجئے بشاشت سے شبہ نیت میں عدم خلوص کا کرنا خود ہی غلط ہے ورنہ شیطان کو ہر عمل صالحہ کے چھڑا دینے کا ایک اچھا ذریعہ ہاتھ آوے گا کہ لوگوں سے تعریف کرا دی اور آپ کو شبہہ میں ڈالدیا بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جسطرح عمل للخلق ریا ہے ترک عمل للخلق بھی ریا ہے۔ محرم الحرام ۳۶ھ ترتیبہ السالک ص ۲۰۴

حال۔ بندہ کو نماز میں بہت وساوس ہوتے ہیں اور ہر کار خیر میں خصوصاً نماز کے وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ تجھے فلاں فلاں دیکھ رہا ہے اسلئے یہ فعل تیرا ریا ہے اور سمعہ میں داخل ہے جو اکثر فرضی نماز کے سوا باقی افعال حسنہ کے چھوڑ دینے پر مجبور کرتا ہے علاج فرمایا جائے۔

تحقیق۔ محض کسی کے دیکھنے سے تو ریا نہیں ہوتی جبتک کہ عامل دکھلانیکا قصد نہ کرے اور یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ قصد فعل اختیاری ہے محض دکھلانیکا خیال بلا اختیار آجانا یہ قصد نہیں ہے اس علم کی تصحیح بھی اس خیال کا علاج ہے اور اس خیال کے مقتضا پر عمل نہ کرنا یعنی طاعت کو ترک نہ کرنا اس علاج کا مکمل ہے۔ النور ذی الحجہ ۳۶ھ ترتیبہ ص ۴۹۵ نماز ۱۲

وسوسہ ریا و عجب کا علاج حال۔ کبھی ذکر کرتے وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ کوئی سنے گا تو تعریف کرے گا۔

تحقیق۔ عزم نہ ہو تو مضر نہیں۔

حال۔ اگر کوئی منہ پر تعریف کرتا ہے تو بھلا معلوم ہوتا ہے اسکا علاج فرماویں۔

تحقیق۔ اگر یہ بھلا معلوم ہونا عقلاً برا معلوم ہوتا ہے تو مضر نہیں تربیۃ السالک صـ ۵۶

وسوسہ ناشکری کا علاج۔ حال۔ چوری جو ہو گئی ہے اس کا سوچنے سے بھی افسوس نہیں ہوتا کہیں یہ حق تعالیٰ کی ناشکری تو نہیں ہے۔

تحقیق۔ چوری کا حال حکیم ۔۔۔۔ صاحب سے سنکر چوری کا افسوس اور آپکے استقلال پر سرور ہوا ناشکری کا احتمال عجیب ہے ناشکری جو مذموم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ناشی ہے منعم کی بے تعلقی سے اور جو چیز منعم کی غایت تعلق سے ناشی ہو وہ محمود ہے اگرچہ اس کا نام کسی کی اصطلاح میں ناشکری ہو وہ حقیقۃً ناشکری نہ ہو گی گو صورۃً ہو

النور ماہ جمادی الثانی ۵۲ھ تربیۃ السالک صـ ۵۴۲

وسوسہ عجب کا علاج حال۔ مکرر عرض ہے کہ یتیم خانہ کے اندر مسجد ہے اسمیں کوئی امام نہیں ہے ایک حافظ اٹھارہ انیس پارہ کے ہیں اکثر وہ پڑھاتے ہیں بلکہ میں بھی کہہ دیتا ہوں کہ نماز پڑھائیں مگر وہ مسائل نماز وغیرہ کچھ نہیں جانتے نہ تجوید کے مطابق صحیح قرآن پڑھتے ہیں اس لئے ان کے پیچھے نماز تو اکثر پڑھ لیتا ہوں مگر یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ مسائل وغیرہ ۔۔۔۔۔ نماز وغیرہ سے ناواقف ہیں دوسرے الفاظ بھی اچھی طرح سے ادا نہیں ہوتے کہیں میری نماز تو خراب نہ ہو جاتی ہو اس سے انقباض ہوتا ہے اسی وجہ سے خود نماز پڑھاتا ہوں مگر ساتھ ہی اس کے یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اس خیال سے تو اپنے کو ان سے اچھا سمجھنا پایا جاتا ہے۔

تحقیق۔ نہیں اپنے کو اچھا سمجھنا لازم نہیں آتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو دولت علم تصحیح قرآن کی عطا فرمائی ہے اس عطیہ سے جو اس کو عطا فرمایا ہے افضل سمجھنا لازم آتا ہے سو اس میں کیا حرج ہے اور چونکہ وہ اپنی ذاتی صفت نہیں اس لئے اپنے کو اچھا سمجھنے کا لزوم بھی نہیں۔

صفر المظفر ۲۶ھ تربیۃ صـ ۳۲۲

نماز میں تشتت قلبی کا علاج

حال۔ نماز میں جس وقت خیالات لایعنی آویں انکا دفعیہ کس طرح کیا جاوے۔

تحقیق۔ ذکر و قرآن کے الفاظ کی طرف متوجہ ہو جانے سے خیالات بند ہو جاتے ہیں۔ تربیۃ حصہ اول ص ۱۹

حال۔ عید اضحی کے دو چار روز قبل نماز و تلاوت و ذکر میں بہت جی لگتا تھا اور بہت دلچسپی اور فرحت محسوس ہوتی تھی لیکن یہ حالت صرف دو ہی تین روز تک قائم رہی میں نے چاہا تھا کہ حضور سے دعا کراؤں کہ ایسی ہی دل نماز وغیرہ میں لگتا رہے لیکن بعض عوارض سے کوئی عریضہ ارسال نہ کر سکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ حالت رفتہ رفتہ کم ہوتی گئی اور شنبہ اور دوشنبہ کی درمیانی شب کی عشاکی نماز میں بالکل ہی جی نہ لگا اور جب نماز اور ذکر سے فارغ ہوا تو معلوم ہوا کہ بالکل بیگار بھگتی گئی۔

تحقیق۔ کچھ حرج نہیں اعمال اگر راسخ ہو جاویں اور عادت و مداومت سے گو بتکلف ہو راسخ ہو جاتے ہیں تو احوال خود بخود متمکن ہونے لگتے ہیں کچھ غم نہ کیجئے کام کرتے رہیئے۔ تربیۃ حصہ ششم ص ۲۴

حال۔ ایک شکایت بندہ کو یہ بھی ہے کہ نماز و ذکر میں یکسوئی پوری نہیں ہوتی خیالات آتے رہتے ہیں گو میں اس کا یہ علاج کرتا ہوں کہ نماز میں الفاظ قصداً ادا کرتا ہوں بلکہ معانی کو سوچتا ہوں اس میں زیادہ لطف آتا ہے جہاں معنی سمجھ میں نہیں آتے وہاں الفاظ ہی کو سوچتا ہوں مگر باوجود ایسا کرنے کے پھر ذہول ہو جاتا ہے اور پھر وہی حالت لوٹ آتی ہے پھر ذہول ہو جاتا ہے۔ غرض ایک نماز میں کئی کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے مگر میں اس کو بھی اپنی کم ہمتی سمجھتا ہوں کیونکہ جب اس کا حکم ہے تو ضرور فعل اختیاری ہے اس کی بھی اصلاح اور مناسب ہدایت فرماویں۔

تحقیق۔ توسط سے اس کی بھی تدبیر جاری رکھیں زیادہ مبالغہ کرنے سے طبیعت تنگ ہو جاتی ہے پھر کام سے جی چرانے لگتا ہے۔ تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص ۲۸

حال۔ کمترین اس عمل کو بفضلہ تعالیٰ پڑھے جاتا ہے لیکن کمترین اس سے نہایت درجہ مجبور ہے کہ پڑھتے وقت دل الجھتا ہے اور دل یہ چاہتا ہے کہ بس جلدی سے

پڑھکر ختم کروں اس سے طبیعت کو نہایت درجہ کوفت اور تشویش ہوتی ہے۔
تحقیق۔ تشویش کی بھی پروانہ کریں جس طرح ہو پورا کر لیا کریں انشاء اللہ تعالے ذکر دائم کی برکت سے یہ تشویش خود جاتی رہے گی اطمینان رکھیں۔ ربیع الآخر سنہ ۴۴ھ

النور صـ ۱۷۸

سوال۔ احقر کو جو کچھ اذکار پڑھنے کے واسطے فرمائے گئے تھے وہ بفضلہ تعالے روزانہ اوقات معینہ پر بلا ناغہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ کوئی بات قابل گذارش نہیں معلوم ہوتی سوائے اس کے کہ نماز میں کسی طرح یکسوئی نہیں ہوتی بلکہ جسقدر یکسوئی کیواسطے کوشش کی جاتی ہے اسی قدر اور خیالات کی زیادتی ہوتی جاتی ہے اکثر ان خیالات کی وجہ سے نماز میں سہو ہو جاتا ہے۔ اس وقت طبیعت بہت پریشان ہوتی ہے اور یہ جی چاہتا ہے کہ اپنا سر زمین پر دے ماروں۔
جواب۔ یہی تو غلطی ہے کہ زیادہ کوشش کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے طبیعت پریشان ہو کر خطرات بڑھ جاتے ہیں سرسری توجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ یکسوئی ہو جاوے گی۔ اور اگر باوجود اس کے بھی پوری کامیابی نہ ہو تب بھی اطمینان رکھیں چند روز میں اس طریق سے ضرور ہوگی۔

النور صـ ۲۱۸

حال۔ حضرت مرشدنا رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ تعلیم فرمایا اس کو عرض کرتا ہوں اور اس سے جو حالتیں پیدا ہوئیں اسے بھی عرض کرتا ہوں۔ اور اب جو حالت موجود ہے اسے بھی عرض کرتا ہوں آٹھ مہینے سے دکان پر بہت کم بیٹھنا ہوتا ہے۔ صرف صبح کو دو تین گھنٹہ کے لئے جاتا ہوں دن بھر سوداگر کی مسجد کے ایک حجرہ میں تنہا پڑا رہتا ہوں۔ تنگی معاش بھی گوارا کی۔ مگر روز بروز ذاتی حالت میں کمی ہوتی جاتی ہے۔ سخت پریشان ہوں۔
تحقیق۔ ذوقی حالت کے ابقاء یا زیادت کی فکر کرنا ہی پریشانی کی بنیاد ہے کیونکہ وہ غیر اختیاری ہے اور غیر اختیاری کے ساتھ قصد کا تعلق ممتنع اور ممتنع کی فکر یقیناً پریشانی۔

النور صـ ۲۴۵

عــه کاتب خط ہذا مولانا محمد حسین صاحب الہ آبادی مرحوم کے مرید ہیں۔ اور اب ذکر و شغل وغیرہ حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی زید فیوضہم کے مشورہ سے کرتے ہیں۔ ۱۲

حال۔ بندہ کو ہمیشہ خدا کے فضل سے نماز پڑھنے کا بہت شوق تھا اب ایسی ایک حالت مہلکہ میں مبتلا ہے کہ اس کے تصور سے بھی جی گھبراتا ہے فرائض وواجبات نہایت تکلیف کیساتھ ادا کئے جاتے ہیں مگر نوافل حسب ارادہ مثلاً بجائے ۱۲ رکعات کے ۴ رکعات بھی ادا کرنا مشکل ہو جاتے ہیں اب اس کے باعث احقر کو سخت پریشانی اور ناامیدی لاحق ہے امید ہے کہ حضرت والا دعا اور علاج فرما کر تشفی فرمادیں وہ یہ ہے کہ جب نماز کی نیت باندھکر قرأت پڑھنا شروع کرتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز نے زبان کو پکڑ لیا اور نہایت ثقیل ہو جاتی ہے اور سانس بھی بہت چھوٹا ہو جاتا ہے چھوٹی سے چھوٹی آیت بھی کبھی آخر تک تمام کرنے میں بجد تکلف کرنا ہوتا ہے ورنہ سانس ٹوٹ ہی جاتا ہے اور حرفوں کو اپنے مخارج سے نکالنا غیر ممکن ہو جاتا ہے آخر الامر قلب میں گھبراہٹ پیدا ہونے لگتی ہے پھر اس سے طبیعت بھی بے چین ہو جاتی ہے یہ کیفیت بہ نسبت جہریہ کے سریہ میں زیادہ محسوس ہوتی ہے اسی طرح تلاوت قرآن مجید میں بھی بہت دیر لگتی ہے

تحقیق۔ سبب اسکا واردات باطن نہیں بلکہ ضعف قلب ہے کہ تقیید سے تحیر ہو کر پریشان ہونے لگتا ہے نماز میں بہ نسبت دوسری طاعات کے تقیید زیادہ ہے اس لئے اس پریشانی کا اثر اس میں ظاہر ہوتا ہے اور سریہ میں اور زیادہ تقیید ہے کہ آواز کو بند کرنا ہوتا ہے جس سے دل میں رکاوٹ نیز تلاوت میں بھی بہ نسبت دوسرے افکار کے تقیید زیادہ ہوتی ہے۔ پس علاج اسکا تدبیرات طبیہ تقویت قلب بمشورہ کسی طبیب کے ہے۔ النور ص ۲۱۱

حال۔ دوسرے یہ بات ہے کہ جو نمازیں میں پڑھتا ہوں بہت سی نمازیں ایسی ہوتی ہیں جن میں کہ خلوص نہیں ہوتا۔ امید کہ حضور اس کی بابت بھی کچھ بتلادیں تاکہ میری نمازیں باصدق دل ہوں۔

تحقیق۔ آپ صدق وخلوص کے کیا معنی سمجھتے ہیں۔

حال۔ چونکہ حضور میرے پیر ومرشد ہیں اس وجہ سے حضور سے امید کافی ہے کہ کچھ وظائف ایسے بتلادیں جن کی وجہ سے میرے دل کی سیاہی دور ہو جائے اور مجھے نجات مل جائے۔

تحقیق۔ سیاہی کی حقیقت آپ کے ذہن میں کیا ہے۔ النور ص ۳۲۶

حال۔ یہ عاصی گنہگار ایک نظر عنایت کا امیدوار ہے ایک عرصہ سے ذات والا سے (خداوند کریم اسکو دیرگاہ قائم رکھے) تعلق خاطر رکھتا ہے لیکن نفس کے ہاتھوں قریب ہلاکت ہو چکا ہے کوئی صورت جانبری کی نظر نہیں آتی للہ دعا فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس مغلوب النفس کو قعر ضلالت سے نکال کر راہ ہدایت دکھائے اور ذوق عبادت عطا کرے حضور والا میری تغیر حالت قابل افسوس ہے قبل میں کچھ قدرے قلیل ذکر اسم اللہ کیا کرتا تھا اور اسوقت قلب نہایت فرحت میں رہتا تھا باقی نماز وغیرہ جس طرح اب پڑھتا ہوں اور مناجات مقبول کا ورد جیسے اب ہے پہلے بھی تھا اور کسی میں کچھ زیادتی نہ تھی لیکن اسوقت کی حالت یہ تھی کہ میں اسکا منتظر رہتا تھا اور دل یہ چاہا کرتا تھا کہ نماز کا وقت جلد آوے تاکہ کام سے چھٹی پاکر نماز پڑھوں اور افضلیت اور شوق اسکا تھا اب یہ حالت ہے کہ نماز کو کھڑا ہوتا ہوں تو یہ جی چاہتا ہے اور دل کہتا ہے کہ کہیں جلد ختم ہو تاکہ فلاں کام کرلوں اور بالکل جی نہیں لگتا ہے مسجد میں جاتا ہوں تو ساتھ ریا اور خود نمائی کا خیال رہتا ہے گھر میں پڑھتا ہوں تو جی اچٹتا ہے غرضکہ کسی طرح جی نہیں لگتا ہے۔ ذکر کرنیکا بھی کئی دفعہ ارادہ کیا لیکن خدا جانے کیا ہوتا ہے کہ ذکر کرتے وقت ڈرتا ہوں۔ نیند کا نہایت غلبہ ہوتا ہے اور کسی طرح استقلال نہیں ہوتا۔ حضرت کوئی وظیفہ اپنی زبان مبارک سے عطا فرما دیں جس سے وساوس نفسانی دور ہو کر اطمینان قلب وذوق عبادت میسر ہو۔

تحقیق۔ کسی خاص وظیفہ میں یہ کوئی خاص اثر نہیں کہ اس سے عبادت میں جی لگنے لگے اسی طرح اس کی اور بھی کوئی تدبیر نہیں اسی واسطے محققین کی تعلیم ہے کہ اسکا نہ قصد کرے نہ اسکا انتظار کرے کام میں لگا رہے اور جتنی توجہ ومداومت اختیار میں ہے اس میں کوتاہی نہ کرے بس اسی پر تمام برکات مرتب ہو جاتے ہیں جو اس وقت سمجھ میں بھی نہیں آسکتے بعد ترتب نظر آجاویں گے۔ النور ص ۴۷۵

حال۔ مگر نقص یہ ہے کہ اکثر نماز میں خیالات وخطرات دل میں آتے ہیں تربیۃ السالک کے مطالعہ سے سمجھ میں آگیا کہ خیالات کو دل میں آنے کو روکنے کی کوشش کریں۔

تحقیق ۔ لیکن کوشش میں مبالغہ نہ کریں اعتدال رکھیں اور اعتدال ہر شخص کا جدا ہے جس میں تعب زائد ہو یا اصل مقصود میں خلل پڑنے لگے وہ اس شخص کا اعتدال نہیں اس سے بھی خفیف و سرسری کوشش کریں ۔

حال ۔ مگر اگر وہ خیالات خود بخود آجاویں تو اسکی فکر میں نہ پڑنا چاہیئے اور یہ بھی ارشاد ہے کہ ایک ایک لفظ سوچ سوچ کر توجہ سے پڑھیں ایسا کیا گیا مگر نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر پڑھنے میں خاکسار بھول جاتا تھا اور نماز میں سہویں ہوتی تھیں ۔ اس کا باعث شاید ضعف جسمانی ہے ۔

تحقیق ۔ اسکا جواب بھی اوپر ہو چکا کہ توجہ میں اعتدال رکھیں تفصیل و تعیین اعتدال کی ہر شخص اپنی حالت کے مناسب کر سکتا ہے بعد حقیقت معلوم ہونے کے ۔

حال ۔ اگر نماز جلدی سے پڑھ لیتا ہوں تو نماز درست ادا ہوتی ہے مگر توجہ تام نماز میں نہیں رہتی اور اگر آہستگی اور توجہ سے ادا کی جاتی ہے تو اکثر سہو اور بھول ہوتی ہے

تحقیق ۔ درجۂ تام ہر شخص کا جدا ہے یعنی بالکل بے توجہی کے اعتبار سے وہ تام ہو ۔

حال ۔ دوسرا نقص طبیعت میں یہ ہے کہ جس وقت خاکسار نماز یا تلاوت قرآن شریف یا کوئی بھی ورد و وظیفہ شروع کرتا ہے تو دل میں پہلے بغایت شوق ہوتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ کچھ عرصہ تک اگر یہ شغل جاری رہے تو بہتر ہے مگر تھوڑی ہی مدت میں طبیعت گھبرانے لگتی ہے اور جی چاہتا ہے کہ اگر اس کو ختم کروں تو اچھا ۔

تحقیق ۔ جب زیادہ گھبرانے لگے تو جلدی ختم کر دیا جاوے یہ عذر ہے اور عذر میں احکام میں تخفیف ہو جاتی ہے ۔

حال ۔ ان دونوں عیوب کی وجہ سے بندہ اکثر مضمحل رہا کرتا ہے اس بارہ میں ارشاد والا کا خاکسار منتظر رہے گا ۔

تحقیق ۔ اضمحلال کی کوئی وجہ نہیں لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اور وسع ہر شخص کا جدا ہے اوپر کی تفصیل کافی ہے ۔

النور صـ ۵۴۵

حال ۔ اپنے ایک مرض کا حال آج خاص طور سے عرض کرنا چاہتا ہوں پہلے اسکو لوگ دلی کمزوری یا اختلاج قلب کہتے تھے آجکل بالعموم ضعف اعصاب سے تعبیر کرتے ہیں ۔ رنج و راحت خوشی و غم کی ہر شے سے بیحد متاثر ہوتا ہوں دین و دنیا

کے ہر کام میں گھبرایا سا رہتا ہوں ۔ ہر بات میں جلد بازی و اضطراب رہتا ہے طمانیت قلب وسکینہ جس کو کہا جاتا ہے ۔ اس سے بالکل محروم ہوں خواہ وقت کافی موجود ہو اور کوئی خاص کام بھی نہ ہو لیکن نماز و ذکر و وظیفہ وغیرہ کو اس طرح عجلت کے ساتھ ختم کردینا چاہتا ہوں کہ جیسے کوئی آفت آرہی ہے ۔ مدتوں سے ارادہ کرتا ہوں کہ توجہ ویکسوئی کچھ پیدا ہو ۔ لیکن بس یہ ارادہ ایک آدھ وقت یا ایک آدھ رکعت سے زیادہ قائم نہیں رہتا بار بار ارادہ کرنے سے بھی شرم آتی ہے ۔ حدیث نفس ۔ اور وساوس وخطرات کا ہر وقت ہجوم رہتا ہے اور اس میں لذت لئے رہتا ہے ایک حصہ تو ضعف قلب وجسمانی کمزوریوں کا بھی اس مرض میں شریک معلوم ہوتا ہے لیکن بہت کچھ یہ چیزیں سیاہ کارانہ گذشتہ زندگی کا نتیجہ ہیں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے بہتیری باتوں سے توبہ کی توفیق مرحمت فرمائی ۔ لیکن قلب کی راحت وطمانیت سے محرومی بدستور ہے ۔ بس اب ایک علاج یہی سمجھ میں آتا ہے کہ کچھ دنوں کے لئے اپنے کو حضرت عہ پیرومرشد اور حضور کے آستانہ پر لا ڈالوں ۔

تحقیق ۔ میں نے یہ تمام حال بہت دلچسپی سے پڑھا اسکا حل تو خود آپ کے اس رسالہ میں موجود ہے آپ کیوں مذہب وفلسفہ کو مخلوط کرنا چاہتے ہیں مذہب نے اعمال وعقائد کا مکلف بنایا ہے اصطلاحی طمانینۃ وسکینۃ وتوجہ ویکسوئی نہ مقصود ہے نہ اس کے انتظار کی اجازت ہے نہ اضطراب وحدیث نفس وخطرات نہ مضر مقصود ہیں نہ ان کے ازالہ کا امر ہے یہ سب کیفیات نفسانیہ طبعیہ ہیں جن کے وجدان وفقدان کی تحقیق اور ان کے اسباب کی تدقیق فلسفی بحث ہے البتہ یہی چیزیں کبھی روح کی بھی صفات ہوتی ہیں جن میں مادہ کا اشتراک نہیں ہوتا اور وہ بیشک مطلوب ہیں اور طاعات پر ضرور مرتب ہو جاتی ہیں گو تدریجاً سہی لیکن انکا رنگ ان طبعی کیفیات سے بالکل جداگانہ ہوتا ہے اور وہ روحی اطمینان اس طبعی بے اطمینانی کے ساتھ اور روحی سکون اس طبعی اضطراب کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے اور آپ میں بھی جمع ہے دلیل ۔ اگر خدا کی راہ میں آپ کی جان کا مطالبہ ہونے لگے اور مطالبہ کے بجا ہونے میں کوئی اجتہادی شبہ بھی نہ رہے کیا اس وقت آپکی رائے میں کچھ تزاحم پیدا

عنہ ایک بزرگ سے بیعت ہیں گو پیر کے ساتھ بھی ان ہی جیسا معاملہ رکھتے ہیں اس لئے انکا مضمون ترجمہ میں درج ہوا ۱۲ اشرف

ہوگا یا آپ اپنے لئے قطعی فیصلہ کرلیں گے کہ جان حاضر کر دینا چاہئے کہ وسوسہ کے درجہ میں اس صورت میں بعض مصالح کا فوت ہونا بھی سامنے آجاوے مگر وہ آپ کے اس عزم کو ضعیف نہیں کر سکتا یہ ہے وہ اطمینان جو روح کی صفت ہے اور بفضلہ تعالیٰ حاصل ہے البتہ جن کیفیات کو آپ نے مفقود لکھا ہے اور انکے اضداد کو موجود انکا تعلق مادی راحت اور مادی کلفت سے ضرور ہے تو اسکا معالجہ طبی مسئلہ ہے دینی مسئلہ نہیں اور نہ ان کیفیات طبعیہ میں معاصی یا طاعات کا کچھ دخل بہت ممکن ہے اور واقع بھی ہے کہ ایک مطیع کو یہ گوارا کیفیات حاصل نہ ہوں اور ایک عاصی بلکہ کافر کو حاصل ہوں جب مقصود و غیر مقصود میں تمیز حاصل ہوگیا تو غیر مقصود کے لئے کیوں سفر کیا جاوے۔ النور ص۵۸۹

حال۔ ذکر اور غیر ذکر میں وساوس بہت کثرت سے آتے ہیں بہت ہی ہجوم رہتا ہے اور بعض تو بڑے ناپاک وساوس آتے ہیں اس سے پہلے تو یہ حالت نہیں تھی۔ مگر حال ہی سے پیدا ہوئی ہے حالانکہ میں نہ اس طرف خیال کرتا ہوں نہ پریشان ہوتا ہوں مگر ذکر میں جمعیت و سکون حاصل نہیں ہوتا۔ ارشادات حضرت والا میں تو یہی دیکھا ہے کہ قصداً نہ لاوے اور اگر بلا قصد آویں تو پریشان نہ ہو یہ مضر نہیں مگر اس سے نشاط ذکر تو فوت ہوتا ہے اور اس وقت بڑی نفرت معلوم ہوتی ہے جی یوں چاہتا ہے کہ وساوس نہ آویں اس کے لئے کیا کروں دعا بھی فرما دیجئے۔

تحقیق۔ غیر اختیاری امور کے لئے صرف دعا طریق ہی میں بھی دعا کرتا ہوں۔ نشاط مقاصد میں سے نہیں۔ النور ص۵۹۷

حال۔ ذکر میں مختلف حالات ہوتے ہیں کبھی غفلت ہوتی ہے کبھی ضعف ہوتا ہے کبھی شوق ہوتا ہے اور ہوشیاری ہوتی ہے غفلت کی حالت میں ذکر ہوتا ہے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اللہ کس کو کہتے ہیں اور اس حالت میں دعا بھی نکلتی ہے جب ہوش آتا ہے تو اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ وحدہ لا شریک کا نام لے رہا ہوں اس سے دعا مانگ رہا ہوں پھر طبیعت خوش ہوجاتی ہے کہ الحمدللہ غیر کا نام نہیں لیا گیا اور نہ غیر سے دعا مانگی گئی ہے ایسی حالت میں بہت کم ہوتی ہے ایک حالت پہ قلب نہیں رہتا۔

تحقیق۔ ایک حالت پر تو بڑوں بڑوں کا قلب نہیں رہتا جیسے حسیات میں مشی ہے کہ ہر قدم پر توجہ الی المشی نہیں ہوتی مگر جو ثمرہ ہے مشی کا وہ مرتب ہو جاتا ہے اسی طرح شرعیات میں ذکر ہے کہ گو ہر لفظ پر توجہ نہ ہو مگر ابتدا کا قصد ممتد ہو کر ثمرہ کو مرتب کر دیتا ہے ہاں قصداً توجہ کو غیر کی طرف منصرف نہ کیا جاوے جیسا قصداً مشی کو غیر مقصود کی طرف منعطف کرنے سے وصول میں اختلال ہوتا ہے۔ النور ص ۵۴۷

حال۔ اسوقت کوئی خاص امر قابل گذارش نہیں۔ جو کمترین کو پڑھنے کیواسطے ارشاد ہوا ہے وہ برابر روزانہ بلا ناغہ بفضلہ تعالیٰ پڑھے جاتا ہوں مگر اس وقت تک یکسوئی نہیں ہوتی۔ جس کی وجہ سے بعض وقت پریشانی ہوتی ہے یہ اپنی بدقسمتی ہے۔

تحقیق۔ یکسوئی پر نظر نہ کیجئے کہ غیر اختیاری ہے غیر اختیاری کے درپے ہونا تحمل مالا یطاق کا قصد ہے جو ہر طرح ممنوع ہے۔ عمل کئے جائیے کہ اختیاری ہے اور اصل مقصود میں اسی کو دخل بھی ہے نہ کہ امور غیر اختیاریہ کو۔ بالکل مطمئن ہو کر کام میں لگے رہئیے۔ البتہ حالات سے اطلاع دیتے رہئیے میں دعا کرتا ہوں۔ النور ص ۲۸۷

حال۔ بفضلہ تعالیٰ نماز میں کبھی کبھی خشوع ہو جاتا ہے۔

تحقیق۔ مبارک ہو۔

حال۔ اور جس روز نہیں ہوتا ہے دل بہت پریشان ہوتا ہے دو دو تین تین مرتبہ فرض کو لوٹاتا ہوں۔ اس سے کبھی فائدہ ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا۔ دعا کیجئے اور اس کا کوئی علاج تجویز کر دیجئے۔

تحقیق۔ ایسا نہ کریں اس کے تدارک کے لئے کچھ نوافل پڑھ لیا کریں۔ النور ص ۲۸۹

حال۔ ذکر میں جب کبھی دل نہ لگتا تھا تو دل کو تشویش ہوتی تھی کہ کیا وجہ دل نہ لگا اسی سوچ میں پڑ جاتا تھا ایک روز یہ خیال آیا کہ دل نہ لگنے کی بہت سی صورتیں ہیں کبھی تو کسی کام کے تعلق کی وجہ سے پریشان ہو جاتا ہے کبھی بدن کے کسی عضو میں کچھ مرض ہوتا ہے جس کی وجہ سے دل کو بھی پریشانی ہوتی ہے کبھی بھوک کبھی کسی گناہ کا ارتکاب ان اسبابوں میں سے جسکا دفعیہ اس کے اختیار میں ہوا سے تو دفع کر کے ذکر میں مشغول ہو۔ مثلاً گناہ ترک کر کے توبہ و استغفار کر کے ذکر میں مشغول ہو بھوک ہو کھانا میسر ہو کھالے تعلق اگر ناجائز ہے چھوڑ دے پھر ذکر میں مشغول ہو اگر ان پر بھی

دل نہ لگے تو کچھ پروا نہ کرے ذکر کو مقصود سمجھکر پورا کر لے انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کی برکت سے (جو باتیں مقصود نہیں ہیں اور محمود ہیں) وہ بھی حاصل ہو جائیں گی۔ میرے مولا میرے ان خیالات کی تصحیح فرمادیں۔

تحقیق۔ ماشاء اللہ تعالیٰ نہایت صحیح علوم و اعمال ہیں۔ النور ص۳۰۳

حال۔ نماز میں خیال جب اور طرف جانے لگتا ہے تو یہ سوچکر دل کو پھیر لیتا ہوں کہ بڑی بے غیرتی کی بات ہے کہ اللہ میاں نے توفیق دیکر بلایا بات کرنے کو اور تم دوسری طرف متوجہ ہوئے۔ نماز کی سنتوں کے ادا کرنے میں جو کوتاہی ہوتی ہے تو یہ کہہ لیتا ہوں کہ خارجی سنتوں کے ادا کرنے کی پابندی کرتے ہو اور بڑی عبادت نماز اس کی سنت میں کوتاہی۔ اس کی بھی تصحیح فرمادیں۔

تحقیق۔ صحیح و صحیح۔ اَلنُّور ص۳۰۵

حال۔ ذکر میں پہلی سی دلجمعی اور دلچسپی نہیں ہوتی خیالات منتشر ہوتے ہیں جو دھیان اللہ تعالیٰ کی جانب پہلے رہتا تھا کہ گویا میں اللہ تعالیٰ سے بات چیت کر رہا ہوں اور محبت میں بار بار پکار رہا ہوں اور وہ سن رہے ہیں جس سے عجیب کیفیت اور لطف حاصل ہوتا تھا جس کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا تھا مبارک ہو مگر اسکو نعمت سمجھو کمال نہ سمجھو حضرت پہلی دلجمعی مفقود ہونے سے دل کو بہت فکر اور تشویش ہے للہ کوئی علاج فرمائیے۔

تحقیق۔ یہ بھی دوسری نعمت ہے جس کا نام مجاہدہ ہے یہ اول سے انفع ہے گو الذ نہیں۔ النور ص۳۹۵

حال۔ ذکر کی طرف (اللہ رحم فرمادیں) میل بہت کم ہے تسبیح سے قطعاً شوق نہیں ہے پابندی اس کی بہت دشوار معلوم ہوتی ہے۔

تحقیق۔ دو عمل اور ہیں نوافل۔ اور قرآن۔ ان میں سے بھی کسی میں دل لگتا ہے یا نہیں۔ اَلنُّور ص۴۹۹

حال۔ نماز میں جو شیطان ایسے خیالات لاتا ہے اسکا کیا کروں نماز میں تو اتنی باتیں سوچنے کا موقع نہیں اگر نماز میں یہ مکالمہ نفس سے کروں تو پھر نماز نہیں ہوگی یہ مکالمہ تو فرصت میں ہو سکتا ہے

تحقیق۔ نماز میں اس قدر کافی ہے کہ جہنم کا تصور کر لیا جاوے۔ اَلنُّور ص۵۷۱

حال۔ احقر نے اپنا ایک حال لکھا تھا وہ یہ کہ جب زراعت کی فصل کم ہو اور روپیہ پیسہ کی تنگی ہو تو دل پریشان ہو جاتا ہے اور اسکا اثر عبادت تک پہونچتا ہے اس پر حضرت والا نے ارشاد فرمایا ہے۔ کیا اثر پہونچتا ہے۔ جواباً عرض ہے کہ یہ اثر پہونچتا ہے کہ بوجہ شدت اضطراب قلب کے نماز وغیرہ میں حضور قلب حاصل نہیں ہوتا ہے بلکہ کبھی ایسا ہو جاتا ہے کہ وقت تحریمہ کے زبان سے گویا یہ بات نکلتی ہے ؎ چہ خورد بامداد فرزندم مگر حضرت والا کے اس سوال مبارک سے (کہ کیا اثر پہونچتا ہے) احقر کے دل کا خطرہ دفع ہو گیا وہ یہ کہ معیشت کی تنگی کی وجہ سے دل کا پریشان ہونا یہ ضعف طبیعت کا اثر ہے بعضے آدمیوں کی طبیعت ایسی ضعیف ہوتی ہے یہ توکل کے منافی نہیں اور یہ بے اختیاری امر ہے ایسے ہی عبادت میں اس کی وجہ سے حضور قلب کا نہ ہونا بھی غیر اختیاری ہے البتہ ان پریشانیوں کو نماز وغیرہ میں اختیار سے لانا اور خیال کو جما کر باقی رکھنا یہ منافی حضور قلب کے ہے کیونکہ اس کا دفع اختیاری ہے اور عبد افعال اختیاری کا مکلف ہے اور بلا اختیار کے آجانا بلا تصور اور باقی رکھنے کے یہ غیر اختیاری امر ہے عبد اس کا مکلف نہیں اس لئے اسکا علاج بھی نہیں کیونکہ علاج امراض اختیاریہ کا ہوتا ہے اور وہ یہاں نہیں اب قابل دریافت یہ ہے کہ احقر کی یہ رائے ٹھیک ہے یا نہیں۔

تحقیق۔ ٹھیک ہے۔

النور ص ۶۲۹

حال۔ ارادہ تھا کہ تا بعد ارکچھ حال اپنا عرض کروں مگر جو وعظ میرٹھ اور دیوبند میں حضور والا نے فرمائے تھے ان میں اکثر اپنے سوالوں کا جواب پا کر خاموش ہو رہا۔ آج طبیعت کو زیادہ انتشار ہوا اور وہ تردد قریب قریب مایوسی کے پہونچا لہذا ایسی حالت میں اگر حضور سے عرض حال نہ کروں تو کیا کروں وجہ انتشار اور تردد زیادہ تر یہ ہے کہ بفضلہ تعالیٰ تمام معمولات با نضباط اوقات ہوتے ہیں۔ مگر قلبی حالت میں کسی قسم کا فرق محسوس نہیں ہوتا جو بات روز اوّل تھی آج قائم ہے۔ خطرات میں بھی کوئی فرق نہیں ہے

تحقیق۔ اس طریق میں شرط اوّل یقین ہی ملتمس ہے بندہ نے بارہا عرض کیا کہ مقصود اس تمامتر جدوجہد سے رضائے حق ہے جسکا حصول دنیا میں اور ظہور اسکا آخرت میں ہوگا اور دوسرے حالات جن کے مطلوب ہونے کی طرف گرامی نامہ میں ارشاد ہے وہ مطلوب نہیں قال الرومی ؎

روزہا گر رفت گو رو باک نیست ٭ تو بمان اے آنکہ چوں تو پاک نیست

ترجمہ حصہ اول ص ۲۷

باب نہم متفرقات کے بیان میں

تنخواہ لینے میں مصلحت

حال۔ جب حضرت اس دیار میں رونق افروز نہیں ہوئے تھے اُس کے پہلے سے اس خادم نے موروثی کے کھانے سے اللہ تعالےٰ کی جناب پاک میں توبہ کی اور دعائے استقامت کی اور بفضلہ تعالیٰ و برکت حضرت اعلیٰ اب تک استقامت حاصل ہے حضرت بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرنے دم تک مستقیم رکھیں گھر والوں سے میں نے کہا کہ اب گھر میں نہ رہوں گا کہیں جاکر ملازمت کرونگا جس سے اپنی ضرورتیں رفع ہوں یہ سنکر حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ میں تم کو اپنی تنخواہ سے کھلاؤں گا۔ اور تمہاری ضرورتوں کو پورا کروں گا تم ہمارے سامنے رہو اگر نہ رہوگے قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارا دامن پکڑوں گا۔ اور حضرت والدہ صاحبہ بھی بہت رونے دھونے لگیں اس اصرار پر میں مکان ہی پر رہگیا مگر مکان پر نہیں گاؤں سے باہر میدان میں ہوں مگر اس خیال سے کہ میرا بار حضرت والد صاحب پر نہ پڑے ایک چھپر ڈال لیا اس میں کچھ لڑکوں کو پڑھاتا ہوں خیال یہ ہے کہ جو لڑکے صاحب وسعت ہیں ان سے تنخواہ لوں اور غریبوں کے لڑکوں کو مفت تعلیم کروں اور کبھی یہ خیال ہوتا ہے کہ کسی سے کچھ نہ لوں محض متوکل رہوں جو دے اس سے لیلوں اور جو نہ دے اس سے نہ مانگوں۔ اور منتظر کسی کا بھی نہ رہوں۔ اس میں حضرت اپنی رائے جو میرے مناسب ہو تحریر فرمادیں۔

تحقیق۔ فی الحال پہلی صورت مناسب ہے اس میں مصلحت ظاہری ظاہر ہے۔ اور مصلحت باطنی انسداد عجب ہے پھر بعد چندے دوسری صورت کے لئے مشورہ کرلیا جاویگا۔

تتمہ تربیت حصہ ششم ربع دوم ص۳۳۔

زیارت مزارات سے نفع کی امید

حال۔ آج بتاریخ ۱۳ جمادی الثانی کو بندہ بعد نماز تہجد کے بیٹھا ہوا ذکر کر رہا تھا کہ ذرا غنودگی سی ہوکر کیا دیکھتا ہوں۔ میں کسی بزرگ کے مزار پر گیا ہوں اور میں نے صاحب مزار کی طرف کچھ تصور کیا تو دیکھا کہ وہ مزار بہت ہی نور علےٰ نور ہے اس کو دیکھکر قلب

کو بہت ہی راحت ہوئی مگر یہ معلوم نہیں کن حضرت کا مزار ہے۔ یہ حضور والا کیا بات تھی بندہ کو اول تو مزارات پر جانے کا شوق بھی نہیں ہے اور اگر کبھی دل چاہتا ہے تو بعد نماز عصر کبھی حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر چلا جاتا ہوں۔ مگر حضور والا یہ بات ضرور ہوتی ہے کہ اگر صاحب مزار کی طرف خیال کرتا ہوں تو کچھ قلب کو اس طرف کھنچ سی ہوتی ہے اور کچھ راحت سی بھی ہوتی ہے اور اس وقت طبیعت چاہتی ہے کیا حضرت والا اس کی اجازت ہے یا نہیں۔

تحقیق۔ ہاں امید نفع ہے۔

تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص ۹

ضرورت شدیدہ میں پیشاب سے علاج خارجی

حال۔ پہلے بھی کئی طبیبوں نے تلایا تھا اور اب پھر دوسرے طبیب بہت زور کے ساتھ اپنا تجربہ بیان کرتے ہیں کہ بر وقت اجابت اپنا بول کسی ظرف میں لیلے بعد فراغ اس بول سے پہلے مسوں بواسیر کو دھوڈالے پھر قدرے تامل کے بعد پانی سے استنجا پاک کرے۔ تو مسے نہیں رہیں گے۔ اول تو نفاست طبیعت کے خلاف ہے دوسرے انسان کے جزو بدن سے نفع حاصل کرنا ناجائز ہے دل تو ہرگز نہیں چاہتا لیکن طبیب اپنا کرات مرات کا تجربہ تلاتے ہیں اس لئے کچھ خیال ہوتا ہے اگر حضور اجازت دیں تو اسے بھی کر دیکھوں۔

تحقیق۔ ایسی ضرورت شدیدہ میں گنجائش ہے۔

تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص ۶۹

تعریف مشاہدہ و معائنہ

حال۔ مشاہدہ کسے کہتے ہیں۔

تحقیق۔ التفات الی الصفات

حال۔ اور معائنہ کسے

تحقیق۔ التفات الی الذات۔

حال۔ اور ان دونوں میں کیا فرق ہے گو بعد حضور ترقی کے بہت سے طرق ہیں مگر منجملہ ان کے اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے یا نہیں کہ تصور اسم ذات میں خوب ملکہ و بے تکلفی پیدا کرنا۔

تحقیق۔ یہ بعد حضور نہیں ہے عین حضور ہے

تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص ۹۰

انضباط اوقات کی تعلیم۔

حال۔ کالج میں کام کرتے کرتے اکثر یہ خیال پیدا ہوجاتا ہے

کہ اگر یہی وقت وظائف وغیرہ میں صرف کردوں تو ایمان سنور جائے موت کے بعد دنیا کس کام آئیگی۔ بالخصوص جب کوئی کام دینی کر رہا ہوتا ہوں اور اس وقت کالج کا کام یاد آجاوے۔ تو بڑی بدمزگی سے دین کا کام چھوڑ کر کالج کے کام میں لگ جاتا ہوں اس وقت یہ خیال زیادہ تنگ کرتا ہے۔ کیا کیا کروں کیا مناسب ہے کہ کالج کے کام کی پرواہ نہ کرکے اپنے حقیقی کام میں مشغول رہا کروں۔

تحقیق۔ سب جائز کاموں کا وقت منضبط کیجئے۔ تربیۃ حصہ ششم ربع دوم صـ۸۱

حال۔ اپنی کیفیت کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ مگر بلا اطلاع چارہ نہیں ہے۔ جس روز تھانہ بھون سے حضور کے ہمرکاب کاندھلہ جارہا تھا۔ یہ کیفیت تھی جس قدر بھی زیادہ ممکن ہو اللہ کا ذکر کروں چنانچہ توفیق الٰہی اللہ کا ذکر خفی کرتا رہا۔ کاندھلہ پہنچکر ذکر بالکل جاتا رہا دہلی میں تو اللہ کی پناہ ہے حالت ہی بگڑ گئی گو حالت بنی ہی کیا تھی کہ بگڑتی۔ اس سے میرا مقصد یہ ہے کہ ایک رغبت جو ذکر سے ہوگئی تھی۔ اور دل یہ چاہا کرتا تھا کہ رات اور دن ذکر اللہ کرتے رہو اب بالکل نہیں ہے اور اللہ پاک سے جو ایک محبت معلوم ہوتی تھی۔ وہ بالکل جاتی رہی قطعاً ذرہ برابر بھی معلوم نہیں ہوتی۔ مجھے ارتداد کا خوف ہے بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرتد ہوگیا ہوں اسی طرح اسلام سے بھی کوئی شغف نہیں معلوم ہوتا۔ حضور دعا فرماویں کہ اسلام پر قائم رہوں۔ اور راہ حق کے خلاف نہ چلوں اللہم ثبت قلبی علی دینک اللہم ثبت قلبی علی طاعتک ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب۔ حالت بہت ہی خراب ہے جس کا بیان مشکل ہے نہایت بے رغبتی سے نماز وغیرہ ہوتی ہے ذکر و نفل پڑھنے کو طبیعت بالکل نہیں چاہتی اللہ رحم کرے میرے حال پر حضور دعا فرماویں ہلاکت کے قریب ہوگیا ہوں۔ اللہم احینی مسلما وامتنی مسلما واحشرنی فی زمرۃ المسلمین۔

تحقیق۔ یہ خیالی پریشانی ہے اس کا سبب عدم انضباط اوقات ہے جو مبتدی کو بہت مضر ہے اور اس عدم انضباط کا سبب سفر ہے۔ اسی واسطے اہل طریق نے مبتدی کے لئے سفر کو مضر کہا ہے آپ بتکلف انضباط اوقات کیجئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ شکایت بہت جلد رفع ہوجاوے گی۔ تربیۃ حصہ ششم ربع دوم صـ۸۵

رسالہ تبلیغ دین میں قدرے مبالغہ ہے

حال۔ تبلیغ دین میں جو امراض مسطور

ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید ہی کوئی مرض ہو جس میں یہ غلام مبتلا نہ معلوم ہوتا ہو پورے طور سے الحمد للہ نہیں تو جزوی طور سے یقیناً ہے بڑا خوف معلوم ہوتا ہے۔

تحقیق۔ امید غالب کہیں تبلیغ دین میں قدرے مبالغہ سے بھی کام لیا گیا ہے۔ یہ رائے ہے طبیب کی بقول مرگش بگیر تا بہ تپ راضی شود یا حال ہے۔ تربیۃ حصہ ششم ربع دوم ص ۵

جو قرض بآسانی ادا ہو سکے مضائقہ نہیں

حال۔ جناب والا کی زیارت اگرچہ بیداری میں تا حال نصیب نہ ہوئی لیکن خواب میں متعدد بار کر چکا آنحضور کی ذات سے چند روز سے کچھ ایسی محبت ہو گئی کہ طبیعت ہر وقت بیقرار رہتی ہے البتہ معمولات کے وقت میں تصور ذات خداوندی رہتا ہے۔ فراغت میں اس محبت کے تقاضا سے اسقدر سخت کشش ہوتی ہے۔ کہ جی یہی چاہتا ہے سب کام چھوڑ کر بھاگ پڑوں اور سر سے چلکر حاضر ہوں لیکن بظاہر یہ ناممکن ہے اخراجات سفر کی استطاعت بوجہ قلت آمد و کثرت خرچ نہیں۔ والدین عمران کی امداد پیرانہ سالی میں اولین فرض اہل و عیال کا نفقہ سر پر تنخواہ غیر مکتفی اگر حضور اجازت بخشیں تو کہیں سے قرض دام کر کے حاضر ہو۔ تاکہ دل کی جلن بند ہو۔ پہلے بھی کمترین مقروض ہے اگر اور مقروض ہو گیا تو کیا۔ ورنہ ڈر ہے کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی طرح کہیں تمام عمر زیارت سے محروم نہ رہوں۔ بالکل ویسا ہی معاملہ ہے یا دعا فرما دیں کہ اس کشش میں کمی ہو جاوے۔

تحقیق۔ اگر قرض آسانی سے ادا ہو جانے کی امید ہو کچھ مضائقہ نہیں۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص ۱

گانے کی طرف التفات نکرنا چاہئیے

حال۔ گانا میں قصداً نہیں سنتا۔ اور توبہ بھی کرلی ہے۔ لیکن اگر کسی ذریعہ سے گانے کی آواز کانوں میں پہنچتی ہے تو طبیعت نہایت غمگین ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کوئی مر گیا ہے اور ہر طرف سناٹا سا معلوم ہوتا ہے۔

تحقیق۔ مگر پھر بھی اس طرف التفات نہ کیجئے۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص ۶

عزم ادا قرض آخرت میں بمنزلہ ادا کے ہے

حال۔ احقر کو پرسوں سے لرزہ بخار آگیا ہے تکلیف جسمانی و طبعی تو ضرور ہے مگر بحمد اللہ روحانی تکلیف نہیں معلوم ہوتی۔ البتہ ادائیگی مہر کی ذمہ داری سے گھبراہٹ ہے

خداوند کریم اس کی ادائگی سے سبکدوش فرمادیں تو بالکل اطمینان ہوجائے۔

تحقیق۔ عیزی وسعت کے لئے عزم ادا رکا۔ حالات آخرت میں بجائے ادا ہونا حدیث سے ثابت ہے مطمئن رہنا چاہیئے۔ البتہ عزم ادا میں کوتاہی نہ ہو۔ تربیت حصہ ہفتم ص۱۵

قول اذا تم الفقر ھو اللہ کی تاویل

حال۔ بحمد اللہ کام جاری ہے موت محبوب معلوم ہوتی ہے۔ بعض صوفیہ کے کلام میں ایک کلمہ متعارف ہے۔ (اذا تم الفقر ہو اللہ) اگر یہ صحیح ہے تو اس کی کیا تاویل ہے

تحقیق۔ واللہ اعلم کس کا قول ہے کبھی غور بھی نہیں کیا ظاہراً مطلب یہ ہے کہ ہو کی ضمیر تمام فقر بمعنے ما علیہ التمام یعنی ما الیہ الانتہا کی طرف ہے۔ اور حق تعالیٰ کا مرجع ومقصود فقر ہونا ظاہر ہے۔

تربیت حصہ ہفتم ص۳۵

لفظ اللہ کا ادب

حال۔ چوتھی بات یہ ہے کہ اللہ پاک بے نیاز کی شان میں لفظ تو کہنے سے خادم کو ادب مانع آتا ہے۔ لفظ تم کے ساتھ خطاب کرتا ہے تو معترضین کہتے ہیں کہ تم کہنے سے وحدانیت میں نقص آتا ہے۔ کیونکہ لفظ جمع کا ہے۔

تحقیق۔ معترضین نہیں سمجھتے آپ بلا وسواس ادب کا لفظ برتیئے۔ تربیت حصہ ہفتم ص۴۱

غائب اور مشاہد میں فرق

حال۔ کئی سال سے بندہ کا یہ حال ہے کہ ہر وقت اس بات کا شوق اور دلی آرزو رہتی ہے کہ جس طرح افسیروں اور بڑے بڑے حکام کے روبرو نہایت ادب اور عاجزی اور خوف کے ساتھ خاموش کھڑے ہوتے ہیں (اور اعضا ظاہری مثلاً نظر و کلام و ہاتھ وغیرہ کے ساتھ کسی دوسرے کی جانب توجہ نہیں کرتے۔ نہ دل کسی اور طرف جاتا ہے بلکہ اس پر ایک خوف کی حالت ایسی ہوتی ہے جس سے وہ دوسری طرف کا خیال تک نہیں کرتا) اسی طرح ہر وقت خدا تعالیٰ کا خیال رہا کرے اور نماز میں تو ضرور یہ حال ہونا چاہیئے لیکن یہ بات حاصل نہیں ہوئی۔

تحقیق سرسری طور پر کوشش جاری رکھیئے۔ اور ایسا نہ ہونے سے غم نہ کیجئے۔ طبعاً غائب اور شاہد میں فرق ہے

تربیت حصہ ہفتم ص۴۴

قرضہ ادا کرنا چاہئیے

حال۔ سب سے زیادہ گھبراہٹ مجھے اس بات کی ہے کہ مجھ پر قرضہ بھی لوگوں کا ہو گیا ہے۔

تحقیق۔ کیوں کیا۔

حال۔ کتنا ہی چاہتا ہوں کہ اس سے سبکدوش ہوں مگر کامیاب نہیں ہوتا۔

تحقیق۔ اگر تنخواہ سے ادا کی امید نہ ہو اثاثات زاید و کتب زائدہ بیع کر دیجا دیں۔

حال۔ خیال رہتا ہے کہ خدانخواستہ اگر ایسی حالت میں انتقال ہو گیا تو پھر کیا ہوگا۔ خدا تعالیٰ سے دعا فرما دیجئے کہ تمام پریشانیوں سے اللہ تعالےٰ نجات بخشیں۔ اور خاص اپنے کام میں مشغول رکھیں۔

تحقیق۔ دعا کرتا ہوں اور اس کے ساتھ خوش تدبیری کی بھی دعا کرتا ہوں۔ میرے خیال میں زیادہ حصہ پریشانی اپنا خریدا ہوا ہے۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۵۵

تعویذ گنڈے کا حکم

حال۔ پندرہ چودہ سال سے میرے گھر میں یہ حالت ہے کہ رات کو خواب میں ایک شخص آتا ہے کبھی عورت کبھی مرد کی شکل میں کبھی بیٹ ملتا ہے۔ کبھی کچھ دکھلاتا ہے بچاسوں قسم سے طرح طرح کے کرشمے دکھلاتا ہے۔ کبھی خود بخود ہنسنے کی آواز آتی ہے غرض کہ اس قدر تنگ کرتا ہے کہ سونا اور آرام کرنا دشوار ہے۔ پہلے تو کبھی کبھی ایسا ہوا کرتا تھا۔ اب دو تین ماہ سے اس قدر زیادہ ہے کہ حالت بہت خراب رہتی ہے۔ اپنے گھر والوں سے زاید تو میری پریشانی بڑھتی ہے نہ معلوم کس قدر روپیہ پیسہ اس کے دفع کرنے میں صرف ہوا۔ مگر دن دونا رات چوگنا کا معاملہ ہے۔ بہت روز سے خیال تھا کہ حضور کو اپنی خرابی کی حالت تحریر کروں مگر ڈر اس کا تھا کہ کہیں گنڈہ تعویذ والوں میں نہ شمار کیا جاؤں۔

تحقیق۔ تعویذ گنڈہ برا وہ ہے جو خلاف شرع ہو یا اس پر تکیہ اور اعتماد ہو جاوے۔ اور اگر منجملہ تدابیر عادیہ سمجھا جاوے اور شرع کی موافق ہو کچھ حرج نہیں۔

حال۔ آجکل جب بہت پریشانی ہوئی اور بڑی تکلیف دینے لگا۔ تو حضور میں عرض کیا گیا حضور کی تجویز سے تشفی ہو جاویگی۔ کہ یہ کیا بلا ہے۔ اور اس کے دفع کی کوئی تدبیر حضور ارشاد فرمائیں۔

تحقیق۔ میں عامل تو ہوں نہیں توکلاً علی اللہ ایک تعویذ بھیجے دیتا ہوں اس کے گلے میں

ڈالدیجئے اور سوتے وقت قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس پڑھکر اس پر دم کردیا کریں۔ اور وہ خود پڑھ لے تو اور بھی بہتر ہے

ترتیب حصہ ہفتم ص۵۸

حب وتسخیر کا عمل کرنا درست نہیں

حال۔ .... میں ایک لڑکی پڑھی لکھی ہوشیار ہے اس کے یہاں خط وکتابت ہوئی اس کے باپ نے صاف انکار کیا کہ ...... کی عمر زیادہ ہے اور لڑکی کی عمر کم۔ اس درمیان میں ایک بندہ خدا نے شرع طریقہ سے کچھ حب کی تدبیر کردی اب وہ عورت کہتی ہے کہ میں فلاں ہی سے عقد کرونگی گھر کے لوگ منع کرتے ہیں۔ وہ اسی خیال میں غرق ہے کہتی ہے کہ عالم تو ملیں گے اب مجھے اطلاع دیگئی کہ ایسا کیا گیا مجھے ناپسند ہوا۔ کہ بلا اجازت ایسا کیوں کیا گیا۔ کسی مسلمان کو خصوصًا ناقصات العقل کو پریشان کرنا کب مناسب ہے۔ تقدیر کا حال معلوم نہیں ہوا۔ اس کے متعلق یہ دریافت طلب ہے کہ ایسی تدبیر کرنا شرعًا کیسا ہے۔

تحقیق۔ درست نہیں۔

حال۔ اگر اس تدبیر سے عورت کو راضی کرلیا گیا تو شرعًا نکاح درست ہوگا یا نہیں۔

تحقیق۔ درست ہوگا مگر قدرے توقف کے بعد کردہ عمل کا اثر جاتا رہے۔

ترتیب حصہ ہفتم ص۵۹

طبائع میں جداگانہ خصوصیات

حال۔ عصر سے عشا تک اکثر ایک خاص کیفیت اور محویت قائم رہتی ہے بوقت تہجد یہ بات نہیں رہتی حالانکہ اس وقت بالکل تخلیہ رہتا ہے۔

تحقیق۔ طبائع کی خصوصیات جدا ہیں آپکی طبیعت اس وقت زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ جس میں فنا وزوال کی آمد ہے۔ اور تہجد کا وقت گو تخلیہ کا ہے مگر وہ وقت ہے تعلقات کی آمد کا تو مآل کا اثر ہوتا ہے اور اگر حال کا اثر ہوتا تو امر بالعکس ہوتا۔

ترتیب حصہ ہفتم ص۶۰

احیاء العلوم وغیرہ کا مطالعہ بعض کے لئے نافع نہ ہونا

حال۔ میں نے پہلے احیاء العلوم کا مطالعہ کیا ہے اس میں اکثر جوع کی فضیلت دیکھکر میں نے جوع میں پڑکر بہت تکلیف اٹھائی ہے یعنی اس سبب سے بدہضمی اور ڈکار کی بیماری میں ہوں۔ اور باب الریا

اور صدق و اخلاص کے باب دیکھکر کسی عمل میں بھی مجھکو رجا نہیں آیا لیکن حد سے زیادہ خوف ہوتا تھا۔ اور احیاء العلوم میں باب الصبر میں لکھا ہے کہ۔ اشد المجاھدۃ الفرار عن الالتفات الی المال والاحد تائی الاحیاء اس سبب سے میں نے ارادہ کہیں بھی بھاگجانیکا نہیں کیا اور میرے استاد نے احیاء العلوم کے ساتھ حکم لابن عطاء اور لطائف المنن للشعرانی اور کتب شاذلیہ کا مطالعہ میں رکھنے کو فرمایا اب میں نے اوپر کی کتابیں مطالعہ کرنے کے بعد (لا عمل ارجی للقلوب من عمل یغیب عنک شہودہ ویحتقر عندک وجودہ) کی عبارت کے موافق عمل رکھا ہے۔ اب کوئی عمل صادر ہوا تو من عند اللہ سمجھکر شکر کرتا ہوں مگر اس کے ساتھ ہی وہ عمل ناقص کے ساتھ مقرون ہونے سے موجب نقصان ہو جاتا ہے۔ اس واسطے استغفار بھی پڑھ لیتا ہوں۔ اس میں کوئی اصلاح کرنا ہو تو اصلاح کرنے کو چاہتا ہوں۔

تحقیق۔ ان کتب کا مطالعہ بعض کے لئے نافع نہیں آپ میرے مواعظ اور تربیۃ السالک اور تکشف دیکھئے اور پھر حالات سے اطلاع دیجئے۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۲

ایصال ثواب

سوال۔ قرآن شریف پڑھکر اس کا ثواب کسی کو بخشا جاتا ہے۔ تو پڑھنے والے کو بھی کچھ حصہ ملتا ہے یا نہیں۔ کیونکہ اس نے اپنا حصہ ثواب دوسرے کو بخشدیا۔ پھر اس کو کونسا حصہ ثواب کا ملتا ہے۔

جواب۔ اس کی فکر ہی کیا ہے کہ پڑھنے والے کے پاس ثواب رہتا ہے یا نہیں اتنا یقینی ہے کہ اگر دوسرے کو ثواب بخشنا کسی درجہ میں بھی موجب حرمان یا نقصان ہوتا تو شارع کی طرف سے اس کی اجازت نہوتی۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۳

مسائل اختلافیہ میں طرز عمل

سوال۔ مسئلہ مورد ثی اور جمعہ فی القری کے ناجواز کا علم تو غالباً ہمارے ضلع کے لوگوں کے کانوں کے اندر پڑا ہی نہیں الا جو حضرت والا کے خاص متبعین ہوں گے۔ اس مسئلہ کے کان میں پڑنے سے عوام کو عموماً اور غیر مقلدین کو خصوصاً لوگوں کو بہکانے کا بہت بڑا موقعہ ملے گا مگر ان باتوں کی احقر کو پرواہ نہیں حضرت کی صحبت کی برکت سے ان سب باتوں کا کچھ خیال نہیں ہم کو مقتدار بننا تو ہے نہیں مگر مسئلہ کے پوچھنے پر تو بتلانا ہی دینا پڑیگا۔ حاصل اس طویل تحریر کا محض مشورۃً حضور والا کی خدمت میں عرض کرنا ہے کہ پہلے پہل کیا صورت

اختیار کردن۔

جواب۔ خود کسی کو خطاب کیا نہ جاوے جو شخص آپ کے عمل کے متعلق دریافت کرے کوئی مناسب عذر کر دیا جاوے۔ اور جو اپنے عمل کے متعلق پوچھے اگر تحقیق و عمل کے قصد سے پوچھے بتلا دیا جاوے اور جو عناداً و اعتراضاً پوچھے کہہ دیا جاوے۔ کہ دوسرے علماء سے پوچھو۔

تربیۃ حصہ ہفتم ص۲۲

سنن موکدہ ملحق بفرائض ہیں

حال۔ بجز فرائض کے سنن و نوافل کو تنہائی میں پڑھنے کو طبیعت چاہتی ہے اگر خلاف ہو تو حضرت والا اس میں اصلاح فرما دیں۔

تحقیق۔ سنن موکدہ بھی اس حکم میں ملحق بالفرائض ہیں۔

تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۶

عدم جواز ضرب صبیان متجاوز از حد

حال۔ در ایں جا برائے تعلیم یک صغیر یتیم ملازم و آں کودک شوق خواندن بالکل نمیدارد و عادت گریختن از خواندن ہم بسیارے دارد از زد و کوب معمولی یا تعلیم وغیرہ اصلاح پذیر نمی گردد۔ باقی چونکہ او را بمبالغہ بسیار تازیانہ و طمانچہ و کفش وغیرہ ضرب کردہ میشود بعدہ قدرے قدرے برائے یک دو روز اصلاح پذیر میگردد باز بعادت مالوفہ عود مینماید بندہ بالکل اندریں معاملہ حیران ست کہ از ضرب بسیار کہ قدرے او را استقامت بر خواندن میشود و بغیر زدن از گریختن باز نمی آید بر ضارب تا دنیا مواخذہ آخرویہ یا کدورت قلبیہ خواہد شد یا نہ و ایں چنیں جائز است یا نہ ہر چہ حکم حضرت والا اندریں بارہ گردد بران کاربند شوم۔

تحقیق۔ اگر متجاوز از حد است لامحالہ مضر است۔

تربیۃ حصہ ششم ربع اول ص۴

متعلق بیع السمک وغیرہ

واقعہ۔ ایک صاحب عالم کا جن کو دو مسئلوں میں اختلاف تھا ایک جمعہ فی القرٰی جن کے متعلق انہوں نے ایک رسالہ بھی لکھا تھا۔ دوسرا سمک غدیر کے مملوک ہونے میں اور جن کو اس اختلاف کے سبب اپنے بعض اہل علم بھائیوں سے کشیدگی بھی تھی۔ خط آیا جس میں کئی جزو تھے یہاں سے سب اجزا کا جو جواب لکھا گیا وہ جدا جدا ذیل میں منقول ہے۔

جزو اول

امابعد واضح باد کہ اس احقر تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی و الخفی نے ایک رسالہ مسمی بمفید الانام

تحریر کر کے ۱۳۲۲ھ میں چھپوایا تھا بعد کو جو نظر غور کیا تو اس میں دو مضمون قابل تلافی و رجوع ہیں ایک یہ کہ اس میں کچھ الفاظ خلاف تہذیب ہیں۔ دوسرے اس میں نفس مسئلہ کے متعلق مضمون خلاف تحقیق ہیں کیونکہ مجھکو حنفی ہونے کی حیثیت سے (جس کا التزام بوجہ اپنے قابل اجتہاد نہ ہونے کے میں اپنے ذمہ ضروری سمجھتا ہوں) یہ منصب حاصل نہیں کہ میں جواز جمعہ فی القری کا جو کہ مسلک حنفی کے خلاف ہے فتویٰ دوں۔ یا اس کو راجح بتلاؤں یا مذہب حنفی کے دلائل پر جو کہ صحیح ہیں جرح کروں۔ یہ میری غلطی تھی۔ میں اب جمعہ کے لئے مصر کو شرط جانتا ہوں لہذا بجناب جملہ اہل اسلام سے التجا ہے کہ جن حضرات کی نظر سے کتاب مذکور گذرے۔ وہ لوگ بلا تحقیق اور علمائے حنفیہ کے اس پر عمل نہ کریں بلکہ کسی عالم حنفی محقق سے جانچ کر اس کے مطابق عمل میں لائیں غرض میں اس رسالہ سے رجوع کرتا ہوں الخ (اصل عبارت بہت ناتمام تھی یہاں پوری کی گئی۔ یہ بعد اتمام نقل کیگئی ہے)

جزو دوم

سوال: بموجب ارشاد والا بہ تفصیل صورتہائے سہ گانہ عرض ہے۔ الامداد ۱۳۳۳ھ صفحہ ۱۷ حوادث الفتاوی صفحہ ۳ میں سوال ہے ابتدا سوال کی عبارت یہ ہے۔ ولا یجوز بیع السمک قبل ان یصطاد الخ اس کا جواب الامداد صفحہ (۹) ۱۳۳۳ھ وحوادث الفتاوی صفحہ ۵ سے شروع ہے مقام شبہ جس کی نسبت حضور نے "رجوع" کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا وہ یہ ہے۔ میں نے عرض کیا تھا کہ مالک کو اختیار ہے کہ کسی اور شخص کو شکار نہ کرنے دے۔ اس وجہ سے کہ حضور نے حوادث الفتاوی صفحہ ۶، میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ دیکھا جاویگا۔ اس کو پہلے سے اس کام کے لئے مہیا کر رکھا تھا یا نہیں صورت اولیٰ میں مچھلی ملک میں داخل ہوجاویگی۔ اس تحریر سے خیال یہ ہوتا ہے کہ جب مچھلی ملک میں داخل ہے تو حق ممانعت بھی حاصل ہے اس کی نسبت جو رائے والا ہو بندہ سرفراز کیا جائے۔

جواب۔ یہ نقل بالکل غلط ہے میں نے علی الاطلاق رجوع کا ارادہ ظاہر نہ کیا تھا۔ خواہ اصل مضمون صحیح ہی ہو۔ بلکہ اس صورت میں کہ وہ قابل رجوع ہو روایات میں ایسی احتیاطیں واجب ہیں۔ سو میرے پاس رسالہ اس وقت موجود نہیں۔ مگر جتنی عبارت

آپ نے نقل کی ہے یہی جواب کے لئے کافی ہے اور وہ جواب یہ ہے کہ مہیا کرنے کے یہ معنی نہیں کہ کسی قدرتی تالاب کی نسبت نیت کر لی ہو کہ ہم اس کو اس لئے تجویز کرتے ہیں۔ کہ جو مچھلی اس میں ہوگی وہ ہماری ہوگی یا کسی تالاب کو اس نیت سے کھودا کہ جو مچھلی اس میں پیدا ہوگی وہ ہماری ہوگی سو مہیا کرنے کا یہ مطلب نہیں بلکہ اسکے معنی یہ ہیں کہ پہلے سے کسی دریا یا تالاب میں مچھلیاں ہیں جو غیر مملوک ہیں اور اسی کے متصل کسی نے ایک حضرہ اس نیت سے بنایا کہ اس تالاب یا دریا میں سے جو مچھلی اس کے اندر آجائے وہ ہماری ہوگی یعنی ایسی مچھلیوں پر قبضہ کرنے کے قصد سے حضرہ بنایا۔ یہ معنے ہیں مہیا کرنے کے سو اب دیکھئے کہ آپ پہلی صورت میں مملوک سمجھے ہوتے ہیں۔ یا دوسری میں تب تو غلط ہے یا تیسری میں تو صحیح ہے۔

جزو سوم

سوال۔ عرض بخدام والا ہے کہ بموجب ارشاد جو کہ مقام سرائے میر میں حضور نے فرمایا تھا وہ دو مضامین مسودہ پیش خدام والا ارسال ہیں امید کہ ان کے جواب سے احقر ممتاز کیا جاوے۔ مضمون پہلا رجوع عن الرسالہ مفید الانام مضمون مندرجہ ذیل میں حضور کو کمی و بیشی کا اختیار ہے۔

جواب۔ وہ مضمون بہت مجمل تھا واضح کر دیا گیا۔

سوال۔ الامداد کے کسی مقام میں اعلان کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

جواب۔ آپ خود ان کو لکھئے وہ انکار کریں تو پھر مشورہ لیجئے۔

سوال۔ مضمون دوسرا تفصیل حضور تمہارے بیع السمک جس میں یہ مضمون سمجھ میں آتا ہے کہ اہل پوکھرا کو اختیار ہے کہ اوروں کو اس میں یعنی اپنے اپنے پوکھرے میں شکار نہ کرنے دیں کیونکہ مالک نے شکار ماہیان کی غرض سے اپنے واسطے تیار کرایا ہے۔

جواب۔ تیار کرانے کے معنے سمجھنے میں غالباً آپ سے غلطی ہوئی ہے میں نے اس کے معنے لکھ دئے ہیں۔

تربیت حصہ ششم ربیع اول ص ۹۵

رسمی دعوت برادری میں نہ جانا

حال (۲): دعوت میں اس خیال سے کہ ہم اس کی مکافات نہیں کر سکتے کیونکہ ہم کو حیثیت نہیں اور تقریب کے وقت لوگ اس کی شکایت کریں گے کہ میاں تم نے تو پوچھا بھی نہیں نہ جانا کیسا ہے

تحقیق۔ بہت مناسب۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۶

دیوان حافظ و مثنوی کا مطالعہ

حال۔ حضور نے ایک مرتبہ خطاب علم میں فرمایا تھا کہ دیوان حافظ و مثنوی کے مطالعہ سے شوق و محبت پیدا ہوتی ہے اجازت ہو تو میں بھی اس کو زیر مطالعہ رکھوں۔

تحقیق۔ چند سے دیکھکر مجھکو اطلاع کیجا دے۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۸

مدرسہ سے تنخواہ مانگنا عار نہیں

حال۔ مدرسہ سے تنخواہ مانگنے میں عار سی معلوم ہوتی ہے دل چاہا کرتا ہے کہ مہتمم خود ہی دیں تو اچھا ہے۔ گو ماہ کے اختتام پر تقاضا پیدا ہوتا ہے کہ تنخواہ ملے البتہ جب زیادہ دن گذر جاتے ہیں تو خود ہی مانگنی پڑتی ہے اب ارادہ ہے کہ اُن سے کہدوں کہ آپ بلا مانگے تنخواہ دیدیا کریں۔ اس میں کبر تو نہیں۔

تحقیق۔ کہدیں اور اگر پھر بھی نہ ملے تو مانگیں کیسی شان جب نوکری خلاف شان نہوئی تو الشیٔ اذا ثبت ثبت بلوازمہ۔ بلکہ اس سے انقباض کبر ہے۔ تربیۃ حصہ ہفتم ص۸

پردہ کی تاکید

حال۔ پردہ کے متعلق میں نے بہت چاہا مگر یہ ناممکن سا معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عورتوں کی جہالت سے محفوظ رکھے۔

تحقیق۔ خدا جانے چاہنے کے کیا معنی۔ جو صورت میں بتلاتا ہوں وہ کیجئے۔ وہ یہ کہ ایک روز بی بی اور ساس اور سب گھر والوں کو ایک جگہ بٹھلا کر ان سب سے کہیئے کہ فلانی کو مجھ سے پردہ کراؤ۔ یا اور سب ملکر تاکید کرو کہ مجھ سے پردہ کرے ورنہ میں گھر میں آنا بالکل چھوڑ دونگا۔ پھر یہ انتظام کر کے مجھکو اطلاع دیجئے اب جب تک یہ انتظام نہ کر لیا جاوے میرے پاس خط نہ آوے۔

حال۔ مگر میں نے اپنی طرف سے یہ انتظام کر لیا ہے کہ میں گھر میں بہت کم جاتا ہوں اور اگر جاتا ہوں تو دروازہ سے سیدھا نیچی نظر کئے دوسرے مکان میں جہاں صرف میری بیوی آسکتی ہے۔ چلا جاتا ہوں اس صورت سے امید ہے کہ فتنہ سے محفوظ رہونگا۔

تحقیق۔ یہ آپ کی ناواقفی ہے مکائد نفس و شیطان سے اس میں انسداد فتنہ کا نہوگا۔

عه۔ اہل علم کی شان کے خلاف ہے

اصل میں آپکا نفس یہ گوارا نہیں کرتا کہ اُس کا جی بُرا ہو۔ ترتیب حصہ ہفتم صـ۹۱

وظیفہ فراخی رزق

حال۔ خانگی ضروریات نے پریشان کر رکھا ہے۔ اس واسطے ایک وظیفہ فراخی رزق کے لئے بعد عشاء کے کچھ دنوں سے پڑھنا شروع کر دیا ہے جس کی اجازت مولٰنا مرحوم رائپوری سے ہے۔ وہ یہ ہے کہ سورۂ مزمل شریف گیارہ بار مع گیارہ سو بار یا مغنی کے اگر یہ وظیفہ میری باطنی حالت کے کچھ خلاف ہو تو تحریر فرما دیجئے میں فوراً چھوڑ دونگا۔

تحقیق۔ خلاف نہیں گو کچھ زیادہ مناسب بھی نہیں۔ ترتیب حصہ ہفتم صـ۹۲

اولیاء اللہ کے مزار پر جانا

حال۔ ایک امر دریافت طلب یہ ہے کہ اولیاء اللہ کے مزار پر بیٹھکر ذکر کرنے سے فیض ہوتا ہے اور کس کو ہوتا ہے۔

تحقیق۔ آپ اس قصہ میں نہ پڑیں۔ ترتیب حصہ ہفتم صـ۸۵

قابلیت اصلاح سب میں ہے

حال۔ بزرگان دین کی حالت دیکھنے سے اور اپنی حالت کو موازنہ کرنے سے اسوقت خیال ہوتا ہے کہ اس ناقابل کی اصلاح ہونا مشکل ہے۔

تحقیق۔ یہ خیال غلط ہے خطاب اصلاح کا عام ہے اور بدون قابلیت خطاب نہیں ہوتا۔ ترتیب حصہ ہفتم صـ۹

مبتدی کے لئے جھاڑ پھونک کا مضر ہونا اور اس کا علاج

حال۔ ایک صاحب عامی آدمی جہاں ... کا مکان ہے وہیں ان کا بھی لیکن وہ پڑھے لکھے آدمی نہیں ہیں۔ اصطلاحی عربی علوم کے اعتبار سے جاہل مطلق ہیں لیکن اب صحبت وغیرہ ہونے کی وجہ سے کچھ خوش فہم ہوگئے ہیں صوم و صلوٰۃ کے پابند اور خوش عقیدہ ذہین آدمی ہیں ان کو مجھ سے دین کا تعلق ہے۔ اب کچھ کہنے سننے سے قرآن پڑھ رہے ہیں کچھ ذکر وغیرہ بھی کر لیتے ہیں اسی ضمن میں اگر کوئی ان سے جھاڑ پھونک کے لئے پانی وغیرہ دم کراتا تو اسکو بھی کچھ پڑھکر دم کر دیا کرتے تھے۔

تحقیق۔ بس اول غلطی اسی کا گوارا کرنا تھا۔ ایسے ہی موقع کے لئے کہا ہے۔ ع

سرچشمہ شاید گرفتن ببیل

حال۔ اس شغل سے ہندو مسلمان عوام الناس مخلوق کی رجوعات ان کی جانب رفتہ رفتہ کثرت سے ہوگئی یہاں تک کہ آس پاس کے لوگ دور دور سے ان کے پاس آنے لگے کوئی روز ایسا ناغہ نہ ہوتا کہ کچھ لوگ دور و نزدیک سے ان کے پاس اس غرض سے نہ آتے۔ اس لئے انھوں نے آنے والوں سے کہا کہ روز مت آیا کرو ہفتہ میں آؤ۔ جب آنے لگے تو اور مجمع ہوا اور لوگوں کو نفع بھی ہوتا رہا۔ جس کو جس بات کے لئے متعارف طور پر دم کیا اس کی حاجت زیادہ تر رفع ہوگئی اگر ایسا نہ ہوتا تو ان کے پاس کیوں کوئی آتا۔ اور انھوں نے خود اور ...... نے یہی بیان کیا کہ جس کو دم کر دیتے ہیں اچھا ہو جاتا ہے اور ...... نے یہ بھی بیان کیا کہ میرے پاس اگر کوئی آتا ہے تو میں بھی انھیں کے پاس بھیجدیتا ہوں۔

تحقیق۔ یہ ان کی عقلمندی ہوئی۔

حال۔ غرض کہ ان کی شہرت جھاڑ پھونک میں ہوگئی اور لیتے دیتے بھی کسی سے کچھ نہیں تھے۔ یہ بھی ...... سے معلوم ہوا ایک روز میرے پاس آئے اور اپنی سب سرگزشت اور ایک خواب بیان کیا۔ وہ یہ کہ میں نے ایک شخص کو مہری دار پائجامہ پہنے ہوئے دیکھا اس نے کہا کہ تیرے پاس مجمع زیادہ ہوا کریگا۔ میں نے کہا کہ یہ شغل اور یہ خواب تمہارے لئے فتنہ معلوم ہوتا ہے۔ لہذا اس کو بالکلیہ ترک کر کے اپنی اصلاح کرو تمہارے لئے ہر حال میں یہ سب باتیں ضرر دہ معلوم ہوتی ہیں اگر کہیں دنیا غالب ہوئی تو تمہارے لئے یہ سب فتنہ ہے۔ اور دینی ضرر بھی اس میں بہت کچھ ہے کہ کبھی مشغولی بحق نہ ہوگی۔ اس سے بہتر تو یہ ہے کہ اگر کوئی آوے تو مسنون طریق سے دعا کر دیا کرو۔ اس میں کچھ مضائقہ معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن متعارف طور پر جھاڑ پھونک مت کرو۔ اس میں تمہارا سراسر دینی نقصان ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا ہوں۔ اور واقعی کچھ نہیں جانتے ہیں لیکن جس کو جو کچھ جھاڑ پھونک کر دیا اس کی حاجت رفع ہوگئی۔ چنانچہ میرے کہنے سے انھوں نے اس شغل کو ترک کر دیا۔ اب جو کوئی آتا تو یہ کہدیتے کہ مجھے ممانعت اس کام کے کرنے کی ہوگئی ہے۔

تحقیق۔ یہ ایک اور غلطی تھی کسی کا نام نہ لیتے بے مروتی سے کہدیتے کہ نہیں کرتا یا

نہیں جانتا۔

حال۔ لیکن اہل حاجت کا آنا بند نہیں ہوا۔ اور وہ لوگ میرے پاس آئے کہ اُن کو جھاڑ پھونک کی اجازت دو چونکہ وہ ہندو تھے میں نے کہا کہ ان کو کیسے ٹالوں اور وہ میرے سر پڑے پھر میں نے ان لوگوں سے یہ کہا کہ جاؤ پولیس میں یہ رپٹ لکھوا کر آؤ کہ ہم اپنی خوشی سے سب مسلمان ہوتے ہیں۔ اس کے بعد تم مسلمان ہو جاؤ ہم تم کو دین سکھاوینگے جبکہ تم اس دین کو اچھا سمجھتے ہو تو ایسا کر لو۔ پھر تمہارا بھوت بھاگے گا۔ اس کے جواب میں ان سبھوں نے یہ کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے میں نے کہا کہ پھر یہ بھی نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ انھوں نے یہ کہا تھا کہ جاؤ اُن سے اجازت لاؤ تب ایسا کرینگے اس لئے میرے پاس وہ سب آئے تھے جب مجھسے یہ سب باتیں سُنیں تو مجبور ہو کر کچھ دیر بعد چلے گئے اور میں نے اُن سبھوں سے یہ بھی کہا کہ ان کے دین کا نقصان ہوتا ہے اس لئے ان کو یہ کام کرنیکی اجازت نہیں دیتا۔ اب میرے کہنے سے انھوں نے مسنون طریق سے دعا کرنا شروع کی۔ لیکن معلوم ہوا کہ اب بھی آنا جانا اہل حاجت کا موقوف نہیں ہوا۔ کیا مسنون طریق سے بھی دعا کرنا ترک کرا دیا جاوے۔ جیسا اُن کے لئے ارشاد عالی ہو فہمایش کیجاوے میری سمجھ ناقص میں جو آیا اُسکی موافق فہمایش کر دی۔ اب جناب عالی جیسا مشورہ دلویں اس کی فہمایش کر دوں کہ اب تک طالب شہرت بظاہر نہیں معلوم ہوتے۔ ورنہ اپنی سرگزشت نہ بیان کرتے لیکن احتمال ہے کہ کہیں آیندہ چلکر دنیا غالب نہ ہو جاوے۔

تحقیق۔ بلاشبہ یہ احتمال قریب ہے اب یہی چاہیئے کہ دعا کرنے سے بھی انکار کر دیں اور خلوت میں حق تعالیٰ سے موافق قواعد شرعیہ اہل حاجت کے لئے دعا کر دیا کریں مگر اُن پر ظاہر نہ کریں۔

تربیت حصہ ہفتم صـ۹۱

قوت قدسیہ کی تعریف

حال اور نیز اکثر بزرگوں کے کلام نظم و نثر میں قوت قدسیہ کا تذکرہ پایا جاتا ہے ان حضرات کی اصطلاح میں قوت قدسیہ کس سے عبارت ہے۔ اس سے بھی تشفی فرمائی جاوے۔

تحقیق۔ جس سے نظریات خفیہ بدیہی ہو جاویں۔

تربیت حصہ ہفتم صـ۱۱

تطبیق مابین عبارت حضرت مجدد صاحب و مولٰنا جامی علیہما الرحمۃ و عبارت مالابد منہ

حال حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات میں یا کہیں لکھا ہے کہ صوفی تا خود را از کافر فرنگ بدتر نداند از کافر فرنگ بدتر است اور جامی علیہ الرحمۃ نے لوائح جامی میں دو شعر بطور مناجات کے لکھے ہیں ؎

یارب برہانیم زحرماں چہ شود   راہے دہیم بکوئی عرفاں چہ شود
بس گبر کہ از کرم مسلماں کردی   یک گبر دگر کنی مسلماں چہ شود

اس اخیر مصرعہ میں مناجی یک گبر دگر کنی مسلماں چہ شود سے کس کو مراد لیتا ہے۔ (ج اپنے کو) سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ مالا بدمنہ میں یاد آتا ہے کہ لکھا ہے کہ اپنے ایماندار ہونے میں شک کرنا کفر ہے ان دونوں تطبیق کی کیا صورت ہے۔

(ج) تعارض ہی نہیں جو تطبیق کی ضرورت ہو گبر یا کافر فرنگ سمجھنا یا اس سے بدتر سمجھنا باعتبار اس احتمال فی المآل کے ہے کہ ہم شاید اس سے بدتر ہو جاویں اور وہ ہم سے بہتر ہو جاوے۔ اور مالا بد کا حکم باعتبار حال کے ہے۔ تربیۃ حصہ اول ص۱۱

خود رائی کی ممانعت اور اخیر شب جاگنے کی تدبیر

سوال مولانا مولوی صاحب زاد عنایتہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج شریف خادم کو اسم اللہ تعلیم ہوا تھا وہ بعد نماز عشا ایک ہزار بار پڑھتا ہے۔ مگر درمیان میں اس احقر کے مطالعہ کتاب تحفۃ العاشقین و ہدایۃ الانسان سبیل العرفان کے بعد دل پر ایک چوٹ لگی۔ اس وقت سے برابر ہر وقت دل میں یا اللہ کا شغل ہے۔ مگر یہ کمبخت دل کسی دنیا کے کام میں مصروف ہو جانے سے خاموش ہو جاتا ہے میرے آقا وقت امداد ہے۔ میری خبر لیجئے گا ہے گاہے طبیعت پریشان ہونے پر جنگل نکل جاتا ہوں۔ تلاش کاملین مگر کچھ پتہ نہیں چلتا ہے۔ نماز تہجد اکثر نہیں ہوتی۔ آنکھ نہیں کھلتی۔ صبح کو افسوس کر کے رہ جاتا ہوں لہذا نہایت ادب سے عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کی تعلیم عطا فرمائی جاوے۔ تہجد کے وقت آنکھ کھلنے کی ترکیب بھی عطا فرمائی جاوے باقی اللہ پاک کا فضل ہے۔

الجواب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اگر کوئی نیا وظیفہ بڑھا لیا ہے اس کو چھوڑ دیا جاوے

اور اگر اور نہیں پڑھایا ہے تو میرا بتایا ہوا بھی چھوڑ دیا جاوے۔ اور بجائے اُس کے اتنی دیر تک اور دوسرے اوقات میں بھی صرف درود شریف پڑھیں اور تہجد کے وقت آنکھ کھلنے کے لئے سورہ کہف کی آخر کی آیتیں ان الذین آمنوا وعملوا الصلحٰت سے آخر سورۃ تک ایک بار پڑھکر دعا کرکے سو رہنا مفید ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جس وقت کے لئے دعا کیجاویگی اسی وقت آنکھ کھلیگی اور میں نے تعلیم ہی کا تو سلسلہ شروع کیا تھا مگر آپ نے خود رائی سے کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا اُس کو میں کیا کردں۔ اگر آپ باقاعدہ تعلیم چاہتے ہیں تو کتابوں کا مطالعہ بالکل چھوڑ دیا جاوے اور جو لکھنا ہو مجھکو لکھیں۔ کاملین کی تلاش کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ جنگلوں کو نکل جاویں بلکہ کسی کے پاس جس سے اعتقاد ہو چندے رہنا چاہیئے۔ وہاں سب راہیں طے ہو جاتی ہیں اگر اس پر عمل کرنے سے تسلی نہ ہو یا سمجھ میں نہ آوے تو زبانی سمجھ جاویں۔

سوال ۔ مجھکو آجکل نیند بہت زیادہ آتی ہے نیند کا غلبہ تو مجھ پر ہمیشہ رہا ہے صبح کی نماز جماعت سے تو شاذ و نادر ہی دستیاب ہوتی ہے۔ کوئی تدبیر اگر ایسی ہو کہ باوجود کوشش کے چار بجے کے بعد نیند نہ آوے تو دل کی مراد پاؤں میں آجکل اس کوشش میں ہوں اگر ۹ بجے کے بعد عشا پڑھکر بھی سو رہوں تب بھی ۴ بجے آنکھ نہیں کھلتی ہے۔

الجواب ۔ رات کو کھانا کم کھائیے سویرے کھائیے پانی کم پیجئے۔ اور سورہ کہف کی آخر کی آیتیں ان الذین آمنوا سے آخر سورۃ تک ایک بار پڑھ کے دعا کرکے سو رہا کیجئے

تربیۃ حصہ دوم صـ۳

حافظ قرآن کا ادب قرآن کی طرح نہیں۔

سوال ۔ ایک نئی بات سوجھی ہے جسکی اطلاع آپ کو دینی ضروری ہے۔ چھاپہ کا قرآن جبکہ اُس پر کاغذ چمڑہ کی جلد ہو جزدان بھی ہو قابل ادب ہے تو حافظ کے سینہ اور دماغ تو قدرتی چھاپہ سے چھپ جاتا ہے انسان کی کھال جزدان اور جلد۔ میرا خیال ہے کہ حافظ کے سینہ اور دماغ کا اس سے زیادہ ادب ہو۔ میرے اس خیال کی مہربانی فرما کر اس طور پر تشفی کردیں کہ اطمینان ہوجاوے۔

الجواب ۔ چونکہ دماغ حافظ میں انتقاش باطنی ہے انتقاش ظاہری نہیں اس لئے اسکا ادب اس قسم کا نہیں کہ اس کو بے وضو مثلاً ہاتھ نہ لگاوے ورنہ خود حافظ کو بلکہ ہر مائے بجوز

یہ الصلوٰۃ کے یاد رکھنے والے کو استنجاخانہ میں جانا جائز نہ تھا۔

سوال۔ قرآن پڑھتے پڑھتے مُنہ میں جو تھوک ہوتا ہے اُس کو ضائع اور معمولی جگہ ڈالنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ قرآن کسی چیز پر پڑھ دیا جاوے تو وہ ادب کے قابل ہو جاوے مثلاً پانی تو جو چیز کہ پڑھنے میں بکثرت مس ہو تو اس کا ادب کیسے نہ ہوگا۔ یہ خیال میرا کس درجہ تک صحیح ہے۔ یا غلط اگر صحیح ہو تو اوروں کو بھی متنبہ کروں۔

الجواب۔ یہ ایک حال ہے جو اعتقاد عظمت قرآن سے پیدا ہوا ہے مگر احوال مبانی احکام شرعیہ کے نہیں ہوتے اُس کے مبانی حقائق واقعیہ ہوتے ہیں۔ سو حقیقت واقعیہ یہ ہے کہ یہ اجزاء متعلقات انسانیہ سے ہیں اور انسان پر خود تعظیم قرآن کی واجب ہے اور اجزاء و آلات تابع ہوتے ہیں۔ کل کے تو گویا اجزاء و آلات تعظیم کرنے والے ہوئے جیسے ہاتھ جزو انسانی ہے تو خود ہاتھ پر واجب ہوگا۔ کہ طاہر ہو کر قرآن تک پہونچے اسی طرح مُنہ پر واجب ہوگا کہ طاہر نہ ہو تو قرآن نہ پڑھے مثلاً جنابت میں کہ نجاست حکمیہ ہے یا کسی سبب سے مُنہ میں خون بھر گیا کہ نجاست حقیقیہ ہے پس جب اُن اجزاء و آلات پر خود تعظیم واجب ہے تو اجزاء کی تعظیم کیسے ہوگی ایک ہی چیز معظِّم بالکسر و معظَّم بالفتح ہو جاویگی البتہ اس کی تطہیر ضروری ہوگی پس یہ خیال واقع کے خلاف ہے اس لئے نہ اس پر عمل ہوگا اور نہ اس کی تعلیم کسی کو کیجاوے۔ تربیۃ حصہ دوم ص۱۲۔

تصرف متخیلہ و دماغ

سوال۔ مولانا اکثر نماز میں یہ حالت ہو جاتی ہے کہ بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

الجواب۔ مبارک حالت ہے ؎

اے خوشا چشمیکہ آں گریان اوست　　اے خوشا آں دل کہ آں بریان اوست

سوال۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ چاروں طرف سے یہ آواز آرہی ہے کہ تو بڑا بدنصیب تو اتنا بڑا گنہگار ہے کہ دنیا میں رہنے کے لائق نہیں تیرا وجود اس دنیا کے قابل نہیں۔

الجواب۔ یہ آواز محض دماغ اور متخیلہ کا تصرف ہے قابل التفات نہیں اور اگر آپ کے خیال کے موافق اس کو صوت غیبی بھی فرض کر لیجاوے تب بھی سرتاسر ارشاد و ہدایت ہے کہ آپ اپنی اصلاح حال کریں تو بھی یہ رحمت ہوئی آپ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور میری اول تشخیص کے احتمال پر اپنے دماغ کی بھی اصلاح فرماویں۔

سوال ۔ یہ سنکر قلب کو سخت پریشانی ہوتی ہے اور بہت رونے کو جی چاہتا ہے۔ اسی کشاکش میں زندگی گزار رہا ہوں۔ یہ کیا ہے حضور اس کے واسطے کوئی دعا یا ورد تجویز فرماویں۔

الجواب ۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے تفصیل اس کی اوپر لکھدی ہے ۔ خدا کا شکر کیجئے اور اپنی جسمی و روحی اصلاح کیجئے ۔ تربیت حصہ دوم صـ

مقام جمع الجمع اور تحقیق ہمہ اوست

حال یکے از مجازین ۔ حالت یہ ہے کہ بحسب اختلاف وارد اور حال جب کبھی تعلق علمی و جبی غیر حق سے قلب خالی رہتا ہے تو بعض اوقات بحسب اقتضائے غلبات توحید شہودی ذات و صفات اور افعال عظمت حق اضمحلال ہستی وجود ممکنات اسقدر معلوم و مشہود ہوتا ہے کہ پندار ہائی وہمی اور وہم و گمان دوئی درمیان سے کالعدم بلکہ معدوم محض معلوم و مکشوف ہوتا ہے ؎

تو درمیان ہیچ نہ ہر چہ ہست اوست

صادق حال ہوتا ہے۔ اور اس غلبہ میں ممکنات کے وجود کو معلوم مستحضر رکھنے میں غیرت اور شائبہ شرک معلوم ہوتا ہے ۔ اور دیدہ شہود میں کثرت برنگ وحدت اور ہستی مثل مستی اور صفات مظاہر یہ کا کل نور و ظہور جمال و کمال الٰہی کا معلوم و مکشوف ہوتا ہے اور بجز وحدت حق نظر میں سب کچھ نہیں سماتا ؎

سمایا جب ہے تو نظروں میں میری   جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے
وحدت کے ہیں جلوے نقش و نگار کثرت   تو نور ہر شجر ہے ہر سنگ طور تیرا
جب دل میں یہ سمائی جو کچھ کہ ہے سو تو ہے   کب دل نے دو ہوئے قرب و حضور تیرا

گو حق تعالیٰ ان غلبات و کیفیات و تجلیات و مشاہدات و نسبات و تشبیہات وغیرہ سے مبرا و منزا اور فہم و ادراک سے بحکم آیۂ لاتدرکہ الابصار الخ ورار الوراء ہیں ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

تعالی اللہ عن ذالک علواً کبیراً ان کی شان بیگمان ہے لیکن اُس کے ساتھ ہی یہ بھی معلوم و مشہود ہوتا ہے کہ جس طرح حق تعالیٰ کی صفت بیچونی ہے اور اُس کو کچھ تعلق بظاہر ممکن کیساتھ بجز صانعیت مصنوعیت اور خالقیت مخلوقیت معلوم نہیں ہوتی۔ اسی طرح اس کو ایک خاص نسبت ممکن کے ساتھ احاطت و معیت و قرب کی بلا حلول و اتحاد معلوم ہوتی ہے اور ہم ایمان بالغیب اُس پر رکھتے ہیں اور کیفیت اُس کی ہمکو معلوم مدرک نہیں ہوتی چنانچہ

حضرت عارف باللہ مولانا رومی فرماتے ہیں ؎

اتصالے بے تکیف بے قیاس
ہست رب الناس را باجان ناس

چونکہ اس قسم کی حالت کا غلبہ اس احقر کو پیش آتا ہے اور بعد صحو اس کے عود کر آنے کا تقاضا قلب میں پیدا ہوتا ہے گو بعض حالت کے اعتبار سے سکون محض میسر ہے لیکن اس مرتبہ میں ہنوز سکون کامل میسر نہوا حیرت ہے کہ تمکین ہو کر تلوین ہو جاتی ہے اور وجہ عدم سکون سمجھ میں نہیں آتی بلکہ جہاں تک اس مشاہدہ میں اضمحلال ہستی اور ماسوائے فنا در فنا ہوتی رہے اور غیر حق نظر میں کچھ باقی نہ رہے اتنا ہی سکون اور جمعیت معلوم ہوتی ہے اور نیز اس طریق سلوک میں وصول الی اللہ کے لئے احقر کو اپنی پندار مائی و منی اور خود پرستی سے زیادہ تر کوئی شے حاجب اور اشد معلوم نہیں ہوتی کیونکہ جس قدر یہ پندار گمان سے دور رہتا ہے حق سے قرب اور ماسوی سے بعد ہوتا ہے۔ اور جس قدر یہ ظلمت نظر میں جاگزیں ہوتی ہے حق سے بعد اور ماسوی سے قرب ہوتا ہے دعا فرمائیے۔ کہ حق تعالیٰ ان حجب شدیدہ سے نجات فرمادیں اور بجائے اسکے سکون جمعیت خوف تقویٰ اور محبت معرفت اپنی کامل طور پر نصیب فرمادیں کہ جو ذریعہ نجات ہو ورنہ جہاں تک اپنے اوپر نظر ہوتی ہے از سرتا پا معصیت سے پر ہے اور بجز اس کے فضل وکرم کے کوئی صورت مخلصی کی معلوم نہیں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمادیں آمین۔ اور نیز متعلق مسئلہ توحید یہ بات مذوق وجدان معلوم مدرک ہوتی ہے کہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود اور ہمہ اوست اور ہمہ از وست یہ سب اصطلاحی الفاظ ہیں اور منشا اس کا شہود حق ہے اور جس طرح ہمہ از وست اور وحدت الشہود میں ممکن کا واجب ہونا مدرک نہیں ہوتا۔ اگر کوئی ایسا معلوم کرے تو یہ اس کے وجدان کی غلطی ہے یا عقیدہ فاسد ہے ورنہ کسی عارف محقق کا یہ عقیدہ نہیں کہ ممکن کو واجب مدرک کرکے ہمہ اوست معلوم کرتا ہے جیسا کہ ملحدین کا عقیدہ ہے۔ مثلاً جس طرح سے وحدت الشہود میں مال ومتاع لونڈی غلام وغیرہ مملوکہ زید زید سے معلوم کرنے سے ان سب کا زید ہو جانا لازم نہیں آتا غیریت مفہوم ہوتی ہے۔ اسی طرح وحدت الوجود میں زید کا سب مال ومتاع لونڈی غلام وغیرہ مجازاً سب کو زید معلوم کرنے سے سب کا زید ہو جانا لازم نہیں آتا یہاں بھی غیریت حقیقی مفہوم ہوتی ہے علی ہذا القیاس ممکنات اور

صفات مظاہر یہ حق تعالیٰ کو بغلبہ حال حق معلوم و مکشوف ہونے سے سب کا حق ہو جانا لازم نہیں آتا۔ یہاں بھی غیریت حقیقی معنوی مفہوم ہوتی ہے کیونکہ یہ سب حالتیں مغلوبیت اور سکر کی ہیں ورنہ ممکن ممکن اور واجب واجب ہے نہ ممکن واجب ہو سکتا ہے اور نہ واجب ممکن تمیز اٹھ جانے سے ممکن واجب معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ سالک بغلبہ توحید ماسوائے کو فراموش کرتا ہے اس لئے سب بصر بصیرت میں ایک ہی بسا ہوتا ہے اور ایک ہی معلوم ہوتا ہے اور غلبہ حال میں بزبان حال یوں کہتا ہے۔

بسکہ در جان فگار و چشم بیدارم توئی ہر چہ پیدا میشود از دور پندارم توئی

ہاں البتہ وحدت الوجود کے مفہوم میں بخلاف وحدت الشہود ایک گونہ عینیت اصطلاحی لفظی مفہوم ہوتی ہے اور اس میں غیریت لیکن یہ عینیت غیریت اصطلاحی مجازی ہے نہ حقیقی معنوی اور لفظی پھیر ہمارے وجدان میں غلطی ہوتی ہے ورنہ بنظر تحقیق منشاء دونوں کا ایک ہے کچھ فرق نہیں نزاع لفظی کی وجہ سے بغیر وجدان صحیح مفہوم میں غلطی ہوتی ہے ورنہ حاشا و کلا عارفین ممکن کو واجب معلوم و مکشوف کرکے ہمہ اوست نہیں کہتے یہ تو بالکل ضلالت ہے بلکہ ہمہ از وست دونوں قیود سے گذر کر صرف تنزیہ حق کے ساتھ اوست معلوم کرکے اس کا شہود رکھتے ہیں اور کبھی بغلبہ حال اوست ہی کو ہمہ اوست کہتے ہیں ؎

ترا ز دوست بگویم حکایتے بے پوست ہمہ از وست اگر نیک بنگری ہمہ اوست

عارف باللہ جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

ہمراہ و ہمنش و ہمراہ ہمہ اوست در دلق گدا و اطلس شہ ہمہ اوست
در انجمن فرق نہاں خانہ جمیع باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

اور نیز ایک معنی اس کے اور مدرک ہوتے ہیں۔ کہ بعض اوقات ممکن کو تو واجب سالک معلوم مدرک نہیں کرتا اور نہ اس کا یہ عقیدہ پہلے سے ہے لیکن کمال فنا اور غلبہ سکر میں بغایت اضمحلال اور افتقار کی وجہ سے فرق و تمیز ممکن و واجب میں کچھ کر نہیں سکتا معذور ہوتا ہے اور ہمہ اوست یا مثل اس کے شطحیات لیس فی الدار وغیرہ معلوم و مکشوف کرتا ہے اور بزبان حال یوں کہتا ہے ؎

بے نشانیست کز و نام و نشان چیزے نیست بخدا غیر خدا در دو جہاں چیزے نیست

اور کبھی ممکن و واجب سب معلوم و مکشوف رہتا ہے لیکن باطن میں اپنے بجز حق کے غیر حق کو نہیں پاتا۔ تو بغلبہ حال کبھی لیس فی جبتی ماسوی اللہ یا مثل اس کے اور شطحیات کہتا ہے اور نیز گمان غالب ہے کہ بعض سالک مغلوب الاحوال ان مراکز پر پہونچ کر اسقدر اُن کو غلبہ محویت و استغراق اور سکر لاحق حال ہوتا ہے کہ اپنی مائی و منی وغیرہ سب اُس کی ذات و صفات افعال وغیرہ کے سامنے نسیًا منسیًا کر دیتے ہیں اور بغلبہ حال مغلوب معذور مثل نے در دست نائی ہو جاتے ہیں حتی کہ فرق تمیز اور وہم گمان دوئی فیمابین باقی نہیں رہتا بالکل بحس مثل جماد ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے غلبہ میں شطحیات مثل سبحانی و انا الحق وغیرہ بحالت بیخودی خود بخود صادر ہوتی ہے۔ اور بزبان حال یوں کہتے ہیں۔

من نگویم انا الحق یار میگوید بگو　　چون نگویم چون مرا دلدار میگوید بگو

غرضکہ اس قسم کے احوالات مغلوبیت اور سکر کے سالکین کو مختلف انواع سے پیش آتے ہیں۔ اسی وجہ سے شطحیات ہر سالک سے جداگانہ صادر ہوتی ہے اور یہ کوئی کمال قرب اور ولایت کی علامت عارفین کے نزدیک نہیں ہے بلکہ کمال و ولایت کمال اتباع اور کمال تقویٰ اور کمال عبدیت اور طاعت میں معلوم کرتے ہیں اور باقی ماسوا اس کے ان حضرات عارفین کی نظر میں غلبات کیفیات مکشوفات وغیرہ طاعت حق کے سامنے سب گرد ہے۔ اور وہ اس کو کچھ کمال نہیں سمجھتے ہیں پیروی و اتباع کرتے ہیں اور اس کو کمال قرب اور ولایت سمجھتے ہیں۔ اور باقی سب نسیًا منسیًا کرتے ہیں ؎

ما ہرچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم　　الا حدیث یار کہ تکرار میکنم

اور نیز یہ لوگ اس قسم کے صدور واردات کو باعث بے حسی اور کم ظرفی اور بے بسی کا معلوم کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں ؎

ہم نہیں کم ظرف ایسے جو بکیں دیوانہ وار　　خم کے خم پی جاتے ہیں رہتے ہیں لیکن ہوشیار

اور جس مقام سے صدور شطحیات معتبرہ کا ہوتا ہے وہ علت سے خالی نہیں ہوتا سالک یا تو مغلوب و معذور ہو جاتا ہے اور یا دائرہ شریعت کے اندر رہتا ہے اور جو کچھ کہتا ہے۔ اسی حد کے اندر رہ کر کہتا ہے مگر صورۃً وہ شطحیات ہوتی ہیں۔ اور اپنے کلام کو شریعت کی حد سے باہر نہیں سمجھتا لیکن بعض اوقات تعبیر کافی سے قاصر و معذور ہو جاتا ہے اور اس لئے دوسروں کو ضرر ہو سکتا ہے اور اگر ان دونوں باتوں میں سے کوئی نہیں پائی

جاوے۔ یعنی نہ شریعت کی حد کے اندر اس کا کلام ہو اور نہ مغلوب و معذور ہو تو جو کچھ کہے الحاد اور زندقہ ہے اور میزان اس کی شریعت ہے اگر شریعت کے موافق ہے تو قابل قدر اور واجب التعظیم اس کا کلام اور اس کی صحبت ہے ورنہ کچھ نہیں پھر یا تو مغلوب معذور ہے اور یا جو کچھ کہے اس کا الحاد ہے اور اس کی پیروی نہ کیجاوے واللہ یہ جو کچھ احوالات صادر ہوتے ہیں ان کا باعث مغلوبیت اور سکر وغیرہ ہے اور سالک کو مغلوبیت احوال میں بجز حیرت در حیرت اور فنا در فنا ہو جانے کے اس جگہ کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ اور حق تعالے ان کیفیات اور ادراکات سے مبرا اور منزہ ہیں اور جو کچھ کسی کو مدرک اور معلوم ہوا ہے وہ اس کے ادراک اور معلوم کی حد ہے۔ نہ کہ وہ حق تعالے کی ذات اور صفات کی حد ہے حق تعالے ان ادراکات اور معلومات اور مشاہدات سے ورا الورا ثم ورا الورا ہیں اور جو کچھ معلوم و مکشوف ہو وہ سب مثال اور غلبہ سکر اور استحضار اس کا باعث ہے اور حق تعالیٰ بحکم لا تدرکہ الابصار الخ اس سے پاک ہیں غایت معرفت عارف کی العجز عن درک الادراک ادراک اور ما عرفناک ہے ؎

گنگ میگردد زبان اہل عرفان ایں مقام ما عرفنا گفت اینجا سید ابرار ما

ہٰذا القول لیس بحدیث کما حققہ بعض اہل الحدیث لکن المعنی صحیح کما صح قولہ علیہ السلام لا احصی ثنا علیک انت کما اثنیت علی نفسک اور آگے اس سے اگر کچھ اور حوصلہ ہے تو یہ اس کے ادراک اور فہم کا قصور اور عجز ور ہے اور حق تعالی اس سے مبرا و منزا ہیں۔ تعالی اللہ عن ذالک علواً کبیرا ان کی شان بے کیفیت حالت مذکورہ اور جو کچھ معلوم مدرک ہوا کما ہو عبارت میں لانے سے قاصر لیکن تاہم جو کچھ سمجھ ناقص میں آیا محض نہ خیال اصلاح اپنی اجمالاً مختصر طور پر عرض کرتا ہے امید کہ براہ عنایت کریمانہ اور شفقت بیکرانہ نظر توجہ فرما کر تسلی اور تشفی تمام فرمائی جاوے ؎

بے عنایات حق و خاصان حق گر ملک باشد سیاہ ہستش ورق

اور جو کچھ غلطی ہو معاف فرما کر اس پر تنبیہ فرمایا جاوے ورنہ میں کیا اور میرا فہم و ادراک علم و عمل اور حال کیا سب کچھ کچھ نہیں ہذیان ہے ؎

کچھ نہیں سب کچھ ہے یارو کچھ نہیں کچھ نہو نکلے سوا سب کچھ ہی یارو کچھ نہیں
یہ جو کچھ کہتا ہوں سب کچھ کچھ نہیں کچھ نہیں سب کچھ ہے یارو کچھ نہیں

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر　　گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر) والسلام

تحقیق ۱۱۔ یہ جمع الجمع کا مقام نہایت عالی ہے۔ ایک اس سے بھی اعلیٰ ہے کہ نظرِ عقلی میں بھی تعلق ہوا اور نظرِ ذوقی میں وہی صانعیت و مصنوعیت حاضر ہو۔

تحقیق ۱۲۔ یہ تلوین منافی تمکین کی نہیں ہے اہلِ تمکین کو بھی ان کے درجہ کے موافق ایسے غلبات پیش آتے ہیں۔ منافی وہ تلوین ہے جس سے ان کے علوم مغلوب اور اعمال غیر منتظم ہو جاویں

تحقیق ۱۳۔ ماشاء اللہ حال رفیع و تحقیق انیق ہے خصوص مضمون اوست بجد لطیف ہے

تحقیق ۱۴۔ سب مضامین کے متعلق جواب لکھدیا۔　　تربیۃ حصہ دوم ص ۱۸

غیرحق سے تعلق کی تفسیر

سوال۔ غیرحق اصطلاح صوفیہ میں کس کو کہتے ہیں اور اس کے کیا معنی جو کہا کرتے ہیں کہ غیرحق سے انقطاع کرو تو کیا بی بی اور دلی سے تعلق نہیں رکھا جاتا۔

جواب۔ فرمایا جس کا تعلق حق سے نہ ہو وہ غیرحق ہے اور جس کا تعلق حق کے ساتھ ہو وہ غیرحق نہیں۔ اس سے یہی مراد ہے اور تعلق کی تین قسم ہیں محمود۔ مذموم۔ مباح جو تعلق محمود ہو وہ تعلق بحق ہے مثلاً تعلیم دین وغیرہ کہ سب تعلق بحق ہے اور جو تعلق مذموم ہو وہ تعلق غیرحق ہے اور جو تعلق کہ نہ مذموم ہوا اور نہ محمود اس کو مباح کہتے ہیں اس کا رکھنا جائز اور نہ رکھنا کوئی گناہ نہیں پس اس میں اگر انہماک نہ ہو وہ بھی مانع عن الحق نہیں۔

تربیۃ حصہ دوم ص ۳۲

اعتقاد ہمہ اوست وغیرہ بدون غلبہ حال کفر ہے

سوال۔ عارفین بمصلحت اپنے علاج و معالجہ کے اور بغرض نفیت کے معدوم ہونیکے اس قسم کے اشغال عمل میں لائے لیکن اگر کسی کا ظاہر الفاظ کے موافق یہ اعتقاد ہو جاوے کہ ہمہ اوست ہے تو کافر ہوگا یا نہیں۔

جواب۔ فرمایا اگر بہ غلبہ حال یہ بات ہے تو معذور ہے کیونکہ فرق کی تمیز درمیان سے اٹھ گئی ہے اور اگر بلا غلبہ حال کسی کا یہ اعتقاد ہو گیا ہے اور حادث قدیم میں فرق نہیں کرتا تو بلاشبہ کافر ہے ؎

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد　　گر فرق مراتب نکنی زندیقی

حق تعالیٰ نے اپنی مثال تو فرمائی لیکن مثل کی نفی بھی آیۃ لیس کمثلہ میں فرمادی ہے ۔ تربیت جلد دوم

غیبی سلام کی آواز

حال ۔ میں ہفتہ کے قریب ہوا کہ دو بجے دن کے کتاب تعلیم الدین میں مقام توحید کو دیکھ رہا تھا ۔ اور ایک دیوار کی آڑ میں چارپائی پر لیٹا ہوا تھا کتاب میرے ہاتھ میں منہ کے روبرو تھی کہ ایک سلام علیک کی آواز میرے کان میں بہت زور کے ساتھ آئی میں نے جواب دیا بعد دینے جواب کے جبکہ سلام کرنے والا میرے پاس نہیں آیا میں نے پوچھا کون ہے جواب ندارد میں نے چارپائی پر سے اٹھکر دیکھا تو کوئی نہ تھا اس وقت البتہ کسی قدر خوف دل میں دو منٹ تک رہا پھر کچھ نہیں یہ سلام علیک کرنے والا کس کو خیال کیا جاوے ۔

تحقیق ۔ یا تو دماغ کا تصرف ہے یا کوئی مخلوق خفی ہے ۔ بہرحال کوئی بات اندیشہ کی نہیں ایسے امور کی طرف التفات نکیا جاوے ۔ کوئی کمال نہیں اور اگر ایسا پھر ہو تو اطلاع دیجئے ۔

تربیت حصہ دوم ص [illegible]

روایت میں احتیاط کرنیکا مطلب

سوال ۔ روایت کرنے میں احتیاط کرنے کے کیا معنی ہیں ۔ اگر کسی اپنے بزرگ کا قصہ کسی مجہول راوی کا بیان کیا ہوا روایت کرے جس کے غلط صحیح ہونیکا علم نہیں تو کیا یہ بھی منع ہے ۔

الجواب ۔ اگر دل کو لگے کہ صحیح ہے تو جائز ہے ۔ زیادہ احتیاط ان روایات میں ہے جن سے حکم شرعی کا تعلق ہو اور اگر دل کو بھی نہ لگے تو کذب ہے ۔ محرم [illegible] تربیت حصہ چہارم ص [illegible]

سوال و زجر سائل سے ممانعت کی وجہ

حال ۔ ایک روز لوگوں کو سمجھاتا تھا کہ سائل کو جھڑکنا نہ چاہئے ۔ اور بلا ضرورت سوال نہ کرنا چاہئے ۔ یہ بات دل میں آگئی کہ کسی صاحب ثروت رئیس کا لڑکا کسی کے آگے ہاتھ پھیلائے اور کچھ مانگے ۔ تو اس رئیس کا سر نیچا ہو جائیگا اور بہت ندامت ہوگی اور اگر لڑکے کو مسئول عنہ نے ڈانٹا تو اور غیرت سے ڈوب جائیگا ۔ تو اللہ تعالیٰ سب سے بڑھکر غنی ہیں اور الخلق عیال اللہ بھی آیا ہے اور اللہ اغیر بھی حدیث شریف میں وارد ہے یہ وجہ ممانعت سوال اور ڈانٹنے کی ہے ۔

تحقیق ۔ نکتہ کے درجہ میں ہے اصلی وجہ یہ ہے کہ سوال میں مذلت سائل کی ہے اور زجر میں

ایذا مخاطب کی اور دونوں قبیح ہیں۔

تربیت حصہ چہارم ص۶۵

متصدق کا متفرق ایام میں خیرات کرنا

حال۔ ایک روز ایک شخص نے مجھ سے دریافت کیا کہ میرے گھر میں موت ہوگئی ہے میں مردے کو ثواب پہونچانے کے لئے اگر کسی کو چالیس دن بلا کر کھانا دیدیا کروں تو درست ہے یا نہیں میرے دل میں یہ بات آئی کہ ان سے پوچھو کہ اگر تمہارے لڑکے کو ہمیں ایک روپیہ دینا ہے تو اسے ایک ہی دن دیدیں وہ اچھا ہے یا چالیس دن دوڑائیں ان سے دریافت کیا انھوں نے جواب دیا کہ ایک ہی دن چالیس دن دوڑانے میں بیحرمتی ہے میں نے کہا کہ آپ انصاف کریں کہ یہ فقراء عیال اللہ مخلوق اللہ مرزوق اللہ عبد اللہ ہیں ان کو تو اللہ تعالیٰ سے بہت سے تعلقات ہیں۔ ان کے ساتھ کیا کرنا مناسب ہے کہ ایک ہی دن سب چھپا کر دے آؤ۔

تحقیق۔ یہ ٹھیک ہے مگر مطرد نہیں بعض اوقات معطی کو دفعتہً دینا دشوار ہے اور متفرقاً دینا آسان وہاں یہ مصلحت راجح ہوگی۔ البتہ تخصیص چالیس کی بے وجہ ہے۔ تربیت حصہ چہارم ص۶۷

تشبیہ اصطلاحی

حال۔ بعض وقت رات کو عشاء کے وقت اکثر نماز پڑھتے ہوئے چراغ کی شعاع اور روشنی مسجد کی دیوار پر جو پڑتی ہے اس سے قلب میں ایک نور محبت کی کیفیت کے ساتھ جوش مارتا ہے اور آیت مثل نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح المصباح فی زجاجۃ۔ یاد آجاتی ہے بالقصد میں اس کی طرف توجہ نہیں کرتا نماز کے اندر بالقصد انوار وکیفیت کی طرف توجہ ایک قسم کا شرک معلوم ہوتا ہے۔

بفرمودۂ حضرت حافظ علیہ الرحمۃ ؎

شاہدان گر دلبری زینسان کنند زاہدان را رخنہ در ایمان کنند

البتہ اس کیفیت سے قلب میں فرحت اور سرور معلوم ہوتا ہے۔

تحقیق۔ یہ مظہر میں غلبہ ہے ظاہر کا جس کو اصطلاح میں تشبیہ کہتے ہیں قصداً التفات نہ کرنا ہی تنزیہ مامور بہ ہے۔ تربیت السالک حصہ چہارم ص۶۹

روضہ مبارک آنحضرت صلعم کے نقشہ کو بوسہ دینا خلاف سنت ہے

حال۔ دلائل الخیرات شریف میں روضہ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کا نقشہ ہے جس میں قبر شریف

بھی ہے جس کو ہمیشہ بوسہ دیتا تھا مگر چند روز سے خیال پیدا ہوا کہ بلا دریافت اجازت بوسہ نہ دینا چاہیئے۔ چنانچہ چندے سے ملتوی کر دیا جیسا حکم ہو عمل کروں۔

تحقیق ۔ واقعی یہ بوسہ خلاف سنت ہے۔ اچھا کیا ترک کر دیا۔ تربیہ حصہ نہم ص ۹۶

عشق و عافیت جمع نہیں ہوتے

حال ۔ میرے ذہن میں مقصود اس طریق کا محض رضائے الٰہی ہے کوئی لذت اور کیفیت اس سے مقصود نہیں قطع نظر اس سے خواہ اسی ذریعہ سے خواہ کسی اور صورت سے اگر خواہش اور مقصود ہے تو یہ کہ دل میں صفائی پیدا ہو منہیات سے نفرت اور طاعت سے رغبت ہو تاکہ مجھ سے اچھے فعل سرزد ہوں اور دل کو ذکر حق سے انس ہو وحشت جاتی رہے جو مخل ذکر ہو رہی ہے اس سے زیادہ بہ نقصان علم اپنے مدعا کو ظاہر نہیں کر سکتا میں بیمار ہوں آپ طبیب ہیں تشخیص آپ کی جو کچھ ہو وہی لائق تسلیم ہے۔

تحقیق ۔ بعد عشا تہجد پڑھ لینا بھی کافی ہے۔ مگر ذکر نفی و اثبات ایک معتد بہ مقدار میں ہونا ضروری ہے۔ تعداد اس کی اپنے قوت و تحمل پر نظر فرما کر مقرر کر لی جاوے۔ پھر مجھ کو اطلاع ہو جانا چاہیئے۔ اس طریق کا جو مقصود تحریر فرمایا ہے۔ ٹھیک ہے۔ دوسرا مقصود بھی صحیح ہے مگر اس میں کسی قدر تفصیل کی حاجت ہے وہ یہ کہ نفرت اور رغبت اس درجہ کی کبھی نہیں ہوتی ہے۔ کہ ارادہ و اہتمام کی حاجت نہ رہے یا کوئی داعیہ خلاف کا تقاضا نہ رہے ایسا درجہ ضرور ہو جاتا ہے۔ کہ تھوڑا سا اہتمام کافی ہو جاوے۔ اور معاوق کی مدافعت میں تھوڑی توجہ سے کامیابی ہو جائے اس لئے کہ اگر داعیہ خلاف کا بالکل فنا ہو جائے تو پھر ابتلا جو شان مکلف کی ہے بالکلیہ جاتا رہے۔ تو اس صورت میں یہ شخص مستحق اجر بھی نہ ہوگا۔ دوسرا امر یہ قابل عرض ہے جو کہ اسی مضمون سابق کی فرع ہے کہ وحشت عن الذکر اگر غالب بھی ہو جب بھی مخل مقصود نہیں ہے۔ جیسا آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ مخل ذکر ہے کیونکہ ذکر پر اختیار تو اس وقت بھی باقی رہتا ہے البتہ گرانی ضرور ہوتی ہے مگر اس گرانی کا مقابلہ امر اختیاری ہے پھر مخل ہونے کے کیا معنی یہ ایک نفس کا کید ہے کہ مشقت سے بھاگتا ہے اور محب حق ہو کر بھی عافیت کا محب رہتا ہے۔ حالانکہ عشق و عافیت کا جمع ہونا یہ ایک خیال محال ہے یعنی طالب کو جمع کا قصد نہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر ادھر سے عطا ہو جائے تو عنایت ہے۔ تربیہ حصہ نہم ص ۱۳۰

حفاظت اولیا اور عصمت انبیا میں فرق

جواب تحریرے از منتہیان

حال۔ الحمد للہ اس ورطۂ ظلما سے نجات حاصل ہوئی اور یہ حضرت کی توجہات کا ثمرہ ہے فالحمد للہ الذی بعزتہ وجلالہ تتم الصلحات۔ حق تعالیٰ شانہ آئندہ نفس و شیطان کے مکائد سے ہمیشہ محفوظ رکھیں آمین۔ اس وقت ایک بات دریافت کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ اگرچہ وہ بات میرے دریافت کرنے کے قابل نہیں۔ میرے حوصلہ سے باہر ہے مگر اطمینان قلب بدون عرض کیے نہ ہوگا۔ انما شفاء العی السوال۔ وہ یہ کہ حضرات صوفیہ کرام کا مقولہ مشہور ہے کہ جب بندہ مقام مرادیت سے فائز ہو جاتا ہے۔ تو حق تعالیٰ کی طرف سے اس کی حفاظت ہونے لگتی ہے۔ ولویدہ الحدیث کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا اہ مگر دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس حفاظت میں اور عصمت انبیاء علیہم السلام میں کیا فرق ہے۔

تحقیق۔ انبیاء علیہم السلام میں داعیہ معصیت کا نہیں ہوتا گو قدرت ہوتی ہے۔ جیسے ہم لوگوں میں پیشاب پینے کا داعیہ نہیں گو قدرت ہے۔ اور اولیاء میں داعیہ ہوتا ہے گو ضعیف ہی ہو جس کی مقاومت آسان ہے۔

حال۔ دوسرے دن جن حضرات صحابہ سے صدور کبائر مثل زنا و شرب خمر وغیرہ کے ہوا ہے کیا وہ اس مقام سے فائز نہ تھے۔

تحقیق۔ ہاں اس وقت نہ تھے۔

حال۔ اور اگر تھے تو ان معاصی کا صدور کیسے ہوا اور فائز نہ ہونے کی صورت میں کیا ولی فائز بذالک المقام کو ان حضرات صحابہ پر فضیلت جزئی ہوگی۔ یا کچھ اور جواب ہے

تحقیق۔ ہاں ہوگی جو فضل صحابیہ سے وہ مرجوح ہے   تربیت حصہ پنجم ص ۱۳۲

تقلید اصطلاحی فقہی اور تقلید معقولی میں فرق۔

حال۔ مجھے تقلید کے جواز و ضرورت میں کوئی کلام نہیں ہے البتہ تقلید کے معنی یہ جانتا ہوں کہ ایک بڑے عالم کا فتویٰ ہے جو ہر طرح علم و عمل میں مجھ سے زیادہ ہے مگر مقلد کو بحیثیت مقلد ہونے کے جس طرح کہ تشکیک مشکک سے شک واقع

ہوتا ہے ۔ اس طرح بعض مسائل میں شک ہوجاتا ہے جو کبھی تو دلائل کے دیکھنے سے مندفع ہوجاتا ہے کبھی نہیں ہوتا ۔ ایسی صورت میں احتیاط پر عمل کرتا ہوں حتی الوسع جب ایک جانب حدیث ہوتی ہے اور دوسری جانب قیاس محض ہو تو قیاس پر عمل کرتے ڈر معلوم ہوتا ہے ۔ حتی الوسع اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں اور اس کو اپنی کم علمی ہی کا سبب جانتا ہوں ۔ چونکہ اپنے وطن میں شوافع اور احناف مخلوط ہیں حتی کہ ایک گھر میں میرے چچا اور ان کی اولاد سب شافعی ہیں ۔ اور میرے والد اور ہم سب حنفی ہیں ۔ اس وجہ سے تقلید میں طبعًا تعصب نہیں ہے مگر ان کے کسی مسئلہ پر عمل بھی نہیں ہے ۔ اس میں جو امر قابل اصلاح ہو اس کی اصلاح فرمائی جاوے

تحقیق یہ جو لکھا ہے کہ مقلد کو بحیثیت مقلد ہونے کے الخ منشا اس کا خلط ہی اصطلاحیں کا یہ مقتضا تقلید مصطلح اہل معقول کا ہے فقہ کی دوسری اصطلاح ہے جس کا یہ مقتضا نہیں اس کا محصل تو یہ ہے کہ کسی کے قول کے تسلیم کرنے میں دلیل کا انتظار نہ کرنا سو یہ یقین مصطلح اہل معقول کے ساتھ (جو کہ قسیم ہے تقلید مصطلح اہل معقول کا) جمع ہوسکتا ہے چنانچہ عامہ مقلدین کو مجتہد کے فتوے میں بیشک اعتقاد جازم ہے کہ وہ کسی طرح زائل نہیں ہوتا پس یہ کہنا بحیثیت مقلد ہونے کے یہ تو صحیح نہیں البتہ ظنی اصطلاحی ہونے کے اعتبار سے کہ اہل علم اس سے آگے نہیں بڑھتے ۔ یہ شبہ واقع ہونا مستنکر نہیں مگر یہ کہنا کہ کبھی تو دلائل کے دیکھنے سے الیٰ قولہ قیاس پر عمل کرتے ہوئے الخ یہ سب صحیح ہے لیکن کیا اس میں آپ کا تبحر کافی ہے یا اہل علم سے مراجعت بھی ضروری ہے ۔ خصوص جبکہ اپنی کم علمی کا اقرار بھی ہے تو آپ نے کیا ایسے مسائل منتخب کر رکھے ہیں اور ان میں کن اہل علم سے آپ نے مراجعت فرمائی ہے ۔ دوسرے اس سب کو تسلیم کرکے بھی یہ شکایت ہے کہ جس شخص سے اپنی باطنی تربیت میں رجوع کیا جاوے اس سے کبھی آپ نے اپنا یہ مشرب ظاہر[1] فرمایا ہے کیا یہ ضرور نہ تھا کہ بدون دوسرے کی کاوش کے خود آپ فرماتے کہ میرا یہ مذاق ہے آیا اس میں کچھ اصلاح کی ضرورت ہے یا نہیں اس کا اخفا کیا معنی اگر مجھ کو خود شبہ نہ ہوتا تو عمر بھر بھی پتہ نہ چلتا ۔

---

[1] ان صاحب نے از خود اس مشرب کا اظہار نہ کیا تھا صاحب جواب کو وجدانًا شبہ ہوا اور پوچھا اس پر یہ ظاہر کیا اور اسی مضمون اخفا کے خصوصیت سے اس کو تربیت میں نقل کیا گیا ۔ ۱۲ منہ ۔

پھر یہ خط آیا جو مع جواب منقول ہے

حال - تقلید کے متعلق کوئی شبہ نہیں ہے یہ ضرور خیال ہے کہ تقلید مجتہدات میں ہوتی ہے نہ کہ مصرحات میں جب حدیث صریح موجود ہو تو اس وقت تقلید جائز نہیں ممکن ہے یہ غلط فہمی ہو۔ عمدہ طریقہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور تقلید کی صورت بتلائیں اگر اس میں مجھے کچھ خلجان ہوا تو میں پھر اس کو صاف کر لونگا اور اس تردد کو حضور ہی سے صاف کر لونگا۔

جواب - تقلید کے بارہ میں جو لکھا ہے کہ جب حدیث صریح ہو تو تقلید جائز نہیں اھ - یہ علی الاطلاق صحیح نہیں - بہت سی منصوصات کو اجماعاً متروک کر دیا گیا ہے مثلاً جمع بین الصلاتین من غیر سفر ولا مطر اور مثلاً قتل فی عود السارق خامسًا اور مثلاً شفق احمر سے پہلے پہلے سحور کھانا یہ سب حدیثیں مصرح ہیں اور کسی کا مذہب نہیں اور اسی طرح اگر منصوصین متعارض ہوں وہاں بھی تقلید سے چارہ نہیں علاوہ اس کے ہر شخص کا یہ حکم کرنا کہ اس میں صریح حدیث نہیں محض مجازفت ہے اس میں بڑے تبحر کی ضرورت ہے۔ پھر ممکن ہے کہ نص موجود ہو مگر اس کی دلالت عامی کو واضح نہ ہو بہر حال جس مسئلہ میں شبہ ہو اس میں علماء سے مراجعت ضروری ہے - جب کسی سے شفا نہ ہو اس وقت معذوری ہے۔

تربیت حصہ پنجم ص ۱۳۹

تکرار سورت نوافل میں بلا التزام جائز ہے

سوال - اکثر لوگ تہجد میں ہر رکعت میں قل ہو اللہ مکرر سکرر پانچ پانچ یا تین تین دفعہ معمول کر لیتے ہیں یہ جائز ہے - یا نہیں مجھے بعضوں نے پوچھا میں تو مکرر سکرر اور ہمیشہ معمول کر لینے کو منع کرتا تھا لیکن حضرت نے ایک ذاکر کو ان کے خواب کی بنا پر پانچ پانچ دفعہ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ حصہ دوم تربیۃ السالک کے اخیر میں یہ بات دیکھی ہے اس لئے شک پڑ گیا۔

جواب - تکرار صورت خصوص نوافل میں جائز ہے مگر التزام نہ چاہیئے - اگر میں نے کسی کو مطلقاً اجازت دی ہے اب اس اجازت کو مقید کرتا ہوں۔

تربیت حصہ پنجم ص ۵۵

مناجات مقبول و درود شریف پڑھنے کی اجازت لینے کے متعلق تفصیل

سوال - مناجات مقبول پڑھتا ہوں

لیکن اس کے پڑھنے کی اجازت حضور سے نہیں لی ہے لہٰذا اجازت پڑھنے کی مع ترکیب عطا فرمائی جاوے۔

جواب۔ اگر اس غرض سے اجازت لیجاتی ہے کہ بدون اجازت اثر نہ ہوگا تب تو یہ اعتقاد غلط ہے اور اگر اس قاعدہ طریقت کے موافق لیجاتی ہے کہ حالت کے مناسب نامناسب کو تلقین کرنے والا ہی بصیرت سے پہچان سکتا ہے۔ تو اس کی تصریح مع اپنے حالات و معمولات کے تحریر کیجئے۔ جیسا مشورہ ہوگا عرض کیا جاویگا۔

سوال۔ نشر الطیب میں جو درود شریف متعلق فصل ۳۰ خاتمہ پر لکھا ہے اس کو ہر وقت پڑھتا ہوں اس کے پڑھنے کی بھی اجازت مرحمت فرمائی جاوے۔

جواب۔ بشرح صدر تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۵۹

فجر کی سنت و فرض کے درمیان ۴۱ بار سورۂ فاتحہ پڑھنا

سوال۔ دو تین روز سے سورۂ فاتحہ ۴۱ بار درمیان سنت اور فرض فجر پڑھنا شروع کیا۔ مگر پھر یہ خیال آیا کہ حضور کی اجازت لیجاوے تو بہتر۔ اگر آپ فرمائیں تو پڑھا کروں ورنہ چھوڑ دوں۔

جواب۔ کیوں چھوڑا جاوے لیکن اگر قبل پورا کرنے کے تکبیر ہوجاوے۔ تو جماعت میں شامل ہوجانا چاہیئے۔ پھر بقیہ بعد فرض کے پڑھ لینا چاہیئے۔ تربیۃ حصہ پنجم ص ۱۶۱

تفسیر آیت وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ

حال۔ حق تعالیٰ شانہ حضرت کے فیوض روز افزوں وسعت کے ساتھ قائم دائم رکھے۔ اب اپنی حالت مختصراً عرض کرتا ہوں الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اس فترۃ کے بعد ان میں پچیس روز کے التزام جدید سے حالت سابقہ قلب کی نہایت قوت کے ساتھ عود کر آئی نہ اس طرح کہ جیسے عدم سے کوئی چیز وجود میں آتی ہے بلکہ ایسے جیسا کہ راکھ کے ہٹا دینے سے چنگاری پھر چمک اٹھتی ہے یا کسی کی کوئی گم شدہ چیز دستیاب ہوجاتی ہے یا مخزونات خیالیہ مدرکہ کو بعد ذہول کے واپس مل جاتے ہیں بلکہ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت والا کی تحریر کی تصدیق عیاناً ہوگئی یعنی اس دفعہ کا جوڑ بند پہلی دفعہ سے شاید کچھ مضبوط اور بہتر ہی ہے اور واقعی عجب و پندار کی تو خوب قلعی کھل گئی اب انشاء اللہ تعالیٰ امید مداومت کی ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ۔

تحقیق۔ اس کے ساتھ یہ بھی پیش نظر رہنا چاہیئے ومن اراد الآخرة وسعیٰ لہا سعیہا فاولئٰک کان سعیہم مشکورا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ارادہ عبد کی تائید ارادۂ حق سے بھی موعود ہے چنانچہ من اراد پر کان سعیہم مشکورا۔ کو مرتب فرمایا گیا ہے تو اولاً مشیت حق ہوتی ہے کہ عبد کی مشیت ہو پھر اس کے بعد مشیت عبد ہوتی ہے کہ فعل ہو اور وہ موقوف تھا ایجاد حق پر مگر اس کے بعد مشیت حق ایجاد فعل کر ہی دیتی ہے اس سے بعض اغلاط عظیمہ جو آیت وما تشاؤن کے متعلق پیدا ہو جاتے ہیں رفع ہو گئے۔

تربیتہ حصہ پنجم صـ۱۶۶

ضعف دماغ ونگاہ کا علاج

حال۔ فرصت نہ ہونے کی وجہ سے جواب میں اس قدر تاخیر ہوئی اس وقت بڑی مشکل سے اتنا وقت نکلا اسی لئے اس عریضہ میں بسبب تعجیل کے ضوابط کا لحاظ نہ ہوا امید سامحت رکھتا ہوں۔ بندہ کے دماغ اور نگاہ میں چند یوم سے بہت نمایاں ضعف آ گیا ہے۔ یہ عریضہ لکھنے کے وقت آنکھوں کے سامنے ایسی اندھیری سی اور دھندلا پن ہے کہ بمشکل کسی چیز کو دیکھتا ہوں۔

تحقیق۔ تقویت دماغ ضروری ہے۔

تربیتہ حصہ پنجم صـ۱۶۷

علامات سیر طریق وحسن خاتمہ

حال۔ اور قسم قسم کے خیالات دل میں پیدا ہوتے ہیں کبھی اپنے گناہوں اور قصور پر نظر ہوتی ہے تو نا امیدی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور خداوند تعالیٰ کی قہاریت خیال میں آتی ہے تو کوئی سہارا نظر نہیں آتا مگر اسی کی رحمت کا۔ یا اپنی بندگی اور اُس کی مالکیت کا خیال موجب تسلیم ہوتا ہے ؎ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے
مگر واقعی بات یہ ہے کہ ؎

اے سبز را نہادہ بر کف دست عیبہا را گرفتہ زیر بغل

کا مصداق ہوں نہیں معلوم کیا حشر ہو گا۔ دعا فرمائیں کہ خاتمہ اچھا ہو جائے۔

تحقیق۔ مسافت قطع کرنے والے کو بھی تو رستہ میں طرح طرح کی باتیں پیش آتی ہیں یا شاء اللہ یہی علامتیں ہیں سیر طریق کی۔ اور یہی علامت ہے حسن خاتمہ کی انشاء اللہ تعالےٰ

تربیتہ حصہ پنجم صـ۱۶۳

سورہ نصر کا بے اختیار دل وزبان میں آنا فیوض باطنی کی بشارت ہے

حال۔ کل

عشار کے بعد سے سورۂ اذا جاء نصر اللہ دل میں ہر وقت اور زبان پر اکثر جب کچھ پڑھنے بیٹھتا ہوں آجاتی ہے یہاں تک کہ رات نوافل میں بھی جب الحمد کے بعد بلکہ پہلے بھی کوئی سورۃ پڑھنا چاہتا ہوں ۔ یہی زبان پر آجاتی ہے اب تک یہ ہی حال ہے ۔ دو چار بہ قصداً زبان پر آجانے کے بعد اور سورۃ پڑھی معلوم نہیں کیا بات ہے ۔

یق ۔ اس واقعہ جدیدہ سے حق تعالیٰ نے آپ کے باطن میں فیوض باطنی کی ایک ان قابلیت عطا فرمائی ہے ان فیوض کی آمد کی بشارت زبان پر جاری ہو جاتی ہے اور لموم الفاظ سے بشارت عموم نصر و فتح کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے ۔ تربیت حصہ پنجم ص ۱۵

ق کو وصل پر فضیلت

حال ۔ صبح سے یہ دل چاہ رہا ہے کہ حضرت کو خوب نیا سفید عمدہ لباس پہناؤں اور پھر حضرت کا طواف کروں اگرچہ عقیدۃً ناجائز سمجھتا ہوں ۔ مگر عشق یہی کہتا ہے کہ تنہائی میں تو کوئی نہ دیکھیگا جلوۂ محبوب حضرت والا میں نظر آتا ہے طالب وصل حق کی وصل کعبہ سے کس طرح سیری ہو سکتی ہے ۔ جو کہ مخلوق ہے ۔

تحقیق ۔ فراق و وصل چہ باشد رضائے دوست طلب ۔ جب تک ان کی رضا فراق میں ہے یہ فراق ہی وصل سے افضل ہے ۔

حال ۔ حضور والا دعا فرما دیں کہ حق تعالیٰ اپنے عشق و محبت میں ترقی بخشیں ۔

تحقیق ۔ آمین ۔

حال اور اب تو جلد اپنے وصل سے مشرف فرما دیں ۔

تحقیق ۔ اس تمنی طبعی پر تعلیم طریق کو ترجیح دینا چاہیئے ۔ تربیت حصہ پنجم ص ۱۹

محبت کی حقیقت اور اعتقاد تصرف اولیاء میں بوئے شرک

حال ایک شبہ یہ ہے کہ یہ ہمارا ایمان کیسا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی محبت نہیں معلوم ہوتی بالواسطہ محبت تو کچھ اچھی محبت نہیں معلوم ہوتی ۔ محبت یہ ہے جو مجھے لڑکے کے ساتھ تھی کم سے کم اتنا بھی ہو تو ہم اپنے کو مومن کیونکر سمجھیں ۔ مجھے نیند کا بڑا غلبہ ہے بالکل بے اختیار ہوں جوانی سے اب تک وہی حال ہے ۔ اب کچھ کمی ضرور ہو گئی ہے ۔ مگر ادھر جب سے نفی اثبات شروع کی ہے ضرور اس وقت نیند غالب ہوتی ہے ۔ بسا اوقات میں نیند ہی میں

پڑھتا رہتا ہوں۔ ایک یہ امر مجھ میں مدت سے ہے کہ جب کسی امر نامشروع کا خیال دل میں آتا ہے۔ تو اچانک بلاقصد اور ارادہ کے کبھی لفظ اللہ اور کبھی اللہ اکبر میری زبان سے نکلجاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ خیال کبھی بالکل دفع ہوجاتا ہے اور کبھی کم مجھے حیرت ہے کہ کیا معاملہ ہے آیا کچھ بزرگوں کا تصرف ہے یا محض منجانب اللہ نفی اثبات جس طرح پہلے ٹھہر ٹھہر کر کرتا تھا اس طرح سے اب نہیں کرتا ہوں۔ بلکہ چاہتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل بھول گیا جس طرح کوئی دعا پڑھی جاتی ہے اسی طرح سے برائے نام ذرا سا مد کے ساتھ اور اشارہ گردن کے ساتھ پڑھ لیتا ہوں مگر یہ خود رائی معلوم ہوتی ہے اس لئے جس طرح آپ ارشاد فرمادیں اس کی تعمیل ضرور کرونگا انشاء اللہ تکلف تو ہوگا مگر امتثال امر ضرور ہوگا۔

تحقیق۔ معلوم نہیں آپ کے ذہن میں محبت کی کیا حقیقت ہے جس کے نہ ہونے سے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی محبت نہیں معلوم ہوتی۔ اس کا فیصلہ بدون تحقیق معنی محبت کے نہیں ہوسکتا۔ اس کے معنی جو آپ کے ذہن میں ہوں تحریر فرمائیے پھر میں کچھ عرض کرونگا اور معلوم نہیں بالواسطہ محبت کیسی ہوتی ہے۔ کہیں آپ اس نعمت کی ناشکری کرکے بالواسطہ کو بھی نہ کھو بیٹھیں۔ اور یہ جو لکھا ہے کہ محبت وہ ہے جو مجھے لڑکے کے ساتھ تھی اس بناء پر تو بی بی کے ساتھ بھی محبت کی نفی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس کے ساتھ جو محبت تھی وہ لڑکے کی محبت کے مشابہ نہ تھی۔ دوسری مثال سے حقیقت تو سمجھ میں نہ آئی بس مومن غیر مومن ہونے کا فیصلہ اس کے بعد ہوگا نیند جب غیر اختیاری ہے پھر کیا ملامت اور کیا فکر جب غلبہ ہوا کرے سو جایا کیجئے۔ جب نیند بھر جایا کرے اُٹھکر کام کیا کیجئے یہ حدیث کا مضمون ہے اگر نیند کا غلبہ کوئی امر مذموم ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجائے فلیرقد کے فلیقعد فرماتے اور جس حالت کے متعلق تردد ظاہر کیا ہے۔ کہ آیا بزرگوں کا تصرف ہے یا محض منجانب اللہ آپ کو اس سے حیرت ہے اور مجھے آپ کے تردد سے حیرت ہے خدا کے ہوتے ہوئے بزرگوں کی روح کو تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہے۔ مولانا اس میں تو صاف بوئے شرک آتی ہے۔ اگر خلاف ادب نہ سمجھا جاوے تو میں امر مؤکد کیساتھ عرض کرونگا۔ اس سے توبہ کرنا واجب ہے۔ نفی و اثبات کے قیود ضرورت کے درجہ میں نہیں ہیں۔ جس طریقہ سے سہل ہو کافی اور نافع ہے۔ والسلام۔ تربیۃ حصہ نہم ص ۲۰۱

وجدانیات عبارت میں نہیں آ سکتے۔

حال۔ جو کچھ عرض کیا نہایت مختصر کیا کیونکہ جو جو حال و واردات بندہ کو پیش آتے رہتے ہیں ان کے ادا کرنے پر واللہ بندہ قادر نہیں ہے اور ہر وقت کے ایک حال کو کیا لکھے۔

تحقیق۔ وجدانیات عبارت میں نہیں آتے۔ ونعم ما قیل فی امثالہ ؎

خوبی ہمیں کرشمہ و ناز و خرام نیست　　بسیار شیوہ ہاست بتاں را کہ نام نیست

تربیت حصہ پنجم صـ ۲۲۹

اظہار ما فی الضمیر میں کمی آ جانا عیّ کا ظہور ہے

حال۔ یہ عجیب بات ہے کہ بندہ کو جس قدر قدرت حق تعالیٰ کی طرف سے تحریر میں اظہار ما فی الضمیر کی تھی اب اس کا عشر عشیر نہیں بڑی مشکل سے اتنے مضمون کو ادا کر سکا ہوں

تحقیق۔ واللہ بہت مسرور ہوا کہ مضمون حدیث ترمذی الحیاء والعی شعبتان من الایمان الخ کا ظہور ہوا اور ظہور بھی معاینۃً و حالاً اور واقعی حدیث کا انکشاف تام بھی حال ہی سے ہے اس کو میں بھی اپنے اندر محسوس کرتا ہوں اور خوش ہوں۔ تربیت حصہ پنجم صـ ۲۲۹

حدیث الحیاء والعی شعبتان من الایمان میں لفظ عی کی تحقیق وتفسیر

سوال۔ ہاں ایک بات حضرت کے والا نامہ میں سمجھ میں نہیں آئی الحیاء والعی شعبتان من الایمان کے مطابق تو تمام مومنین کاملین راسخین فی العلم کے اندر عی کا شعبہ موجود ہونا چاہیے۔ لیکن دیکھنے سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی اور پہلے زمانہ میں بھی ان لوگوں کی برابر قدرت کسی میں نہیں ہے اس میں شفا پوری طرح نہیں ہوئی گویا حضرت کے والا نامہ سے علیحدہ ہو کر بھی نفس حدیث کے متعلق یہ شبہ گذرتا ہے۔

جواب۔ یہ عی عجز نہیں بلکہ مشابہ عجز ہے یعنی باوجود قدرت کے یہ خوف کہ کبھی منہ سے کوئی کلمہ خلاف مرضی حق نہ نکل جاوے جس کو حدیث میں حیاء سے تعبیر کیا ہے ان کی روانی مقدور کو روک کر مشابہ عاجز کے بنا دیتا ہے اور وہ رک رک کر بولتے ہیں اور جتنی روانی اس حالت میں بھی ہوتی ہے وہ بہ نسبت روانی مقدور کے عی ہوتی ہے اگر یہ خوف نہ ہوتا تو ان کی روانی زیادہ ہوتی۔ البتہ جب اصابت میں ملکہ تامہ راسخہ ہو جاتا ہے تو پھر یہ احتیاط عادت بن کر شکل عی ظاہر نہیں ہوتی۔ اور کبھی غلبہ التفات الی الحق

سے علوم اصطلاحیہ سے ذہول ہونے لگتا ہے اس لئے تکلم میں عی واقع ہوتا ہے۔ سو یہ التفات بھی شان ہوس سے ہے۔ اور اس تقدیر پر حیا مستقل صفت ہوگی عی کی علت نہ ہوگی۔ الا توجیہ بعید و ہو حمل الحیاء علی الحیاء عن الالتفات الی غیر الحق اور ایک حالت جو صورۃً عی ہے منتہی غیر مغلوب الحال کو پیش آتی ہے وہ یہ کہ امر محقق ہے کہ افعال لسان میں مقصود بالذات ذکر ہے اور کلام مقصود بالذات نہیں اور طبع سلیم کا مقتضی یہ ہے کہ غیر مقصود میں مشغول ہونا گراں معلوم ہوتا ہے۔ اور اشتغال بالمقصود میں انبساط ہوتا ہے پس محقق مبصر جب کلام میں مشغول ہوگا اچاٹ دل سے ہوگا۔ اور اس وقت بھی اس کو انجذاب ذکر کی طرف ہوگا۔ اس لئے اس کو اس میں ایک گونہ تکلف ہوگا۔ اور شکستگی ہوگی۔ اور اس کے لئے کسی درجہ میں عی لازم ہے اگر ایسے شخص کو عی نہ ہو تو اس کا سبب غلبہ حال ہے جو احیاناً اکابر کو بھی ہوتا ہے جیسا سابق میں عی کا سبب حال کا غلبہ تھا۔ یہاں عدم عی کا سبب حال کا غلبہ ہے۔

تربیۃ حصہ پنجم صـ۲۴۲

لفظ عی کی تفسیر پر ایک شبہ کا جواب

سوال۔ تربیۃ السالک کے اندر فلاں مولوی صاحب کے خط آنے کے قبل جب حدیث الحیاء والعی شعبتان من الایمان جواب میں جناب نے ان کے اس جملہ کے کہ مجھے باوجود اس قدرت کے جو اللہ تعالیٰ نے تحریر کی مجھکو دی ہے اپنے مقصود کو بمشکل تمام ادا کر سکا۔ اور اب نہیں لکھ سکتا۔ لکھا تو احقر کو اپنی حالت کے موافق اس پر شبہ تھا۔ اور خیال تھا کہ دریافت کروں کہ اسی روز حضرت نے وہ خط جس میں مولوی صاحب نے خود شبہ ظاہر کیا تھا اور جواب جناب نے لکھا تھا۔ دیا اس کے دیکھنے سے کامل تشفی ہوگئی۔ مگر ذرا سا شبہ اپنی حالت کے موافق باقی رہ گیا ہے وہ عرض ہے جناب نے لکھا ہے عی کے مختلف وجوہ ہوتے ہیں بعض وقت درحقیقت عی نہیں ہوتی مشابہ عی کے معلوم ہوتا ہے جو بوجہ خوف خداوندی کہ کوئی کلمہ خلاف منہ سے نہ نکلے پیدا ہوتا ہے البتہ بعد ملکہ تامہ راسخہ روانی و قدرت ہو جاتی ہے دیگر بعض اوقات غلبہ التفات الی الحق سے علوم اصطلاحیہ سے ذہول ہونے لگتا ہے جس سے تکلم میں عی واقع ہوتا ہے اور ایک حالت جو صورۃً عی ہے منتہی غیر مغلوب الحال کو پیش آتی ہے سبب اس کا یہ ہوتا ہے کہ افعال لسان میں مقصود بالذات ذکر ہے محقق مبصر کا مقصود بالذات کے علاوہ میں

مشغول ہونے میں دل اچاٹ ہوجاتا ہے۔ اگر ایسے شخص کوئی نہ ہو تو اس کا سبب غلبۂ حال ہے۔ (انتہی بقدر الضرورۃ بتغیر) یہ تمام درجات عی شان مومن کے ہیں۔ جو کہ بے انتہا ممدوح ہیں۔ ہر اسباب میں قدر مشترک یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب اللہ تعالے کی طرف غایت التفات ہوگی (جو کہ شان مومن ہے) اس وقت اس کی جملہ تحریر و تقریر و افعال میں ایک قسم کی شکستگی ہوگی جو کہ ایک درجہ میں عی کہا جاسکتا ہے۔ اور واقعی یہ بات بدیہی معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے کہ جب ہم لوگ جناب کی خدمت میں بیٹھے رہتے ہیں تو اس وقت ایک بات کا بولنا بھی اتنا مشکل معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے مقام میں دو چار گھنٹہ تک تقریر مشکل نہیں معلوم ہوتی۔ تو جس کو ذات خداوندی کا مشاہدہ کثرت التفات کے ساتھ ہوگا اور ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید کا ظہور ہوگا۔ تو اس کو ضرور سخت مشکل ہوگا خلاصہ یہ ہوگا کہ جملہ علوم و امور کی قدرت میں بہ نسبت پہلے کے کمی ہوگی۔ البتہ منتہی مغلوب الحال کو ممکن ہے کہ بعض وقت نہ ہو۔

اس تقریر کے مفہوم مخالف کو لحاظ کرتے ہوئے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ قدرت غیر منتہی کو حق تعالے سے بعد پر دال ہے۔ خواہ وہ قدرت نفس علم میں ہو یا تحریر میں ہو یا تقریر میں ہو۔ اور ایمان کی شان کے خلاف ہے۔ اب گذارش ہے کہ احقر جب سے دیوبند سے اس جگہ آیا ہے یوماً فیوماً اپنی سابقہ حالت کے اعتبار سے ہر قدرتوں میں ترقی پاتا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ بعض باتوں کی حقیقت جن سے اس کے پہلے بالکل بے خبری تھی سامنے رکھدی گئی حتی کہ بعض احباب نے کسی بات کے متعلق سوال کیا تو ایسا جواب ذہن میں آیا کہ بعینہ وہی بات جناب کے بعض رسالوں میں تھی۔ جن کی بندہ کو اصلا خبر نہیں تھی۔ و نیز بعض قوی شبہات خود ذہن میں پیدا ہوئے اور ان کا جواب اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا اور نہ معلوم ہوا اور پھر غور کیا اور سمجھ میں آجانے کے بعد ظاہر کیا تو بعد کو معلوم ہوا جناب نے بعینہ فلاں جگہ یہ جواب لکھا ہے۔ بعض اوقات کسی جگہ سے خط آیا اور کوئی بات قابل جواب تھی۔ تو ان کے جواب میں ایسا لکھا گیا کہ لکھنے کے بعد تعجب ہوتا تھا کہ کیسے لکھدیا۔ بہر کیف خلاصہ یہ کہ اپنے سابق حالت کے اعتبار سے ترقی نظر آتی ہے جس سے بعض اوقات نفس کو عجب بھی پیدا ہوا جس کے ساتھ ہی ساتھ لاحول ولا قوۃ اور اعوذ باللہ سے دفع کیا گیا اور اپنے معائب کا اظہار اور عدم قدرت سابقہ کا

استحضار کیا گیا جس سے عجب بالکل دفع ہو گیا۔

جواب۔ یہ مفہوم غلط سمجھا گیا جس کا مبنی قیاس غیر الاختیاری علی الاختیاری ہے۔ تکلم اختیاری ہے اس میں اسباب مذکورہ مانع ہوں گے۔ اور علم بہذا المعنیٰ غیر اختیاری ہے اس میں وہ امور مانع نہ ہوں گے بلکہ قرب مع المبدء الفیاض اس کے انکشاف کا زیادہ سبب ہے۔

سوال۔ حالت موجودہ سے معلوم ہوتا ہے کہ احقر کو بجائے قرب خداوندی کے بعد ہوتا ہے اس میں سخت تشویش ہے کہ کیا صورت کیجائے کہ یہ حالت سند فع ہو۔

جواب۔ اذا انہدم المبنی انہدم المبنی

تربیت حصہ پنجم ص۲۲

بندی کو کسی کے نفع وضرر سے مطلب نہ ہونیکا مطلب

حال کمترین کے دل میں معلوم ہوتا ہے کہ تمام مسلمانوں کی خیر خواہی بلا دگئی ہے یہ قوت پہلے بھی تھی مگر یہاں آنے کے بعد بہت زیادتی پیدا ہو گئی کسی کو کسی مصیبت میں دیکھا نہیں جاتا۔ جہاں تک اس کی مدد ہو سکے ایسی طیب خاطر سے کرنے کو جی چاہتا ہے جیسے اپنے ضروری کام انجام دینے کو مگر اب اس سے بھی دل سرد کرنا پڑا کہ بندی کے لئے کسی کے نفع ضرر سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔ بعض اوقات اس کے ضبط میں تکلیف بھی ہوتی ہے۔

تحقیق۔ میرا یہ مطلب تھا کہ اس کا اہتمام نکرے یا جو نفع درجہ ضرورت تک نہ ہو اس کا قصد نکرے باقی عین وقت پر اگر اضطراراً کسی ضروری نفع ریاں معنی کہ اس کے عدم سے اس دوسرے کو کوئی ضرر ہو) پہونچانے کا تقاضا قلب میں پیدا ہو اس کو منع نہیں کرتا وہ نافع ہے۔

تربیت حصہ پنجم ص۲۲۹

مفضی الی المذموم خطرناک چیز ہے

سوال۔ بندہ کو چند امور میں عرصہ سے خلجان تھا اور بارہا ارادہ ہوا کہ ان کو جناب میں پیش کر کے رفع خلجان کروں مگر توفیق نہوئی آج بحمد اللہ توفیق اس کے عرض کی ہو گئی ہے۔ لہذا عرض کرتا ہوں۔ (۱) باجے کی آواز سے بجائے اس کے کہ اس کی طرف میلان ہوتا خداوند تعالےٰ کی محبت جوش مارتی ہے اور دل سے رونا آتا ہے اور عجیب سوزش اور درد کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور سماع آواز قصداً نہیں کیا جاتا۔ اب اس کے متعلق

دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا یہ صفت محمود ہے یا مذموم۔

جواب۔ یہ ایک اضطراری حال ہے جو خود تو مذموم نہیں لکونہ اضطراریا لیکن خطرناک ہے لافضائہ الی المذموم فی بعض الاحیان۔

حال۔ اور بر تقدیر اول گانا بجانا جو ایک حرام چیز ہے۔ امر محمود اور جائز کے لئے کیسے سبب ہو سکتا ہے۔

تحقیق۔ سبب ہونا تو بعید نہیں کالذنب للتوبۃ۔ سبب بنانا جائز نہیں۔ تربیۃ حصہ پنجم ص۲۵

اشعار سے دلچسپی بشرط عدم اکثار مذموم نہیں

حال۔ (۲) دوسری بات یہ ہے کہ مجھکو اشعار سے نہایت ہی دلچسپی ہے حتی کہ اگر کوئی شعر پڑھتا ہوتا ہے۔ اور میں کسی کام میں مشغول ہوتا ہوں تو نہایت ہی اضطراب ہوتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ کام چھوڑ کر اشعار سننے لگوں۔ بلا مبالغہ عرض کرتا ہوں کہ اگر کوئی خوش گلو شعر پڑھنے لگے۔ تو غالبا اگر مرا نہیں تو ہوش تو ذرا ہو جاؤنگا۔ بالخصوص خواجہ صاحب کے اشعار سے نہایت ہی دلچسپی ہے۔ یہاں تک کہ اگر اثنائے ذکر میں ان کا مضمون بھی یاد آجاتا ہے تو شوق دوبالا ہو جاتا ہے۔ اور ذکر میں بہت لذت معلوم ہوتی ہے اسی وجہ سے بندہ اشعار شوقیہ کو کبھی کبھی پڑھ لیا کرتا ہے۔ اور حضرت نے بھی دعوات عبدیت میں اس کی اجازت فرمائی ہے۔ اور علاوہ ذکر کے بھی وہ اشعار کہ جن میں مضامین عشقیہ ہوتے ہیں۔ پڑھا کرتا ہوں۔ مثلاً خواجہ صاحب کا شعر ہے ؎

وہ مے پلا کہ محبت میں تیری اے ساقی   ہوں مست ایسا کہ میری مجھے خبر نہ رہے

نہایت ادب سے یہ گذارش ہے کہ ایسی دلچسپی اشعار سے امر مذموم تو نہیں۔

تحقیق۔ نہیں بشرط عدم الاکثار فیہ۔

سوال۔ اور گاہے گاہے ازدیاد شوق کے لئے اثنائے ذکر میں یا ویسے پڑھنے کی اجازت ہے یا نہیں اور کوئی خطر تو نہیں ہے۔

جواب۔ نہیں بالشرط المذکور۔ تربیۃ حصہ پنجم ص۲۵

طریق سے ناواقفی کا علاج

حال۔ ہمیشہ سے مجھے نیند کا غلبہ رہتا ہے اور اب بہت زیادہ نیند آتی ہے سوتا ہوں تو پھر آنکھ جلد نہیں کھلتی۔ ہاں کچھ خوف ہوتا ہے تو کھل بھی جاتی ہے کیا کروں کہ خوف خدا کا غلبہ ہے

تحقیق۔ مطلقاً خوف خدا کا رنگ ایسا ہونا ضروری نہیں جس سے نیند اڑ جاوے یہ ہوسات ناشی ہیں ناواقفی سے سخت ضرورت ہے کہ احقر کی تالیفات خصوص مواعظ و تربیت کی جلدیں حرفاً حرفاً توجہ سے دیکھی جاویں کہ یہ اغلاط رفع ہوں۔ تربیتہ حصہ پنجم ص ۲۵۵

عربی کی طرح اردو الفاظ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو سکتے ہیں

سوال۔ اردو کے الفاظ اردو زبان کے اللہ کے ہو سکتے ہیں۔

جواب۔ جس توجیہ سے عربی ہو سکتے ہیں۔ اسی سے اردو ہو سکتے ہیں۔ تربیتہ حصہ پنجم ص ۲۶۶

گلزار ابراہیم سننا نافع ہے

سوال۔ میرا دل تفسیر سورہ یوسف کے سننے کو بہت چاہتا ہے۔ اگر آپ تحریر کریں تو میں سن لیا کروں۔

جواب۔ تفسیر سورہ یوسف سننے کی نسبت اگر گلزار ابراہیم سنو تو امید زیادہ نفع کی ہے کیونکہ اس میں نصائح زیادہ ہیں۔ مگر آدھے گھنٹہ سے زائد روزانہ مت سننا والسلام

تربیتہ حصہ پنجم ص ۱۴۶

خلافت کمیٹی کے متعلق مکاتبت ایک اجازت یافتہ کے چند خطوط کی نقل مع جواب

پہلا خط

مضمون۔ پہلا خط دستیاب نہیں ہو سکا لیکن اس کے مضمون کا دوسرے خط میں اعادہ کیا گیا ہے

جواب۔ اس مضمون کے اجزا مقتضی ہیں کہ ہر جزو کا جواب اس کے ساتھ مجتمع نظر آوے اور یہ کارڈ میں ممکن نہیں اگر جواب کے لئے لفافہ ہوتا تو جواب دیتا۔

دوسرا خط

مضمون۔ قصبہ ... میں اسلامی جلسہ تھا جس میں بھی برادر مکرم مولوی عبد الغنی صاحب مولوی حبیب الرحمٰن صاحب مولوی ابو الحسن صاحب مولوی عبد الغفار صاحب وغیرہ تشریف لائے احقر بھی گیا تھا وہاں سے واپسی کے بعد آج عنایت و شفقت نامہ جناب والا بجواب عریضہ احقر شرف صدور لایا میں اپنی غلطی و افسوس کو کیا لکھوں کہ میں نے لفافہ روانہ نہیں کیا چونکہ ہمدم کا مضمون سنکر نیز رسالہ میں جناب کے مضمون کی اشاعت

کی خبر سنکر فوراً کارڈ موجود تھا لکھدیا کہ کئی امور اس قسم کے قابل دریافت واقع ہوتے گئے مگر دریافت کی ہمت نہیں ہوئی وجہ اس کی محض یہ ہوئی کہ جناب کو شاید ان معاملات سے بوجہ قطع تعلق رہنے کے تکلیف نہ ہو مگر جناب کے اس نوازشنامہ سے بہت کچھ امید ہے۔

جواب۔ مع تقدیم الدین علی الہوی۔

مضمون۔ اس واسطے بغرض یاددہانی جناب کا مرسلہ کارڈ بھی ارسال خدمت ہے۔ جو کچھ مناسب ہو تحریر فرمایا جائے۔ احقر نے سابق کارڈ میں لکھا تھا کہ آج کل خلافت کے متعلق شورش ہو رہی ہے اور جناب کے متعلق ہمدم میں جو گفتگو تھانہ بھون میں ہوئی تھی صحیح غلط کر کے اشاعت ہو رہی ہے جس کا اثر شورش انگیز ہے۔

جواب۔ اس حکایت کی اگر کوئی غایت ہے تو اس کی تعیین ضروری تھی۔ اور اگر کوئی غایت نہیں تو بروئے حدیث پیشانی قابل ترک۔ خط کی پیشانی پر حضرت نے یہ حدیث تحریر فرمادی تھی۔ قال صلی اللہ علیہ وسلم من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ ۱۲ (ناقل)

مضمون۔ اور میں نے سنا ہے کہ جناب نے خلافت کمیٹی کے متعلق مضمون شایع کیا ہے

جواب۔ بالکل غلط

مضمون۔ لہٰذا اگر ہو سکے تو میرے دوست مولوی شبیر علی صاحب یا منشی رفیق احمد صاحب کو کارڈ کسی طرح پہونچ جاتا اور وہ پرچہ ہوتا تو وہ حضرات روانہ فرماتے اور جو کچھ جناب مناسب سمجھیں تحریر فرمادیں کارڈ سابق کا مضمون کچھ کم و بیش یہ تھا جس کے متعلق جناب نے جواب لکھا ہے باقی سوالات حسب ذیل ہیں اگر جواب مناسب ہو لکھا جائے (۱) خلافت کمیٹی جس نوع و طرز سے ہو رہی ہے جناب کی اس کی بابت کیا رائے ہے۔

جواب۔ وہ نوع اور طرز سوال میں نہ لکھنا اس پر مبنی ہے کہ مجھکو وہ نوع اور طرز معلوم ہے سو یہ کیسے معلوم ہوا کہ مجھکو معلوم ہے۔

مضمون (۲) جس امر کی کوشش اہل خلافت کمیٹی میں اس کی سہل صورت کیا ہو سکتی ہے۔

جواب۔ کیا یہ کسی حکم شرعی کی تحقیق ہے۔

مضمون۔ اور یہ کوشش ان کی حق ہے یا ناحق۔

جواب۔ کیسی کوشش اور کاہے کے لئے کوشش۔ ان کی تعیین کے بعد حکم شرعی کی تحقیق کا موقع ہے۔

مضمون۔ اس موجودہ حالت میں ترکوں کے ساتھ جو حالات و معاملات برطانیہ کے سنے جاتے ہیں اگر صحیح ہیں تو مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے۔

جواب۔ کیا میں نے بھی سنے ہیں اور کیا آپ کو اس کا علم ہے کہ میں نے کیا سنا ہے اگر یہ نہیں تو سوال فضول ہے یا نہیں۔

مضمون۔ (۴) اب تک بوجہ خموشی اکثر حضرات دیوبند و جناب والا کثیر طبقہ کلیۃً ساکت ہے۔

جواب۔ اس کی کیا غایت ہے۔

مضمون۔ ترک موالات اور معاملات کی بابتہ جناب کی کیا رائے ہے

جواب۔ ان الفاظ کی تفسیر کیا ہے پھر رائے کی تحقیق ضروری ہے یا حکم شرعی کی۔

مضمون۔ اپنا طرز عمل اب تک یہ ہے اس معاملہ میں کہ بالکل خموش ہوں لا و نعم کچھ نہیں کرتا اگر کوئی صاحب دریافت کرتے ہیں تو ان کو جواب دیدیتا ہوں۔ کہ میں زمانہ کی حالت سے واقف نہیں ہوں۔ کہ واقعی کیا ہو رہا ہے۔ اور نہ میں اپنے کو اہل الرائے سمجھتا ہوں۔ اس لئے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اگر مسئلہ اس کی بابت کوئی دریافت کرتا ہے تو کہدیتا ہوں کہ مشاہیر علماء سے رجوع کرنا چاہیئے۔ میری کیا ہستی ہے۔ قربانی کی بابت لوگوں نے دریافت کیا تو اس کا جواب دیدیا کہ ترک بقرہ بوجہ تالیف ہنود شرعاً ناجائز ہے

جواب۔ تو دوسروں کو اس طرز عمل سے کیوں توڑا جاتا ہے

مضمون۔ ۱۲؍ ستمبر ۲۰ء، ۲۷؍ ذالحجہ ۳۸ھ پرچہ ہمدم میں یہ مضمون شائع ہوا ہے کہ ۲۹ اگست کو تھانہ بھون میں خلافت کمیٹی ہوئی مولوی محمد خلیل صاحب ۸ بجے شب میں جناب کے پاس گئے سلام کیا جواب تک نہیں ملا پھر ۸ بجے دن کے گئے اور تخلیہ کی خواہش کی آپ نے فرمایا کہ یہ میرے دوسرے کام کا وقت ہے۔ پھر اجازت مسئلہ خلافت کے دریافت کی چاہی وہ بھی نہ ملی پھر تحریری اجازت چاہی اور وہ ملی۔ بشرطیکہ اگر جواب مذاق کے خلاف ہو تو معاف کیجئے گا۔ خیر پھر زبانی کچھ شروع کیا جناب نے فرمایا کہ میں کچھ سننا اور کہنا نہیں چاہتا کیونکہ اگر سکوت کروں گا تو آپ موافق سمجھیں گے

او انکار کروں گا یا آپ کے خلاف ہوگا ناراض ہونگے (ہذا خلاصۃ ما فی ہمدم) اس کی وجہ سے جناب کے خیالات کے لوگ جویاں ہیں۔

جواب۔ جو جویاں ہیں وہ آپ پوچھیں کیا آپ ان کے وکیل ہیں آپ کو کیا فکر پڑی۔

مضمون۔ اور خواہ مخواہ بدظن ہوتے ہیں کہ مسئلہ تک نہیں بتلاتے۔

جواب۔ تو بدظن ہونے سے کیا ضرر ہوا۔

مضمون۔ اگر مناسب ہو تو اس کی بابت یعنی خلافت کمیٹی کی بابت کچھ تحریر فرما دیں۔

جواب۔ اور اگر مناسب نہ ہو۔

مضمون۔ اگر ضرورت اس کی اشاعت کی ہوگی تو ان اطراف میں بالعموم شایع کر دیا جاویگا۔

جواب۔ مجھکو اسی پر تعجب ہوتا ہے کہ آپ اس فکر میں کیوں پڑ گئے۔

مضمون۔ اور جو آپ کی مصلحت اس کے خلاف ہو تو کم از کم ہم لوگ تو واقف ہو جاوینگے

جواب۔ واقعات سے واقفیت ضروری ہے یا احکام سے اور شق اول پر ناقل سے تصحیح نقل کا مطالبہ ہونا چاہیے یا میں تمام دنیا کو قصہ سناتا پھروں۔ مجھکو افسوس ہوا کہ آپ کے دل میں دنیا بھری ہے انا للہ۔

تیسرا خط

مضمون۔ آج نوازشنامہ جناب والا شرف صدور لایا اس کے دیکھنے سے از حد پریشانی ہوئی کہ جناب والا کو تکلیف پہونچی یا کچھ رنج ہوا۔ اعوذ باللہ من غضب اللہ و رسولہ و نائبہ۔ بخدا و اللہ ثم واللہ مجھکو بابت خلافت کمیٹی کچھ دلچسپی نہیں اور نہ تعلق اور نہ آجکل کے واقعی معاملات سے واقفیت اور نہ اس کی کچھ کنج وکلاؤ بلکہ اگر کوئی صاحب کبھی کچھ تقریر جامع مسجد وغیرہ میں اس کی بابت کرتے ہیں۔ تو میں سنتا بھی نہیں لوگوں نے اس کی بابت چندے دئے ہیں۔ مجھ سے بھی طلب کیا۔ میں نے وہ بھی نہیں دیا جس کی وجہ سے لوگوں کو زیادہ خیال ہوا۔ اور ناگوار ہوا۔ مجھ سے لوگوں نے بیان کی فرمائش کی میں نے انکار کیا۔ یہ حالت کارڈ روانہ کرنے کے قبل تک تھی۔ لیکن باعث تحریر کارڈ یہ ہوا کہ ہمدم میں مضمون جب آپ کے متعلق شایع ہوا۔ تو کئی شخصوں نے اس کو ایک بڑے عنوان سے از روئے طعن بیان کرنے شروع کئے۔ اور اس کے قریب معلوم ہوا کہ جناب نے اپنے قلم سے کوئی مضمون بھی شایع کیا ہے۔ جو الامداد یا کسی دوسرے

رسالہ میں طبع ہوا ہے ان دونوں امور کے اتفاقاً جمع ہونے سے دریافت کیا کہ کیا بات ہے جناب نے کارڈ کے جواب میں یہ تحریر فرمایا کہ اس مضمون کے اجزا مقتضی ہیں کہ ہر جزو کا جواب اس کے ساتھ مجتمع نظر آئے اور یہ کارڈ میں ممکن نہیں اگر جواب کے لئے لفافہ ہوتا تو جواب دیتا اھ اپنی غلط فہمی سے اس جواب کو دیکھکر بہت خوشی ہوئی اور افسوس ہوا کہ لفافہ کیوں روانہ نہیں کیا اور خیال کیا کہ اس کے متعلق جناب کچھ زیادہ لکھنا چاہتے ہیں۔ اس غلط فہمی کی بنا پر اپنی نادانی سے جو کچھ جی میں آیا دریافت کیا اب احقر اپنی نادانی پر سخت نادم ہے اب انشاء اللہ تعالیٰ ایسا نہ ہوگا مجھ سے بہت گستاخی ہوئی للہ معاف فرمائیے۔ جناب نے احقر کے اکثر سوالوں پر تنقیح فرمائی ہے اور استفہامی جملے میں سب کا جواب بالتفصیل لکھنا کیا ہے اجمالی جواب سب کا یہ ہے میرے کل سوالات ناشی از حمق تھے۔ جناب کے تنبیہ فرمانے سے تنبہ ہوا بس سب کا جواب ہو گیا۔ احقر نے ہمدم کا مضمون نقل کر کے لکھا تھا کہ خلافت کے متعلق واقعی جناب کی اگر کوئی تحقیق ہو مطلع فرما دیں۔ اگر ضرورت اشاعت کی ہوگی تو شایع کر دی جائیگی۔ ورنہ ہم لوگ خود تو واقف ہو جائیں گے جس کے موافق کاربند ہوں گے۔ اس کے جواب میں جناب نے تحریر فرمایا کہ واقعات سے واقفیت ضروری ہے یا احکام سے اور شق اول پر تامل ہے تصحیح نقل کا مطالبہ ہونا چاہیے - یا میں تمام دنیا بھر کو قصہ سناتا پھروں مجھکو افسوس ہوا کہ تمہارے دل میں دنیا بھری ہے انا للہ واقعی مجھ سے سخت غلطی ہوئی جناب کے اس تحریر فرمانے سے سخت جی گھبراتا ہے کہ تمہارے دل میں دنیا بھری ہے۔ شفیق حال زارم جناب ہی اس مریض لادوا کے طبیب ہیں جو کچھ ارشاد فرما دیں اس کے موافق عمل کروں۔ کیا تدبیر کروں کہ دنیا دل سے نکلجائے اور دین بھر جائے۔ طرز معاشرت بلا کم و کاست جناب کی مفارقت کے بعد یہ ہے کہ کسی شخص سے کوئی تعلق نہیں ہے محض اپنا کام تعلیم کا یا اپنے متعلقین کی خبر گیری و بس نہ اخبار دیکھتا ہوں نہ سنتا ہوں اگر دیوبند یا جناب کے متعلق کوئی خبر کہتا ہے تو سن لیا و بس اس جگہ کے امراء یا روساء یا کسی شخص سے کوئی تعلق نہیں کسی نے اگر کوئی بات دریافت کی جب ہی ان سے بقدر ضرورت گفتگو کرنا ہوتا ہے ورنہ نہیں۔ اب جو کچھ مناسب ہو تحریر فرمایا جاوے -

جواب۔ اس سے پہلا خط مع اس خط کے بھیجا جاوے تو جواب دوں۔

چوتھا خط

مضمون۔ نوازش نامہ جناب والا بجواب عریضہ احقر شرف صدور لایا جس کی پیشانی پر لکھا ہے کہ اس سے پہلا خط مع اس خط کے بھیجا جاوے تو جواب دوں۔ اھ۔ پہلا خط اتفاقاً خطوط کی تہ میں پڑ گیا تھا۔ بہت تلاش کیا کئی روز تک متواتر مگر نہیں ملا۔ آج مایوس ہو کر جواب معذرت لکھنے بیٹھا تو اتفاقاً مل گیا۔ جو لفافہ ہذا میں ملفوف ہے اسی وجہ سے کچھ جواب میں تاخیر ہوئی۔ مخدوم من بندہ سراپا تقصیر ہے۔ جناب کی شفیقانہ پرورش سے پروردہ ہے عتاب کا عادی نہیں۔ جناب کے احتمال ناراضی پر جان گھٹتی ہے۔ تمام زمین تنگ ہو جاتی ہے کام میں جی نہیں لگتا۔ نعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ وغضب نائبہ ؎۔

شکر نعمتہائے تو چندانکہ نعمتہائے تو　　عذر تقصیرات ما چندانکہ تقصیرات ما

خدا کے لئے معافی کی درخواست قبول فرما کر تسکین بخشی جائے اگر ممکن ہوتا تو بجائے خط کے خود ہی چلا آتا۔ لیکن مجبوری ہے اب کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کیا کروں۔ اگر دونوں عریضوں کی عبارت میں کچھ تعارض معلوم ہو تو محض نقصان عبارت وفہم احقر سے ناشی ہے بہرصورت معافی کی درخواست۔

جواب۔ میرے استفسارات کا جواب نہیں دیا گیا۔ معافی جو چاہی گئی میں انتقام کب لے رہا ہوں مگر انقباض وتکدر امر غیر اختیاری ہے اس کے ازالہ پر قادر نہیں معلوم نہیں کب تک اثر رہیگا۔

پانچواں خط

حال۔ بعد سلام مسنون وآداب خادمانہ گذارش آنکہ عرصہ سے خیریت مزاج گرامی معلوم نہونے سے قلق ہے خدا کرے جناب خوب اچھی طرح سے ہوں۔ امید کہ خیریت مزاج عالی سے مطلع فرمایا جاؤں۔ احقر کے بعض عریضہ کے جواب میں جناب نے تحریر فرمایا تھا کہ مجھکو افسوس ہے کہ تمہارے دلمیں دنیا بھری ہے۔ انا للہ اھ کترین نے علاج اس کا دریافت کیا جناب نے لکھا کہ اس سے سابق کا خط روانہ کرو تو جواب دونگا۔ احقر نے روانہ کیا۔ اور معافی چاہی تو جناب نے تحریر فرمایا کہ میں انتقام تو لیتا نہیں کہ معافی چاہتے ہو باقی تکدر وانقباض امر غیر اختیاری ہے معلوم نہیں کب تک رہیگا۔ اس جواب کے بعد احقر نے بالقصد دس بارہ

روز خط نہیں لکھا کہ خط نہ لکھنے سے میرا خیال نہ ہوگا۔ تو انقباض بھی نہیں رہیگا۔ اور آپ بھول جائینگے۔ اب پھر اس سابق مرض کے متعلق گذارش ہے کہ میرے دل میں سے دنیا کس طرح نکلے گی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت اس میں کیسے بھرے گی کوئی علاج تحریر فرمایا جاوے کہ میں کیا کروں۔ احقر اپنے تعلیم کے کام میں مشغول ہے۔ تعلقات خویشاوندی اہل وعیال وابستہ ہیں۔ ورد وظائف معمولی طریقہ سے ادا ہوتے ہیں۔ نماز اہتمام سے معہ تہجد کے ادا ہو جاتی ہے۔ باقی آجکل کچھ کاہلی دامن گیر رہتی ہے طبیعت میں نشاط و شورش نہیں ہے۔

تحقیق۔ ابھی تک ہے اور معلوم نہیں کب تک رہیگا۔ باقی اس کا علاج میرے ہی بتلانے پر موقوف نہیں اپنے پیر بھائیوں میں سے جس پر اطمینان ہو اس سے رجوع کیجئے۔

چھٹا خط

حال۔ نوازشنامہ بجواب عریضہ نیاز شرف ہوا میری حالت بمصداق ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

نہایت ابتر ہو رہی ہے۔ اے حکیم امت مسیحائے وقت شفیق حال زار جب مجھ کندہ ناتراش کو اصلاح و تربیت سے اس قابل بنا دیا کہ آدمی کی صورت سمجھ میں آگئی جو کچھ میری اصلاح یا درستگی حالت تھی وہ محض حضور کی شفقت سے تھی۔ اب جبکہ پھر احقر کی حالت خراب ہو رہی ہے کون نجات دے سکتا ہے۔ آپ کے سوا اب میں کس سے رجوع کروں حضور میری حالت نور قمر کی طرح شمس ہدایت آنجناب سے مستفاد تھی۔ اب میرے منخسف کو سوائے تجلی شمس کے چارہ نہیں ؎

مالی سوی قرعی لبابک حیلۃ   مالی سوی عجز الیک وسیلۃ

جناب کے اس خط کے بعد مجھکو کسی طرح چین نہیں ہے۔ نہ ہنسی آتی ہے نہ بکا طاری سکتہ کی حالت ہے کام کرتا ہوں۔ مگر نہیں جانتا کہ کیا کرتا ہوں۔ بات لوگوں سے کرتا ہوں اور لوگوں سے سنتا ہوں۔ لیکن دماغ کسی اور کام میں ہے معلوم ہوتا ہے۔ جیسے مفلوج عضو بے حس ہو جاتا ہے۔ وہ ہی حالت میرے قلب کی ہو رہی ہے۔ جب سے حضور کو تکدر و انقباض پیدا ہے کھاتا ہوں پیتا ہوں۔ لیکن شکم بھر کھایا نہیں جاتا دبلا ہو گیا ہوں لوگ پوچھتے ہیں تمہاری طبیعت کیا خراب ہے کیا حالت ہے میں کیا کہوں

اور کس سے اپنے درد کا اظہار کروں اے حضور جس ذرہ کے اندر آفتاب کی شعاع سے چمک آگئی ہو۔ اگر آفتاب پر بدلی آجائے تو اس روسیاہ ذرہ کو کون چمکا سکتا ہے ہاں اگر آفتاب خود شفقت کرکے اپنی تمازت سے بدلی کو بدلدے۔ تو ممکن ہے۔ اے مربی حقیقی کے نائب انقباض و تکدر کے دفعیہ کی میں کون صورت اختیار کروں کیا کروں جس سے یہ غبار مٹ جاوے فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم کو یاد کرکے توقع ہے کہ آپ ہی بتلائیے کہ اب میں کیا کروں میری حالت کی درستگی کس طرح ہوگی مجھکو اپنے مرض کا احساس بھی کامل طریقہ سے نہیں ہے۔ جناب نے کسی خاص وجہ سے تحریر فرمایا تھا کہ تہاری دل میں دنیا بھری ہے۔ اے حضور اب میں اس کو کیسے نکالوں۔ حتی الوسع حدود شرعیہ سے متجاوز نہیں ہوتا معمولات میں بقدر امکان دریغ نہیں کرتا باقی اوقات میں شغل تعلیم و تعلم ہے۔

تحقیق۔ آپ کو یاد نہیں فاثابکم غما بغم یہ جب قصداً کیا گیا ہے تو اس کو ختم اپنی رائے سے کروں گا۔ یا دوسروں کی رائے سے کیا اس سے پہلے کسی خط میں میں نے یہ نہیں لکھا ہے کہ اپنے پیر بھائیوں سے اپنا علاج کرائیں او نحوہ   تربیۃ السالک

مسمریزم کے اثر سے پاگل ہونیوالے کا علاج

سوال - میں ایک بزرگ معمر ایک سو بیس برس والے ...... نام موجود ہیں دنیا داروں کا ان کے پاس ہجوم ہے آمدنی بھی بکثرت جائدادیں خریدیں اس عمر میں مزارعت کرتے ہیں۔ ایک شخص یہاں کے رئیسوں سے ...... نام صاحب جائداد اور سرکاری نوکر تھے۔ ان پیر صاحب کے دام میں پھنسے ان کو یہ شغل بتلایا کہ پرہ بینی پر نظر جماؤ اور میرا تصور کرو وہ کرنے لگا۔ اور عرصہ تک کیا آنکھیں سرخ ہوگئیں۔ اور آنکھوں پر پانی اتر آیا اور آنکھوں سے پانی جاری ہوگیا۔ پیر صاحب سے عرض حال کیا تو فرمایا کہ آنکھوں سے آنکھوں کو ملاؤ جب پیر سے آنکھیں ملائیں کیا اثر ڈالا کہ جدھر دیکھتے ہیں پیر صاحب کی شکل ہر چہار سو دکھائی دینے لگی اونکے یہاں وصول یہی ہے کہ خدا پیر کی شکل میں دکھائی دیتا ہے کہ جس سے اب وہ واصل ہوگئے ہر وقت اس مسمریزی اثر سے اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے ان ہی کا تصور بندھ گیا۔ یہی شغل تقریباً پانچ چھ سال تک رہا۔ اب وہ شخص پاگل ہوگیا دماغ

ماؤف ہوگیا تقویت دماغ کے لئے بہت روپیہ صرف کیا سب نے یہی کہا کہ دماغ پر کوئی اثر پڑا ہے اگر وہ اثر ہٹ جائے تو دماغ صحیح ہوسکتا ہے الغرض سب کچھ تدبیریں کرچکا کچھ مفید نہیں۔ اب مجنونانہ کیفیت ہے کچھ دنوں زنجیروں سے باندھکر رکھا گیا۔ اب کچھ سنبھلا ہے ایک ماہ کا عرصہ ہوا میرے پاس آیا تھا میں نے کہا اثر مسمریزم کا ہے۔ کوئی مرض نہیں ہے۔ میں نے ان سے سورہ بقرہ پڑھنے کو کہا۔ اور تمام قرآن پر سرسری نظر ڈالنے کو اور یہ کہا روز تھوڑی دیر میرے پاس آیا کیجئے اور آیات شفا لکھکر پینے کو کہا اور یہ کہدیا کہ اس پیر کا اگر تصور آجائے دفع مت کرو۔ قصداً۔ اور قصداً مت لاؤ چند روز کچھ فائدہ ہوا یہاں تک کہ نیند بھی اچھی طرح آنے لگی اور ایک روز کہتا تھا۔ کہ میں بالکل اچھا ہوں تقریباً بیس پچیس روز اسی حالت پر گذرے پھر پانچ چھ روز سے نیند کم آتی ہے اور کچھ حالت متغیر ہے اسی پیر نے پھر اس کو بلایا تھا۔ میں نے منع کردیا ہے اس لئے گیا نہیں چونکہ یہ بیچارہ بھلا اچھا آدمی تھا اگر حضور توجہ فرمادیں تو امید صحت ہے لہٰذا کوئی تدبیر فرمایئے۔ اور ایسے شہر میں کئی اونہیں کے سودا کے سودائی ہیں پیر کیا ہیں خاصہ راہ زن ہیں۔ برائے خدا کوئی توجہ فرمایئے یہ عریضہ اس مریض کے اصرار سے بھیجتا ہوں۔

جواب: السلام علیکم بیچارہ مظلوم کا حال معلوم کرکے سخت افسوس ہوا لیکن ما جعل اللہ من داء الا وقد جعل لہ دواء انشاء اللہ تعالیٰ ان کا حال درست ہوجاویگا اگر صحیح تدبیر کا التزام کیا گیا۔ وہ تدبیر جو میرے خیال میں ہے یہ ہے۔

(۱) کسی حاذق شفیق طبیب کے مشورہ سے مقویات دماغ و مفرحات قلب و مقللات سودار کا استعمال بالالتزام کرنا چاہئے۔ (۲) ایسے مباح مشاغل میں لگنا چاہئے جن سے طبیعت میں نشاط ہو جیسے سیر و تفریح انہار و اشجار سے (۳) کسی وقت تنہا نہ رہیں۔ (۴) کوئی کام ایسا نہ کریں جس میں قوت فکریہ زیادہ صرف ہو۔ (۵) ایسا بھی کوئی کام کرتے رہیں جس میں اعتدال کے ساتھ قوت فکریہ صرف ہو بشرطیکہ اس سے دلچسپی بھی ہو مثلاً کوئی دستکاری اگر جانتے ہوں یا صلحاء و انبیاء یا سلاطین عادل کے تذکرے یا مواعظ کا مطالعہ (۶) دماغ کی تدہین روغن کدو یا کاہو سے (۷) اگر اسکا کبھی تصور آجاوے تو کسی دوسرے ایسے بزرگ کا جس سے عقیدت و محبت ہو اس طور

سے تصور کرنا کہ گویا یہ بزرگ محقق اس مبطل کو مار کر ہٹا رہے ہیں۔ اور وہ بھاگا جا رہا ہے اور جو تدبیریں آپ نے تجویز کی ہیں۔ وہ بھی جاری رہیں اور یہ نئی تدبیریں مزید براں انشاء اللہ تعالےٰ شفا ہو جاویگی۔ اور اس شخص سے ہرگز نہ تو ملیں نہ ایسے شخص سے ملیں جو اس سے خصوصیت رکھتا ہو یا اس کا تذکرہ کرے۔ والسلام۔ تربیۃ السالک

آثار انہماک وحدۃ الوجود

حال۔ پہلے ذکر کے وقت میں تو اپنی زبان سے اللہ اللہ کہتا تھا مگر قلب کے اندر انا اللہ متصور ہوتا تھا۔ اب حضور کی شفقت اور ترحم فدیانہ سے پہلے سے زاید حضور قلب رہتا ہے مگر انا اللہ کا وہم بھی نہیں ہوتا۔

تحقیق۔ الحمد للہ وہ بھی اثر تھا انہماک فی الوحدۃ کا۔

حال پہلے مظاہر میں اس درجہ ظہور معلوم ہوتا تھا کہ سبز گھاس پر پیر رکھنا یا چراغ کے سامنے کشف ستر سوء ادب معلوم ہوتا تھا۔ اب یہ اضطراری حالت جاتی رہی اس میں نقصان یہ تھا کہ قلب سے ذہول ہو گیا تھا۔

تحقیق۔ فیہ ما تقدم آنفا۔ تربیۃ السالک

بینائی قائم رکھنے کا عمل۔

حال۔ عرصہ ہوا کمترین نے ایک بزرگ سے سنا تھا کہ (الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب ابن اسحٰق ابن ابراہیم) نماز کے بعد پڑھکر انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لینے سے آنکھوں کی روشنی قائم رہتی ہے کمترین یہ عمل کیا کرتا تھا۔ مگر یہ خیال پیدا ہوا کہ حضور سے عرض کر لوں مبادا کوئی خرابی ہو جو بادی النظر میں نہ معلوم ہوتی ہو۔ اس کے پڑھنے کے وقت انبیاء علیہم السلام کی طرف مطلقًا توجہ بھی نہیں ہوتی تھی بلکہ صرف یہ خیال ہوتا تھا کہ ان اسماء میں اس فائدے کے لئے ایک اثر مثل ادویات کے ہے۔

تحقیق۔ جواز کے لئے یہ کافی ہے لیکن کمال توحید کے خلاف ہے بجائے اس کے یہ بہتر ہے کہ یا نور، بار یا ۱۲ بار پڑھکر یہی عمل کیا جاوے۔ تربیۃ السالک

استفادہ از اموات

حال۔ حضرت کی تالیفات میں کہیں دیکھا ہے کہ صاحب نسبت کے مزار پر جانے سے اتنا فائدہ ہوتا ہے کہ نسبت

میں قوت اور ترقی باطنی ہوتی ہے نسبت میں قوت اور ترقی ہونے سے کیا مطلب بحالت حیات تو اہل اللہ سے یہ نفع ہوتا ہے کہ وہ اپنی قوت علمیہ عملیہ حالیہ سے طالب کو مستفیض کرتے ہیں اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اعمال ظاہری باطنی میں طالب کی قوت وترقی اور اعمال حسنہ کی توفیق ہوجاتی ہے اور اخلاق ظاہری باطنی سب درست ہوجاتے ہیں اور میرے خیال ناقص میں بعد ممات کے استفاضہ روحانی اس طور سے ہو نہیں سکتا ہے کیونکہ وہ مثل زندہ بزرگ کے اپنے اعمال ظاہرہ باطنہ سے استفاضہ پہونچانے سے معذور ہوتے ہیں۔ پھر یہ روحانی استفاضہ کس نوع کا حضرات اہل اللہ کرتے ہیں۔ اور اس کا احساس صاحب نسبت کو جبکہ وہ صاحب کشف بھی ہو کس نوع کا ہوتا ہے۔

الجواب۔ اعمال سے جو احوال حاصل ہوتے ہیں جیسے محبت خشیت وغیرہا یہ کبھی غیر راسخ ہوتے ہیں۔ کبھی راسخ اور راسخ ہونیکے اسباب مختلف ہوتے ہیں۔ کبھی تعلیم کبھی دعا کبھی صحبت گو صاحب صحبت کا قصد بھی نہ ہو جیسے آگ کی مصاحبت سے پانی گرم ہوجاتا ہے اور یہ صحبت جیسے احیاء کی نافع ہوتی ہے۔ اسی طرح اموات کی بھی جبکہ دونوں کی روح میں مناسبت ہو جو کہ شرط فیض ہے پس جبکہ صاحب مزار صاحب نسبت ہو اور زائر بھی صاحب نسبت ہو اور دونوں کی نسبت میں تناسب ہو اس سے زائر کے احوال حاصلہ میں رسوخ و استحکام ہوجاوے۔ اسی کو ترقی و قوت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور نسبت کا رسوخ وجدانی ہونے کے سبب وجدان سے مدرک بھی ہوجاتا ہے۔

سوال۔ اور اہل اللہ کی قبر سے استفاضہ حاصل کرنے کا بطور صوفیہ کیا طریقہ ہے اور ان کے مزار پر حسن اتفاق سے اگر جانا کبھی ہوگیا تو کیا کرنا چاہیئے تاکہ ان کے فیضان روحانی سے طالب مستفیض ہو۔

الجواب۔ اول کچھ پڑھکر بخشے پھر آنکھیں بند کرکے تصور کرے۔ کہ میری روح اس بزرگ کی روح سے متصل ہوگئی ہے اور اس سے احوال خاصہ منتقل ہوکر پہونچ رہے ہیں۔

تربیۃ السالک صفحہ ۱۲۹

استفادہ از اہل قبور

حال۔ ہم لوگ مولانا اسمٰعیل قریشی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں ان کا مزار میرے موضع میں ہے

اکثر ان کے مزار پر جاکر فاتحہ پڑھ آیا کرتا ہوں۔ بزرگوں سے سنتا ہوں کہ کاملین میں سے تمہے علاوہ ایصالِ ثواب کے اور بھی کوئی ذریعہ ایسا ہے جس سے ان کا فیض مجھ تک پہونچے۔ اس صورت میں کہ ایسا عمل کرنے سے میرے باطنی حالات پر کسی قسم کا نقصان نہ واقع ہو چونکہ جناب والا کی اکثر تصانیف میں اس ناکارہ نے دیکھا ہے کہ بزرگانِ دین کی قبور سے بھی فیض حاصل ہوتا ہے اس وجہ سے یہ خواہش ہوئی۔

تحقیق۔ فاتحہ کا ثواب پہونچاکر مزار کے پاس آنکھیں بند کرکے یہ تصور کرکے بیٹھ جائے کہ میرا قلب ان کے قلب سے متصل ہے۔ اور اس سے میرے قلب میں نور آرہا ہے

تربیۃ السالک صفحہ ۳۲

سوال۔ کبھی مزار ہائے مقدسہ کی زیارت کو جانا میرے لئے مفید ہے یا نہیں نہ بغرض عبرت بلکہ بقصد فیض جیسا کہ اہل کشف نے لکھا ہے۔

جواب۔ اکثار مناسب نہیں گاہ گاہ مضائقہ نہیں کسی قدر مفید ہے۔ تربیۃ السالک صفحہ ۶۰

اموات سے درخواستِ دعاء کا ثبوت نہیں

سوال۔ کسی نبی یا ولی کے مزار پر جاکر بواسطہ ان کے دعا کرنا کہ فلاں حاجت ہماری رفع ہوجاوے۔ یا ان سے اس قسم کی درخواست کرنا ان کے مزار پر نزدیک سے جاکر بعد سلام زیارت مسنونہ کہ آپ مقرب خدا ہیں، ہمارے لئے دعا فرمادیں۔ کہ ہماری فلاں حاجت رفع ہوجاوے سائل کی درخواست وہ حضرات سنکر دعا کردیتے ہیں یا نہیں اور اس قسم کی سماعت کا عقیدہ جبکہ قریب سے ہو ان کے مزار پر جاکر کوئی بات کہی جاوے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب۔ سماع میں تو اختلاف ہے اکثر اہل کشف اس کے قائل ہیں مگر ان سے درخواست دعا کسی دلیل سے ثابت نہیں۔ کیونکہ ان کو دعاء کا اختیار دیا جانا کہیں منقول نہیں البتہ ان کے توسل سے دعا کرنا ثابت ہے۔

سوال۔ سماع اموات سلام زیارت قبور کے تو لوگ قائل ہیں کہ اموات سن لیتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔

الجواب۔ خود اس میں بھی اختلاف ہے۔

سوال۔ لیکن یہ تحقیق نہیں کہ اس کے علاوہ بھی وہ حضرات جو ان سے درخواست کیجائے

سنکر دعا کر دیتے ہیں یا حرف سلام ہی تک سنتے ہیں۔ بہرحال اس کے متعلق کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے۔ مطلع فرما کر تشفی بخشی جاوے۔

الجواب۔ اوپر تفصیل لکھ چکا ہوں۔ تربیۃ النور صفحہ ۱۳۱

وحدۃ الوجود و وحدۃ الشہود کی تفسیر بذریعہ کشف

حال۔ صحو و شعور کے ساتھ کا البرق الخاطف یہ حالت پیش آئی کہ اپنی فنائیت و عجز و ناتوانی و ضعف پر نظر اور وحدت حق کی بقا و اثبات کا حضور اور شہود وحدت کے سامنے بحکم کل شیٔ ہالک الخ ہر شے لاشے کالعدم مثل قطرہ پیش بحر نظر میں ہیچ معلوم ہوئی سعدی رح ؎

رہ عقل جز پیچ در پیچ نیست　　بر عارفاں جز خدا ہیچ نیست
ہمہ ہرچہ ہستند ازاں کمتر اند　　کہ با ہستیش نام ہستی برند

اس معنی کرکے حقیقت کل حق و ہمہ اوست معلوم و مکشوف ہوئی چنانچہ قایل کہتا ہے ؎

تو جزوے و حق کل است گر روزے چند　　اندیشۂ کل پیشہ کنی کل باشی

یہاں نہ جزو کل معلوم ہوتا ہے اور نہ کل جز۔ بلکہ جز کی انانیت اور خودی کہ حجاب دوئی اور شرک خفی ہے بغلبہ نور وحدت اور عظمت حق کی مغلوب ہوجاتی ہے ؎

تا او نشوی ولے اگر جہد کنی　　جائی برسی کز تو دوئی برخیزد

حافظ ؎

میان عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست　　تو خود حجاب خودی حافظ از میاں برخیز

جامی رح ؎

رفت از میاں ہمیں خدا ماند خدا　　الفقر اذا تم ہو اللہ اینست

ظاہر ہے کہ نور عظمت آفتاب کے غلبہ سے ستارہ کی انانیت مغلوب اور مستتر ہوجاتی ہے اس معنی کرکے ستارہ اپنے تئیں مغلوب اور ہیچ پاکر کل آفتاب معلوم کرے تو یہ معلوم کرنا اس کا حق معلوم ہوتا ہے اسی طرح شہود نور وحدت حق اور عظمت ذات کے غلبہ سے انانیت اور خودی اپنی مغلوب ہوتی ہے اور اس معنے کرکے کل حق اور ہمہ اوست معلوم و مکشوف ہوتا ہے اور علاوہ اس کے موحدین عاشقین اور عارفین کی نظر میں بھی باعتبار اثبات و بقا و عظمت حق و جامعیت صفات کاملہ کے وحدت حق کل اور

بہت معلوم و مشہود ہوتی ہے اور کثرت کہ اعتباراً بہت ہی ان کی نظر میں باعتبار فنائیت مردہ اور ضعیف اور بہت تھوڑی معلوم ہوتی ہے مثنوی ؎

جملہ معشوق است و عاشق پردۂ   زندہ معشوق است و عاشق مردۂ

اس معنی کر کے بھی موحدین کل حق و ہمہ اوست کہتے ہیں۔ اور قطع نظر وحدت و کثرت ذات بیچون و بیچگون مبرا و منزہ از فہم ادراک سے وراء الوراء ہے ؎

در کوی لاتعین حیرانی ست حیرت   وحدت در و نگنجد کثرت چہ کار دارد

اور نہ اس معنی کر کہتے ہیں کہ وحدت و کثرت کل ایک ذات واحد ہے اور یہ ذوق و حال کہ سب کو ایک ذات کہیں سب کے خلاف ہے تعالی اللہ عن ذالک علواً کبیرا۔ اور مغلوبین و ملحدین کا تو یہی مذاق ہے کہ فرق حادث و قدیم اور خالق و مخلوق میں نہیں کرتے اور سب کو ایک ذات واحد جانتے ہیں و لاموجود الا اللہ کے تحت میں خدائی کا دم بھرتے ہیں خوب کسی صاحب ذوق نے کہا ہے مثنوی ؎

جملہ مخلوق اند اے انس و جان   اوست قیوم زمین و آسمان
دارد از سر تا قدم تنزیہ صرف   پاک ذاتش ہست از تشبیہ صرف
در حقیقت جملہ او نبود روا   گو منزہ ہست از ما و شما
گر ہمہ حق در نظر آید ترا   نیست ہرگز فی الحقیقت ہکذا
چونکہ غالب گشت بر تو عشق او   در نظر می آید او ہر چار سو

گمان غالب ہے کہ صوفیہ مغلوبین بغلبہ سکر و حال مغلوب و معذور مثل قلم در دست کاتب مرفوع القلم مسلوب العقل ہو کر یا ملحدانہ ہر شے کو متحد مع الحق اور اس کا عین جان کر شطحیات وغیرہ ہیں سے کہتے ہیں۔ اور جب یہ وہم خوب ترقی کرتا ہے اور تعین کے درجہ کو پہونچتا ہے تو فرق نہیں کر سکتے ہیں۔ اور عینیت کے قائل ہو جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ احکام شرعی میں سست ہو جاتے ہیں۔ اور محبت میں کمی ہو جاتی ہے اور بعضے بالکل عبودیت کے اعتقاد سے نکل کر الوہیت کا دم بھرتے ہیں۔ چنانچہ مدعیان مذاق زیادہ تر اسی قسم کے ہیں۔ اور باقی وجود عارف النادر کالمعدوم ہے کہ فرق کر کے ان مہلکات سلوک سے بچے۔ اور دوسروں کو بھی بچا دے۔

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد   گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

واللہ اگر شیخ کامل کی صحبت کا ظل اور عنایت خداوندی شامل حال نہ ہوتی تو یہی حالت اس ہیچداں کی ہوتی۔ مثنوی ؎

بے عنایات حق و خاصان حق گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

اور فرق وحدت وجودی اور شہودی کا بھی ذوقاً معلوم ہوا یعنی وجودیہ کل اور ہمہ کی ہستی کو معناً اور ذوقاً کالعدم اور غیر موجود سمجھتے ہیں اس معنے کرکے ہمہ اوست اور لا موجود الا اللہ معلوم کرتے ہیں۔ اور شہودیہ معناً تو کالعدم اور غیر موجود ضرور سمجھتے ہیں۔ لیکن ذوقاً نفی نہیں کرتے ہیں۔ مجازاً سب کی ہستی معلوم کرکے ورار اس کے شہود حق معلوم کرتے ہیں۔ فرق اتنا ہوا کہ وجودیہ مجاز کو ذوقاً غیر موجود سمجھتے ہیں۔ اس معنے کرکے ایک وجود موجود کا شہود رکھتے ہیں۔ اور ہمہ اوست کہتے ہیں۔ شہودیہ غیر موجود نہیں سمجھتے اس معنے کرکے ایک کا شہود رکھتے ہیں۔ اور ہمہ زاوست کہتے ہیں ؎

توحید نزد صوفی صاحب سیر تخلیص دل ست از توجہ غیر۔

اول میں لذت وکیفیت وشورش ومستی اور انانیت وخطرات مغلوب ہو جاتے ہیں۔ اور اگر فہم سلیم نے یاوری نہ کی تو خوف ضلالت کا ہے اور ثانی میں استقلال وجمعیت وحضور دائمی ہے۔ وحضور مع الحال ہے اور یہ حضور مع الشعور اول سے ثانی افضل معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ انبیا علیہم السلام نے اسی کی دعوت فرمائی ہے اس کی تحصیل کے لئے مکلف نہیں کیا جو کچھ ذوق ناقص میں آیا کما ہو عبارت والفاظ میں لانے سے قاصر رہا۔ مگر تاہم محض بخیال اصلاح اپنے کچھ ضبط کر لیا۔ ورنہ میں کیا اور میرا ذوق وحال وعلم وعمل کیا۔ دعاء خیر فرمائیے کہ جب مرے تو خاتمہ بخیر ہو جاوے اور دنیا میں صبر وشکر اور رضا بالقضاء، وتوکل وتسلیم اور توجہ الی الحق واستغنا عن الخلق اور محبت وخوف حق کے ساتھ گذر بسر ہو جاوے اللہ بس باقی ہوس فقط زیادہ والسلام۔

تحقیق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ مبارک ہو آپ کے یہ احوال نہایت محمود ہیں خصوص شہود کی افضلیت کا ذوقاً منکشف ہونا حال رفیع ہے اللہ تعالی ترقی واستقامت وتوفیق سلوک علی منہاج النبوۃ نصیب فرماوے اور اسی پر ہمارا اور آپ کا خاتمہ فرماوے یہ تو احوال کے متعلق لکھا گیا۔ باقی علوم کے درجہ میں یہ امر قابل اظہار ہے کہ جزو اور کل کا

اطلاق بالمعنے المتعارف مراد نہیں کہ محال عقلی وسمعی ہے۔ بلکہ بطور استعارہ کے تابعیت کے اعتبار سے اس کا اطلاق کیا گیا ہے۔ یعنی حادث کو بوجہ تابعیت کے جزو سے اور قدیم کو بوجہ متبوعیت کے کل سے تشبیہ دیگئی گو کیفیت تابعیت و متبوعیت کے متماثل نہیں جیساکہ ظاہر ہے۔ تربیۃ النور صـ۱۶۲

جامع دعاؤں کے علاوہ خاص خاص دعاؤں میں حکمت

سوال دعا۔ اللھم اتنا فی الدنیا الخ ایک جامع دعا ہے اس کے علاوہ اور بہت سی دعاء ہیں اب میں خیال کرتا ہوں کہ جب ہم نے ایک باغ مانگ لیا ہے جس میں گلاب لیمو نارنگی وغیرہ کل اشیاء موجود ہیں پھر علیحدہ علیحدہ لیمو نارنگی مانگنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس میں میرے عقیدہ کی درستی فرمادیں

جواب۔ حق تعالیٰ کے دربار میں خشوع وخضوع بڑی چیز ہے۔ تجربہ ہے کہ خاص خاص چیزوں کے مانگنے میں زیادہ خشوع خضوع ہوتا ہے۔ اس واسطے احادیث میں جامع دعاؤں کے علاوہ خاص خاص مقاصد کی بھی دعائیں آئی ہیں۔ تربیۃ النور صـ۲۱۱

مسجد میں سونا

حال۔ بعض وقت تنہائی کے لئے مسجد میں سوتا ہوں کیونکہ جہاں لوگوں کی ذرا سی آواز بھی آتی ہو نیند نہیں آتی۔ اسلئے مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھکر اعتکاف کی نیت کرلیتا ہوں۔ بعد اس کے سوتا ہوں مسافر شرعی نہیں ہوں۔ اور بجز مسجد کے تنہائی کی جگہ کم ملتی ہے۔ اب گذارش یہ ہے کہ حیلہ مذکور سے مسجد میں سونا جائز ہے یا نہیں۔ جو ارشاد ہوگا ویسا ہی کیا جاویگا۔

جواب۔ اس مصلحت سے جائز ہے۔ تربیۃ النور صـ۲۱۳

نوافل میں سورہ واقعہ کو نیت ایصال ثواب و دفع فاقہ پڑھنا

سوال دو رکعت نماز سورہ واقعہ سے پڑھتا ہوں اس میں یہ نیت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کو مردگان امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحوں پر بخشے اس کے ضمن میں یہ نیت بھی ہوتی ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ رات کو سورہ واقعہ ایک دفعہ پڑھنے سے کبھی فاقہ نہیں رہیگا اب عرض یہ ہے کہ یہ دونوں نیتیں کیسی ہیں۔

جواب۔ کچھ حرج نہیں۔ دفع فاقہ کا قصد اس لئے کرتا کہ اطمینان رزق سے دین

میں اعانت ہوگی دین ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خاصیت بیان فرمانا اس کی محمودیت کی دلیل ہے۔ البتہ جو عملیات خاص قیود کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں اور عامل ان کی دلیل سے زائد موثر سمجھکر گویا اثر کو اپنے قبضہ میں سمجھتا ہے وہ عملیات طالب حق کی وضع کے خلاف ہیں۔ تربیۃ السالک صـ۲۱۴

سالک کو تصنیف وغیرہ میں مشغول ہونے کی شرائط

سوال۔ میرے ذہن میں بعض کام متعلق لکھنے پڑھنے کے آیا کرتے ہیں۔ اور وہ مفید ہوتے ہیں مثلاً کسی کتاب کا ترجمہ کرنا۔ یا طلبہ کے لئے کوئی مفید مضمون یا کسی درسی کتاب میں کچھ حاشیہ وغیرہ اس قسم کے امور کی طرف مشغول ہونا میرے لئے بہتر ہے یا حتی الوسع ضروری امور پر اقتصار کروں طلب کی حالت کا تقاضا تو یہ ہے کہ ضروریات میں سے بھی بہت ضروری امر کو رکھوں۔ باقی سب کو ترک کر دوں۔ اور دوسری مقتضیات کو مانع جانتا ہوں۔ جناب کے نزدیک جو امر انفع ہو اس سے مطلع فرماویں۔

جواب۔ امر اول میں دو امر کا اندازہ کیجئے ایک اپنے ضعف و قوت طبیعت کا دوسرے اس کا کہ یہ شغل ضروریات میں تو مخل نہ ہوگا۔ اگر دونوں امر کی طرف سے اطمینان ہو تو نفع متعدی میں اجر عظیم ہے۔ ورنہ اپنا کام مقدم ہے۔ تربیۃ السالک صـ۲۱۵

غیر واجب فدیہ صوم کی صورت میں زکوٰۃ ادا کرنا

سوال۔ میری ایک دادی نے اپنی کل جائداد میرے نام ہبہ کر دی ہے جس پر میرا قبضہ اور تصرف ہے۔ صدقہ خیرات کرنے کی ان کی بہت عادت ہے چونکہ اب وہ بہت ضعیف ہوگئی ہیں اس وجہ سے روزہ رمضان شریف کا نہیں رکھ سکتیں انھوں نے کہا کہ میرا فدیہ دیدو اب ان کے پاس کوئی جائداد یا کوئی مال و اسباب نہیں ہے۔ ایسی صورت میں ان کو فدیہ دینا واجب ہے یا نہیں اگر واجب نہیں ہے اور محض ان کی تسلی کے لئے فدیہ کا حساب جوڑ کر ایک رقم دیدوں اور اپنے دل سے یہ ارادہ اور نیت کر لوں کہ یہ رقم زکوٰۃ کی جو مجھ کو ادا کرنا چاہیئے اس کو دیتا ہوں کہ مستحقین کو اپنے ہاتھ سے دیدیں تو ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا سمجھی جاویگی یا نہیں؟

جواب۔ ہاں زکوٰۃ ہو جاویگی کیونکہ ان کے ذمہ فدیہ واجب نہیں مگر اپنے محسن کے

ساتھ ایسا ہو کہ کرنا خلوص کے خلاف ہے اور یہ عجب ہے کہ ہم اپنے شرائط سے صحیح ہو ورنہ سوال مکرر کیا جاوے۔ تربیۃ النور صـ۳۰۹

ماسوای اللہ کی نیستی کے متعلق ایک شبہ اور اس کا جواب

حال بعض اوقات نماز کے اندر اپنے وجود ہستی کا خیال پیدا ہوجاتا ہے تو آخر میں نطفہ کے بعد زمین کی مٹی اس کے بعد معدوم نظر آتا ہے۔ کما ھو مفاد قولہ تعالیٰ ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئًا مذکورًا۔ مگر یہ نہیں پتہ چلتا کہ ہستی کی حقیقت کیا ہے کہ اس نے لاحق ہو کر اس حالت سے اس حالت میں کر دیا اور یہاں یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ ایک وقت میں معدوم تھا مگر یہ نہیں سمجھ میں آتی کہ اس وقت بھی معدوم ہوں لیکن تو درجہ قال میں سمجھتا ہوں کہ اپنی ہستی بلکہ تمام عالم کی ہستی ایک زبردست ہستی کا پرتو ہے اور پرتو کا وجود بمقابل اصل معدوم ہے ورنہ کالعدم تو ضرور ہے مگر یہ حالت نہیں ہوجاتی اور چونکہ اس حالت کا محمود ہونا عقلاً مسلم ہے اس لئے اس کی تمنا ہوتی ہے۔ مگر جب یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس حالت کا حصول یا ورود اختیار عبد سے خارج ہے محض عنایت اور وہبی ہے تو اس کی فکر بیکار معلوم ہوتی ہے۔ لیکن شبہ یہ پیدا ہو گیا کہ اگر خارج عن الاختیار ہوتا تو شارع کی جانب سے مطالبہ کیوں ہوتا۔ فان قولہ علیہ الصلوۃ والسلام۔ واعبد ربک کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک امر الی تحصیل تلک الحالۃ اشارۃ وقول صاحب المثنوی ؎

آئینہ ہستی چہ باشد نیستی　　نیستی بگزیں گر ابلہ نیستی

امر الی تحصیلہا صراحۃ افہذا ینبغی لی ان تحصیلہا فی اختیار العبد والا یلزم تکلیف مالا یطاق فدلونی الی حقیقۃ الامر ماجورین وارجو منکم الدعاء لحصول التوفیق کما یحب ویرضیٰ ربنا ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم

تحقیق۔ یہ حالت درجۂ اعتقاد میں اختیاری ہے وبحمد اللہ حاصل ہے۔ اور درجہ حال میں غیر اختیاری ہے اور جن نصوص میں امر ہے ان کا یہ مدلول نہیں نہ اشارۃً نہ صراحۃً ولیس ہذا معنیٰ قولہ علیہ السلام اعبد اللہ الخ واما قول المولوی نیستی بگزیں فالمراد آثارہ من التذلل والانکسار وعدم الدعویٰ والاضمحلال واستحضار الوجود الحقیقی والتسلیم

الیہ والمفوض لہ۔ تربیۃ النور ص۳۱۶

تصرف متخیلہ

حال۔ عرصہ تین روز کا ہوا تین حالت جدید پیش آئی۔ ایک یہ کہ شب کو ایسا معلوم ہوا کہ کوئی عورت قلب کی طرف بائیں جانب سے آکر جھک رہی ہے۔ میں نے لاحول پڑھا اور بائیں جانب تھک تھکا دیا تین بار پھر کمترین کیا دیکھتا ہے کہ کچھ صورتیں عجیب و غریب بنکر سامنے آگئیں۔ حضور کا کمترین نے تصور کیا وہ دفع ہوگئیں۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ قلب سے دھواں نکلنا شروع ہوا نہایت جوش کے ساتھ مگر کمترین حضرت حق ہی کی طرف متوجہ رہا۔ تھوڑی دیر میں سمٹ گیا۔

تحقیق۔ اسلم ایسے موقع میں یہ ہے کہ دفع کا بھی قصد نہ کرے بعض اوقات یہ بھی ایک مشغلہ ہوجاتا ہے۔ بس کام میں لگا رہنا چاہیے مقصود کی طرف متوجہ رہکر۔

حال۔ قلب میں جو بھاپ معلوم ہوتی تھی جس کی نسبت حضور نے فرمایا تھا کہ (فان فیہا خطراً ای خطر) بہت زمانہ ہوا کہ قلب میں ایک عجیب حالت پیدا ہوئی تھی۔ وہ یہ کہ قلب میں گدگدی اٹھتی تھی۔ اور ایک سرور ہوتا تھا یہاں تک کہ احتمال ہوتا تھا کہ غسل نہ کرنا پڑ جائے۔ تو خیال کو اور طرف متوجہ کردیتا تھا۔ پھر یہ حالت مٹگئی قلب میں جو بھاپ معلوم ہوتی تھی اب نہیں معلوم ہوتی۔

تحقیق۔ میری عبارت صحیح نہیں پڑھی گئی میں نے لکھا تھا فان فیہا خطراً ای خطر چنانچہ ی پر تشدید بھی لگادی تھی۔ یعنی کیسا کچھ خطرہ ہے۔ مطلب یہ کہ سخت خطرہ ہے اور مرجع فیہا کا صرف بھاپ نہ تھی بلکہ مجموعہ حالات جو اس کے قبل سے مذکور ہیں اس پرچہ میں دیکھنے سے تعیین ہوگی۔

حال۔ لرزہ اور بخار نے اب تو بہت ضعیف کردیا۔ باری کے روز تو ہوش ہی نہیں رہتا جناب مولوی سعید الزماں صاحب اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماویں جو مجھ عاجز کی ایسے وقت میں دستگیری فرماتے ہیں۔ باری کے روز بوجہ ضعف کے دو چار قدم چلنے سے بھی معذور ہوجاتا ہوں مگر وہی بزرگوار مددگار رہتے ہیں وہ بھی عنقریب جانے والے ہیں۔ اور کمترین اب بہت ضعیف ہوگیا۔ اب ہمت کام نہیں دیتی اجازت رخصتی کی چاہتا ہوں۔

تحقیق - بہت بہتر حالت موجودہ میں یہی مناسب بھی ہے۔ تربیۃ السالک ص ۴۲۵

حال - حالت ذکر میں کچھ صورتیں ظاہر ہوتی ہیں یعنی ایک مدور حلقہ کے اندر سر سے کمر تک آدمی کی صورتیں معلوم ہوتی۔ جب تک آنکھ بند رکھتا ہوں نظر کے سامنے موجود رہتی ہیں نہایت بدصورتیں دکھائی دیتی ہیں۔ ہندو قطع کی صورتیں یعنی بڑی بڑی مونچھ ڈاڑھی ندارد نہایت کریہ منظر اور کبھی کبھی چارپایہ جانوروں کی صورتیں اور کبھی پرند جانوروں کی صورتیں دکھائی دیتی ہیں مگر فرق یہ ہے کہ آدمی کی صورت مثل فوٹو کے بعینہٖ موجود رہتی ہے اور جانوروں کی صورت متحرک ہوتی ہے یعنی یکے بعد دیگرے نظر سے گذرتی رہتی ہے یہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ہے اس کے لئے نہایت پریشان ہوں۔

تحقیق - پریشانی کی کوئی بات نہیں متخیلہ میں صورتیں تو ہر قسم کی پہلے سے ہیں چونکہ ذکر میں یکسوئی ہوتی ہے اسلئے متخیلہ کا تصرف مدرک ہوجاتا ہے۔ اور جب یکسوئی نہیں ہوتی دوسری اشیاء کی طرف توجہ اس ادراک پر غالب رہتی ہے۔ التفات نہ کیجئے خود بخود غائب ہوجاویگی

تربیۃ السالک صفحہ ۴۴۵

شعر: "بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا، غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا" ملیح آبادی

حال - احوال خادم گندہ کا یہ ہے: (۱) افسوس استقامت اور استقلال آج تک احقر کو نصیب نہیں ہوا سخت پریشان ہوں بعض دفعہ تو خوب ذوق شوق ہوتا ہے اور معمولات کی ادائیگی اوقات مقررہ پر ہوتی ہے خشوع خضوع حضور قلب بھی ہوتا ہے اور بعض اوقات یہ حالت ہوتی ہے کہ معمولات کی ادائیگی میں بے حد تساہل ہوتا ہے قطعی ادا کرنے میں طبیعت نہیں لگتی جوں توں ہمت کر کے طبیعت پر زور دیکر بیٹھتا ہوں مگر پھر اس قدر نیند کا غلبہ ہوتا ہے کہ نیند کے مارے بیتاب ہوجاتا ہوں۔ اور طبیعت سونے پر مجبور کرتی ہے مجبوراً سوجاتا ہوں۔ نیند کے سبب سے اوقات مقررہ کو تبدیل کیا مگر افسوس تبدیلی بے سود ثابت ہوئی اور دوسرے اوقات جدیدہ مقررہ میں وہی حسب بالا حالت پیش آئی یعنی جب ذکر کے لئے بیٹھا نیند کا غلبہ ہوا۔ بدیں سبب سخت پریشانی کا سامنا ہے۔ افسوس کہیں میں مردود تو نہیں دعا بھی کرتا ہوں مگر اب تک استقامت میسر نہیں۔ الامداد میں تربیۃ السالک سے میں اپنے لوگوں کی حالت کو پڑھتا ہوں تو حسرت بھی ہوتی ہے کہ افسوس ایک ہم

کمبخت اور ایک یہ لوگ ہیں ہم سے خاک بھی نہیں ہوتا اور یہ شعر یاد آتا ہے ؎

بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا
غم ہمکو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

تحقیق - اس شعر میں بے ادبی ہے۔ سخت احتیاط واجب ہے۔ بجائے اپنی کمی کے اعتراف کے اپنے محسن پر اعتراض ہے۔ تربیۃ النور صـ ۳۲۱

حفاظت مال کا عبادت ہونا

سوال - فدوی اس سے پہلے عریضہ میں تحریر کر چکا ہے کہ میرے بھائی کا انتقال ہو گیا۔ جو میرے اس درجہ مشفق و مربی تھے کہ مجھکو دنیا کی کسی طرح کی فکر ان کے سامنے نہ تھی۔ ہر قسم کا میرا اور تمام گھر کا بار وہ ہی اٹھائے ہوئے تھے۔ تمام جائداد کا کام خود ہی کرتے تھے۔ مجھکو کسی بات کی خبر تک بھی نہ تھی۔ یہاں تک کہ مجھکو اپنی آمدنی کا بھی حال معلوم نہ تھا۔ تمام میرے گھر کا انتظام بھی خود ہی انجام دیتے تھے۔ ان کی حیات میں تمام دن میرا پڑھنے پڑھانے میں گذرتا تھا۔ تمام دن دس بارہ سبق پڑھاتا تھا۔ دوپہر میں آرام بھی بمشکل ملتا تھا روز مرہ مدرسہ جاتا تھا۔ عصر کے بعد بلاناغہ ورد جو حضور نے تعلیم فرما دیا پڑھ لیتا تھا۔ رات کو بھی مطالعہ سے بہت کم فرصت ملتی تھی۔ کام کی کثرت سے کسی سے بات کرنی دشوار ہوتی تھی۔ رمضان شریف میں بھی فرصت نہ ملتی تھی۔ اگرچہ کسی قسم کی لیاقت اس ناکارہ کو اتنی عمر میں حاصل نہ ہوئی۔ لیکن اتنی عمر اسی شغل میں حق تعالیٰ نے صرف کرائی جیسی فارغ البالی فدوی کو حاصل تھی اب زمانہ میں کم لوگوں کو میسر ہے۔ اب بھائی مرحوم کے انتقال کے بعد سارا بار جائداد وغیرہ کا میرے ذمہ پڑ گیا۔ کہ جس سے سخت پریشانی ہے جو فدوی بیان نہیں کر سکتا۔ میں اس کام سے بالکل ناواقف ہوں کبھی کیا ہی نہیں حساب سے محض ناواقفیت ہے اس وجہ سے سخت پریشانی کا سامنا ہے۔ آج ان کے انتقال کو ۲۳ روز ہوگئے۔ دن رات فکر سے خالی نہیں گزرتا) ایک لڑکا بھائی مرحوم کا ان کے انتقال سے انیسویں دن انتقال کر گیا۔ فدوی کے یہاں ان پانچ ماہ میں چار موتیں ہو چکیں ان کے صدمہ سے دل اس قدر کمزور ہو گیا ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا اور پھر اس کام کا فکر تمام مشاغل چھوٹ گئے اس وقت جو فدوی کی حالت ہے بس حق تعالیٰ ہی مدد فرمائیں۔ اگر کسی وقت فرصت ملی تو اسم ذات غیر معین مقدار میں پڑھ لیتا ہوں۔ ابھی تک اوقات منضبط نہیں ہوئے اور کوئی چارہ کار سمجھ میں نہیں آیا۔

جو کچھ حضور کا حکم ہے فدوی حاضر ہے۔ موت ہر وقت پیش نظر رہتی ہے۔ ان کے یتیم بچے ہیں ان کی تربیت کا بار بھی میرے ہی ذمہ ہے۔ جس سے بہت خوف ہے کہ کہیں ان کے حقوق میں کوتاہی نہ ہو جائے۔ آج کل جائداد کے کام میں سخت دشواریاں ہیں۔ خصوصاً مجھ بے وقوف و ناواقف کے واسطے حضور دعا فرمادیں کہ حق تعالے میری مدد فرمادیں۔ اب جیسے میرے واسطے حکم ہو اس سے مطلع فرمایا جاوے۔

جواب۔ اپنے مال کی حفاظت بھی عبادت ہے۔ خصوص جبکہ دوسرا طریقہ معاش نہ ہو اور بدون انتظام معاش کے دل جمعی نہ ہو۔ اور بدون دلجمعی کے طاعت نہ ہو جب اس وقت عام طبائع ضعیفہ کی یہی حالت ہے۔ نیز یتامیٰ کی نگرانی بھی عبادت ہے جبکہ ان کا کوئی نگراں نہ ہو جب یہ عبادت ہے تو عبادت سے کیا گھبرانا۔ رہا پریشانی سو اس کا سبب ناواقفی ہے اور یہ عارضی ہے اور عارضی بھی سریع الزوال پس ایسی سریع الزوال پریشانی جو سبب ہو جاوے جمعیت دائمہ کی قابل تحمل ہے۔ اور اس عارض کے سبب جو ناغہ وغیرہ ہو جاوے قابل گوارائی ہے۔ پس جب تک کام قابو میں نہ آوے ضرور اس میں دخل دیں اور توجہ رکھیں۔ اور ناواقفی کا تدارک کسی واقف خیرخواہ کو شریک کرنے سے کرلیں جب کام قابو میں آجاوے پھر مناسب انتظام کرکے تفرغ للعبادت کی صورت نکال لیں۔ کہ اس وقت یہ آسان ہوگا۔ اور ایسے تفرغ کے میسر ہونے تک اوراد میں اختصار کو گوارا کرلیں مگر مداومت کی کوشش کریں۔ اور اہل اللہ کے ملفوظات اور حالات کا مطالعہ کبھی ناغہ نہ کریں خواہ روزانہ پانچ ہی منٹ کے لئے ہو۔ تربیۃ النور صفحہ ۲۴۳

التزام مالایلتزم کا بدعت ہونا

حال۔ کچھ عرصہ سے بندہ کا یہ معمول ہوگیا ہے کہ کسی دنیاوی معاملہ میں ناکامی کی خبر سنکر قبض ہوجاتا ہے اور بعد نماز دو رکعت نفل برائے دفع قبض پڑھ لیا کرتا ہوں یا اگر کوئی امر اطمینان دہ سنتا ہوں تو خوشی ہوکر دو رکعت نماز نفل شکریہ حالت بسط کا ادا کرتا ہوں۔ یہ طرز عمل اچھا ہے یا نہیں۔

تحقیق۔ اس کا التزام بوجہ چندے بدعت کی حد میں آجاویگا۔ تربیۃ النور ص۲۴۴

مجذوب سے برتاؤ

حال۔ ۳؍ رمضان ہفتہ کے روز ظہر کے لئے دوکان پر وضو کر رہا تھا۔ ایک شخص برہنہ پا محزون و مغموم خشک لب آنکھوں

میں قدرے آنسو دکان کے سامنے آکر کھڑے ہوئے اور مجھے دیکھنا شروع کیا چند سکنڈ کے بعد میں نے پوچھا کیا کام ہے۔ کہا کچھ نہیں۔ اتفاق سے دونوں نوکروں میں سے اس روز کوئی نہ تھا نہ آنے کی دوسرے روز امید تھی میں نے ان سے کہا کہ نوکری کروگے کہا ہاں کیا تنخواہ لوگے۔ کہا کھانا اور کپڑا میں نے نام پوچھا کہا سکندر شاہ بادشاہ مجھے ہنسی آگئی پوچھا روزہ سے ہو کہا نہیں صبح کو پانی پی لیا تھا یہ یاد نہ تھا کہ روزہ رکھنا چاہئیے میں نے کہا کھانا کھایا کہا نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہ کھایا کہا ملا نہیں میں نے کہا کہ مانگ لیا ہوتا۔ کہا ہم (تیز لہجہ میں) مانگا نہیں کرتے خود اگر کوئی دے کھا لیتے ہیں۔ میں نے کہا اب کھاؤگے کہا ہاں۔ اب میں نے دیا چنے مرمرے بیسکر دکان پر کھانا شروع کر دئے میں نماز پڑھتا رہا۔ پھر میں نے کہا کہ میری نوکری کرکے نماز پڑھنا پڑیگی۔ روزہ رکھنا پڑیگا۔ کہا پڑھونگا رکھونگا۔ میں نے کہا جوتہ پہننا پڑیگا۔ کہا پہنونگا۔ غرض میں نے اپنا پرانا جوتہ دیا وہ ان کے پیر میں درست ہوا۔ اسی دن میرے ساتھ کانپور میں آئے۔ راستہ میں میں جب ان کے قریب بیٹھا خاص قسم کا سکون جیسا حضرت کے خلفاء کے قریب بیٹھنے میں قلب کو حاصل ہوتا ہے۔ وہ پایا۔ بعض بعض باتیں بے معنی بھی کیں خطرات کا جواب اکثر زبان سے اعضاء کی کسی حرکت سے دیا۔ شب کو کانپور میں قریب قریب ساری رات مصلی پر مراقبہ میں رہے۔ یہ ان کے پاس رہنے والوں سے معلوم ہوا صبح کو ان کے جید میلے کپڑے بدلوائے نہانے کی جگہ بتادی۔ شربت انار سے احقر نے روزہ کھولا تھا۔ ریل میں ان کو بھی پلایا۔ غذا بھی لطیف اور مفرح ہوئی۔ سحری کو دودھ کھایا۔ غرض ان سب اجزاء سے ان میں نشاط پیدا ہوگیا۔ حزن جاتا رہا۔ تیسرے دن پھول باغ میں برہنہ پا گھاس اور شبنم پر ان کو دیر تک پیدل چلایا۔ باقی حزن بھی جاتا رہا۔ اس وقت انھوں نے کہا کہ مجھے ۳ ملکوں کی خدمت سپرد ہے۔ میں نے کہا مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں کہنے لگے اب میں جاؤنگا۔ میرا چھ مہینے انتظار کرنا میں نے کہا کہ میں ایک گھنٹہ بھی انتظار نہ کرونگا۔ البتہ کہکر جانا بلا کہے جانا۔ چنانچہ سہ شنبہ ۲ رمضان کو چلے گئے۔ جن لوگوں نے ان کو دیکھا تھا وہ سب ان کے معتقد ہوگئے۔ اور کہنے لگے مجذوب ہیں۔ مجذوب کے چلے جانے کے بعد بعض لوگوں نے کہا کیوں جانے دیا۔ میں نے کہا کہ مجھے کسی بندہ سے اگر نفع کی امید ہو وہ صرف اپنے

مولانا ہیں۔ اللہ تعالیٰ عرصہ دراز تک ان کو ہمارے سر پر قائم رکھیں۔ آمین ثم آمین۔ کسی دوسرے کے آنے سے مسرت نہیں جانے سے رنج نہیں خدمت کر دینا کسی کی گنجائش کی حالت میں یہ مہمان کا حق ہے۔ ہمارے ذمہ اس میں کوئی ہو عام یا خاص مجذوب ہو یا سالک جاہل ہو یا عالم بہرحال تیرہویں دن جمعہ کو وہ پھر راستہ میں ملے اور میری ساتھ آئے۔ کہا بھوک لگ رہی ہے کھانا کھائیں گے۔ میں نے کہا گھر میں اگر کچھ ہوا لاتا ہوں۔ ورنہ یہ مشکل ہے کہ روزہ دار بے روزہ دار کے لئے پکائے۔ چنانچہ چند روٹیاں اور دال تھی وہ لایا۔ انھوں نے کھائیں کہا اور لاؤ۔ جاکر دیکھا تین روٹیاں اور تھیں دو دونوں لڑکیوں کے لئے چھوڑ دیں ایک اور لا کر دی ساتھ کیلئے انھوں نے صرف نمک طلب کیا تھا۔ وہ بھی لا دیا وہ روٹی بھی کھالی۔ نمک بچ رہا مجھسے کہا لے لو میں نے کاغذ میں باندھ کر پلیٹ میں رکھ دیا۔ جیب سے کوڑیاں نکالیں اور بجانا شروع کیا۔ پھر مجھے کہا لوگے میں نے کہا دیدو گے لیلونگا چنانچہ دیدیں۔ تیرہ تھیں بارہ سالم اور ایک جھنجھنی اور ایک گول ٹین کا ٹکڑا جو چاندی کی دونی کی برابر ہے۔ اس کے بعد میرے قلب کی جانب خود سے متوجہ ہوئے میں بھی خاموش بیٹھا رہا۔ دیر تک متوجہ رہے۔ بعد ختم توجہ دیر تک دعا مانگی اور کہا کہ کل ہم چلے جاویں گے۔ میں نے کہا اختیار ہے میں روکتا نہیں جمعہ کو بھی ایک کرتا کہنہ ٹوپی پرانا جوڑا اپنا میں نے دیا وہ بدل کر میلا مجھے دیکر چلے گئے ہفتہ کو سہ بارہ ابھی تک تو آئے نہیں مگر چند لوگوں نے یہ کہا کہ کانپور ہی میں ہیں۔ میں نے سن لیا خدا کے فضل سے وسوسہ بھی ملاقات کرنے کا نہیں آیا۔ نمک اور ٹین کا ٹکڑا کوڑیاں رکھی ہیں حاضری کے وقت دکھاؤنگا۔ خدا جانے کیا قصہ ہے۔ میری سمجھ میں تو کچھ صحیح طور پر آیا نہیں مگر سمجھنے کی فکر ہے اور اسی واسطے اس قدر تفصیل سے اس مضمون کو حضرت کی خدمت میں عرض کیا ہے۔ حضرت کو اگر بلا تعب اور بغیر زیادہ سوچنے کے کچھ معلوم ہو مطلع فرمائیں کچھ بھی پریشانی ہو ہرگز ہرگز ذہن پر بوجھ نہ ڈالیں۔ مذکورہ چیزوں کو میں کیا کروں مطلع فرماویں

تحقیق۔ بیساختہ جو حقیقت اس معاملہ کی ذہن میں آئی وہ عرض کرتا ہوں ظاہراً وہ مجذوب تھے آپ نے جو ان کی ساتھ برتاؤ کیا کہ خدمت سے تعلق اور توجہ سے بے تعلقی یہی کرنا چاہیے تھا۔ آپ کو جو وہ چیزیں دے گئے یہ دنیا ہی ہے جو اکثر ان لوگوں کی عنایت کا منتہیٰ ہے جواب کا طلب کرنا تو اچھا نہ ہوتا مگر جب بلا طلب آئی ہے اور بے حاجت کی چیز تو خدا تعالیٰ کی

نعمت کی قدر اور شکر کرنا چاہیئے۔ کھانے کی اجناس میں نمک کو رکھدیجئے اور مال تجارت میں اس ٹین کے ٹکڑے کو اور اگر وہ سیلا جوڑا محفوظ ہو تو اثاث البیت میں اسکو رکھدیجئے اور چونکہ ان کے حواس کی درستی میں شبہ ہے اس لئے اس ہبہ کے جواز میں بھی شبہ ہے اسلئے شرعی قانون کے موافق ان سب چیزوں کے متعلق ایک یادداشت بھی لکھکر رکھدیجئے۔ اور ورثہ کو اس کی اطلاع دیدیجئے اس کا یہ مضمون ہو کہ فلاں فلاں چیزیں ایک ایسے شخص کی امانت ہیں جب وہ ملے اسکو دیدی جاویں اور اگر وہ نہ ملے تو اسکی قیمت مساکین کو دیکر یہ چیزیں آپ کی مملوک سمجھی جاویں۔ بلکہ بہتر یہی کہ آپ ہی قیمت بھی دیدیں اور یہ بھی لکھدیں کہ مالک آجاوے تو اس کو دیدیں جیسا کہ لقطہ کا حکم ہے اور نہ آئے تو خیر۔ تربیۃ البو صـ ۶۳

نسبت الی الاسباب میں حکمت

حال۔ چندروز سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے سب خدا کے حکم سے ہوتا ہے اسباب کو کوئی دخل نہیں بموجب مضمون لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ کے

تحقیق۔ اس دخل میں حقیقی کی قید اور ضروری ہے۔

حال۔ اور جو کچھ مصائب یا انعامات بندہ پر وارد ہوتا ہے سب خدا کی طرف سے ہے اگر کوئی شخص میرے سامنے کوئی حادثہ کو اسباب کی طرف نسبت کرے تو مجھے بہت برا معلوم ہوتا ہے اور جی جلتا ہے

تحقیق۔ اس میں طبعاً کی قید اور ضروری ہے۔

حال۔ دل میں یہ خیال ہوتا ہے جب خدا کے سوا اور کوئی خالق و مالک نہیں پھر اسباب کیطرف کیوں نسبت کیجاوے۔ بلکہ غیر کی طرف نسبت کرنا ایک نوع شرک معلوم ہوتا ہے۔ اگر کسی دوسرے شخص سے بات چیت کرتے وقت اگر کسی شے کی نسبت اسباب کی طرف ان کے مذاق کے لحاظ سے کروں تو فی الفور قلب میں گرانی سی معلوم ہوتی ہے۔ اور شرک خفی کیطرح معلوم ہوتا ہے دل میں توبہ کرتا ہوں غرض اسباب کی طرف کسی شی کی نسبت کو جی نہیں چاہتا ہے۔ اگر دوسرا کرے تو مجھے برا معلوم ہوتا ہے باوجودیکہ علماً یہ سمجھتا ہوں کہ عادۃ اللہ اکثری حیثیت سے ایسی جاری ہے کہ جو کام ہوتا ہے ترتیب اسباب سے ہوتا ہے اور خداوند کریم نے اسبابوں میں خاص خاص تاثیر بھی رکھی ہے گو گاہے گاہے بلا اسباب بھی بعض کام ہوجاتا ہے مگر تاہم اکثر اوقات اسباب ہی کی ساتھ مقصود حاصل ہوتا ہے بناءً علیہ مجازاً اسباب کی طرف نسبت کردیا جاتا ہے اگرچہ خدا کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے اس میں جو کچھ خرابی ہو مہربانی فرماکر اصلاح فرماویں۔

تحقیق۔ کچھ قیود تو اوپر لکھدی ہیں ایک امر اور قابل تنبیہ ہے وہ یہ کہ عوام جو اسباب کی طرف

واقعات کی نسبت کرتے ہیں اس میں ایک بڑی علمی مصلحت ہے۔ وہ یہ کہ اکثر عوام کے قلب میں حق تعالیٰ کا عشق کم ہے اور حوادث بعض طبعاً ناگوار ہوتے ہیں اگر ان لوگوں کی نظر اسباب پر نہ ہو اور براہ راست حق تعالیٰ کی طرف نسبت کریں تو حق تعالیٰ کی طرف سے قلب میں ناگواری و کراہت پیدا ہو۔ تو نسبت الی الاسباب وقایہ ہے اس کا یہ بڑی حکمت ہے اس حکمت پر نظر کرکے عوام کی اس نسبت کو رحمت اور غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ تربیۃ النور صفحہ ۴۸۳

ایصال ثواب

سوال۔ ایک مخلص حضرت کے ایک عزیز قریب کا انتقال ہوا تو بندہ مع ایک صدیق کے تعزیت کیلئے گیا اور بھی لوگ موجود تھے۔ صاحب موصوف نے مجھسے اور میرے ساتھی سے متوفی کے لئے ایک ایک قرآن مجید پڑھکر ثواب بخشنے کی فرمائش کی بلحاظ معمولات روزانہ فرمائش واقعی بڑی سخت معلوم ہوئی مگر صاف انکار نفس تعزیت کے منافی ہوکر صاحب موصوف کے ملال خاطر کا باعث ہوگا اس خیال سے نہ کیا اور بلاچون وچرا وعدہ کرلیا اور اسکو پورا بھی کیا طبیعت میں خلوص تکلف پیدا کیا گیا۔ اس صورت کی نسبت حضور رہنمائی فرمادیں کہ ایسے موقعہ پر بلا خیال خاطر شکنی صاف انکار کردیا جائے یا کیا کروں۔

جواب۔ اس وقت نرمی سے یہ کہدیا کہ میں عنقریب عرض کرونگا پھر بذریعہ تحریر نرمی سے جو عذر موجود ہو اظاہر کردیا۔ اور جتنا ممکن ہوا اس کا وعدہ کرکے تسلی کردی۔ تربیۃ النور صفحہ ۵۰۵

مسئلہ وحدۃ الوجود کے متعلق لوائح جامیؒ کا حل

سوال۔ لوائح جامی لائحہ بست ونہم میں مذکور ہے کہ پس عالم ظاہر حق است وحق باطن عالم عالم پیش از ظہور عین حق بود وحق بعد از ظہور عین عالم بلکہ فی الحقیقت یک حقیقت است وظہور وبطون و اولیت و آخریت از نسب و اعتبارات اوئند دوسرے مواضع میں بھی ایسا ہی مذکور ہے جیسا کہ لائحہ ہیزدہم میں ہے پس نیست درخارج الا حقیقی واحد کہ بواسطہ تلبس بشیون وصفات متکثرہ ومتعدد می نماید نسبت بآنان کہ در مضیق مراتب محبوس اند و باحکام و آثار آں مقید۔

اول سے آخر تک بہت جگہ اس میں ایسا ہی مضمون ہے اس کا مطلب حل نہیں ہوا بہت مرتبہ مطالعہ کرچکا توقع قوی ہے کہ جواب شافی مرحمت فرمایا جائے۔

الجواب۔ یہاں ایک اصل ہے اور بعض اصطلاحات ہیں ان کے استحضار سے ایک یہ عبارت کیا غالباً تمام لوائح حل ہوجائیگی۔ وہ یہ کہ محقق فی الخارج ان حضرات کے نزدیک صرف ایک وجود واجب ہے اور دوسرے موجودات اس وجود حقیقی کے ساتھ ایک خاص تعلق رکھنے کے سبب متصف بالوجود ہیں

اور اس تعلق کی کیفیت ان حضرات کے نزدیک ایسی ہے جیسے متصف بالعرض کا تعلق متصف بالذات کے ساتھ اس بنا پر موجود بالذات صرف ذات حق ہے اور ممکنات موجود بالعرض اسی مرتبہ میں ممکنات کو غیر موجود بھی کہدیا جاتا ہے جیسے جالسین سفینہ کو غیر متحرک مرتبہ بالذات میں کہا جا سکتا ہے اور چونکہ موجود بالعرض مشاہد ہے اور موجود بالذات غیر مشاہد اس لئے عالم کو ظاہر حق اور حق کو باطن عالم کہدیا پس ظاہر و باطن کے وہ معنی نہیں جس معنی کر روح کو باطن انسان اور جسد کو ظاہر انسان کہا جاتا ہے بلکہ ظاہر بمعنی مظہر و باطن بمعنی ذی مظہر ہے فلا اشکال اور چونکہ مابہ الاتصاف بالذات و مابہ الاتصاف بالعرض شے واحد ہے محض تغائر اعتباری ہوتا ہے اسلئے ان دونوں متغائرین بالاعتبار کو ایک دوسرے کا عین کہا جا سکتا ہے۔ اور اس مابہ الاتصاف کے اعتبار سے دونوں اتصاف کو اور پھر ان دونوں اتصاف کے اعتبار سے دونوں متصف کو بھی تجوزاً و تسامحاً عین کہنا صحیح ہو سکتا ہے اور در حقیقت حکم عینیت کا خود ان دونوں حیثیتوں میں ہے پس اس بنا پر عالم اور حق کو عین کہدیا اور اس میں قبل ظہور و بعد ظہور دونوں حالتیں اصل میں متساوی ہیں۔ مگر چونکہ قبل ظہور عالم میں خفا محض تھا اس لئے اس کو حق میں مندمج کہدیا۔ اور بعد ظہور امر بالعکس ہوگیا۔ اس لئے اس کے عکس کا حکم کردیا پس یہ عینیت بمعنی اتحاد اثنین نہیں بلکہ بمعنی وحدت شے واحد ہے (مشورہ) ایسی کتابیں دیکھنا مضر ہیں آیندہ نہ پوچھا جاوے۔ ترجیح الراجح صفحہ ۱۲۵

سلاسل اربعہ میں مابہ الاشتراک و مابہ الامتیاز

سوال۔ ہر چہار سلسلہ مبارکہ چشتیہ نقشبندیہ قادریہ سہروردیہ کی مختصر تعریفات اور ان کے احوال و ضوابط میں مابہ الاشتراک و مابہ الامتیاز معلوم کرنے کو دل چاہتا ہے آنحضرت والا ان سے واقف فرمادیں۔

جواب۔ یہ تو ایسا سوال ہے جیسے طب یونانی و ڈاکٹری و ویدک کی تعریفات اور ان کے اصول و ضوابط میں مابہ الاشتراک و مابہ الامتیاز کو کوئی معلوم کرنا چاہے اس کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ ان کی تعریفات و غایات میں اتحاد ہے اور طرق معالجات میں اختلاف ہے جس کی تفصیل جاننا موقوف ہے ان طرق کی تحصیل پر اتنا فرق ہے کہ وہاں معالجہ جسمانی ہے یہاں معالجہ نفسانی۔

ترجیح الراجح حصہ ۵

ادعیہ قرآنیہ کے بصیغہ جموع اور ادعیہ حادیثیہ کے بصیغہ مفرد وارد ہونے کی حکمت

سوال۔ نیز ادعیہ قرآنیہ اکثر بصیغہ جموع وارد ہیں اور ادعیہ احادیث برعکس اسمیں کیا حکمت ہے

جواب۔ میں نے تو تتبع نہیں کیا اسلئے نہ اس کا اثبات کر سکتا ہوں نہ نفی اگر واقع میں ایسا ہو تب بھی میرا مذاق تو یہ ہے کہ ان امور کی حکمت کا تفحص نکیا جاوے اور یہی مذاق اپنے دوستوں کے لئے پسند کرتا ہوں لیکن باوجود اس کے اگر کوئی حکمت بے تکلف ذہن میں آجاوے تو اس کے بیان کر دینے کو بھی مضر نہیں سمجھتا بشرطیکہ اس کا جزم نکیا جاوے سو شاید وجہ فرق یہ ہو کہ قرآن مجید میں تو جتنی دعائیں ہیں ان سے مقصود ہی تعلیم عباد ہے اور تعلیم بھی دفعۃً اور عباد میں کثرت ہے۔ اس لئے صیغہ جمع مناسب ہوا اور حدیث میں اکثر جگہ وہ دعائیں خود حضور نے مانگی ہیں اسلئے صیغہ مفرد کا مناسب ہے واللہ اعلم۔ تربیۃ النور صفحہ ۵۲۹

صوفیہ کرام کی موحش کلام سے بدگمانی پیدا ہونے کا ازالہ

سوال۔ اسلاف صوفیہ کرام سے بعض موحش باتیں منقول ہیں جن سے بظاہر مصادمت شریعت کا اشتباہ ہوتا ہے۔ فی تلبیس ابلیس لابی الفرج ابن الجوزی صہ فاروقی دہلی میں ہے عن ابی بکر الدلف الصوفی قال سمعت الشبلی وقد سالہ شاب یا ابا بکر لم تقول اللہ ولا تقول لا الہ الا اللہ فقال الشبلی استحی ان اوجہ اثباتا بعد نفی فقال الشاب ارید حجۃ اقوی من ھذہ فقال اخشی ان آخذ فی کلمۃ الجحود والاصل کلمۃ الاقرار اھ اس سے تو کلمۂ توحید بلکہ جتنے کلمات کے متعلق حضرت نے اسم اعظم کا اطلاق فرمایا ہے ان پر کلمۃ الجحود کا اطلاق لازم آتا ہے اور من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ وغیرہ پر اعتراض ہوتا ہے جن حضرات کا مدار کار محض اتباع پر ہے ان سے ایسے بے باکانہ الفاظ موجب حیرت ہیں حضرت والا کا ان حضرات سے غایت شغف او خلوص محبت اور مجھ ایسے بدباطن کا ان حضرات کی طرف کسی قدر کم توجہی مجھے موجب خطر معلوم ہوتا ہے کہ میرا کیا انجام ہوگا۔ بندہ کو حاملان شریعت بالخصوص حضرات محدثین سے دلی جذبات معلوم ہوتا ہے ان سے کم حضرات فقہاء سے مگر انیس بیس کا فرق ہے اور حضرات صوفیہ کرام صاحب احوال معلوم ہوتے ہیں کہ جو قابل اتباع نہیں ہیں الا من کان جامعاً پس حضور بندہ کے متعلق ارشاد فرمادیں کہ اگر ایسا خیال مضر دین ہے تو میں توبہ اور

اثابت کروں اور نفس کو مجبور کردوں کہ کسی طرح اس کو بدگمانی نہو یا جیسا ارشاد ہو۔

الجواب ۔ اول تو اس نسبت ہی کی کوئی سند صحیح نہیں ۔ اور ابن الجوزی کا نقل کرنا حجت نہیں ان کا تشدد مشہور ہے جس کے الوان مختلف ہیں۔ حدیث میں تو ثابت کو غیر ثابت کہنے سے اور صوفیہ کے باب میں غیر ثابت کو ثابت ماننے سے گو منشا اس کا نیک نیتی ہے مگر نیک نیتی سے واقعہ تو نہیں بدلجاتا حکم آخرت ہی بدلتا ہے غرض قصہ بسند ثابت نہیں اور اس کا معارض یعنی ان بزرگوں کا اتباع واخلاص اخبار متواترہ سے اور من ظن مقبولین سے جو کہ ظہور ہے مضمون انتم شہداء اللہ فی الارض کا ثابت ہے پس جرح و تعدیل کے تعارض کے وقت تعدیل کو ترجیح ہوگی اس لئے اس نسبت کو غلط کہا جاویگا ۔ دوسرے حضرت شبلی کا مجاذیب میں سے ہونا قوم میں معروف ہے اور مرفوع القلم پر ملامت نہیں تیسرے اثبات بعد النفی کو منکر یا اس کو کلمۃ الجحود قرار دینا واقع کے اعتبار سے نہیں بلکہ عذر ہے اپنے نہ کہنے کا اپنے ایک نقص کے اظہار ہے کہ اس کے تلفظ کے وقت ایسے وساوس مستحضر ہوجاتے ہیں ان وساوس سے بچنے کے لئے دوسرا کلمہ اختیار کرلیا جیسا صیغہ استحی واخشی اس طرف مشیر ہے ورنہ اپنے دوسرے متعلقین کو بھی منع کرتے اور قرآن کی تلاوت کو بھی جائز نہ سمجھتے ہیں جیسے بعض فقہاء نے معذور عن تصحیح الظاء کے لئے رکوع میں بجائے سبحان ربی العظیم کے جو کہ ماثور ہے سبحان ربی الکریم کہنے کا حکم دیا ہے اور جیسے حسن بصری یا ابن سیرین کے یا ابن سیرین نے حسن بصری کے جنازہ کی نماز باوجود حاضر ہونے کے نہیں پڑھی اور عذر کیا کہ میں تحصیل خلاص نیت کی کوشش میں رہا اور نماز سے فراغ ہوگیا ۔ اور ان کا سید المحدثین ہونا مسلم ہے اور ایسے احوال ابتدا میں پیش آتے ہیں اور انتہا کے بعد تو اعمال مسنونہ ہی میں نسبت احسان کی حاصل ہونے لگتی ہے اور خلاف سنت حجاب معلوم ہونے لگتا ہے جیسے قرآن سے پہلے الف با تا پڑھتے ہیں اور بظاہر تارک قرآن معلوم ہوتے ہیں ۔ پھر بعد مشغولی قرآن کے وہی مقدمات حجاب ہوجاتے ہیں اور جواب اول انفع واسہل ہے ۔ اور ثانی امنع واعدل اور ثالث اجمع اکمل اور آپ نے جو محبت کی ترتیب اور صوفیہ کے متعلق خیال لکھا ہے اس کا منشا دین ہے اور نجات کیلئے کافی ہے اور بالکل بے خطر ہے خطر مغضوبیت میں ہے میرے قلب میں ترتیب بالکل اس کا عکس ہے اس کا منشا بھی بحمدہ تعالیٰ دین ہی ہے ۔ وکلنا علیٰ ھدی انشاء اللہ تعالےٰ ۔

ربیع النور صفحہ ۵۵

قانون کے پابند عہدہ داروں کو افادہ کا طریق

حال۔ عدالت وغیرہ کے متعلق جو سرکاری عہدے ہیں یہ یقینی بات ہے کہ اس سے تعلق رکھکر شریعت کی پابندی ناممکن ہے گو بعض میں کچھ تسکین اور دونوں پہلو کو سنبھالنے کی صورت سمجھ میں آتی ہے مثلاً وکلاء یہ کرسکتے ہیں کہ سچے مقدمات کی پیروی کا اہتمام رکھیں پھر اس میں امر حق کے لئے جھوٹ کی بھی گنجائش ہے جبکہ بغیر اس کے کامیابی متصور نہ ہو مگر بعض میں تو شریعت کی مخالفت یقینی ہے اس سے کسی طرح مفر ہی نہیں اور مخالفت بھی نہایت سخت مثلاً جو حکام ہیں پھانسی تک کا مدار انکے حکم پر ہے جس میں ان سے قانون شرعی کی رعایت یقیناً ناممکن ہے پس ایسے لوگ اگر اصلاح کا تعلق پیدا کریں تو اس باب میں کیا مشورہ دیا جائے۔ کیونکہ ایسے عہدوں سے مسلمانوں کا دست بردار ہو جانا بھی بہت سی مصالح کے خلاف معلوم ہوتا ہے کیا ایسوں سے اس باب میں چشم پوشی کیجائے اور نفیاً و اثباتاً کسی طرح تعرض ہی نہ کیا جائے مگر جب وہ خود ہی استفسار کریں تو بجز اس کے کیا کہا جاسکتا ہے کہ ہاں عالی ہمتی کا مقتضی بالکلیہ بے تعلق ہو جانا ہے کیونکہ ع   رند عالم سوز را با مصلحت بینی چہ کار

تحقیق۔ چشم پوشی اظہار حقیقت سے کرنا کوئی وجہ نہیں خصوصاً جب استفسار کریں البتہ اگر ان پر حقیقت پہلے سے ظاہر ہو تو پھر اظہار واجب نہیں لیکن اشتراط میں تسامح کرنا اس طور پر کہ اگر سب امراض زائل نہ ہوں بعض کا ہی زائل ہو جانا غنیمت ہے مضائقہ نہیں بالخ ص۵۸۲

دعاء ماثور اللهم لا تجعل لفاجر عندی نعمة اکافیہ بہا الخ میں نعمت کی تفسیر

حال۔ ادعیہ میں جو آتا ہے اللهم لا تجعل لفاجر عندی نعمة اکافیہ بہا فی الدنیا والاخرة۔ اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ فاجر کا ہدیہ نہ قبول کرنا چاہئیے۔ ہاں البتہ چونکہ تجسس منہی عنہ ہے اس لئے مخصوص ہونا چاہئیے۔ بین الفسق والفجور کے ساتھ کیا یہ مفہوم صحیح ہے یا اس کے متعلق کچھ اور تفصیل ہے (مناجات مقبول پڑھتے پڑھتے خود ہی دفعۃً یہ کھٹک پیدا ہو گئی)

تحقیق۔ فاجر سے مراد اگر عام بھی ہو کافر و غیر کافر کو تب بھی مراد اس نعمت سے ہدیہ نہیں ہے کیونکہ اس کی مکافات آخرت میں کرنا نہیں پڑتی بلکہ معنی یہ ہیں کہ میرے ذمہ

اس کا کوئی حق نہ رہ جائے۔ حق کو نعمت سے تعبیر فرما دیا۔ تربیۃ النور صفحہ ۵۸۲

ومن دعوۃ لا یستجاب بہا کی تفسیر

حال۔ دعا جو شرعاً وعقلاً محمود و مطلوب ہے تو یہ اسلئے کہ اس میں تذلل و افتقار ہے جو بہر حال مطلوب محمود ہے خواہ مستجاب ہو یا نہ ہو پھر کیا وجہ ہے کہ ادعیہ تعوذ میں ومن دعوۃ لا یستجاب بہا وارد ہوا التعوذ تو امر مذموم و مضر سے ہوا کرتا ہے یا اس امر مفید سے جو ناقابل برداشت ہو اور اس کے سبب دوسرے ذمائم میں ابتلاء کا اندیشہ ہو جیسے مصائب اور تذلل للحق تو نہ کسی حال میں مذموم ہے اور نہ اس کے سبب کسی مذموم میں ابتلاء کا اندیشہ ہے پھر اس سے تعوذ کس وجہ سے ہے یا شاید یہ وجہ ہے کہ عدم استجابت سے پریشان ہو کر اعراض عن الحق کی نوبت نہ آجائے۔ اور بددین نہ ہو جائے چنانچہ بعض نادانوں کو دیکھا جاتا ہے کہ ان کی یہی حالت ہو جاتی ہے۔

تحقیق۔ یہ شبہ پیدا ہوا ہے استجابت کے معنی نہ جاننے سے سو استجابت خاص اسی حاجت کا پورا ہونا نہیں ہے بلکہ توجہ الحق الی العبد برحمۃ خاصۃ اس کی حقیقت ہے پس عدم استجابت اس کا عدم ہے اور وہ قابل تعوذ ہے۔ تربیۃ النور صفحہ ۵۸۳

حال اور آنجناب — مبتدی کے لئے معصیت اختیاری امر غیر اختیاری کا برابر ہونا

ایک روز فرماتے تھے کہ دل میں معصیت کا تقاضا پیدا ہونا مضر نہیں ہاں تقاضا پر عمل کرنا یہ مضر ہے۔ اسلئے کہ وہ غیر اختیاری امر ہے اور یہ اختیاری سو حضور والا احقر کو یہ بات دریافت کرنی ہے کہ کسی نامحرم کی محبت کا جوش دل میں پیدا ہونا اختیاری امر ہے یا غیر اختیاری امید ہے کہ حضور والا اس اشکال کو رفع فرما دینگے۔

تحقیق۔ تم کو یہ تحقیق مضر ہے شیطان کو اس میں ایک آڑ مل جاویگی کہ وہ تاویل سے اختیاری درجہ کو غیر اختیاری بنا کر معصیت میں مبتلا کر دیگا۔ ایسے مبتدی کا علاج یہی ہے کہ جو معاملہ اختیاری کے ساتھ کیا جاوے وہی غیر اختیاری کے ساتھ بھی کرے یعنی سب کو اختیاری امر سمجھے اور علاج کرے۔ تربیۃ النور صفحہ ۵۸۵

بغیر استشراف نفس ہدیہ لینا

حال۔ احقر نے آج تک کسی سے دنیاوی غرض سے تعلق نہیں رکھا۔ اور سب عیوب سے بامعلوم ہوتا ہے

اور اگر کسی سے دوستی ہو دنیاوی منافع کی غرض سے نہیں بلکہ ویسے ربط و ضبط ہے اور پھر کچھ مدت کے بعد وہ دنیاوی نفع پہونچانے لگے پھر نہ وہ بشاشت نہ وہ فرحت رہتی ہے۔ بلکہ طبیعت اس سے مکدر ہو جاتی ہے اور خیال ہوتا ہے کہ ان کا شکریہ کرنا چاہئیے۔ جیسا کہ ایک احقر کے استاد ہیں طبیب ہیں اور اچھے مالدار ہیں۔ جب سے احقر نے ملازمت ترک کی ہے تو وہ خرچ کے متعلق بہت کچھ اعانت کرتے ہیں۔ اور احقر نے بھی ان کو عرض کیا کہ گرانی ہوتی ہے لیکن انھوں نے تسلیم نہیں کیا۔ تو اب عرض یہ ہے ڈر لگتا ہے کہ شاید اس کا منشا مرض ہو۔

تحقیق۔ ڈرنا تو بہت اچھی بات ہے ڈر ہی میں امن ہے لیکن جب اپنی طرف سے نہ طلب ہے نہ اشراف بلکہ انقباض کو ظاہر بھی کر دیا اور پھر بھی وہ خدمت کرتے ہیں تو یہ نعمت ہے اس پر گو طبعًا انقباض ہو مگر عقلًا انبساط ہونا چاہئیے۔ اور اولًا خدا تعالیٰ کا کہ منعم حقیقی ہیں اور ثانیًا ان صاحب کا کہ منعم مجازی یعنی واسطۂ نعمت ہیں شکر ادا کرنا چاہئیے۔ اور وہ شکر حق تعالیٰ کا تو ان کی طاعت ہے اور ان صاحب کا ان کیلئے دعا ہے۔ تربیت السالک صفحہ ۵۹۲

قول من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کی شرح

حال۔ براہ کرم آگاہ فرمایا جاوے کہ حدیث شریف من عرف نفسہ فقد عرف ربہ میں کس طرح پہچاننا اپنے نفس کا وارد ہے کہ جس سے پہچان رب کی حاصل ہو جاتی اس شناخت نفس کا کیا طریقہ ہے اور حصول شناخت و معرفت خدا تعالےٰ سے کیا مراد ہے۔

تحقیق۔ اول تو اس کے حدیث ہونے میں کلام ہے ثانیًا اس میں معرفت رب کے طرق میں سے ایک طریق کی تعلیم ہے اور اس کے علاوہ اور طرق بھی ہیں غرض معرفت مقصودہ اس طریق پر موقوف نہیں پس اس حدیث کی تحقیق حصول مقصود کی شرط نہیں بلکہ محض حل مراد مقصود ہوگا جو مشابہ ہے مقالات کی تحقیق کے جس کے متعلق میں پہلے مشورہ دے چکا ہوں کہ غیر ضروری ہے مقصود تربیت میں محض حالات کی اطلاع اور معالجہ کا استفسار ہے معلم جس طریق سے چاہے معالجہ کرے سو معرفت مقصودہ وہی ہے جس کا شارع نے حکم دیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی صفات کمال کا عقیدہ رکھو اور ان کے تصرفات کا استحضار رکھو یہ تصرفات تمام مخلوقات میں ہیں جن میں انسان کے اندر

تصرفات زیادہ عجیب ہیں پھر ان میں بھی اپنے نفس کے اندر تصرفات زیادہ مستحضر و مشاہد ہو سکتے ہیں۔ اس بنا پر نفس کی تخصیص کر دی گئی ورنہ نفس مقصود نہیں سب تصرفات کا استحضار برابر ہے اسی لئے تفکر کا محل قرآن مجید میں انفس اور آفاق دونوں کو فرمایا ہے۔ فی قولہ تعالیٰ سنریہم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسہم تربیۃ السالک

حضرت مجددالف ثانی رح کی ایک عبارت مکتوبات پر شبہ کا جواب

حال۔ آجکل احقر کے مطالعہ میں امام ربانی مجدد الف ثانی کے مکاتیب مترجمہ ہیں ان میں جا بجا یہ مسئلہ مذکور ہے کہ باطنی مرضوں کا سردار اور اندرونی بیماریوں کی رئیس ماسوائے حق کے ساتھ دل کی گرفتاری ہے جب تک اس قید سے پورے طور پر آزادی نہ ہو جائے سلامتی محال ہے۔ کیونکہ شرکت کو اس بارگاہ اعلیٰ میں ہرگز دخل نہیں الا للہ الدین الخالص۔ یہاں تک تو مضمون وہ ہے جو حضرت والا کے مواعظ و ملفوظات وغیرہ میں بھی موجود ہے اور اس کا مطلب یہی اب تک سمجھتا رہا کہ حب اللہ حب مخلوق پر غالب اور ذکر اللہ ذکر غیر پر غالب ہونا چاہئیے۔ (اور ایک وقت بحالت عروج ایسا بھی آتا ہے کہ غیر حق دل سے بالکلیہ محو ہو جاتا ہے ۱۲) مگر حضرت مجدد صاحب قدس سرہ نے غیر حق سے گرفتار نہونیکا معیار یہ بتلایا ہے۔ اور دل کے گرفتار نہ ہونیکی علامت یہ ہے کہ ماسوائے حق کو کلی طور پر فراموش کر دے۔ اور تمام اشیاء سے بیخبر ہو جائے۔ حتی کہ اگر تکلف سے بھی اشیاء کو یاد کرے تو اس کو یاد نہ آئیں (ایک مقام پر اتنا اور زیادہ ہے کہ ماسوائے حق کا خطور قلب پر ناممکن ہو جائے) پس اشیاء کی گرفتاری کی اس مقام میں کیا مجال ہے اس حالت کو اہل اللہ فنا سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور اس راہ میں یہ پہلا قدم ہے وبدونہا خرط القتاد۔ اس معیار کو دیکھکر جو میں اپنے اندر نظر کرتا ہوں تو اس سے اپنے کو کورا پاتا ہوں بحمد اللہ یہ تو ہے کہ جذر قلب میں ماسوا کا گذر نہیں مگر حوالی قلب میں غیر کا خطور بھی ہے اور یاد بھی ہے یہ حالت نہیں کہ تکلف سے بھی کوئی شے یاد نہ آئے۔ ہاں گاہے گاہے ایسی حالت بھی ہوئی ہے جو زیادہ تر ذکر و شغل کے وقت ہوتی تھی اور اب بھی ہوتی ہے کہ اس وقت ماسوائے کا حوالی قلب میں بھی گذر نہیں ہوتا مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ خطور غیر ممکن ہو جاتا ہے۔ ہاں وقوع نہیں ہوتا

اور یہ بھی دائماً نہیں غالباً ہے ورنہ ذکر کے وقت بھی بعض دفعہ وساوس بلا اختیار آجاتے ہیں گو قلب کو ان پر التفات نہ ہو اور کم از کم ذکر کے وقت جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ قلب سے ذکر ہو رہا ہے اور دوسرے لطائف کی شرکت ذکر بھی محسوس ہوتی ہے۔ تو ایک لطف خاص حاصل ہو کر کچھ دیر کو اپنی طرف جذب کر لیتا ہے۔ اور یہ بھی توجہ الی غیر الحق ہی معلوم ہوتی ہے جس سے بعد تنبیہ کے توجہ کو ہٹا لیا جاتا ہے بہرحال مجدد صاحب کی یہ عبارت پوری طرح حل نہیں ہوئی اور دل کو اشتیاق ہے کہ اس کا مطلب حل ہو جائے اور یہ حالت کامل طور پر حاصل ہو جائے۔

تحقیق ۔ اکثر اہل مقام پر بھی کسی وقت حال کا غلبہ ہوتا ہے تو اس وقت مسائل کی تعبیر میں بھی جوش کا اثر ہوتا ہے میرے نزدیک عنوان تیز ہے مگر معنون وہی ہے۔ جو نصوص سے مستفاد ہوتا ہے میں اس کو ایک اور سہل عنوان سے تعبیر کرتا ہوں جو حضرت مجدد صاحب رح کے کلام کی قریب تفسیر ہے اور مشہور تعبیر سے قدرے واضح ہے وہ یہ ہے کہ گرفتاری سے مراد مطلق تعلق نہیں کیونکہ تعلق مغلوب مذموم نہیں بلکہ ایسا تعلق مراد ہے کہ محل تعلق کے بعد یا فوت سے قلب پر ایسا اثر ہو کہ قلب کو ایسا بے چین کر دے کہ اسی کے تصور و حسرت میں اشتغال ہو جاوے۔ اور اسی اشتغال سے طاعات میں قلت و ضعف آجاوے اور اگر یہ نوبت نہ پہنچے تو محض حزن کا اثر مانع نہیں ہے کیا حضرت یعقوب علیہ السلام کے حزن شدید کا کوئی انکار کر سکتا ہے اور کیا ان کی حالت کو کوئی مانع عن الحق کہہ سکتا ہے۔ تربیۃ النور صفحہ ۶۲۲

ضمیمہ باب اوّل

بیعت میں تعجیل کا مضر ہونا

حال۔ بندہ عرصہ ڈیڑھ سال سے حضور کے مواعظ تصنیف کردہ کتب کے مطالعہ سے مستفیض ہے اور اب یہ خواہش ہے کہ حضور بندہ کو بیعت فرما کر مستفیض فرما دیں۔

تحقیق۔ کس مقصود کیلئے اور کیا وہ مقصود بیعت پر موقوف ہے۔ النور ص ۹۳۸

روح الطریق

المکتوب ملقب بروح الطریق

حال۔ ایک عرصے سے میں ہمیشہ اپنے نفس پر ملامت کرتا ہوں کہ شاید خدام حضور والا میں ایک میں ہی لیا ہونگا جسکو وصول تو درکنار وصول کی حقیقت تک کا پتہ نہیں جو تھوڑا بہت ذکر و شغل کر لیتا تھا عرصہ سے وہ بھی متروک ہو گیا، خدا سے تعلق تو کیا ہوتا گنہ تو کیا چھوٹتے حق یہ ہے کہ نماز روزہ صرف ظاہری رکوع سجود بھی خدا کیواسطے نہیں اگر کسی کے دیکھ لینے کا خطرہ اور جاہ کی کمی کا اندیشہ نہ ہوتا تو شاید اگر دوام علی الترک نہ ہو تو صورت موجودہ تو یقیناً نہیں رہ سکتی بارہا پھر شروع کرنیکا خیال کبھی شروع کیا اور ترک ہو گیا، حضرت سے بھی وہ تعلق شغف جو کبھی تھا اب ہرگز نہیں ہاں الحمد للہ تعلق ضرور ہے اور عقیدت کا تعلق ہے بلکہ جسکو حضرت سے تعلق نہیں اس سے نفرت ہے اب پھر خدا کے نام پر بارہ تسبیح اور اسکے ہمراہ ڈیڑھ ہزار اسم ذات اور تین ہزار اسم ذات بعد مغرب تقریباً ایک ہفتہ سے نہایت پختہ قصد سے شروع کیا ہے حضرت سے نہایت خجالت سے درخواست ہے کہ حضرت میرے لئے دعا فرما دیں اور میری طرف خاص توجہ فرما دیں شاید میری بھی کچھ اصلاح ہو جاوے اور جو میں نے برائے خود شروع کیا ہے باقی رکھوں یا کچھ تغیر کروں۔ مدرسہ کی آمد و رفت میں دو سپارہ شروع کئے ہیں میرے مشاغل یہ کہ ۴ بجے اٹھتا ہوں تا اذان ذکر مذکور اور استنجا وضو سے فراغت کر کے بعد اذان چاء پکا کر پیتا ہوں نماز پڑھکر کبھی یسین پڑھکر اور پان بنا کر مدرسہ چلدیتا ہوں بارہ بجے یا کچھ پیشتر مدرسہ سے واپس آکر کھانا کھا کر لیٹ جاتا ہوں پھر نماز پڑھکر آدھ گھنٹہ مطالعہ پھر مدرسے آکر تا مغرب مطالعہ یا کسی کتاب پر کچھ لکھنا نماز پڑھکر ذکر مذکور پھر تا عشاء وہی مطالعہ یا تحریر اور بعد عشاء کھانا کھانا اور سو رہنا۔ فقط والسلام۔

تحقیق۔ مقصود تو بحمد اللہ معلوم ہے یعنی رضاء حق اب دو چیزیں رہ گئیں طریق کا علم اور اسپر

عمل سو طریق صرف ایک ہے یعنی احکام ظاہرہ و باطنہ کی پابندی اور اس طریق کی معین دو چیزیں ہیں ایک ذکر جسقدر پر دوام ہوسکے جو آپ نے شروع کیا ہے وہ بھی اسی کلیہ میں داخل ہے دوسرے صحبت اہل اللہ کی جس کثرت سے مقدور ہو اور اگر کثرت کیلئے فراغ نہ ہو تو بزرگوں کے حالات و مقالات کا مطالعہ اسکا بدل ہے اور دو چیزیں طریق یا مقصود کی مانع ہیں معاصی اور فضول میں مشغولی اور ایک امر ان سب کے نافع ہونیکی شرط ہے یعنی اطلاع حالات کا التزام اب اسکے بعد اپنی استعداد ہے حسب اختلاف استعداد مقصود میں دیر سویر ہوتی ہے میں سب کچھ لکھ چکا۔

النور صـ ۶۳۹

شیخ کو اطلاع حالات کا طریق

حال۔ مجھ میں ایک بڑا مرض ہے کہ جب میں حضور والا کو عریضہ لکھنا چاہتا ہوں تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا لکھوں جب ہی برائیوں پر نظر کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ حضور والا کو لکھوں تاکہ اصلاح ہو تو اسوقت اس خیال میں پڑ جاتا ہوں کہ پہلے کس برائی کیواسطے لکھوں اکثر اسمیں عریضہ لکھنا رہجاتا ہے اور جب ایک برائی تجویز کرلیتا ہوں کہ اسکو لکھوں تو یہ خیال آتا ہے کہ یہ تو خود بھی ذرا سی ہمت پر چھوڑی جاسکتی ہے پہلے خود چھوڑنیکی کوشش کرلیجاوے اگر کامیابی نہو تو حضور والا کو لکھا جاوے ان ہی خیالات میں الجھکر عریضہ لکھنا رہجاتا ہے اور برائیاں ویسی کی ویسی ہی موجود رہتی ہیں اب عرض یہ ہے کہ اس مرض کے واسطے علاج تجویز فرمایا جاوے تاکہ اسپر عمل شروع کردوں

تحقیق۔ جب کوئی مرض یاد آجاوے اسکو فوراً نوٹ کرلیا اور ایک ہفتہ تک دیکھا کہ وہ زائل ہوا یا نہیں اگر زائل نہ ہوا ہو تو نفس کو اور مہلت نہ دی بلکہ مصلح کو اطلاع کردی۔ النور صـ ۶۴۱

ضرورت شیخ

حال۔ احقر اس سال دورۂ حدیث میں شریک ہے ایک عرصہ سے خط لکھنے کا خیال کر رہا تھا لیکن ایک عارض مانع بنا رہا وہ یہ کہ احقر کو آپکے مصنفات و ملفوظات دیکھنے کا بیحد شوق ہے چنانچہ بچپن سے ابتک برابر دیکھتا رہا بحمد اللہ بہت مستفید ہوا ان سے ایک خاص بات معلوم ہوئی وہ یہ کہ مامورات شرعیہ سب کے سب اختیاریہ ہیں چونکہ مامورات اختیاریہ ہیں اسلئے جہاں رکنے کا امر ہے وہ بھی اختیاری ہوئے اس سے تو سارے امراض کا علاج یہی ہے کہ اپنے اختیار سے رکے اب اپنے متعلق بھی ہمیشہ یہی تقریر جاری کرتا رہا اب سوال یہ ہے کہ مشائخ طریقت سے اس قاعدے کے معلوم ہونیکے بعد کیا سوال از علاج

کرانا چاہئے۔ میری بھی سمجھ میں نہیں آتا بہت عرصہ سے اس امر پر غور کر رہا ہوں امید کہ جناب والا مطلع فرمائیں گے تاکہ احقر اوسی پر عمل کرے آخر اس قاعدہ کلیہ کے علم کے بعد معالج و مشائخ کی ازالہ مرض میں کیا حاجت باقی رہتی ہے امید کہ اگر کوئی غلطی ہوگئی ہو تو مطلع فرماوینگے تحقیق۔ مامورات و منہیات سب اختیاری ہیں پس مامورات کا ارتکاب اور منہیات سے اجتناب بھی سب اختیاری ہیں لیکن اسمیں کچھ غلطیاں ہوجاتی ہیں کبھی تو یہ کہ حاصل کو غیر حاصل سمجھ لیا جاتا ہے کبھی اس کا عکس مثلاً ایک شخص نے نماز میں خشوع کا قصد کیا اور وہ اپنی حقیقت کے اعتبار سے حاصل بھی ہوگیا مگر ساتھ ہی ساتھ وساوس خطرات کا ہجوم بھی ہوتا رہا یہ شخص اسکو خشوع کا مضاد سمجھکر خشوع کو غیر حاصل سمجھا یا ابتدائی عبادت میں وساوس غیر اختیاری تھے مگر اوسی سلسلہ میں وہ وساوس اختیاریہ کی طرف منجر ہوگئے اور یہ ابتدا کے دہوکہ میں رہ کر خشوع کو باقی سمجھا حالانکہ وہ زائل ہوچکا اور کبھی غیر راسخ کو راسخ سمجھ لیا جاتا ہے، مثلاً دو چار خفیف حادثوں میں رضا بالقضاء کا احساس ہوا یہ سمجھ گیا کہ یہ ملکہ راسخ ہوگیا پھر کوئی بڑا حادثہ واقع ہوا اور اسمیں رضا نہیں ہوئی یا درجہ مقصود تک نہ ہوئی مگر یہ اسی دہوکہ میں رہا کہ اسمیں رسوخ ہوچکا ہے اب بھی رضا معدوم یا ضعیف نہیں ہے اور حاصل کو غیر حاصل سمجھنے میں یہ خرابی ہوتی ہے کہ شکستہ دل ہوکر اوس کا اہتمام چھوڑ دیتا ہے پھر وہ سچ مچ زائل ہوجاتا ہے اور اس کے عکس میں یہ خرابی ہوتی ہے کہ اس کا اہتمام ہی نہیں کرتا اور محروم رہتا ہے اور غیر راسخ کو راسخ سمجھنے میں بھی وہی خرابی عدم اہتمام تکمیل کی ہوتی ہے کبھی یہ غلطی ہوتی ہے کہ حاصل راسخ کو زائل سمجھ لیتا ہے مثلاً شہوت حرام کی مقاومت کی اور وہ زمانہ غلبۂ آثار ذکر کا تھا اس لئے داعیہ شہوت حرام کا ایسا مضمحل ہوگیا کہ اسکی طرف التفات بھی نہیں ہوتا پھر اون آثار کا جوش و خروش کم ہونے سے طبعی التفات گو درجہ ضعیفہ میں سہی ہونے لگا یہ شخص سمجھ گیا کہ مجاہدہ بیکار گیا اور شہوت حرام کا رذیلہ پھر عود کر آیا پھر اصلاح سے مایوس ہوکر سچ مچ بطالت و خلاعت میں مبتلا ہوگیا یہ چند مثالیں ہیں غلطیوں کی اور انکے مضار کی اگر کسی شیخ سے تعلق ہو اور اسپر اعتماد ہو تو اسکو اطلاع کرنے سے وہ اپنی بصیرت و تجارب کے سبب حقیقت سمجھ لیتا ہے اور ان اغلاط پر مطلع کرتا ہے اور یہ ان مضرتوں سے محفوظ رہتا ہے اور فرضاً سالک اگر ذکاوت و سلامت فہم کے سبب خود بھی مطلع ہوسکے

مگر ناتجربہ کاری کے سبب مطمئن نہیں ہوتا اور مشوش ہونا مقصود میں مخل ہوتا ہے یہ تو شیخ کا اصلی منصبی فرض ہے اور اس سے زیادہ اس کے ذمہ نہیں لیکن تبرعاً وہ ایک اور بھی خدمت کرتا ہے وہ یہ کہ مقصود یا مقدمہ مقصود کے تحصیل میں اور اسی طرح کسی ذمیمہ یا مقدمہ ذمیمہ کے ازالہ میں طالب کو مشقت شدید پیش آتی ہے گو تکرار مباشرہ اور تکرار مجاہدت سے وہ مشقت اخیر میں مبدل بہ یسر ہو جاتی ہے لیکن شیخ تبرعاً کبھی ایسی تدابیر بتلا دیتا ہے کہ اول امر ہی سے مشقت نہیں رہتی یہ ایک اجمالی تحقیق تقریب فہم کے لئے ہے باقی ضرورت شیخ کا مشاہدہ اس وقت ہوتا ہے جب کام شروع کر کے اپنے احوال جزئیہ کی اس کو بالالتزام اطلاع کرتا ہے اور اس کے مشورہ کا اتباع کرتا ہے اور یہ اتباع کامل اسوقت ہو سکتا ہے جب اس پر اعتماد ہو اور اس کے ساتھ تعلق انقیاد ہو اس وقت حساً معلوم ہوگا کہ بدون شیخ کے مقصود کا حاصل ہونا متعذر ہے الا نادراً والنادر کالمعدوم پھر اس ضرورت میں تفاوت فہم و استعداد کے اعتبار سے تفاوت بھی ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ متقدمین کو کم ضرورت تھی۔

ضمیمہ باب سوئم

تقاضائے معصیت کا علاج

حال۔ حضرت والا احقر کو نفس کے اندر ایک بات کچھ دنوں سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ معصیتوں کا تقاضا بالکل پہلا جیسا ہونے لگا حیران ہوں کہ عرصہ کا نفس مضمحل ہو اور اب پھر دوبارہ اسی شدت اور جوش و ہیجان کیساتھ تقاضا کرنے لگا جیسا تقاضا ابتدا میں ہوتا تھا۔

تحقیق۔ اکثر اہل طریق کو یہی حالت پیش آتی ہے کچھ گھبرانیکی بات نہیں اسوقت جو نفس کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ وہ مجاہدہ ثانیہ کہلاتا ہے اور اس مجاہدہ کا اثر انشاء اللہ تعالیٰ راسخ ہوگا اور شاذ و نادر کسی امر طبعی کا خفیف تقاضا یہ منافی رسوخ کا نہیں اس تغیر و تبدل کی مثال حسیات میں ایسی ہے جیسے شب کے اخیر میں تاریکی کے بعد ایک نور ہوتا ہے جسکو صبح کاذب کہتے ہیں ناواقف خوش ہوتا ہے کہ تاریکی گئی پھر دفعۃً وہ نور زائل ہو جاتا ہے اور تاریکی چھا جاتی ہے مگر تھوڑی ہی دیر میں پھر دوسرا نور آتا ہے جسکو صبح صادق کہتے ہیں وہ قائم بلکہ ترقی پذیر ہوتا ہے۔

حال۔ حضرت والا نے احقر کو جو معصیتوں کے علاج وقتاً فوقتاً ارشاد فرمائے ہیں احقر ان ہی پر کاربند ہے اور حضرت والا کی دعا سے نفس کی مخالفت کرنے سے ہر معصیت کا

تقاضا جلدی ہی فرو ہوجاتا ہے اور سابق جیسی نفس کو روکنے میں تنگی و دشواری پیش نہیں آتی اور تھوڑی سی مخالفت وتنبیہ سے نفس معصیت کے تقاضے سے باز آجاتا ہے

تحقیق۔ یہی علامت ہے کہ یہ عود الی الطبعیات ضعیف ہے ورنہ مقاومت دشوار ہوجاتی جیسے پہلے تھی۔

حال۔ حیرانی یہ ہے کہ نفس وشیطان کی اسمیں کیا مخفی چال ہے کیونکہ اعمال میں معمولات کے بجالانے میں کچھ سستی ومخالفت نہیں کرتا بلکہ نفس نے ایسا سمجھ لیا ہے کہ یہ اعمال تو مجھکو کرنے ہی پڑیں گے حضرت والا احقر کی عاجزانہ عرض ہے کہ نفس کی اس مکرو چال کیلئے احقر کیا تدبیر کرے جو ارشاد عالی ہوگا احقر اسکو بجا لاویگا معصیتوں کے علاج سابق پر احقر بدستور عمل کرتا ہے۔

تحقیق۔ بس یہی تدبیر ہے اسی سے انشاء اللہ سب شکایتیں دور ہوجاوینگی اور جب کبھی ایسا ہو یہی علاج ہے فارغ ہونیکا قصد ہی نکیا جاوے بخار کے موسم میں بعض کو ہمیشہ بخار ہوتا ہے مگر علاج اس کا یہی ہے کہ بخار کا نسخہ پیا جاوے اسکی سعی بیکار ہے کہ بخار ہی نہ آوے۔

النور صـ ۶۳۲

کذب کا علاج

حال۔ گزارش بخدمت اقدس یہ کہ صدور کذب کے وقت بندہ کو اختیار رہتا ہے اختیار سلب نہیں ہوتا لیکن بندہ کی عادت کی بناء پر زبان صدور کذب میں بہت سرعت کرتی ہے بعض اوقات اپنی اختیار سے زبان بند کرلیتا ہوں بعض اوقات صدور کے بعد اپنے کو ملامت کرتا ہوں کہ یہ جھوٹ جس سے احتراز کا پورا قصد رکھا اسمیں کیسے گرفتار ہوگیا حضرت اسمیں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بندہ کی عادت سابقہ اسکی صدور میں بہت بڑا دخل رکھتی ہے جسکی بناء پر زبان اسمیں سرعت کرتی ہے بندہ اس عادت سے شاکی ہے نہ کہ نفس کذب سے جو اختیار سے صادر ہوتا ہے جیسا کہ کسی شخص کو اگر کسی فعل کی سخت عادت ہوجاتی ہے تو بناءً علیہ وہ شخص اس فعل کے کرنے پر کالمضطر ہوجاتا ہے اس عادت سے احتراز کسی امر ثقیل کو اپنے پر لازم کرنے کے بغیر مشکل ہوجاتا ہے بعینہ ایسے ہی چونکہ بندہ کو یہ سخت عادت ہوگئی ہے اس وجہ سے زبان بعض اوقات سبقت کرتی ہے نیز یہ صدور مذکور ایسے موقع پر ہوتا ہے جہاں مثلاً یہ معلوم ہو کہ اگر میں اسمیں سچ کہدوں

تو وہ مجھپر بدظن بدعقیدت ہوجائیگا اس وجہ سے کنایۃً یا توریۃً اگر ان دونوں کی صورت ذہن میں نہ آوے تو بعض اوقات صراحۃً بھی کہنے پر زبان سبقت کرتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا منبع اور منشا ناموری اور لوگوں کی بدظنی کا خوف ہے جو امراض قلبی میں سے ہے اس سے ناشی ہے اور اس سے عادت پیدا ہوئی چونکہ یہ کذب افعال اختیاریہ میں سے ہے جسکی بنا پر بندہ پر مواخذہ ہے اس وجہ سے احقر حتی الامکان اختیار کو کام میں لاکر بعض اوقات اختیار سے زبان کو روکتا ہے اور جو عادت کی بنا پر بعض اوقات زبان سرعت کرتی ہے بعد میں افسوس ہوتا ہے اس عادت کے دور ہونیکے لئے اگر حضرت کوئی بندہ کو ارشاد فرمادیں اور بندہ اسکو اپنے اوپر لازم کرلے جسکی بنا پر یہ عادت رفتہ رفتہ زائل ہوجائے اور بندہ کو ایک گناہ کا راستہ بند ہوجائیگا خداوند کریم سے امید رکھتا ہوں کہ حضرت کے ارشاد کے ذریعہ سے ہر گناہ سے خداوند کریم اپنے بندہ کو بچالیویں یہی مقصود ہے اول خط میں مرض پیش کرنے سے۔

تحقیق۔ جب کذب صادر ہو فوراً اپنی تکذیب مخاطب کے سامنے کردو کہ یہ بات میری کذب ہے۔

اسکے بعد انکا دوسرا خط آیا جو ذیل میں درج ہے

حال۔ گذارش خدمت اقدس یہ کہ احقر اس موقعہ کو مواقع شکریہ میں سے سمجھکر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے اس بات کا کہ حضرت کے فرمودہ امر پر چند روز عمل کرنے سے ایسے مرض مہلک فی الدین کذب جو بندہ میں تھا بحمد اللہ حضرت کے ارشاد و توجہ سے بندہ سے زائل ہوگیا جزاکم اللہ خیر الجزاء

النور ص ۶۲

غصہ کا علاج

حال۔ حضور والا نے جو ارشاد فرمایا کہ (سلام و کلام کرنیکو دل نہ چاہنا) اختیاری ہے یا غیر اختیاری جواباً عرض ہے کہ جو دل میں ہوتا ہے وہ غیر اختیاری ہے مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ نہ کسی کی برائی میرے دل میں ہو نہ میری برائی کسی کے دل میں ہو ہر وقت طبیعت مسلمان بھائی سے صاف رہے لیکن جب وہ مجھے برا کہتا ہے تو اس سے میرے اندر بھی نفرت پیدا ہوتی ہے

تحقیق: اسپر ملامت نہیں لیکن بتکلف سلام و کلام کرتے رہنے سے چند روز میں وہ اثر دل میں بھی ضعیف ہوجاتا ہے۔

اسکے بعد انکا دوسرا خط آیا جو ذیل میں درج ہے

حال۔ احقر کی حالت پہلے یہ تھی کہ کسی کے ساتھ کچھ ناراضی ہوجاتی تھی تو اس غصہ کا اثر

بہت دلوں تک باقی رہتا تھا اسکی وجہ سے سلام وکلام کرنیکو جی نہ چاہتا تھا اب بہت دن تک حضرت کے ارشاد کے موافق عمل کرتا رہا یعنی بتکلف سلام وکلام کرنے سے وہ اثر بفضلہ تعالیٰ باقی نہیں رہا۔

تحقیق۔ مبارک ہو۔

حال۔ اور اگر کبھی رہتا بھی ہے تو تھوڑی دیر تک پھر ویسا ہی جیسا کہ پہلے تھا ہو جاتا ہے اور غصہ بھی بہ نسبت پہلے کے بہت کم آتا ہے لیکن جس وقت خیال نہیں رہتا اس وقت غصہ آجاتا ہے بعد خیال آنیکے ندامت و پشیمانی ہوتی ہے کہ میں نے یہ بات بری کی یہ بات قابل اصلاح ہو تو علاج فرماویں۔

تحقیق۔ اس کا التزام کرلیں کہ جب ایسا ہو جاوے اُس مغضوب علیہ کو کچھ ہدیہ دیا کریں گو قلیل ہی مقدار میں ہو۔ النور ص ۶۳۵

کبر کا علاج

حال۔ حضرت والا سے عرض یہ ہے کہ اپنے آپ کو سب مسلمانوں سے یقیناً چھوٹا سمجھنے کا کیا طریقہ ہے ارشاد فرمایا جاوے اور اگر ہم اس بات کے مکلف نہیں تو کس بات کے مکلف ہیں ارشاد فرمایا جاوے اور نیز عرض یہ ہے کہ اپنے آپکو صفات کمالیہ میں دوسرے سے زیادہ سمجھنا یعنی تکبر کرنا جسکے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسکے قلب میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائیگا (از تبلیغ الدین) اس تکبر کا مصداق کیا ہے ارشاد فرمایا جاوے تاکہ احقر اس سے بچتا رہے۔

تحقیق۔ اگر اپنی خوبی پر اور دوسرے کی زشتی پر نظر پڑے تو یہ سمجھنا واجب ہے کہ ممکن ہے کہ اسمیں کوئی ایسی خوبی ہو اور مجھ میں کوئی ایسی زشتی ہو کہ اسکی وجہ سے یہ شخص مجھ سے عند اللہ اچھا ہو بس کبر سے خارج ہونے کیلئے کافی ہے۔ النور ص ۶۳۸

حال۔ احقر میں علاوہ اور رذائل کے ایک یہ بھی ہے کہ نو تعلیم یافتہ یا وہ علماء جو ذکر و شغل میں نہیں لگے یا کسی بدعتی شیخ کے معتقد ہیں یا کسی متبع سنت کے تو معتقد ہیں مگر وہ شیخ طریق معالجہ سے واقف نہیں اور مریدین کو حضور والا کی طرح تعلیم نہیں کرتا غرض یہ سب فرق ناقص معلوم ہوتے ہیں قلب میں انہیں سے کسی کی عظمت نہیں جس سے اپنی افضل اور کمال کا شان اور انکی تحقیر معلوم ہوتی ہے مگر بعد غور اس خیال کو ہٹا دیں

اپنے قلب میں پاتا ہوں کہ ہمکو عنداللہ کسی کے مرتبہ کا کیا پتہ ہے اپنے عیب بھی پیش نظر رکھتا ہوں اور انکے اعمال حسنہ کا بھی خیال کرتا ہوں کہ ممکن ہے کہ انمیں کوئی خوبی ایسی بھی ہو جسکا مجھکو علم نہیں اور وہ حق تعالیٰ کو پسند ہو اور اپنے اندر عیب ہیں اور انپر مواخذہ ہو اس استحضار کے بعد اپنے کمال یا قبول کا تیقن تو نہیں ہوتا مگر انکی عظمت بھی قلب میں کسیطرح نہیں آتی اسیطرح درس یا وعظ میں اپنا درس و وعظ پسند آتا ہے اور حضرات کا خصوص بعض کا تو بالکل ناقص معلوم ہوتا ہے غرض یہ کبر ہے اسکے ازالہ کی تدبیر فرما کر دستگیری فرمائی جاوے

تحقیق۔ یہ کبر نہیں جو احتمال مستحضر ہوتا ہے وہ ازالہ کبر کیلئے کافی ہے مگر یہ اعتقاد کبر کا علاج ہے اور ضرورت ہے عمل کبر کے علاج کی بھی عمل کبر یہ ہے کہ برتاؤ تحقیر کا ہو وہ علاج یہ ہے کہ انمیں جو اہل حق ہیں انکو مدح زبان سے اور اکرام برتاؤ سے کیا جاوے اور جو اہل باطل ہیں انکی بلاضرورت محض مشغلہ کے طور پر غیبت وغیرہ بالکل نہ کیجاوے۔

اسکے بعد انکا دوسرا خط آیا جو ذیل میں درج ہے

حال۔ (المعروض) کبر میں تو ایک اعتقاد ہے اور ایک عمل اسکے سوا باقی رذائل میں مثلاً حسد ایک درجہ عمل اور دوسرا اسکا منشا اور وہ منشا عقیدہ تو نہیں ہوتا ایسی ہی حب مال حب جاہ ایک تو انکے مقتضی پر عمل ہے اور اس عمل کا منشا وہ بھی عقیدہ نہیں مثلاً انا افضل من فلان اس قضیہ کیساتھ علم ہے یہ علم جزم ہے اور انا اَحسَنُ اس قضیہ کے ساتھ عقیدہ نہیں گو قلب میں حسد کی کیفیت ہے اور بعد تفکر اس قول کی تصدیق ہوتی ہے لاکن یہ علم جزم نہیں بلکہ اسکا منشا جزم ہے، اس سمع خراشی سے مطلوب یہ ہے کہ احقر یہ سمجھا ہے کہ کبر میں تو علم جزم ہے اور حسد اور حب مال حب جاہ غیبت وغیرہ کیفیات خاصہ جو منشا ہوتی علوم کے وہ جزم ہیں انکے بعد علوم جزم نہیں احقر کا یہ فہم غلط ہے یا درست ہے

تحقیق۔ یہ علوم جو کہ معصیت ہیں ناشی ہیں ان رذائل سے نہ کہ مناشی اور جو علوم مناشی ہیں ان رذائل کے وہ معاصی بھی نہیں مثلاً حسد میں انا احق بالنعمۃ من فلان اور حب مال وجاہ میں المال والجاہ احق ان یطلبا ویرغب فیہما پس علوم مناشی سب جگہ معصیت ہیں اور علم ناشی کبر میں بھی معصیت نہیں مثلاً انا متکبر بلکہ یہ تو اپنے عیب کا علم ہے۔

النور صـ ۶۴۲

بہانہ نفس کا علاج | **حال۔** حال یہ ہے کہ تہجد اور دوازدہ تسبیح آپکی دعا سے ہوجاتی

سے گا گا ہے ایسا ہوتا ہے کہ اول شب میں کچھ ایسی تکلیف ہو جاتی ہے کہ وقت پر آنکھ نہیں کھلتی ہے اس شکایت پر حضور نے تحریر کیا تھا کہ کسی وقت دن میں ادا کر لیا کرو لہٰذا مجھکو فرصت عصر کے بعد ملتی ہے کیا حکم ہے حضور کا اور یہ بھی خیال آتا ہے کہ نفس کو اچھا بہانہ ہو جاویگا جو غیر وقت کام کیا جائے۔

تحقیق - کیا بہانہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور کیا یہ نفس کا بہانہ نہیں کہ اس حیلہ سے وہ کام سے بچنا چاہتا ہے

النور صـ ۶۴

غصہ کا علاج

حال - اس نالائق کے اندر علاوہ اور رذائل کے غصہ کا مرض اور اس کے مقتضے پر عمل کرنا ہے۔

تحقیق - بالاختیار یا بلا اختیار۔

اسکے بعد انکا دوسرا خط آیا جو درج ذیل ہے

حال - حضور غصہ کے مقتضے پر عمل تو یقیناً بالاختیار ہی ہے لاکن شدت ہیجان میں مقاومت میں بہت تکلیف ہوتی ہے بعض دفع غیر اختیاری ہونیکا شبہ ہوتا ہے جو علاوہ غلطی ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ طریق میں سہولت مطلوب نہیں اور تکلیف میں ثواب زیادہ ہوتا ہے لاکن بے ہمتی سے نفس یہ خواہش کرتا ہے کہ اگر کوئی سبیل ایسی ہو کہ مقاومت میں سہولت ہو تو اس سے انتفاع باعث راحت ہوگا۔

تحقیق - مغضوب علیہ کو اپنے پاس سے جدا کر دیا جائے یا اسکے پاس سے خود جدا ہو جائیں اور فوراً کسی شغل میں لگ جائیں۔

النور صـ ۶۴

حسن پرستی کا علاج

حال - بندہ کا نفس نہایت ہی شریر ہے کہ بدفعلی کا بہت جلد مرتکب ہونا چاہتا ہے پہلے تو بندہ کی یہ حالت تھی کہ (خدانخواستہ) جب کسی خوبصورت لڑکے کو دیکھ لیتا تو یہ جی چاہتا کہ اس سے بدفعلی کروں، لیکن اب اتنی خباثت ضرور ہے کہ دیکھنے کے بعد نفس کا رجحان خودبخود انکی جانب ہوتا ہے اور جی چاہتا ہے کہ انکی جانب ہر وقت دیکھتا رہوں، سوائے اسکے اور کوئی چارہ نہیں کہ اپنے چارہ گر سے استدعا کیجا دے اور وہ اپنی چارہ گری سے کچھ کام بنائے اپنے علاج کامل سے میرے درد کا درماں کر دے۔

تحقیق - علاج یہی ہے کہ بزرگوں کے تذکرہ کی کتابیں پابندی سے دیکھو اور کسی وقت

خلوت میں معاصی پر جو وعیدیں اور عقاب وارد ہوا ہے اسکو سوچا کرو اور وسوسہ معصیت کے وقت بھی ایسی ہی استحضار کی تجدید کر لو ان شاء اللہ تعالیٰ نفس سے تقاضا جاتا رہیگا اور اگر خفیف میلان ہو تو اس کا مقابلہ ہمت سے کرو، بدون ہمت کے کوئی تدبیر کافی نہیں

النور صفر ۱۳۶۲

وسوسہ حب مال کا علاج

حال۔ جائداد کے متعلق چند باتیں دریافت طلب ہیں جس وقت اس کا بیعنامہ ہو گیا تو بہت خوشی ہوئی حتیٰ کہ رفتار میں ایک قسم کا تبختر محسوس ہوتا تھا مجھے معلوم ہوا کہ یہ خوشی حدود سے زائد ہے اسواسطے بالقصد اس رفتار کو بدلا اور وہاں جا کر دو نفل پڑھ کر دعا مانگی اللھم لا تجعل الدنیا اکبر ھمنا ولا مبلغ علمنا ولا غایۃ رغبتنا اور اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت پھر کئی دن تک وہاں نہ گیا اسمیں کیا بات اصلاح طلب ہے۔ اور کیا اصلاح ہے اور یہ خیال ہوا کہ اتنے کی زکوٰۃ اب دینا پڑیگی اس سے دل میں خوشی کا اثر محسوس ہوا یہ حب مال ہے یا نہیں، یہ بھی ہوا کہ تقریباً ایک مہینے کی کوشش کے بعد بیعنامہ ہوا تو دل میں عجلت تھی کہ قبل اس کے کہ زکوٰۃ کا وقت آوے بیعنامہ ہو جاوے تو اچھا ہے احقر زکوٰۃ کا حساب اخیر یوم ذی الحجہ میں کرتا ہے غور کر کے دیکھا تو یہ تو نہ تھا کہ اگر تاریخ زکوٰۃ کی آجاوے اور بیعنامہ نہ ہوا ہو تو زکوٰۃ ادا کرنے میں طیب خاطر میں کچھ کمی ہو مگر کچھ عجلت ضرور تھی اور یہ اچھا معلوم ہوتا تھا کہ تاریخ زکوٰۃ سے پہلے بیعنامہ ہو جاوے یہ کیا ہے اس میں کچھ گناہ ہے یا نہیں اور جب سے بیعنامہ ہوا ہے ایک قسم کا بھروسہ اسپر قلب میں ضرور محسوس ہوتا ہے گو اسپر بھی اطمینان ہے ان شاء اللہ کہ اگر خدا تعالیٰ چاہیں تو اب بھی اسکا ہاتھ سے نکل جانا یا کرایہ پر نہ چلنا سب کچھ ممکن ہے۔ دراصل بندہ نے اس کو اس غرض سے خریدا ہے کہ نہ معلوم کیا اتفاق ہے اگر مجھے موت آجائے تو بال بچے کسیکے دست نگر نہ ہوں اور کچھ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب سے بیعنامہ ہوا ہے مطب کی آمدنی کم ہو گئی اسکی احقر کو پرواہ تو نہیں بلکہ یہ دعا مانگا کرتا ہے اللھم اکفنی کل ھم من حیث شئت ومن این شئت صرف خیال یہ ہے کہ اس میں کوئی گناہ اور مفسدہ تو نہیں جس کا یہ اثر ہو۔

تحقیق۔ الحمد للہ اس میں نہ کوئی مفسدہ ہے نہ گناہ ہے یہ سب آثار حب مال کے تو ہیں مگر یہ حب طبعی ہے جو کہ مذموم نہیں نہ کہ حب اعتقادی یا عقلی جو کہ مذموم ہے حضرت عمرؓ نے فتح فارس و مشاہدہ غنائم کے وقت یہی دعا کی تھی کہ اے اللہ آپ کا ارشاد ہے زین للناس حب الشھوات الآیہ (جعل المزین ہو اللہ تعالیٰ وہو احد وجوہ الآیۃ) جب آپ نے یہ حب پیدا کی ہے تو فطری ہوئی اسلئے ہم اس کے ازالہ کی درخواست نہیں کرتے کہ جبلیات نہیں بدلا کرتے البتہ اس کی درخواست کرتے ہیں کہ اس حب کو اپنی حب میں معین فرما کہ یہ اسباب طاعت میں سے ہو جائے۔ اور موانع طاعت کیلئے (جیسے ناداری کی پریشانی وغیرہ) یہ سد باب ہو جائے کہ جبلیات ان کے مضرت ہونا یہی انکی تعدیل اور یہی مامور بہ ہے (اس میں اپنے ضعف اور حکمت تخلیق مال کی طرف بھی اشارہ فرما دیا) اور یہی امر مصرح ہے دوسری آیت میں قل ان کان آباؤکم و ابناءکم الی قولہ تعالیٰ احب الیکم من اللہ و رسولہ (علق الوعید بالاحبیۃ لا بالحب) البتہ اس حب طبعی کے آثار بعض اوقات منجر ہو جاتے ہیں بعض غوائل کی طرف سو اس کا وہی تدارک ہے جو آپ نے کر لیا فھنیاً لکم العلم والعمل واللہ اعلم

عمل کا مقصود ہونا

حال۔ کوئی محمود کیفیت راسخ نہیں۔

تحقیق۔ رسوخ کی طرف التفات نہ فرمایا جائے رسوخ سے مقصود عمل ہے۔ عمل سے رسوخ مقصود نہیں اگر عمل بلا رسوخ ہوتا ہے مقصود حاصل ہے۔ المنور ص ۱۲۲

وساوس کا علاج اور دعا کی حقیقت

نیز یہ کہ قرآن شریف حضور کی اجازت سے ہی حفظ کرنا شروع کیا تھا میں نے تین ماہ میں چار پارے یاد کر لئے تھے آج ایک ہفتہ سے طبیعت لگتی نہیں ذکر کی تعداد پوری کر لیتا ہوں مگر جبر و قہر سے طبیعت لگتی ہی نہیں۔

(ع ۲) دعا مانگنے کو طبیعت چاہتی نہیں جسکی دلیل یہ ہوتی ہے کہ اتنی مدت ہو گئی کو

قبول ہی ہوئی بس جو اللہ تعالیٰ چاہیں وہی ہوگا، قضا دگر نہ شود بصد آہ و نالہ۔ لیکن میں بجز ابتک مناجات مقبول کی منزل پڑھ لیتا ہوں ویسے ہی دعا مانگتا ہوں مگر حالت اگر یہی رہی تو پھر شاید مشکل ہی ہو۔

(۳) روزگار کی قلت کا اثر جیسا عام دنیا پر ہے ویسا ہی یا اس سے کسیقدر زائد مجھ پر بھی ہے خیال طبیعت میں یہ آتا ہے کہ دنیا کی راحت مال سے ہے مال کی طلب جائز یا ناجائز طریقہ سے جیسے ہو سکے کرنی چاہئے وظائف میں وقت دینے سے اور اسپر صبر کرنے سے دنیا کی راحت و آسانی ہرگز حاصل نہ ہوگی اس کے علاوہ ہفوات و واہیات خیالات گذرتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ مجھ سے گناہ ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں یہ انکی سزا ہے پھر شیطان یہ جواب دیتا ہے اور دنیا بھی تو گناہ کرتی ہے انکی حالت ایسی کیوں نہیں اس کا جواب مجھے نہیں آتا۔

لہٰذا میری اس حالت زار پر رحم فرما کر دعا بھی فرما دیں اور کوئی تجویز جو میرے لئے مناسب ہو تحریر فرما دیں اگر توسیع روزگار کیلئے کوئی وظیفہ مناسب حال خاکسار تجویز فرما دیں تو عنایت ہوگی۔

الجواب: علاج کلی اور مفید تو یہی ہے کہ ان وساوس کو اعتقاداً برا سمجھا جاوے اور انکے مقتضا پر عمل نہ کیا جاوے یہ از خود دفع ہو جائیں گے اور اگر دفع بھی نہ ہوں تو کچھ مضر نہیں بلکہ یہ ایک گونہ مجاہدہ ہے جس سے عمل کا اجر بڑھتا ہے لیکن اگر ان وساوس کی وجہ فساد ہی معلوم کرنیکا شوق ہو تو مجملاً اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ مقصود اعمال صالحہ سے راحت دنیا نہیں ہے بلکہ راحت آخرت ہے اور اسکا مدار جو فضل و رحمت ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ اعمال کو دخل نہیں بلکہ معنی یہ ہیں کہ ملیگا تو عمل ہی سے لیکن جتنا ملیگا اتنا اثر اعمال میں نہیں وہ فضل و رحمت کا اثر ہے لیکن جو عمل ہی نہ کریگا وہ قانوناً اس فضل و رحمت سے بھی محروم رہیگا باقی طبیعت کا لگنا یہ شرط قبول نہیں ہے اگر دوا پینے میں طبیعت نہ لگے تب بھی اس کی خاصیت یعنی صحت مرتب ہوگی رہی دعا، وہ ضرور قبول ہوتی ہے مگر اس کے قبول ہونیکی وہ حقیقت ہے جو مریض کی اس درخواست کی منظوری کی حقیقت ہے کہ کسی طبیب سے

درخواست کرے کہ میرا علاج مسہل سے کر دیجئے اور وہ فوراً علاج شروع کر دے مگر مسہل اس کی حالت کے مناسب نہ تھا اسلئے دوسرے طریق سے علاج شروع کر دیا اسکو کوئی یوں نہیں کہہ سکتا کہ طبیب نے جب مسہل نہیں دیا تو مریض کی درخواست کو منظور نہیں کیا۔ اسیطرح اصل مطلوب دعا سے حق تعالیٰ کی توجہ خاص ہے اور عبد نے جو طریق معین اختیار کیا ہے یہ ہی مقصود نہیں ہے بلکہ مقصود کا محض ایک طریق ہے جیسے اس مقصود کے اور بھی طرق ہیں لہذا وہ جس طریق سے توجہ خاص فرما دیں وہ اجابت دعا ہی ہے خواہ وہ عبد کا مجوزہ طریق ہو یا حق تعالیٰ کا مجوزہ طریق ہو یہ تو طاعات وحاجات میں کلام ہے باقی معاصی کا ارتکاب جو موصل الی النار ہو وہ ایسا ہے جیسے مریض کو بدپرہیزی سے لذت ملتی ہے اور اس سے صبر کرنے میں لذت فوت ہوتی ہے لیکن جو شخص جانتا ہے کہ لذت مقصود نہیں صحت مطلوب ہے وہ صبر کریگا اسی طرح جس شخص کو نجات آخرت مقصود ہے وہ راحت دنیا کو مقصود نہ سمجھیگا۔ رہی سزا گناہ کی کسی کو یہاں ملتی ہے کسی کو وہاں اور جو تجویز مناسب بلکہ واجب یہی ہے کہ طاعات میں حتی الامکان مشغول ہوں معاصی سے مجتنب رہیں اور مقصود صرف رضائے حق کو سمجھیں خواہ اس کا ظہور یہاں ہو یا وہاں ہو اور ایسی حالت میں روزگار کا وظیفہ پڑھنا وساوس میں اضافہ کرنا ہے۔ النور صـ ۶۳۲